

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَمَلَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي  
الْفَتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ

# فتاویٰ رضویہ



جلد 15

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تیسری تصحیح و تصحیف اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (المحدث)

# الْعَطَائُ النَّبَوِيَّةُ فِي

## الْفَقَائِ الْخَصِيَّةِ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارتاً

www.alabulkitabiyah.org

جلد پانزدہم

تحقیقاتِ ادبیہ پر مشتمل چوبیسویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا

ایم ڈی عرف بریلوی مدرس سرور لکھنؤ

PIPCY  
PIADY



رضا فاؤنڈیشن  
جامعہ نظامیہ رضویہ

انڈیون لوہاری دروازہ لاہور شہر پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون نمبر: ۷۶۵۷۳۱۳

تمام کتاب	فتاویٰ رضویہ جلد پانزدہم
تصنیف	شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
فیضانِ کرامت	مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سرپرستی	مولانا صاحبزادہ محمد عبد الصطفیٰ ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ
اہتمام	مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت
ترجمہ عربی عبارت	حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور
پیش لفظ	حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
ترتیب فہرست	
تخریج و تصحیح	مولانا ذراحمہ سعیدی ، مولانا محمد اکرام اللہ بیٹ
کتابت	محمد شریف محل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)
پیشنگ	مولانا محمد خٹا تابش قصوری معلم شعبہ قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
صفحات	۴۴۴
اشاعت	محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء
مطبوع	
ناشر	رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت	



ملنے کے پتے:

○ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

۳۰۰/۹۳۱۵۳۰۰ ۷۹۶۵۷۷۲

○ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

○ شبیر پادز، ۳۰۰ بی، اردو بازار، لاہور



## پیش لفظ

الحمد لله! اعلمت امام المسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خزانہ کی علیہ اور ذخائر فقہیہ کو جدید انداز میں عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظر عام پر لانے کے لئے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ مارچ ۱۹۸۸ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری سے مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ المعروفہ بر فتاوی رضویہ کی ترجمہ و تخریج کے ساتھ عمدہ و خوبصورت انداز میں اشاعت ہے۔ فتاویٰ مذکورہ کی اشاعت کا آغاز شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ / مارچ ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا اور بفضلہ تعالیٰ عمل مجدد و بعایت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقریباً نو سال کے مختصر عرصہ میں یہ پندرہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس سے قبل کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب الجنائز، کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، کتاب الحدود والعزیر اور کتاب السیر کے بعض حصے پر مشتمل چودہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن کی تفصیل سنہیں، مشمولات، مجموعی صفحات اور ان میں شامل رسالے کی تعداد کے اعتبار سے حسب ذیل ہے۔



جلد نمبر	موضوعات	جلد نمبر	سنین اشاعت	صفحات
۱	کتاب الطہارۃ	۲۲	شعبان المعظم ۱۴۱۰ — مارچ ۱۹۹۰	۸۳۸
۲	"	۳۳	ربیع الثانی ۱۴۱۲ — نومبر ۱۹۹۱	۷۱۰
۳	"	۵۹	شعبان المعظم ۱۴۱۲ — فروری ۱۹۹۲	۷۵۶
۴	"	۱۳۲	رجب المرجب ۱۴۱۳ — جنوری ۱۹۹۳	۷۶۰
۵	کتاب الصلوٰۃ	۶۱۴۰	ربیع الاول ۱۴۱۴ — ستمبر ۱۹۹۳	۶۹۲
۶	"	۴۵۷	ربیع الاول ۱۴۱۵ — اگست ۱۹۹۴	۷۳۶
۷	"	۲۶۹	رجب المرجب ۱۴۱۵ — دسمبر ۱۹۹۴	۷۲۰
۸	"	۲۳۷	محرم الحرام ۱۴۱۶ — جون ۱۹۹۵	۶۶۴
۹	کتاب الجنائز	۲۷۳	ذیقعدہ ۱۴۱۶ — اپریل ۱۹۹۶	۹۴۶
۱۰	کتاب الزکوٰۃ، صوم، حج	۳۱۶	ربیع الاول ۱۴۱۷ — اگست ۱۹۹۶	۸۳۲
۱۱	کتاب النکاح	۴۵۹	محرم الحرام ۱۴۱۸ — مئی ۱۹۹۷	۷۳۶
۱۲	کتاب النکاح، طلاق	۳۲۸	رجب المرجب ۱۴۱۸ — نومبر ۱۹۹۷	۶۸۸
۱۳	کتاب الطلاق، ایقان احمد و قنزلہ	۲۹۳	ذیقعدہ ۱۴۱۸ — مارچ ۱۹۹۸	۶۸۸
۱۴	کتاب التیسر (۱)	۳۳۹	جودی الاخریٰ ۱۴۱۹ — ستمبر ۱۹۹۸	۷۱۲

### پندرہویں جلد

یہ جلد خادوی رضویہ قدیم جلد ششم مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور اعظم گڑھ بھارت کے صفحہ ۱۶۹ سے ۳۱۴ تک ۸۱ سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ نئے شامل کردہ رسائل کے علاوہ اس جلد کی عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ فاضل شہیر مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور نے کیا ہے۔ اس سے قبل چھٹی، ساتویں، آٹھویں، دسویں اور چودھویں جلد بھی علامہ برصوف کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔ پیش نظر جلد بنیادی طور پر کتاب السیر کے مباحث جلیلہ پر مشتمل ہے تاہم متعدد ابواب فقہیہ و کلامیہ وغیرہ کے مسائل ضمنیہ پر بحث آئے ہیں، مسائل و رسائل کی مفصل فہرست کے علاوہ مسائل ضمیمہ کی الگ فہرست بھی قارئین کرام کی سہولت کے لئے تیار کر دی گئی ہے، انتہائی دقیقہ اور گرانقدر تحقیقات و تدقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل پندرہ رسائل بھی اس جلد کی

زینت ہیں :

- (۱) الجبل الشانوی علی کلیة النہاوی (۱۳۳۴ھ)  
کلمہ طیبہ اور دود شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی جگہ اشر حق تعالیٰ کئے والے کا حکم شرعی۔
- (۲) سیخن السبوح عن عیب کذب مقبول (۱۳۰۴ھ)  
اس بات کا بیان کہ کذب باری تعالیٰ محال ہے اور اللہ تعالیٰ کو محال پر قادر ماننا اس کو عیب لگانا ہے بلکہ اس کی الوہیت کا انکار ہے۔
- (۳) دامان باغ سیخن السبوح (۱۳۰۴ھ)  
نظریہ امکان کذب کا رد طبع
- (۴) القمہ المبین لأعمال الکذابين (۱۳۲۹ھ)  
مسارہ، شرح مواقف اور حاشیہ عبد الحکیم سیالکوٹی کی عبارت سے قائلین امکان کذب کے استدلال کا رد۔
- (۵) السود والعقاب علی المسیح الکذاب (۱۳۲۰ھ)  
مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کفریہ کا رد۔
- (۶) حجب العوارض مقدسہ (۱۳۲۹ھ)  
غیر مقدسوں کی طرف سے محمد بہار شرف الدین احمد کھنکی میٹری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات غسوب کرنے کا رد اور آپ کی ایک عبارت سے دفعی شبہات۔
- (۷) ابحاث اخیرہ (۱۳۲۸ھ)  
علیہ دیوبند اور مولوی شرف علی تھانوی پر اتمام حجت
- (۸) الدلائل القاهرہ علی الکفرۃ النیاشوہ (۱۳۳۵ھ)  
نیچری کافروں کے خلاف زبردست دلائل
- (۹) قہر الدیان علی مرتد بقادیان (۱۳۲۳ھ)  
قادیانی مرتد پر قہر خداوندی
- (۱۰) الجزائہ الدیانی علی المرتد القادیانی (۱۳۳۰ھ)  
قادیانی مرتد پر اللہ تعالیٰ کی شمشیر برائ
- (۱۱) جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة (۱۳۱۶ھ)  
ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے دشمنی خدا پر جزا سے خداوندی

(۱۲) النکبة الشهابية في کفریات ابی الوهابية (۱۳۱۲ء)

امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں پیکر دستار

(۱۳) سل السیوف الهندية علی کفریات باباء التجديدية (۱۳۱۲ء)

نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لکھی ہوئی تلوار

(۱۴) تدبیر فلاح و نجات و اصلاح (۱۳۳۱ء)

ترکی مسلمانوں کی حالت، اراک بیان ہو مسلمانوں کی اصلاح، کامیابی اور نجات کی عمدہ تدبیریں۔

(۱۵) باب العقائد والکلام (۱۳۳۵ء)

اس بات کا بیان کہ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا

پندرہ رسائل مذکورہ میں سے مقدمہ الذاکر چھ رسائل تو پہلے سے فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ششم کتاب السیر میں موجود تھے، اگرچہ ان میں سے رسالہ حجب العوار کو سابق جگہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ نرد مرزائیت اور منکرین ختم نبوت سے متعلق رسائل یکجا ہو جائیں جبکہ آخر الذکر رسالہ معنی "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" فتاویٰ رضویہ قدیم جلد دوم میں شامل تھا، مگر اس کے باعث جلد کتاب السیر سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں لہذا اس کو جلد ہذا میں شامل کر دیا گیا، اور رسالہ باب العقائد والکلام فتاویٰ رضویہ قدیم جلد اول کتاب الطہارۃ باب التیمم میں تھا وہاں سے خارج کیا گیا تھا اور وعدہ تھا کہ کسی مناسب مقام پر شامل کیا جائے گا، چنانچہ مضمون کے پیش نظر اسے بھی جلد ہذا میں شامل کر دیا ہے۔ باقی سات رسائل اس سے قبل فتاویٰ رضویہ میں شامل نہ تھے، موضوع کی مناسبت کے پیش نظر ان کو بھی اس جلد کی زینت بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جلد ہذا میں مسئلہ نمبر ۷، درمل فتاویٰ رضویہ قدیم جلد نہم مطبوعہ کراچی کے صفحہ ۸۹ تا ۹۷ مسائل کلامیہ سے منتقل کیا گیا ہے کیونکہ اس کا مضمون کتاب السیر سے مطابقت رکھتا ہے، یاد رہے کہ کتاب السیر کے بعد فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ششم میں کتاب المفقود تھی جس کو کتاب الطلاق کے ساتھ منسلک کر کے تیرہویں جلد (جدید) میں شامل کیا جا چکا ہے۔

لہذا اب اگلی جلد یعنی جلد ۱۶ کتاب المفقود کی بجائے کتاب الشریک سے شروع ہوگی۔ مندرجہ ذیل رسائل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس جلد میں شامل ہونے سے رہ گئے،

(۱) السجل السدد ان سابع المصطفیٰ مرشد۔

(۲) البایقة للمعالي ساعد من نطق بانکفر طوعا۔

(۳) النقال الباهر منکر الفقہ کافر۔

○ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ / اپریل ۱۹۹۹ء

# اجمالی فہرست

۳	پیش لفظ
۷۳	کتاب السیر (مترجم)
	<u>فہرست رسائل</u>

۷۷	○ الجبل الشامی
۸۷	○ ایحاث الخسیر
۱۰۲	○ الدلائل القاهرہ
۱۴۱	○ تدبیر حسنہ
۱۶۷	○ الکوکب الشہابیہ
۲۲۹	○ مل السیوف
۳۱۱	○ سبحان السبوح
۴۵۱	○ داماسنیہ باغ
۴۶۵	○ القمع المبین
۵۲۹	○ باب العقائد والکلام
۵۵۵	○ حجب العسوار
۵۷۱	○ السوء والعقاب
۵۹۵	○ قہر الدیامت
۶۱۱	○ الجواز الدیاف
۶۲۹	○ جزالہ اللہ عدوہ



# فہرست مضامین

۴۳	کتاب السیر (حصہ دوم)	۴۳	مذہب اہلسنت سے انکار کرنا دہائیہ کا شعار ہے۔
۴۴	تقریبے ناجائز ہیں لیکن ان کو ثبت کہنا زیادتی ہے۔	۴۴	تاکہ اور اس کی تعلیم میں جس قدیمات غلامت شرع
۴۵	تقریبے کو ثبت کہنے والا خود کافر ہے اگرچہ عالم ہو۔	۴۵	ہے اس سے بچنا ہمیشہ فرض ہے، اور جہاں
۴۶	یہ فقرہ نہایت بدتر اور شدید تر ہے، قائل پر تجدید اسلام	۴۶	مخالفت نہ ہو اس سے بچنا کبھی بھی ضروری نہیں۔
۴۷	و نہ کام ضروری ہے۔	۴۷	”شرع محمدی کا فیصلہ قبول نہیں، رواج و قانون
۴۸	تفصیلیہ گمراہ ہیں۔	۴۸	منظور ہے یہ فقرہ کفر ہے۔
۴۹	علماء کی ترویج کفر ہے۔	۴۹	○ رسالہ الجیل الشانوی علی کلیۃ التعلیمی
۵۰	راقصی اہلسنت کو خارجی کہتے ہیں۔	۵۰	دکھائیے اور درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
۵۱	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے جمیع	۵۱	علیہ وسلم کے اسم گرامی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے نام کے
۵۲	ماکان دایکون کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔	۵۲	حکم شرعی
۵۳	ساری مخلوقات کے علم کو علم الہی سے وہ نسبت بھی	۵۳	کفر کہہ رہے ہیں علماء نے زبان کی لغزش کا مذہب قبول
۵۴	نہیں جو قطرے کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے ہے۔	۵۴	نہیں کیا۔
۵۵	مترابع جسمانی حق و صحیح ہے۔	۵۵	گوئی کے اعضاء ارادہ قلبی کے تابع ہیں۔
۵۶	نذر و نیاز کرنا جائز ہے۔	۵۶	دن بھر اللہ تعالیٰ رسول اللہ پر سننے والا کافر ہے۔
۵۷	ادویار سے طلب دوا مستحب ہے۔	۵۷	کفر کو اچھا سمجھنا کفر ہے، مولیٰ اللہ تعالیٰ کا عجیب نفس۔



مولوی اشرف علی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں، پانگلوں، بچوں کے علم سے تشبیہ دی جس پر علمائے حرمین شریفین نے انہیں کافر کہا۔  
 ○ رسالہ ابحاث اخیرہ (اس مبارک رسالہ نے ان واپسوں، دیوبندیوں کی مناظرہ کی زینت اور تعلیموں کو خاک میں ملا دیا جو دعوتِ مناظرہ دے بیٹھے تھے۔) علامت علیہ الرحمۃ نے یہ مضمون حقائق مشہور بصیغہ جبری ارسال فرمادیا جس کا تاریخی نام ابحاثِ اخیرہ ہے۔ اس کے پہنچنے ہی سے مولوی، اجدادِ حیلہ بازی اور چاند پوری وغیرہ کو سانپ سونگھ گیا، آج تک اس کی تابشوں سے دیانتِ علامت کی آنکھیں بند ہیں اور قیامت تک اس کا جواب ان سے ممکن نہیں۔  
 حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مصنف علیہ الرحمۃ کی ڈیوٹی۔  
 آمدِ دین کے علاوہ مصنف علیہ الرحمۃ پر جتنے ذاتی حملے ہوتے رہے انہوں نے کبھی اس کی پرواہ نہیں کی۔  
 مولوی ثناء اللہ امرتسری ممکن و موجود میں فرق نہ جان سکتے۔ مقصود اب الہیہ کو موجودات میں مختصر ٹھہرایا اور علم الہی کے نامحدود ہونے میں اپنے آپ کو متامل بنایا۔  
 مصنف علیہ الرحمۃ کافران کے سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزتِ سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔  
 مصنف علیہ الرحمۃ کا اس پر اظہارِ مسرت کہ گستاخانہ بول جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے اور برا لکھتے ہیں اتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی اور

منتصت جوتی سے غافل رہتے ہیں۔

تذکرات۔

جعلی اور واپسوں کی طرف سے من گھڑت کتابوں کا

جدول چنانچہ انہوں نے علامت اور ان کے والد ماجد و جدِ

قدس سرارِ ام اور سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عز کی طرف منسوب کیے۔

جدول میں مذکور کتابوں اور ان کے جعلی مطابیع کا

جہان بھر میں کہیں دجو نہیں۔

تھاوی صاحب سے مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے

دستِ استفسارات۔

کاشکش یہ بات اسی وقت طے ہو جاتی۔

علامت علیہ الرحمۃ کی طرف سے مولوی اشرف علی تھانی

کو ۱۳۱۹ھ میں تحریر کردہ تاریخی خط جس میں آپ نے

اتمامِ حجت کرتے ہوئے گستاخانہ عقائد و مباحثات

پر مناظرہ کی آخری دعوت دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس تعظیم

سے لینا فرض ہے۔

ترکِ تعظیم کے طور پر خالی رسول رسول کنا کفر ہے

اور بلا ضرورت جو تو برکات سے محرومی۔

جو جلوس کسی غیر مسلم کے استقبال کے لئے ترتیب

دیا جائے چند یا زیادہ مسلمانوں کی شرکت اس کو

جائز نہ کر دے گی۔

کفر کی محفلوں میں جو برضا و رغبت شریک ہو کافر

ہو گیا اور باگراہ شرعی ہو تو معذور ہے۔

تعظیمِ مشرک کا جلوس حرام، اور فعلِ حرام کا تاثر دیکھنا

۸۸

۸۹

۸۲

۹۰

۹۱

۹۲

۹۴

۸۴

۸۶

۹۵

۹۹

۹۹

۸۸

۸۸

۱۰۰

۱۰۰

- بھی حرم۔  
 حرام کام میں چندہ دینا بھی حرم ہے۔  
 مشرک کو واسطہ مسلمین بنانا حرام ہے۔  
 مسلم و کافر کا فرق اٹھانے والا مولوی یا مولانا نہیں ہو سکتا۔  
 قاضی کو سید کہنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے  
 ○ رسالہ اللہ لائل القاهر علی الکفسرة  
 النبی اشرفہ (کا ٹیپا مار میں) کا ٹیپا و اسلم بکر کیشنل  
 کانفرنس کے نام سے بننے والی مجلس کے اے میں  
 سوال کہ، بس مجلس کا ممبر بار مائیت سی ہر کور گور فیضی  
 وہابی، مرزائی، بخاری، چکراووی اور قادیانی وغیرہ  
 ہو سکتا ہے اور بنیادی مجلس کا کہنا ہے کہ یہ بھی کانفرنس  
 نہیں بلکہ دیوبند ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے سیرت  
 کو ایسی کانفرنس کا نام نہ رکھنا اور جان و مال سے اس  
 کی مدد کرنا، اس کے جلسہ میں شریک ہونا، بدترین  
 مرتدوں کو مسلمان سمجھنا، ان سے میل جول پسند کرنا  
 اور ان سے ترقی کی امید رکھنا شرعاً شریعت میں  
 کیا حکم رکھتا ہے)  
 مجلس مذکور جیسی مجلس مقرر کرنا گراہی، اس میں شرکت  
 حرام، اور بد مذہبوں سے میل جول آگ ہے۔  
 آرزو سے قرآن مجید مسلمانوں کو کسی کافر، جندلاد  
 فاسق کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔  
 مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی  
 چارہ بھلائی چاہنے والا نہیں۔  
 جو مسلمان کی صورت میں ظاہر ہو کر اللہ و رسول کے
- ۱۰۰ حکم کے خلاف کی طرف بلائے وہ یقیناً ذک ہے۔  
 ۱۰۱ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی جان  
 سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ اور ان سے زیادہ ان پر  
 مہربان ہیں۔  
 ۱۰۲ بد مذہبوں کے دینوں سے باتیں کا حکم۔  
 ۱۰۳ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بے دینی ظاہر  
 ہونے پر مہمان کے، گے سے کھانا اٹھ کر اس کو  
 نکال دیا۔  
 ۱۰۴ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بد مذہب  
 کے مقام کا جواب نہ دیا۔  
 ۱۰۵ تنبیہ ابن حنبل سے بد مذہب کی بات سننے سے انکار  
 کر دیا۔  
 ۱۰۶ حدیث شریف گوارا نہ کیا۔  
 ۱۰۷ تصدیقات علماء کرام و مفتیان عظام۔  
 ۱۰۸ تصدیقات علماء سنیہ کلمتہ۔  
 ۱۰۹ تصدیقات علماء جبل پور۔  
 ۱۱۰ تصدیقات علماء ہمار۔  
 ۱۱۱ تصدیقات علماء کانپور۔  
 ۱۱۲ تصدیقات علماء سندھ حیدر آباد۔  
 ۱۱۳ تصدیقات علماء محرو آباد ضلع سیپتا پور۔  
 ۱۱۴ تصدیق حامی سنت ماحی دعوت جناب مولانا مولوی  
 عبد الرحیم صاحب احمد آبادی زیدت مبارک ہم۔  
 ۱۱۵ تصدیق جامعہ سنت جامع دعوت مولانا مولوی ابوالسائین  
 محمد ضیاء الدین صاحب نرید مجہد ہم۔  
 ۱۱۶

- تصدیق عالم جلیل فاضل نبیل جناب مولانا مولوی  
سید دیدار علی صاحب الموری مفتی اگر۔  
تصدیقات علماء برکاتیا دار۔  
تصدیق جناب مولانا مولوی غلام محی الدین عرف فقیر  
صاحب ساکن رانڈی صلیح شہرت۔  
تقریب جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب مدنی  
تقریب علی برادر آباد۔  
تصدیقات علماء پٹنہ صحت۔  
تصدیقات علماء شاہجہانپور۔  
تصدیقات علماء رامپور۔  
تصدیق جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب میرٹھی ریڈیج  
تصدیقات علماء پنجاب۔  
○ رسالہ تدبیر علاج و نجات و اصلاح  
مسلمانوں کو علاج و نجات اور تعمیر و ترقی کے لئے  
کیا کیا کرنا چاہئے اور ترکوں کی امداد کا کیا طریقہ ہو۔  
اللہ تعالیٰ کسی قوم کو گمراہی میں نہیں ڈالتا جب تک  
وہ اپنی حالت خود کو بدل ڈالیں۔  
مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں  
ہونا چاہئے۔  
اللہ واحد قہار احسن دین کا حافظہ تامر ہے۔  
آیت قرآنی میں ”حق یاقی اسد اللہ“ سے کیا  
مراوسہ۔  
غیب کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے چہر اسی کی عطا۔  
اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔  
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے جان و مال جنت کے عوض  
خرید لئے ہیں۔  
مسلمانوں کو اپنی حالت منہجہ کے لئے چار شوبے۔  
مسلمانوں کے عمل کی حالت زار۔  
مرض کا علاج چاہئے اور سب کا قائم رکھنا طاقت ہے۔  
”ناز پرہنے والے پرعت پھیلتا ہوں“ کفر ہے۔  
تجربہ کے ایسی باتوں سے کفر عام نہیں ہوتا اس پر  
بھی تو تجدید ایمان و علاج ضروری ہے۔  
تجربہ کو ابھی سے آدمی غاسق ہو جاتا ہے اور  
قابل امانیت نہیں رہتا۔  
تمہاری گواہی پر حدیث شریف کی وعید شدید۔  
”تجربہ بولا تو کیا بڑا کیا“ کفر ہے۔  
ناز اور مکر اور سوئی کی امانیت کی ایک توضیح پر  
تنبیہ اور توبہ کے سہارا زار۔  
تنبیہ اور تشیل کا فرق۔  
چہر اسی کو توبہ سے کوئی نسبت نہیں۔  
اگر کوئی توبہ کو چہر اسی کے توبہ سوچ کر کہ جیسا  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اذان  
دی ہے، لہذا آپ چہر اسی ہوئے، اس میں آپ  
کی توبہ نہیں ہے۔  
اولاد سے استمداد جائز ہے۔  
مزا میر شفا حرام ہے۔  
سجدہ تعظیمی حرام ہے۔  
سجدہ تعظیمی اگر کرنے والا اگر عورت کو تین طلاقیں  
تو غیر حلال دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔  
مسلمان عورت کا نکاح کافر سے کسی طرح جائز نہیں۔

- ۱۶۰ روایت کی تفصیل۔
- ۱۶۲ کیا قرآن کی سبب باتیں صحیح ہیں، یہ کفر ضرور کفر ہے۔
- ۱۶۳ تو یہی عالم دیں جو جو علم دین کفر ہے ورنہ گناہ کبیرہ ہے۔
- ۱۵۵ ڈاکٹری کا مذاق اڑانے والوں پر تو یہ تجوید نکاح ضروری۔
- ۱۶۳ برادر ابیوسف علیہ السلام کے بارے میں نبی ہونے نہ ہونے کے دونوں قول ہیں، اس لئے ان کی بے باولی یا حرام ہے یا کفر۔
- ۱۶۴ تقریر الایمان کفر و بے دینی کے کلمات پر مشتمل ہے اس کا پڑھنا حرام ہے۔
- ۱۶۵ ○ رسالہ التکوین الشہابیۃ فی کھیات ابی اویسیۃ
- ۱۵۱ ہمارے حق کو ام اور پڑیہ مذہب کے نزدیک
- ۱۵۷ ان دو بزرگ مقلدین پر حکم کفر ہے یا نہیں جو تعلیم ان کو
- ۱۵۸ شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ اسماعیل و ہروی مصنف تقریر الایمان و صراط مستقیم وغیرہ کو اپنا امام و پیشوا بتاتے ہیں اس کے اقوال کو حتی و بدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں۔
- ۱۵۸ انتہائی فصیح و بلیغ اور اقباسات آیات قرآنیہ پر مشتمل خطبہ۔
- ۱۶۸ آیات قرآنیہ اور ان کا رد و ترجمہ جن پر خطبہ مشتمل ہے۔ (حاشیہ)
- ۱۶۸ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد ہیں
- ۱۶۸ اہل شاہد کو شاہدہ و رکھ۔
- ۱۵۴ کفر سے بہتر ہے کہ مرتد کے جنازہ کے ساتھ ڈھونگی بجاتے جائیں، یہ کفر بہت شنیع ہے مگر کفر نہیں۔
- رسول اللہ سے نہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اسلام سے پاک ہیں، یہ کہنا کہ انہیں احتسوم ہوا کفر شنیع ہے۔
- یا جبرج ماجرج کے اعتقاد سیدنا آدم علیہ السلام سے بننے کی روایت صحیح نہیں۔
- تعلیمی حاطب الطیل ہیں۔
- تحریرت کسب اجمار صاحب اسرائیلیات ہیں۔
- آدم نووی اور ابن عمر نے اسلام جاری رکھا، مگر انہما اعلام نے مومن اس کو قول منکر قرار دیا۔
- موجودہ ساری دنیا حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔
- حدیث یا جرج ماجرج کی تاویلات۔
- یا جرج ماجرج کے اولاد آدم ہونے کی بحث۔
- خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اعتقاد کا ثبوت افراتہ ہے۔
- آدم الحرمین اور امام محمد حرمین سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افراتہ کہ کفر قرار دیا ہے۔
- جنی لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعتقاد ہونے کی بات کی اور اس پر اصرار کیا تجدید ایمان و نکاح کریں۔
- بعض ان افعال کا بیانیہ و فقہاء کے نزدیک کفر ہیں۔
- ایک حدیث بشریہ کے الفاظ کی تحقیق اور طسرق

- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام دنیا کو اپنی تہذیب کی طرح دیکھتے ہیں۔
- ۱۶۸ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال حضور کے سامنے ہیں۔
- ۱۶۸ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے۔
- ۱۶۸ روضہ اللہ کے پاس اونچی آواز سے بولنے والے کو فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ کی ڈانٹ۔
- ۱۶۸ آیت آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اپنے نام سے دیا۔
- ۱۶۹ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک نکر نہ کرنا حرام ہے۔
- ۱۷۱ اگر کسی روایت میں مثلاً یا محمد یا یو یو تو وہ ال یا رسول کے۔
- ۱۷۱ آیت کریمہ "یا اللہ وایتہ ورسولہ کسبتہ تستہدہ و" سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔
- ۱۷۲ نکر پڑھنے کے باوجود رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
- ۱۷۲ یہ گستاخانہ بات ہے کہ کفر کا تعلق صرف دل سے نہیں ہے۔
- ۱۷۲ نیکے بڑے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں۔
- ۱۷۲ بغیر اگرہ شرعی زبان سے گستاخی کرنے والا کافر ہو گا اگرچہ دلی میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو۔
- ۱۷۲ بے عقائد کچھ کتنا بزل و خیر ہے۔
- ۱۷۲ ایک اہم تنبیہ۔
- ۱۷۳ اتفاق دو قسم ہے: حقدی اور غلی۔
- ۱۷۳ آیت کریمہ قد بدت البعضاء من قوہم "ہم سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔
- ۱۷۳ صحیح بخاری سے وہابیوں کو قرن شیطان ہونا ثابت ہے۔
- ۱۷۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا و مافیہا سے بڑھ کر محبوب مانے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔
- ۱۷۵ تہذیب و خطبہ۔
- ۱۷۹ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوا و مسطور پر جو کچھ کفر و کفر آتا ہے۔
- ۱۷۹ حق سر فقہاء و کرام کی تہذیبات کے مطابق وہابیہ پر مکر ثابت ہوتا ہے۔
- ۱۷۹ امام ابو حامد کا خدا اپنے اقرار سے کافر ہونا۔
- ۱۷۹ سب وہابیہ کا اپنے امام کی تصریح سے کافر ہونا۔
- ۱۷۹ علماء کرام اور فقہائے عظام کی تصریح تصریح سے وہابیہ اور اسی کے امام پر لازم کفر کی وجہ۔
- ۷۷ کفریہ نمبر ۱۔
- ۱۷۹ اپنے کفر کا اقرار کفر ہے۔
- ۱۷۸ کفریہ نمبر ۲۔
- ۱۷۸ تمام امت کو کافر ماننا کفر ہے۔
- ۱۷۸ کفریہ نمبر ۳۔
- ۱۷۸ علم الہی کو لازم و ضروری نہ جاننا اہل اس کے جہل کو حکم ماننا کفر ہے۔
- ۱۷۸ کفریہ نمبر ۴، علم الہی کو قدیم نہ ماننا کفر ہے۔



- کفریہ نمبر ۱۰: امام الوابیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو  
زمان و مکان و جهت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار  
بلا کیف، ماننا بدعت و ضلالت ہے۔
- کفریہ نمبر ۱۱: امام الوابیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ  
کے لئے سونا، اونگھنا، پہننا اور بھوننا وغیرہ  
سب کچھ روا ہے۔
- کفریہ نمبر ۱۲: جو اللہ تعالیٰ کی تحسید و  
الہیت کا قوافی ہو مگر اس کے لئے جود یا  
پتھر پھرانے یا جامع مسلمین کا فر ہے۔
- کفریہ نمبر ۱۳: امام الوابیہ کا انبیاء و ملائکہ  
جنت و نار اور دیگر ایمانیات کو ماننے سے  
انکار۔
- کفریہ نمبر ۱۴: امام الوابیہ کا ربہ ماننا اور کفر کا  
ترجمہ دینا۔
- کفریہ نمبر ۱۵: امام الوابیہ کا کفری کلام کہ بعض لوگوں  
کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ جے وساطت اسبیاء  
اپنے فر قلب سے بھی پہنچے ہیں وہ علم میں انبیاء  
کے برابر ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ انبیاء کو  
ظاہری وحی آتی ہے اور انھیں باطنی، وہ انبیاء  
کی طرح معصوم ہوتے ہیں اور اسی مرتبہ کا نام  
حکمت ہے۔
- انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الہی باطنی طور  
پر بھی آتی ہے جس کو فطرت فی الروح کہتے ہیں۔
- کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔
- کفریہ نمبر ۱۶: امام الوابیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو  
آپل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کے لئے مکان اور فرق و تحت تصور نہیں۔
- کفریہ نمبر ۱۷: امام الوابیہ کا کفری کلام کہ اللہ تعالیٰ  
کا کلام واقع میں بھوننا ہو سکتا ہے۔
- آپل حق کے نزدیک تمام صفات کمالیہ میں حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شریک و ہمسر محال ہے۔
- تقضات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور  
اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ماننے والا بالاتفاق اور  
بالاجماع کافر ہے۔
- کفریہ نمبر ۱۸: امام الوابیہ کا کفری قول کہ قسم  
اللہ تعالیٰ کے لئے کذب کو محال نہیں مانتے۔
- وابیہ کے نزدیک جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے  
وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی روا ہے۔
- کفریہ نمبر ۱۹: امام الوابیہ کا اقرار کہ اللہ تعالیٰ  
کا محو ہونا ممکن بالغیر بلکہ محال عادی  
بھی نہیں۔
- تکوئی کا ہونا محال بالذات، نہ ممکن بالغیر،  
محال عقلی، نہ محال شرعی بلکہ صرف محال  
عادی ہے۔
- کفریہ نمبر ۲۰: امام الوابیہ نے صراحتاً یہ کیا کہ  
اللہ تعالیٰ میں عیب و آفات کا آنا جائز ہے  
مگر مصلحتاً ترفع کے لئے اس سے بچتا ہے۔

اتحاد شریعہ کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔

یہ بات عجوبہ ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں داخل ہو جا اور وہاں بچتہ تجھ اپنے پریمی کا عیب چھپانے کے لئے امام الوہاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخانہ تشبیہ دی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آتی ہونا حضور کے لئے معجزہ ہے۔

تقریر نمبر ۲۵، امام الوہاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھانا افرا۔

زیادت علیہ۔ (حاشیہ) ۱۹۸

تجاج بن عسف کی تکفیر کی ایک وجہ۔ تقریر نمبر ۱۲۶، امام الوہاب نے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ناکار سے لوگ ہیں۔

تقریر نمبر ۱۲۷، وہابیہ کو انبیائے کرام سے کچھ کام نہیں اور انھیں پکارنا شرک ہے۔

تقریر نمبر ۲۸ و ۲۹، امام الوہاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ دل کرنا اپنے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے۔

امعیل دہلوی نے جو کلمات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہے اس کی نظیر کئی کافروں کی کتابوں میں بھی ہمیں ملتی۔

جو لوگ اللہ و رسول کو یہاں پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت، ان کے لئے سختی کا عذاب اور شدت کی عقوبت ہے۔

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶



۲۱۶	کفریہ کلام بولنے والا دعا اور اس کو قبول کرنی	کفریہ نمبر ۴۷ تا ۴۹	
۲۱۹	قوم کا فریب۔	حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور اہلبیت کرام سے تگوتی امور و الجستہ ہیں۔	
۲۱۶	بد مذہبوں کے کفری کلام کی تحسین کرنے والا	کفریہ نمبر ۵۰ تا ۵۱	
۲۱۶	کافر ہے۔	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے بارہ اساتذہ حدیث "ماد علی" کی سندیں لیتے، اجازتیں دیتے اور وضع کرتے تھے۔	
۲۱۶	کفریہ نمبر ۵۰۔ دہابیر کی قدیمی عادت و انکی خصلت یہ ہے کہ جس مسلمان کو کسی امام کا معتقد پائیں مشرک بتائیں۔	تاد علی اور اس کا ترجمہ	
۲۳۰	دہابیر فرقہ ظاہر یہ ہے جن کو ظاہر احادیث پر عمل کا بڑا دعویٰ ہے۔	کفریہ نمبر ۵۲ تا ۵۵	
۲۳۰	جو کسی کو کافر یا فہاکا دشمنی کے نوردہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو یہ کتنا خود قائل پر طٹ آتا ہے۔	حضرت مجدد اعظم ثانی علیہ الرحمہ کا مکتوب نمبر ۳۰ اور اس کا ترجمہ۔	
۲۱۸	مذہب مختار و مفتی بہ پر بھی دہابیر پر اعتراض	تصور شیخ کی دولت سعادتمندی کو ملتی ہے۔	
۲۱۸	کفر لازم۔	تمام احوال میں شیخ کو اپنا مسد بیان دینا وغیرہ ہر حال میں اس کی طرف متوجہ رہنا۔	
۲۱۸	مسلمانوں کو مشرک قرار دینے کی وجہ سے ہاتھ قی	کفریہ نمبر ۵۶	
۲۱۹	مذہب فقہار کرام طائفہ دہابیر کو لازم کفر سے معز نہیں۔	قدحہ نماز میں شہادت کی اعلیٰ اٹھانے کا جواز۔	
۲۳۲	تذیل جلیل	کفریہ ۵۷ تا ۶۱	
۲۳۳	تحد تمام فرق کفر کو شال ہے۔	کفریہ ۶۲ تا ۶۸	
۲۳۳	حاکم مکہ کے حکم سے علماء عربین شریفین اور دہابی سرلوہوں کے درمیان مناظرہ کی کیفیت۔	خود امام الدہابیر کی طرف سے کشف اولیاء کا اقرار۔	
۲۳۴	تسب دہابیر کا کفر عامر قدیر	امام ابو دہابیر نے جتنی وسعت علی پر کے لئے ثابت کی حضور کے لئے اسی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔	
۲۳۴	دہابیر فرقے کے معلم اول اور معلم ثانی یہ اس فرقے کی وجہ تسمیہ کا بیان۔	دہابیر نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جیسی چاہئے تھی۔	
۲۳۴	دہابیر کے بارے میں علامہ شامی علیہ الرحمہ	کفریہ نمبر ۶۹	
۲۳۴	کا تبصرہ۔	تکذہ کفر بولنے والا اور اس پر راضی ہونے والا	
		دو فرقوں کو کافر کہا جائے گا۔	

- ۲۳۹ وہابی غیر مقلدین پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں۔  
 ۲۴۰ تحریر رسالہ سے مقصود دو امر ہیں۔  
 ۲۳۵ ائمہ اول اعلمہ مسلمین پر انکار نہیں کہ مذہب وہابیہ ضلالتوں پر مشتمل اور ان کا امام اہل تفسیر کی شناختوں کا موجد و قائل ہے۔  
 ۲۴۰ ائمہ ثانی و کبرائے وہابیہ پر عرض خدی و خوف خدا کے دیکھ کر کیسے کو نام بناتے ہو۔  
 ۲۳۵ جو مشہور مرد مذکور (وہابی غیر مقلدین) اور اس کے پیشوائے مسطور پر جو کثیرہ قتل کفر لازم ہے۔  
 ۲۳۹ وہابیہ کے عقیدوں کھیلوں اور بڑی ہی رسالوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں۔  
 ۲۳۶ وہابی پس کتاب میں سے مصنف علیہ الرحمۃ نے وہابیہ کے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا۔  
 ۲۴۰ وہابیہ اور ان کے پیشوا اسماعیل دہلوی کے سات کفریات۔  
 ۲۴۱ کفریہ اول۔  
 ۲۴۱ خیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب پاسے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔  
 ۲۴۱ جہات مذکورہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جہل کو منسوب کیا گیا، اس کے علم کو انہی نے مانا اور اس کی صفت کو اختیاری جاننا یہ عین کفر ہے۔  
 ۲۴۱ کفریہ دوم  
 ۲۴۱ اسماعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔  
 وہابیہ خود کو ضلیل بتاتے ہیں مگر درحقیقت ان کا مذہب یہ ہے کہ ہفت وی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب سے اعتقاد کے محافظ ہیں وہ سب مشرک ہیں  
 وہابیوں نے اہلسنت اور ان کے علماء کا شہید کرنا حلال ٹھہرایا۔  
 وہابی خارجی ہیں اور خارجیوں کی تکفیر اس بنا پر لازم ہے کہ وہ تمام اُمت مسئلہ کو کا فر کہتے ہیں۔  
 حضرت علی امیر تفسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنے والے کا حکم۔  
 تشبیہ نبیہ۔  
 لزوم کفر و الزام کفر میں فرق ہے۔  
 اقوال کا کفر ہونا اور بات سے اور قائل کو کفر مان لینا اور بات۔  
 مصنف علیہ الرحمۃ کی احتیاط کہ مسئلہ امکان کذب میں وہابیہ پر اختر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دینے کے باوجود کفر سے کعب لسان کیا۔  
 امام وہابیہ کا حال یزید علیہ السلام جیسا ہے۔  
 تمام علماء نے یزید علیہ السلام کی تکفیر سے سکوت پسند فرمایا۔  
 یزید سے فسق و فجور متواتر ہے مگر کفر متواتر نہیں۔  
 امام وہابیہ سے کلمات کفر اعلیٰ درجہ تواتر پڑیں۔  
 ○ رسالہ مسل السیوۃ الہندیۃ  
 علی کفویات باب النجیدۃ  
 تعلیلہ انہ کو مشرک اور مقلدین کو مشرک کہنے والے



۲۴۹	کفریہ ششم	۲۴۳	کفریہ سوم
۲۴۹	حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں	۲۴۳	اسماعیل دہلوی کا اپنے پیر کو نبی بنانا۔
۲۴۹	ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔	۲۴۳	اللہ تعالیٰ سے پہلا می انبیاء کو ام عظیم العتسوة
۲۴۹	امام ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو	۲۴۳	والسلام اور ملائکہ کے ساتھ محض ہے۔
۲۴۹	کھل دشنام دے کر مسلمانوں کے دلوں کو زخم پہنچایا	۲۴۳	کفریہ چہارم
۲۴۹	اللہ و رسول کو یاد دینے والوں پر زیادہ آغرت میں	۲۴۳	ماننا یمان کا ترجمہ ہے اور نہ ماننا کفر کا۔
۲۴۹	اللہ تعالیٰ کی لعنت اور عذاب میں ہے۔	۲۴۳	انبیاء عظیم العتسوة والسلام کے ساتھ کفر کا حکم
۲۴۹	اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال	۲۴۳	خود کفر ہے۔
۲۴۹	غلام میں عظمت کے ساتھ آنے سے نوبت شرک تک	۲۴۳	اللہ و رسول پر انبیاء کے ساتھ کفر کے حکم کا اقرار
۲۴۹	پہنچے تو غلام میں انبیاء اور قرآن کی متعدد سورتیں	۲۴۳	کفر ہے۔
۲۵۰	اور آیتیں پڑھنے سے شرک کی راہ ہموار ہوگی۔	۲۴۳	صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔
۲۵۰	جو شخص تمام اہمت کو گمراہ ٹھہرانے والی بات کہے وہ	۲۴۳	کفریہ پنجم
۲۵۰	۵۰	۲۴۳	وہابیہ کے نزدیک بعض اولیاء کو اسحاق شریب دتی
۲۵۱	کفریہ سہم	۲۴۳	باطن سے پہچتے ہیں اور وہ احکام شریعت میں ایک
۲۵۱	اسماعیل دہلوی نے کلمہ کھلا اپنے اور اپنے تمام پیروں	۲۴۳	دوسرے خود محض اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے
۲۵۱	کے کفر و شرک کا اقرار کیا۔	۲۴۳	ہیں وہ مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔
۲۵۱	جو اپنے کفر کا قرار کو سے دے کافر ہے۔	۲۴۳	خیر نبی کو نبی ماننا کفر صریح ہے۔
۲۵۱	تمام اہمت کو کافر قرار دینا کفر ہے۔	۲۴۳	شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر
۲۵۱	گمراہی (وہابیہ) پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم	۲۴۳	ممکن نہیں۔
۲۵۱	اور وہابیہ فقہاء کو کرام کی تصریحات ای کے صریح کفر	۲۴۳	یہ جو کہتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آتی یہ
۲۵۱	برحاکم ہیں۔	۲۴۳	سب جھوٹ ہے۔
۲۵۱	شیعہ میں	۲۴۳	کوئی اسلامی یا غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی
۲۵۱	تذکرہ اور الترام میں فرق ہے۔	۲۴۳	نبوت کا قائل نہیں۔
۲۵۱	اقوال کا کفر ہونا اور بات ہے اور قائل کو کافر	۲۴۳	واقضیوں کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم
۲۵۱	مان لینا اور بات۔	۲۴۳	آتا ہے۔

- ۲۶۳۔ تہذیب شرعی کے جہاد ہونے میں اختلاف ہے۔
- ۲۵۶۔ اسلام کی شکست پر غش ہونا اور اہل اسلام کے
- ۲۶۴۔ قاتلوں کو سر اٹھانا کفر ہے۔
- ۲۵۶۔ خلافت کیٹی والوں نے خلافت کی حمایت کے جو
- ۲۵۸۔ طریقے ایجاد کئے ہیں سب غلط اور منی لطف قرآن
- ۲۶۴۔ ہیں ان سے جہادی فرض ہے۔
- ۲۵۸۔ اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی کرنا مسلمانوں
- ۲۶۴۔ کا کام نہیں۔
- ۲۵۹۔ کعبہ منکر کا استہزار کفر ہے۔ اور ایسے الفاظ
- ۲۶۵۔ بولنے سے استہزار مترشح ہو تو توبہ فرض ہے۔
- ۲۶۵۔ بادشاہ اسلام کے احکام اس کی فکر و تنگ بخوتے
- ۲۶۰۔ ہیں۔
- ۲۶۰۔ ہندو سامیوں کا اس ملک والوں پر ہے
- ۲۶۰۔ وہ عاجز ہیں تو اس کے بعد والے ایسے ہی
- ۲۶۵۔ اخیر تک
- ۲۶۰۔ بحالت موجودہ ہندوستانیوں کو جہاد کرنے کی
- ۲۶۵۔ اجازت نہیں۔
- ۲۶۱۔ سناؤ لعلنا اجیر کے ساتھ شریف نہ کھنا گری اور
- ۲۶۲۔ شستی اور کوتاہ قلی سے ہر تو محرومی ہے۔
- ۲۶۲۔ ڈاڑھی منڈانے کو سنت کھنا کفر ہے۔
- ۲۶۲۔ ڈاڑھی کے دو بوسے کا انکار کے طور پر یہ کھنا کہ یہ
- ۲۶۲۔ سنت ہے گری ہے کفر میں ہے۔
- ۲۶۶۔ عمار پڑھنے والے کو مادر۔ کھنا کفر ہے۔
- ۲۶۳۔ قتل گناہ پر کسی کے کفر کا فتویٰ دینا جائز نہیں۔
- ۲۶۳۔ مشرک کو ہاتھ مارنا کفر ہے، اور اس کے جلوس
- ۲۶۱۔ مرتد طین نے یزید علیہ ما علیہ کی تکفیر سے سکوت
- اختیار کیا۔
- ۲۶۱۔ یزید حبیب سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کھنسر
- متواتر نہیں۔
- ۲۵۸۔ عالم کو جھوٹا اور لعنتی کھنے والا لگنا کبیرہ کا مرتکب ہے
- ۲۵۸۔ "آئینا کو بھی غم اور مرض لاحق ہوتا ہے" اس میں
- ذاتیہ پر الزام ہے غریہ کفر ہے۔
- ۲۵۹۔ فاتحہ کو بدعت کھنا، زیادت مزاد کو قبر پرستی،
- غوث پاک کی نیاز کو رام کی پوجا اور تعظیم آثار تبرکہ
- کو اطاعت رسول نہانا ساد باہت ہے۔
- ۲۵۹۔ "غوث پاک کی روح کو ذلیل کیا" کھنا آپ کی روح
- کی توجہ ہے۔
- ۲۶۰۔ ملک الموت کے مارے میں بدعتی رشتہ لگا کر
- ۲۶۰۔ منافی کو شرار کھنا حرام اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔
- ۲۶۰۔ فاشی کو شرار بنانا حرام ہے۔
- ۲۶۰۔ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
- ایک قول۔
- ۲۶۱۔ جان بوجھ کر جس نے عالم کی اعانت کی اس نے اسلام
- ۲۶۲۔ کی دہی گروی سے نکالی۔
- ۲۶۲۔ مرتد سے میل جول حرام ہے۔
- ۲۶۲۔ جس اجار میں گری کی باتیں ہوں اس کو پسندیدگی
- ۲۶۲۔ سے فریدنا حرام ہے۔
- ۲۶۳۔ تعویذ سنا حرام ہے مگر مسلمانوں پر اس کی پرستش کا
- ۲۶۳۔ الزام غلط ہے۔
- ۲۶۳۔ منت عرفی ہوا اخراعی شرعی نہیں۔

- ۲۹۳ میں شرکت حرام۔
- ۲۹۴ بتانا بھی کفر ہے۔
- ۲۹۵ مسلمان کی جے بڑی بھی منع ہے۔
- ۲۹۶ قرآن شریف کی ایک آیت کے مفہوم سے سوال اور اس میں تھوڑا تغیر ہو جانے کا حکم۔
- ۲۹۷ حضور کے وصال کے بعد بعض نام کے صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔
- ۲۹۸ قرآن حکیم کا خطاب صحابہ کرام سے ہے، بعد کے مسلمان تنہا اس خطاب میں داخل ہیں۔
- ۲۹۹ قرآن عظیم میں کفر خطاب کہ عام طور پر زبردستی ہے۔
- ۳۰۰ مقصود شریف کا احاطہ صحابہ سے انحصار ہونا قطعی نہیں۔
- ۳۰۱ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکرم اکابرین نہیں کہنا چاہئے۔
- ۳۰۲ کلام الہی پر کسی کا احسان نہیں، جو یہ کہے اس کے لئے تو یہ تجدید اسلام و نکان ضروری ہے۔
- ۳۰۳ مودل کر لوئے سے بھی احتیاط لازم ہے۔
- ۳۰۴ کافر کی تعظیم کفر ہے۔
- ۳۰۵ متضامین باطل پر بنیت تسمیہ اللہ اکبر کا فقرہ لگانا بھی حرام ہے۔
- ۳۰۶ مشرکین کو مسجد میں تعظیم اور اہتمام کے طور پر لے جانا حرام ہے اور یہ مستند اجتماعی ہے۔
- ۳۰۷ تہم شدہ چیر کا مسجد میں تلاش کرنا منع ہے۔
- ۳۰۸ فرعون کو مومن کہا اور اس کے ایمان کو مومنوں کے ایمان سے زیادہ بتانا کفر ہے۔
- ۳۰۹ ترک جورات کو پانچ بنائے اسلام سے بڑھ کر
- ۳۱۰ (۱) زید عمر بن مسعود کو خدا کہنا (۲) خدا کو مفلحوں اور مخلوق کہنا (۳) بندہ کو خدا کہوں (۴) خدا کو خدا کو
- ۳۱۱ (۱) خدا کو محمول جا کہنا (۲) اپنے اللہ کہنا (۳) رسول کہنا (۴) قرآن کہنا (۵) شریعت کا انکار (۶) اللہ تعالیٰ کے برابر (۷) بندہ اللہ کی ممانعت (۸) برہنہ جبر
- ۳۱۲ (۱) خدا و روبرو کی ممانعت (۲) خدا کی نفی (۳) شریعت کو فرضی اور ساختہ کہنا (۴) مومن کو اچھا کہنا (۵) کافر کو برا کہنا۔ یہ سب کفر ہے۔
- ۳۱۳ (۱) عذاب و ثواب کا انکار (۲) جہنم کو برا اور نیچے کو بھلا کہنا (۳) عذاب کفریہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کرنا (۴) کفر کو مومنوں کی اہم بتانا۔ یہ سب کفر ہے۔
- ۳۱۴ احکام مرتدین کی تفصیل
- ۳۱۵ تذکرہ خوشیہ نامی کتاب گمراہی اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہے۔
- ۳۱۶ کسی احمی کو آں سرور عالم کہنا، علیہ الصلوٰۃ و السلام مخلوق کہنا، خیر الوری کہنا، انتخاب اولین شافع بدو کرا

- کنا، مستی کو نہیں کنا حرام ہے۔ ۲۸۰  
 حقی عالم را سبب، قاب قوسین، مازناں البصر  
 جاتے تو رشک دینے، یہ کلمات موسیٰ کفر ہیں۔ ۲۸۰  
 قات قراحہ، سالار ریل، مسد نشین، لم یزل  
 کنا کفر ہے۔ ۲۸۰  
 غیر خدا کو قیم ہاں کہنے پر عمار نے تکفیر کی ہے۔ ۲۸۰  
 اتحاد و حلولی سے متعلق ایک اور سوال۔ ۲۸۰  
 توحید بیان ہے، وحدۃ الوجود حق ہے، اتحاد  
 الحاد ہے اور شیخ اکبر کی طرف اس کی نسبت  
 کذب ہے۔ ۲۸۲  
 وہابیہ کے ایک افتراء کا ذکر۔ ۲۸۳  
 آیت الہی کے لئے لفظ دولہا دلہن کا استعمال  
 شرفاً منع ہے۔ ۲۸۴  
 اسماعیل دہلوی کے نزدیک حد جھوٹ بول سکتا ہے  
 صوف مصوٰۃ جھوٹ نہیں بولتے۔ ۲۸۴  
 قصیدہ معراجیہ کے ان اشعار کی تشبیہ جس میں  
 دولہا یا دلہن کا لفظ آیا ہے۔ ۲۸۴  
 جنت کی مستی کو دلہن کی وجہ سے تشبیہ دینا حدیث شریف  
 میں وارد ہے۔ ۲۸۴  
 کعبہ کو دلہن کنا جائز ہے، مقام آراستہ کو دلہن  
 کنا حدیث سے ثابت ہے۔ ۲۸۴  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عروس مکتہ  
 کہنے کا اقوال علماء سے ثبوت۔ ۲۸۵  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ملک و ملکوت پر  
 اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ ۲۸۵  
 سونۃ الرحمن کے لئے حدیث میں لفظ عروس (دلہن)  
 آیا ہے۔ ۲۸۶  
 دولہا دلہن کا استعمال بیوی کے مفہوم میں خاص  
 محاصہ ہے۔ ۲۸۶  
 حدیث شریف میں دویم جگہ کو دلہن سے تشبیہ  
 دی گئی۔ ۲۸۸  
 کعبہ کو عروس کہنے کی وجہ سے دلہن والی دلہن  
 سے تشبیہ۔ ۲۸۸  
 بولی علی کی تشبیہ نئی دلہن سے جسے دولہا کی طرف  
 رجعت کیا جائے۔ ۲۸۸  
 روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور شتر ہزار شام کے  
 وقت دروازہ اطہر کے گرد حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام  
 عرض کرتے ہیں۔ ۲۹۰  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شتر ہزار فرشتوں کے  
 جبرمٹ میں نئی دلہن کی طرح، آپ کے حضور حاضر  
 ہوں گے۔ ۲۹۰  
 اسماعیل دہلوی نے قرآن مجید اور حدیث شریف کی  
 حریج مکتہ یہ کی۔ ۲۹۰  
 صرف اللہ کہہ کر پورا کلمہ مراد لینے والے کی تکفیر  
 کرنے والے کی تجہیل۔ ۲۹۲  
 مکر توحید ہائے میں دو مکر توحید (کفر و اسلام) نہیں۔ ۲۹۴  
 عزم کفر فی الحال کفر ہے۔ ۲۹۴  
 دو نکاح خود بخود نہیں ٹھہرتا دوبارہ عقد ضروری ہے۔ ۲۹۴  
 اللہ کے معنی غیر خدا کی الوہیت کی نفی ہے مطلق  
 الوہیت کی نفی نہیں ہے۔ ۲۹۴

- ۲۹۹ رضی غوی کی تصریح کی کلمہ طیبہ میں نفی عام نہیں ہے۔ ۲۹۲
- ۲۹۹ کلمہ طیبہ میں نفی عام مراد اپنے سے صاف متاقتل لازم ۲۹۳
- ۲۹۹ اسے گا کہ کلمہ طیبہ اور موجب جزئیہ باہم نفیض ہیں۔ ۲۹۳
- ۲۹۹ کلمہ طیبہ میں دو حکم نہیں حکم صرف ایک ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ لا الہ الا تعزیر ہے معبر مفرد کلی بمرتبه لا بشری ۲۹۳
- ۲۹۹ فارغ کردہ از مستثنیٰ بمرتبه بشری لاشیٰ ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ مطلق بولی کہ مقید مراد لینے پر قرینہ کی ضرورت ۲۹۳
- ۲۹۹ پڑتی ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ قرینہ حالیہ بھی صحیح و درست ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ تشکیلی کلام کی وجہ سے اختصار درست ہے جیسے ۲۹۳
- ۲۹۹ قیاد اور لن تناوا۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ اثبت الربیع البقل مس نان قائل سے مجاری ۲۹۳
- ۲۹۹ معنی میں متعین ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ ایک کاثبات توحید ہے اور لفظی عام تعطیل ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ جس نے کال الا اللہ کہنا چاہا اور صرف کالہ کہہ سکا ۲۹۳
- ۲۹۹ کافر نہ ہوا۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ کلمہ توحید میں لا کا مدخل مفروض ہونا چاہئے۔ ۲۹۶
- ۲۹۹ حب الوطن من الایمان حدیث نہیں ہے ۲۹۶
- ۲۹۹ قرآن عظیم میں وطن کی محبت کو چھوڑ کر اللہ و رسول ۲۹۳
- ۲۹۹ کی طرف ہجرت کرنے کی تفریع اور وطن کی محبت ۲۹۶
- ۲۹۹ دل میں سے رہنے اور ہجرت نہ کرنے کی خدمت۔ ۲۹۶
- ۲۹۹ ایک مصرعہ کے صحیح اور غلط معنی کی توضیح۔ ۲۹۸
- ۲۹۹ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ میم کی چادر منہ پر ڈال کر احمد ۲۹۳
- ۲۹۹ بن کر آیا کفر ہے۔ ۲۹۹
- ۲۹۹ ایسے اقوال جن کا ظاہر گری اور باطن صحیح ہو ۲۹۳
- ۲۹۹ ان سے بھی بچنا ضروری ہے۔ ۲۹۹
- ۲۹۹ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی سے کہا تو اور نہیں میں ۲۹۳
- ۲۹۹ اور نہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے اور بظاہر ۲۹۳
- ۲۹۹ کفر ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ یہ کہنا کہ کہیں میلی بنا اور کہیں محنوں بنا بظاہر ۲۹۳
- ۲۹۹ کفر ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ عوام سے مراد وہ جوتے ہیں جو حقیقی تک ۲۹۳
- ۲۹۹ نہ پہنچے ہوں چاہے عالم کہتے ہوں۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ جابل مدعی حقایق شیطان کا سفر ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ اتحاد و حلول کا عقیدہ کفر ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ ہم کو حکومات کے اتباع کا حکم ہے فتاویٰ ہات ۲۹۳
- ۲۹۹ کی پیروی جائز نہیں۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ آدابیت کریم میں جو یہ ہے کہ جاء اللہ من طریقینا ۲۹۳
- ۲۹۹ یہ حشاشہ ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ کرنا بنانا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ۲۹۵
- ۲۹۹ محمد نے صدائی کی ایک بیعت تاویل مگر اس ۲۹۳
- ۲۹۹ کے بولنے کی سخت ممانعت۔ ۲۹۶
- ۲۹۹ ایک باطل اور کفری روایت کا رد۔ ۲۹۶
- ۲۹۹ چند غلط اشعار کے احکام۔ ۲۹۷
- ۲۹۹ ایک کفری شعر کا حکم۔ ۲۹۷
- ۲۹۹ تحت کے غلط شعر کا حکم۔ ۲۹۷
- ۲۹۹ ایک پہیلی کی توضیح اور اطلاق کا حکم۔ ۲۹۷
- ۲۹۹ تحت کا ایک شعر۔ ۲۹۷
- ۲۹۹ انسان کا گوشت انسان پر حرام ہے عشق ۲۹۳
- ۲۹۹ پر نہیں۔ ۲۹۷





کلمۃ صوابك صدق وعدلا سے امام رازی	جو شئی کسی صفت کے احاطہ سے خارج ہے اس
کا استدلال۔ ۳۲۶	میں قصور خود اس شئی کا ہے، معاذ اللہ صفت بڑی
امام رازی کے دوسرے مضمون۔ ۳۲۷	کا کوئی نقصان نہیں۔
امام تغاڑی کی تصریح کہ کذب باری ممکن ہے ۳۲۸	تمالی شئی ہے ہی نہیں کہ کہا جائے کہ ایک شے
قاضی سیفادوی کی تشریح کہ کذب نقص اور یہ ۳۲۲	علوم قدرت الہیہ سے رہ گئی۔
اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔ ۳۲۷	صفات الہیہ صفت کمالی ہیں معاذ اللہ صفات
امام نسفی کی نص کہ کذب باری تعالیٰ محال ہے۔ ۳۲۸	حیب و نقصان ہیں۔
تفسیر ابوسعود کی نص کہ کذب اللہ تعالیٰ پر ۳۲۲	وہابیہ کے اس دروغ کا رد کہ اللہ جھوٹ پر قادر
محال ہے۔ ۳۲۸	نہ ہو تو عاجز ٹھہرے گا۔
تفسیر روح البیان کی نص کہ کذب نقص اور نقص ۳۲۲	پہلی تہذیبہ اقوال علماء میں جی سے کذب باری
باری تعالیٰ پر محال ہے۔ ۳۲۹	محال ہونے پر اجماع ثابت ہے۔
کذب باری تعالیٰ پر محال ہے (شرح سنویر) ۳۲۹	استحارہ کذب باری کے اجماع پر شرح مقاصد
یوسف مدینی، بہرہ کی تفسیر کہ کذب باری تعالیٰ ۳۲۴	کی چار خصوص۔
محال ہے (شرح مواقف) ۳۲۹	شرح مقاصد نسفی اور طرہ الیغ الاقرار کی نص۔ ۳۲۴
شرح مقاصد جلالی کی تصریح کہ کذب نقص ہے ۳۲۵	معتزلہ، معتزلین کا اجماع کہ کذب الہی محال ہے۔
اور نقص باری تعالیٰ پر محال ہے۔ ۳۲۹	کذب الہی کا استعمال صرف قبح عقلی کی وجہ سے نہیں
کفرانفرائید میں ہے کہ باری تعالیٰ کذب سے ۳۲۵	یہ وجہ بھی ہے کہ کذب حیب ہے۔
شرعاً اور عقلاً پاک ہے۔ ۳۳۰	مستارہ کی نص کہ کذب وجہ حیب عیب اللہ پر
کذب باری محال ہے (شرح فقہ اکبر علی نقاری) ۳۳۰	محال ہیں۔
مسلم الثبوت میں ہے کہ کذب الوہیت کی ضد ۳۲۵	مستارہ کی نص کہ کذب حیب ہے۔
اور جہد الوہیت ہے باری تعالیٰ کیلئے عیب ۳۲۹	باتفاق اشاعہ وغیرہ مستارہ نقص باری تعالیٰ
اور عیب اس کی شان میں محال عقلی، حدائی اور ۳۲۹	پر محال ہے۔
دروغ کوئی ایک جگہ جمع نہ ہوگی (مولانا نظام ۳۲۹	اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ اور وعید دونوں میں کذب
سہالوی) ۳۳۰	سے پاک ہے (تفسیر کبیر)
اللہ تعالیٰ کے لئے کذب محال ہے (بحر العلوم فزلی مہدی) ۳۳۱	کذب باری کے استعمال پر آیت مبارکہ وقعت

۳۲	استحالة کذب باری پر پانچویں دلیل۔	۳۲۱	کذب نقصان ہے، صفات الہی میں اس کو
۳۲۱	اللہ تعالیٰ کی صفت کذب ہو تو وہ بھی قدیم ہوگا	۳۲۲	راہ نہیں (شاہ جہ العزیز دہلوی)
۳۲۱	اور قدیم معدوم نہیں تو لازم کہ صدق الہی محال ہو۔	۳۲۲	تقریباً دوم دلائل قاطعہ و حجج باہرہ میں۔
۳۲۲	استحالة کذب باری کی چھٹی دلیل۔	۳۲۲	کذب باری محال ہونے کی پہلی دلیل۔
۳۲۲	انفصال حقیقی کا ارتفاع، ارتقاء نقیضین کی	۳۲۲	اللہ تعالیٰ کا عیوب سے پاک ہونا امر عقل ہے
۳۲۲	طرح ہے۔	۳۲۲	مذکورہ بالا اصل پر غلط فہمی کی چند غلط تفسیرات۔
۳۲۲	کذب و صدق حقیقہ و وصف معنی ہے عبارت	۳۲۲	اللہ تعالیٰ کا کذب سے پاک ہونا ضروریات دینیہ
۳۲۲	کی صفت نہیں۔	۳۲۲	سے ہے۔
۳۲۵	کلام اللہ کا صدور اللہ تعالیٰ سے علی وجہ الاختیار	۳۲۵	کذب باری محال ہونے پر دوسری دلیل
۳۲۵	ہیں ہے۔	۳۲۵	پر ممکن مقدر ہے۔
۳۲۵	کذب باری کے استحالة کی	۳۲۵	ارادۃ النہیہ امر غریب ہے۔
۳۲۵	ساتویں دلیل۔	۳۲۵	کذب الہی اگر زیر قدرت ہو تو یہ کن غلط ہوگا
۳۲۵	از کذب باری ممکن ہو تو ضروری بھی ہوگا۔	۳۲۵	کہ وہ بولے گا نہیں۔
۳۲۶	کلام لفظی میں کذب ممکن نہ ہو تو کلام نفسی میں بھی	۳۲۶	ممکن کاشیات و نفی بغیر دلیل سمی جائز نہیں۔
۳۲۶	ممکن نہ ہوگا۔	۳۲۶	اقول عقائد کی دو قسمیں ہیں عقلی اور شرعی۔
۳۲۶	باری تعالیٰ کے لئے کوئی حالت منظرہ نہیں، تو	۳۲۶	کذب الہی محال عقلی و شرعی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا
۳۲۶	اگر کذب ممکن ہو تو بافضل ہوگا۔	۳۲۶	کلام زید و عمر کے کلام کی طرح ہو جائے گا۔
۳۲۶	کذب باری کے استحالة کی تیسری دلیل۔	۳۲۶	استحالة کذب باری کی تیسری دلیل۔
۳۲۶	صدق صفت الہی قائم بذاتہ تعالیٰ ہے اور صفات	۳۲۶	اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب آئے تو بعض اوقات
۳۲۶	مقتضائے ذات اور مقتضائے ذات میں تغیر	۳۲۶	بندے خدا سے اکمل ہو جائیں۔
۳۲۶	محال	۳۲۶	کذب باری محال ہونے کی چوتھی دلیل۔
۳۲۶	کذب باری محال ہونے کی نویں دلیل۔	۳۲۶	اللہ تعالیٰ کا صدق ازلی اور ازلی متعین ازوالی
۳۲۶	کذب الہی ممکن ہو تو مصدق ہو کر بھی ممکن ہوگا۔	۳۲۶	تو کذب محال کہ اس سے ازلی کا روال لازم
۳۲۶		۳۲۶	آتا ہے۔
۳۲۶	صفات الہی واجب ماننے پر دلیل نہم کے ضمن میں	۳۲۶	نکویں وغیرہ صفات الہیہ ازلی ہیں۔

- ۳۴۸ مزید چودہ دلیلیں۔  
۳۴۹ چوتھی دلیل۔  
۳۵۰ کذب الہی عیب نہ ہو تو کمال بھی نہیں اور باری تعالیٰ کے لئے ایسی چیز کا ثبوت جو کمال نہ ہو محال ہے۔  
۳۵۱ پچیسویں دلیل  
۳۵۲ اگر باری تعالیٰ مطلقاً مجبوت پر قادر ہو تو لازم آئے گا کہ قرآن مخلوق ہو۔  
۳۵۳ چھتیسویں دلیل  
۳۵۴ ستائیسویں دلیل  
۳۵۵ رسول خدا کا چہرہ دیکھ کر ایمان لانے والوں نے کہا یہ مجھ سے کا چہرہ ہیں تو باری تعالیٰ کے وجہ کرم پر ایمان کذب کی تمت بہت بڑی عظیم ہے۔  
۳۵۶ تھامیسویں دلیل اور من اصدق من الله لیسے کی نفیس تقریر۔  
۳۵۷ اتم تفصیل اگرچہ نفی مزیت کے لئے ہوتی ہے لیکن حقیقتہً نفی برتر و مسرودوں کے لئے ہوتی ہے۔  
۳۵۸ صدق قول کی مشکک نہیں، ہاں ادبات میں تشکیک ہے وقت و قبول اور احتمالی کذب۔  
۳۵۹ انیسویں دلیل آیر مبارکہ ای شئی اکبر شہادۃ ہے استشہاد۔  
۳۶۰ قیسویں دلیل اور آیر مبارکہ تمت کلمۃ ربانہ صدق و بعد کا۔  
۳۶۱ صدق میں قائل کے اعتبار سے تشکیک اور اس کے درجات ہفت گار کا بیان۔  
۳۶۲ استعمال شرعی و عقلی کا فرق۔  
۳۶۳ اثنی عشر اثبات نہ لم ثبوت۔  
۳۶۴ تنزیہ سوم قائلین امکان کذب کے ہدایات کا رد ۳۵۹  
۳۶۵ تحکات نصیحت آمیز و خیر خواہی۔  
۳۶۶ ہدیان اول امام و طاہرہ  
۳۶۷ امکان کذب پر اسمعیل دہلوی کا استدلال۔  
۳۶۸ اگر خدا مجبوت بنے پر قادر نہ ہو تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائیگی۔  
۳۶۹ جواب یہ ہے کہ آدمی کی اپنی قدرت ہے ہی نہیں۔  
۳۷۰ وہ جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کرتا ہے۔  
۳۷۱ اسمعیل دہلوی اپنی اسس گمری میں ابن حزم ظاہری کا مقلد ہے۔  
۳۷۲ اسمعیل کے اس قول شنیع پر اللہ تعالیٰ کے لئے بے شمار معاصیہ رم آئیں گے حتیٰ کہ اپنی حسدائی باطل اور مخلوق کو خدا بنانے کے گا بلکہ اپنے کو مسدوم کر سکے گا الی عیدۃ لک من عقب شح۔  
۳۷۳ اسمعیل دہلوی کا دوسرا ہدیان اور اسس کے بے شمار رد۔  
۳۷۴ قدم کذب کمال الہی ہے، اور کمال جب ہوگا کہ مجبوت بول سکے اور نہ بول سکے الخ۔  
۳۷۵ اسمعیل کی بے لگامیوں پر پینتیس تازیانے۔  
۳۷۶ قائل دہلوی کہ تقریر کا خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مصلحت مجبوت نہیں بولتا، مصلحت نہ ہو تو ہر حیب کر سکتا ہے۔  
۳۷۷ طاہر کی یہ دلیل عقائد تنزیہی کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔  
۳۷۸ تصحاح باری کی معرفت افعال بڑی سے ہوتی ہے۔

- ۳۷۶ سے پاک ماننا بدعتِ حقیقی ہے۔  
 ۳۷۷ اسماعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو عیب ہے  
 ۳۷۸ پاک اور منہ جانا، اور اس کو بے اختیار جانا  
 ۳۷۹ دونوں ہی ایک قسم کی گری ہے (معاذ اللہ)  
 ۳۸۰ دہلوی صدق کو اللہ تعالیٰ کی صفت کمال بھی  
 ۳۸۱ ماننا ہے اور اس کو اللہ کی قدرت و اختیار میں  
 ۳۸۲ بھی ماننا ہے جبکہ تمام کتب کا میر میں تشریح ہے  
 ۳۸۳ کہ تمام صفات کا یہ بے توسط قدرت اختیار ہیں  
 ۳۸۴ صفات کا یہ اختیار نہ ہونا اجماعی مسئلہ ہے  
 ۳۸۵ تشبیہ غبیہ  
 ۳۸۶ دہلوی اعلم الہی کو بھی اختیاری ماننا ہے  
 ۳۸۷ امام اعظم کا ارشاد کہ صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثہ  
 ۳۸۸ صدق کو اختیاری ماننے کا وبال یہ ہے کہ قرآن کہ  
 ۳۸۹ مخلوق ماننا پڑے گا  
 ۳۹۰ قرآن عظیم کے غیر مخلوق ہونے پر اگر اسلام کے ۲۲  
 ۳۹۱ ارشادات  
 ۳۹۲ صحابہ کا قول کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے  
 ۳۹۳ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ قرآن کو مخلوق  
 ۳۹۴ کہنے والا قتل کیا جائے  
 ۳۹۵ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ علی ابن ابی حمزہ  
 ۳۹۶ امام مالک، یحییٰ ابن ابی طالب، امام احمد بن حنبل  
 ۳۹۷ جو قرآن کو مخلوق کہہ نہتی ہے "جدا اللہ ابن ادریس  
 ۳۹۸ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ وکیع بن الجراح  
 ۳۹۹ یحییٰ ابن معین، ابن ابی مریم، شبایہ ابن سواد و  
 ۴۰۰ جدا اللہ بن زین العابدی  
 ۴۰۱ افعال باری سے صرف انہیں صفات کمال پرستہ لال  
 ۴۰۲ ملکی جن کو خلق و تکوین سے علاوہ ہے بقیہ صفات  
 ۴۰۳ ثبوتیہ اور سلبیہ پر استدلال نہیں  
 ۴۰۴ تمام صفات الہی کا ثبوت دلیل سمیعہ سے ہیں  
 ۴۰۵ ان صفات کی وضاحت جو دلائل سمیعہ سے  
 ۴۰۶ ثابت نہیں  
 ۴۰۷ اللہ تعالیٰ کے عیب سے پاک ہونے پر اہل اسلام  
 ۴۰۸ کا اجماع ہے اگر عیب سے طوط مانا جائے  
 ۴۰۹ تو یہ اجماع مقدوح ہوگا  
 ۴۱۰ و تائبہ اللہ تعالیٰ کو حق سبحانہ بھی کہتے ہیں اور  
 ۴۱۱ اس میں دنیا بھر کے عیب بھی مانتے ہیں  
 ۴۱۲ الوہیت اور عیب میں تناقض ہے  
 ۴۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے ظلم ممکن ہے یا مطلب ہے  
 ۴۱۴ اس کی خدائی کا زوال  
 ۴۱۵ یہ بات کوئی کلمہ اگر کافر بھی نہیں کہہ سکتا ہے کہ خدا  
 ۴۱۶ عیب ترک کر سکتا ہے لیکن ترفعا اور مصلحت اس سے  
 ۴۱۷ بچتا ہے  
 ۴۱۸ و تائبہ کا یہ خیال کہ اگر خدا جھوٹ نہ بولے تو عاجز  
 ۴۱۹ ہوگا اجماعاً نہ ہے کیونکہ عیب بقول تمہارے سارے  
 ۴۲۰ عیب اس میں ہو سکتے ہیں تو معاذ اللہ ایک یہ  
 ۴۲۱ عجز بھی سہی  
 ۴۲۲ "تائسہ دہلوی اللہ تعالیٰ کو بالفعل نقائص سے  
 ۴۲۳ طوط ماننا ہے  
 ۴۲۴ تشبیہ غبیہ  
 ۴۲۵ اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان

- جو قرآن کی مخلوق کے نزدیک ہے "یزید ابن یارون" امام اعظم، قاضی، بروہست
- ۳۸۲ امام دہلوی کے قول پر اگر کذب کی نفی قدرت ضروری ہوگی، تو اللہ نے اپنی ذات سے ظلم کی نفی کی تو ظلم پر قدرت ضروری ہوگی، اور ظلم کئے ہیں بلکہ یزید میں یہ تصریح کو، تو کچھ استہیار کو جبکہ انہی خارج ماننا پڑے گا
- ۳۸۵ اہلسنت وجماعت کا اجماع قطعی کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم پر قادر نہیں۔ شرع فقہ اکبر، تفسیر بیضاوی، روح البیان وغیرہ کے لغویں۔
- ۳۸۸ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے اولاد کی نفی کرتا ہے، حاسے دہلوی کی دلیل پر لازم کہ اولاد ممکن ہو۔
- ۳۸۸ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے سفیان بن سہرمانی، حاسے دہلوی کی تقریر پر لازم کہ اللہ تعالیٰ سے قبول ہو کر بھی ممکن ہو۔
- ۳۸۸ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے بکنے کی نفی کی، طائے دہلوی کی تقریر پر لازم کہ بکننا ممکن ہو۔
- ۳۸۹ حاسے دہلوی اپنی اس گمراہی میں مستندہ کے مقتدی ہیں۔
- ۳۹۰ تفسیر امام رازی سے مستندہ کے قول کی تضعیف۔
- ۳۹۱ صفات کے درجات مختلف۔
- ۳۹۵ صفات حمزنی اسی کے حق میں مدح ہوں گی جو مدائح اولیٰ نہیں رکھتا۔
- ۳۹۰ صفات سلیمہ ترمذیہ کا بیان اور نفس مستندہ سے تطبیق
- ۳۹۱ آجیب اور محسن میں صفات کمال کے تقاریر کی ایک نفس ترمذیہ۔
- ۳۹۲ کسی چیز کا سلب نفس کمال نہیں۔
- ۳۹۳ قیوب و نقائص کا سلب اس وقت مدح میں داخل ہے کہ کسی صفت کمال کے ثبوت پر مبنی ہو۔
- ۳۹۳ صفت کمال حقیقتہً صدق ہے عدم کذب نہیں۔
- ۳۸۵ گونگے اور پتھر کی اس نے عدم کذب سے تعریف نہیں کرتے کہ وہ صدق کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔
- ۳۹۴ قضیہ منقطعہ کے مقدم اور تالی میں جو دو صفت مدح و ذم محمول ہوں تو موضوع ہونے کی صلاحیت انہیں افراد میں ہوگی جن سے ایک وصف کی نفی دوسرے کے صدق کی مقتضی ہو، اور فرد اس کی صلاحیت
- ۳۸۸ فرد کے وہ موضوع میں مستندہ ہی نہیں۔
- ۳۹۲ تکمیل سلیل
- ۳۹۳ کافر کے لئے کئے کہ حبری قدری راغنی نہیں مدح نہیں اور سنی مسلمان کو ایسا کئے تو تعریف ہے۔
- ۳۹۴ جو شخص کذب کے ظلم کا عدم کر چکا تکلم نہ کرے تب بھی کلام نفسی میں کاذب ہو چکا۔
- ۳۹۴ جیسواں تازیانہ
- ۳۹۵ انسان مرتبہ عقل بالکمال میں قضیہ کی ترکیب پر قادر ہے
- ۳۹۵ مرتبہ عقل ہرادی میں عقل تضایا غیر معقول۔
- ۳۹۵ خبر میں صدق و کذب کا اعتبار حکایت سے ہر نام سے
- ۳۹۰ پاگل کا قول خبر نہیں۔
- ۳۹۲ تنبیہ دار و سار بہ تفسیر جملہ نظائر
- ۳۹۱ مستندہ و روئے کو کذب پر قدرت نہ ہونا کمال کی بناء

۳۹۶	کذب کا معافی ہونا دہلی کے نزدیک متنع بالغیر	۳۹۶	پر نہیں، عیب و نقص کی بنا پر ہے۔
۳۹۹	نہیں۔	۳۹۶	تھانے دہلی باری تھانے کے کذب پر قادر نہ تھے
۳۹۹	تیسواں تازیانہ	۳۹۶	کو پتھروں پر قیاس کرتے ہیں۔
۳۹۹	اگر کذب تحت قدرت الہی ہو تو صدق بھی مقدم ہوگا	۳۹۶	وہ اہل اپنا کہا نہیں سمجھتے۔
۴۰۰	ہر مقدم و ممکن ہوتا ہے اور ممکن ازل میں معدوم تھا	۳۹۶	پتھر کا کذب پر قادر نہ ہونا جبر و نفس کی وجہ سے ہے
۴۰۰	صدق و کذب میں انفصال حقیقی ہے، لہذا طئے دہلی	۳۹۶	اور دہلی تھانے کا ہنر و کمال کی وجہ سے تو ایک کا
۴۰۰	کے قول پر لازم کزل میں، لہذا تھانے کروڑوں برس	۳۹۶	دوسرے پر قیاس مع الغرض ہے۔
۴۰۰	چھوٹا رہ چکا ہے۔	۳۹۶	اتھنا تیسواں تازیانہ
۴۰۰	دکھتیسواں تازیانہ	۳۹۶	دہلیہ روافض سے زیادہ قہر کرتے ہیں۔
۳۹۶	اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ممکن ہو	۳۹۶	دعویٰ کے خلاف بغیر۔
۴۰۰	تو کلام الہی کا کذب لازم آئے گا۔	۳۹۶	حق کا منہ بند کر لیں اس کا کذب متنع بالذات نہیں
۳۹۸	تھانے دہلی کے نزدیک نہ الی بات واقع ہیں	۳۹۸	متنع بالغیر ہے۔
۴۰۱	عمرانی ہوسے میں حرج ہیں حرج اس میں ہے	۳۹۸	اگر کس وجہ کا امتناع کذب بھی ممکن نہ ہو
۴۰۱	کر بندوں کو اس کا پتا چل جائے۔	۳۹۸	امادیث سے پتھروں کا کلام ثابت ہے اور قرہ
۴۰۱	افعال الہی محفل میں ہیں۔	۳۹۸	قیامت میں پتھروں و رفیقوں سے کلام واقع ہونے
۴۰۱	تیسواں تازیانہ	۳۹۸	کی خبر ثابت ہے۔
۴۰۱	تھانے دہلی نے مسئلہ شفاعت میں بھی اللہ کے	۳۹۸	میدان قیامت میں کمال کا کلام قرآن سے ثابت ہے
۴۰۱	بندوں سے ڈرنا تسلیم کیا ہے۔	۳۹۸	متنع بالغیر کا وقوع متنع بالذات کے وقوع کو
۴۰۲	تیسواں تازیانہ	۳۹۸	مستلزم ہے۔
۴۰۲	تھانے دہلی قرآن کے سلب کر ممکن مانتا ہے حالانکہ	۳۹۸	استمیل دہلی کے قول پر لازم کہ اللہ تعالیٰ کا کذب
۴۰۲	کلام الہی مقتضائے ذات ہے۔	۳۹۸	متنع بالغیر بھی نہیں۔
۴۰۲	چوتھواں تازیانہ اور ایک خط تاویل کا زور۔	۳۹۸	لازم قول قول نہیں ہوتا۔
۴۰۲	ہر ممکن اور مقدم کی ذات کا سلب ممکن ہے۔	۳۹۸	تجدید کفر و شرک کے دعویٰ پر بے حد جری ہیں
۴۰۲	عدم قرآن کی صحت میں بھی تکذیب لازم نہیں	۳۹۹	کفر پڑنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچاتے ہیں
۴۰۲	کذب ضرور لازم ہے۔	۳۹۹	انتیسواں تازیانہ، تھانے دہلی کا تناقض۔

۴۰۲	آیات وحید کی طرح آیات غفر بھی مستقل اور ایک	مفتیسویں تا نیا نہ
۴۰۸	عقد و حکم ہے ایک دوسرے کی تکذیب نہیں۔	بندوں کے کلام میں بھی عموماً ظہور کذب بعد اعلام ہوتا ہے۔
۴۰۳	ابو ظریب الصلاح اور ظریب عبید کا مناظرہ اور اس کے	ایک لطیفہ علیہ
۴۰۲	اس امر پر استدلال کہ حیان خلعت وحید اسکان کذب	تیز ہر چہ درم علاج جماعت جدید میں۔
۴۰۴	کے قائل نہیں۔	خلعت وحید اسکان کذب کی فرمائشیں جو خلعت وحید
۴۰۴	تمام امیر ابن الحاج کے نزدیک خلعت وحید کا جزو	کے قائل اسکان کذب سے تیری فرماتے ہیں۔
۴۰۱	صرف مسلمانوں کے حق میں ہے۔	تحقیق خلعت وحید کے حق میں قائل نہیں۔
۴۰۴	خلعت وحید کا یہ معنی نہیں کہ اللہ نے جس کو خدا اب	کذب ہاری کے محال ہونے پر اجماع قطعی ہے۔
۴۱۱	کی خردی چاہی اس کا خدا اب واقع نہ ہو۔	خلعت وحید کے اختلاف کے قائلوں نے نص کی ہے
۴۰۲	تجزین خلعت وحید کے نزدیک حق معصرت اور خلعت	کہ کذب الہی کے استحصال پر اجماع ہے۔
۴۰۲	وحید میں نسبت تساوی ہے۔	جو از خلعت وحید کے قائلوں کی نص کہ کذب الہی
۴۰۲	تبدیل قول و کذب خبر و غفر میں عام خاص میں جو	بالاجماع محال ہے۔
۴۱۳	کی نسبت ہے۔	قائلین خلعت وحید کے وجود استدلال
۴۰۵	خلعت کا اگر یہ معنی ہو کہ متکلم ایک بات کہہ کر پٹ جائے	وحید میں انشاء کے توفیق ہے اخبار نہیں ہے
۴۱۳	تو بلا مشہورہ اقسام کذب سے ہے۔	خلعت وحید حسیب نہیں شمار ہوتا فضل قرار دیا جاتا ہے
۴۰۳	مقسم کا وجود قسم کے وجود کے بغیر محال ہے۔	تب مجزین خلعت وحید کو خبر مانتے ہی نہیں تو کذب
۴۰۲	صاحب برہانی نے خلعت وحید کے معنی جو اسکان کذب	کے قول کی نسبت الہی کی طرف کرنا جہل شرعی ہے۔
۴۰۲	ملاوئے سار سے علاقے اسلام اسس کا رد	آیات وحید آیات حفر سے مخصوص ہیں
۴۰۳	کہتے ہیں۔	تخصیص کی صورت میں اسکان کذب کا سوال ہی نہیں ہے
۴۰۲	علاوہ جو از خلعت وحید کے معنی تخصیص بصری اور تعقید	و قید میں جو نفاذ اپنی معنی کے اعتبار سے عزم پر
۴۱۴	وحید بیان فرماتے ہیں۔	دلائل کرتا ہے اس کی تخصیص جائز ہے۔
۴۰۲	جو از خلعت وحید کا قول جو از شرعی اور اسکان و قوی	آیات وحید بقرینہ کرم مخصوص ہیں، وہ قول تخصیصوں
۴۱۴	میں ہے اسس مخصوص پر چار دلیلیں۔	کا فرق۔
۴۰۲	ظہر علانی کے اشتباہ پر تنبیہ۔ (حاشیہ) ۴۱۵	علامہ خیالی کی تائید۔
۴۰۸	تمام علماء اہلسنت اور معتزلا کا ایک فرقہ، بے تور	



- مرنے والے اہل کبار کی مغفرت کے جواز عقلی پر متفق ہیں، اختلاف جواز شرعی میں ہے اہلسنت کا طبع شرعاً جائز بتاتے ہیں، یہ فرق وعید یہ ناجائز بتاتا ہے۔
- عقائیں جواز خلف شرعی نہیں مانتے۔
- امام واحدی نے آیت کبر انک لا تحلف البیعا سے وعید کو خارج قرار دیا۔
- قائمیں جواز کے نزدیک خلف وعید صرف کئی مسلمین جائز ہے۔
- خلف وعید کا جواز عقلی متفق علیہ جاہلہ ابست قائمین خلف وعید جواز شرعی کے قائل۔
- خلف وعید اگر کذب کی قسم ہو تو لازم آئے گا کہ کذب الہی شرعاً جائز ہو۔
- مفسرات انبیاء پر اسر تبیینی پر کذب جائز مانتے ہیں قطعاً کافر ہے۔
- علیہ خلف وعید کو جائز بلکہ واقعہ مانتے ہیں، اگر یہ کذب ہو تو لازم آئے گا کہ کذب الہی واقعہ ہے اس سے باہر چارہ نہیں۔
- قسامین میں ایک کا صدق دوسرے کے صدق کو مستلزم ہے۔
- مقرر خلف میں تساوی نہ ہو تو عام خاص مطلق ضرور ہوگا۔
- مقتصر النفاذ کی تصریح کہ ائمہ تعالیٰ وعید ترک فرمائے گا۔
- علامہ ابن امیر الحاج کو خلف وعید عفو کا دوسرا نام ہے۔
- خلف وعید کے معنی عدم ایفاء وعید ہے
- تبدیلی قول اور کذب خبر نہیں۔
- امام رازی کی تصریح کہ ائمہ تعالیٰ کی خبر میں جواز کذب کا قوی قریب بکفر ہے۔
- خلف وعید میں عمل نزاع کی تحقیق۔
- آیات وعید میں منظر ظاہر عدم وقوع خلف وعید صوری ہے۔
- قائمیں حیاض کی ایک عبارت کی نفیس توضیح۔
- خلف وعید صوری پر امام طہی کی نفی۔
- طہی کی عبارت سے غشائ نزاع کی تعیین۔
- عام طور سے ائمہ ابست میں مسائل اصولی میں ایسی شدت نہ طہی کی حد تک رہتا ہے۔
- مسائل اعتقاد میں ملائے اہل سنت میں فریقین کا الزام اپنے معنی مراد کے لحاظ سے ہوتا ہے۔
- دوسرے کا ذہن اس سے خالی ہوتا ہے۔
- الزام ہمیشہ ایسے امر سے دیا جاتا ہے جو متفق علیہ ہیں الغرض نہیں ہو۔
- مسئلہ ایمان میں ائمہ کے اختلاف کا بیان اور عمل نزاع کی تعیین سے تمثیل۔
- امام رازی کی تصریح کہ ایمان کی زیادتی اور کمی کا مسئلہ خلف وعید کی نزاع کو بھی نزاع صوری پر محمول کیا جاسکتا ہے۔
- تخیل محیل و محیل جمل۔
- اس میں ایمان کو خلف وعید کا مسئلہ انجیل دہلوی

کی جس بات کی تائید میں دیا گیا ہے وہ اب بھی

ثبوتی۔

مسئلہ امکان کذب کا ایک بائیس رو۔

خاتمہ تحقیق حکم قائل میں

ایمان کذب کے قائل پر بے شمار وجہ سے لازم کفر۔

قائلین امکان کذب کو نصیحت

جیسے ماہار بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

ایمان لانا ضروری ہے۔

کفر لزومی اور التزامی کا فرق۔

تجربوں کا ملک بنی و شیطانی و حیرہ کا ان معانی پر

انکار کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

تواتر سے ثابت ہے کفر التزامی ہے۔

رد افوض کا انکار شیعہ اور تصنیف یہ صریح و غیر

کفر لزومی ہے۔

کفر لزومی کے قائل کو ایک گروہ علماء کا فرماتا ہے

مگر تحقیق یہ ہے کہ یہ گروہی ہے کفر نہیں ہے۔

جو کچھ انسان کر سکے خدا اپنی ذات کیلئے کر سکتا ہے۔

انس اصل پر امیں کفر لازم ہیں۔

”خدا کے لئے محبوب و نفعائیں محال نہیں“ اس

قول پر اکتیس کفر کا لزوم۔

”جی باتوں کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی ہے وہ سب

خدا کے لئے ممکن ہیں“ اس قول پر لازم انیوالے

بے شمار کفروں میں سے پانچ کا بیان۔

”صدق لہی اختیاری ہے“ اس قول پر لازم

ہوئیوالے سات کفروں کا بیان۔

”عظمیٰ اختیاری ہے“ اس قول پر لازم انیوالے

پانچ کفر۔

”کذب انہی ممکن ہے“ اس قول پر لازم انیوالے

پندرہ کفر۔

”اللہ تعالیٰ بندوں سے چپا کر آیت قرآنی جھوٹی کر دے“

تو حرج نہیں“ اس قول پر لازم آنے والے

دو کفر۔

”انجیل دہلی کے نزدیک کفر امود عامر

میں سے ہے۔“

”دیوبندیوں کا یہ قول کہ خدا نہ جھوٹ بولا نہ بولے“

جھوٹ ہے کیونکہ وہ انجیل دہلی کی اتباع میں کذب

کو ممکن بلکہ جائز و قوی مانتے ہیں۔

”مستشرقین کہہ رہے ہیں سیدنا عمار ماریہ کے نزدیک

مقتل محال مستلزم نقص علی اللہ ہے۔“

”امام نسفی علیہ السلام کا ذکر کبھی حقیقاً ممکن مانتے ہیں۔“

”جو شخص انبیاء علیہم السلام کا جہنم میں جانا“ اور

”کافروں مشرکوں کا جنت میں آنا محال شرعی نہ مانے“

اس کے ایمان میں خلل ہے۔

”دیوبندیوں کے قول سے کذب باری متبع بالذات

ہو سکتا ہے۔“

”اللہ تعالیٰ سبب جنسی کو دوزخ میں اور تمام جنسیریں

کو جنت میں بھیجے پر قادر ہو تو کذب باری لازم

آئے گا۔“

”اللہ تعالیٰ کا باطل ہونا بھی لازم آئے گا۔“ (حاشیہ) ۴۳۹

”ہر متبع بالغیر متبع بالذات کو مستلزم لیکن خود ممکن بالذات

۴۵۱	کذب جیب ہے اور اللہ تعالیٰ کا جیب سے طوط	۴۴۹	ہی رہے گا اور محال بالذات کے امکان کو بھی مستلزم نہ ہوگا۔
۴۵۲	یہ محال بالذات ہے۔	۴۵۰	شرح عقائد نسفی سے مذکورہ بالا دعویٰ پر استدلال۔
۴۵۳	شرح مقاصد سے اس امر کا ثبوت کہ جہل و کذب بڑی	۴۵۱	استعمال لازم بالذات سے استحالہ لازم بالذات کا
۴۵۴	حکمی ہیں۔	۴۵۲	حکم کرنیوالوں اور امکان لازم سے امکان لازم
۴۵۵	کذب و صدق میں منافات حقیقی ہے جس کا کذب ممکن	۴۵۳	مستقبل بالذات کا حکم کرے والوں کی تردید۔
۴۵۶	ہو گا صدق ضروری نہ رہے گا۔	۴۵۴	بتعمیل و جہل کو قرار ہے کہ لازم ممکن جو تب بھی
۴۵۷	شرح مقاصد سے امکان کذب کے معاصر کی تخصیص	۴۵۵	لازم محال ہو سکتا ہے۔
۴۵۸	یہ کہنا کہ اللہ کذب پر قادر ہو تو قرہ سے کی قدرت	۴۵۶	دستبرد احمد گنگوہی پر لازم کفر کی تین وجہیں۔
۴۵۹	خدا سے بڑھ جائے گی، بتعمیل و جہل کی ایک ہے۔	۴۵۷	عقیدہ کفریہ کی تصریح کفر سے۔
۴۶۰	کھائے دہری کی دلیل پر مبالغہ	۴۵۸	رشید احمد گنگوہی کے قول پر لازم کہ کچھ علی سے متقدمین
۴۶۱	وہابیوں کے طریقت پر لازم کہ خدا کے ماں باپ پو	۴۵۹	و قریح کذب بالفعل کے قائل ہوں۔
۴۶۲	کھائے دہری نے خدا کے کذب کو مستثنیٰ بالغیر کہا ہے	۴۶۰	تہود و نصاریٰ کی تکفیر نہ کرنے والا کفر ہے۔
۴۶۳	مخبر اس کی دلیل پر۔ کہ نہ بڑے قبیح ہو۔	۴۶۱	تاکمین امکان کذب کا حکم شرعی
۴۶۴	و ابیہ کی غلطی یہ ہے کہ افعال الہی خود اکی قدرت	۴۶۲	کافر عدالت کے طور پر کل شہادت پڑھے، تو بے گئے
۴۶۵	سے باہر تصور کرتے ہیں۔	۴۶۳	یہ کافی نہیں۔
۴۶۶	دلیل قاتلے دہری کا ایک اور دعوہ۔	۴۶۴	جیسا جرم ویسی ہی توبہ، نہاں کی نہاں رہیاں
۴۶۷	ایک اور دعوہ۔	۴۶۵	کی عیاں۔
۴۶۸	دیوبندی ائمہ و باپنی خود اللہ تبارک و تعالیٰ کو مقدور	۴۶۶	فاسق کی امامت کردہ جو حلی ہے۔
۴۶۹	عید پر قادر نہیں مانتے اور یہ بیانیہ کامسک ہے۔	۴۶۷	کلمات ارشاد و ہدایت
۴۷۰	قدت علی الملک کی ایک مثال۔	۴۶۸	تاریخ تصنیف دسالہ
۴۷۱	تکلف حق اریدہ اباطیل	۴۶۹	قدت حق جواب مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ
۴۷۲	مقدور العبد مقدور اللہ کی تشریح	۴۷۰	○ رسالہ دامن باغ سبحان السبوح
۴۷۳	خدا نے جس کو حق جانا وہ واقعہ حق بجانب ہے ورنہ	۴۷۱	امکان کذب کے قائل پر ہزاروں وجہ سے لازم کفر
۴۷۴	خدا پر جہل مرکب جائز ہو۔	۴۷۲	سبحان السبوح کے مضامین کا اجمالی تعارف
۴۷۵	جہل مرکب علی اللہ کے قبیح		

- ۲۵۹۔ اتن حرم ظاہری قائل ہے کہ خدا کے بیٹا ہو سکتا ہے۔  
 ۲۶۰۔ مقدور اللہ مقدس اللہ کی تقریر و پاس پر معارضہ  
 خصم الزامی دلیل قائم کرے تو فریق کو اپنے مسئلہ  
 مقدمہ سے انکار کا یا ر انہیں۔  
 ۲۶۱۔ رسالہ النعمۃ اللہیۃ لأعمال الملک بین  
 مسائرہ اور شرح روانی کی عبارت سے مخالفوں کے  
 استدلال کا جواب۔  
 ۲۶۲۔ افسر پاک بیک کسی قوم سے دیں دیتا ہے تو محل سلیم چھپی  
 دیتا ہے چاہے دیگر دنیاوی علوم میں کتنی ہی عقل و  
 دانش ہو۔  
 ۲۶۳۔ افسر خاصہ کے لئے کتب بینی کی ایک مثال۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدہ شمس کا  
 اس کی باتوں پر مواخذہ ہو سکتا ہے۔  
 ۲۶۴۔ اتفاقہ دہی رکھنا چاہئے جو جمہور اہل حق کا عقیدہ ہو  
 شراؤ کا بھروسہ نہیں۔  
 ۲۶۵۔ اللہ کے کلام کی طرف کذب کرنے میں وہابیہ تمام  
 گمراہی سے آگے ہیں۔  
 ۲۶۶۔ ملا سیا کوئی کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مطلقاً  
 مجرث چاہے کسی کا جو ممکن بالذات بلکہ واقع ہے  
 مطلقاً اجماع محال بالذات نہیں اور اجتماع نقیضین  
 محال بالذات ہے۔  
 ۲۶۷۔ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کی ایک خطا  
 شرح موقت کی عبارت سے استدلال پر ایک متبادل  
 غیر القرون میں عقائد زبانی میں کہ بے پڑی و چسپا  
 تسلیم کرنے جاتے تھے اور سینئروں میں محفوظ کر لیے جاتے  
 ۲۵۹۔ مذہب کی کثرت اور گمراہیوں کے کشیدہ سے  
 ۲۶۰۔ موجود علم کلام کی بنا ڈالی  
 ۲۶۱۔ عقائد حق کے اثبات میں جو دلیل دی جاتی ہیں  
 ۲۶۲۔ علم و لاسلسلہ کا اثر ان دلیلوں پر ہوتا ہے اصل  
 عقیدہ پر ہیں۔  
 ۲۶۳۔ متاخرین شارح و محققین جو کچھ بحث و تحقیق کرتے  
 ہیں ان میں کچھ بے وجہ نکتہ چیںیاں بھی ہوتی ہیں۔  
 ۲۶۴۔ علماء کی تصریح کہ اعتقاد قواعد اہل حق پر ہے بحث  
 اور نکتہ چینیوں کی کوئی سند نہیں  
 ۲۶۵۔ علم کلام کی ان بیجا بحثوں کے نتیجے میں ہی افسر  
 کلام متاخرین کو سخت ذلیل اور بے قدر کجا  
 ۲۶۶۔ امکان کہ سہ کے قائلین نے قرآن عظیم کی بعضی جہتوں  
 متنازعہ عقائد کو چھوڑ کر تراسشیدہ بحثوں کا دامن  
 پکڑا ہے۔  
 ۲۶۷۔ پہلی نظیر اور ملا عبد الحکیم کے اس خیال کا رد کہ  
 اللہ تعالیٰ کو امور غیر متناہیہ حاصل نہیں  
 ۲۶۸۔ ملا عبد الحکیم نے عقیدہ یہی بتایا ہے کہ سموات الہیہ  
 فی انفسہا غیر متناہیہ لشمولہا لوجودات والحدوثات  
 ۲۶۹۔ تواقف شرح مرقا، مقاصد اور شرح مقاصد اور  
 دولت مکہ وغیرہ سے اس عقیدہ کی تائیدات۔  
 ۲۷۰۔ دوسری نظیر  
 ۲۷۱۔ مسائرہ کی یہ بحث کہ اللہ تعالیٰ کے خلق سے عہدہ و  
 ارادہ کی تخصیص کی جلتے۔  
 ۲۷۲۔ مسائرہ کی اس بحث کی تردید  
 ۲۷۳۔ خلق الہی سے عہدہ و ارادہ کی تخصیص معقول کے

- ۴۸۱ مذہب الصواب مخالفۃ لافعالہا کی طرح ہے  
۴۸۱ معتزلہ جو جیسوں سے بھی آگے بڑھ گئے۔  
۴۸۳ قول ابن ہمام کی تصدیق پانچ طرح سے۔  
۴۸۸ اولیٰ وہ آیتیں جو اللہ تعالیٰ کے خلق کے علوم پر دلالت کرتی ہیں یا جماع نہ اپنے علوم پر باقی ہیں ان میں کوئی تخصیص نہیں۔  
۴۸۴ دوم ان آیات کی تخصیص کی ضرورت نہیں۔  
۴۸۴ تمام ابو بکر باقلانی، صاحب مسلم و فوارح اور امام احمد الشریفی علامہ شمس الغفاری اور علامہ قاسم کہتے ہیں کہ انسان کی قدرت کو خلق اور وجود میں تاثیر نہیں حال میں ہے جو وجود پر رادہ ہے۔  
۴۸۴ تخصیص حرم کی بات صرف محقق ابن ہمار کے کلام میں پائی جاتی ہے۔  
۴۸۵ تفسیروں کا مذہب محقق کی بحث کے خلاف ہے۔  
۴۸۵ امام محمد سنوسی کی تصریح کہ اللہ تعالیٰ خالق کل شیء پر سلطان صالحین کا اجتماع ہے، اور یہی کتاب و سنت سے ثابت ہے۔  
۴۸۶ اجتماع کے خلاف بعد میں یہی قول منقول ہیں،  
(۱) قاضی باقلانی کا، کہ بندوں کو حسابی میں تاثیر ہے۔  
(۲) استاذ اسفرائینی کا، کہ بندوں کو اعتبار میں تاثیر ہے۔  
(۳) امام الحرمین کا مشیت الہی کے موافق افعال میں۔  
۴۸۸ اقوال مذکورہ بالا کی نسبت ان تینوں اماموں کی طرف صحیح نہیں کسی جہل میں الزام خصم کے طور پر کہا جاوے گا۔  
۴۸۶ مصنف کی تطبیقی انتق  
۴۸۶ شرح مقاصد کی عبارت میں لفظ والارادة بالفعل  
۴۸۸ الغیر میں اولوہ کے معنی کی توضیح۔ (حاشیہ)  
۴۸۸ مسارہ کی عبارت پر مصنف کا مناقشہ  
۴۸۸ معتزلہ بندوں کو افعال کا خالق قرار دیتے ہیں لیکن ان کے متقدمین لفظ خالق کے اطلاق سے احتراز کرتے ہیں۔  
۴۹۰ قدرت ربوہ کی تاثیر دوم تاثیر میں مسارہ کی بحث اور اس پر مصنف کا مناقشہ (حاشیہ)۔  
۴۹۰ اس مسئلہ میں علامہ علی بکر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کی لغزش۔  
۴۹۲ اہل حق اہل السنہ ہیں، ان کے نزدیک بندوں کے لئے قہر و جبر ہے قدرت مخالفہ نہیں ہے  
۴۹۲ ابن ہمام کے دو شاگردوں نے اشارہ کیا کہ ہمارے شیخ مسئلہ تحقیق میں جبر کے خلاف گئے۔  
۴۹۵ صاحب مسارہ کے ایک خلاف واقعہ فیصلہ کی تصحیح۔  
۴۹۵ قاضی باقلانی کے قول کی تائید۔  
۴۹۶ علامہ علی قاری کی تقریر کی تصحیح۔  
۴۹۶ مسارہ اور قاضی کی مرادوں میں فرق کی ایک اور تائید۔  
۴۹۷ ابن ہمام کی اپنے قول سے رجوع کے لئے مصنف کی امید۔  
۴۹۸ پھر رجوع کی تحریر کی دستیابی۔  
۴۹۹ امام باقلانی پر شیخ قزوینی کا اعتراض، اس کا

- ایک عام اور رد جواب، پھر مصنف کی تحقیق۔ ۴۹ م مسئلہ امکان کذب کے بارے میں مولوی محمد حسن
- آپام: قلدنی کی طرف سے دفاع ۵۰۰ دیوسوی کے رسالہ "جہد المقل" میں بطور حوالہ
- مسئلہ خلق افعال میں سادات حنفیہ کی بحث کا خلاصہ۔ ۵۰۱ اور مسالہ وغیرہ کتب کی عبارات کا جواب۔ ۵۱۳
- اتس باب میں مصنف کا موقف۔ ۵۰۲ عقیدہ وہ ہوتا ہے جو علمائے کرام متون یا تراجم
- تیسرا رد علی کے لئے اولہ ضروری ہے، اگر ارادہ باب و فصل یا فقرست و فہمک عقائد میں لکھے ہیں
- بندوں کے خلق کے لئے ضروری ہو تو ارادہ کے لئے وہی اہلسنت کا معتقد ہوتا ہے وہ ہی خود ان علماء
- ارادہ لازم ہوگا، اور یہ ظاہر اور پراہت عطا۔ ۵۰۳ کا دین معتقد ہوتا ہے۔ ۵۱۳
- چوتھا رد، ارادہ کلیہ ہمارے خلق سے نہیں ارادہ برائے تعلیق اور اہل اضافی ہے جو موجود فی الامیان
- نہیں، لہذا یہ خلق نہ ہوگا۔ ۵۰۴ کا اعتقاد ہے۔ ۵۱۳
- ارادہ بندہ کی مخلوق جو تو تسلسل و لازم آئیگا۔ ۵۰۵ سب سے اعلیٰ و اجلی مسئلہ توحید کے دلائل پر
- دو مزید دلیلیں۔ ۵۰۵ ۱۔ علم کلام میں متقدم نفس و دیکھے گئے۔ ۵۰۴
- و جب بالا اختیار اختیار کے منافی نہیں اور اختیار آخر دین اور کبرائے نامحکم علم کلام میں اشتغال سے
- بالوجوب منافی اختیار ہے۔ ۵۰۶ مخالفت فرماتے ہیں۔ ۵۱۵
- حاکمین تاثیر فی الحال پر پڑنے والے اعتراضات کا بیان۔ ۵۰۶ علم کلام کے بارے میں امام البرہسفی کی رائے۔ ۵۱۵
- تسلسل اعتباریات میں مبدا میں محال ہے۔ ۵۰۷ فقہائے کرام نے فرمایا جو وصیت علماء کے لئے
- مسئلہ اختیار میں ترجیح بلامرجح کی بحث۔ ۵۰۷ کی جائے حکمین اس سے کچھ حصہ نہ پائیں گے۔ ۵۱۵
- بندے کے جبر سے بچنے کے لئے تخصیص وغیرہ کا علماء خیال کا علم الہی کے بارے میں ناپاک خیال۔ ۵۰۷
- قول کرنے والوں کا رد۔ ۵۰۷ سید مبارک شاہ کی یہ بات درست نہیں کہ واجب
- جبر و قویض کے بیچ میں مذہب حق ہے۔ ۵۰۸ صرف اپنے وجود میں محتاج غیر ہیں ہوتا، اپنے تعین
- علم تقدیر کے احکام۔ ۵۰۹ اشخاص میں میر کا محتاج ہو تو مرجح ہیں۔ ۵۱۵
- خلافہ کلام کہ مسائلی میں بحث کہ عقیدہ نہیں مسترد آجٹا و مشاجرات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ قابل
- دیا جاسکتا۔ عقیدہ وہ ہوتا ہے جو حج علیہ ہو۔ ۵۱۶ اعتماد و اعتقاد نہیں ہوتا۔ ۵۰۷
- متباحث کلام و مناظرہ کا کچھ اعتبار نہیں۔ ۵۱۶

- عقیدہ مذہب جو محل بیان عقائد میں ملتا جاتا ہے جس پر مصراحتہ اجماع ملت بتایا جائے یا اسے تصریح یا عقیدہ اہل سنت کہ جائے یا اس کے خلاف کو بدسبب گراواں بتایا جائے۔
- ۵۱۶ مختلف کتب اہل سنت میں بیان کردہ عقائد اہل سنت عالم حادث ہے۔
- ۵۱۶ صحاح عالم قدیم ہے۔
- ۵۱۶ صحاح عالم ایسی معانی قدیر سے متصف ہے جو داس کا عین ہیں نہ غیر۔
- ۵۱۶ صحاح عالم اس ہے اس کا کوئی مثل، مقابل اور شریک نہیں۔
- ۵۱۶ صحاح عالم کی کوئی انتہا، صحت اور حد نہیں۔
- ۵۱۶ صحاح کسی شے میں ملوث نہیں کہ نہ ہی ان کے ساتھ کوئی حادث قائم ہوتا ہے۔
- ۵۱۶ صحاح پر حرکت، انتقال، جماعت، جھوٹ اور نقص صحیح نہیں۔
- ۵۱۶ آخرت میں صحاح عالم کو دیکھا جائے گا۔
- ۵۱۶ کتب باری تعالیٰ کے محال ہونے پر قرین دلائل۔
- ۵۱۶ حادث عالم، وجود باری تعالیٰ، اس کے ساتھ کسی خالق کے نہ ہونے اور اس کے قدیم ہونے پر اہل سنت کا اجماع ہے۔
- ۵۱۶ اہل سنت والجماعت فرقہ ناجیہ ہے۔
- ۵۱۶ ایک گمراہ فرقہ مذہب کے باطل عقیدے سے لیس ہے کہ جھوٹ اور ظلم پر قائم ہونے کا۔
- ۵۱۶ اللہ تعالیٰ پر نقص، جمل اور کذب کی علامات
- ۵۱۸ بھی محال ہیں۔
- ۵۱۸ اس مسئلہ میں اشاعرہ اور ان کے غیر میں کوئی اختلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر صفت نقص سے پاک ہے۔
- ۵۱۸ گنگوہی صاحب کے نزدیک امکان کذب تو کیا اللہ تعالیٰ کے لئے وقوع کذب ثابت ہے۔
- ۵۱۸ مصنف جہاں نقل اللہ عزوجل کا نہ صرف کاذب ہونا ممکن جانتا ہے بلکہ بالامکان غلام، چور اور شرابی بھی جانتا ہے۔
- ۵۱۸ علم شیطان کو علم ہی علی الصلوٰۃ والسلام سے زائد ماننا اور حضور علی الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کو باطل، چھپا ہوا اور ہر جانور کا سا کہنا کفر و ارتداد ہے۔
- ۵۲۰ آجی عبدالوہاب کے کفر عام آشکار ہیں، اگر عرب و عجم نے اس کی تکفیر میں کوتاہی نہیں۔
- ۵۲۰ تشیع نجدی نے روئے انور کو صہب اکبر کہا، چھ سو برس تک کے ائمہ و اکابر کو کافر کہا، حضور علی الصلوٰۃ والسلام اور مولیٰ کریم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم اور خوش اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسباب مقدسہ کو جہنم کی راہیں قرار دیا۔
- ۵۲۰ گنگوہی صاحب کہتے ہیں محمد بن عبدالوہاب کے عقائد عمدہ تھے وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔
- ۵۲۰ وہابیہ متعبدین وغیر متعبدین تمام عقائد کفر و ضلال میں متحد ہیں۔
- ۵۲۱ ترکہ تعقید کا بیج ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے بویا۔

- ۵۲۰ گنگوہی صاحب کا ایمان تقویۃ الایمان پر قرآن سے زیادہ ہے۔
- ۵۲۱ گنگوہی صاحب کے نزدیک تقویۃ الایمان کا رکھنا بڑھانا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔
- ۵۲۲ عین کی نفی خدا کا ثبوت ہے۔
- ۵۲۳ وصف کریم و درجۃ للعالمین مسلمانوں کے نزدیک حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔
- ۵۲۴ امتی کا شل نبی ہونا بابرہ محال ہے۔
- ۵۲۵ مجلس میلاد مبارک کی سبب عشرت۔
- ۵۲۶ سانگہ دو طرح ہوتی ہے ایک گنگوہی صاحب کے نزدیک ناجائز اور دوسری جائز۔
- ۵۲۷ فیض شیطانی مجرہوں کے بعض سے حاصل ہوتا ہے۔
- ۵۲۸ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انقطاع سلسلہ بعض مشائخ سلسلہ سے حاصل ہوتا ہے۔
- ۵۲۹ مومن کبھی اللہ و رسول کے مخالفوں سے دوستی نہیں کرتا اگرچہ اس کے قریبی رشتہ دار ہوں۔
- ۵۳۰ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں وہابیہ کے ظاہر و باطن میں منافقوں کی طرح تفاوت ہے۔
- ۵۳۱ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کواکب سے والے کو فاسق قرار دیا ہے۔
- ۵۳۲ کوسے کے حوال ہونے کے بارے میں گنگوہی کے قیاس و استدلال کا رد۔
- ۵۳۳ ○ رسالہ باب العقائد والکلام
- ۵۳۴ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتا اس پر تاواضوں کو
- ۵۲۰ ایک شبہ گزرتا ہے اس کا جواب۔
- ۵۲۱ تقریر شبہ۔
- ۵۲۲ تقریر جواب لعن الوباب۔
- ۵۲۳ ایجاب و سلب تناقض میں جمع نہیں ہو سکتے۔
- ۵۲۴ وجود شئی اس کے لازم کے وجود کا مقتضی اور اس کے نقائص و منافیات کا نافی ہوتا ہے۔
- ۵۲۵ لازم شئی کے منافی کی موجودگی میں لازم موجود نہیں ہو سکتا۔
- ۵۲۶ شئی کا لازم موجود نہ ہو تو شئی موجود نہیں ہو سکتی۔
- ۵۲۷ سلب شئی کے تین طریقے ہیں۔
- ۵۲۸ اللہ عزوجل کو جمیع صفات کمال لازم ذات اور جمیع صوب و نقائص اس پر محال بالذات کہ اس کے کمال ذاتی کے منافی ہیں۔
- ۵۲۹ دہریے تو اللہ تعالیٰ کے نفس وجود کے ہی منکر ہیں جبکہ باقی کفار کسی کمال لازم ذات کے منکر یا کسی عیب منافی ذات کے مثبت ہیں۔
- ۵۳۰ اس شبہ کا ازالہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد تل اکثرہم لا یعلمون میں اکثر کفار سے نفی علم فرمائی سب سے نہیں۔
- ۵۳۱ کفار کا اقرار باللہ ان کے جہل باللہ کے منافی نہیں۔
- ۵۳۲ تقصیر لقب سے استدلال صحیح نہیں۔
- ۵۳۳ سلب جزئی سلب کلی کو لازم ہے نہ کہ اس کے منافی ہے۔
- ۵۳۴ متعدد آیات کریمہ میں اکثر سے کل مراد ہے۔
- ۵۳۵ غناسہ کے جھوٹے خدا۔



۵۵۶	کتاب کا چھپنا اس کے تواتر کی دلیل نہیں۔	۵۲۵	آریہ کے جھوٹے خدا۔
۵۵۷	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول "ایسی کتاب جس میں فقہ طہار کے بیان کے خلاف ہر پائی سے دھڑا لینی پائے۔"	۵۲۷	جوتس کے جھوٹے خدا۔
۵۵۸	جس کی سند متصل نہ ہو اس کا بیان کرنا حرام ہے۔	۵۲۸	یہود کے جھوٹے خدا۔
۵۵۹	کسی کتاب کی صحت جانچنے کا ایک طریقہ۔	۵۲۹	نصاری کے جھوٹے خدا۔
۵۶۰	لکھنے کے بعد اصل سے مطابقت ضروری ہے۔	۵۳۰	قچروں کے جھوٹے خدا۔
۵۶۱	متاخرین کے نزدیک کسی کتاب کا طہار میں ایسا مشہور و متداول ہونا جس سے عدم تحریر کا اطمینان ہو۔	۵۳۱	پکڑاوی کے جھوٹے خدا۔
۵۶۲	سند متصل کے حکم میں ہے۔	۵۳۲	قلایانی کے جھوٹے خدا۔
۵۶۳	کتب مستند مشہور و مستند ہیں۔	۵۳۳	رافضیوں کے جھوٹے خدا۔
۵۶۴	تقدم صاحب کی طرف ہو جہاں غروب ہے۔	۵۳۴	وہابیوں کے جھوٹے خدا۔
۵۶۵	نہ تواتر ہے نہ اس کی سند متصل ہے۔	۵۳۵	دوبندیوں کے جھوٹے خدا۔
۵۶۶	غیر خدا کو "قیوم" کہنا کفر ہے، شرح فقہ اکبر میں الحاق۔	۵۳۶	غیر متقدموں کے جھوٹے خدا۔
۵۶۷	انجیل دہری کا چارواں قول مخالفت موافقی سب کے نزدیک اسی کا قول ہے۔	۵۳۷	تنبیہ۔
۵۶۸	تقدم صاحب کی عبارت میں غلطی کا لفظ جس موقع پر استعمال ہوا ہے ایسے موقع پر حلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو حکمت دینی نہ رکھتے ہوں۔	۵۳۸	گھر کیا ہے۔
۵۶۹	حکمت دینی رکھنے والوں کے مراتب۔	۵۳۹	جمل باتر میں نہ سے دہریوں کے بعد سب سے بھاری حصہ وہابیوں، انجیلیوں، حصہ ضاویہ ہند کا ہے۔
۵۷۰	بزرگ سے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ کی تعظیم ہے۔	۵۴۰	تنبیہ۔
۵۷۱	قرآن عظیم میں رسول کے مبعوث کرے کا مقصد رسول اللہ کی تعظیم بھی قرار دی گئی ہے۔	۵۴۱	○ رسالہ حجیب انوار عن محمد بن ابی البھار
۵۷۲	حکمت دینی نہ رکھنے والوں کے درجات کا فرق۔	۵۴۲	خادم ہمار کی ایک عبارت سے دفع دوسرا اس کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام غروب ہو جائے
		۵۴۳	یہ اس بات کا قطعی ثبوت نہیں کہ یہ انھیں کے ہیں۔
		۵۴۴	شیخ اکبر کے کلام میں تو صریح کفر لاشی کر دئے گئے۔
		۵۴۵	تقدم ہمار کے ترجمہ عمدة الکلام کی ایک الحاقی جملہ
		۵۴۶	کسی مسلمان کی طرف بلا تہمت نسبت کفر و فسق جائز نہیں۔

- ۵۶۲ دنیا جو اللہ کے لئے نہ ہو طوع ہے۔
- ۵۶۳ اللہ و رسول کے مخالفت ذلیل ترین ہیں۔
- ۵۶۴ نقل تحفیر میں میرا اللہ اور خلق سے مراد وہ شخص خدا سے جدا نہ ہو۔
- ۵۶۵ قرآن اللہ کے لئے تو واضح حرام۔
- ۵۶۶ مانی باپ استناد کی تو واضح کاشریت لے حکم دیا ہے۔
- ۵۶۷ غیر اللہ کی تو واضح حرام ہونے کا مقصد دنیا کے لئے
- ۵۶۸ غیر خدا کے سامنے اپنے کو ذلیل کرنا ہے۔
- ۵۶۹ تمہاری کے لئے جانور ذبح کرنا اللہ کے لئے ذبح کرنا ہے۔
- ۵۷۰ تمہارے ہمارے کی عبارت جس میں خلق کو میٹگنی سے تشبیہ
- ۵۷۱ دی ہے اس میں خلق سے مراد انبیاء لینے والا
- ۵۷۲ طوع ہے۔
- ۵۷۳ اسماعیل دہلوی نے شرک کی چار قسمیں گھڑیں لہذا اس
- ۵۷۴ میں اولیاء، انبیاء اور نبوت پرست سب کو یکساں
- ۵۷۵ مقدم ہمارے کی طرف جو کلام منسوب ہے اس میں
- ۵۷۶ دنیا کی چیزوں کو جنہیں خدا سے علاوہ نہیں میٹگنی سے
- ۵۷۷ حقیر کہا اور اسماعیل دہلوی نے تمام اولیاء، انبیاء کو۔
- ۵۷۸ اسماعیل دہلوی کے نفس اقوال ایسے ہی ہیں کہ انہیں
- ۵۷۹ بنانے کے لئے انبیاء اور اولیاء کے لئے ایسی گندی
- ۵۸۰ مثالیں دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔
- رسالہ السوء والعقاب علی المسیح
- ۵۸۱ الکذاب۔
- ۵۸۲ مرزائی کے متعلق سوال
- ۵۸۳ خلاصہ جوابات امرتسر
- ۵۸۴ مرزا قادیانی مثل مسیح ہے، مگر مسیح کلہ کا نہیں
- ۵۶۲ مسیح و جال کا
- ۵۶۳ مرزا کا کفر اولیٰ کو "میں احمد ہوں"
- ۵۶۴ دوسرا کفر کہ "میں ایک معنی کو نبی ہوں"
- ۵۶۵ آیت میں محدث ہونے کی حدیث حضرت عیسیٰ
- ۵۶۶ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہے۔ (حاشیہ)
- ۵۶۷ عیسٰی کفر کہ اللہ نے قادیانی میں اپنا نبی بھیجے۔
- ۵۶۸ چوتھا کفر کہ میرا نام نبی بھی ہے۔
- ۵۶۹ مرزا قادیانی پر فرد حرم
- ۵۷۰ (۱) تحریف کلام اللہ
- ۵۷۱ (۲) عیسٰی علیہ السلام پر افتراء
- ۵۷۲ (۳) اللہ تعالیٰ پر افتراء
- ۵۷۳ (۴) پانچویں شرعی کتاب کو کلام اللہ ٹھہرا کر
- ۵۷۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی ہدیہ نبی
- ۵۷۵ کی بعثت محال ہے۔
- ۵۷۶ آپ کے بعد ہدیہ نبی کا امکان ماننے والا قطع
- ۵۷۷ ابطال کا فر ہے۔
- ۵۷۸ تخریج الفاظ میں تاویل قبول نہیں کی جاتی۔
- ۵۷۹ جس نے پتھر کو رسول کہا اور تاویل کی کہ یہ بھی
- ۵۸۰ فرستادہ ہے تو وہ بھی کافر ہے۔
- ۵۸۱ تشنہ، شرح تشنہ، لقاری و خجائی کے حوالے۔
- ۵۸۲ تحمل مدح میں عام باتیں نہیں ذکر کی جاتیں۔
- ۵۸۳ مرزا اپنے رسول ہونے کی جو تاویل کرتا ہے وہ معنی
- ۵۸۴ ٹھہری جیتہ کہ سب میں پائے جاتے ہیں۔
- ۵۸۵ آیات و احادیث میں ادنیٰ مخلوقات کے لئے بھی خبر
- ۵۸۶ دینے کا ذکر ہے۔

- تیار کی رسالت کے مدعی اسی معنی میں مرزا کو  
 ۵۸۸ رسول مانتے ہیں۔  
 ۵۸۹ معنی کے اقسام چار گز  
 ۵۸۸ باب رسالت میں عرف عام اور عرف شری ایک معنی  
 پر مشتمل ہیں، لغوی معنی مراد ہو نہیں سکتا اور اصطلاحی  
 مراد لینے کی باتیں۔  
 ۵۸۹ مرزا کے کفر چارم میں امتی اور نبی کا مقابلہ معنی شری  
 کی تعبیر کرنا ہے۔  
 ۵۸۹ کفر اول میں اپنی نبوت کے لئے قرآن شریف کی  
 آیت پر مبنی جس میں یقیناً نبوت کے شری معنی  
 مراد ہیں۔  
 ۵۸۹ مرزا کا پانچواں کفر حضرت مسیح علیہ السلام پر  
 دعویٰ برتری۔  
 ۵۸۹ چہاں کفر بھی یہی ہے۔  
 ۵۸۹ ساتواں کفر مطلقاً بعض نبیوں سے اپنے کو  
 افضل کہنا۔  
 ۵۸۹ اختیار کا عمل اور طلاق افضل ہونا اجماعی مسئلہ ہے  
 ۵۸۹ مرزا کا آٹھواں کفر عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو  
 مسمریزم کہنا۔  
 ۵۸۹ اللہ پاک سے عیسے علیہ السلام کے معجزات پر  
 ان کی مدح فرمائی۔  
 ۵۸۹ معجزات عیسے علیہ السلام کو مسمریزم کہہ کر مردود  
 جاننا ایک مزید کفر ہے۔  
 ۵۸۹ آئیں میں حضرت عیسے علیہ السلام کی تحقیر بھی کی جو  
 مستقل کفر ہے۔  
 ۵۸۸ دسواں کفر "چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی"  
 یہ اختیار علیہم السلام کی تکذیب ہے۔  
 ۵۸۹ ایک رسول کی تکذیب سب کی تکذیب ہے  
 ۵۹۰ مرزا قطعاً یقیناً کا کفر ہے  
 ۵۹۰ اہل مذہب اگر مجھ کو کوئی کوہ دار اسلام ٹھہرائیں  
 ۵۹۰ اور مرزا کی تکفیر نہ کریں وہ بھی کافر ہیں  
 ۵۹۰ کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔  
 ۵۹۰ شہرہ کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے نکل جاتی  
 ہے یہ تو یہ دنکاح جدید قربت رکھنے کا حصہ ہے۔  
 ۵۹۱ مرتد کی عورت کا مہر مجمل واجب الادا ہے اور مہر چاق  
 یا دار الحرب سے ملحق ہو جائے تو حرم و محرم بھی  
 واجب الادا ہو گیا۔  
 ۵۹۱ کچھ یزید ہیں کہ ثابت ہوتا ہے، مرزائی کے  
 چھوٹے بچے ضرور اس کے قبضہ سے باہر نکال  
 لینے چاہئیں۔  
 ۵۹۵ ○ رسالہ قہر الدیان علی صوبہ نقادیان  
 ۵۹۶ رسالہ ہمارے رومی دنیائی کے اجراء کی وجہ  
 نقادیانوں سے روپیل کنڈ گزٹ میں اشتہار  
 چھپوایا جس میں علما سے حق کو گائیاں نیٹے کے  
 بعد منظرہ کا چیلنج کیا گیا جس کے جواب میں رسالہ  
 "ہدایت فوری بکواب اطلاع ضروری" کا اجرا  
 ہوا جو دو عددوں پر مشتمل ہے۔  
 ۵۹۸ ہدایت فوری بکواب اطلاع ضروری  
 عدول، ان گائیوں کا جواب تین جو اللہ تعالیٰ  
 کے محبوبوں اور علماء اہلسنت کو دی گئیں۔

- قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق  
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا۔ ۵۹۹
- حضرت مسیح علیہ السلام کو قادیانی نے گالیاں  
 کیوں دیں۔ ۶۰۰
- فصل اول ۶۰۰
- عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں عیسیٰ السلام کو  
 قادیانی ملعون کی گالیں۔ ۶۰۰
- قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکفیر  
 کر دی۔ ۶۰۳
- معجزات مسیح علیہ السلام کی تحقیر اور انکار ۶۰۴
- قادیانی کذاب کا گناہ کہ مسیح علیہ السلام خود اپنے  
 معجزے کے منکر تھے رسول اللہ پر افتراء اور ۶۰۴
- قرآن عظیم کی تکذیب ہے۔ ۶۰۵
- مرتد قادیانی جیسے کذاب قرآنی اور دشمن انبیاء کو  
 اہم وقت، مہدی اور مسیح ماننے والے نیز اسس ۶۰۸
- کی تکفیر نہ کر سوائے اللہ سے ہیں۔ ۶۰۸
- تنبیہ بعض مرتدوں کے ایک جھوٹے حدیث کا ازالہ ۶۰۸
- رسالہ الحوزۃ الدینیہ علی المسند ۶۰۸
- القادیانی۔ ۶۱۱
- قرآنی حید کی دو آیات کو میر کی تفسیر اور بظاہر ان سے  
 پیدا ہونے والے شبہات و اہام سے متعلق ۶۱۱
- استفسار۔ ۶۱۱
- جہ دینوں کی بڑی راہ قرار یہ ہے کہ انکار کریں مہدیؑ  
 دین کا اور بحث چاہیں کسی بلکہ مسئلے میں جس میں ۶۱۲
- کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔ ۶۱۲
- قادیانی صراحتاً جہت منکر ضروریات دینی تھا۔ ۶۱۲
- حیات و وفات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ ۶۱۲
- غریبی اور مختلف فیہ ہے۔ ۶۱۲
- نزول عیسیٰ علیہ السلام اہل سنت کا اجماعی ۶۰۰
- مقیدہ ہے ۶۰۰
- وفات سے رول کا منسوخ ہونا لازم نہیں آتا۔ ۶۱۳
- اجیار طہیم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک ۶۰۰
- آن کہ تصدیق وعدۃ الہیہ کے لئے ہوتی ہے ۶۱۳
- انبیاء کرام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۶۰۳
- بعض افراد کا موت کے بعد دنیا میں پھنسنا ۶۰۴
- خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ۶۱۳
- حضرت عزیر علیہ السلام کو بعد موت اللہ تعالیٰ ۶۰۴
- نے دعا فرمائی۔ ۶۱۳
- چاروں طائرانی شیل علیہ السلام مرنے کے بعد ۶۱۳
- دوبارہ زندہ ہوئے۔ ۶۱۳
- دربارۃ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی اُس ۶۰۸
- قادری مطلق متوجہ جلاؤ کو نہ راجحاً حاضر مانتا ہے۔ ۶۱۳
- شرک اور قادیانی کے نظریہ کا قرآن مجید ۶۱۳
- سے رد۔ ۶۱۳
- استیغاثہ اجل سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے ۶۱۱
- امامت ہو تو مانع امامت نہیں بلکہ استیغاثہ اجل ۶۱۱
- کے لئے ضروری اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے۔ ۶۱۲
- حیات و وفات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ ۶۱۲
- قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان ۶۱۲
- کے تشریف لائے اور دجال یسین کو قتل فرمانے میں کسی ۶۱۲

- کلام نہیں یہ بلا شبہ اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ ۶۱۴
- تسکینوں کی راہ سے جدا چلنے والے کی شامت۔ ۶۱۳
- مسیح سے شیل مسیح مراد لینا تو لینہ نصوصی ہے۔ ۶۱۵
- جسے دینی کی بڑی مثال یہی ہے کہ نصوص کے معافی بدل دیں۔ ۶۱۵
- ماویل مذکور کا گھرانہ نصوصی شریعت کا استہزار اور احکام و ارشادات کو درجہ برجم کر دینا ہے۔ ۶۱۵
- قادیانی مرتد غیبوں کی علامت تکذیب کرنے والا ، رسولوں کو گالیاں دینے والا اور مستر آن کو نہ کرنے والا ہے۔ ۶۱۵
- مرتد قادیان کا تو مسلمان ہونا بھی محال ہے نہ کہ رسول اللہ کی مثال۔ ۶۱۵
- قادیانیوں کی چالاک۔ ۶۱۵
- حضرت مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اصناف جو قرآن نے بیان کئے۔ ۶۱۵
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلے باپ کے کنواری بول کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ ۶۱۵
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا اور انھوں نے گھارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔ ۶۱۶
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مشکیم مادر میں کتاب عطا ہوئی ، نبوت دی گئی اور وہ جہان بھی تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔ ۶۱۶
- قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دریدہ دہنی۔ ۶۱۶
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیبوں پرست کیا۔ ۶۱۶
- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مادر زاد اندھے اور ابرص کو شفا دیتے ، مردے سے پلائے اور مٹی کی صورت میں چوبیس سالہ کر جان ڈال دینے کی قدرت عطا فرمائی۔ ۶۱۶
- قادیانی سخت خبیث ، ظم اور برکات الہیہ سے پورا محروم ہے۔ ۶۱۶
- قادیانی مرتد سے معجزات عیسیٰ علیہ السلام کو مسمریزم کے شعبہ سے کیوں قرار دیا۔ ۶۱۸
- قادیانی مرتد نہ کہ سنے پند کفریات اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں متریکو است۔ ۶۱۸
- قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح پھرنا اعلیٰ ہو اور اپنے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا ہے۔ ۶۲۰
- استغفار میں مذکور شبہات کا جواب۔ ۶۲۰
- پہلا شبہ آیت کریمہ ”انکرم ما تعبدون من دون اللہ“ کی تفسیر۔ ۶۲۰
- ”یدعون من دون اللہ“ یقیناً مشرکین ہیں۔ ۶۲۱
- قرآن کریم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا۔ ۶۲۱
- اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح صحیح ہے۔ ۶۲۱
- مشرک عورت سے مسلمان مرد کا نکاح باطل ہے۔ ۶۲۱

- ۶۲۱ پہلی کتاب کا ذخیرہ حلال ہے۔  
 ۶۲۱ حدیث بخاری لعن اللہ الیہود والنصارى  
 ۶۲۱ مشرک کا ذخیرہ حلال ہے۔  
 ۶۲۱ اتخدوا قبورا بیایناہم مساجد کی شرح  
 ۶۲۱ کفر تمام خلوق سے بدتر ہیں۔  
 ۶۲۱ "آبیائہم" میں، صافقت استغراق کیے نہیں۔  
 ۶۲۲ مسلمانوں کے سخت ترین دشمن یہودی اور مشرک ہیں۔  
 ۶۲۲ یدعونہ من دون اللہ میں انبیاء کرام خصوصاً  
 ۶۲۲ مسیح عظیم الصلوٰۃ والتسلیم داخل نہیں۔  
 ۶۲۶ قادیانی کی چالاکی۔  
 ۶۲۶ آیہ نوحیہ اموات غیر احیاء کی تفسیر کہ یہ بڑوں  
 ۶۲۳ بکا پر صادق آتی ہے۔  
 ۶۲۶ قادیانی کذاب ہے تمام انبیاء کو بھڑا ثابت کرنے  
 ۶۲۳ مگر انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کو مردہ کہا اور کھیا  
 ۶۲۶ بن پڑے۔  
 ۶۲۶ قادیانی مرتد کے اکٹھے چار سو ہلکے کرہوں کفر۔  
 ۶۲۶ ہر نبی کا تکذیب کفر ہے۔  
 ۶۲۶ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے۔  
 ۶۲۶ یہ کتنا صریح سفید جھوٹ ہے کہ نصاریٰ نے پیسے  
 ۶۲۴ علیہ السلام کی قبر کو مسجد کر لیا۔  
 ۶۲۶ نصاریٰ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر ہی نہیں مانتے  
 ۶۲۴ اسے مسجد کر لیا دوسرا دھڑ ہے۔  
 ۶۲۴ مرزا آفریں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 ۶۲۴ وسلم پر معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگائے کیلئے  
 ۶۲۴ حدیث کے غلط معنی گھڑے۔  
 ۶۲۴ ○ رسالہ جزاء اللہ صدقہ بابائے  
 ۶۲۴ ختم النبوة۔  
 ۶۲۴ حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ  
 ۶۲۵ عنہم کو انبیاء کہنے والے شخص کے بارے میں استفادہ۔  
 ۶۲۱ آیت کتاب کا ذخیرہ حلال ہے۔  
 ۶۲۱ مشرک کا ذخیرہ حلال ہے۔  
 ۶۲۱ کفر تمام خلوق سے بدتر ہیں۔  
 ۶۲۲ مسلمانوں کے سخت ترین دشمن یہودی اور مشرک ہیں۔  
 ۶۲۲ یدعونہ من دون اللہ میں انبیاء کرام خصوصاً  
 ۶۲۲ مسیح عظیم الصلوٰۃ والتسلیم داخل نہیں۔  
 ۶۲۶ قادیانی کی چالاکی۔  
 ۶۲۶ آیہ نوحیہ اموات غیر احیاء کی تفسیر کہ یہ بڑوں  
 ۶۲۳ بکا پر صادق آتی ہے۔  
 ۶۲۶ قادیانی کذاب ہے تمام انبیاء کو بھڑا ثابت کرنے  
 ۶۲۳ مگر انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کو مردہ کہا اور کھیا  
 ۶۲۶ بن پڑے۔  
 ۶۲۶ قادیانی مرتد کے اکٹھے چار سو ہلکے کرہوں کفر۔  
 ۶۲۶ ہر نبی کا تکذیب کفر ہے۔  
 ۶۲۶ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے۔  
 ۶۲۶ یہ کتنا صریح سفید جھوٹ ہے کہ نصاریٰ نے پیسے  
 ۶۲۴ علیہ السلام کی قبر کو مسجد کر لیا۔  
 ۶۲۶ نصاریٰ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر ہی نہیں مانتے  
 ۶۲۴ اسے مسجد کر لیا دوسرا دھڑ ہے۔  
 ۶۲۴ مرزا آفریں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 ۶۲۴ وسلم پر معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگائے کیلئے  
 ۶۲۴ حدیث کے غلط معنی گھڑے۔  
 ۶۲۴ ○ رسالہ جزاء اللہ صدقہ بابائے  
 ۶۲۴ ختم النبوة۔  
 ۶۲۴ حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ  
 ۶۲۵ عنہم کو انبیاء کہنے والے شخص کے بارے میں استفادہ۔

۶۳۶	کتب سماوی اور اسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)	۶۳۰	محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
۶۳۶	خاتم الانبیاء بشادات جبرئیل علیہ السلام	۶۳۰	ماثبات کے زمانے میں خوادان کے بعد کسی نبی
۶۳۷	آخر النبیین	۶۳۰	جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرض اول
۶۳۷	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کو آخر میں	۶۳۰	جبر الیقان ہے۔
۶۳۷	لانے کی حکمت	۶۳۰	قرآن کی نص قطعی کا منکر اور اس میں شبہ کرنے والا
۶۳۷	رحمۃ للعالمین	۶۳۰	ملعون محمد فی النیران ہے اور اس کے کفر میں
۶۳۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فیصلہ کہ محمد رسول اللہ	۶۳۰	توقف میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔
۶۳۸	تمام نبیوں سے افضل ہیں۔	۶۳۱	اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر
۶۳۸	قرآن میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا	۶۳۱	راجاع ہے۔
۶۳۸	نام حبیب الرحمن ہے	۶۳۱	قول بالتناہین کسی مائل سے منقول نہیں۔
۶۳۸	ذکر خدا بلا ذکر مصطفیٰ نہیں۔	۶۳۲	رسول کی تکفیر کفر ظاہر ہے۔
۶۳۷	تدریج عام یعنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلق میں	۶۳۲	ابلیسیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود
۶۳۸	اول الانبیاء اور بعثت میں آخر الانبیاء ہیں۔	۶۳۲	اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔
۶۳۹	ارشادات انبیاء و ملائکہ اور اقوال علماء کتب	۶۳۲	قرآن و حدیث دونوں ایمان مومنین ہیں۔
۶۳۹	سابقہ۔	۶۳۲	احادیث کا تکرار دلوں میں ایمان کی جڑ بھاتا ہے
۶۳۹	حدیث شفاعت	۶۳۳	ذکر محبوب راحت قلوب ہے۔
۶۳۹	انبیاء کا انتہائی شفاعت	۶۳۳	بریت آدم علیہ السلام اور ختم نبوت
۶۴۰	حضرت آدم علیہ السلام اور اذان اولیٰ	۶۳۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت
۶۴۰	الشراہ صمد	۶۳۳	حضرت آدم علیہ السلام اور سسر کا رد عالم
۶۴۱	بشارت میلاد الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۶۳۳	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۶۴۱	راہب کا استفسار	۶۳۴	خاتم النبیین
۶۴۱	قبل انذارات شہادت ایمان	۶۳۵	محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور روانہ جنت
۶۴۱	سیدنا سعید بن زید عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔	۶۳۵	خاتم الانبیاء کی بشارت
۶۴۲		۶۳۵	یعقوب علیہ السلام اور خاتم الانبیاء
		۶۳۵	اشعیاء اور احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۶۵۴	۶۵۴	حضرت زید بن عمرو بن نفیل کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ	۶۵۴	رسالت کے گھر میں جلوہ فرما ہے۔
۶۵۵	۶۵۴	والسلام کے دعائے رحمت اور جنتی ہونے کی خبر۔	۶۵۵	تخصیصِ توبہ
۶۵۵	۶۵۴	انتکاشِ خیمِ نبوت کی وجوہات۔	۶۵۵	تمام چھوٹی بڑی نعمتیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
۶۵۵	۶۵۴	متوفی شاہِ مصر کی تصدیقِ ولادت۔	۶۵۵	علیہ وسلم کے ہاتھوں پر پڑتی ہیں۔
۶۵۵	۶۵۴	میتلہ افطیہ پر خاص تارے کا طلوع۔	۶۵۵	قرنِ اُمّ المؤمنین صدیقہ کرمی اللہ اور اس کے
۶۵۵	۶۵۴	یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادتِ رسول علیہ الصلوٰۃ	۶۵۵	رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔
۶۵۵	۶۵۴	والسلام۔	۶۵۵	چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض
۶۵۶	۶۵۴	آجہار کی زبان پر نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۶۵۶	کی کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف
۶۵۶	۶۵۴	توبہ کرتے ہیں۔	۶۵۶	توبہ کرتے ہیں۔
۶۵۶	۶۵۴	علیہ وسلم۔	۶۵۶	توبہ کا معنی۔
۶۵۶	۶۵۴	تذہیبِ سیل	۶۵۶	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ
۶۵۶	۶۵۴	ارشاداتِ حضور ختم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ	۶۵۶	کی اطاعت کی۔
۶۵۶	۶۵۴	استار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۶۵۶	تس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت نہ کی اس نے
۶۵۶	۶۵۴	انا محمد و احمد	۶۵۶	رسول کی اطاعت نہیں کی۔
۶۵۶	۶۵۴	خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۶۵۶	تکس نفیس فقیہ کو لازم ہوتا ہے۔
۶۵۶	۶۵۴	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت	۶۵۶	سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ تعالیٰ
۶۵۶	۶۵۴	تمام اُمتوں سے شمار میں روزِ قیامت زائد ہوگی	۶۵۶	اور اس کا رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
۶۵۶	۶۵۴	کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفوں میں سے اشی	۶۵۶	توبہ کرنے والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
۶۵۶	۶۵۴	آپ کی امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام اُمتوں	۶۵۶	تاکہ لو اسے حمد۔
۶۵۶	۶۵۴	کی ہوں گی۔	۶۵۶	دس اسرارِ مبارکہ۔
۶۵۶	۶۵۴	بابِ توبہ کا بندہ ہونا۔	۶۵۶	تنبیہ۔
۶۵۶	۶۵۴	فاتح بابِ توبہ۔	۶۵۶	آقا محمد و العاقب۔
۶۵۶	۶۵۴	کعب کا طعن۔	۶۵۶	رسولِ جہاد۔
۶۵۶	۶۵۴	نتیجہ توبہ۔	۶۵۶	توبہ آخر۔
۶۵۶	۶۵۴	تبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ اقدس	۶۵۶	حوالہ دل والا عروہ الظاہر والباطن۔



۶۶۹	آخر زمان اور اولین یوم قیامت۔	۶۶۱	نوح آخر نبوت مسلح ہو گئی
۶۶۹	خادوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گستاخ رسول کو طمانچہ مارا۔	۶۶۱	دو نبی بعد ی۔
۶۶۱	حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی اور آپ کی امت سے پہلے کوئی امت جنت میں نہیں جاسکتی۔	۶۶۱	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عیسیٰ ہوتے۔
۶۶۲	دریا سے رکت۔	۶۶۱	تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال پچیس میں ہوا
۶۶۱	آخرین بعثت۔	۶۶۱	فائدہ۔
۶۶۱	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوئے اور سب کے بعد بھیجے گئے۔	۶۶۱	اگر ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ رہتے تو نبی ہوتے (اس حدیث پر بحث)
۶۶۲	تقریب	۶۶۱	قضیہ شرطیہ کو وقوع لازم نہیں۔
۶۶۲	حضرت خادوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریق غار	۶۶۲	فرع آخر، جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی مکہ کے نبوت ماننے و جہل کذاب ہے۔
۶۶۲	خطاب بعد از وصال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۶۶۲	گناہوں اور وجاہوں کی تعداد۔
۶۶۲	حضرت جبریل علیہ السلام کا بارگاہ رسالت میں سلام۔	۶۶۲	تقریب بعد از نبوت۔
۶۶۳	اللہ تعالیٰ نے قریش، ام علیہ السلام سے دو ہزار برس قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک اپنے نام کے ساتھ ملا کر سابق وحش پر لکھا اور جبریل علیہ السلام کو درود بھیجنے کا حکم دیا۔	۶۶۳	نوح آخر خاص امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔
۶۶۴	نوح آخر، مخصوص نصوص ختم نبوت	۶۶۳	تسبیح خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے قتل خبیث
۶۶۵	قائد المسلمین و عاتم التبعیین	۶۶۵	اناس و متوالاناس میں سے بہتر شخص کو شہید کیا
۶۶۵	نوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت	۶۶۵	پھر سب سے بدتر کو مارا۔
۶۶۶	عقارب نبوت کی آخری ایست۔	۶۶۶	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت۔
۶۶۶	سوسمار کی گواہی۔	۶۶۶	تنبیہ، مرتبہ صدقیت کی وضاحت۔
۶۶۹	تذیل	۶۶۹	ہر وہی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔

4	۶۸۹	راقصی کی سزا۔	ایک حدیث سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4	۶۸۹	نصوص ختم نبوت۔	کی شفا و ثناء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی افضلیت پر
	۶۸۹	ارشادات انبیاء و علماء و کتب سابقہ۔	وہم اور اس کا ازالہ۔
	۶۹۰	ذریب بن برکنہ کی شہادت۔	ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر میں،
	۶۹۳	کساح کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں۔	اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
	۶۹۳	بادشاہ دوم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ۔	صدیق اصغر۔
	۶۹۵	تصرف اولیاء اور مظلومیت حسین	تبدیل الحسن اداویت علویہ مبطلہ دعوٰی علویہ۔
	۶۹۵	میرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر۔	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے
	۶۹۸	مقتول کے دربار میں فرمان نبوی	میں حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے
	۶۹۹	عباد بن سہام کا واقعہ ایمان۔	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ
	۷۰۰	تحریر حضرت عباس۔	جرجے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت
	۷۰۲	سورۃ الاحقاف صوفیہ کا نزول اور نبی کریم	وسے گامیں اُسے مغربی کی حدیثی کوڑے لگاؤں
	۷۰۳	سے آمد تعالیٰ علیہ وسلم کی مرض وصال میں	حضرات شیخین اولین جنتی ہیں۔
	۷۰۴	وصیت۔	خیر الناس بعد رسول اللہ
	۷۰۵	دین طبرہ میں حضور کی تشریف آوری کا منظر۔	افضل الناس بعد رسول اللہ۔
	۷۰۶	نبی کبار کی رنگینوں کی نغمہ سرائی۔	مولد اور فی الا سلام۔
	۷۰۶	حضرت نوح علیہ السلام نے سارا سے نوسو برس	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ
	۷۰۶	تبلیغ فرمائی اور پچاس افراد ایمان لائے۔	میں تو ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیوں میں
	۷۰۶	چار پائے کلام کرتے ہیں۔	سے ایک سیکی جوں
	۷۰۶	تیرے بعد کوئی نبی نہیں۔	تسین صدیق کی سبقت کی چار وجوہات۔
	۷۰۶	تیس کذاب۔	حضرت صدیق کا تقدم
	۷۰۶	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ	حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار
	۷۰۶	علیہ وسلم کے لئے بمنزلہ بارون ہیں۔	افضل ایمان
	۷۰۸	فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں آخری	شیخین کی افضلیت۔
	۷۰۸	نبی اور میری امت آخری امت۔	راقصی اور خارجی نظریات۔
	۷۰۹		

۴۲۴	تغیہ الطالین	۴۱	تبیح جیل
۴۲۵	تحدہ شرح شہاب	۴۱۱	تھیارہ تابعی
۴۲۶	شرح فرائد	۴۱۱	اکاؤن صحابہ
۴۲۶	مواہب شریف	۴۱۲	نوصحالی
۴۲۷	ایام نسفی	۴۱۲	تہم نبوت پر دیوبندی عقیدہ
۴۲۷	تہمد، بو شکور سامی	۴۱۳	تاسم نامو نوی کا عقیدہ
۴۲۸	مولانا عبدالحی	۴۱۳	تصاہیر کرام اور ختم نبوت
۴۲۸	تہام احمد قسطلانی	۴۱۷	دیوبندی اہل شیعہ عقائد میں مماثلت
۴۳۰	تہمد کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتے	۴۱۷	منکران تہم نبوت پر علماء اسلام کی گرفت
۴۳۰	تہام کو سید رکھو	۴۱۷	عقائد تورپشتی
۴۳۱	اہلبیت سے کول بھی جہنمی نہیں	۴۱۷	ایام ابن جریر
۴۳۲	تہمدت سے اس سے ہی ہیں	۴۱۷	فتاویٰ ہندیہ
۴۳۲	حضرت فاطمہ علیہ السلام	۴۱۹	اعلام بقا طبع الاسلام
۴۳۲	اہلبیت آگ میں نہیں جا سکتے	۴۲۰	طائفہ قاسمیہ
۴۳۲	شیخ اکبر اور اہلبیت	۴۲۱	فتاویٰ تارخانیہ
۴۳۲	بدعتیہ سید	۴۲۱	شعاع ضیاء
۴۳۲	راضی سید	۴۲۲	منکران تہم نبوت کے فرقے
۴۳۸	ذیل اول	۴۲۳	تجمع الانہر
۴۳۸	ذیل دوم	۴۲۳	علامہ یوسف اردوبیلی
۴۳۹	تقریب جناب مولانا شیخ احمد کی درس مکمل و امجدہ	۴۲۳	ایام غزالی

# فہرست ضمنی مسائل

## فوائد تفسیریہ

آیت قرآنی میں حقیقی یا ناقص مراد سے کیا مراد ہے۔	۱۴۱	آیت باری علیہ السلام پر ایک عجیب، عجیب، قدیم، عادی،
آیت کریمہ "ایمانہ وایتہ ورسولہ کم تستہرون"	۱۴۲	موجودہ، مسموم، مسموم، مسموم، ہر شے اور
سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔	۱۴۳	ہر مضمون کو قطعاً محیط ہے۔
آیت کریمہ "قد مت ابغضائنا وراحمنا"	۱۴۴	کتاب باری کے استحالیہ پر آیت مبارکہ "والت کلفت
سورہ فاتحہ میں "الصراط المستقیم" سے مراد کیا ہے	۲۰۹	سب سے صدق و عدل کا جسے امام رازی کا استدلال
قرآن شریف کی ایک آیت کے مفہوم سے سوال اور	۲۱۰	من اصدق من اللہ قیلا کی نفیس تقریر۔
اس میں محور تغیر ہو جانے کا حکم۔	۲۱۱	تمام واحدی نے آیت "کریم انک لا تحلف الیہا د
اللہ خالق کل شے میں شے سے مراد حادث ہیں۔	۲۱۲	سے وسیعہ خارج قرار دیا۔
اللہ کل شے بھیدیں مطلقاً موجودات کو شامل ہے۔	۲۱۳	اسی مشہورہ کا ازالہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد
معدومات اس صفت سے خارج ہیں۔	۲۱۴	"بیل اکثرہو لا یعلمون" میں اکثر کفار سے
دھو عنی کل شے قدیر پر ممکنات موجودہ معدوم سب شامل	۲۱۵	نفی علم فرمائی سب سے نہیں۔
واجب اور محال اسی سے خارج ہیں۔	۲۲۰	متعدد آیات کریمہ میں اکثر سے کل مراد ہے۔
		آیت کریمہ "انکم وما تعبدون من دون اللہ ا
		کا تفسیر۔



۲۰۸ دے تو غیر طلاق دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ ۱۵۴

### حضانت

۲۰۸ بچہ حیرانہ ہو کر کے تالیج ہوتا ہے اور ذاتی کے  
۲۲۰ چھوٹے بچے ضرور اس کے قبضہ سے باہر نکال  
۵۹۲ لیے جائیں۔

### فوائد اصولیہ

۷۲ تیسے بوسے معذوں میں حذر تاویل مسوع نہیں  
۱۶۲ ہے اعتقاد کچھ کہا ہزل و سخریہ ہے۔  
۱۶۴ اپنے کفر کا اقرار کفر ہے

۲۳۶ - - - - -

۲۳۶ اقول ہر کفر ہونا اور بات ہے اور کمال کو  
لا دیا لینا اور بات

۲۴۶ فروع معذ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔

۲۴۸ قرآن عظیم کا خطاب صحابہ کرم سے ہے بعد کے  
مسلمان تنہا اس خطاب میں داخل ہیں۔

۲۹۵ مطلق بولی کر مقید مراد فیض پر قرینہ کی ضرور مستند  
پڑتی ہے۔

۲۹۵ قریرہ حالیہ بھی صحیح و درست ہے۔

۲۹۵ اثبت الربیع البقل مسلمان قائل سے مجری معنی  
میں مقید ہے۔

۲۹۵ ایک کاثبات توحید ہے اور نفی عام تعطیل ہے۔

پروا جب ہے

غیر مقلدوں کے نزدیک تمام نمازیوں پر سورہ فاتحہ  
ہر رکعت میں فرض ہے۔

۲۲۰ قعدہ نماز میں شہادت کی انگلی اٹھانے کا جواز۔

### امامت

قبولی گواہی سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ، اور  
قابل امامت نہیں رہتا۔

۲۲۶ فاق کی امامت مکروہ تحریمی ہے

### نکاح

۵۴ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے کسی طرح جائز نہیں  
نہ نکاح نہ دہن نہ ہیں جڑا دوبارہ شہد مردوں

شہرہ کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے  
بے قیود و سبب جدید قربت زائلے حاصل ہے۔

۶۲۱ آہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح صحیح ہے

۶۲۱ مشرک عورت سے مسلمان مرد کا نکاح باطل ہے

### مہر

مرد کی عورت کا مہر محمل واجب الادا ہے اور  
مرد جائے یا وار المہر سے ملے ہو جائے تو مہر محمل

۵۹۱ بھی واجب الادا ہو گیا۔

### طلاق

تجوہ تعطیلی ادا کرنے والا اگر عورت کو تین طلاق

- ۴۳۹ ممکن کاشیات و نفی بغیر دلیل سمی جائز نہیں۔  
 ۴۳۹ اصول عقائد کی دو قسمیں ہیں: عقلی اور شرعی۔  
 ۴۳۹ اس میں سے اس میں مضمون پر چار دلیلیں۔  
 ۴۳۹ اس میں تفضیل اگرچہ نفی مزیت کے لئے ہوتی ہے لیکن  
 ۴۳۹ حقیقت نفی برتر و بمسردوں کے لئے ہوتی ہے۔  
 ۴۳۹ کسی چیز کا سلب بنفسہ کمال نہیں۔  
 ۴۳۹ یقیناً و نقائص کا سلب اس وقت مدح میں  
 ۴۳۹ داخل ہے کہ کسی صفت کمال کے ثبوت پر مبنی ہو۔  
 ۴۳۹ صفت کمال حقیقتاً صدق ہے عدم کذب نہیں۔  
 ۴۳۹ معذوروں کو کذب پر قدرت نہ ہونا کمال کی بنا پر  
 ۴۳۹ نہیں، عیب و نقصان کی بنا پر ہے۔  
 ۴۳۹ پتھر کا کذب پر قادر نہ ہونا عجز و نقص کی وجہ سے  
 ۴۳۹ ہے اور باری تعالیٰ کا ہر دو کمال کی وجہ سے قوام  
 ۴۳۹ کا دوسرے پر قیاس مع لغات سب۔  
 ۴۳۹ جس کا منہ بند کر لیں اس کا کذب متعین بالذات نہیں متعین بالغیر  
 ۴۳۹ متعین بالغیر کا وقوع متعین بالذات کے وقوع کو مستلزم ہے۔  
 ۴۳۹ لازم قول قول میں ہوتا۔  
 ۴۳۹ ہر ممکن اور مقدور کی ذات کا سلب ممکن ہے۔  
 ۴۳۹ خلف و عید امکان کذب کی فرع نہیں۔  
 ۴۳۹ محققین خلف و عید کے بھی قائل نہیں۔  
 ۴۳۹ و عید میں انشاء کے تکلیف ہے اخبار نہیں ہے۔  
 ۴۳۹ و عید میں جو لفظ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے علوم  
 ۴۳۹ پر دلالت کرتا ہے اس کی تخصیص جائز ہے۔  
 ۴۳۹ آیات و عید لغزینہ کرم مخصوص میں، دونوں تخصیصوں  
 ۴۳۹ کا فرق۔  
 ۴۳۹ مقسم کا وجود قسم کے وجود کے بغیر محال ہے۔  
 ۴۳۹ جواز خلف و عید کا قول جواز شرعی اور امکان وقوعی  
 ۴۳۹ میں سے اس میں مضمون پر چار دلیلیں۔  
 ۴۳۹ خلف و عید کے معنی عدم ایقار و عید ہے۔  
 ۴۳۹ تبدیلی قول اور کذب خبر نہیں  
 ۴۳۹ خلف و عید میں عمل زنا کے تحقیق  
 ۴۳۹ قائم طور سے اہل سنت میں مسائل اصول میں  
 ۴۳۹ بھی اختلاف نزاع لفظی کی حد تک رہتا ہے۔  
 ۴۳۹ مسائل اختلاف میں علمائے اہل سنت میں فریقین  
 ۴۳۹ کا التزام اپنے معنی مراد کے لحاظ سے ہوتا ہے۔  
 ۴۳۹ التزام ہمیشہ ایسے امر سے دیا جاتا ہے جو متفق علیہ  
 ۴۳۹ میں الفریقین ہو۔  
 ۴۳۹ کفر لزومی اور التزامی کا فرق۔  
 ۴۳۹ رسول اللہ سے اس سے تعلق علیہ وسلم کے علاوہ  
 ۴۳۹ شخص کا اس کی باتوں پر براغزو ہو سکتا ہے۔  
 ۴۳۹ عقائد متہ کے اثبات میں جو دلیل دی جاتی ہیں  
 ۴۳۹ لغو و فلسفہ کا اثر ان دلیلوں پر ہوتا ہے اصل  
 ۴۳۹ حقیقہ پر نہیں۔  
 ۴۳۹ علماء کی تصریح کہ استناد قواعد اہل حق پر ہے۔  
 ۴۳۹ بحث اور نکتہ چینیوں کی کوئی سند نہیں۔  
 ۴۳۹ و جواب بالا اختیار اختیار کے منافی نہیں اور  
 ۴۳۹ اختیار بالوجوب منافی اختیار ہے۔  
 ۴۳۹ عین کی نفی ضد کا ثبوت ہے۔  
 ۴۳۹ وجود شئی اس کے لوازم کے وجود کا مقتضی اور  
 ۴۳۹ اس کے نقائص و منافیات کا نافی ہوتا ہے۔  
 ۴۳۹ لازم شئی کے منافی کی موجودگی میں لازم موجود نہیں ہو سکتا۔

تسلی کا لازم موجود نہ ہو تو شے موجود نہیں ہو سکتی۔

سبب شئی کے تین طریقے ہیں۔

مفہوم نقب سے استدلال صحیح نہیں۔

جس کی سسند متصل نہ ہو اس کا بیان کرنا حرام ہے

تہذیب متقل کے حکم میں ہے۔

کتاب پرستہ مشہور و معتبر و مستند ہے۔

تقریر کا الفاظ میں تاویل قبول نہیں کی جاتی۔

عملی مدد میں عام باتیں نہیں ذکر کی جائیں۔

فوائد فقیہیہ

بعض ان افعال کا بیان جو فقہاء کے نزدیک

کفر نہیں۔

تشت عرفی جو یا اختراعی شرعی ہیں۔

نیز، مشرقی کے جہاد سے ہونے میں اختلاف ہے۔

نہیں۔ کاندھپ محقق کی بحث کے خلاف ہے۔

بی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوا کھانے والے

لوفاستق قرار دیا ہے۔

لوہے کے حلال ہونے کے بارے میں شکوہ ہی کے

پایاس واسطی کارو.

اسم المقصود

مناظروں نے یزید علیہ ما علیہ کی تکفیر سے سکوت

فشار

مل گناہ پر لسی کے کفر کا فتویٰ دیست

باز نہیں ہے۔

٢٥٥

تمام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ قرآن کو

مخلوق کہنے والا قتل کیا جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ جو

مجھ اب بکرو ورنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر فضیلت دے گا

یہ اُسے مغربی کی حد اتنی کڑے نکاؤں کا۔ ۶۸۲

## تعارف

تاریخ کا یہ خیال کہ اگر خدا جھوٹ نہ ہو تو عاجز

وگنا مٹانے ہے کیونکہ جب بقول تھا وہ سب

یہ اس میں جو کچھ ہیں معاذ اللہ ایک پرچہ

• 50

اسم دیا بیہ کے قول پر اگر کہہ دیکر بھی

تو فریادی ہوئی تو اللہ نے پنی ذات سے علم

کے لئے اس کی تعلیم پر قدرت ضروری ہوگی، اور ہم سب

۱۔ جب عمر میں پچاساٹھ ہو، تو پھر استیاء کو

تک کہ یہ دولت و احمقیت سے آزاد ہو

سُورَةُ الْاَنْعَامِ

۱۔ لڑکھٹو، دلا ریس، محفل و جگہ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثال

اسی جوتو کلام الہی کا کذب لازم آئے گا۔

عمر بن العلاء اور عمر بن عبید کا مناظرہ اور

نہ سے اس امر پر استدلال کہ یہ مسلمان

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26



۲۸۲ کذب ہے۔ ۳۱- خلفہ و عید امکان کذب کے قابل نہیں۔  
۴۵۴ فتنہ شیطانی مجبوروں کے بغض سے حاصل  
ہوتا ہے۔

۵۲۵ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افتخار سلسلہ  
۵۲۵ بغض مشائخ سلسلہ سے حاصل ہوتا ہے۔

### اسماء الرجال

۱۵۶ قطبی عاقل اللیل ہیں۔ ۴۹۱ مقدمہ راجعہ مجدد راشد کی تقریر و بابہ پر مضامین  
۵۶ حضرت کعب اجار صاحب اسرائیلیات ہیں۔ ۴۹۲ خصم الزامی دلیل قائم کر کے تو فوجی کو اپنے سلسلہ  
۴۹۲ مقدمہ سے انکار کا یار نہیں۔  
۵۶ حضرت کعب اجار صاحب اسرائیلیات ہیں۔ ۴۹۲ بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں خود بیاد  
۴۹۲ گنگناش دست و پا زدن ہو۔

### جرح و تعدیل

۱۵۶ یا توح ماجوج کے احکام مستند تا آدم علیہ السلام  
۴۲۱ سے بنے کی روایت ہیں۔

### تاریخ و تذکرہ

۸۷ تصور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے  
۲۰۵ مصنف علیہ الرحمۃ کی ڈیوٹی۔

۸۸ امر دین کے علاوہ مصنف علیہ الرحمۃ پر جتنے ذاتی  
۲۱۸ حلقہ ہمسقہ رہے انھوں نے کبھی اس کی پروا نہیں کی  
۸۸ مصنف علیہ الرحمۃ کا فرمان کرکار سے بلجے یہ فہرست  
۲۱۸ سپرد ہے کہ عزت سرکار کی حمایت کروں نہ کر اپنی

۸۸ مصنف علیہ الرحمۃ کا اس پر اظہار مسرت کہ  
۲۱۸ گستاخان رسول جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے اور بڑا  
۲۱۸ کہتے ہیں اتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
۸۸ جو سلم کی بدگوتی اور منقصد جوتی سے غافل رہتے ہیں

### ذبايح

۴۲۱ اصل کتاب کا ذبیحہ حدیث ہے  
۴۲۱ مشرک کا ذبیحہ مردار ہے۔

### تصوف

۸۷ حضرت شیخ حمید علیہ الرحمۃ کا قول کہ تصور  
۲۰۵ صورت شیخ سے غافل نہ ہو۔

۸۸ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا مکتوب نمبر ۲  
۲۱۸ اور اس کا ترجمہ۔

۸۸ تصور شیخ کی دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے۔  
۲۱۸ تمام احوال میں شیخ کو اپنا متوسط بنانا اور  
۲۱۸ نماز و خیر ہر حال میں اس کی طرف متوجہ رہنا۔

۸۸ توحید ایمان ہے روحہ الوجود حق ہے، اتحاد  
۲۱۸ الحاد ہے اور شیخ اکبر کی طرف اس کی نسبت

جنتی اور دہلیوں کی طرف سے من گھڑت کتابوں کا جدول جنہوں نے اعلیٰ حضرت اور ان کے والد ماجد حضرت اسرارِ مہم اور سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خسر کیا۔

جدول میں مذکور کتابوں اصرار کے صلی مطالبہ کا جہان بھر میں کہیں وجود نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی طرف سے مولیٰ اشرفِ مصلحانوی کو ۱۳۲۹ھ میں تحریر کردہ تاریخی خط جس میں آپ نے اتمامِ حجت کرتے ہوئے گستاخانہ عقائد و جہادات پر مناظرہ کی آخری دعوت دی۔

موجودہ ساری دیا حضرت فوجِ علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔

دو خداؤں کے پاس اور پچی آگ سے اے اے کونہ روقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈانٹ۔

یہ بات جھوٹ ہے کہ فاطمہ بنتِ اسد کو وحی آئی کہ تو حجازِ کعبہ میں داخل ہو جا اور وہاں تجھ جن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے ماہرہ اساتذہ محدثین کا مدحیہ کی سنہری لپٹیں اپنا زقیں دیتے اور غلیف کرتے تھے۔

حاکم کے حکم سے علامہ حرمین شریفین اور وہابی مولویوں کے درمیان مناظرہ کی کیفیت۔

حضور کے وصال کے بعد بعض نام کے صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔

مذہب کی کثرت اور گمراہیوں کے شیعہ نے موجودہ علمِ کلام کی بنیاد ڈالی۔

مجنوں ہی عام راویاۃ اللہ سے تھا، ایلی کے خون سے اس نے اپنے آپ کو چھپا رکھا تھا۔

۳۰۹ حضرت شبلی سے کسی نے پوچھا سبلی کی جڑیں والا کوئی ہے، انہوں نے فرمایا واریں میں اس کی خبر دینے والا کوئی نہیں ہے۔

۳۰۹ ترکِ تقلید کا یہ کج ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے لیا۔

۵۲۱ قادیانوں نے روہیل خندہ گوٹ میں اشتہار پھریا جس میں ملانے والے کو گالیاں دینے کے بعد

۹۴ مناظرہ کا چیلنج کیا گیا جس کے جواب میں رسالہ "ذیتِ دہلی بجا اب اعلانِ ضروری" کا اجرا ہوا۔

۱۵۶ ہر دو صدوں پر مشتمل ہے۔

۱۶۹ حضرت عابد السامی کو بعد موت اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا۔

۹۳ چاروں ملا ترائی خلیل علیہ السلام مرتے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتے۔

۱۹۳ متہ قس شاہ مصر کی تصدیق و ولادت۔

۶۲۴ قادیان کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گستاخانوں کو ٹھانچہ مارا۔

۶۶۱ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال بچپن میں ہوا۔

۶۶۱ مسیلہ حدیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، وہ فرمایا کرتے قتلِ خبیثاناس و

۴۰۰ شوالہاس میں نے ہر شخص کو شہید کیا پھر سب

- ۶۷۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی ہونا حضور کے لئے  
۶۷۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات۔  
۶۹۳۔ یادِ وِروم کے دربار میں ذکرِ مصطفیٰ۔  
۶۹۵۔ برِقل کے پاس ابیار کی تصاویر۔  
۶۹۸۔ مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی۔  
۶۹۹۔ عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان۔  
۷۰۰۔ ہجرتِ حضرت عباس۔  
۷۰۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی اور پہنچا پس افرادِ ایمان لائے۔  
۷۰۶۔ فضائل و مناقب  
۷۰۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے حبیب ماکان و مایکون کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔  
۷۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء احکام سے پاک ہیں، یہ کہنا کہ انھیں احتلام ہوا کلا شنیع ہے۔  
۷۱۵۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہادہ ہیں اور شاہد کو مشاہدہ دیکھنا۔  
۷۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام دنیا کو اپنی تفصیل کی طرح دیکھتے ہیں۔  
۷۱۹۔ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کا نام ہے۔  
۷۲۰۔ محمد آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اپنے نام سے ملایا۔  
۷۲۱۔ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی ہونا حضور کے لئے  
۷۲۲۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت  
۷۲۵۔ تور فیس الذریعات ذوالعرش علی و ملاک بنائی ہوئی  
۷۲۸۔ ہے کسی کا فریا کا فرمش کے مشائے سے  
۷۲۹۔ دسے گی۔  
۷۳۰۔ خاص نماز میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ تکویم کا حکم صریح ہے۔  
۷۳۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے بُرا نہیں ہوتے۔  
۷۳۶۔ درودِ شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیالِ باطلت و جلال سے انفس کا حکم نہیں۔  
۷۳۸۔ قرآن کی ترتیبِ مصرعہ سورۃ و اسلام کی لغت  
۷۴۰۔ ذکرِ یاد اور تکویم و تکویم سے گونج رہی ہیں۔  
۷۴۵۔ جہادِ طاہرہ کے لئے تعظیم و عظمت سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقصور نہیں۔  
۷۴۸۔ کہہ کر کہہ کر براہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور یہ نہ منورہ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنایا۔  
۷۵۰۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محمد و عیسیٰ کے گرد و نواح کے جنگل کا ادب کیا جائے۔  
۷۵۲۔ حضرت مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ و جبرائیل اور اطمینت کرام سے تکوینی امور وابستہ ہیں۔  
۷۵۶۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ

- کرنے والے کا حکم۔ ۲۳۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عروسی جگہ پر لکھنے کا اقوالِ علماء سے ثبوت۔ ۲۸۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام حکم و حکومت پر اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ ۲۸۶ سورۃ الرحمن کے لئے حدیث میں لفظ عروسی (انہن) آیا ہے۔ ۲۸۷ روزانہ ستر ہزار فرستے صبح اور ستر ہزار شام کے وقت روضۃ الطہر کے گرد حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ ۲۹۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جبرمٹ میں نبی و من کی طرح رب کے حضور حاضر ہوں گے۔ ۲۹۰ رسول خدا کا چہرہ دیکھ کر ایمان لانے والوں نے کہا یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں تباری تعالیٰ کے وہ کریم پر مکان کذب کی تحت بیتانِ عظم ہے۔ ۲۵۱ واقعہ کریم رحمۃ للعالمین مسلمانوں کے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ ۵۲۲ مجلس میلاد مبارک کی نسبت بشارات۔ ۵۲۲ خلقت دینی رکھنے والوں کے مراتب۔ ۵۶۱ بڑے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ کی تعظیم ہے۔ ۵۶۱ قرآن عظیم میں رسول کے مبعوث کرنے کا مقصد رسول اللہ کی تعظیم بھی قرار دی گئی ہے۔ ۵۶۲ انبیاء کا علی الاطلاق افضل ہونا اجماعی مسئلہ ہے۔ ۵۸۲ انتہا پاک ہے عین علیہ السلام کے معجزات پر ان کی حج فرمائی ۵۸۵
- ۶۱۳ انبیاء کرام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۶۱۴ حضرت مسیح رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصاف جو قرآن سے بیان کئے۔ ۶۱۵ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات "احیاء" عیوہوات ہیں نہ کہ "اموات عیوہا حیات"۔ ۶۲۴ قرآن و حدیث دونوں ایمانِ حرمین ہیں۔ ۶۲۶ احادیث کا تکرار دلوں میں ایمان کی جڑ بناتا ہے۔ ۶۳۲ ذکر محبوبِ راحتِ محبوب ہے۔ ۶۳۳ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دروازہ جنت ۶۳۴ خاتم الانبیاء کی بشارت۔ ۶۳۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فیصلہ کر محمد رسول اللہ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ ۶۳۸ قرآن میں حضور اور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام حبیب الرحمن ہے۔ ۶۳۸ سورہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیٰ میں اول لایا اور بعثت میں آخر انبیاء ہیں۔ ۶۳۸ بکرتہ میلاد الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۶۴۱ سیدنا سعید بن زید عشرہ مشرہ میں سے ہیں۔ ۶۴۲ حضرت زید بن عمرو بن فضال کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے رحمت اور جنتی ہونے کی خبر۔ ۶۴۳ میلاد النبی پر خاص تدار سے کا حور۔ ۶۴۴ اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۶۴۷ خصالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت تمام امتوں سے شمار میں رو بہ قیامت زائد ہوگی کہ اہل جنت

## عفت مذکور

- ۶۴۹ علقہ کی توہین کفر ہے۔ ۴۳
- ۶۵۵ ساری مخلوقات کے علم کو علم الہی سے وہ نسبت بھی نہیں جو قطرے کے کرہ و زویں حصہ کو سمندر سے ہے۔ ۴۴
- ۶۶۰ شرع جسمانی حق و باطل ہے۔ ۴۴
- ۶۶۱ شرع محمدی کا فیصلہ قبول نہیں، رواج و قانون منظور ہے یہ فقرہ کفر ہے۔ ۴۵
- ۶۶۲ کفر و کفر نے میں ملار نے زبان ک نفوذ کفر کا عذر قبول نہیں کیا۔ ۸۰
- ۶۶۳ کفر کو اپنی ممکن کہ ہے ۸۳
- ۶۶۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس تعظیم سے لینا فرض ہے۔ ۹۹
- ۶۸۰ ترک تعظیم کے طہر پر خانی رسول رسول کہنا کفر ہے اور جو حضرت ہجو برکات سے محرومی۔ ۹۹
- ۶۸۶ کفر کی غلطوں میں جو بڑا اور خفت شریک ہو کافر ہو گیا اور باکراہ شرعی ہو تو معذور ہے۔ ۱۰۰
- ۷۰۷ مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہادی بھلائی چاہنے والا نہیں۔ ۱۰۵
- ۷۰۹ اللہ واحد تھا اس دین کا حافظ و ناصر ہے۔ ۱۲۲
- ۷۳۱ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے پھر اس کی عطا ہے اسی کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ ۴۳
- ۷۴۹ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے جان و مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں۔ ۴۳

کی ایک سو بیس صفوں میں سے اتنی آپ کی امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

تمام چھوٹی بڑی نعمتیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ملتی ہیں۔

ہو الاولیٰ والاخر والظاہر والباطن۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے کوئی

نبی اور آپ کی امت سے پہلے کوئی امت جنت میں نہیں جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ نے آفرینش آدم علیہ السلام سے دو نزار

برس قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک

اپنے نام کے ساتھ ملا کر سابق عرض پر رکھا اور

جبرئیل علیہ السلام کو درود بھیجے تاکہ وہ

اگر میرے بعد کوئی ہی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہی ہوتے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر ہیں اور

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اصغر۔

تصارات شیخین اولین جنتی ہیں۔

نسبہ ناصدقین کی مسکت کی چار وجوہات۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے لئے بمنزل بارہوی ہیں۔

قرآن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں آخری

نبی اور میری امت آخری امت۔

الجبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں۔

## شہادت

نجدی گواہی پر حدیث شریف کی وحیدہ شدید۔ ۱۲۹

- ۱۴۹ نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں " کلمہ کفر ہے۔
- ۱۵۰ " جھوٹ بولا تو کیا بُرا کیا " کلمہ کفر ہے۔
- ۱۵۱ ادنیاء سے استمداد جواز ہے۔
- ۱۵۲ امام اکبرؒ میں اور امام محمدؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اقرار کو کفر قرار دیا ہے۔
- ۱۵۳ جتنے لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام ہونے کی بات کی اور اسی پر اصرار کیا تبہدیر ایمان و نکاح کریں۔
- ۱۵۴ تو ہیں عالم دین بوجہ علم دین کفر ہے ورنہ گناہ کی وجہ سے
- ۱۵۵ ڈاکھی کا مذاق اڑانے والوں پر توبہ تبہدیر نکاح ضروری۔
- ۱۵۶ برادرانی پر صفت علیہ السلام کے بارے میں نبی ہونے نہ ہونے کے دونوں قول ہیں اس لئے اس کی بناء پر یا حرام ہے یا کفر۔
- ۱۵۷ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال حضور کے سامنے ہیں۔
- ۱۵۸ کلمہ پڑھنے کے باوجود رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
- ۱۵۹ بغیر اگر اہل شرعی زبان سے گستاخی کرنے والا کافر ہو گا اگرچہ دلی میں اس کی گستاخی کا معتقد نہ ہو۔
- ۱۶۰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا و مافیہا سے بڑھ کر محبوب ماننے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔
- ۱۶۱ تمام اُمت کو کافر ماننا کفر ہے۔
- ۱۶۲ علم ہی کو لازم و ضروری نہ جاننا اور اس کے
- ۱۶۳ جمل کو ممکن ماننا کفر ہے۔
- ۱۶۴ اہلسنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حکام اور فوق و تحت متصور نہیں۔
- ۱۶۵ اہل حق کے نزدیک تمام صفات کمائیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شریک و ہمسر محال ہے۔
- ۱۶۶ حق تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء اور اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ماننے والا بلا تفاق اور بالاجماع کافر ہے۔
- ۱۶۷ گونجے کا بون نہ محال بالذات ، نہ متغیر بالغیر ، نہ محال عقلی ، نہ محال شرعی بلکہ صرف محال مادی ہے۔
- ۱۶۸ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الہی باطنی طور پر آتی ہے جس کو نفث فی الروح کہتے ہیں۔
- ۱۶۹ اگر کوئی آپ پڑھتی کے زول کا دعویٰ کرے تو کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔
- ۱۷۰ احکام شریعہ کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔
- ۱۷۱ تصور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال مسکن کو جب بھی آئے گا عظمت و جلال کے ساتھ ہی آئے گا۔
- ۱۷۲ ادنیاء کرام دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور بعد و خاتم بھی۔
- ۱۷۳ کمال و مست علم اولیاء
- ۱۷۴ کلمہ کفر بولنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں کو کافر کہا جائے گا۔
- ۱۷۵ آخر تمام فرقہ کفر کو شامل ہے۔

## الجواب

اس میں جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں گاندھی کے تابع ہو کر آ رہے ہیں، اشتہار کی سرخی میں صرف اسی کی آمد ہے اور اسی کی خدمات اور قربانیوں کا ذکر کر کے اس کے استقبال کو شاندار بنانے کا شوق ہے، باقی مسلم یا نا مسلم اس کے ساتھی یا تابع رکھے گئے ہیں اور پیغام بھی اسی کا سننا لکھا ہے، پھر یہ جلوس دوسرے کا کیونکر ہو سکتا ہے، حدیث کے ارشاد پر نکتہ چینی مسلمان کا کام نہیں، فعل کفر میں جو دل سے شریک ہو وہ ظاہر باطن کافر ہے، اور جو اکراہ و اضطرار و مجبوری محض سے بظاہر شریک ہو اسے معافی ہے، مگر اکراہ صحیح شرعی درکار ہے، کسی کی خاطر وغیرہ سے مجبور ہونا شرعی مجبوری نہیں اور بلا اکراہ شرعی شرکت کفر پر بھی شریعت مظہرہ لازم کفر و تجذیر اسلام و تجذیر نکاح کا حکم دے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از شہر محلہ ٹوکیر چھٹا دروازہ، مسئلہ سید رونی علی صاحب ۲ صفر ۱۳۳۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خلافت اسلامیہ عرب کی کمیٹی کا جلسہ بریلی میں ہو گا مولانا محمد علی و شرکت علی اور مہاتما گاندھی وغیرہ آئیں گے، بازار سجایا گیا ہے، ان سب کا جلوس و حوم دھام سے نکلے گا اور جلسہ میں مسلمان ہندو نیچری، واپاری شیوخ سب شریک ہوں گے، ایسی حالت میں مسلمان اہلسنت و جماعت اس جلسہ میں شرکت کریں یا جلوس و جلسہ یا نہیں؟ اور اس جلسہ میں شرکت جائز ہے یا گناہ، کیسا گناہ؟ خدا کے واسطے حکم شریعت اس جلسہ میں چندہ دینے اور بیان سننے وغیرہ کا صاف صاف قرآن و حدیث سے بیان فرمایا جائے۔

## الجواب

تعظیم مشرک کے جلوس میں شرکت حرام ہے، اور حرام فعل کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ مطلقاً و علی الدر المختار میں ہے، المقطوع علی المحرم حراماً (حرام پر خوشی بھی حرام ہے۔ ت) ایسے جلسوں میں شرکت گناہ کبیرہ ہے،

قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری  
مع القوم الظالمین  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد و گرامی ہے، پس نصیحت یا دہانی کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ت)  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، من سود مع قوم فہو منهم (جس نے جس

سہ حاشیۃ المططاوی علی الدر المختار مقدمۃ الکتاب دار المعرفۃ بیروت ۳/۱  
سہ القرآن الکریم ۶/۶  
سہ تاریخ بغداد حدیث ۵۱۶ عبد اللہ بن قتیبہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۰/۴۱

قوم کی کثرت بنائی دوائی میں سے ہے۔ (ت) حرام کام میں چند دینا بھی حرام ہے،  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ بِه  
 اور نامسلم کو واعظِ مسلمین بنا کر اس کا بیان سُنا اشد سے اشد کبیرہ و بدخواہی اسلام ہے،  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَرْيَدُونَ أَنِ يَتَحَاكَمُوا إِلَى  
 الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ  
 الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا۔  
 اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے، پھر چاہتے ہیں  
 کہ شیطان کو اپنا پیچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا  
 کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ  
 انہیں دُور بہکا دے (ت)۔

سائل نے ہاتھ دکھایا حرام ہے، ہاتھ نامعنی روحِ اعظم ہے کہ حال ہی لقب افضل الملائکہ ہے علیہ و  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ہیں جو لوگ ایسا مذہب نکالنا چاہیں کہ مسلم و کافر کا فرق اٹھائے، سب کو  
 پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرا دے جو لوگ کہیں کہ آج تم نے اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو  
 راضی کر لیا جو لوگ کہیں کہ خدا کی رتی مضبوط تھا منے سے اگرچہ دینِ باطن سے جاتا رہے مگر دنیا تو ضرور ملے گی  
 ایسوں کو مولا نا کہنا حرام ہے حدیث میں آیا،

لَا تَقُولُوا لِلْعِصَاغِقِ يَا سَيِّدَنَا فَإِنَّهُ أَنْ يَكُنْ  
 سَيِّدُكُمْ فَقَدْ اسْتَخَفَّكُمْ مَا كُنْتُمْ  
 تَعَالَى أَعْلَمُ۔  
 منافق کو یا سیدنا (اے ہمارے سردار) نہ کہو  
 کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہے تو تم سے اپنے رب کو  
 یقیناً اپنے سے ناراض کر لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)۔

۲/۵  
۶۰/۲



رسالہ

# الدلائل القاهرية على الكفرة النياشرة

(نیجری کافروں کے خلاف دلائل قاہرہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرورد فقہائے نامور (کثرہ ائمہ تعالیٰ و تعالیٰ) اس سوال میں کہ اس ملک کا ٹیڈا ور میں ایک مجلس بنام "کائیڈا وار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" (یعنی کائیڈا وار کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جن کے محرک و مختار قبیضین و متعلقین علیحدہ کالج میں، ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ان کا پہلا جلسہ جوناگڑھ (کائیڈا وار) مقام پر ہوا جن کا صدر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد پروفیسر علیحدہ کالج و سرکاری منشی غلام محمد میر سٹریٹ لارڈ کائیڈا واری ایجنٹ علیحدہ کالج و مؤید آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس اور و عہد مولوی سلیمان پھلواروی جان جاناں ندوہ مخدومہ قرار پائے، اس کانفرنس کا مقصد بھی آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا ہے جن میں بلا رعایت سستی ہرگز گورافضی، وہابی، نیجری، قادیانی، چکڑاوی وغیرہ رکن (ممبر) ہو سکتا ہے، ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی و دنیوی ترقی کا سبب جان کر جان و مال سے امداد کرتے ہیں اور دینی مفسدہ و مضرت سے آگاہ نہیں اور بلا تفریق و رعایت اہل سنت تمام سبے دیہوں مرتد و بدعتیہ اسلام کو مسلمان سمجھ کر رکن (ممبر) بنائیں بلکہ ان کے صدر اور سیکرٹری اور واعظ بنانے میں بھی خوفِ خدا نہ لائیں اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی پھرنگی مسلم کانفرنس خلاف شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں

کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو ذہنی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو چار اعلیٰ تعلیم میں سب سے پیچھے ہے،  
آیاسٹنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان و مال سے اس کی مدد کرنا، اُس کے جلسہ میں شریک ہونا، بدین  
مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور اُن سے میل جول پیدا کرنا اور اُن سے ترقی کی امید رکھنا شرعاً شریف میں کیا حکم  
رکھتا ہے؟ یہ ہمارے ائمہ دین (رحمہم اللہ تعالیٰ) وضاحت سے بیان کر کے ان سیدھے سادے مسلمانوں  
کو گمراہی کے گڑھے اور بیداریوں کے ہتھکنڈوں سے بچا کر نفعائے دین حاصل کریں۔ جواب آنے پر ان شار اللہ تعالیٰ  
اس استفتاء کو چھپا کر اس ملک کا اٹھیا دار و گجرات و برما وغیرہ جگہ پر بغرض اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے  
تقسیم کیا جائے گا، فقط۔

تاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجریہ مقدسیہ شعبہ  
 واقعہ آٹھ خادم قاسم میان علی عند  
 از مقام کوئٹہ علاقہ کاشیا دار

## الاجواب

(۱) ایسی مجلس مقرر نہ کرنا ایسی ہے اور اس میں شرکت حرام، اور بد مذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کر لے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

و قَاتِلِيهِمُ الشَّيْطَانَ قَلَامًا بَعْدَ بَعْدٍ  
الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۞

اور اگر تجھے شیطان نبھلا دے تو یاد آئے کہ  
پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے :

دخول فيه الكافر والمبتدع والفاستق  
واقعود مع كلهم مستنكره

اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل  
ہیں ان میں سے کسی کے پاس بیٹھے کی اجازت نہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

ولا تتركوا في الدين ظلموا فتمسككم الناس به

ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاہم لایصلو تکم      اُن سے دُور رہو اور اُنہیں اپنے سے دُور کرو

سورة القرآن الكريم ٦/٢٨

عنه التفسيرات والأحكام

١٣/١١

تحت آیت ۶/۶۸ مطبع گرنی بمبئی، انڈیا، ص ۳۸۸

تحت آية ۱/۲۸

ولا یفتنوکم

کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں بل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلا شبہ ہر امر ضرر و بلا ہے، مسلمان صورت میں ظاہر ہو کر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقیناً جان لو کر رہا کر ہے اس کی تادیلوں پر ہرگز کان نہ رکھو نہ ہن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لیجانا چاہتا ہے ضرر و چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہو لیا تو گردن مارے گا مال ٹوٹے گا شامت اُس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سنے اور بھڑیا جو کسی بھیل کی آون پس کر آیا اس کے ساتھ ہو لے، ارے! نصیحتیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے خیر خواہ ہیں حریف عینک تمہارا مشقت میں پڑنا ان کے قلب اقدس پر گراں ہے عزیز علیہ ما عنکم واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چمتی ماں اکلوتے بیٹے پر بالو مٹی میں رخت رحیم، ارے! ان کی سنو، ان کا دامن تھام لو، ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ، وہ فرماتے ہیں:

ایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنوکم  
 ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کر دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

ابن جابر و طبرانی و عمیل کی حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،  
 لا تؤاکلوہم ولا تشابوہم  
 لا تجالسوہم ولا تناکحوہم  
 و ذامرضوا فلا تعودوہم و ادماؤا فلا تشہدوہم  
 ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ پانی نہ پیو،  
 ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے دشمن نہ کرو، وہ  
 بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ،

۱۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء	صحیح مسلم
۱۲۸/۹	۳۷ القرآن الکریم	۱۲۱/۹	۳۷ القرآن الکریم
		۱۲۸/۹	۳۷ القرآن الکریم
۱۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء	صحیح مسلم

ولا تصلو علیہم ولا تصلو معہم ۱؎ نہ اُن کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقصیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانہ خلافت میں لے آئے اس کے لئے کھانا منگایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے، سامنے سے کھانا اٹھوایا اور اُسے نکلا دیا۔ سینا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی، فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے، فرمایا، لا تقبلوا منہ السلام فانی سمعت انہ احدث میری طرف سے اُسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سُنا ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاکر رحمہ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راست میں ایک بد مذہب ملا، کھانا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، فرمایا میں سُنا نہیں چاہتا، عرض کی ایک کڑا پانا انگوٹھا چھنجیل کے سرے پر رکھ کر فرمایا وہ نصف کلمۃ اودھا لفظ بھی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے، فرمایا اذیتاں ختم ہے۔ امام محمد بن سیرین شاکر رحمہ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بد مذہب آئے عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں، فرمایا میں سُنا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنائیں، فرمایا میں سُنا نہیں چاہتا، انھوں نے اسے کہا، دیکھ دو دنوں میں اُن کی کتب بتاؤں، آخر وہ غائب و غاصر چلے گئے، لوگوں نے عرض کی اسے امام، آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خون کیا کہ وہ کربات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو بڑا دکھ ہو جاؤں۔

انکر کو یہ خوف تھا اور اب خوام کو یہ جرأت ہے ولا حول ولا قوۃ لا ہا للہ۔ اور ایسی جگہ مال دنیاوی پسند کرے گا جو دیں نہیں رکھتا جو عقل سے بہرہ نہیں، یکے نقصان دہ دیگر شہادت ہمسایہ (ایک تو مال کا نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی غرضی۔ ست) ہمسایہ کون؟ وہ جس القرن شیطان بعین کیسا خوش ہو گا کہ ایک ہی کوشش میں دونوں جہان کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں ذاب کا بھی مستحق ہوا،

خسرو الدنیا والاخرۃ ذلک هو الخسران ۲؎ دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا، یہی ہے خسار

(نقصان دہ)

العین ۳؎

۱؎ کرا العیال حدیث ۳۲۴۹، ۳۲۵۲۸، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۳۲، ۳۲۵۳۳، ۳۲۵۳۴، ۳۲۵۳۵، ۳۲۵۳۶، ۳۲۵۳۷، ۳۲۵۳۸، ۳۲۵۳۹، ۳۲۵۴۰، ۳۲۵۴۱، ۳۲۵۴۲، ۳۲۵۴۳، ۳۲۵۴۴، ۳۲۵۴۵، ۳۲۵۴۶، ۳۲۵۴۷، ۳۲۵۴۸، ۳۲۵۴۹، ۳۲۵۵۰، ۳۲۵۵۱، ۳۲۵۵۲، ۳۲۵۵۳، ۳۲۵۵۴، ۳۲۵۵۵، ۳۲۵۵۶، ۳۲۵۵۷، ۳۲۵۵۸، ۳۲۵۵۹، ۳۲۵۶۰، ۳۲۵۶۱، ۳۲۵۶۲، ۳۲۵۶۳، ۳۲۵۶۴، ۳۲۵۶۵، ۳۲۵۶۶، ۳۲۵۶۷، ۳۲۵۶۸، ۳۲۵۶۹، ۳۲۵۷۰، ۳۲۵۷۱، ۳۲۵۷۲، ۳۲۵۷۳، ۳۲۵۷۴، ۳۲۵۷۵، ۳۲۵۷۶، ۳۲۵۷۷، ۳۲۵۷۸، ۳۲۵۷۹، ۳۲۵۸۰، ۳۲۵۸۱، ۳۲۵۸۲، ۳۲۵۸۳، ۳۲۵۸۴، ۳۲۵۸۵، ۳۲۵۸۶، ۳۲۵۸۷، ۳۲۵۸۸، ۳۲۵۸۹، ۳۲۵۹۰، ۳۲۵۹۱، ۳۲۵۹۲، ۳۲۵۹۳، ۳۲۵۹۴، ۳۲۵۹۵، ۳۲۵۹۶، ۳۲۵۹۷، ۳۲۵۹۸، ۳۲۵۹۹، ۳۲۶۰۰، ۳۲۶۰۱، ۳۲۶۰۲، ۳۲۶۰۳، ۳۲۶۰۴، ۳۲۶۰۵، ۳۲۶۰۶، ۳۲۶۰۷، ۳۲۶۰۸، ۳۲۶۰۹، ۳۲۶۱۰، ۳۲۶۱۱، ۳۲۶۱۲، ۳۲۶۱۳، ۳۲۶۱۴، ۳۲۶۱۵، ۳۲۶۱۶، ۳۲۶۱۷، ۳۲۶۱۸، ۳۲۶۱۹، ۳۲۶۲۰، ۳۲۶۲۱، ۳۲۶۲۲، ۳۲۶۲۳، ۳۲۶۲۴، ۳۲۶۲۵، ۳۲۶۲۶، ۳۲۶۲۷، ۳۲۶۲۸، ۳۲۶۲۹، ۳۲۶۳۰، ۳۲۶۳۱، ۳۲۶۳۲، ۳۲۶۳۳، ۳۲۶۳۴، ۳۲۶۳۵، ۳۲۶۳۶، ۳۲۶۳۷، ۳۲۶۳۸، ۳۲۶۳۹، ۳۲۶۴۰، ۳۲۶۴۱، ۳۲۶۴۲، ۳۲۶۴۳، ۳۲۶۴۴، ۳۲۶۴۵، ۳۲۶۴۶، ۳۲۶۴۷، ۳۲۶۴۸، ۳۲۶۴۹، ۳۲۶۵۰، ۳۲۶۵۱، ۳۲۶۵۲، ۳۲۶۵۳، ۳۲۶۵۴، ۳۲۶۵۵، ۳۲۶۵۶، ۳۲۶۵۷، ۳۲۶۵۸، ۳۲۶۵۹، ۳۲۶۶۰، ۳۲۶۶۱، ۳۲۶۶۲، ۳۲۶۶۳، ۳۲۶۶۴، ۳۲۶۶۵، ۳۲۶۶۶، ۳۲۶۶۷، ۳۲۶۶۸، ۳۲۶۶۹، ۳۲۶۷۰، ۳۲۶۷۱، ۳۲۶۷۲، ۳۲۶۷۳، ۳۲۶۷۴، ۳۲۶۷۵، ۳۲۶۷۶، ۳۲۶۷۷، ۳۲۶۷۸، ۳۲۶۷۹، ۳۲۶۸۰، ۳۲۶۸۱، ۳۲۶۸۲، ۳۲۶۸۳، ۳۲۶۸۴، ۳۲۶۸۵، ۳۲۶۸۶، ۳۲۶۸۷، ۳۲۶۸۸، ۳۲۶۸۹، ۳۲۶۹۰، ۳۲۶۹۱، ۳۲۶۹۲، ۳۲۶۹۳، ۳۲۶۹۴، ۳۲۶۹۵، ۳۲۶۹۶، ۳۲۶۹۷، ۳۲۶۹۸، ۳۲۶۹۹، ۳۲۷۰۰، ۳۲۷۰۱، ۳۲۷۰۲، ۳۲۷۰۳، ۳۲۷۰۴، ۳۲۷۰۵، ۳۲۷۰۶، ۳۲۷۰۷، ۳۲۷۰۸، ۳۲۷۰۹، ۳۲۷۱۰، ۳۲۷۱۱، ۳۲۷۱۲، ۳۲۷۱۳، ۳۲۷۱۴، ۳۲۷۱۵، ۳۲۷۱۶، ۳۲۷۱۷، ۳۲۷۱۸، ۳۲۷۱۹، ۳۲۷۲۰، ۳۲۷۲۱، ۳۲۷۲۲، ۳۲۷۲۳، ۳۲۷۲۴، ۳۲۷۲۵، ۳۲۷۲۶، ۳۲۷۲۷، ۳۲۷۲۸، ۳۲۷۲۹، ۳۲۷۳۰، ۳۲۷۳۱، ۳۲۷۳۲، ۳۲۷۳۳، ۳۲۷۳۴، ۳۲۷۳۵، ۳۲۷۳۶، ۳۲۷۳۷، ۳۲۷۳۸، ۳۲۷۳۹، ۳۲۷۴۰، ۳۲۷۴۱، ۳۲۷۴۲، ۳۲۷۴۳، ۳۲۷۴۴، ۳۲۷۴۵، ۳۲۷۴۶، ۳۲۷۴۷، ۳۲۷۴۸، ۳۲۷۴۹، ۳۲۷۵۰، ۳۲۷۵۱، ۳۲۷۵۲، ۳۲۷۵۳، ۳۲۷۵۴، ۳۲۷۵۵، ۳۲۷۵۶، ۳۲۷۵۷، ۳۲۷۵۸، ۳۲۷۵۹، ۳۲۷۶۰، ۳۲۷۶۱، ۳۲۷۶۲، ۳۲۷۶۳، ۳۲۷۶۴، ۳۲۷۶۵، ۳۲۷۶۶، ۳۲۷۶۷، ۳۲۷۶۸، ۳۲۷۶۹، ۳۲۷۷۰، ۳۲۷۷۱، ۳۲۷۷۲، ۳۲۷۷۳، ۳۲۷۷۴، ۳۲۷۷۵، ۳۲۷۷۶، ۳۲۷۷۷، ۳۲۷۷۸، ۳۲۷۷۹، ۳۲۷۸۰، ۳۲۷۸۱، ۳۲۷۸۲، ۳۲۷۸۳، ۳۲۷۸۴، ۳۲۷۸۵، ۳۲۷۸۶، ۳۲۷۸۷، ۳۲۷۸۸، ۳۲۷۸۹، ۳۲۷۹۰، ۳۲۷۹۱، ۳۲۷۹۲، ۳۲۷۹۳، ۳۲۷۹۴، ۳۲۷۹۵، ۳۲۷۹۶، ۳۲۷۹۷، ۳۲۷۹۸، ۳۲۷۹۹، ۳۲۸۰۰، ۳۲۸۰۱، ۳۲۸۰۲، ۳۲۸۰۳، ۳۲۸۰۴، ۳۲۸۰۵، ۳۲۸۰۶، ۳۲۸۰۷، ۳۲۸۰۸، ۳۲۸۰۹، ۳۲۸۱۰، ۳۲۸۱۱، ۳۲۸۱۲، ۳۲۸۱۳، ۳۲۸۱۴، ۳۲۸۱۵، ۳۲۸۱۶، ۳۲۸۱۷، ۳۲۸۱۸، ۳۲۸۱۹، ۳۲۸۲۰، ۳۲۸۲۱، ۳۲۸۲۲، ۳۲۸۲۳، ۳۲۸۲۴، ۳۲۸۲۵، ۳۲۸۲۶، ۳۲۸۲۷، ۳۲۸۲۸، ۳۲۸۲۹، ۳۲۸۳۰، ۳۲۸۳۱، ۳۲۸۳۲، ۳۲۸۳۳، ۳۲۸۳۴، ۳۲۸۳۵، ۳۲۸۳۶، ۳۲۸۳۷، ۳۲۸۳۸، ۳۲۸۳۹، ۳۲۸۴۰، ۳۲۸۴۱، ۳۲۸۴۲، ۳۲۸۴۳، ۳۲۸۴۴، ۳۲۸۴۵، ۳۲۸۴۶، ۳۲۸۴۷، ۳۲۸۴۸، ۳۲۸۴۹، ۳۲۸۵۰، ۳۲۸۵۱، ۳۲۸۵۲، ۳۲۸۵۳، ۳۲۸۵۴، ۳۲۸۵۵، ۳۲۸۵۶، ۳۲۸۵۷، ۳۲۸۵۸، ۳۲۸۵۹، ۳۲۸۶۰، ۳۲۸۶۱، ۳۲۸۶۲، ۳۲۸۶۳، ۳۲۸۶۴، ۳۲۸۶۵، ۳۲۸۶۶، ۳۲۸۶۷، ۳۲۸۶۸، ۳۲۸۶۹، ۳۲۸۷۰، ۳۲۸۷۱، ۳۲۸۷۲، ۳۲۸۷۳، ۳۲۸۷۴، ۳۲۸۷۵، ۳۲۸۷۶، ۳۲۸۷۷، ۳۲۸۷۸، ۳۲۸۷۹، ۳۲۸۸۰، ۳۲۸۸۱، ۳۲۸۸۲، ۳۲۸۸۳، ۳۲۸۸۴، ۳۲۸۸۵، ۳۲۸۸۶، ۳۲۸۸۷، ۳۲۸۸۸، ۳۲۸۸۹، ۳۲۸۹۰، ۳۲۸۹۱، ۳۲۸۹۲، ۳۲۸۹۳، ۳۲۸۹۴، ۳۲۸۹۵، ۳۲۸۹۶، ۳۲۸۹۷، ۳۲۸۹۸، ۳۲۸۹۹، ۳۲۹۰۰، ۳۲۹۰۱، ۳۲۹۰۲، ۳۲۹۰۳، ۳۲۹۰۴، ۳۲۹۰۵، ۳۲۹۰۶، ۳۲۹۰۷، ۳۲۹۰۸، ۳۲۹۰۹، ۳۲۹۱۰، ۳۲۹۱۱، ۳۲۹۱۲، ۳۲۹۱۳، ۳۲۹۱۴، ۳۲۹۱۵، ۳۲۹۱۶، ۳۲۹۱۷، ۳۲۹۱۸، ۳۲۹۱۹، ۳۲۹۲۰، ۳۲۹۲۱، ۳۲۹۲۲، ۳۲۹۲۳، ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، ۳۲۹۲۶، ۳۲۹۲۷، ۳۲۹۲۸، ۳۲۹۲۹، ۳۲۹۳۰، ۳۲۹۳۱، ۳۲۹۳۲، ۳۲۹۳۳، ۳۲۹۳۴، ۳۲۹۳۵، ۳۲۹۳۶، ۳۲۹۳۷، ۳۲۹۳۸، ۳۲۹۳۹، ۳۲۹۴۰، ۳۲۹۴۱، ۳۲۹۴۲، ۳۲۹۴۳، ۳۲۹۴۴، ۳۲۹۴۵، ۳۲۹۴۶، ۳۲۹۴۷، ۳۲۹۴۸، ۳۲۹۴۹، ۳۲۹۵۰، ۳۲۹۵۱، ۳۲۹۵۲، ۳۲۹۵۳، ۳۲۹۵۴، ۳۲۹۵۵، ۳۲۹۵۶، ۳۲۹۵۷، ۳۲۹۵۸، ۳۲۹۵۹، ۳۲۹۶۰، ۳۲۹۶۱، ۳۲۹۶۲، ۳۲۹۶۳، ۳۲۹۶۴، ۳۲۹۶۵، ۳۲۹۶۶، ۳۲۹۶۷، ۳۲۹۶۸، ۳۲۹۶۹، ۳۲۹۷۰، ۳۲۹۷۱، ۳۲۹۷۲، ۳۲۹۷۳، ۳۲۹۷۴، ۳۲۹۷۵، ۳۲۹۷۶، ۳۲۹۷۷، ۳۲۹۷۸، ۳۲۹۷۹، ۳۲۹۸۰، ۳۲۹۸۱، ۳۲۹۸۲، ۳۲۹۸۳، ۳۲۹۸۴، ۳۲۹۸۵، ۳۲۹۸۶، ۳۲۹۸۷، ۳۲۹۸۸، ۳۲۹۸۹، ۳۲۹۹۰، ۳۲۹۹۱، ۳۲۹۹۲، ۳۲۹۹۳، ۳۲۹۹۴، ۳۲۹۹۵، ۳۲۹۹۶، ۳۲۹۹۷، ۳۲۹۹۸، ۳۲۹۹۹، ۳۳۰۰۰، ۳۳۰۰۱، ۳۳۰۰۲، ۳۳۰۰۳، ۳۳۰۰۴، ۳۳۰۰۵، ۳۳۰۰۶، ۳۳۰۰۷، ۳۳۰۰۸، ۳۳۰۰۹، ۳۳۰۱۰، ۳۳۰۱۱، ۳۳۰۱۲، ۳۳۰۱۳، ۳۳۰۱۴، ۳۳۰۱۵، ۳۳۰۱۶، ۳۳۰۱۷، ۳۳۰۱۸، ۳۳۰۱۹، ۳۳۰۲۰، ۳۳۰۲۱، ۳۳۰۲۲، ۳۳۰۲۳، ۳۳۰۲۴، ۳۳۰۲۵، ۳۳۰۲۶، ۳۳۰۲۷، ۳۳۰۲۸، ۳۳۰۲۹، ۳۳۰۳۰، ۳۳۰۳۱، ۳۳۰۳۲، ۳۳۰۳۳، ۳۳۰۳۴، ۳۳۰۳۵، ۳۳۰۳۶، ۳۳۰۳۷، ۳۳۰۳۸، ۳۳۰۳۹، ۳۳۰۴۰، ۳۳۰۴۱، ۳۳۰۴۲، ۳۳۰۴۳، ۳۳۰۴۴، ۳۳۰۴۵، ۳۳۰۴۶، ۳۳۰۴۷، ۳۳۰۴۸، ۳۳۰۴۹، ۳۳۰۵۰، ۳۳۰۵۱، ۳۳۰۵۲، ۳۳۰۵۳، ۳۳۰۵۴، ۳۳۰۵۵، ۳۳۰۵۶، ۳۳۰۵۷، ۳۳۰۵۸، ۳۳۰۵۹، ۳۳۰۶۰، ۳۳۰۶۱، ۳۳۰۶۲، ۳۳۰۶۳، ۳۳۰۶۴، ۳۳۰۶۵، ۳۳۰۶۶، ۳۳۰۶۷، ۳۳۰۶۸، ۳۳۰۶۹، ۳۳۰۷۰، ۳۳۰۷۱، ۳۳۰۷۲، ۳۳۰۷۳، ۳۳۰۷۴، ۳۳۰۷۵، ۳۳۰۷۶، ۳۳۰۷۷، ۳۳۰۷۸، ۳۳۰۷۹، ۳۳۰۸۰، ۳۳۰۸۱، ۳۳۰۸۲، ۳۳۰۸۳، ۳۳۰۸۴، ۳۳۰۸۵، ۳۳۰۸۶، ۳۳۰۸۷، ۳۳۰۸۸، ۳۳۰۸۹، ۳۳۰۹۰، ۳۳۰۹۱، ۳۳۰۹۲، ۳۳۰۹۳، ۳۳۰۹۴، ۳۳۰۹۵، ۳۳۰۹۶، ۳۳۰۹۷، ۳۳۰۹۸، ۳۳۰۹۹، ۳۳۱۰۰، ۳۳۱۰۱، ۳۳۱۰۲، ۳۳۱۰۳، ۳۳۱۰۴، ۳۳۱۰۵، ۳۳۱۰۶، ۳۳۱۰۷، ۳۳۱۰۸، ۳۳۱۰۹، ۳۳۱۱۰، ۳۳۱۱۱، ۳۳۱۱۲، ۳۳۱۱۳، ۳۳۱۱۴، ۳۳۱۱۵، ۳۳۱۱۶، ۳۳۱۱۷، ۳۳۱۱۸، ۳۳۱۱۹، ۳۳۱۲۰، ۳۳۱۲۱، ۳۳۱۲۲، ۳۳۱۲۳، ۳۳۱۲۴، ۳۳۱۲۵، ۳۳۱۲۶، ۳۳۱۲۷، ۳۳۱۲۸، ۳۳۱۲۹، ۳۳۱۳۰، ۳۳۱۳۱، ۳۳۱۳۲، ۳۳۱۳۳، ۳۳۱۳۴، ۳۳۱۳۵، ۳۳۱۳۶، ۳۳۱۳۷، ۳۳۱۳۸، ۳۳۱۳۹، ۳۳۱۴۰، ۳۳۱۴۱، ۳۳۱۴۲، ۳۳۱۴۳، ۳۳۱۴۴، ۳۳۱۴۵، ۳۳۱۴۶، ۳۳۱۴۷، ۳۳۱۴۸، ۳۳۱۴۹، ۳۳۱۵۰، ۳۳۱۵۱، ۳۳۱۵۲، ۳۳۱۵۳، ۳۳۱۵۴، ۳۳۱۵۵، ۳۳۱۵۶، ۳۳۱۵۷، ۳۳۱۵۸، ۳۳۱۵۹، ۳۳۱۶۰، ۳۳۱۶۱، ۳۳۱۶۲، ۳۳۱۶۳، ۳۳۱۶۴، ۳۳۱۶۵، ۳۳۱۶۶، ۳۳۱۶۷، ۳۳۱۶۸، ۳۳۱۶۹، ۳۳۱۷۰، ۳۳۱۷۱، ۳۳۱۷۲، ۳۳۱۷۳، ۳۳۱۷۴، ۳۳۱۷۵، ۳۳۱۷۶، ۳۳۱۷۷، ۳۳۱۷۸، ۳۳۱۷۹، ۳۳۱۸۰، ۳۳۱۸۱، ۳۳۱۸۲، ۳۳۱۸۳، ۳۳۱۸۴، ۳۳۱۸۵، ۳۳۱۸۶، ۳۳۱۸۷، ۳۳۱۸۸، ۳۳۱۸۹، ۳۳۱۹۰، ۳۳۱۹۱، ۳۳۱۹۲، ۳۳۱۹۳، ۳۳۱۹۴، ۳۳۱۹۵، ۳۳۱۹۶، ۳۳۱۹۷، ۳۳۱۹۸، ۳۳۱۹۹، ۳۳۲۰۰، ۳۳۲۰۱، ۳۳۲۰۲، ۳۳۲۰۳، ۳۳۲۰۴، ۳۳۲۰۵، ۳۳۲۰۶، ۳۳۲۰۷، ۳۳۲۰۸، ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰، ۳۳۲۱۱، ۳۳۲۱۲، ۳۳۲۱۳، ۳۳۲۱۴، ۳۳۲۱۵، ۳۳۲۱۶، ۳۳۲۱۷، ۳۳۲۱۸، ۳۳۲۱۹، ۳۳۲۲۰، ۳۳۲۲۱، ۳۳۲۲۲، ۳۳۲۲۳، ۳۳۲۲۴، ۳۳۲۲۵، ۳۳۲۲۶، ۳۳۲۲۷، ۳۳۲۲۸، ۳۳۲۲۹، ۳۳۲۳۰، ۳۳۲۳۱، ۳۳۲۳۲، ۳۳۲۳۳، ۳۳۲۳۴، ۳۳۲۳۵، ۳۳۲۳۶، ۳۳۲۳۷، ۳۳۲۳۸، ۳۳۲۳۹، ۳۳۲۴۰، ۳۳۲۴۱، ۳۳۲۴۲، ۳۳۲۴۳، ۳۳۲۴۴، ۳۳۲۴۵، ۳۳۲۴۶، ۳۳۲۴۷، ۳۳۲۴۸، ۳۳۲۴۹، ۳۳۲۵۰، ۳۳۲۵۱، ۳۳۲۵۲، ۳۳۲۵۳، ۳۳۲۵۴، ۳۳۲۵۵، ۳۳۲۵۶، ۳۳۲۵۷، ۳۳۲۵۸، ۳۳۲۵۹، ۳۳۲۶۰، ۳۳۲۶۱، ۳۳۲۶۲، ۳۳۲۶۳، ۳۳۲۶۴، ۳۳۲۶۵، ۳۳۲۶۶، ۳۳۲۶۷، ۳۳۲۶۸، ۳۳۲۶۹، ۳۳۲۷۰، ۳۳۲۷۱، ۳۳۲۷۲، ۳۳۲۷۳، ۳۳۲۷۴، ۳۳۲۷۵، ۳۳۲۷۶، ۳۳۲۷۷، ۳۳۲۷۸، ۳۳۲۷۹، ۳۳۲۸۰، ۳۳۲۸۱، ۳۳۲۸۲، ۳۳۲۸۳، ۳۳۲۸۴، ۳۳۲۸۵، ۳۳۲۸۶، ۳۳۲۸۷، ۳۳۲۸۸، ۳۳۲۸۹، ۳۳۲۹۰، ۳۳۲۹۱، ۳۳۲۹۲، ۳۳۲۹۳، ۳۳۲۹۴، ۳۳۲۹۵، ۳۳۲۹۶، ۳۳۲۹۷، ۳۳۲۹۸، ۳۳۲۹۹، ۳۳۳۰۰، ۳۳۳۰۱، ۳۳۳۰۲، ۳۳۳۰۳، ۳۳۳۰۴، ۳۳۳۰۵، ۳۳۳۰۶، ۳۳۳۰۷، ۳۳۳۰۸، ۳۳۳۰۹، ۳۳۳۱۰، ۳۳۳۱۱، ۳۳۳۱۲، ۳۳۳۱۳، ۳۳۳۱۴، ۳۳۳۱۵، ۳۳۳۱۶، ۳۳۳۱۷، ۳۳۳۱۸، ۳۳۳۱۹، ۳۳۳۲۰، ۳۳۳۲۱، ۳۳۳۲۲، ۳۳۳۲۳، ۳۳۳۲۴، ۳۳۳۲۵، ۳۳۳۲۶، ۳۳۳۲۷، ۳۳۳۲۸، ۳۳۳۲۹، ۳۳۳۳۰، ۳۳۳۳۱، ۳۳۳۳۲، ۳۳۳۳۳، ۳۳۳۳۴، ۳۳۳۳۵، ۳۳۳۳۶، ۳۳۳۳۷، ۳۳۳۳۸، ۳۳۳۳۹، ۳۳۳۴۰، ۳۳۳۴۱، ۳۳۳۴۲، ۳۳۳۴۳، ۳۳۳۴۴، ۳۳۳۴۵، ۳۳۳۴۶، ۳۳۳۴۷، ۳۳۳۴۸، ۳۳۳۴۹، ۳۳۳۵۰، ۳۳۳۵۱، ۳۳۳۵۲، ۳۳۳۵۳، ۳۳۳۵۴، ۳۳۳۵۵، ۳۳۳۵۶، ۳۳۳۵۷، ۳۳۳۵۸، ۳۳۳۵۹، ۳۳۳۶۰، ۳۳۳۶۱، ۳۳۳۶۲، ۳۳۳۶۳، ۳۳۳۶۴، ۳۳۳۶۵، ۳۳۳۶۶، ۳۳۳۶۷، ۳۳۳۶۸، ۳۳۳۶۹، ۳۳۳۷۰، ۳۳۳۷۱، ۳۳۳۷۲، ۳۳۳۷۳، ۳۳۳۷۴، ۳۳۳۷۵، ۳۳۳۷۶، ۳۳۳۷۷، ۳۳۳۷۸، ۳۳۳۷۹، ۳۳۳۸۰، ۳۳۳۸۱، ۳۳۳۸۲، ۳۳۳۸۳، ۳۳۳۸۴، ۳۳۳۸۵، ۳۳۳۸۶، ۳۳۳۸۷، ۳۳۳۸۸، ۳۳۳۸۹، ۳۳۳۹۰، ۳۳۳۹۱، ۳۳۳۹۲، ۳۳۳۹۳، ۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶، ۳۳۳۹۷، ۳۳۳۹۸، ۳۳۳۹۹، ۳۳۴۰۰، ۳۳۴۰۱، ۳۳۴۰۲، ۳۳۴۰۳، ۳۳۴۰۴، ۳۳۴۰۵، ۳۳۴۰۶، ۳۳۴۰۷، ۳۳۴۰۸، ۳۳۴۰۹، ۳۳۴۱۰، ۳۳۴۱۱، ۳۳۴۱۲، ۳۳۴۱۳، ۳۳۴۱۴، ۳۳۴۱۵، ۳۳۴۱۶، ۳۳۴۱۷، ۳۳۴۱۸، ۳۳۴۱۹، ۳۳۴۲۰، ۳۳۴۲۱، ۳۳۴۲۲، ۳۳۴۲۳، ۳۳۴۲۴، ۳۳۴۲۵، ۳۳۴۲۶، ۳۳۴۲۷، ۳۳۴۲۸، ۳۳۴۲۹، ۳۳۴۳۰، ۳۳۴۳۱، ۳۳۴۳۲، ۳۳۴۳۳، ۳۳۴۳۴، ۳۳۴۳۵، ۳۳۴۳۶، ۳۳۴۳۷، ۳۳۴۳۸، ۳۳۴۳۹، ۳۳۴۴۰، ۳۳۴۴۱، ۳۳۴۴۲، ۳۳۴۴۳، ۳۳۴۴۴، ۳۳۴۴۵، ۳۳۴۴۶، ۳۳۴۴۷، ۳۳۴۴۸، ۳۳۴۴۹، ۳۳۴۵۰، ۳۳۴۵۱، ۳۳۴۵۲، ۳۳۴۵۳، ۳۳۴۵۴، ۳۳۴۵۵، ۳۳۴۵۶، ۳۳۴۵۷، ۳۳۴۵۸، ۳۳۴۵۹، ۳۳۴۶۰، ۳۳۴۶۱، ۳۳۴۶۲، ۳۳۴۶۳، ۳۳۴۶۴، ۳



(۳) الجواب صحیح و المحیط نجیح

حرره مصطفیٰ رضا قادری البریلوی



(۴) الجواب هو الجواب والله تعالیٰ اعلم بالصواب

ابو اعلا محمد علی الاعظمی الرضوی عفا عنه



(۵) الجواب صحیح

محمد نورالحسین الفاروقی الزمفری

المدرس الاول المحدث اهل السنه والجماعه



(۶)



(۷) الجواب صحیح

فقیر محمدانہ کمال الدین قادری پیشاوری معنی عنہ

(۸) الجواب صحیح

محمد نعیم الدین عفا عنه العاصمی

(۹) الجواب صحیح

ابو نصر محمد یعقوب معنی عنہ متقی قادری بلاسپوری

(۱۰) الجواب صحیح

محمد عبد الرشید مظفر پوری

(۱۱) الجواب صحیح

فقیر عزیز الحسنی قادری الرضوی عفا عنہ

(۱۲) الجواب صحیح

دعیم الہی مدرس مدرسہ اہلسنت

عن ذنب الخفی والجل

(۱۳) الجواب صحیح و الخائف قلیع

(۱۴) الجواب صحیح

احمد حسین رامپوری معنی عنہ

محمد اکرام الدین بخاری داعی الاسلام خلیف و امام

مسجد وزیر خالی مرحوم لا ہورہ

(۱۵) الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ اعلم

عبد السلام غفرلہ قادری اعظمی

(۱۶) الجواب صحیح

محمد حرم بخش مظفر پوری

(۱۷) الجواب صحیح

فقیر محمد علی معنی عنہ فاروقی الہ آبادی

(۱۸) الجواب صحیح

سردار علی حسن بریلی

(۱۹) اصحاب من اجاب

محمد حسین رضا البریلوی مدرسہ نجف  
مدرسہ اہل سنت و جماعت بریلی

(۲۱) اصحاب من اجاب و هو مرشدی

الفاضل البریلوی

محمد قلیل الرحمن بہاری صدیقی رضوی

مدرس منظر الاسلام

(۲۳) الجواب صحیح

عزیز النبی المراد آبادی

(۲۰) اصحاب من اجاب

فیروز الدار مظفر محمد ایوب غفرلہ اللہ الذنوب  
درسنکوی

(۲۲) الجواب قد کتب الحق و ہکذا مذہب اہلسنت

والجماعة وانا اسلمہ ایضا ومن خالف ہذا

فہو من الوہابیۃ۔

سید عبداللہ ارضوی بہاری ثم البریلوی



## تصدیقات علمائے کلکتہ

(۲۴) الحمد للہ موفق ہوں اسمہ

نلاہند، بھدی الاثنیۃ بالمجتہدین

مصابیح العلوم و ہدایۃ الامۃ و الصلوۃ

والسلام علی خاتم النبیین سیدنا محمد

بن عبد اللہ قاصم الکفرۃ و المستدعین،

وعلی الہ لطیفین الظاہرین، و اصحابہ

البریۃ لکرام المتقین، اما بعد فقد اطلعت

علی ما تضمنہ ہذا الجواب المستطاب

من الادلۃ الواضحة والبراہین اساطعة

القی لا عذر لاعدہ یحفلہا کیف لا و الکتاب و

السۃ یحرمان صریحا و تلویحی الاشتراک مع اہل

البدع فی امور مادیہا کان او عنیہا و نقل ما جرد فی

ہذا المعنی یطول شرحہ و الموفق یمکیہ

سب توہین اللہ تعالیٰ کو جس نے اہلسنت کو توفیق

بخشی کہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کریں کہ وہ تائید کیوں کے

چراغ اور امت کے راہنما ہیں اور درود و سلام سب

نجیوں کے ختم کر نیوالے ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ پر

کہ کافروں اور بد مذہبوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں اور

ان کی آل طیب و طاہر اور ان کے اصحاب نیک و

بزرگ و پرہیزگاروں پر۔ بعد حمد و نعت میں مطلع ہو ان

دلائل ظاہرہ و اور براہین روشن پر جن پر یہ جواب مشتمل ہے

کہ وہ ایسے نہیں کہ کوئی ان کے یہ جہانے میں معذور

رہ سکے کیوں نہ ہو قرآن و حدیث صراحتہ و اشارتہ بد مذہب

کی شرکت کو حرام بتاتے ہیں کسی معاملہ میں جو دینی ہو تو

دنیوی اور جو اس بارہ میں وارد ہو اس کا نقل کرنا طویل

شرح چاہتا ہے اور جسے توفیق ملی اُسے وہ کافی ہے

جیسے ہمارے مولیٰ امام عالی ہمت نے فعل کیا اور جسے خدا نے  
بے حد و چھوڑا اس کے لئے حد کی اتاری ہوئی ہزیمت کا  
فعل کر دینا بھی کافی نہیں، جس آیت کو مولانا نے فعل فرمایا  
اُس کی تفسیر میں امام جلال الدین فرماتے ہیں ظالموں کی  
طرف نہ تھک کر اُن سے دوستی یا چکنی چھڑی بات نہ کرو،  
اُن کے اعمال پر راضی ہو کر تمہیں آگ پہنچے گی اور خدا کے  
سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں کہ اُن سے تمہیں بچائے  
پھر تمہاری مدد نہ ہوگی کہ اُس کے عذاب سے روک جائے  
جاوے اس لئے، علامہ صاوی جلالین کے حاشیہ میں لکھتے ہیں  
کہ ظالم سے مراد عام ہے کافر ہوں یا فاسق، ہدایت  
کے معنی کارستانی اور دین دے کر دنیا سنوارنی اُن کے  
اعمال پر راضی ہونا یعنی اُن کی زینت بڑھانا اور ضرورت  
دنیا کے ساتھ جنت لانا یہ عند مسکوح نہیں کہ اللہ ہی دوزی  
دینے والا مضبوط قوت والا ہے، تمہیں آگ چھوئے گی  
اس لئے کہ آدمی اُسی کے ساتھ ہے جس سے محبت  
رکھے، میں کہتا ہوں کہ بد مذہبوں کی محبت اور ان کی امانت  
اور اُن کی جماعت بڑھانے اور اُن کی دینی و دنیوی  
شرکت سے ممانعت میں یہ آیت شریفہ صریح ہے خواہ  
اُن کی بد مذہبی کفر کی حد کو پہنچی ہو یا معصیت کو، علاوہ  
اس کے اُن میں وہ ہیں جن کی بد مذہبی کفر تک پہنچی  
ہوئی ہے جیسے نجس پری وغیرہم اور وہ ہیں جن کی

ما نقلہ مولانا الامام الہمام فی الجواب  
و المتداول لا ینفیه نقل الف کتاب  
منزلة من سب الاسباب، قال الجلال  
فی تفسیر الآية العف نقلہا  
مولانا حفظہ اللہ وہی (ولا ترکوا) تمیذوا  
(الی الذین ظلموا) بموادة او صداہنة  
اورضا بافعالہم (فحکم) تمیکم (الدار وما لکم  
من دین اللہ) ای غیرہ (من) نہادۃ (اولیاء)  
یحفظونکم منہ (ثم لاتتصرون) تمنعون منہ  
عدایہ انتہی قال العلامة الصاوی فی حاشیہ  
علی الجلالین (قوله الی الذین ظلموا) ای بالکفر  
اولیاء من (قوله بموادة) صدق وادد کما تل  
ای حجة (قوله او صداہنة) ای مصانعة فاللذخہ  
مذال الذین لاصلاح الدنیا (قوله اورضا بافعالہم)  
ای تریبیا لہم ولا عذر والاحتجاج بضی وقرانہ  
فان اللہ هو الراق ذو القوۃ التین (قوله فحکمکم  
لدار) ای لان الامر یحشوم من احب (قوله  
یحفظونکم منہ) ای من عذاب النار انتہت جواز  
رعی اللہ عنہ، اقول قد تبین جلیان الایۃ الشریفة  
صریحاً فی النہی عن حجة الستہ عین ومعاہدہم  
ونکشیہم سوادہم و مشاکبہم فی امور الدین والدنیا



معاً سواء كانت بدعتهم بدع کفر او عصیان  
عن ان یهم من بدعتہ مکفرة کالتیشریفة  
ونحوهم ومن بدعتہ مفسدة کالوہابیة فیما  
یتعلق بتغیر اصول الدین فالمنسؤل عنهم  
جامعون لبذع الکفر والفسق وعلی کل هم  
من الذین طلبوا انفسهم وقد قال صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم من مشی مع ظالم فقد  
اجتمع مرادہ الدینعی وقال علیہ الصلوۃ  
والسلام من مشی مع ظالم لیسینہ وهو  
یعلم بہ ظالم فقد خرج من الاسلام مرادہ  
الطبریانی وبالجملة فالآیات والاحادیث  
واقوال ائمة الدین و فقہاء المذاهب  
الاربعة فی هذا المعنی یفسر حمیرہ و فیما  
اجاب بہ مولانا نجیب کفایۃ لمن النعم  
السمع وهو شہید واللہ وحده المستعان  
بہ علی البندۃ اولیاء الشیطان۔  
قالہ نعمہ ونقلہ بقلمہ عبید المذنب  
احمد موسی مصری المنوفی امام و خطیب  
المسجد الجامع بکلکتہ۔

بدعت ہی میں فسق ہے جیسے وہ دہا بیٹے جن کی وہابیت  
کا قطعی اصول دین کے ساتھ نہ ہو، تو جن کے  
بارے میں سوال ہے وہ جامع بدعت کفر و فسق  
ہیں اور ہر قسید پر وہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے  
اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بیشک نبی صلی اللہ تعالی  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظالم کے ساتھ پورا اُس  
نے جرم کیا اس حدیث کو دیکھی ہے روایت کیا اور  
تصور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو ظالم کے  
ساتھ چلا کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو  
کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا اس حدیث  
کو طبرانی نے روایت کیا حاصل کلام آیات و احادیث  
اور ائمہ دین اور چاروں مذہبوں کے فقہاء کے اقرار  
سہا میں اس نے ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے وہ  
مولانا نجیب کے جواب میں کفایت ہے اس کیلئے  
جو کان ٹکٹہ اور حل سے حاضر ہوا اور ایک اللہ سے مدد  
پا ہی جاتی ہے بدعتہوں پر کہ شیطان کے دوست ہیں۔  
اسے اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اُس کے بندہ  
گنہگار احمد موسی مصری منوفی نے کہ مسجد جامع کلکتہ کا  
امام و خطیب ہے۔

محکمہ دستہ وہابیہ زمانہ کہ ضروریات دین کے منکر اور اللہ و رسول بل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حساب میں تو یہی  
کر لے لے ہیں وہ قطعاً کافر ہیں جن کے بارے میں علامہ حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا،  
من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر بک  
جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک بھی کیا وہ  
کافر ہے ۱۲ صبح (ت)

سنہ گزشتہ بحوالہ الدینعی عن معاذ حدیث ۱۳۹۵۴ موسعۃ الرسالہ بیروت ۹/۵۵  
سنہ الحکم بکیر حدیث ۱۶۱۹ المکتبۃ التیمیہ بیروت ۲۶/۵۵ سام الحرمین علی محرک الکفر والین مکتبۃ نزیلا ہور ص ۱۳

(۲۵) ایجاب محذوف

محمد رسول خدا صلی علیہ وسلم

ماتیب صدرانجمن اصلاح عقائد

دودار محمدی زید المصطفیٰ رحمت

نمبر ۴۴ زکریا سٹریٹ گلگتہ

محمد  
العيسى  
مفتي

(٢٤) الجواب موافق يا نصراي

ابو ابراہیم محمد اسماعیل بہاری مدرس اول مدرسہ فقہیہ نظام اہلسنت

وجہات سپاہ و کلکتہ

پروفیسر فیض عام  
ایسٹ  
وچمانسٹ

(٢٤) اقول وبالله التوفيق ما تقرى هكذا  
البحاسن بين يدي سيد الانبياء والمرسلين  
وامهاتيه واوليائه الكاملين والعلماء المحققين  
والمدققين في حين من الاكن والاوان المحسرة  
فيه ان الرجال فهموا في اتساع الاسلام  
والامر ليس هكنا وكله من فتور عقلهم و  
نقص ايمانهم والله الموفق للصواب واليه  
المرجع والى باب -

حضرت سید علی حسن بہاری رحمہ اللہ الیاری  
(۲۸) الفتاویٰ القصدیۃ من العلماء کرام  
لا یریب فیہ الشریکۃ فی هذا المجلس ہون  
من طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لان لیس فیہ سرائعۃ الاسلام و نوکات  
فی ہادی النظر فارجو من اللہ تعالیٰ ان یبعدنا  
من الشیخ والفطن و یحفظنا من البلاء  
والمحن ویثبتنا ویثبتنا علی صلیۃ رسولہ  
الکریم وآلہ واصحابہ العظیم فقط۔

حکیم سید محمد راحت حسین بہاری عفی عنہ مستم در فہرست عام  
الطیبت و جماعت سید الدار کلکتہ

میں کہتا ہوں اور خدا ہی سے توفیق ہے کہ ایسی مجلس کا تقریر نہ حضور میرا مرسلین سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا نہ صحابہ و اولیاء علیہم السلام کے محققین و مدققین کے زمانہ میں۔ افسوس کہ بات یہ ہے کہ لوگوں نے کچھ دکھا ہے کہ اسلام کی اس میں اشاعت ہے حالانکہ یہ بات نہیں، یہ سب ان کی عقلوں کا فتور اور ایمان کا نقصان ہے اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہے اور اسی کی رحمت و بارگشت ہے۔

حرمِ سید علی حسن ہماری غفرلہ الباری  
 یہ فوجِ علما سے کرام کی جانب سے صادر ہوئے ان  
 میں کچھ شبہ نہیں، اس مجلس میں شرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تقاضے علیہ وسلم کے طریقہ سے دُوری ہے کہ اس میں  
 اسلام کی بڑھک نہیں اگرچہ بظاہر ہو۔ میں اللہ تعالیٰ  
 سے اُمید کرتا ہوں کہ ہم کو بُرائیوں اور فتنوں سے دُور  
 رکھے اور بلا اور محنتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے  
 رسولِ کریم اور اُمّت کی آل و اصحاب بزرگ کی ملت پر  
 ہمیں ثابت رکھے اور اسی پر ہمیں موت دے۔

(۲۹) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ حَاسِدًا ۝ مُصْنِیًا ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ ۝ (اے محبوب، تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے قربانہ دار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔) خلاصہ کلام اگر محبوب بنتا ہو تو اتباعِ شریعت سے کام لو اور ایسے خداتِ مجالس سے پرہیز کرو کہ جس میں شرکت بھی منع ہے تو کھانا، دوائی و اللہ بھادی۔ ان لوگوں کی باتوں اور ستانی سے دامِ فریب میں مت آؤ، جیسا کہ فتوے میں تحریر ہے وہی درست ہے، مولیٰ تعالیٰ ہم کی توفیق دے، اسی فتوے پر کچھ اور حوالہ دینا اپنی کم بختی کا ثبوت ہے۔  
ذَلٰلَکَ کَذِبٌ اِنِّیْ مُصَدِّقٌ لِّذٰلِکَ۔

حوریہ موصیعیہ فی الرحمن قادر فی غفرلہ مدرس عربی مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(۳۰) التائید والشوكة فی مثل هذه المجالس  
مل المیلان الیہا مایاکات و بدنیاب دنیل  
الکتاب والسنة وفقہ امام الامة محتسب  
الرقم فقیر ابو نعیم محمد، براہیم عفی عنہ سلسلہ  
مدرس اول مدرسہ عثمانیہ کلکتہ۔

(۳۱) قد اصاب ما اصاب  
مولانا اسلام مجدداتہ الحافظہ مصباح الدین احمد  
عفا عنہ  
شیخا برحق کلکتہ

الرقم فقیر ابو نعیم محمد ابراہیم عفی عنہ سلسلہ  
مدرس اول مدرسہ عثمانیہ کلکتہ  
(۳۲) لیس ب صمیم والمحبیب مصیب  
محمد فضل الرحمن غفرلہ الخان، قیاب برحق کلکتہ  
(۳۳) البتہ بدعیدہ کے لوگوں سے پرہیز واجب ہے۔  
محمد اسماعیل عفی عنہ مدرسہ عالیہ کلکتہ

### تصدیقات علمائے جبل پور

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ حَاسِدًا ۝ مُصْنِیًا ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ ۝ (اے محبوب، تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے قربانہ دار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔) خلاصہ کلام اگر محبوب بنتا ہو تو اتباعِ شریعت سے کام لو اور ایسے خداتِ مجالس سے پرہیز کرو کہ جس میں شرکت بھی منع ہے تو کھانا، دوائی و اللہ بھادی۔ ان لوگوں کی باتوں اور ستانی سے دامِ فریب میں مت آؤ، جیسا کہ فتوے میں تحریر ہے وہی درست ہے، مولیٰ تعالیٰ ہم کی توفیق دے، اسی فتوے پر کچھ اور حوالہ دینا اپنی کم بختی کا ثبوت ہے۔  
ذَلٰلَکَ کَذِبٌ اِنِّیْ مُصَدِّقٌ لِّذٰلِکَ۔

جو دین دایمان سے بے سروکار، حق و ہدایت و سبیل مومنین سے بیزار، ندوہ مخدول کا فصول خوار، وہابیت و تحریک سے ہمکنار، اشرار اہل بدعت و نمار سے سو میرے نزدیک اس ذورائی فتوے سے ہم ایسوں سے اضافہ چاہتا، یا بعض تصدیق، تحریر کلمات تو تھی و تائید کا خواستگار ہونا، نصف النہار کے چمکنے ہوئے آفتاب کے آگے چہرہ رخ دکھانا ہے۔ ہم اس وقت اپنے بعض مجاہد حضرات اہل سنت کی مخلصانہ استغفار پر مجبور ہو کر تعیناً لکھم۔ اس محترم فتوے کی تصدیق میں صفت اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتے ہیں،

کہ یہ جواب ہی سیدہ عارستہ اور شریعت کا مضبوط راستہ ہے۔ (ت)

محمد عبد الباقی  
برہان الحق

ان هذا الجواب هو الصراط المستقيم وسبيل  
لشروع القويم والحمد لله الرب الرحيم  
وعلى حبيبہ ونبيہ الكريم وآله وصحبه  
، فصل الصلوة والتسليم والله سبحانه  
وتعالى اعلم وعلمه عز مجيد لا اثم  
واحكم۔

کتبہ  
محمد الفقير عبد الباقی  
برہان الحق امروہوی الجبلقوری غفرلہ

جیشک یہی تئیں ہے اور جس نے اس کے ساتھ  
تمسک کیا اُسے سید سے راستہ ظاہر کی طرف ہدایت  
ہوئی اس تک پہنچنا ہی تم سے اس پر زیادتی تو کجی،  
اللہ تعالیٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ کتاب و سنت پر  
ہمیں ثابت قدم رکھے اور ایمان پر موت دے اور  
جنت میں داخل کرے آمین، سب خوبیاں خدا کیلئے  
جو پروردگار عالم ہے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے  
حبیب رسولوں کے سر و ارجمہ اور ان کی آل و اصحاب

سید پر۔

(۳۵) ان هذا هو الحق المبين، ومن  
اعتصم به فقد هدى الى صراط المستقيم  
المستبين، قلما يوصل اليه، فضلا عن  
المزید عليه، فمثل الله تعالى ان يثبتنا  
على الكتاب والسنة وان يثبت على الايمان  
ويعملنا به الجنة، آمين، والحمد لله رب  
العالمين وصلى الله تعالى على حبيبہ سيد المرسلين  
محمد وآله واصحابہ اجمعين۔

کتبہ  
الاستاذ المحقق القادری امروہوی  
الجبلقوری غفرلہ



## تصدیقات علما کے بہار

(۳۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ وَبِحَمْدِہٖ ، فقیر پارکادھری عبید اللہ علیہ السلام نے ہمارے معجزہ و حقّی الطہدس اول مدرسہ عالیہ سہرام نامہ احکام اس مبارک سراپا ہدایت فتوے کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے (ذمہ اذاتہ اس خیال سے کہ اپنی تصدیق سے اس فتوے کو زینت و دل بلکہ حسب ارشاد اجا اس نیت سے کہ اپنی تصدیق کی اس فتوے سے عزت افزائی کروں) عرض گزار ہے کہ بلکہ مشہدہ اس قسم کی انجمنیں جس طرح دینی مہترقوں کی جانب گناہ کی وجہ ہیں، یونہی دینی حیثیت سے بھی اصل مفید نہیں ہو، اس کے کہ غریب مسلمانوں کا بہت سارہ دیر صرف ہونے پر تین دن کی دل ٹل رہے تھے، دیکھتے ہیں انہیں، کچھ بچہ اور تقریر کا لطف رہے اللہ اللہ غیر صلا، بہت بڑا کار نمایاں اس قسم کی انجمنوں کا ریزولوشن (RESOLUTION) پاس کرنا ہے، جب رو داد دیکھتے ہی لکھا ہے یہ پاس ہو اور پاس ہر انگریز عقلمندوں کو اس کی جر نہیں کہ اس زمانہ میں آدمی پاس ہو کر تو کچھ کر نہیں سکتا ریزولوشن پاس ہو کر کیا کرے گا، لکھنے سے کام میں چلتا کرنے کی ضرورت ہے۔ سیندا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الطیور تصیم ولا تفعل والشری تفعل  
جڑیاں ہیں ہیں کرتی ہیں اور کچھ کرتی نہیں، اور باز  
دلا تصیم بلہ کرتا ہے ہیں ہیں نہیں کرتا ہے

اگر واقعی قومی ترقی مقصود ہے تو یہ تقریرات اور ریزولوشن ہرگز کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتے کام کرنے کی ضرورت ہے، اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس وقت زیادہ نہیں تو مسلمان صرف انجمنیں چار باتوں پر کار بند ہو جائیں جو رسالہ مبارک ”تدبیر صلاح نکات و فلاں“ میں مذکور ہیں پھر دیکھتے قوم کی کسی ترقی ہوتی ہے اور ان کا آفتاب کس طرح بالاسے آتی ترقی کمال اوج تک پہنچتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ان تمام ریزولوشنوں میں بیکار امور اور روٹا دھوا فلاں کے صرے پر رنج، فلاں کی موت پر سوگ، اور فلاں کے انتقال پر طال اور فلاں کے عطیہ پرواہ واہ، اور فلاں کو فلاں خطاب ملنے پر اعلیٰ برسر سے قطع نظر کر کے سب کا لب لباب شاہراہ پر چلنے والوں کے لئے دن میں گنا جلا، اور روز روشن میں روشنی کرنے کی ہدایت کرنا ہوتا ہے یعنی قوم ترقی میں سب سے پیچھے ہے اس لئے آگے بڑھو یعنی انگریزی پڑھو حالانکہ زمانہ کی گردش سے انگریزی کی طرف لوگوں کا میلان طبعی و عملی اس حد تک پہنچا ہوا ہے کہ اگر ان کو دیکھتے دیکھتے کہ بھی باہر کیا جائے تو ہرگز ملے والے نہیں، پڑھنے والوں کے لئے باوجودیکہ عربی مذہبی تعلیم

میں ہر طرح کی آسانیاں اور کارآمد نتائج ہیں مگر پھر بھی سیکڑے میں پندرہ کو اسی کی طرف توجہ نہیں اور بہرہ سیکڑوں  
برنعات، ہزار ہا وقت و زحمت کے انگریزی پروگرسے پڑتے ہیں، پھر ایسی حالت میں خاص اس غرض کے لئے  
انجمن قائم کرنا دنیوی حیثیت سے بھی تحصیل حاصل اور تظہیرِ احوال و محاصل کے سوا اصلاحیہ نہیں،

اللهم وفضلك تحب وترضى ورضي الله عنك  
المصطفى المرتضى دعوى انه وصيجه رضى الله  
تعالى عنهم باحمد رضا۔  
يا الله احمد رضا کے طفیل ہمیں اپنی پسند و رضا والی چیز  
کی توفیق عطا فرما، اور درود پر مصطفیٰ مرتضیٰ و  
آپ کی آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب پر۔

سنی حنفی قادری فی  
مبیدہ المصطفیٰ طہ الدین حمد

کتب - عبد القاسم ظہر الدین البھاری  
علیہ رحمۃ اللہ محمد المصطفیٰ علیہ السلام

(۳۷) لاریب یہ حلیتنا نفس التناقصوت  
وانا عبدہ محمد ابوالحسن السمرانی۔  
اس میں شک نہیں کہ رغبت کرنیوالوں کو اس کی رغبت  
کرنا چاہئے۔ جہ محمد ابوالحسن سمرانی

درس دوم مدرسہ عالیہ  
المرقوم، فروری ۱۹۱۴ء



(۳۸) الجواب صحیح

ابوصالح ظہیر الدین احمد فریدی، مورخہ، فروری ۱۹۱۴ء  
روز چار شنبہ (انچاسواں مدرسہ دوم مدرسہ عالیہ)

(۳۹) المحیب مصیب

فرخندہ علی عفی عنہ  
درس کسی چہارم مدرسہ سہرام

(۴۰) قد اصاب صحت اجاب

کترین فہیم الدین عفی عنہ مدرسہ پنجم عربی

(۴۱) لقد اجاب المحیب و اللہ اعلم بالصواب

عمید کی مدرسہ عالیہ سہرام، المرقوم، فروری ۱۹۱۴ء

سنی حنفی قادری فی  
عبد المصطفیٰ طہ الدین

(۴۲) الجواب صحیح

ستید عبدالرشید مدرس مدرسہ شمس الہدے  
بانسکے پور

(۴۳) قد اصاب فی ما اجاب مولی العلماء  
امام اعظماء مجدد العاشۃ المحاضرة العاقل  
البریلوی مع اللہ السلیق بطول یقائہ فہ  
ہذا المسئلة بان التیید والشوكة و  
عالوں کے پیشوا فقہار کے امام اس صدی کے محبت و  
فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ ان کی تعائے دراز سے سنانوں  
کو بہرہ یاب کرے اسی مسئلہ میں جو جواب دیا ٹھیک دیا  
کہ اس جیسی بڑی مجلس کی تائید اور شرکت اور اس میں

حاضری حرام ہے اور اس کی اعانت گناہ اور اس میں قریب ہونا ایمانی کے لئے ذمہ قاتل، رغبت کرنے والوں کو چاہئے کہ اس کی رغبت کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس سے جدا رہیں اور ایسی مجلس سے اور اس کی تائید و شرکت سے بچیں۔

ابوالکاسم سید و خاں الدین  
حنفی سنی قادیانی رحمۃ الہی  
عفی عنہ بالنبی الہی

العموری مثل هذا المجلس القبيحة حرام والمعدومة فيها التمسرة بها مسم قاتل للامان فليكن من المتأخرون وحقنا الله تعالى ايانا وجميع المؤمنين للمفارقة والاجتناب عن مثل هذا المجلس والتأخير والشك فيہ۔

حررة فقير الى سيد المرسلين ذى المصائب  
المدعوية سيد محمد نجات الدين حسن  
الحنفى السنى الرجعتى البهادرى  
عفى عنه البهادرى۔

(۴۴) اصواب من اجاب۔ فقیر محمد نجم حنفی قادری رضوی مدرس اولی مدرسہ فیض الفریار آگہ

### تصدیقات علمائے کانپور

(۴۵) الجواب صحیح و صواب والمحبیب محمّد ومثاب فمقہ العقید الی اللہ تعالیٰ عبید اللہ عفا عنہ ما جئنا المدرس بالمدرسة فیض احمدی فی الکافور۔

(۴۶) اصواب من جاب واللہ بحجۃ اعلیٰ بالجواب دینے والے نے درست فرمایا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، یہ جواب اس قابل ہے کہ اس کو کاغذ پر سونے سے لکھا جائے (ت)

الرزاق  
محمد عبد القادر

نمقہ محمد عبید الرزاق عفی عنہ المدرس مدرسه  
مداد العلوم فی الکافور۔

(۴۷) الجواب صحیح والمحبیب نجیب، حررة العقید الی اللہ ایمان المدعو محمد سید اب  
الحسنى السنى النقشبندى المجددى الا فاقى فضل روحانى المدرس بالمدرسة رانعلوم

فی الکافور غفر له ولما تحفه العفور بحرمة صاحب التاج والمعراج واللواء العقو  
فی التمام المحمود عبیه وآله واصحابہ الصلوٰۃ والسلام من ملک المعمود۔

یاران فضل حق  
بابر پیر سلیمان

## تصدیقات علمائے سندھ حیدرآباد

(۴۹) فاضل مجیب نے جو تقریر فرمایا ہے وہ صحیح اور سچی ہے واقعی اس قسم کی مجالس اور جو لوگ اہل بدعت و ہجو سے ہیں ان سے دُور رہنا ضرور چاہئے اس واسطے کہ ان کی ملاقات اور ان کی مجالس میں جانا علامت ضعف ایمان



اور سندھ کو بخیر طواف الہیہ کے لیے نعوذ باللہ من ذلک اللہم احفظ

منہم بجاء نبیک المصطفیٰ ورسولک المسقیی، آمین

یا سراب الغائبین۔ احتراماً لہذا نور محمد السندی الحیدر آبادی

## تصدیقات علمائے محمود آباد ضلع سیٹاپور

(۵۰) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا رَیْبَ بَعْدَہٗ،  
 اما بعد بیشک ایسی مجلس مقرر کرنا جہنم فریہ اور سخت حرام و نادر ہے، مسلمان کی ترقی ہرگز اس میں نہیں ایک  
 صحیح واقعہ پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر ائمہ متین سے ناگہم فاروق بخلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور چنی پر آرام فرماتے ہیں کہ اس کے شان بدن اقدس پر ہی ہر ہر سب سے ہیں امیر المومنین  
 کو بے اختیار رونما آگیا عرض کی یا رسول اللہ! قیصر و کسری کا فرق مجھ سے نصاریٰ اس ناز و نعمت میں اور حضور اللہ  
 کے رسول اس تکلیف و محنت میں فرمایا، اسے علم کیا تو راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے کثرت  
 فقر و امیر المومنین فاروق اعظم باوصف فتوحات عظیم کے جب بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں کہ وہاں کے  
 پادریوں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بلایا تھا، حالت یہ ہے کہ پیش و شماں اونٹ پر غلام سوار اور چٹا بچہ دست اقدس  
 میں اونٹ کا ہمارا بدن مبارک پر چڑھے گا گنا جس میں متعدد دستہ پونہ۔ اگر ایسی مجلس کے لوگ جو درج سوال ہیں  
 اور جان و مال سے انہی ظلم میں شرکت کو تیار ہیں حضرات صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے کس کس  
 طرح ہنستے اور اچنی تھکتے بلکہ دل میں تو اب بھی کہتے ہوں گے کہ وہ یگستاخی جھاکش ناز و نعمت کے منہ سے کیا جانیں  
 یہ ظلم عجیب اور ظلم و ترتیب و آراستگی و تہذیب کچھ دانایان یورپ ہی کو نصیب، ان خیالات فاسدہ کے  
 دل میں نہ آنے کے لئے تو ہمارے سلطان ہفت کشور شائع روز مشرق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے،  
 لا تب لمسوہتم المؤمنین کے پاس نہ بیٹھو، ان سے دُور بھاگو، انہیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وہ تمہیں



فقتہ میں نہ ڈال دیں۔ معاذ اللہ کہیں حضور کے خیال متبدل نہیں یہ بات نہ آئی تھی کہ ہمارے میل جول سے بد مذہب ہدایت پائیں گے راہ راست پر آئیں گے نہیں، یہ منع فرمانا حضور کا اذراہ شفقت تھا، جس طرح شفیق باپ اذراہ مہربانی اپنی پیاری اولاد کو آوارہ مزاجوں اور بد معاشرہ کی صحبت و میل جول سے روکے۔ یہ چند نزول فقیر نے محض ذبہ ارباب سنت و عمدہ اصحاب جماعت اخ فی الدین قائم میاں صاحب کے فرٹنے سے لکھے در نامہ اہلسنت مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہر و حاکم اللہ تعالیٰ عن الشیو والاعتداء (اللہ تعالیٰ ہر شر اور دشمنوں پر ان کی بدد فرمائے۔ ت) کے نورانی کلمات عوام تو عوام خواص کے لئے کافی ہیں، مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور فقیر ضعیف کو بھی دعا سے خیر سے یاد کرنا چاہئے،

نعمت اللہ ساونکم بالخیروالحسن ووفقنا  
لما یحب ویرضی وحشرنا فی ظلال  
حیایات الاولیاء الصقریین وتحت لواء  
سید المرسلین وصلى الله تعالى وسلامه  
على خاتم النبیین محمد وآله وصحابة (ت)

احمیین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد اسماعیل سنی حنفی قادری محمود آبادی الحال پیش امام رسالہ نمبر ۱۰ دہلی۔

(۵۱) ذلک کذلک - جناب علی مدرس مدرسہ اسلامیہ محمود آباد۔

(۵۲) ذلک کذلک - خادم طلبہ محمد عبداللطیف مدرسہ اسلامیہ محمود آباد و پیش امام جامع مسجد محمود آباد۔

تصدیق حامی سنت حاجی بدعت جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب آبادی زیت کارم

۱۳۱۵  
محمد  
عبدالرحیم

(۵۳) الجواب صحیح - کتبہ عبدالرحیم بن پیر شمس السنی لجنۃ القادری المتشبدی

امام احمد آبادی المدرس الاول فی المدرستہ القادریتہ۔

تصدیق ناصر سنت قانع بدعت مولانا مولوی ابوالساکین محمد ضیاء الدین صاحب بنیہ مجرم

(۵۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ العزیز التکریم والصلوة والسلام علی حبیبہ و آلہ و سلم،



حاصل کرتے ہیں اہل سنت میں بائیس سنت ہیں کہ بزرگان دین مثل حاجی لہذا اللہ صاحب تہی سہ مونس فضل الرحمن صاحب قدس سرہ کی طرف اپنے آپ کو غسوب کرتے ہیں اُن میں علی کرآن کو گمراہ کرتے ہیں جن کا سبق ہر تہی دُنیا ہی دُنیا ہے گو اہل دین اور بانی شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ مسلمانوں کی صورت بھی نہ رہے سارے طسیرین سنت چھوٹ جائیں فقط برا سہ ہم مسلمان رہ جائیں مگر تحصیل دنیا میں غیر قوموں سے پیچھے نہ رہیں ایسی اغراض سے جو انجین قائم کی گئی ہیں ایسی انجمنوں کے جو ممبر و سرگروہ ہیں ضرور ان سے مسلمانوں کو بچنا فرض ہے اُن کی ٹیٹیں ہاتھوں پر کبھی مسلمانوں کو دریغ نہ ہوتا چاہے قراء وہ قرآن پڑھیں خواہ خوش لمگی سے مثنوی شریف۔ اُن کی مجالس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے، مسلمانو! ان کے شہد میں نہ ہر ملا ہو اسے، مسلمانو! کبھی تم کو بذریعہ شہد ہلاک نہ کر دیں، ان احادیث میجر سے اُن کی حالتوں کو مہربانی کر کے دیکھ لو، اگر ان علامتوں مذکورہ احادیث سے اُن میں کچھ بھی شائبہ پاؤ اُن سے کہ سوں جدا رہو۔ منتخب کنز العمال میں ہے،

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آئیگا کہ مرنے تو اُس وقت کے آدمیوں کے آدمیوں کے سے نہ ہوئے اور ہوں گے دل اُن کے دل شیطانوں کے غریزہ، لوگ نہ بچیں گے اور نہ بچائیں گے بُری بات سے، اگر پیروی کرے تو اُن کی تباہ کر دیں وہ تجھ کو۔ اور اگر امانت رکھے تو اُن کے پاس، خیانت کریں بچے ان کے شوش ہوں اور جوان اُن کے چاٹک اور جیباک، بڈھے ان کے نہ بچل بات کا حکم کریں نہ بُری بات سے منع کریں، سنت اُن میں بدعت ہو اور بدعت اُن میں سنت۔ اور جو اُن میں سے صاحب حکم ہوں خواہ وہ عالم ہوں یا حاکم گمراہ ہوں۔ پس ایسے وقت میں غلبہ دے گا اُن پر اللہ شریروں کو اور مقرر کرے گا اُن پر شریر حاکموں کو، پس نیک لوگ جوان میں ہونگے پکاریں گے مگر کوئی اُن کی نہ سنے گا۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
قال یا ثقی علی الناس زمان وجہہم  
وجوہ الادعیین وقلوبہم غلوب الشیہین  
سعاکین لئلا ماء لا یرعون عن قبیحہ  
ان تابتہم واربوک و ان ائمتہم حاکمک  
صبہم حاکمک و شایبہم شایبہ  
و شیخہم لایامر بالمعروف و  
لا ینہی عن المنکر، السنة فیہم  
بدعة والبدعة فیہم سنة، و  
ذوالامر منہم غاومہم ذلک یسلط  
اللہ علیہم شرارہم قیادہم  
خیارہم فلا یتجانب لہم۔ رواہ  
الخطیب۔

عن عابن الغفاری عن النبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم بادر و بالاحوال  
مستأما مرة السفها و كثرة الشرط  
وسیم الحکمو و احتفاناً بالدم  
وقطیعة الرحیم و نشو  
یتخففون القران مزامیر  
یقدمون احدہم یعنہم  
وان کانت اقلہم فقہا  
روا الطبرانی فی الکبیر.

عابن بنی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے  
عمل کر لو یعنی پھر نیک عمل کرنا دشوار ہو جائے گا، حکومت  
اور مارت بے عقلوں کی ہو، زیادتی چڑھیوں کی ہو،  
اور حکم حاکم بکے یعنی جس نے رشوت دے دی اپنے ہوائی  
حکم حاکم سے حاصل کر لیا اور یہ مع حکم یا کسر اگر چاہائے  
یہ معنی ہوں گے کہ حکمت کی بات کو اہل حکمت سمجھیں اور  
دن دنیا کے عوض بکے، خون کرنے کو بکلی بات سمجھیں،  
خویشی اور اقربا سے قطع اور جدائی ہو، ایسی پیدائش  
پیدا ہو کہ قرآن کو بانسری کی آواز سمجھ کر ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائیں کہ وہ کانے کے طور سے ان کو سنائے گا، کچھ قرآن  
کی بیعت اسے ناز روز و زکوٰۃ مع دشمن اور محول و عوام میراث وغیرہ مسائل کے بیان کرنے پر ان سب میں سے  
بہت ہی کچھ رکھتا ہو اُس سے سنیں گے، ان سے دلے باز رہیں گے۔

عن عمر و عن النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم اتانی جبریل انھا قتل انا اللہ و  
انا الیہ رجعون قلت ارجل انا اللہ و  
انا الیہ رجعون فسم ذاک یا جبریل  
فقال انت امتك مغتنة بعبدك  
بقلیل من البدھو غیر کثیر  
قلت فتنة کفر او فتنة ضلالة  
قال هکذا ذلک سیکون قلت  
ومن امت ذاک و اما تارک فیہم  
کتاب اللہ قال بکتاب اللہ یضلون  
و اول ذلک من قبل قراۃہم و

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبریل  
علیہ السلام تھے کہ کہا انا اللہ وانا الیہ رجعون یعنی تحقیق  
ہم واسطے اللہ کے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرنے والے  
ہیں یہ ایک گمراہی ہے جس کو تکلیف اللہ مصیبت کے وقت  
کہنا موجب دلچ بلا اور ترقی حسنات ہے لہذا میں نے  
بھی کہا ہاں انا اللہ وانا الیہ رجعون مگر اس وقت اس  
کے کہنے کی کیا وجہ ہے اسے جبریل۔ کہا آپ کی اُمت آپ  
کے تھوڑے ہی نماز بعد قتل میں مبتلا ہوگی، میں نے کہا  
فتنہ کفر کا یا گمراہی کا، کہا سبھی کچھ ہو گا یعنی بعض مرتد بھی  
ہو جائیں گے اور بعض گمراہ بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم





اگر آنکھوں میں نورِ ایمان ہے تو یہ محترم فتویٰ دیکھو مقدس و مقبول فتویٰ علامہ دورانِ امام اہل ایمان جناب مولانا مفتی حاجی قاری حضرت شاہ احمد رضا علی صاحب قبلہ بریلوی ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ و منہج مسلمانین لطول سیرتہ کا تحریر شدہ ہے۔ یہ وہ دکنِ عظیم اسلام ہے کہ ہمیشہ نصرت و احیائے دین متین میں فرید اور ماتت و ازالہ بدعت و فساد کفر و شرک میں وحید ہے۔ آپ کے علم و فضل کی تہری علامہ ہندوستانی کے اور محاکم میں بھی جاری ہیں، آپ کے فیوضِ حلیہ کا لقب تمام عام میں چمکتا ہے، کشتی دین و اسلام کے آپ ناخدا ہیں، اہل سنت و جماعت کے پشت و پناہ ہیں، آپ نے پنی عمرِ شریف کا اتنا حصہ حمایتِ مذہبی ہی میں صرف کیا، اہمیت دینی کے سوا ایک ساعت بھی کسی دُرِ کام کی طرف توجہ نہیں فرماتے، اسلام و مسلمانین کو فائدہ کثیر پہنچاتے ہیں، ہر مہینے دُور دُور سے سیکڑوں باستغاثا آتے اور جوب باصواب سے مزین کر کے روانہ فرماتے ہیں، نامور علمائے مکہ معظمہ و مدیرہ منورہ آپ کے فتوے سے موافقت کرتے اور آپ کی جلالت و تبحر علمی کو مانستے ہیں، علامہ وحید فاضل فرید آپ کی جناب میں تحریر فرماتے اور موجودہ صدی کا محمد مانتے ہیں، القابِ حلیہ سے طبق کرتے، طرح طرح دعائیں دیتے، اور آپ کے مدارج سے حیل القدر مضاعفے عرب و طب اللسان رہتے ہیں، مولانا شیخ عبدالرحمن دہلوی مدرسِ حرمِ مکہ مکرمہ مجدد بیانِ مدارج کثیرہ فرماتے ہیں،

الذی شہد لہ علماء اللہ احیاء و نہ  
السید الفرد الامام، سیدی و صلاحی الشیخ  
احمد رضا خان البریلوی۔  
تو مولانا سید اسماعیل بن علیل آفندی صاف کتب عدم کہ معتقد بعد بہت سے مدارج و ذکر اسم گرامی العفروت  
عظیم البرکت فرماتے ہیں،

وقد شہد لہ عالمو مکہ بک و لولہ یک  
بالسجل الاسود لما وقع منہم و لک بل اقوال  
لوقیل فی حقہ اہ مجید دھدا لقرنت  
لکان حقاً و صدقاً  
علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دیتے  
ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو سچے مکہ  
ان کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر ان  
کے حق میں یہ کہی جلتے کہ وہ اسی صدی کا مجدد ہے تو  
بالترقی و صحیح ہو۔ (مت)

ص ۸۳	کتبہ نمبر ۱۰ لاہور	تصدیقات علماء مکہ مکرمہ	سہ سام البحرینی
ص ۵۱	۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰

اسی طرح علامہ نے مدینہ منورہ بھی آپ کے مداح ہیں اور کئی جلیل القدر فاضلوں نے اہل حریمین سے کئے ہی علوم میں آپ سے سندیں لیں اور کئی حضرات نے بیعت بھی فرمائی، ذلک فصل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ یہ مسئلہ کیا ہے بڑا امتحانِ حدیث ہے جو سنتی ہر گاہ وہ اس فتوے پر حامل رہ کر قبرِ مونی سے بچے گا، اور اگر نفسِ امارہ کی شامت یا، بخانِ پنے سے کافرِ نفس میں شامل ہوا ہو اور فتوے دیکھنے کے بعد کافرِ نفس کی شرکت سے تائب ہو، تو ماشار اللہ جیسا کہ اپنے ہاتھوں سے دروازہٴ دوزخ کھولا تھا، لاہرم امید قوی ہے کہ اس کی توبہ کو مونی تھالے جل بدرِ مغناج درِ جنت بنا دے کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

النائب عن الذنب کمن لا ذنب له ۱  
گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں (ت)

بلکہ بمصداق اس آیت شریفہ کے،

الَّذِينَ تَابُوا مِنْ ذُنُوبِهِمْ وَاعْتَمَلُوا الْحَسَنَاتِ لِيَبدِلَ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۲  
مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے  
تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدلے گا  
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (ت)

خداوند! تو توفیقِ رفیع گردانے است، عرض اہل سنت و جماعت کے ہیں اس طوفانِ بے پایاں سے بچا بچا، مستید الشافعیین آمین یا رب العالمین!

آج میری ذمہ قسمت کہ یہ مقدمہ جس فتویٰ شہرِ گزٹل کا ضیاء دار سے برادرِ دینی و محبِ یقینی اخوی لی اللہ تعالیٰ سنت، حاجی ملتان پٹویری فقیہ، ندوی مشکین، دافع الفتن مولانا مولوی محمد قاسم صاحب دام بالعز والرفع والجلالہ ومن کل سورہ وشرعہ ووقادہ نے بغرض تصدیق و تصویب اس نامزد اسگبار گاہ و احمد رضا کے پاس بھیجا اور اپنے نامہ نامی و صحیفہ سبھی میں تحریر فرمایا کہ ماقول و دل اور اپنے مہر و دستخط کر کے سید صاحبِ کلمۃ نزد محبِ سنت، عبدودیت، سر تاجِ اہل سنت، حاجی دین مبین، قاطعِ جویش البتہ میں جناب معنی القاب حضرت غوثی حاجی حکیم محمد لعل خاں صاحب کے دستِ کر کے بھیج دینا کہ وہ ان طبع ہو جائے، واللہ فقیر اس پُر انوار غورِ شہید سے مقبول و پیکارِ فتوے کی تحسین و تصویب کے کب لائق و حقدار، مگر مگر قاضی صاحب والا مناقب اعلیٰ مناصب دام بالعز وحب کی تعمیل کے لئے اتنے پر کفایت کرتا ہوں!



با جواب جواب دینے والے عالم نہایت فہم و درک والے  
علامہ وسیع تحقیق والے، موجودہ صدی کے مجدد  
مولانا احمد رضا خاں نے جو جواب دیا وہ حق و  
صواب ہے، کتاب و سنت کا یہی حکم ہے، اللہ تعالیٰ  
ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر  
عطا فرمائے اور تمام ہم اہلسنت کو ان کے عمل سے  
قیامت تک یہود و فرما سنے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
اس کا علم تم دعا حکم ہے۔ (ت)



ما اجاب المجيب المصيب العالم العلامة  
الداركة، لهامة دو التحقيق الباهرة  
مجدد الملائكة المحاصرة مولانا احمد رضا خاں  
فهو حق و صواب و ذلك حكم السنة  
والكتاب جزاء الله تعالى عنا وعن جميع  
المسلمين خير الجزاء و نعمنا و جميع اهل  
الامة بعلومه الف يوم الجزاء، واللہ  
تعالى اعلم و علمه جبل مجيد اتهم  
و حكم.

عبد المذنب محمود جان سنی حنفی قادری البرکاتی  
کی رہنمائی پیشاوری ثم الحام حود پوری کاٹھیاہاری غنی غنی  
بسمحمد المصطفیٰ النبی، الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علامہ محققین اور فضلاء کے مکتوبین نے اس فتوے  
میں جو کہ تحریر فرمایا وہ قوی مجتہد اور صحیح دلائل  
جہاد قرآن و حدیث سے جواب دیا اللہ تعالیٰ  
بروز قیامت ثواب کثیر اور اجر و فرح فرمائے اور  
بد مذہبوں اور مشرکین مردودوں کی مغل کی بنیاد قطع  
کرے اور ان کے منہ دنیا و دین میں سیاہ کرے بکرم  
ہمارے مزار و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے، تو حق خدا کے نزدیک زیادہ سزاوار ہے۔

(۵۸) ما كتب العلماء المحققون، انفسهم  
المصدقون في هذا الاستفتاء و اجابوا  
بالحجج القوية و الدلائل الصحيحة من  
مبشرات كتاب و السنة فاثابهم الله تعالى  
ثوابا كثيرا و اجرا و خير في يوم القيمة  
وقدم الله تعالى ناس المبتدعين و محافظي  
المشكرين المطهرين و سود الله و جوهه في الدنيا  
والدين بمحرمه سيدنا و مولانا سيد المرسلين صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فالحق الحق عند الحق.

حرمہ الاشیم عبد الکریم ابن المولوی حامد صاحب مرحوم المغفور مترجم فی بلد دھوراجی۔

(۵۹) الحمد لله على كل حال و الشكر لله على كل نواله و الصلوة والسلام على رسوله سيدنا  
و مولانا و سيدنا محمد و على آله و اصحابه اجمعين آمين و به نستعين، اما بعد اقول يا ثروب  
جواب ان سوال کا عالم محقق و فاضل حق، حضرت مولانا مولوی حاجی آفرین الشریعتی احمد رضا خاں صاحب ابروی نے

وسے ہیں جن کی تحریریں دیکھنے سے معلوم ہوا جو کچھ حق جماسکا اتحاد رکھے۔ اللہ پاک ایسے علمائے دین کو قائم و ترقی درجہ میں رکھے، آمین ثم آمین! چونکہ بمصر اقول لا اله الا انت سبحانک انی کنت من العباد (اگر علماء نہ تھے تو جمال پاک ہر طاقت) کچھ تو یہ ہے کہ آج کل بد مذہب و اولی کا انہار ہو رہا ہے، یہ خوش ہے میں دین اسلام کی کترتی کر رہے ہیں، ایسے چڑھوں کے سر کو جب تک نابود نہ کر دے والے علمائے دین اہل سنت و جماعت جیسے یہ ہمارے اہل حضرت و فریم کہ ان کا نفوس کے توڑنے والے ہیں بدلتی قرآن شریف و با حدیث صحیح و با قرآن فقہائے فصیح کے چند یا آزادی، ہاں ذرا غور کر کے دیکھو صاف کلام پاک صاحب روک شافع محشر کا ہیں راہ راست بتا رہا ہے۔ حدیث اخضر الابرار الحب فی اللہ والبعوض فی اللہ (مترجم علی محبت اور بغض اللہ تعالیٰ کی رضا کئے جونا ہے۔ ست) اللہ پاک جمیع مسلمانوں کو نیک ہدایت بخشنے اور راہ سنت و جماعت پر مستقیم رکھے، آمین ثم آمین!

مکتبہ خدام العلماء والفقراء احقر العباد عبد الحکیم غلط مولوی عبد الحکیم ساکن دھوراجی بابا و اجداد۔ (۶۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ علی ما ھدی والصلوة علی رسولہ المصطفیٰ والہ المبعوثی وعلماہ الذین احکمو انبیان الحق والتقی وقلعو اساس البدع والھوی، اما بعد اس عاجز و احقر خدام العلماء نے تحقیق انہی مشفقان محبوبان کی اذابتہ سے انتہا دیکھی، خداوند کریم ان سب کو اجر عظیم نصیب کرے اور جناب قاضی و حاجی قاسم میاں کو جو خیر خواہ و رشتہ عاشق اسلام و راہل اسلام ہیں جنھوں نے بڑی ہمانشائی کی ہے اور ان کے ہم خواہوں کو بھی ثواب جمل عطا کرے۔

الھیب مصیب ولہ فی الآخرة نصیب۔

حورس احقر العباد محمد طاہر ولد مولوی ایوب علی غنما کا بیٹا وارہ دھوراجی۔

### تصدیق جناب مولانا مولوی غلام محی الدین عرف فقیر صاحب کن راہ پر ضلع سورت

(۶۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ وکفی والصلوة علی سیدنا محمد المصطفیٰ وعلی آلہ واهل بیتہ واصحابہ ابدین اجتہاد و سلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد حمد و صلوة کے واضح و واضح کہ فقیر نے یہ تحقیق انہی محبوبان و مشفقان شفیق کی اذابتہ سے انتہا دیکھی سو حق حقیق ہے اللہ جل شانہ و علم نوالہ ان سب کو اور خاص کر کے جناب برادر بلکہ ازجان بتر دین کے عاشق، اہل اسلام کے خیر خواہ، محبت صادق جناب قاضی و حاجی قاسم میاں اور ان کے معاونوں سب کو جزائے خیر عطا فرمائے حالاً و مالاً بیشک اس زمانہ

پرفتن میں اٹھار کرنا اور حق کو حق کر دکھانا اور اپنے دشمنی برادروں کو بچانا یہ ہر مسلمان با ایمان کا فرض ہے اور یہ قرآنی حکم  
حکم ہے جو اس کو نہ مانے اور اصرار کرے وہ قابل جہنم ہے، دیکھو سورۃ نسا پارہ پنجم،

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ  
و یتبع غیر سبیل المؤمنین فاولہ ماتوا و  
نصلہ جہنم و ساءت مصیرا  
اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر  
کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا رہے پچھلے ہم سے  
اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں  
داخل کریں گے اور کیا ہی بڑی جگہ ہے پلٹنے کی۔ اے

پس یہ نمدہ اور کانفرنس اور ایسی ویسی خلافت شرع مجلسیں قائم ہے، اس میں شریک ہونا ہر دینا  
گناہ و کبیرہ ہے، خدا سب مسلمانوں کو بچائے اور توفیق عطا فرمائے، آمین!



الزائم لحر و حق خادم خلق اللہ فقیر صاحب سید غلام محمد بن

بن مولانا مولوی سید نکلت اللہ تعالیٰ عنہا بدست خود

(۹۲) بحمد اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ العلیم العلام و علی نبیہ و آلہ و صحبہ الصلوٰۃ والسلام،  
اتحاد بعد میں ناچیز اس لائق نہیں ہوں کہ ایسے علماء کے فتوے پر تصحیح لکھوں اور میری تحریر سے فتویٰ کچھ زیادہ  
معتبر ہو مگر دو باتوں نے مجھے کہنے پر آمادہ اور لڑائی و دوائی ایسا تو راہ ایمانی کے اصرار نے اور دوسرے  
اس امید نے کہ علماء راسخین کی متابعت اور مشابہت سے مجھ گنہگار کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو جائے اور صر  
ان کے پیچھے پیچھے جنت الماویٰ کروں

لہذا لکھتا ہوں کہ

علماء و فقہاء کرام سب جہاد فتویٰ دیا وہ صریح حق ہے  
اور میں اللہ تعالیٰ جلیل کا نہایت ضعیف بندہ  
محمد بن سائف اسٹیمیل مرحوم، صلوٰۃ و سلام  
اللہ تعالیٰ کے نبی، ان کی آل و اصحاب پر  
۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۱ ہجری میں تحریر کیا گیا۔ د۔ ت.

ما فتی، لعلاء العظام و الفقہاء لکرام فہو  
حق و صحیح و انا اضعف عباد اللہ الجلیل  
المحمود بن المحافظ لاسنہیل المحفور  
المرجوم متابع لاقوالہم و فتوئہم فی ہذا  
المرام و الصلوٰۃ علی نبیہ و آلہ و صحبہ  
و سلام و کان ذلک فی ۲۵ من شہر  
ذی القعدۃ المحرم من السنۃ الہجریۃ۔

## تقریظ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب ملتان

درست ہے جو اس مسئلہ میں جواب دیا مولانا غلام  
یحیٰ کے زندہ تھا سارے رنگارنگ قلم کے امام، پرمیز گاروں  
کے مہر دار، اس صدی کے مجدد و فاضل بریلوی سنے۔  
اللہ تعالیٰ مسلمانوں و عیسائیوں کو ان کی درزی طر سے متمتع  
کرے کہ اس جیسی بڑی مجلس کی تائید و شرکت ممکن ہے  
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان مسلمانوں کے سرا  
کاروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے وہ رحمتِ خدا  
سے محروم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں و  
عیسائیوں کو توفیق دے کہ ان مجلسوں کی شرکت سے بہرہ ارجیں  
اور اسی کی طرف توفیق سے اور وہ چھاسا تھی۔

(۶۳) قد اصحاب ما اجاب مولانا غلام وحید  
العصوفیہ الدہرا امام الفقہاء من اہل تہذیب  
مجدد العاشۃ المحاصرۃ الفاضل العریضوی متع  
اللہ المسلمین والمؤمنین بطول بقائہ فی ہذہ  
المسئلۃ بان التائید والشکرۃ فی مثل ہذا  
المجالس الشیعۃ ممنوع کما قال اللہ تعالیٰ  
لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون  
المؤمنین ومن یفعل فلیس من اللہ فی  
شیء۔ و قد اللہ تعالیٰ یا نا ولیا نزل السابغ و  
المؤمنین لفارقتہ والشکرۃ من ہذا المجالس و  
الیہ التوفیق وہو احسن رفیق۔

حرر العبد الحق فی الہو المقبول غلام رسول ملتان

## تقریظ علما سے مراد آباد

(۶۴) الحمد للہ علی الخیر سقطت و الی العلیم ظہرت بیشک بدار تیاب جواب صحیح و موافق، ایسے  
مجالس کا انعقاد بد نزع حرام، جو دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں یہ ایسوں ہی کا کام، اس میں بدل جاد و مال  
تو کجا نفس شرکت ہی ناروا۔ تو بہب، پیچہ، تشیع کی مجموعہ مرکب کہیں اپنے زہریلے اثر سے نیچے ہلاک نہ کر دے،  
اپنے بیان کی خبر لے۔ فرق بدعت و ہابیہ، نیا چہرہ، مردانہ وغیرہ ضالہ کے ساتھ مجالست و مجالست ہرگز ہرگز  
جائز نہیں، جسے وہ ترقی سمجھے وہ عین تنزل ہے، دار فانی کے عیش و تفاخر کو پیش نظر رکھ کر نعیم آخرت کو بھل دینا  
بیشک مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں وہی اصل و انفع ہے جو اُن کے لئے اُن کے رب تبارک و تعالیٰ نے اور  
حضور پر نور شافع یوم النشور سے اللہ تعالیٰ عید و سلم نے فرمایا جیسا کہ حبیب معظم و مخموم مصیب مد ظہم الہ قدس نے

میرزا فرمایا، مفتی صاحب موصوفہ العصر کا علم و فضل خواہر و آشکار۔ جس سے ہدایت کے پٹے انکار عالم میں نمودار۔ اصل تو یہ ہے کہ حضرت والا کی ذات یا برکت ہرگز کسی و اصفت کے وصف اور مروج کی مدح کی محتاج نہیں جبکہ اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک شہر مدینہ مطہرہ اور مکرّمہ کے علمائے عظام و فضلاء کے کرام نے ایسا گہرا احترام فرمایا کہ جس کا بیان جیلہ تحریر سے باہر، میں یہ بھی کیوں کہوں یہ اکرام علمائے بلاد میں نے فرمایا، میں نہیں بلکہ یقیناً یہ مجد و شرف اُسی آقا سے نامزد برکار ابد قرار فدا روجی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقار سے ہے جن کے صدق میں ہر ذی عزت و ذی عزت بنا، جس کو رحمان سے ملا، وہ وہی، کتاب رسالت میں جنہوں سے بعضے مقربان درگاہ علیا متع اللہ اسلمین بطول بقائہم کو عالم رویا میں اپنے نور پار جلو کی جھلک دکھا کر زبان فیض ترجمان سے رشتہ فرمایا کہ، محمد رضا کی خدمت میں قبول ہیں۔ "والحمد للہ علی ذلک۔" اور بات سنت پر لازم کہ حضرت مجدد مروج کے فتوے کے موافق عمل و مائیں اور بدعتیہ و بدعتیوں کی سمکت سے اجتناب رکھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر قائم رکھے، آمین ثم آمین، و الحمد عو سانا الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام الاتقان الاکملان علی سید المرسلین شہید المذہبین سراجۃ لعاشقین و ایدہ و صحبہ الطیبین صاھرین کلہم اجمعین الی یوم الدین۔



حرر العبد المذنب لا حول ولا قوۃ الا باللہ محمد عابد بن علی علیہ

(۶۵) الجواب صحیح و صواب و المحیط للعظم المکرم مصیب و مناب۔

فقیر البرکات عبید المصطفیٰ سید احمد عقرانہ العبد

(۶۶) الجواب صحیح۔ حقیر سید احمد علی مفتی منہ

### تصدیقات علمائے سنی بھیت

(۶۷) جو کچھ حضرت شیخ الاسلام و المسلمین عون الاعناف والدین امام علمائے اہل سنت، عالم کتاب و ملت، عارف باللہ، نائب رسول اللہ، مجدد مائتہ حاضرہ، صاحب حجۃ قابرہ، مؤید غمت طاہرہ، سیدنا و مولانا الحاج اعظم حضرت مولوی احمد رضا جان صاحب دامت برکاتہم و متع اللہ المسلمین بطول بقائہم نے دوبارہ مسئلہ ہاتھ پر فرمایا، وہ سب حق و صواب ہے اور حق باک تبارع ہے، مسلمانوں کو اس پر عمل لازمی ضروری، اور عداوت اس کا ضلالت موجب ہلاکت، واللہ تعالیٰ علو و علمہ حل مجدداتہم و احکم و هو انہادی محرمہ المسبی الکافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فقیر قادری حکیم عبدالاحد الشہیر بسطون الرافضیین خادم و مدرس مدرستہ الحدیث

پہلی بحیثیت ابن علامہ اور مدارشہ فقیرہ امجد حضرت مولانا وحی احمد صاحب قبلہ محدث شہر قادیان قدس سرہ اعلیٰ۔  
 (۶۸) حضرت عظیم البرکت عالم، اہل سنت قاصح بدعت و محی سنت مولانا و بابا الفضل المولوی احمد رضا خان صاحب  
 متع اللہ المسعین برقاۃ کا جواب صحیح ہے۔  
 حررہ العبد الحقیر ابو سراج عبدالحق رضوی طنی عنہ۔  
 (۶۹) الجواب صحیح، والمجیب الفاضل نجیم۔  
 فقیر قادری حبیب الرحمن مدرس مدرسۃ الحدیث شہر سلی بحیثیت۔

### قصیدات علمائے شاہجہان پور

(۷۰) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْمَجِیْدِیْ وَعَلٰی اٰلِهِ  
 وَاصْحَابِهِ السَّادِیْنَ هَمْ ، سَانِیْدُ الْهَدٰی ، اَبَا بَعْدِیہ فترتے عالم اکمل فاضل اجل عالمی دین غرا حضرت مہستا  
 شہرہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کا دیکھنے میں آیا، نہایت صحیح اور درست پایا۔ بلا سہید یہ مجلس مجلس اعلیٰ، مکان در طریب  
 سے دین اور دنیا دونوں برباد کرنے والی۔ اگر مسلمان ان کی صحبت اور معاونت اور شرکت سے باز نہ آئیں گے تو  
 بالیقین اپنے دین و دنیا دونوں ہر ایک میں گم ہو جائیں گے، چنانچہ دیکھا تو سبحانہ تعالیٰ نے ا

لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
 يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ ف  
 تَفْسِيرُ مَرْحُومِ اَمِيَّانِ تَحْتَ هَذِهِ الْاَيَّةِ الْكُرْمِيَّةِ  
 وَالْمُرَادُ بِمَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْمُنَافِقُونَ  
 وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَالظَّالِمَةُ وَالْمُبْتَدِعَةُ  
 وَالْمُرَادُ بِنَفْيِ الْوُجُودِ اَنْتِ نَفْيِ  
 الْمَوَادَّةِ عَلٰی مَعْنٰی اَنْهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْتِ  
 يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ ، وَحَقُّهُ اَنْتِ يَمْتَنِعُ  
 وَلَا يُوجِبُ دَبْحًا اَللّٰهُمَّ ، وَابْصَافِيْهِ

تم ایسی قوم نہ پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر  
 ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے  
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منافقوں سے  
 محبت کریں، رُوح البیان میں اس آیت کریمہ کے  
 تحت فرمایا، اللہ و رسول کے مخالف، منافق، یہود  
 فساد، ظالم، بدعتی لوگ ہیں۔ اور نہ پائیں سے  
 مراد محبت و تعلّق کی نفی ہے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے  
 اور اس سے بچنا لازم ہے، بہر حال اس سے  
 باز رہے، ختم ہوا۔ اور اسی میں ہے

سُورَةُ الْاَنْكَاثِ الْاَكْرَمِ ۲۲/۵۸

سُورَةُ الْاَنْكَاثِ الْاَكْرَمِ ۲۲/۵۸ (التفسیر) تَحْتَ آيَةِ ۱۲/۵۸ الْمَكْتَبَةُ الْاِسْلَامِيَّةُ لِمَا جِيَا الْحَاجَّ يَا ض ۹/۴۱۲



یسیر فظاظک من جمیل، لیس کل المیل ویتمالك  
 علی مصاحبتهم ویتعقب قلبه وقالبه فب  
 ادخال اسرور عینهم ویستنهف  
 من جبل والمخیل فی جلب المجمع الیهم  
 وینتهم بالتری سربهم وانشاء مکة  
 ف غیهم ویمد عینیه الی ما تمعده  
 به من ترهمة لدیة لغانیة  
 ویعطهم بما توامت الغفوف لدانیة  
 غافلا عن حقيقة ذلک ذللا عن  
 منتهی ما هنالك ویسبغ انت یعد  
 مثل ذلک من الذین ظلموا  
 نتیجہ۔

ساتھی جو تھے پرواہمانہ انداز اپنا کے اور ان میں شامل  
 ہو تے پر روحانی وجہائی تھی ظاہر کرے اور منافع  
 حاصل کرنے کے لئے اس ٹوسے کی عفت و درخسہ را  
 ان کی شکل صورت پر فخر کرے، ان کی گراہی میں  
 شرکت کرے اور دنیاوی امیرانہ سہولیات پر امید  
 لگائے اور ان کے موحی میل پر رشک کرتے ہوئے  
 اس کی حقیقت و کجی اور نتائج سے بے فکر  
 ہو جائے تو ایسے لوگوں کو ظالموں میں شمار  
 کرنا مناسب ہے دت۔

اس شاہجہان پور میں عرصہ چودہ پندرہ سال کا ہوا ہو گا کہ اس تدویر نے مجلس قلم کی قلمی مکہ و قریب ہجرت  
 ساتھ ہزار روپیہ نقد اور دیہات اور جائیدادیں وغیرہ حاصل کیا کہ اتنا کسی شہر سے حاصل کرنے کا سنا نہیں گیا  
 اور سب غور و برد کر ڈالی یہاں تک کہ طلباء جو در سہ تدویر میں پڑھتے جاتے تھے قرآن سے غوراک کی تنخواہ  
 لے لیتے تب داخل کرتے، اسی وجہ سے مولوی سیح الزمان خاں صاحب اور اعجاز حسین صاحب و فیضان سے  
 علیحدہ ہو گئے اور فقر سے اور اہل تدویر سے کئی گھنٹے مباحثہ رہا انھوں نے تسلیم کیا اور مدد کیا کہ ہم غیر مقدور  
 اور دباہیوں اور رافضیوں اور پھر یوں کو اپنا شریک نہ کریں گے اور پھر بھی انھوں نے شرکت ان فرقہ باطلہ کی  
 قائم رکھی، اس سے بڑھ کر کیا قریب ہو گا اب ان شہروں میں ان کا داؤں چلتا نہیں انجان شہروں میں جب کہ  
 قریب دبی دنیا اور دین کی اختیار کی ان شاء اللہ تعالیٰ سچے مسلمان تو بعد علم کے ان کے قریب میں ہرگز  
 نہ آئیں گے۔

علیہ السلام  
 محمد بن علی

حورہ انطالی محمد یاسست علی شاہجہان پوری عفی عنہ  
 (۱) اصحاب من اجاب۔ العبد نور احمد عفی عنہ







ابن شیرینہ سنت عمدہ المتکلمین سید السلیل حضرت ابو اوقت مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول مرحوم مغفور رامپوری

### (۷۶) تصدیق جناب مولانا مولوی محمد علیم صاحب میرٹھی ترید مجددؑ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (جل وعلا) ومصليا ومسلما معحدثا (سبح الله عليه  
 دھیلے) اما بعد کا ثبوت دار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلمانان کا تحریک و ارک ایک تعلیمی  
 انجمن ہے، مسلمانوں میں علوم کی روشنی پھیلانے اور ان کو جہالت کے قعر مذلت سے نکالنا ایک ایسا ضروری و اہم امر  
 جس کے متعلق قرآن عظیم میں یوں وارد ہوتا ہے:

وَلَكِنْ مَنكُمْ اِمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْهُدَى وَيَأْمُرُونَ  
 بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف  
 بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں۔ (ت)  
 نیز ارشاد ہوتا ہے:

يُوفِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مَسْكُومًا وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 الْعِلْمَ وَدَرَجَاتٍ  
 اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو مسلم  
 دیا گیا اور جتنے جہت فرمائے گا۔ (ت)

طلب علم کے متعلق قرآن صریح ہے، کان ویا کون سے، نہ تو نے یہ علم ہوتا ہے کہ:  
 طلب العلم من رتبة على كل مسلم ومسلمة۔ علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔ (ت)  
 نیز، اطلبوا العلم ولو بالبيع (علم حاصل کرو چاہے بچھین جانا پڑے۔ ت)  
 لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہاں علم سے مراد کون سا علم ہے کیونکہ دینہ العلم حضرت سیدنا مولیٰ علیؑ کرم اللہ  
 وجہہ کا ارشاد ہے کہ:

العلوم خمسة: الحققة ثلاث واطلاق الابدا  
 والهندسة للبيان والحق للمعاني  
 والعلوم بلزما ماض كذا في مدينته  
 علوم پانچ ہیں، فقہ، دین کے لئے۔ طب، بدنی  
 کے لئے۔ ہندسہ، عمارت کے لئے۔ نحو، زبان  
 کے لئے۔ نجوم، زمانہ کے لئے۔ جیسا کہ دینہ العلوم

سبح القرآن الکریم ۱۰۳/۲

سبح ۱۱/۵۸

سبح فواتح الرحموت بزیل المستصفي مسئلة الواجب على الكفاية واجب على الكل منشورات الرضی قم ایران ۶۳/۱  
 سبح كنز العمال حدیث ۲۸۹۹۷، ۲۸۹۹۸ موسسة الرساله بیروت ۱۳۸/۱۰

سبح دینہ العلوم



## (۷۷) تصدیقات علمائے پنجاب

حنایت فرماتے من جناب قاسم میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! وعلیکم السلام ورحمة اللہ۔ یہاں پر استفسار کیا کہ ابوجہل علمائے کرام مہمانِ زیارت شریف سمجھتے ہیں۔ آپ کا دعا گو عرضہ متہ سے بوجہ کرم فرمائی علیحدہ ہے، آپ کے استفسار کے متعلق جواباً گزارش ہے کہ اہل السنۃ کو اہل بدعت کے لئے اشاعتِ مورچہ ایمہ و بدعیہ میں امداد دینی نہ چاہئے، میں چونکہ مفتی نہیں ہوں لہذا اٹھری نہیں رکھتا۔

المفتی المہشتگی الی نہ امداد  
بہر علیشاہ بقلم خود از گورٹہ



(۷۸) الجواب صحیحہ والمجیب مصیب۔ حررہ الراہی الی لطف ربہ القوی  
عبد النبی الامی السید حیدر شاہ قادری لکھنؤی المتوطن کچھ بھوج المعروف سنہ ۱۳۲۶  
پیر پھڑ والہ النزل فی السککۃ الرزوم ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ

(۷۹) (زمان ہادی اسبیل سید الانبیاء والملائکۃ والرسول رسول الکل عزیز از جان و دل حبیب بسبب پیامبر نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آلہ وصحبہ وسلم بعد ما ہوا لکتوب فی اللوح والعلم فی کل یوم وسیلۃ ولحمۃ و ساعۃ ونفس الف الف مائۃ الف مرۃ الی یوم العلم جزا اہل البیت والجماعت کلم فی السار ہو، پس ایسے مجمع میں شریک ہونا حرام ہے، ہاں ہاں جیسے جنسی رقم خرید کر نا ہو اسے جائز ہے کہ اپنا مال مائیکان کر کے دنیہ میں ناموری پاسے اور گروہ صائنا علیہ واصحابی و سواد اعظم سے خارج ہو کر گروہ اہل البدعہ وان میں اپنا نام لکھوائے،

ما انا کم لرسول فحدودہ وما تنہکم عنہ  
فاستمعوا لآیۃ، ومن کان فی ہذہ اعنہ  
وهو فی الآخرۃ اعنہ  
جو کچھ تمہیں رسول طافرائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو الآیۃ، اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہے (ت)

گتیبہ خاکپاسے سیدنا رسول الرب الغفور احقر عبد الشکور کیسودرازاہی المرحوم مغفور رولوی (د) میاں محمدی شستی حنفی چشتی صابری اویسی و حورا جوی عفا اللہ عنہ۔

رسالہ

# تدبیر فلاح و نجات و اصلاح (نجات، اصلاح معاشرہ اور کامیابی کی بہترین تدبیریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

مسئلہ از کلمۃ کوئٹہ اسٹریٹ نمبر ۶۵ مستولہ جناب حاجی غنشی نعل خان صاحب  
۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

قبلہ و کبرہ حضرت مرشدی و مولائی دام ظلکم اعلیٰ، تمنتے قدمبوسی کے بعد مودبانہ گزارش، التوید کے پرچے  
برائے ملاحظہ مرسل ہیں، ارشاد ہو کہ آج کل مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے اور اہل ترک کا کیا طریقہ ہو؟  
الجواب

بملاحظہ محرمی حامی سنت حاجی بدعت برادر طریقت حاجی نعل خان صاحب دام محمدیم و علیکم السلام  
و رحمة اللہ و برکاتہ، التوید کے چھ پرچے آئے انھیں بلاستیعاب دیکھ گمان یہ تھا کہ شاید کوئی خبر خوشی کی ہو مگر  
اس کے برعکس اس میں دنیا و مافیہ کی خبریں تھیں بے گناہ مسلمانوں پر جو مظالم گزر رہے ہیں اور سلطنت اُن کی  
حمایت نہیں کر سکتی صدر کے لئے کیا کم ہٹنے کو اس سے بھی بڑھ کر ترکوں کی اس تازہ تبدیل روش کا ذکر تھا جس نے  
میرے خیال کی تصدیق کر دی،

ان اللہ لا یغیر ما بقوہ حتی یغیرہا  
بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو گردش میں نہیں ڈالتا  
جب تک وہ اپنی حالت خود بدل ڈالیں۔

اندر اکرم الاکرمین اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل سے ہماری اور ہمارے اسلامی  
بھائیوں کی آنکھیں کھولے، اصطلاح قلوب و احوال فرماتے، خطاؤں سے درگزر کرے، غیب سے اپنی مدد اُتارے،  
سلام و مسلمانوں کو علیہ قاهر و دہے، آمین الرحمن آمین، و حسبنا اللہ و نعم الوکیل، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔  
مگر پہلی نہ چاہتے،

لا تأینسوا من روح اللہ ۱۰ انه لا ینشب  
اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت  
سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافروں کی (ت)

اللہ و احد قہار غالب علی کل غالب اس دین کا حافظ و ناصر ہے،  
وکان حقاً علینا نصر المؤمنین ۱۱ و انتم  
الاعداء ان کنتم مؤمنین ۱۲  
اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا،  
تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (ت)

صور سینا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تراں طاعة من امتی قد درین عس  
الحق لا یضرهم من حد لهم ولا صفت  
خالقہم حتی یاتی امر اللہ و ہم علی ذلک  
غایت ہے  
نیری امت کا یہ گروہ جیش حق پر غالب رہے گا۔  
ان کی مخالفت اور دسوائی کرنے والا ان کو ضرر  
نہ پہنچا سکے گا حتیٰ کہ وہ گروہ اس کا حکم آنے تک  
اس پر غالب رہے گا۔ (ت)

یہاں امر اللہ وہ وعدہ صادق ہے جس میں سلطان اسلام شہید ہوں گے اور دوسرے زمین پر اسلامی

۱۱/۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲/۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳/۱۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴/۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵/۹	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶/۸	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷/۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸/۶	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹/۵	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰/۴	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱/۳	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲/۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳/۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴/۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵/۰	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶/۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷/۰	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸/۰	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹/۰	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰/۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱/۰	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲/۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳/۰	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴/۰	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵/۰	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶/۰	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷/۰	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸/۰	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹/۰	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰/۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱/۰	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲/۰	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳/۰	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴/۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵/۰	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶/۰	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷/۰	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸/۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹/۰	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰/۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱/۰	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲/۰	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳/۰	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴/۰	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵/۰	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶/۰	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷/۰	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸/۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹/۰	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰/۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱/۰	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲/۰	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳/۰	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴/۰	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵/۰	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶/۰	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷/۰	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸/۰	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹/۰	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰/۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱/۰	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲/۰	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳/۰	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴/۰	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵/۰	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶/۰	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷/۰	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸/۰	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹/۰	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰/۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱/۰	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲/۰	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳/۰	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴/۰	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵/۰	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶/۰	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷/۰	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸/۰	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹/۰	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰/۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱/۰	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲/۰	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳/۰	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴/۰	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵/۰	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶/۰	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷/۰	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸/۰	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹/۰	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰/۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

سلطنت کا نام نہ رہے گا، تمام دنیا میں نصاریٰ کی سلطنت ہوگی، اگر معاذ اللہ وہ وقت آگیا ہے جب ترکوں چارہ کار نہیں، شہ فی ہوا کر رہے گی، مگر وہ چند ہی روز کے واسطے ہے، اس کے متصل ہی حضرت امام کاظمؑ ہوگا، پھر سیدنا روح اللہ علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول اجلال فرمائیں گے اور کفر تمام دنیا سے کافور ہوگا، تمام دوسہ زمین پر رخت ایک ملت اسلام ہوگی اور مذہب ایک مذہب، ملت ایک ملت، غیب کا علم اللہ عزوجل کے پاس ہے پھر اس کی عطیہ اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، مگر فقیر جہاں تک نظر کرتا ہے ابھی ان مشاہد اللہ وہ وقت نہیں آیا اگر ایسا ہے تو ضرور نصرت الہیہ نزول فرمائے گی اور کفار و طاعن اپنے کیے پر گرد رکھیں گے، بہر حال بندگی حبیبِ رگ دعا کے سوا کیا چارہ ہے، وہی جو ہمارا رب ہے ہماری حالت زار پر رحم فرمائے اور اپنی نصرت اتارے یعنی جھٹکے جو پہنچ گئے ہیں انھیں پرہیزگاروں کو لانا لاشدائد (خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے۔ ت) کہ ختم فرمادے اور الا ان نصر اللہ قریبت (میں کو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔ ت) کی بشارت سنا دے، حسب اللہ و نعم الوکیل۔

آپ فرماتے ہیں مسلمانوں کو کیا کن چاہئے، اس کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں، اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کے جان و مال جنت کے عوض خریدے ہیں،

ان الله اشترى من المؤمنين أنفسهم و  
اموالهم باث لهم الجنة۔

مگر تم ہیں کہ بیع دینے سے انکار اور دشمنی کے خواستگار، ہمدی مسلمانوں میں یہ طاقت کہاں کہ وطن و مال اہل و عیال چھوڑ کر ہزاروں کوسٹیں جائیں اور میدان جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں مگر مال تو دے سکتے ہیں، اس کی حالت بھی سب آنکھوں دیکھ رہے ہیں وہاں مسلمانوں پر یہ کچھ گزر رہی ہے یہاں وہی جیلے ہیں وہی رہتے، وہی ٹھیکر وہی امنگ، وہی تماشے وہی بازیاد، وہی محفلیں وہی فضول خرچیاں، ایک بات کی بھی کمی نہیں۔ ابھی ایک شخص نے ایک دنیاوی خوشی کے نام سے پچاس ہزار دیئے ایک عورت نے ایک عین و چنان جگر کو پچاس ہزار دیئے، ایک رئیس نے ایک کالج کو ڈیڑ لاکھ دیئے، اور یونیورسٹی کے لئے تو تیس لاکھ سے زائد جمع ہو گیا، ایک رات میں ہمارے اس مجلس شہر سے اس کے لئے پچیس ہزار کا چندہ ہوا، بجلی میں ایک کم دیجے

سہ القرآن الحکیم ۱۱/۳۳

سہ ۲۱۴/۴

سہ ۱۱۱/۹



کے شخص نے صرف ایک کوٹھری چھبیس ہزار روپے کو خریدی فقط اس لئے کہ اُس کے وسیع مکان سکونت سے ملتی تھی، جسے میں بھی دیکھ آیا ہوں، اور مظلوم اسلام کی مدد کے لئے جو کچھ جوش دکھائے جا رہے ہیں آسمان سے بھی اُونچے ہیں، اور جو اصل کارروائی ہو رہی ہے زمین کی تر میں ہے پھر کس بات کی امید کی جائے۔ بڑی ہمدردی یہ نکالی ہے کہ یورپ کے مال کا بائیکاٹ ہو، میں اسے پسند نہیں کرتا، نہ ہرگز مسلمانوں کے حق میں کچھ نافع پاتا ہوں۔ اول تو یہ بھی کہنے ہی کے الفاظ ہیں نہ اسی پر اتفاق کریں گے نہ ہرگز اس کو بنایا ہی گئے، اس عہد کے پہلے توڑنے والے جنسٹین حضرات ہی ہوں گے جن کی گزر بغیر یورپ میں اشیاء کے نہیں، یہ تو سارا یورپ ہے پہلے صرف اٹلی کا بائیکاٹ ہوا تھا اس پر کتنوں نے عمل کیا اور کتنے دن بنایا، پھر اس سے یورپ کو ضرر بھی کتنا، اور ہو بھی تو کیا فائدہ کہ وہ سو ترکیبوں سے اس سے وہ گنا ضرر پہنچا سکتے ہیں، لہذا ضرر رسائی کا ارادہ صرف وہی مثل ہے کہ کروڑ اور سپٹنے کی نشانی، بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں، کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں، اچھے اور برے کی بدگئی کا موقع نہ دیں، ہاں اپنی حالت سنبھالنا چاہتے ہیں تو ان لڑائیوں ہی پر کیا موقوف تھا، ویسے ہی چاہتے تھا کہ ا

اولاً بائستار اُن معدود باتوں کے حق میں حکومت کی دست اندازی ہوا اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے، اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصلہ کرتے، یہ کہ دروں، آپ جڑاٹ سپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں گھر کے گھر تباہ ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں محفوظ رہتے۔

ثانیاً اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت و تجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے، یہ نہ ہوتا کہ یورپ و امریکہ واسطے چٹانک بھرتا بنا کچھ منامی کی گھرانہ کر کے گھڑی وغیرہ نام دکھ کر آپ کو دے جائیں اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی آپ سے لے جائیں۔

ثالثاً ہمیں، بھگتہ، رنگون، مداس، حیدر آباد وغیرہ کے تو گھر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لئے بنک کھولتے، سود و شرع نے حرام قطعی فرمایا ہے، مگر اور سو طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں جن کا بیسیان کتبہ فقہ میں مفصل ہے اور اس کا ایک نہایت آسان طریقہ کتاب کفیل العقیہ الفہم میں چھپ چکا ہے، اُن جائز طریقوں پر بھی نفع لینے کو انھیں بھی فائدہ پہنچتا اور اُن کے بھائیوں کی بھی حاجت برآتی اور اُسے دن جو مسلمانوں کی جائدادیں غریبوں کی نذر ہوتی چلی جاتی ہیں اُن سے بھی محفوظ رہتے، اگر غریبوں کی جائداد ہی کی جانب مسلمان ہی کے پاس رہتی یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان ننگے لوہے بننے لگتے۔

رابعاً سب سے زیادہ اہم سب کی جان، سب کی اصل، اعظم وہ دین متین تھا جس کی رتی مضبوط تھا نے اگلوں کو اُن مدارج عالیہ پر پہنچایا، چارہ دانگ عالم میں ان کی حریت کا سکہ بٹھایا، ناب ششیز کے محتاجوں

بندۂ جوں کا مالک بنایا، اور اسی کے چھوڑنے سے پھلوں کو یوں چاہ دلت میں گرایا فَاَمَّا لِلّٰہِ رَاجِعُونَ  
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دین متین علم دین کے دامن سے وابستہ ہے، علم دین سیکھنا پھر اس پر عمل کرنا اپنی دونوں جہاں کی زندگی  
چاہئے وہ ہمیں بتا دیتا، اندھوا جیسے ترقی کچھ دسے ہو سخت منزل ہے، جسے عزت جانتے ہو اشد ذلت ہے،  
مسلمان اگر یہ چار باتیں نیت کر لیں ان شاء اللہ عزیز آج ان کی حالت سنسنیل جاتی ہے، آپ کے سوال کا جواب  
تو یہ ہے، مگر یہ تو فرمائے کہ سوال و جواب سے حاصل کیا جب کوئی اس پر عمل کرے والا نہ ہو، عمل کی حالت  
ملاحظہ ہو :

**اول** پر یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلہ میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی ہو تو منظور نہیں، اور کپھری جا کر اگر چہ  
گھر کی بھی جائے ٹھنڈے دل سے پسند کر دو گرد بھر زمین پر مٹھن سے دو دو ہزار بگر بجاتے ہیں، یہ آپ کی حالتوں کو  
بدل سکتے ہیں، فہم انتم متیقون (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

**دوم** کی یہ کیفیت کہ اول تو خاندانی لوگ حرم و تجارت کو عیب سمجھتے ہیں اور ذلت کی نوکریاں کرنے  
ٹھوکریں کھانے، حرام کام کرنے، حرام مال کھانے کو فخر و عزت۔ اور جو تجارت کریں بھی تو خریداروں کو اتنا حس  
نہیں کہ اپنی ہی قوم سے خریدیں، اگرچہ پیسہ بہت زیادہ ملے تو یہ بے بیانی کا ہے، اہل یورپ کو دیکھا ہے  
کہ ویسی مال اگرچہ ولایتی کی مثل اور اس سے ارزان بھی ہو برگزینہ نہیں گئے اور ولایتی گراں خرید لیں گے  
اور بیچنے والوں کی یہ حالت کہ ہندو آکر وہ یہ نفع نے مسلمان صاحب چوٹی سے کم پر راضی نہیں اور پھر بھٹک یہ  
کہاں بھی اس سے ہلکا بلکہ خراب۔ ہندو تجارت کے اصول جانتا ہے کہ جتنا تھوڑا نفع رکھے اتنا ہی زیادہ ملتا ہے  
اور مسلمان صاحب چاہتے ہیں کہ سارا نفع ایک ہی خریدار سے وصول کر لیں۔ ناچار خریدنے والے مجبور ہو کر  
ہندو سے خریدتے ہیں، کیا تم یہ عادیں چھوڑ سکتے ہو فہم انتم متیقون (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

**سوم** کی یہ حالت کہ اکثر امرا کو اپنے ناجائز پیش سے کام ہے، ناپچ رنگ وغیرہ بے حیائی یا بیہودگی  
کے کاموں میں ہزاروں لاکھوں اڑا دیں وہ نادر رہی ہے ریاست ہے اور مرتے بھائی کی جان بچانے کو ایک  
خفیہ رقم دینا ناگوار، اور جنھوں نے بیویوں سے سیکر کر لیں دین شروع کیا وہ جائز نفع کی طرف توجہ کیوں کریں،  
دین سے کیا کام، اللہ و رسول کے احکام سے کیا غرض، خنزیر نہ انھیں مسلمان کیا اور گاسے کے گوشت نے  
مسلمانی قائم رکھی اس سے زائد کیا ضرورت ہے، نہ انھیں مرنے نہ اللہ وحدہ قہار کے حضور جانا، نہ اعمال کا

حساب دینا، انا للہ وانا الیہ ساجعون۔ پھر خود بھی لیں تو بنیا اگر بارہ آنے مانگے یہ ڈیڑھ دو سے کم پر راضی نہ ہوں، ناچار حاجت مندوں کے ہتھے چڑھتے ہیں اور جانے دیں ان کی نذر کر بیٹھے ہیں۔

چہارم کا حال ناگفتہ بہ ہے کہ انٹر پاس کو رزاقی مطلق سمجھا ہے وہاں فوکر میں عمر کی شرط، پاس کی شرط، پھر پڑھائی وہ مفید کہ عمر بھر کام نہ آئے، نہ اس فوکر میں اس کی حاجت پڑے، اپنی ابتدائی عمر کہ وہی تعلیم کا زمانہ ہے یوں گزرائی، اب پاس ہونے میں جھگڑا ہے، تین تین بار خیل جوتے ہیں اور پھر لپٹے چلے جاتے ہیں، اور قسمت کی خوبی کہ مسلمان ہی اکثر خیل کتے جاتے ہیں، پھر تقدیر سے پاس بھی مل گیا تو اب فوکر کا پتا نہیں اور ملی بھی تو صریح ذلت کی اور رفتہ رفتہ ذیوی عزت کی بھی پائی تو وہ کہ عند الشریعہ ہزار ذلت، کتنے پھر علم دین سیکھنے اور دینی حاصل کرنے اور نیک و بد میں تمیز کرنے کا کون سا وقت آئے گا، لاجرم نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین کو منہ نہ دیکھتے ہیں اپنے باپ دادا کو سبکی، وحشی، بے تمیز، گنوار، نالائق، بیہودہ، احمق، بے خود جاننے لگتے ہیں۔ بغرض غلط اگر یہ ترقی بھی ہوئی تو نہ ہونے سے کہ وہ درجے بہتر ہوئی کیا تم علم دین کی برکتیں ترک کرو گے، غفلت اتم منتہیوں (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

یہ وجہ میں یہ اسباب میں، مرض کا علاج چاہنا اور مسئلہ کا قائل نہ رکھنا طاقت نہیں تو کیا ہے، اس نے نصیں ذلیل کر دیا، اس نے غیر قوموں کو تم پر جسوایا، اس سے اس سے اس سے اس سے، کچھ یہ وہ اس نے، اور آنکھوں کے اندھے اب تک اس کو نہ سمجھتی ترقی کا دار و مدار دے جاتے ہیں، پانے قوم واسے قوم یعنی ہم تو اسلام کی دہلی گردن سے نکال کر آزاد ہو گئے تم کیوں قلی بنے ہوئے ہو، حاکم فکر حقیقتہً یہ آزادی ہی سمت ذلت کی قید ہے جس کی زندہ مثال یہ ترکوں کا تازہ واقعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اہل الرائے ان وجوہ پر نظر فرمائیں، اگر میرا خیال صحیح ہو تو ہر شہر و قصبہ میں جلسے کریں اور مسلمانوں کو ان چار باتوں پر قائم کر دیں پھر آپ کی حالت خوبی کی طرف نہ بدلے تو شکایت کیجئے، یہ خیال نہ کیجئے کہ ایک چار سے کتنے کیا ہوتا ہے ہر ایک نے یونہی سمجھا تو کوئی کچھ نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص یہی تصور کرے کہ مجھی کو کرنا ہے، یوں ان شاء اللہ تعالیٰ سب کر لیں گے، چند جگہ جاری تو کیجئے پھر خر بوزہ کو دیکھ کر خر بوزہ دنگ پکڑتا ہے، خدا نے چاہا تو عام بھی ہو جائے گا، اس وقت آپ کو اس کی برکات نظر آئیں گی، وہی آیت کریمہ کہ ابتداء سخن میں تلاوت ہوئی ان اللہ لا یغیر لایۃ جس طرح بڑے رویہ کی طرف اپنی حالت بدلتے پرتا زیا نہ ہے یوں ہی نیک روش کی طرف

تبدیل پر بشارت ہے کہ اپنے کرتب چھوڑو گے تو ہم تمہاری اسی ردی حالت کو بدل دیں گے، ذلت کے بدلے عزت دیں گے، اسے رب ہمارے! ہماری آنکھیں کھول اور اپنے پسندیدہ راستہ پر چلا صدقہ رسولوں کے سورج مدینہ کے حب نہ کا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ و بارک و کریم آمین!

خیر، یہ مرتبہ تو ٹھہر چکا ہے، مسلمان ان چار باتوں میں سے ایک کو بھی اختیار کرتے نہیں معلوم ہوتے، مگر ضرورت ادا تک کی مسرت کیے ٹھہرے ہزاروں پڑھے لکھے عساکر سوار بعض غریب کے امرار و روزگار دینا بھر کے و ایمانی ملک نے بھی کوئی قابل قدر حقد لیا وہ جو قومی مدد سے کئے تھے وہ جو لاکھوں پونڈ بھیج سکتے تھے وہ ہیں اور بے پروائی، گویا انھوں نے کچھ سُنا ہی نہیں، انھیں جانے دیجئے، وہ جانیں اور ان کی مصلحت، آپ جتنی کہتے، کتنا چندہ ہوا ہے جس پر جہر ردی اسلام کا دعویٰ ہے، مصارف جنگ کچھ ایسے جگے ہیں، جتنا چندہ جا چکا ہے ایک سال کی روائی میں اس سے زیادہ اڑ جاتا ہے، اب بھی اگر تمام ہندوستان کے جو مسلمان امیر فقیر غریب رئیس اپنے سچے ایمان سے ہر شخص اپنے ایک مہینہ کی آمدنی دے دے تو گیارہ مہینہ کی آمدنی میں بارہ مہینے گزر کر لین کچھ دشوار نہ ہو، اور اللہ عز و جل چاہے تو لاکھوں پونڈ جمع ہو جائیں، یونیورسٹی کے نئے نئے کمرے کے پیٹ کاسٹ کر تین لاکھ سے زیادہ جوڑ لیا اور اس پر سو مل رہا ہے کہ اس کی مقدار بھی چالیس ہزار سے زائد ہو چکی ہے، اور وہ بنی بھی نہیں یہ روپے تو ٹھہرے دیبا نہیں، اے کو اللہ وحید ہمارا کی راہ میں بھیج دیجئے، اسلام باقی ہے تو یونیورسٹی نہ بننا ضرور نہ دے گا اور اسلام نہ رہا تو یونیورسٹی کیا بخشش اسے لگی، بلکہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ اس وقت ہرگز ہرگز ہی نہ سکے گی اس وقت جو گت ہوگی اس کا بیان پیش از وقت ہے اور بالفرض تنگ دل اور پھیل ہاتھ پرایا مال بھی پُور دینے کو نہ ہو تو یہ تمام و کمال روپے سلطنت اسلام کو بقائے اسلام کے لئے بطور قرض حسن ہی دیجئے، اور زیادہ کیا کہوں، وحبنا اللہ وحبہ الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم، و اللہ تعالیٰ اعلم و علیہ حل مجددہ اتم و احکم۔

کتبہ عبد المدب احمد رضا السبزیلو

عفی عنہ بمحمد البی الای صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مہر دارالافتاء مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی

تصحیح کردہ اعجاز الرضوی

از کالمی مقیم دربار داتا صاحب

الجواب صحیح

فقیر حسین احمد العاشق انصاری عفی عنہ المولیٰ نقوی

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد رضا خان قادری عفی عنہ

اصحاب المحبت حوزہ اللہ حواذیث (محبت جواب درست دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کو عجز اور ثواب عطا فرماتے ہیں۔)  
 فقیر مصطفیٰ رضا قادری النوری غفرلہ ولوالدہ  
 صحیح الخوارزمی واللہ تعالیٰ عنہ (نصواب) جواب صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ ستمہ سے ستمہ سے دانہ ہے۔  
 فقیر امجد علی اعظمی الرضوی عفی عنہ  
 واما علیٰ ذلک من المتاہدین (اور میں اس حوالے کے صحیح ہونے پر گواہ ہوں۔)  
 فقیر نوب مراد رضوی ریلوی عفی عنہ المولیٰ القوی

مسئلہ مستوفی آخر حسین طاب علمہ در مسئلہ نظر الاسلام محلہ سوداگران بریلی ۲۲ صفر ۱۳۳۹ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سامنے سے گزرا دوسرے سے کہا صلوٰۃ  
 ہو گئی اور جماعت تیار ہے، اس نے کہا نماز پڑھنے والے پر لغت بھیجتا ہوں، جب یہ کہ ایک تیسرے  
 شخص کے سامنے ہوا اور لوگوں نے کہا یہ کفار کفار سے، تو اس نے کہا کہ ایسی باتوں سے کفر نہیں ملتا  
 بھوکرتا حالانکہ یہ شخص عاقل باعہب، شمس و یاسم ہے، بیسوا نمودا جودا۔

## الجواب

اس کہنے سے وہ شخص کافر ہو گیا، اس کی عورت نکاح سے نکلی گئی، اور یہ تیسرا بھی ستمہ سے  
 کلمہ اسلام پڑھے اور اپنی عورت سے اہل کے بعد نکاح کرے، واللہ تعالیٰ اعلم



یہاں تک تو گناہ کبیرہ ہی تھا جو آدمی کی ہلاکت و بربادی کو بیس ہے آگے اس کا کہنا کہ میں نے جبراً  
 بولا تو کیا بُرا کیا تو یہ کلمہ کفر ہے، اس پر لازم ہے کہ تجدید اسلام کرے اور اگر عورت رکھتا ہو تو زہرِ فو  
 اسلام لانے کے بعد اس سے تجدید نکاح ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
 مسئلہ از موضع شمس آباد ضلع کیل پور پنجاب مسئول مولوی غلام ربانی صاحب  
 ۱۰ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ

ایک عالم شنی حنفی المذہب نے اپنے وعظ میں کہا کہ اللہ جل جلالہ نے ایک سو چار (۱۰۴) کتاب  
 تازل فرمائی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ سب میں پروردگار نے فرمایا ہے، واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول  
 (اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔ ت) اسے مسلمانوں! آپ لوگوں کو سمجھانے  
 کے لئے ایک مثال دینا چاہوں اس کے بعد آپ لوگ خیال کریں کہ قوت ایمانی میں کہاں تک ضعف ہو گیا ہے  
 دیکھو کسی حاکم کا چہرہ اسی میں سے فرماتا ہے تو اس کا کس قدر خوف ہوتا ہے حالانکہ حاکم ایک بندہ  
 ماموشا، مسمیٰ پیسہ آدمی کا گندہ جس میں معمول مضمون ہوتا ہے چہرہ اسی پانچ چھ روپے کا ملازم ہو گیا  
 مگر یہ حالت ہوتی ہے کہ اس کے خوف کے مارے لوگ روپوش ہو جاتے ہیں، لا چاری سے لینا ہی پڑتا ہے  
 بعدہ وکیل کی تلاش اور روپے کا خوف رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم بھریں تو وبالاً کر سکتا  
 ہے اس کا حکم اللہ تعالیٰ قرآن پاک و مقدس کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس بیس تیس نیکی کا وعدہ ہے  
 وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جس کی خاطر زمین و آسمان پیدا ہوا، اب بتاؤ کہ اس حکم کے  
 اور اس قرآن مجید اور اس کے رسول پاک کا فرمان ہم مسلمان لوگ کہاں تک بجا لاتے ہیں ہمیشہ وہ سنتے  
 ہیں عمل نہیں کرتے، اسی پر دوسرے ایک عالم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہرہ  
 کہنا دین کا یا اس سے مثال دینا یا اس سے تشبیہ، تینوں صورتیں کفر ہے اور کہنے والا سبائی  
 ہے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اب عرض ہے کہ تشبیہ ہے یا قیاس اور مثال و تشبیہ کا فرق پورے طور سے بیان  
 فرماتے، یہ سوال اگرچہ کوتاہ ہے مگر بڑا اہم اور ضروری ہے جس کے سبب سے ایک بڑا فقرہ فساد برپا ہو گیا ہے  
 بیتوا فتوحاً جسدوا۔

### الجواب

حاشیہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل، نہ اصلاً معاذ اللہ توہین کی جو، یہ تو لوگوں کی زبردستی ہے

کہ ایک ذلیل حاکم کا ذلیل فرمان ذلیل چہرہ اسی لئے اس پر تو تمہاری یہ حالت ہوتی ہے اور ملک المنوک و احد قہار  
جل و علا کا عزیز و عظیم و جلیل و کریم فرمان آغا المسلمین اگرچہ مجبور ہیں مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرشمہ شریف لائے  
اس کی پروا نہیں کرتے، اسی سے اپنی قربت ایمانی کے حال کا اندازہ کر سکتے ہو، اسی کی بطور حضور بشیر و  
نذیر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

وانی نفسي بيده لو يعلم احد هذه انه  
يوجد عرفاسين او مرماتين حسنتين  
لشهد العشاء<sup>۱</sup> یہ  
قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جانی ہے  
اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فرہ ہڈی جس  
پر گوشت کا خفیف حصہ پٹا رہ گیا ہو یا بکری کے  
اچھے دو کھڑے گے (جی کے شکاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے) تو ضرور نماز عشاء میں حاضر ہوتا۔

اور طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لو ان رجلا دعا الناس الى عرق او مرماتين  
لاجابوا وهم يدعون الى هذه المسلوة  
في جماعة فلا ياتونها<sup>۲</sup> یہ  
اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلہ گوشت لپیٹی ہوئی ہڈی  
یا دو کھڑوں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے  
اور اس مار کی سماعت کو بٹائے جاتے ہیں تو  
نہیں آتے۔

کیا میاں اللہ یہ قراب و رضائے الہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھڑوں سے تشبیہ ہے، عا شا بلکہ ان کے  
حال کی تصحیح اور ای پر زبرد قویع و تنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے قودہ رشتے ہیں اور ایسی عظیم شے کی  
پروا نہیں کرتے۔ امام بدر الدین محمد رحمہ اللہ عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں :

المعنى لو علم انه لو حضر صلاة العشاء  
لوجد نفعاً دينياً وان كان خيماً حقيراً  
لحضرها لقصور همته و  
روى حصصها اليها من الاجور والمثوبة (۱)  
العقبى ونعيمها (۲)

مفہوم یہ ہے کہ اگر انھیں یہ علم ہو کہ نماز پر لڑنے سے  
دنیوی نفع ہو اگرچہ وہ حقیر و خفیس ہو وہ تب  
بھی آئیں گی کہ ان کی منزل دنیا ہے اور اس کیلئے  
حاضر ہوں گے جس میں ان کے لئے عقبیٰ اور اس  
کے انعامات ہیں (ت)

۱ صحیح البخاری کتاب الاحکام باب اخراج النجوم و ابل الريب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۶۲/۲

۲ المعجم الاوسط للطبرانی حدیث انس بن مالک ۲۷۸۴ مکتبۃ المعارف الریاض ۳۶۶/۳

۳ عمدة القاری شرح البخاری کتاب الاحکام باب اخراج النجوم الخ ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۲۸۳/۲۴



اور اگر یوں ہو کہ خدا مقرر ہو کہ اللہ و رسول سے اتنا بڑا اور جتنا دنیوی حاکم اور اس کے حکم اور  
چراغی سے ڈرنے پر جب بھی اسے تمثیل و تشبیہ و قرین سے علاقہ نہیں ہوتا اب اس کی نظیر یہ حدیث ہوتی  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آقا محمد باقر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے دیا

اسمعیلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سرحلین من اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کر جیسی اپنے کہنے کے  
صالحی عشیرت کے لیے دو بیک مردوں سے کرتا ہے۔

یہاں معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو مردوں سے تشبیہ نہیں، نیز کہ اللہ سے آتی ہی جیسا ہے  
جتنی دو مردوں سے بلکہ اس مقدار حیا کی طرف ہدایت ہے کہ اللہ سے کرے تو معاصی سے روکے کو  
کافی ہو، یہاں معاذ اللہ دنیوی حاکم اور حکم اور پھر اس سے تشبیہ ہے نہ یہ کہ اللہ و رسول و قرآن  
سے اتنا ہی ڈر و جتنا ان سے بلکہ اس مقدار خوف کی طرف ہدایت ہے کہ اللہ و رسول و قرآن سے ہو تو  
اتقا و اجتناب معاصی کے لئے پس ہو، ہمارے لئے مذہب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک سب  
مرتہ ہے اور اس کے سب احکام مثل مرتہ، مرتہ اگر تو بے قرعہ تقبل و لا یقتل قبول کریں گے اور  
قتل نہ کریں گے) کہا حقیقتاً سو فی اللہ تعالیٰ فی حدیث صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے  
اپنے فتاویٰ میں اس کی تحقیق کی ہے۔ تشبیہ میں اگر وہ تشبیہ امور متعددہ سے منزع ہو تمثیل ہے  
جیسے کریمہ کمثل الحماس یحمل اسفاً (گدھے کی مثال ہے جو پیٹ پر کتابیں اٹھائے۔ تشبیہ  
ور نہ نہیں، اور کبھی تشبیہ مرکب کو تمثیل کہتے ہیں جس کے معنی میں مفرد کی مفرد سے تشبیہ ملو نہ نہیں بلکہ  
ہیات مجموعی سے کریمہ وہی تجوی بہم فی موجد کالحبائ (اور وہی انھیں لئے جارہی ہے ایسی مروج  
میں جیسے پہاڑ۔ تشبیہ میں تشبیہ ہے، اور کریمہ متلهم کمثل الذی استولفنا من آلاء لایة  
(ان کی کہادت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی، (آیہ۔ تشبیہ میں تمثیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

وقایہ اہل السنہ میں مؤذن کو مثل چراغی دربار حاکم کے کہا ہے، اور ترمذی میں ہے کہ

لہ الکمال فی ضعف الرجال ترجمہ جعفر بن زبیر الشامی دمشق دار الفکر بیروت ۵۶۰/۷  
لہ القرآن الکریم ۵/۶۲ لہ القرآن الکریم ۳۲/۱۱  
لہ ۱۴/۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی مباشرت اذان قرآنی ہے غرض کہ حضور بھی علیٰ تقریر سے ثابت فرماتے کہ تمثیل اس لفظ سے کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

### الجواب

وقایہ اہل السنہ میں حاضری پکارنے کا ذکر ہے جو مسجد میں مؤذن کا کام ہے اور شاہی دربار میں چوبدار اور کچہریوں میں چیراسی کا۔ اس سے مؤذن چیراسی یا چوبدار کے مثل نہیں ہو سکتا، جس عالی شان کا دربار ویسا ہی اس کا خادم، نہ وہ بار عزت سے کسی دربار کو نسبت ہو سکتی ہے نہ مؤذن سے چوبدار و چیراسی کو، وقایہ میں مؤذن کو چیراسی نہ کہا اور کہا بھی جائے تو اسے یہاں سے علاقہ نہیں اس خیال کو فوراً فوراً سر سے نکال دیجئے تعظیم شاہ اقدس کے تصور میں ڈوب جائے یہ مہربان کہ محسوب نہ ہینا و هو عند اللہ عظیم (تم اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔) چیراسی تو اسی حاضری پکارنے پر نوکر ہوتا ہے، یہ نہیں مؤذن اس پر مقرر ہوتا ہے اتفاقاً اگر کسی گواہ یا فریق کو ایک بار حاکم خود آواز دے لے چیراسی نہ ہو جائے گا اور اسے چیراسی کہنا ضرور اس کی توہین ہوگا۔ — ولا یغرنکم باللہ الغرود (اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔ ت) و اللہ اعلم بالصواب

مسئلہ از ذاک خانہ بہت اور، تحصیل مکودر، ضلع جالندھر مسودہ مولوی پراخ علی شاہ صاحب قادری ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص بلا اعتقاد فاعلیۃ بالذات حضرات صوفیہ کرام و مشائخ عظام سے استمداد طلب کرتا ہے مثلاً یا شیخ عبد القادر شمس اللہ اور یا علی مدد یا غنی یا رسول اللہ اور سماع بالمرامیر سننا ہے اور پیر کو تعظیماً سمجھ کر تا ہے ایسے شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دیں، ایک مولوی دیوبندی نجدی نے اس کا نکاح بغیر حلالہ درست کر کے نکاح کر دیا، کہتا ہے کہ وہ شخص کا فراور مرتبہ ہو گیا ہے تین طلاق اس پر نہیں پڑتی، اب آیا اس کا نکاح بغیر حلالہ درست ہے یا نہیں اس کا کیا حکم ہے، اس کی امامت وغیرہ جائز ہے یا نہیں، بیٹنوا مو مجروا۔

## الجواب

انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد چاہتے ہیں اور مزامیر سننا گناہ ، اور سجدہ تعظیم حرام مگر کفر نہیں جب تک نیت عبادت نہ ہو۔ عامگیری میں ہے

من سجد للسلطان علی وجه التحیۃ لا یکفر ولکن یاثم لامتکابہ الکبیرۃ۔  
ان سجد بنیۃ العبادۃ فقد کفر کذا فی جواهر الاخلاص۔ ملخصاً۔

جس نے کسی حاکم کو بطور تعظیم سجدہ کیا وہ کافر نہ ہو گا ہاں گناہ گار ہے کیونکہ اس نے کبر گناہ کا ارتکاب کیا ہے ، اگر اس نے سجدہ بطور عبادت کیا تو کافر ہو گا ، جیسا کہ جواہر الاخلاص میں ہے ملخصاً۔ (ت)

تین طلاقیں بیشک ہو گئیں اور بغیر حلال نکاح ہرگز نہیں کر سکتا اگر کہے گا نہ ہو گا ، وہابی کافری جنوں ہے ، اگر وہ شخص کافر نہیں تو تین طلاقیں میں کیا شک اور بے حلال نکاح کیونکر حلال ، اور اگر کافر ہے تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح کیونکر جائز ، نہ بے حلال ہو سکے گا نہ بعد حلال ، مگر ہے یہ کہ وہ کافر نہیں ، وہابیہ خود کفر ہیں ، جیسا کہ حسام الحرمین فائدائے علمائے کرام حرمین شریفین سے ظاہر ، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر محلہ دیہہ مسئلہ سید متقی علی صاحب ۱۹ دی الافر ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک پریزگار متقی اہل سنت کراس کی وہابی سے مذہبنا کچھ محبت ہوئی وہابی نے کچھ اعتراض کیا اہل سنت نے جواب دیا کہ تمہارا میرے جنازہ کے ساتھ کلمہ پڑھتے جا ، بہتر نہیں ہے اس سے تو ڈھونگی اگر ہو تو بہتر ہے ، اس میں اہل سنت مرتکب گناہ تو نہیں ؟

## الجواب

بہت بُرا کیا ، بہت بجا کہا ، تو بہ لازم ہے ، وہابی کا کلمہ پڑھنا اگرچہ بیکار ہے جب تک اسلام نہ لائے مگر ڈھونگی کلمہ سے بہتر نہیں ہو سکتی ، پھر بھی یہ تاویل ہے کہ ڈھونگی بجانے والا فاسق ہے اور وہابی مرتد ، اور مرتد مورد لعنت ، جنازہ کے ساتھ فاسق کے پوسنے سے مرتد کا ہونا لاکھ درجے بدتر ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۲۲ از پور بندر کھاری مسجد مسئلہ محمد اسماعیل خاں ابی محمد الکیر خاں معرفت مولوی غلام محی الدین صاحب  
رازدیری ۲۷ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم ، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے  
تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام ہوا ہے اور عمر و کہتا ہے کہ یہ کلمہ کنا بہت ہی بڑی بے ادبی ہے اور نہیں ہوا ہے  
تو اس بات کو چھوڑ دے لیکن زید ہر وعظ میں اور ہر جلسہ میں بیٹھ کر اس بات کو دہراتا ہے اور اس  
میں فتنہ و فساد برپا چلا جاتا ہے اس درمیان ایک دین دار سنی بہت ہی بھولا اور بہت عالم دوست  
لیکن بالکل ہی بے علم و بے عقل بلا ضل ایک نامی واعظ بزرگ کو اور جگہ سے بلاتا ہے وہ آکر زید سے  
مل جاتا ہے اور رات کو وعظ میں سارے عوام کے آگے حضرت کے احکام ہوا ہے ہاں ہوا ہے  
احکام ہی ہوا ہے حضرت کو احکام ہوا ہے ، اور زید کی تائید کرتا ہے اور صحیح مسلم شریف اور شریعہ نووی  
کو دکھلاتا ہے اور زید کو حق گو اور عمر و کو ناحق جتلاتا ہے لہذا اس مسئلہ کا جواب فقہ حق عزوجل و  
علاوہ حق الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حق حق کلمہ جادویں اور فریقین کے فساد کو مٹا دیں اور  
حمد اللہ ابرہہ عظیم پاویں۔

### الجواب

فی الواقع حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ  
والسلام احکام سے پاک و منزہ ہیں ،

قال اللہ تعالیٰ ان عبادی لیس لک علیہم سلطن و کفو بربک و کیلا  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک جو میرے بند ہیں  
ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے  
کام بنانے کو۔ (ت)

طبرانی ، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری عباس میں بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا ،  
ما احتلونی قط و انما الاحتلام عن  
کبھی کسی نبی کو احکام نہ ہوا ، احکام تو نہیں  
مگر شیطان کی طرف سے ۔  
الشیطان یث

سۃ القرآن الکریم ۶۵/۱۴  
سۃ الیم الکبیر  
المنکبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲۵/۱۱  
حدیث ۱۱۵۶۴



فتح الباری کتاب الفتن میں ہے،

الاول المعتمد والا فاین کاسوا حیث  
الطوفان

یا جوج ماجوج کا ذریعہ فوج علیہ العسلوۃ و  
السلام ہی سے ہونا معتد ہے ورنہ طوفان کے  
وقت وہ کہاں رہے۔

ہم نے اپنی کتاب الغیوض المکیۃ میں اس کے  
دو جواب دئے، ایک یہ ہے کہ یہیں کیا علم شاید  
اللہ تعالیٰ نے حق کو طویل شدہ محذور کا بواہر اس  
سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو دیتا

اقول وقد اجبتنا عن هذا بجوابین فی  
کتابنا الغیوض المکیۃ احدهما ما یدریا  
لعل الله خمره مددا مستطاولا  
حتى خلقهم مہا بعد الطوفان

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے،

کتاب الفتن میں ان کے الفاظ یہ ہیں امام احمد  
نے فرمایا یہ قول غریب ہے۔ پھر اس پر  
ذہبی سے دلیل نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل  
کتاب کی حکایت راجحہ و حلال نہیں کہ ان کے پاس  
بہتری باتیں گھڑی ہوئی ہیں۔

امام نووی نے فتاویٰ میں جابریہ علماء کی طرف غریب  
کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا۔  
تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت  
ہوتا ہے اولاً کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شریک ہو

وهذا لفظ فی بدء الحق قال ابن کثیر  
وهذا القول غریب جداً ثم لا یدین عیہ  
لا من عقل ولا من نقل ولا یجوز الا اعتماد  
هہنا علی ما یحکیہ بعض اہل الکتاب  
لم عند ہم من الاحادیث المفتعلہ

اما ما عرأ الامام النووی فی فتاواہ  
لجماہیر العباد انہم من ماء آدم لا من  
حوا، فاقول لا یثبت الاحتلام، فاولاً  
قد تحصل النطفۃ بنحو التبطن

سہ القرآن الکریم ۳۷/۷۷

سہ فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب الفتن باب ماجوج وما جوج مصنف ابوبائی مصر ۲۲۱/۱۹  
سہ الغیوض المکیۃ حاشیہ الدولۃ المکیۃ مطبع اہل السنۃ والجماعۃ بریل ص ۷۸  
سہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کتاب الفتن باب قصہ ماجوج و اجوج دار الکتاب العربی بیروت ۲۳۶/۵

فی الحیض؛ وثانیاً ماکل نطفة تقطعها  
الرحم؛ وثالثاً ماکل النطفة تقبیلها الرحم  
بل اذا قبلت س بما قبلت جزء منها وسعت  
بالت فی وقد ثبت الجواب عن حدیث  
الطوفان؛ وقد یكون جواباً ایضاً عن الذی  
ذكر ابن کثیر فان کلامه فی الوجودین  
اذ ذلک لان البقاء فی وجود علی ان  
الکلام فی ولد آدم قطعاً وهم لیسوا من  
ولده علی الاطلاق وان كانوا من ولده  
لانهم من مائه وذلک لان الولد ما عن  
صاحبه قال تعالی انی یكون له ولد ولم  
تکن له صاحبۃ

پیش وغیرہ پر استحال سے حاصل ہوتا ہے نہ نیا ہر نطفہ کو رحم  
قبول نہیں کرتا ثالثاً رحم ہر نطفہ کے تمام کو  
قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کر کے بقیہ کو پھینک  
دیتا ہے، اور یہ بین جواب حدیث طوفان سے  
ہیں اور یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر  
نے نقل کیا کیونکہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود  
تھے کیونکہ بقا وجود کی فرما ہے، علاوہ انہیں گفتگو  
ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی  
اولاد ہوں، اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگرچہ  
ایک لحاظ سے اولاد ہیں کیونکہ ان کے نطفہ سے ہیں  
اور وہ اس لئے کہ ولد کے لئے بیوی کا ہونا ضروری  
ہے، نہ کہ فی کافران ہے کہاں ہے اس  
کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لئے بیوی ہی نہیں ہے

بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر احتلام منع ہے، اور خود حضور اقدسؐ اور اعلیٰہم الطہر  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جرم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ  
ہاں ہوا ہاں ہوا، یقیناً حضورؐ پر فوراً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء جہنم کا یہ حارستہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیث  
میں ہے

من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده  
من النار

اہل سنت کسی کبیر کے اور کتاب کو کفر نہیں کہتے جب تک استحلال وغیرہ مکافات کے ساتھ نہ ہو، مگر  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء کو امام ابو محمد حنیفی والد امام الحرمین نے کفر بتایا۔

لے اللہ ان کریم ۱۰/۶  
لے صحیح مسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۷/۷

خصائص کبریٰ میں ہے ،

قال النودى وغيره الكذب عليه صلى الله  
تعالى عليه وسلم من الكبائر ولا يكفر فاعلمه  
على الصحيح وقول الجسوس وقول الجوى  
هو كفر  
اور در مختار وغیرہ میں ہے ،

امام فودی وغیرہ نے فرمایا : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی نسبت جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے البتہ  
کفر نہیں صحیح اور جہور کے قول پر ، اور امام جوینی نے  
کہا کہ یہ کفر ہے ۔ ( دت )

ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح  
واولاده واولاد من نكاحه خلافت يومر  
بالاستغفار والتوبة ( اى تجديد الاسلاف  
احشامى ) و تجديد النكاح

جہاں باتفاق کفر ہو وہاں عمل و نکاح باطل اور  
اولاد اولاد و اولاد من نکاحہ کے گئے ، اور جس میں خلافت  
رہو وہاں توبہ و استغفار کا حکم کیا جائے گا ( یعنی  
تجدید اسلام کرنا ہوگی احشامی ) اور تجدید  
نکاح بھی ۔ ( دت )

زید و بکر پر فرض ہے کہ توبہ کریں مناسب ہے کہ تجدید اسلام کریں پھر اپنی عورتوں سے نکاح تازہ کریں خصوصاً  
اس لئے کہ نبیؐ میں کہ معاذ اللہ پہلے تو ہیں و تمہیں شایر تھا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ ،  
واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۲۳ اذ کانپور قیل خانہ قدیم مکان مولوی سید محمد اشرف صاحب وکیل مسولہ مولانا سید محمد آصف  
صاحب ۴ رمضان ۱۳۳۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم ، نحمدہ و نصلی علی سولہ الکریم  
یا حبیب محبوب اللہ روحی خدائے ، قبلہ کونین و کعبہ دارین حمی الملة والدين دامت فیوضہم ، بعد  
تسلیمات خدیانہ و تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اینکہ بفضلہ تعالیٰ فدی بخیریت ہے  
ملازمان سامی کی صورتی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب ، حضور نے جو کار و تحریر فرمایا تھا وہ بصد  
ادب ملازمان حضور کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے اس صحیفہ میں تحریر ہے ( کیا یہ مسلمان ہیں یا وہ ان  
میں کون مسلمان ہے ) والسلام مع الکرام ۔

۳۲۶/۳	دارالکتب الخدیثیہ مصر	باب المکرہ	۳۵۹/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	۲۹۹/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت
۳۲۶/۳	دارالکتب الخدیثیہ مصر	باب المکرہ	۳۵۹/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	۲۹۹/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت
۳۲۶/۳	دارالکتب الخدیثیہ مصر	باب المکرہ	۳۵۹/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	۲۹۹/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت



## الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم ، محمد ﷺ وفضلہ علیٰ رسولہ الکریم ،

والا حضرت مولانا المکرم ذوالجہود المکرم مولانا مرنوی سید محمد آصف صاحب دامت فضاہم ، السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ ، کارڈ میں بعض افعال کا ذکر صریحاً کرتے ہیں جیسے قشقہ لگانا ، کافہر کی بجے پکارنا ، کافہر کی تعظیم لگنا کافہر کے خاٹوں کو کہا ہے کہ یہ مسلمان یا وہ ان میں کون مسلمان ہے بلاشبہ جس طرح کفر فقہی میں مبتلا ہوئے اور استغلال کریں تو کفر کلامی میں بعینہ یہی حالت فقہی و کلامی ان افعال و اقوال کے ترکیبیں کی ہے ، والسلام

مسئلہ ۱۲۳۹ از شہر رمضان ۱۴۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و بکر حدیث کی تکرار کر رہے تھے ، تکرار کرتے ہوئے اس حدیث تک پہنچے جس میں یہ حکم دیا جو شخص لڑکے لڑکی بالغ کی شادی نہیں کرتا ہے اور لڑکے لڑکی سے کوئی فعل قبیح واقع ہو تو دونوں کے والدین یا خود گرفتار عذاب الیم ہوں گے لڑکی لڑکے نہیں الفغانا اس حدیث کے بین السطور میں ”ذکر“ کا لفظ لکھا ہوا تھا جس کے معنی چھڑکنے کے ہیں ، زید نے بکر سے کہا کہ والدین یا خود ہیں بکر کے والدین لڑکا ، دونوں مسطور میں ذکر کا لفظ لکھا ہوا ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ لڑکی لڑکا یا خود ہو گا والدین نہیں ، بکر نے کہا کہ بین السطور حاشیہ ہے اس حدیث میں اور حدیث کا حاشیہ سب صحیح نہیں ہوتا ہے ، زید نے بکر سے بطور سوال کے پوچھا کہ کیا قرآن کی سب باتیں صحیح ہیں ، تردید کہنا چاہا تھا کہ کیا تنسیہ کی سب باتیں صحیح ہیں مگر سہواً یہ الفاظ اُٹھائے تھے قرآن میں نکل پڑے حالانکہ یہ نہ مقصود ہے نہ زید کا ، نہ تردید اس بات کا مقصد ہے کہ معاذ اللہ قرآن مجید فرقان حیدر کی سب باتیں صحیح نہیں ، ایک قابل مفتی صاحب نے زید پر فتویٰ دیا کہ زید کافر ہو گیا اور اس کو کافر سمجھ کر توبہ کرائی اور بکر شریف پڑھوایا ، دونوں کے لئے شریعہ مطہر سے کیا حکم نافذ کیا جائے گا ؟ بیّنہ اوتوجروا۔

## الجواب

اول تو ذکر حدیث میں غلطیاں ہیں ، یہ حدیث دو طور پر آئی ایک کلام الہی اور دوسری کلام نبوی سے کلام الہی میں تو والدین کا ذکر نہیں بلکہ صرف باپ کا اور ولین کا ذکر نہیں بلکہ صرف خیر کا ، اور بلوغ کا ذکر نہیں بلکہ بارہ برس کی عمر کا ، اور لڑکی پر گناہ ہونے کا ذکر نہیں بلکہ باپ پر ہونے کا ، اور کلام نبوی میں بھی نہ ماں کا ذکر ہے نہ اولاد پر گناہ ہونے کا ۔ حدیث آؤں کے لفظ یہ ہیں جسے سہی ۔ زید نے لایا ان میں میرا مہنتیں نہ و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا یہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا:

مکتوب فی التوبة من بلغت له ابنة اشق  
عشرة سنة فلعیزو جها فاصابت اثما  
فانذر ذلك علیه یه  
تورات میں مرقوم ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس  
کی عمر کو پہنچ جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے  
اور لڑکی سے کچھ گناہ صادر ہو تو اس کا گناہ باپ  
پر ہے۔

حدیث کی سند صحیح ہے۔

اور حدیث دوم کے لفظ یہ ہیں جسے انھیں پہنچی نے شعب الایمان میں ابو سعید و ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،  
من ولد له ولد فلیحسن اسمہ وادبہ جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے  
فادبہ فلیزوجه فان بدخ و لم یزوجه اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب وہ بالغ ہو جائے  
فاصاب اثما فانما اثمه عن ابیه یہ ہو اس کا نکاح کر دے، اور اگر وہ بالغ ہو اور  
یہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یوں نہیں ہے کہ اس کا گناہ اس کے باپ  
پر ہے۔

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جب کہ وہ مکلف ہو، خود حدیثوں میں  
موجود ہے، فاصابت اثما اور فاصاب اثما، اس کی نظیر دوسری حدیث صحیح ہے،  
من سن فی الاسلام سنة میثقة فعلیه جو اسلام میں کوئی بُری راہ نکالے اس پر اس کا  
وثر رہا و وثر من عمل بها الی یوم القيمة وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں گے  
لا یقصر ذلك من اور ارحم شیئ سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں  
میں سے کچھ کم کرے۔

۲۰۲/۶	دارالکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۸۶۶۹	شعب الایمان
۴۵۶-۵۶/۶	موسسة الرسالة بیروت	ترجمہ ۲۵۲۱۲	کنز العمال
۴۰/۶	دارالکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۸۶۶۶	شعب الایمان
۲۲۴/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الزکوة باب المحث علی الصدقة	صحیح مسلم
۳۲۱/۲	"	کتاب العلم	"
۳۲۱ تا ۳۵۴/۴	دار الفکر بیروت	حدیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	مسند امام احمد

11

11

زید کی زبان سے جو لغت نکلا بلاشبہ کفر ہے اور اس پر تجدید اسلام لازم، اور مفتی کا حکم صحیح ہے  
 المفتح الباقی بالظاہر واللہ اعلم السواثر (قوی دینے والا ظاہر کا پابند ہوتا ہے دلوں کے  
 رازوں سے تو اللہ تعالیٰ ہی گاہ سہرت) واقع میں اگر اس کی زبان یہی تو عند اللہ کفر نہ ہوا، مگر  
 مفتی بلا دلیل اس دعویٰ کو قبول نہ کرے گا۔ شفا شریعت میں ہے :  
 لا یعد مراد دعویٰ شامل المصاحف۔ زبان کے بکے کا دعویٰ غلط نہیں قرار دیا جاتا۔  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۲۵ مکملہ از ریاست فرید کوٹ مسلولہ علیم الدین فراش کوٹھی بلوچستان، رمضان ۱۳۳۹ھ  
 ۲۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ :

- (۱) حنفی نماز میں ایک اور گواہی بدیع الدین میں ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عالم یا عمل  
 سے بدزبانی اور فحش کلامی کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت نزدیک امام محمد کے مطلقہ  
 بطلاق بائن ہو جاتی ہے، تو ایسے شخص کو پھر اپنی عورت سے کس طرح نکاح کرنا چاہئے؟
- (۲) حدیث میں ہے کہ بڑا ثواب دارمشی کو اور کتر دواؤں کو چھو کر۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ حضور  
 نے صیغہ امر سے دو فور حکم دئے، اور صیغہ وجوب کے۔ ہونا ہے، پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں  
 حکم واجب ہیں، اور واجب کا ترک کرنا حرام، پس وارمشی کٹانا اور موچیں بڑھانا دونوں حرام فعل  
 ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری حدیث میں ہے کہ ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے، جو شخص لبیس نہ لے وہ ہم سے نہیں۔ روایت کیا اس کو احمد و ترمذی و نسائی نے۔  
 جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں  
 اور وارمشی بڑھانے کو عیب مانتے ہیں بلکہ وارمشی والوں پر پختہ ہیں اور اس کی جو کرتے ہیں  
 اسی سبب مجبوراً امر سے ایمان کا سالم رہنا دشوار ہے، اسی لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اسی  
 حرکت سے توبہ کریں اور ایمان و نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ و رسول بنائیں  
 ایک کتاب میں یہ مضمون دیکھا گیا کہ یہ واقعی درست ہے کہ ایسے شخص کو دوبارہ تجدید نکاح  
 کا حکم دیا جائے۔ یتقوا تو اوجروا۔

## الجواب

(۱) عالم کی توہین اگر جو علم دین سے بلاشبہ کفر ہے کما فی مجموع الانہار (جیسا کہ مجمع الانہار میں ہے۔ ت) ، اگر نہ اگر بے سبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے کما فی الخلاصة ومنہا المردود من (جیسا کہ خلاصہ اور متن الروض میں ہے۔ ت) ، ورنہ اشتد کبیرہ ہونے میں شک نہیں ، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

ثلاثة لا يستخف بحقهم الا منافق بين  
الشافق ذو الشبهة في الاسلام وذو العلم  
والاھم المقسط. سواہ ابو الشیخ فی  
کتاب التوبیخ عن یاجور بن عبد اللہ والطبرانی  
فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔  
تین آدمیوں کی توہین منافق ہی کرے گا ، مسلمان  
بڑھا ، صاحب علم اور عادل حاکم۔ اسے امام  
ابو الشیخ نے کتاب التوبیخ میں جابر بن عبد اللہ سے  
اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابراہیم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے (ت)  
جس سے صدور کفر ہو وہ تو بکرے از سر نو اسلام لائے ، اس کے بعد اگر عورت راضی ہو اس سے نکاح  
جدید بکر جدید کہے۔

(۲) بلاشبہ وارٹھی ایک مذہب رکھتا ہے اور منہا حرم اور لیس اتنی ترشوا کر لیں بالاسے آگے  
نہ بڑھیں یہ بھی خصالی فطرت و سنن مذکورہ سے ہے ، اور وارٹھی پر ہنسنا ضرور کفر ہے کہ توہین سنت متواترہ  
جميع انبياء عليهم الصلوة والسلام ہے وتفصيل المسئلة فی کتاب السعة الصحی فی حقاہ المذھبی  
(اور اس مسئلہ کی تفصیل ہماری کتاب لفظ الصحی فی احوال الخلی میں ہے۔ ت) بلاشبہ استہزا کرنا  
پر تجدید اسلام لازم ہے اور اس کے بعد اگر عورت کو رکھنا چاہے تو تجدید نکاح ضرور ، واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ از قیروز پور محلہ پیراں والا مسئلہ عنایت اللہ شاہ دبیر انجمن تعلیم الدین والاعتدال  
۷ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی خیوں میں شمار ہیں یا نہیں ، بصورت  
اول کسی قسم کی توہین ان کی یا کلمہ بے ادبانہ ان کے حق میں کہنا ناجائز اور بصورت ثانیہ جب ان کی خطب  
معاف کی جا چکی ہے تو ان کی نسبت کلمات بے ادبانہ اور ناشائستہ زبان پر لانا درست ہے یا نہیں ؟  
بیتناؤ توجروا۔

## الجواب

ان کی نسبت کلمات ناشائستہ و نا بہر حال حرام ہے، ایک قول ان کی نبوت کا ہے کما فی شرح  
الہمنزۃ للاہام ابن حجر المکی رحمۃ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام ابن حجر مکی کی شرح مجزیہ میں ہے۔ ت)  
اور ظاہر قرآن عظیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

قال تعالیٰ قولوا آمنا باللہ وما اوتل ایستنا  
وما انزل فی ابراہیم و اسمعیل و یحییٰ و یعقوب  
الاسباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ وما اوتی  
النبیون من ربہم لا نفترق بین احدہم  
و نحن لہ مسلمون ۛ

اللہ تعالیٰ کا ارسا و گرامی ہے، یوں کہو کہ ہم ایمان  
لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترنا اور جو  
انما ینزلنا ابراہیم و اسمعیل و یحییٰ و یعقوب اور ان کی  
اولاد پر، اور جو عطا کئے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا  
کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم

اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھتے ہیں۔ رت۔  
اس بنا پر یہی اپنا ہے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اس تقدیر پر تو ان کی توہین کفر ہوگی ورنہ  
اس قدر میں شک نہیں کہ وہ اولیائے کرام سے ہیں اور جو کچھ ان سے واقع ہوا اپنے باپ نبی اللہ کے ساتھ  
محبت شدیدہ کی غیرت سے تم پھر وہ بھی رت اعزّت سے معاف کریا اور یہ صف علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے خود عفو فرمایا،

قال لا تغریب علیکم الیوم یعنی اللہ لکم  
وہو ارحم الراحمین ۛ

کما آج تم پر کچھ عداوت نہیں اللہ تمہیں معاف کئے  
اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (ت)

اور یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

سوف استغفر لکم ما فی انہ ہو الغصوم  
الرحیم ۛ

جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا  
بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (ت)

بہر حال ان کی توہین سخت حرام اور باعث غضب و الجلال والکرام ہے، رب عز و جل نے کوئی کلمہ ان  
کی مذمت کا نہ فرمایا دوسرے کو کیا حق ہے، مناسب ہے کہ توہین کرنے والا تجدید اسلام و تجدید نکاح

سہ القرآن الکریم ۱۳۶/۲

سہ ۹۲/۱۲

سہ ۹۸/۱۲

کہے کہ جہان کی نبوت میں اختلاف ہے اس کے کفر میں اختلاف ہوگا اور کفر اختلافی کا یہی حکم ہے ،  
 کہا فی الدر المختار رد المحتار وغیرہ میں ہے ۔ ت  
 واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۲۵ از بنیاد شریعت ۶ آرمرڈ کائینک کو درغیر ۱۹۳۰ مسؤلہ علی رضا خان فز مستری  
 ۸ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ تقویۃ الایمان کا پڑھنا بعض لوگ بڑھاتے ہیں اور بعض اچھ  
 کہتے ہیں ، بڑھانے والے حضور کا حوالہ دیتے ہیں ، ہم مشکوک ہیں جواب سے مطلع فرمائیے ، بینوا تو جبروا  
 الجواب

یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت و بے دینی اور کلمات کفر پر مشتمل ہے اس کا پڑھنا زنا اور شراب خوری  
 سے بدتر حرام ہے کہ ان سے ایمان نہیں جاتا ، اور یہ ایمان زائل کرنے والی ہے والیاء ہاتھ تعالیٰ ،  
 وہ جو اس کا پڑھنا اچھ بتاتے ہیں مگر اوہ بدین بلکہ کفار مرتدین ہیں ، اس کی تعمیل دیکھنی ہو تو فقیر کی کتاب  
 سلسلہ السیوف الہندیۃ اور النکوبۃ المشہارۃ اور الاستجداد علی اجیب الالام قداد اور  
 کشف صلاب دیوبندیہ وغیرہ انبار و ہائیک کا دست دینی بایں مسلمان کا ایمان خود گواہی  
 دے گا کہ وہ مردود کتاب تقویۃ الایمان نہیں تقویت الایمان ہے یعنی ایمان فوت کرنے والی ، والیاء  
 باللہ تعالیٰ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رسالہ  
**الکوکبة الشهابية في کفریات ابی الوهابية**  
 ۱۲

(امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ ۲۹ از بدایوں مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل الرحیم صاحب قادری فاروقی سلامہ اللہ تعالیٰ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ  
 بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتیین علامہ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب  
 اللہم ادم اقصانہم و اخاد انہم (یا اللہ! ان کے فیوض و انوارات کو دائمی بنا۔ ت) السلام علیکم!  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تعلیہ النبی اربعہ کو مشرک کہتے ہیں، جن مسلمان  
 کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں، وہی وہابیہ سمیع مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و ایضاً ح الخ و  
 یک روزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے، اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے  
 مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام و پیشوایان مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر  
 ہے یا نہیں، یَسْتَمُوا تَوَجُّدًا (سیاک کیجئے اجر پائیں۔ ت)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## الجواب

الحمد لله الذي أرسل رسولاً شاهداً ومبشراً ونذيراً لتؤمنوا بالله

علیه یہ خبر قرآنی آیتوں اور ایمانی جایتوں پر مشتمل ہے، تعظیم فائدہ کے لئے اُن آیات اور زبان اردو میں اُن ہدایت کی طرف اشارہ مناسب،

آیت ۱: اَرْسَلْنَا شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا  
بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی و درد  
سناتا۔

کہ جو تمہاری تعظیم کے لئے فعل عظیم کی بشارت و واہرہ معاذ اللہ بے نقیسی سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا  
دور سناتو۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ و کار، قربت مناسب ہوگا کہ امت کے تمام  
افعال و اقوال و اعمال و احوال اُن کے سامنے ہوں طراکی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والحب  
ما هو كاشت فيها الى يوم القيمة كما انظر  
الى كفى هذه  
بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں  
دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک  
ہونے والا ہے جیسے اپنی اس تحصیل کو دیکھ رہا ہوں صلی  
تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ نظر۔

آیت ۲: لَتَوَدَّ مُنَافِقُو بَاطِلٍ وَنَسُوْلِهِمْ  
تَعْبُرُوْهُ وَتَوَقُّرُوْهُ  
ایہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ  
تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کے  
اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا جاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲۔

محہ قرنی تعبروہ مرہین معجبین ۱۲ ص ۴۸ (م) آیت کی تعبروہ دو زائد کے ساتھ بھی قراۃ ہے ۱۲ ص ۴۸

سۃ القرآن الکریم ۳۵/۲۳ و ۴۸/۴

سۃ کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۱۹۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴۲۰/۱

سۃ القرآن الکریم ۹/۴۸



و رسوله و تعزیر و توفیر و بجانکم و لسانکم و فجعل تعظیہ و توقیر و تعزیر  
 هو الرکن سکن لدینکم الحق وایمانکم و حرمة علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت  
 النبی او تجہرو بہ یا یقول کجہر بعضکم لبعض فتعبط اعیانکم و انتم لا تشعرون بحسرتکم  
 و جعل طاعته و بیعتہ سبقت فان یا یعلم نبیکم فانما فوق ایدیکم ید رحمتکم و قرآن  
 اسمہ الکریم یا سمعہ العظیم فی الاعنار

عہ آیت ۳ : یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا  
 أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ  
 بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ  
 وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر  
 اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے  
 کے سامنے چلاتے سو کہیں تمہارے عمل کا رستہ  
 نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

امیر المؤمنین عسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی کہ اس کی آواز نبی کی آواز پر بلند کرنا ہے۔ اور یہی امت تلاوت کی ۱۲۔  
 عہ آیت ۴ : مَنْ يُطِيعِ أَمْرًا مِّنْ فَهْمٍ  
 أَطَاعَ اللَّهَ

عہ آیت ۵ : وَإِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ  
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ بِهِ  
 يُمِيزُ الْفَقِيرَ مِنَ الْغَنِيِّ

اے اللہ عزوجل نے مجھے شمار امور میں اپنے حبیب میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے  
 ملایا کہیں اصل شان اپنی تھی اس میں حبیب میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ  
 حبیب میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا، آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے  
 بیان میں ہیں ۱۲ منہ مدخل۔

عہ آیت ۶ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُحَمَّدٌ  
 فَضَّلَهُ

اے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے  
 ملایا کہیں اصل شان اپنی تھی اس میں حبیب میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ  
 حبیب میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا، آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے  
 بیان میں ہیں ۱۲ منہ مدخل۔

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

۸۰/۴

## وَالْإِيتَاءُ وَرَجَاءُ الْعَطَاءِ وَالتَّقْدِيرُ وَالْقَضَاءُ وَالْمُحَادَاةُ وَالْأَمْرُ بِضَاءِ

عَلَيْهِ آيَتٌ ۚ وَذَكَرَ تَقَهُمْ مَرَّ مَرَّةً مَا أَشْهَمُ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ  
مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۖ

اور کیا خوب تھی اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں  
دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے، اور کہتے ہمیں اللہ  
کا کافی ہے، اب دیتا ہے جس اللہ اپنے فضل سے  
اور اس کا رسول ۱۲۔

عَلَيْهِ آيَتٌ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَقْدِرُونَ  
يَذَرِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۖ

اسے ایمان والو! اللہ و رسول سے آگے  
نہ بڑھو ۱۳۔

عَلَيْهِ آيَتٌ ۙ مَا كَانَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا الْمُؤْمِنَاتِ  
إِذَا أَقْبَضَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ  
وَمَنْ أَمَرَهُمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَضَّلَ  
حَسْبًا مَبِينًا ۝

نہیں پہنچا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول  
کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دی تو انھیں اپنے کام  
کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ ماسے اللہ و رسول کا  
وہ صریح کر ا ہوا بہک کر ۱۴۔

عَلَيْهِ آيَتٌ - (۱) لَا تَحِدُوا حَتَّى تَوَاسُوهُ  
بِأَسْبِهِ وَإِنْ يَوْمَ الْأَخْيَرِ يُوَدُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ  
وَعَشِيرَتَهُمْ ۖ

تو نہ پاسے گا، جس پر بیان لاتے ہیں اللہ اور پچھے  
دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے  
چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عسکر  
ہی ہوں ۱۵۔

عَلَيْهِ آيَتٌ (۱) وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُفْضَرَهُ  
إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۚ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ جَاهٍ ۚ هَٰذَا مِنْ تِلْكَ  
الْخِزْيِ الْأَعْيُنِ ۖ

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں  
راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ  
جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کیلئے دو فرخ  
کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی  
روائی ہے ۱۶۔

۱۷۹/۱ القرآن الکریم  
۵۸/۲۲

۵۹/۹ القرآن الکریم  
۳۶/۳۳  
۹۴/۹

وَالنَّصْحَ وَالْإِيْذَ فِي قَسْرِ أَنْكُمْ وَرَفَعُ شَانِهِ وَعَظَمُ مَكَانِهِ فَمِنْ أَمْرَةٍ عَنْ أَمُورٍ مِنْ عَدَاةِ  
فَمَا كَانَ لِيُوزَنَ بِمِيزَانِكُمْ : أَنْ تَجْعَلُوا الْحَصَى كَالدَّرَاوَالِدِ مَكَانَ لِسْكَ أَمْرٍ تَجْعَلُونَ مِنْ  
الْعَصْفِ كَمِيزَانِكُمْ : فَقَدْ هَدَاكُمْ سَبِيلَكُمْ أَنْ لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدَعَاءِ  
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ مِنْ آبَاءِ أَوْ مَوْلَى أَوْ سُلْطَانِكُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا الْفِتْنَةَ فِي شَانِهِ الْعَظِيمِ

علہ آیت ۱۲ اِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ  
علہ آیت ۱۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ  
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ  
عَذَابًا مُّهِينًا

جب غلوں رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ۔  
بیشک جو لوگ، یا دیتے ہیں اللہ و رسول کو، اللہ نے ان پر  
لعنت کی دنیا و آخرت میں، اور ان کے لئے تیار کر رکھی  
ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے، اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے، مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ ہوتا ہے  
اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

عقلہ یعنی جب تم خود نکر کو مرقی، خون کو مشک، بھس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاملہ کا اور دن پر  
کیا قیاس کرتے ہو، یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب ان کے، یہ مکرم حضور سیدنا طوبیٰ اعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لَا تَقِيْسُوْنِيْ بِالْحَدِّ وَلَا تَقِيْسُوا حُدُودَ اَحَدٍ۔  
مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو۔  
تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲۔

عقلہ یہ آیت ۱۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، اب  
ایک دوسرے میں باپ و مولا اور بادشاہ سب آگئے، اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک ملے کر نہ کرنا  
حرام ہے، اگر روایت میں شذیہ یا محمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ کے، اس مسئلہ کا بیان  
عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین باب فیما سجد المرسلین میں دیکھئے ۱۲ نمبر۔

سۃ القرآن الکریم ۶۳/۶۳

سۃ ۹۱/۹

سۃ ۵۷/۳۳

ابن اللہ و آیتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن ۵ لا تعذر واقعہ کفر تم بعد ایمان کفر

علا یہ آیت ۱۵ ہے غزوہ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا، جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے اور بوسے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، قد ابان اللہ و آیتہ و رسولہ الایۃ اسے نبی! ان سے فرمادے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ہنسنے کرتے تھے ہمارے نہ مناد تم کافر ہو چکے ایمان لا کر۔

اقول اس آیت کے تین نکتے حاصل ہوتے،

اول یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو، کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

دوہر یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ کہ زبان سے، جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے دل میں کفر ہوتا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں، محض خطہ اور نری جھوٹی بات ہے، جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوں ہی ایمان بھی۔ زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہ یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہنا جائے گا، اور جب بے ارادہ حرامی کے ساتھ اللہ کے نزدیک کفر ہو جائے گا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و تحریہ ہے، اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد۔ اس کی تحقیق ہمارے رسالہ ابارقۃ اللعاب ص ۱۷۱ سامعہ لعلیہ بانکھہ طوعا (۱۳۰۴ھ) میں ہے۔

سومہ نکتہ ہونے لفظوں میں عذر بتا دینا مسموع نہیں، آیت فسرا چکی کہ حیلہ نہ گھر دو تم کافر ہو گئے۔

تنبیہ: یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کو جو کفر بتایا اور اُن کے مقابل کلمہ گوئی و عذر دہنی کو مردود ٹھہرایا یہاں اُن کے کفر سبب بنی مٹنے کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمان کہ فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے، نہ کہ قد کفرتم کافر بن تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدہ سے خوب یاد رکھنے کے ہیں وہ اللہ التوفیق ۱۶ منہ مدلل۔

سہ القرآن الکریم ۶۵/۹

۶۶/۹

۶۵/۹

فِي آتِهَا الْمَنَافِقُونَ السَّارِقُونَ الزَّاعِمُونَ كِبِيرُكُمْ أَلَمْ  
يَذْكُرِ الْمُرْسُولُ كَمَدَّكُمْ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ أَقْلَ مِنْكُمْ فِي حِسَابَاتِكُمْ  
قَدْ بَدَتْ أَلْبَعُضُ مِنْ أَفْوَاهِكُمْ وَمَا تَخْفَى صُدُورُكُمْ أَكْبَرُ وَاللَّهُ مُخْرِجُ الْاضْغَانِكُمْ ۝

عَلَيْهِ نِظَاقٌ دُورٌ سَبَّ، عَقْدِي وَغَلِي - نِظَاقٌ عَلِيٍّ كَيْفَ بَيَانٍ فِي فَيْقَرِي فِي رِسَالَةٍ حَافِلَةٍ مُسْتَقِي بِرَبِّهِاءِ الْخِطَابِ  
لِمَسَالِكِ الْمَنَافِقِ (۹-۱۳) لَمَّا أُرِيَاتِ وَأَعَادِيَتْ كَثِيرَةٌ وَغَزِيرَةٌ سَاسِ كَيْفَ وَصُورُ كَوْنِهَا كَيْفَ  
أَسْ رِسَالَةٍ كَيْفَ خَيْرٌ فِي مَجْرَعِ نَبِيِّ كَيْفَ دَلِيلٌ فِي هَذِهِ الْخَطَرَاتِ كَيْفَ كَثُورَتِ يَحْيَى ۱۲ مَنَ -

عَلَيْهِ اللَّهُ تَوْفَرَاتِ رَسُولِ كَيْفَ خَيْرٌ فِي مَجْرَعِ نَبِيِّ كَيْفَ دَلِيلٌ فِي هَذِهِ الْخَطَرَاتِ كَيْفَ كَثُورَتِ يَحْيَى ۱۲ مَنَ -  
پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہراؤ، تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کر دجیسی باہم  
ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی کرو، انا للہ وانا الیہ راجعون ۝  
عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ۱

قَدْ بَدَتْ أَلْبَعُضُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَخْفَى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَدَتْ لَكُمْ لَايَاتُ أَنْ كَسَبْتُمْ  
تَعْقِبُونَ ۝ هَآؤُلَاءِ تَحْمِلُونَهُمْ وَلَا يَحْمِلُونَكُمْ  
وَتَوَاصَوْا بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا الْمَوْكُومَةُ قَالُوا أَمْسَا  
وَأَدَا حُلُو عَضْوَانِكُمُ الْإِنَامُ مِنْ الْعَيْظِ  
قُلْ مَوْتُو بِنِظَاقِكُمْ أَنْ اللَّهُ عَزِيمٌ مَذَاتِ الصَّدُورِ  
مَسْمَانٍ فِي أَوْجِبَ تَنَاهَا هُوَ تَنَاهَا فِي تَوْقَمِ رَغْفَتِهِ فِي أَتَنِ انْغِلِيَا فِي جَابَتِهِ فِي تَوْفَرَاتِهِ مَرَجَادُ كَثُورَتِ كَيْفَ  
خُذَا خُوبَ جَانَا فِي دَلِيلِ كَيْفَ بَاتِ -

أَقُولُ أَسْ آيَاتِ سَبَّ فِي دُورِ نَبِيِّ ۱  
ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں۔  
دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ مَنَ -



## ترجمہ خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنا رسول بھیجا گو وہ لوہے کی اور ڈھنگ سے بنا ہوا تھا، تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اور تم اس کی تعلیم اور توفیق اپنے دل اور زبان سے بھالو، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعلیم و توفیق اور اعزاز کو تم سے ایمان اور دین حق کا مضبوطی بنایا، اور تم پر حرام کیا ہے کہ تم اپنی آوازوں کو کبھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو یا تم ان کے حضور اسی طرح چلا کر پوچھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سلفے چلتے ہو، کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں اپنے خسار سے خبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجت کو اپنی طاقت اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت بنایا تو اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرو تو تمہارے ہاتھ پر حاکمان کا ہاتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کریم کے ساتھ ان کا اسم پاک ملایا غنی کرنے، عطا کرنے، عطا کی امید کرنے، آگے ہونے، فیصلہ کرنے، مخالفت ہونے، راضی ہونے اور خلوص و ایذا میں تمہارے قرآن پاک میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی شان بلند فرمائی اور ان کی عظمت مکانی فرمائی، تو یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو ان کے پاس سے متنازع فرمایا، تو ان کی شان تم سے ترازو سے ماورا ہے، کیا تم کھنکر کو موتی یا خون کو مشک یا بھس کو پھول قرار دو گے، تو بیشک تمہارے رب نے تمہیں راہنمائی دی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارو، یہاں تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو خواہ تم باپ ہو یا آقا ہو یا بادشاہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے پاس سے میں جو زبان و راری ان کی شان میں کرتے ہیں، فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے معاملے میں غصہ کرتے ہو، ہمارے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو اپنے ایمان کے بعد، اسے سرکش منافق، فاسق و تمہارے بڑے نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اللہ کی مدح تمہاری آپس میں ایک دوسرے کی مدح کے مساوی بلکہ اس سے بھی کم ہے یہ تمہارے خیال میں ہے جس کے بغض تمہارے منہ سے ظاہر ہو گیا ہے اور تمہارے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی خطرناک ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عہد کو ظاہر فرمانے والا ہے، تم پر شیطان غالب آ گیا ہے اس نے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم بھلا دی ہے اور بلا شک قرآن نے تمہاری رسوائی بیان فرمادی پس شیطان نے تمہاری فخر پر اپنے مشین کے نقطوں میں ایک نقطہ بڑھا دیا اور تمہاری تار کا دائرہ اپنے فنی کے دائرہ سے بڑھا دیا تو شیطان نے تمہیں ایمان کے ضائع کرنے میں ایمان کی تقویت دکھائی، مومنوں کو اللہ تعالیٰ اس حال پر نہ چھوڑے گا جس پر تم اب ہو جب تک خمیشت کو طیب سے جدا نہ کر دے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کفر سے غافل نہیں، تمہارے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب کی قسم تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہارے والد، اواناد، تمام لوگوں اور تمہاری نوجوانوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ

و علیٰ اکرام وصحابہ العظام اور ساتھ ہی تمہاری کشتی اور غلط روی کے روکنے کی سنت پر قائم خدام پر سلام و برکات ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں انتہائی تعظیم کے ساتھ آپ کی سچی محبت اور قیامت تک آپ کا دائمی ذکر عطا فرما۔ اگرچہ اس میں تمہاری ناکیں آؤد اور تمہاری آنکھیں بیمار ہوں، آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین و علی اللہ تعالیٰ علی سینتہ وعلو لانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ (ترجمہ معنی ہوا، یہاں سے جواب شروع ہے)

جس مشہور دہائیہ مذکورین دوران کے پیشوا نے مسطور پر جو کثیر قطعاً لکھا اور لازم اور حسب تصریحات بامیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک المنعم ان پر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جبکہ اس کا قول یا فعل اس کے دعوے کا کذب ہو گیا، اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے یا نہمذہب اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخیاں کرے یا زنا زنا باندھے، نیت کے بغیر بے گروہے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اس کے کام آسکتا ہے، ہرگز نہیں۔ ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے۔ در مختار مطبعہ ہاشمی ص ۱۳۱۸

دعا الیہ مذکورین دوران کے پیشوا

لوقی بہم عن وجہ العادۃ لہم یہ معہہ  
اگر وہ آپ کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا جب تک  
مالہ یتبرأ

ان کے مذہبی عقیدوں اور ان کے پیشوا نے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو دفتر دیکار اور ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کلمہ کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے، میں پہلے ان کا وہ اقراری کلمہ نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف شتر گھریات ان کے اور کلموں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا صلی ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزری کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھائے گی جس کے دل میں رانی براہی ایمان ہو گا وہ اٹھایا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی

ترجمہ دہائیہ مذکورین دوران کے پیشوا

تقویۃ الایمان مطبعہ منار دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۳۴ پر یہ حدیث بخلاف مشکوٰۃ نقل کی اور خود کتاب  
لہ در مختار باب المرتد مطبعہ مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱  
لہ مشکوٰۃ الصالح باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس مطبعہ مجتہبی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱





اشباہ و تنباہ فی ثانی کتاب السیر باب الردۃ ،

قیں لہانت کافرۃ فقال انما کاذب کھرت یہ

کسی نے کہا تو کافو ہے ، کہا میں کافر ہوں ،  
وہ کافو ہو گئی ۔

فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ ص ۲۷۹

مسلم قال انما محد یکفر ولو قال  
ما علمت انه کفر لایعدربہذا

ایک مسلمان اپنے فہم ہونے کا اقرار کرے کافر  
ہو جائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس  
میں کفر پر کفر مائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

کفر یہ ۲ اسی قول میں تمام امت کو کفر مانا ، یہ خود کفر ہے ۔ شعاع شریف امام قاضی عیاض

ص ۳۹۲ و ص ۳۹۳

نقطع بتکفیر کل قائل قال تو لایتوصل  
بہ فی تملیل الامۃ

جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو کفر  
عطا کرنے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے ۔

کفر یہ ۳ تقویۃ الایمان ص ۲۰

غیب کا دریافت کرنا اپنے سینہ میں جو رہیب ہے کہ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے  
یہاں اللہ سبحنہ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا اصل ممکن ماننا کہ غیب کا دریافت کرنا اس

کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے ، یہ صریح کفر ہے ۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸

یکھو ادا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یتقرب  
ادنسہ الی الجہل او العجز او النقص

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق  
نہیں یا اسے حمل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف  
نسبت کرے وہ کافر ہے ۔

بحر الرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹ یازنیہ مطبع مصر ج ۲ ص ۳۲۳ ۔ حب مع الفصولین

لہ الاشباہ والنباہ کتاب السیر باب الردۃ اداره القرآن کراچی ۲۴۹/۱

لہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین فورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۹/۲

لہ الشفاء بتعریف حقوق المصلطہ فصل فی بیان ما حوس المعالۃ المطبعتۃ الشریکۃ الصحافیۃ فی بلادہ عثمانیہ ۲۵۱/۲

لہ تقویۃ الایمان الفصل ثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علمی اندرون لودھانہ لاہور ص ۱۴

لہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین فورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۸/۲

مطبع مصر ج ۲ ص ۱۲۹۸

لو وصف الله تعالى بما لا يليق به كعبه  
اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہی جو اس  
کے لائق نہیں کا فر ہو گیا۔

کفر یہ ۴ : جب چاہے دریافت کرنے کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے کہ  
جب چاہے دریافت کرے تو علم الہی قدیم نہ ہوا اور یہ ٹھکانہ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ :

لوقال علم خدا ہے قدیم نیست یکفر کذا حق  
جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے یہاں تا آفاقہ  
المت دہانیہ و ملخصاً  
میں ہے اور ملخصاً۔

کفر یہ ۵ : ایضاً الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ء ص ۳۵ و ۳۶

تزییر او تعالیٰ از زمان و مکان و اجہ و اثبات  
رویت بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمارا  
قبیل بدعات حقیقہ است اگر صاحب آن اعتقاد  
مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ سے شمار نہ ملخصاً۔  
اگر تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک قرار دینا  
اور اس کا دیدار بلا جہت وسیف ثابت کرنا (آگے  
یوں کہا) یہ تمام امور از قبیل بدعت حقیقہ ہیں اگر  
کوئی شخص ان مذکورہ اعتقادات کو دینی اعتقاد  
شمار کرے اور ملخصاً (ت)

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جانا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا  
بدعت و محالات ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو بدعتی و مکراد بتایا۔  
شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اشاعشریہ مطبوعہ مکتبہ ۱۳۴۳ھ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں :

عقیدہ سبیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و  
اور اجہ از فوق و تحت تصور نیست و ہمینست  
تیر حواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان  
اور فوق و تحت کی جہت تصور نہیں ہے اور یہی  
اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے (ت)

عہد اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفر یہ ۱۰ کے رد میں دیکھئے ۱۲۱

۱۲ جامع نظمیں الفصل الثامن الثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۲/۲۹

۱۳ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین فورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۲

۱۴ ایضاً الحق (مترجم اردو) قائد اول پہلا مسئلہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۷، ۷۸

۱۵ تحفہ اشاعشریہ باب پنجم در الہیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۳

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹:

یکفر ما ثبتت المکان لله تعالیٰ  
اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر  
ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں خزائن ج ۲ ص ۴۴:

رجل قال خدائے برآسمان میدان کہ من چیز سے ندارم  
یکون کفر لان الله تعالیٰ صرحه من المکان  
کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جاتا ہے کہ میرے پاس  
کچھ نہیں، کافر ہو گیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مکان  
سے پاک ہے۔

خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲:

لوقن نرد بان بنو برآسمان برآئے و یا خدائے  
جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان لله تعالیٰ  
اگر کوئی یوں کہے کہ سیرھی لگاؤ اور آسمان پر جا کہ  
خدا سے جنگ کرو، تو کافر ہو جائے گا اس لئے  
کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مکان مانا۔ (ت)

کفریہ ۶: رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴:

بعد اخبار ممکن است کہ ایشان را در پوش گرداید  
شرو پس قول بامکان و ج مثل اصلا منجر تکذیب  
نصی از نصوص مکرر و سلب قرآن مجید بعد از انزال  
ممکن است یہ  
جبر دے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے نبلائے  
پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم مثل ثابت کرنا  
ہرگز نصوص میں سے کسی نص کی تکذیب نہیں، اور  
قرآن پاک کے نارہی کرنے کے بعد اس کا سبب  
ہو جانا ممکن ہے (ت)

اہل حق نے کہا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور کا  
شریک و ہمسر محال ہے، اور بعض علماء اس پر دلیل دے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ

۱۲۰/۵	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	باب احکام المرتدین	لے بحر الرائق
۲۵۹/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب التاسع فی احکام المرتدین	فتاویٰ ہندیہ
۸۸۳/۴	نوکشور لکھنؤ	باب مایکون کفر من المسلم الذی	لے فتاویٰ قاضی خاں
۳۸۳/۴	مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ	فصل ۲ جنس ۲	لے خلاصہ الفتاویٰ
ص ۱۷	فاروقی کتب خانہ ملتان	رسالہ یکروزی (فارسی)	لے رسالہ یکروزی

تعالیٰ علیہ وسلم کو ختم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلوں سے بھرنے لگا تو کس نص کی تکذیب ہوگی، یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عز وجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندہ سناؤں کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں و جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اُن کی مت مادی پھر پروا کیا تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً ظالموں کی باتوں سے اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے۔ (ت)

شفا شریف ص ۱۳۹۱

من ادات بالوحدانية ومحجة النبوة ونبوة  
نبيتنا صلى الله تعالى عليه وسلم ولكن  
جو ذل على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى  
في ذلك المصلحة بزعمه اوله يدعها  
فهو كافر باجماع يله

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد  
رکھتا ہو یا انہما انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر  
اُن باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے ملے  
کذب جانتے ماننے خواہ برغم خود اس میں کسی مصحت کا  
ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کاذب جانتے والے بالاتفاق کافر ہو اللہ عز وجل کا  
کذب جانتے ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا، اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کامرانیوں کے  
ذوال سخت ہولناک و بیگانہ و ناپاک میں جی کی تفصیل و تشریح اور اُن کے رد و بیخ کی تیغ بھاری کتاب تبيين السبوح  
عن عيب كذب مقسوم (۷-۱۳) سے روشن۔

کھڑیہ : یکروزی ص ۱۳۵ :

لا نسلم کذب مذکور محال یعنی مسطور باشد ہر مقدمہ  
قضیہ غیر مطابقہ الواقع والفاستے اُن پر جس کہ و  
انبیاء خارج از قدرت الہی نیست والا لازم آید  
کہ قدرت انسانی از قدرت ربانی باشد۔

اللہ تعالیٰ کے لئے مذکور کذب کو ہم محال نہیں مانتے کیونکہ  
واقع کے خلاف کوئی قضیہ خبریتنا اور اس کو دشمنوں  
انبیاء پر اتقار کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج نہیں ہے  
لازم آئیگا کہ انسانی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے

لہ الشفا بتعريف حقوق المصطفى فصل في بيان ما سوى القالات المطبوعة الشركة الصحفية في البلاد استثنائية ۲/ ۲۶۹

سہ رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ سب خدا سے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا، سونا، پاختانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنے کا سب کچھ داخل۔ لہذا اس قول حبیب کے کفریات حد شمار سے خارج۔

کفر یہ ۸: یکروزی ص ۱۳۵:

عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے لئے کمالات میں سے شمار کرتے ہیں اور عدم کذب کو گونگے اور بھوکے کے مقام میں اللہ تعالیٰ کی مدح بتاتے ہیں، اور جب کہ صفت کمال یہ ہے کہ کسی شخص کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہو تو وہ مصیحت اور حکمت کی بنا پر جھوٹی بات کہنے سے گریز کرے تو ایسا شخص مدح کا مستحق ہوتا ہے اس کے برخلاف کوئی ایسا شخص کہ اس کی زبان ناکارہ ہو یا جب وہ جھوٹی بات کہنے کا ارادہ کرے تو اس کی زبان بند ہو جائے یا دوسرا کوئی اس وقت اس کا منہ بند کرے تو ایسے لوگ عقلاء کے ہاں مدح کے قابل نہیں ہوتے، مگر نیک جھوٹ کے عیب سے بچا اور اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث نہ کرنا مدح کی

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و اور اہل شانہ بآں مدح می کنند برخلاف آخر سہ جہاد و صفت کمال یہیں است کہ شخصی قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بقدرہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب ننماید ہاں شخص ممدوح می گردد بحدیث کہے کہ لسان او موقوف شدہ یا برگاہ ارادۃ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردید کہے دہن او را بند نمایند ای شخص نزد عقلاء قابل مدح نیست بچند عدم تکلم کلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و تنزیلاً عن استکثار پر از صفات مدح است احاطتاً۔

صفات میں سے ہے احاطتاً (ت)

اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا عقاب بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ عقاب بالغیر نہ عقاب عقلی، نہ محال شرعی، صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں، تو ضرور ہوا کہ کذب الہی محال عادی بھی نہ جو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر الطینان کیا ہے۔

کفر یہ ۹: اسی قول میں صراحتاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحتاً ترفع کے لئے

اس سے بچتا ہے یہ صراحت اللہ عزوجل کو قابل ہرگز نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفر یہ مفہم ہزاروں کفریات کا خیر ہے۔ عالمگیری قول مذکور در کفر یہ ۱۲ اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ۱۲۹۲ھ ص ۵۵:

من لدی واثبت ما هو صریح فی المقصود جہاں اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ یا کفر یہ ہاں کہ جس میں مکمل منقصت ہو کافر ہو جائے۔

کفر یہ ۱۰: اسی قول میں صدق الہی بلکہ اس کی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحت عیب و آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہے جس طرح کفر یہ ۲ میں صفت علم غیب کو صراحتاً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہوگی۔ شرح عقائد النسخی طبع قدیم ص ۱۲۲:

النصادر عن الشئ بالقصد والاحتیاس جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو ۵۱ یكون حادثاً بالصدق والاحتیاس اور صفات الہی کو حادث ٹھہرانا کفر ہے۔

فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ و شیعہ فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع ضعی ۱۲۶۹ھ ص ۱۲۹:

صفاته فی الائمہ غیر محدثہ ولا مخلوقہ اللہ تعالیٰ کی سب صفاتیں ازلی ہیں، نہ وہ نو پیدا ہونے والی ہیں نہ مخلوقہ ۵۵ قد من قال امہا مخلوقہ او محدثہ وہ قد میں راجع ہے فوجہ احیاء مخلوق یا حادث بتائے فیہا او شئ فیہا مہموکاں باللہ تعالیٰ ہے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفر ۱۹: اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لئے پرہیز کی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لئے سونا، اونگھنا، ہلکانا، بھولنا، جبرو، بیٹا، بندوں سے ڈرنا، کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا، ذلت و خواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو نہانا وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے آیت لا تأخذہ سنۃ ولا نوم نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آیت لا یغسل رقی

لہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتبہ نوری کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸

اعلام لقواطع الاسلام مع سبل النجاة مکتبہ دار الشیخہ استنبولی ترکی ص ۲۵۱

شرح العقائد النسخیہ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۲۳

شرح الروض الازھر شرح العقائد الاکبر الساری جل شانہ موصوف فی الازل مصطفیٰ ابی بصری ص ۲۵

۲۵۵/۲ القرآن الکریم

ولا یصلیٰ نہ میرا رب پہلے نہ جھولے۔ آیت ما اتخذ صاحبہ ولا ولدًا اللہ نے نہ کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا۔  
 آیت ولا یخاف عقبا اللہ کو ٹھوکے پھینک کر نہ کاخون نہیں آیت لم یکن له شریک فی الملک ولا یریک  
 له ولی من الذل نہ کوئی بادشاہی میں اس کا ساتھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اس کا حمایتی۔ یہ سب صریح کفر ہیں۔  
 کفر یہ ۲۰ و ۲۱ : صراطِ مستقیم میں نیا ہی ۱۲۸۵ء ص ۱۷۵

نسبت پر خود تا ایک روزے حضرت بل و علاء دست اپنے پر کی نسبت یہاں تک کہ ایک روز ان کا دایاں  
 راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و ہاتھ اللہ نے اپنے خاص دست قدرت میں پکڑ  
 چیرنے والا امور قدسیہ کس رفیع برقع بود پیش منے اور امور قدسیہ کی بلند و بالا چیز کو ان کے سامنے  
 حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنین دادہ ام و پیش کر کے فرمایا کہ تجھے میں نے یہ چیز دے دی  
 چیزائے دیگر خواہم دادہ

ص ۱۱۳

مکالمہ و مسامرہ بدست مے آیت (مکالمہ اور گفتگو حاصل ہوگی۔ ت)

ص ۱۱۵

گاہ کلام حقیقی ہم مے سوزد کہ بھی کلام حقیقی بھی ہوتی ہے۔ ت

شفاء شریف ص ۳۶۰

من عترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ دو خدایتہ و جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توحید کا تو قائل ہو مگر  
 لکنہ ادعیٰ له ولدا او صاحبہ ہذا لک کفر اس کے لئے جو رو دیا بچہ ٹھہرا سہ وہ باجماع مسلمین  
 باجماع المسلمین و کذلک من ادعیٰ محالۃ کا فر ہے اسی طرح جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نشینی

عہ یہ صراحت اپنے پر وغیرہ کو نبی بتانا ہے ۱۲ سل السیوف

۵۲/۲۰	سہ القرآن الکریم	۳/۷۲	سہ القرآن الکریم
۱۵/۹۱	سہ	۱۱/۱۷	سہ
۵۵	صراطِ مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از دارالوت المو	۱۶۳	ص ۱۶۳
۵۶	بدایت را بعد در بیان ثمرات حب عشقی	۱۶	ص ۱۶
۵۷	باب سوم فصل چہارم تکرار در بیان سسوک	۱۳۳	ص ۱۳۳



اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمۃ ام مخلص۔  
 اس تک صعود اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو۔  
 ص ۳۹۲

وكدلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان  
 له يدخل الجنة او انه يصعد الى السماء و  
 يدخل الجنة ويأكل من ثمارها ويعاقب  
 الحور العين فهو كاذب كلهم كفار مكنون للنسبي  
 صلى الله تعالى عليه وسلم

خودوں سے اس معاند کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہو گا۔  
 تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۲۹۹

درین بعثت بکر در حین مناجات و مکالمہ کہ اعلیٰ  
 مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست بے  
 نبی کی بعثت کے وقت بکر مکالمہ اور مناجات کے  
 وقت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بشری قرب کا اعلیٰ  
 مرتبہ ہے۔ (ت)

اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص رہے روزیائیں کسی کے لئے اللہ عزوجل سے  
 کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتہ اس کی نبوت کا دعویٰ ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ مطلع نکتہ ۲۴۹ ص ۲۲۲  
 زیر قود تعالیٰ وقال الدین لا یعلمون لولا یکنما اللہ

غنائے اس گفتگو سے ایشان جلست زیرا کہ فی غنہ  
 کہ رہے ہم کلامی با خداے عزوجل پس بلند مست  
 بنو زہ پایہ اولیں آں کہ ایمان ست ز سیدہ اند  
 و آں رتبہ مختص ست بملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ  
 و السلام و غیر ایشان را ہرگز میسر نمی شود پس فرمائش  
 ہم کلامی با خدا گویا فرمائش آنست کہ تا ہم را پیوئراں

لہ الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماحول المتآلات المطبعة الشریکة الصحافیة فی ابلا الدعثانیہ ۲/۲۶۸  
 ۲۶۸ ص ۲۶۸  
 ۳۱ تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت سہیل انکیدی لاہور ص ۱۶۲

یا فرشتہ ساز دہ

سب کو پیغمبر یا فرشتے بنا دے (ت)

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ص ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو گا فرسہ ہے فرمایا،

المکامۃ شہا مصیب السوء بل اعطی  
مراتبہا و فیہ محالۃ لما ہو من ضروریات  
الدین و هو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
عاقم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ  
المصلین

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب ہوت بلکہ اُس کے  
مراتب میں اہل مرتبہ ہے تو اُس کے دعوے کرنے میں  
بعض ضروریات دین ہی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے خاتم النبیین ہو سنے کا انکار  
ہے۔

کفر یہ ۲۲: صراط مستقیم ص ۱۱۲

از جملہ آن شدت تعق قلب ست بر شد خود استقلان  
یعنی نہ پاں ملاحظہ کہ اس شخص کہ نادران فیض حضرت  
حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ ہمیشہ تک متعلق عشق  
بہاں می گرد و چنانکہ یکے از اکابر سلفین و مرید  
کہ اگر حق جل و علا در غیر کسوت مرشد ہی بجلی فرماید  
ہر آئینہ مرابا و اتفات درکار نیست بگے

وہی میں سے ایک یہ کہ اپنے مرشد سے شدید قلبی مستقل  
تعلق یعنی یہ لہذا نہ ہو کہ یہ مرشد اللہ تعالیٰ کے  
فیض کا دریدہ اور اس کی ہدایت کے لئے واسطہ  
بہ بلا ہستی است کہ عشق کا تعلق صرف اسی سے  
ہو چنانچہ اس طریقت کے ایک بڑے نے فرمایا کہ اگر  
اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے مرشد کے پاس و شکر کے بغیر  
تجلی فرمائے تو مجھے اس کی طرف التفات درکار نہیں ہے

شخص مذکور کے پیروں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس فکر کا حکم بتائیں یا خود اسی سے  
پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اس کو کفر و ضلالت بنا دینے کا عادی ہے۔  
تقریب الایمان ص ۱۵۶

” اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے  
کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سُنتے ہی مارے دہشت کے یو اس ہو گئے پھر کیا کہنے

۱۔ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورہ بقرہ، تحت آیت ۱۱۲/۱۱ مطبع مجتہائی دہلی ص ۲۲۴  
۲۔ لدوائی علی العقائد العنصریۃ بحث توبہ سے قبل ص ۱۰۶  
۳۔ صراط مستقیم ہدایت ثابثہ افادہ ۲۰۰ المكتبة السلفية لاہور ص ۱۱



آیت (یس) لقد حق القول على اكثرهم فهم لا يؤمنون	موضع القرآن، ثابت ہو چکی بات اُن بہتوں پر سو دسے نہ مانیں گے۔
آیت (ساء) يؤمنون بما انزل اليك	موضع القرآن، سو مانتے ہیں جو اُنرا تجھ پر۔
آیت (اعراف) وقطعت ابراهيم الذيب كذبوا بايتنا وما كانوا مؤمنين	موضع القرآن، اور پھاری کا اُن کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے۔
آیت (انعام) واذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل صلوا عليكم	موضع القرآن، اور جب آدمی تیرے پاس ہماری آیتیں مانے والے تو کہ سلام ہے تم پر۔
آیت (بقرہ) امن الرسول بما انزل اليه من ربه والؤمنون كل امن بالله وملكته وكتبه ورسله	موضع القرآن، مانا رسول نے جو کچھ اُنرا اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا، اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو۔
دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں سب کو مانا، یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔	

آیت (اعراف) قال الذين استكبروا انا نذی ائمة به كفرون	موضع القرآن، جس نے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔
--	---

۴/۳۹	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۵۳۰ ص
۴/۱۶۲	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۱۲۶ ص
۴/۲۴۲	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۱۹۳ ص
۴/۵۴	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۱۶۲ ص
۲/۲۸۵	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۶۱ ص
۴/۴۶	ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر	تاج کھنٹی لاہور	۱۹۲ ص

تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء ملائکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہو گا۔ لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجم سلطان حسن مطبع فاروقی ص ۲۳ میں ہے،

”اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔“

سبحن اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بڑی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ مشرک دوزخی۔ کفی اللہ المؤمنین القتال (مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے لڑائی میں۔ ت د کفر یہ ۲۴ صراط مستقیم ص ۳۸)

صدیق من جبہ مقلد انبیاء می باشد ومن درج	صدیق من جبہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من درج
محقق در شدائع پس اگر صدیق زکی القلب	احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے۔ اگر صدیق زکی القلب
ست رضا و کرامیت حضرت حق در افعال و	ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور عہد رضا کو افعال و

عہ اگر اس کے کلام کے کچھ نہ سننے اپنے ہی سے گھڑینے ہی تو اولاً تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنی، شفاء شریف صفحہ ۳۲۲

والتاویل فی لفظ صراح لا یقبل یا صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔  
ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نہ رہی گھڑت ہے جو اسے خود مقبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۸۵

یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے ہوتا اور پہلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ کہ باپ اور بادشاہ۔“

یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر محرکات مذبحی کا جواب شافی ہے ۲۳ سل السیوف

۱۔ تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر الصحابہ علی کتبہ اندرون لوہاری گیٹ ۱۰۵ ص ۱۰۹  
۲۔ شفاء بتوہین حقوق المسلمین القسم الرابع الباب الاول المطبعة الشریکۃ الصحیفۃ فی البلاد العثمانیہ ۱۰/۲ - ۲۰۹  
۳۔ تقویۃ الایمان الفصل الخامس علی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

اقوال مخصوصہ میں اور صحت و بطلان کو عقائد خاصہ، پسندیدہ و ناپسندیدہ کو اخلاق و عادات شخصیت میں اپنے فطری نور سے جان لیتا ہے۔ (ت)

اقوال مخصوصہ صحت و بطلان و عقائد خاصہ و محدودیت و مذہبیت در اخلاق و ملکات شخصیت بنور جلی خود دریافت می نماید۔

ص ۳۹

پس مذکور احکام اس کو دو طرح معلوم ہوتے ہیں، ایک خصوصی طور پر اپنے قلب کی گواہی سے، اور دوسرا عموماً شرعی کلیات میں داخل ہونے کی وجہ سے، اور پہلے طریقہ سے حاصل شدہ علم تحقیقی ہے اور دوسرا تقلیدی ہے، اور اگر ذکی العقل ہو تو اس کا فطری نور کلیات کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے، پس امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے، پس شرعی کلیات اور حکم و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استناد بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نقیض فی الروح سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہل کمال اس کو

پس احکام این امور مذکورہ اور ابد و وجہ معلوم میشود یکے بشهادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شریع عموماً و علم کہ بوجہ اولی حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نور جلی اولیٰ بسوئے کلیات او را رہنوی میفرماید پس علوم کلیہ شرعیہ اور ابد و واسطہ می رسد بوساطت انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت حکم و احکام ملت اور امت گردانایا میشود ان گفت و جم استناد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آئم شیعہ است از شعب و حی کہ آزاد و عرف شرع بنفش فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضی اہل کمال آن را بوحی باطنی سے نامند۔

میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نقیض فی الروح سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۰

اسی معنی کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے علم کو جو کہ بعینہ انبیاء کا علم ہے لیکن ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوتا، اس کو حکمت کا نام دیتے ہیں (ت)

بہیں معنی را با امامت و وصایت تعبیری گفتند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاء است لیکن بوحی ظاہری متعلق نشدہ بر حکمت سے نامند۔

۳۴ و ۳۳	ص	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---------	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----







معرفت احکام شرعیہ بدون توسیعیاتی ممکن نیست۔  
شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر  
ممکن نہیں (ت)

تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴۰

آنچه گفته است که فاطمه بنت اسد را وحی آمد که خدای تعالی  
بر او وضع حمل نماید و در غیبت پریمزہ زیرا کہ  
کسی از فرق اسلامید و غیر اسلامید قائل بہ نبوت  
فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم  
مے داشت یکنہ

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو  
خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ  
سب ٹھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی  
اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی  
نبوت کا قائل نہیں ہے، حجاج اس کو کس طرح  
تسلیم کر سکتا ہے (ت)

غرض اس ناپاک کلمے کے کفر ہونے میں اصداف شک نہیں اور اس میں اور جو خفاشیں ہیں مثلاً غیر نبی کو  
تقلید انبیاء سے من وجہ آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیاء کا ہمردم استاد اور  
بتقلید و افضل مثل انبیاء معصومہ مانا اس کی شناختیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف ایک  
جہارت شاہ ولی اللہ پراختصار کروں الدر الثمین شاہ صاحب مطبوع مطبع احمدی ص ۴۵ و ۵۰

(بقیہ سنیہ صفحہ گزشتہ)

وجوه مہد دعوی تلقی الاحکام الشرعیۃ  
من اللہ تعالی بلا واسطۃ نبی و ذلک دعوی  
نبوتاً اہم مختصراً۔  
از انجملہ یہ کہ انس میں اللہ تعالیٰ سے پرست و ست  
نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعوی  
ہے اور محققاً (ت)

امام الربانیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے والیاء باللہ رب العالمین ۱۲ منہ مدظلہ

سہ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ پ اللہ مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۴۹

سہ تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سیل ایکٹھی لاہور ص ۷۹

سہ الحدیثۃ القدیہ

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے پوش آیا میں نے پہچانا کہ ان کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی طاعت فرض اور اس کی طاعت وحی باطنی آتی ہو، اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اللہ ان کا بُرا کرے۔ (ت)

دیکھو وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم سمجھتے ہیں، انہوں نے صاحب اُن رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اللہ ان کا بُرا کرے کیا اسے نہ کہا جاسکے گا کہ اُن کی طرح اس کا بھی بُرا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے، آمین! غالباً اصل مقصود اپنے پیروائے بریلی سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرسے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنایا تھا اس کی یہ تمہیدی اشٹافی گئی تھیں کہ جس کو ایسا اس طرح کے بھی سوتے ہیں احریر وہی عصمت وغیرہ سب کچھ بگھا، نبوت کا پورا خاکہ اتارا غیر میں یہ بھی مجاہدی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نہ جانو قیامت تک ہوتے رہیں گے، پھر یہاں تو یہ بتا دیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اور ختم کتاب میں اپنے پیرو کا خداسے مکالمہ و مصافحہ اور سبے تکلف کی گفتگو نہیں لکھ کر کھپلا نتیجہ دکھا دیا کہ :

امثال ایس وقائع و اشباہ ایں معاملات صمد  
پیش آمد تا اینکه کمالات طریقی نبوت ہزارہ علیہ  
خود رسید و الہام و کشف بعلم حکمت انجانیہ نیست  
ان واقعات جیسے اور ان معاملات کے مشابہ  
سینکڑوں پیش آئے تاکہ نبوت کے راستہ کے کمالات  
اپنے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائے اور علم حکمت کا الہام و  
کشف انجام پذیر ہو۔ (ت)

بس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیاء کے ہم استاد تعلیم انبیاء سے آزدی واسطہ  
انبیاء احکام شریعت خدا سے پانے واسطے یہ پرچی میں ہیں تو اس عیاری کا قائل ہوں کہ ابتداء یوں نہ کہہ دیا

سے اللہ را شہین شاہ ولی اللہ

سے صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات ملکیتہ السنہ لاہور ص ۶۵

پیرجی معصوم میں پیرجی پر وحی اترتی ہے بلکہ یوں پانی پاغدا کا صد کتاب میں بے مرقعہ بعض اولیاء کے لئے ان منصوبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت مسمیٰ کیا پھر جمادیا کے خبردارینہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہیں نہیں بلکہ ہمیشہ رہیں گے پھر انفرکتی تب میں پیرجی کے لئے درجہ حکمت ثابت کر دیا یعنی بس کچھ جاویر وہی منصب ہے جس کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بنا آئے ہیں غرض یہ تو ساری جم گئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب سے بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا، اس کی فکر کو وہ مسئلہ گھڑا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں، ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائے اس کی بات جھوٹی ہوتی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا عمل نہ رہے گا، دوسرا خدشہ پیرجی الف کے نام بے نہیں جانتے اس پر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم، یہ کیسا جھٹ بے ربط، تو اس کا یہ ساماں کر لیا کہ پیرجی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لئے زبانی رہے ص ۱۴

از بسکہ نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت  
بناب رسالت مآب علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات  
در بد فطرت مخلوق شدہ سنا، علی لوح فطرت ایشان  
از نقوش علوم رحیمہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر  
مصنوعہ ماندا بود۔

چنانچہ ان حضرات کی حال ذات کو جناب رسالت مآب  
علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ ابتدا و فطرت  
میں کامل مشابہت دے کر پیدا کیا گیا اسی بنا پر  
ان حضرات کی روح فطرت رحیمی معصوم اور علما کی، وہ کلام  
تحریر و تقریر سے مصنفے رہی تھی (ت)

افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ شفا شریفین میں  
ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص ۱۳۲۶  
ما ذکرنا النبوة ولا عظم الرسالة ولا حق رحمة  
المصطفى (انی قوله) فحق هذا ان درونی عند  
القتل الادب والنجون الخ۔

اس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی لعنیم نہ حرمت  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے  
قتل دفع کریں تو اس کی سزا العزیر و قید ہے ذات،

ص ۱۳۲۷

کوہ انجی آیت آية له ذكوه اصبحت  
نقیصه فيه وجهالة به

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لئے  
معجزہ ہے اور اس شخص کا امی ہونا اس میں عیب جہالت (ت)

لہ صراط مستقیم طبع کتاب  
۱۷ الشفا بتعريف حقوق المصطفى فصل الوجه الخامس المطبعة الشريعة القاهرة في البلد العثمانیہ ۲/۱۳۶  
ص ۲۳۳

تیسرا انڈیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہِ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی دی علم ہی نے بقصد تقضیع و تعجیز فرمائش کر دی تو کسی بنے گی اس کی یوں بھاری پیش بندی کر لی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص ۱۱۷

”جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو بغیر نہ بھنا یہ عاداتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ واسطے اچھے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر جو شخص ایسی عاداتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے وانا ذلیم اللہ کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اللہ طعنا“

ظاہر ہے کہ عوام بھاپا سے اتنے بھاری بھاری ڈر اوسے موٹے موٹے لغت سن کر کانپ جائیں گے محسوس کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا پیش خوشی ای سب کارستانیوں سے کام چور کر لیا تھا پیر جی کی قبر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا، خطیوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قبر الہی سے مجبور ہیں غیبی کوڑے نے سب بے شکیل بگاڑ دئے پٹھانوں کے خیر عود کی کش نے چٹے سورا بچھاڑ دئے۔

سہ جی کی جی جی جی جی ماست نہ ہونے پائی

وہی دھمب کی رزمیاست نہ ہونے پائی

قطعہ ابوالقور الذین ظلموا ۱ الحمد للہ رب العالمین (تو ظالم لوگوں کی بڑا کاٹ دی گئی، اور

سب غریبوں سر اللہ رب سارے جہان کا۔ ت)

کفر یہ ۲۵، تقویۃ الایمان ص ۹۰، حدیث تریہ لکھی،

اس آیت کو صورت بقبری اکنت تسجد لہ (بتاؤ اگر میری قبر پر گزرتو تم اس کو سجدہ کرو گے۔ ت)

خودی اس کا ترجمہ یوں کیا کہ،

”بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو“

آگے جو گستاخی کی رگ اچھے جھٹ آفت کی، (ف) ٹکڑ کر فائدہ یہ جڑ دیا،

”یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں پڑنے والا ہوں۔“

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے، کہاں تو وہ

ملہ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخو فی الفصل الاول مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵۵

ملہ القرآن الکریم ۳۵/۶

افضل الخامس

ملہ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخو فی

لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر سے گزرے، کہاں یہ فائدہ نصیحت کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، کیوں یہ کیسا ٹھکانا افرام؟  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار  
 جو دانستہ محمد پر جھوٹ باندھے وہ اپنے ٹھکانا  
 دوزخ میں بنائے۔

وہابی صاحبو! ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیٹھ کا ٹھکانا بناؤ،  
 ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 ان الله حرم علی الارض من تاحل  
 اجساد الانبیاء  
 بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغروں  
 کے بدن کھائے۔

قائد: یہ حدیث ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و شاکم و ابونعیم  
 وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن ادس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و  
 دارقطنی نے اس کی تصحیح اور امام عبد العزیز و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی، شاکم نے کہا بر ضرورت بخاری صحیح ہے،  
 ابن وجیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے۔

وہابی صاحبو! تمہارے پیٹھ سے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنیاد میں گھسیٹ کر گستاخی کی

عنه زیارت جلیلہ، سبحان اللہ! رب العالمین جل مجدہ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد  
 فرمائے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات  
 بل احياء و لكن لا تشعرون  
 جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ  
 وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں خبر نہیں۔  
 (باقی، اگلے صفحہ پر)

۲۱/۱	تہذیبی کتب خانہ کراچی	کتاب علم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صحیح البخاری
۷/۱	"	تخلیض الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صحیح مسلم
۵۰/۱	آفتاب عالم پریس لاہور	باب تفریح ابواب الحجۃ	سنن ابو داؤد
۲۰۴/۱	نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی	کتاب الحجۃ	سنن النسائی
۷۷	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	باب ماجاء فی فضل الحجۃ	سنن ابن ماجہ
		۱۵۳/۲	سہ القرآن الکریم

ترقی شریعہ مہذب مطبع مصر جلد ۱ ص ۱۰۶

فی الکامل للعبود مما کفر به الفقہاء الحجاج  
انہ رأى الناس یطوفون حول حجوتہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باموالہ  
وسمۃ قال الذمیری کفر وہ بهذا لانہ  
تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ابو عباس بنونہ کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں بھی کے  
سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے  
کہ اس نے لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کئے دیکھا ہوں کچھ لکڑیوں  
اور گھنے ہوئے سیم کے طواف کر رہے ہیں، عسلا مر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اور فرماتے :

لا تعین الدین قنوا فی سبیل اللہ امواتا بیل  
احیاء عند ربہم یرزقون فرجین  
اور ایک سفیر مغرور مجربان خدا سے لغو خود حضور پر فود اکرم المحبوبین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہم اجمعین کی  
نسبت وہ ناپاک لفظ کے اور وہ بھی یوں کہ اس حدیث کا یہ خطاب شرا ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر  
مٹی میں ملنے والا ہوں، قیامت میں ان شاء اللہ تعالیٰ مرکز میں ملنے کا مزہ انگٹھے گا اور یہ جڈا پوچھا جائے گا  
کہ حدیث کے کوئی سے لفظ ہیں اس ناپاک معنی کی بڑھتی جوتھنے یعنی کہہ کر محبوب اسلم ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
پرافتر اگر دیا، حضور پر افترا، خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا براسرا۔

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون  
متاع قليل و لهم عذاب الیم  
(النہی) اکید عمت، اھملوۃ من وراء عدی، تقلیل من تصانیف المصنف العلامة  
قدس سرۃ ج

سۃ القرآن الکریم ۱۶۹/۳

سۃ ۱۱۶/۱۶

سۃ ۱۱۶/۱۶

ان اللہ حور علی الاس میں ان تا کل ایحساد  
 الانبیاء علیہ السلام ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳  
 علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک کافہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کی ماحرام کیا ہے۔ (لئے البروداؤد نے روایت کیا ہے)  
 فائدہ ۱: یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین یا اقل درجہ تابعین تو ضرور تھے۔  
 کفر یہ ۲۶: تقویۃ الایمان کی بابت بار میں شرک کی کچھ قسمیں اور ان کا اجمالی بیان گھڑا کہ یہ باتیں فلاں قسم  
 سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کی پانچ فصلیں مقرر کریں ان فصلوں میں جو کچھ ہے وہ اسی  
 اجمالی بیان کی شرح ہے ص ۱۰ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا،  
 ”عاجتیں بر لائی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء و اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے  
 وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔“

اسی میں لکھا ص ۱۲

”جو کوئی انبیاء و اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے شکل کے وقت ان کو پکارے ان باتوں  
 سے شرک ثابت ہوتا ہے، ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لئے  
 اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔“

غرض یہ اجمالی بیان ایک دعویٰ ہے اور آگے ساری کتاب اس دعوے کا بیان و ثبوت، اس پر  
 دعویٰ تو یاد رکھئے کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلوں میں اس کا بیان سنئے  
 صفحہ ۲۹:

”اللہ سے زبردست کہہ جوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے  
 محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔“

یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و الثناء کو ناکارے لوگ کہا، کیا یہ ان کی جناب میں کھلی گستاخی نہیں؟  
 کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شعا شریف اور اسی کی

۱/۹	دار المعرفۃ بیروت	المقصد اول قصۃ الفیل	مواہب اللذیہ	شرح الزرقانی علی مواہب اللذیہ	۱/۹
ص ۷	مطبع علمی اندون لوباری گیٹ لاہور	مقدمہ کتاب	مقدمہ کتاب	مقدمہ کتاب	۷/۱
ص ۹	۷	۷	۷	۷	۹/۱
ص ۲۰	۷	۷	۷	۷	۲۰/۱

شروع وغیرہ کتب انہ میں ہے۔

کفریہ ۲۷: تقویۃ الایمان پہلی فصل میں اس دعوے کا کہ انبیاء و اولیاء کو پکارنا شرک ہے "ثبوت  
ہستے، ص ۱۹

"ہمارا جب حلق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی  
کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا عظم ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا  
علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی پوچھنے سے ہمارے پکارنا تو کیا  
ذکر ہے؟"

مسلمانو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک طعن الفاظ  
کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں راتی برابر ایمان ہو، شاید اس شخص نے اور طاقت کی نسبت  
سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی ایسا بھی نہ رہا جس کے دل میں دانہ خردل کے برابر  
ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اُسے کچھ کام نہ ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اس کے منہ سے گندہ مذہب  
میں اُن کا ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو فوٹ گیا اور دنیا و الیہوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں  
کسی نبی کی سرکار سے شکا حینہ بعد کی روٹی سے کی بھی امید نہیں و زانی دیا کے ایسے کسانے والے پوتوں کو  
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث۔

کفریہ ۲۸ و ۲۹: یہ کفریہ اثباتی سب سے بدتر نعیث، صراطنا مستقیم ص ۹۵

بمقتضائے خلعت بعضہا فوق بعض ازہ و سوزنا  
خیال مجاہدت نہ و جو خود بہتر ست و صرف ہمت  
بسوئے شیخ و امثال آں از معقین گویا صاحب  
با سبب بخندیں مرتد بدتر از استغراق در صورت  
گاؤ و خود دست کہ خیال آں با تعظیم و احب لال  
بسوید اسے دل انسان سے چسپہ خیال خیال گاؤ و  
خر کہ نہ آں قدر جمیعہ کی مہود و نہ تعظیم بلکہ مہان و  
محقر مہود کو ایں تعظیم و اجلال غیبہ کہ در نماز  
ظلمات بعضہا فوق بعض کی بنا پر نہا کے دوسرے سے  
اپنی بری سے مجاہدت کا خیال بہتر ہے اور اپنی  
ہمت کو شیخ اور ان جیسے معطل لوگوں خواہ جناب صاحب  
ہی ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گمانے و رنگہ سے  
کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے  
کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے  
دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے بخلاف گندہ اور گائے  
کے خیال میں نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور



طعوناً و مقصود می شود بشرک میکشد یعنی

بدی تعظیم بلکه این کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے  
اور بغیر کی تعظیم واجب نماز میں طعوناً و مقصود ہو تو شرک کی  
طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسلمانو! خدا را این ناپاک ملعون شیطان کی گویا کہ خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی طرف نماز میں خیال سے جا یا غفلت بالائے غفلت ہے کسی فاحشہ زندگی کے تصور و اس کے ساتھ ذات کا خیال  
کرنے سے بھی بڑا ہے، پہنے پیل یا گہ سے کے تصور میں جو تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، ہاں واقعی زندگی  
نے تو دل نہ دکھایا گہ سے نہ تو کوئی اندرونی صدمہ پہنچایا، نچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر تازی نبوتوں کا درجا جلایا ان کا خیال نہ کیا کہوں نہ تو ہو ان کی طرف  
سے دل میں کیوں نہ زہر ہو!

مسلمانو! اللہ انصاف و کیا ایسا کلمہ کسی اسلمی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے! حاشا للہ! پادریوں  
پنڈتوں وغیرہم کلمے کافروں مشرکوں کی کتاب میں دیکھو جو انہوں نے بزم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک  
ڈالنے کو کھی ہیں! شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے عجیب و غریب لفظ تو جس سے پیار سے نبی تعالیٰ سے  
سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انہیں مواخذۃ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس بدی اسلام  
بلکہ بدی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت  
ہلے دھڑک رہا ہے سب و دشنام کے لفظ کلمہ دے اور روز آخر اللہ عز و جل غالب تھا کہ غضب عظیم و عذاب الیم  
کا اصل اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی یا مطیع  
ہو کر ان سے انہیں ایذا نہ پہنچی، ہاں ہاں، واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی، واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی واللہ  
واللہ جو انہیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبارہ تھا کہ لعنت، اس کے لئے سختی کا عذاب  
شدت کی عقوبت۔ آمین :

ان الذین یؤدبوا اللہ ورسولہ لعنہم  
اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد لہم  
عذاباً عظیماً

عہ اور ان کی شان میں اتنی گستاخی کفر جس کی مبارک منہ منہ تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ص ۱۲۲ آمل ہو

عذاباً مہیناً۔

میں اور ان کے لئے بنا رکھا ہے وقت والا عذاب۔

آیت : وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔  
جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

مسلمانو! پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھئے، ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کان میں انگلیں دس کریر کچر دیکھتے یہ کچھ سنئے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام، یہ اس کے چیلے بیدام کے غلام، سبحان اللہ! یہ حرکات اور اسلام کا نام۔ مسلمان وہ ہیں جسے قرآن عظیم فرماتا ہے،

آیت : لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ  
أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ  
وَاَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ يَتَّبِعُونَ

اُن کی اپنی طرف کی روح سے۔

وہابی صاحبو! مسلمان بننا چاہتے ہو وہ حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سو یادے دل کے اندر جاؤ جو ان کی جناب عام باب میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ، ہزار زبان و صد ہزار دل اس سے تبری کرو تمہاری گرد اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو، ورنہ اگر دوسرا تمہیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لئے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ واسے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو، بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات سمیر پھر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی اہمیت و پیشوائی کا دم بھر دو لی جانو، امام ہالو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بد نگام کی بات میں سو سوطح کے بیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو، جیسے بنے اس کی بگڑی سنبا لو، اس کی حمایت میں عظمت مصطفیٰ

۱۔ اختصار آن الکریم ۵۶/۳۲

۲۔ ۶۱/۹

۳۔ ۲۲/۵۸

جتنے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو، یہ کیا ایمان ہے، کیا اسلام ہے، کیا اسلام اسی کا نام ہے جو  
اسے راہ رو پشت بمنزل ہر شہار

(اسے منزل کی طرف پشت کر کے چلنے والے، ہوش کر۔ ت۔)

مزہ یہ ہے کہ وہ خود تھری ساری بناوٹوں کا دربار جلا گیا۔ تقویۃ الایمان،

یہ بات محض ہے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ ہے ادبی کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیے جاتا  
اور پہلی بولنے کی اور جگہ میں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے محبت نہیں بولتا، اس کے  
واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔

اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجہ پر  
ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کر کے برنگاہ انصاف غور کرو، اگر کوئی دایہ اپنی باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے  
کے سے میں تیری ناکہ بخوک سی ہے، تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی، یا کوئی سعادت مند مجدی اٹھ کر اپنے بد بگام  
مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ ان کی آواز ملیفت گئے کے مہوئے سے مشابہتیں ان کا وہی شریف سر کی نحوہ تھی سے  
ملتا تھا تو تم اسے کیا سمجھو گے، کیا اپنے حائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے۔ اب  
تھیں ظاہر ہو گا کہ اس غیث میں نے جہاں سے ذات والے رسوں و دھماں ذات و عرش عالم پناہ ملی، اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی نسبت یہ لفظی کھلت نکلتے، انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا، پھر ہم اسے

عین یہاں اس کے پیروں کی خایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اُس نے بقصد توہین نہ ملک  
سوق سخن تاکید اخلاص کے لئے ہے مگر یہ بناوٹ اُسی قبیل سے ہے کہ صر

لی یصلح العطاء ما فسدہ اللہ ہر

(دیانہ کے فساد کو یہ علیہ ہرگز درست نہیں کر سکتا۔ ت۔)

قصہ قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہو گا تو کیا وحی اُترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح  
میں سوق کلام خاص بغرض توہین جہناکس نے لارم کیا، کیا اللہ و رسول کو بُرا کہتا اُسی وقت کلمہ کفر ہے جب باخصوص  
اسی مرض گمستگ ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمہ کفر نہیں ملت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں  
میں حضور پرورد سید عالم جتنے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں ان کی ہر گویا کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح  
کی شائیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات منبجائے ہیں، سفار شریف ص ۱۲۳۰

(باقی اگلے صفحہ پر)

اپنے بچے اسلمی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں، ذرا بے فرق بھی دیکھتے جاؤ گے ہم نے جو نظیریں دیں ان میں صرف تشبیہ پر قناعت کی، تم جاناو جب زنی تشبیہ ایسی ہو تو جہاد تہمتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہو گا الا لعنة الله على اعداء رسول الله صلى الله تعالى على رسوله و آلہ و بارئہ و مسلمہ۔

مسلمانو! اور ذرا اس ناپاک و چکر تو خیال کرو (خاکش بدین) یہ بد جہاد تو چوننا اس نے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نمازیں

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

یعنی اس کا حال قراء پر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے، دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تنقیص کا قصد کرے نہ اس کا معتقد ہو مگر صورت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاصر میں کلمہ کفر بول آئے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو نہ وہی جیسے انہی سطر یا بُری بات اور ایک طرف کی تنقیص بولے اگرچہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اسی نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں کہک دیا یا بات کہنے میں زبان روکے کی کمی یا جیسا کہ سے صادر ہوا، اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۱۲ منہ۔

تقد الکلام فی قتل القاصد لسبب الوجه الثاني  
لاحق به في الجلاء ان يكون الغائل غير قاصد  
للسبب والادراء ولا معتقد له ولكن تكلم في  
جهته صلى الله تعالى عليه وسلم بكلمة الكفر  
مما هو في حقه صلى الله تعالى عليه وسلم  
فقیصه فمثل ان ياتي بسفه مسبق بقدر  
ادقبيح من كلام وبيع من السب في جهته  
صلى الله تعالى عليه وسلم وان ظهر بدليل  
حاله انه لم يقصد سبه فالحال له ادقبحو  
او سكر او قلة ضبط لسانه او تهور في كلامه  
فحكم هذا حكم الوجه الاول القتل من دون  
تلف ثم اتم مختصرا۔

عنه مکتوبات شیخ محمد صاحب مطبوعہ مکتبہ ۲ مکتبہ ۳ صفحہ ۶۱ خراج محار شرف و رزق نسبت رابطہ زشتہ بود ذل  
(پوری عبارت زیر کفر ۵۳ ص ۲۰۸ میں آتی ہے) سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بولی کہ نمازیں محمد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدین شرک سے منہ پھیرا یا نہ فقط نماز برباد کر ایمان ہی ابتر۔ تعف بر دے  
(باقی اگلے صفحہ پر)

لن الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل قال: لعنني تعميم الكلام المطبعة الشريفة في البلاد النجارية ۱۲۲۲  
لے مکتوبات امام ربانی مکتبہ ۳ خراج محار شرف و حاجی محمد فو کشتور مکتبہ ۴۶/۶

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچاتے گا  
 اقول الحمد لله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم کی عظمت و رفیع الہدات ذوالعرش جل و علا  
 کی بنائی ہوئی ہے، کسی کافریا کافر فرشتے کے مٹائے نہ مٹے گی، چودھویں رات کے پانچ کا چمکنا نور کیسے کتنوں کے  
 بھونکنے سے کم ہوا ہے۔

رفشانہ نور و سنگ عو جو کند ہر کسے بر غفلت خود سے تند  
 (پانچ نور پھیل رہا ہے اور تھوڑا عو کر تپا ہے ہر ایک اپنی اپنی غفلت کا ہر کرتا ہے۔ ت)  
 اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ جب وہ آئے گا  
 عظمت کے ساتھ آئے گا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش اکرم میں نماز ہے ان کے خیال با غفلت و جدل  
 کے ناقص ہے اس سے کہو کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور کہو والے عرش کے مالک سے لڑائی سے کہ تو لے کیوں

(بقیہ ماضیہ ص ۱۷۸)

کافر و کفر خشی ان کے (بہ گریز) کہ وہ خیال نہ بنا، پتہ بل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہر حق اس میں  
 ڈوب جانے سے ہر جہاد تر اور کہاں شیخ طریقت و آقا کے نعمت و خداوند دولت خاندان و ہلی حضرت شیخ محمد د کا یہ  
 واشکاف قوں کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو۔ نماز وہی عبادتوں سب و قوتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو  
 اگرچہ عین نماز میں اسی صورت کو سجدہ عسوس ہو وہ قبلہ عبادت ہے نہ سجدہ جو اس قبلہ سے پھر وہ بیہوش تباہ ہو  
 اس کا کام رہا دیکھ تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے،  
 غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے میں کفر و شرک کے عقاب پر تو لے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کہ ہر ڈھلے ہیں  
 ادھر جھکاتے یا ادھر ڈالتے ہیں۔

یا دامن یار رفت از دست یا ایں دل زار رفت از دست

(یار کا دامن ہاتھ سے جاتے گا یا یہ آرزوہ دل ہاتھ سے جائیگا۔ ت)

کذلک العذاب والعذاب الاخرة اکبر لو كانوا  
 يعلمون ۱۳ من السیوف الہمدیۃ علی کفریات  
 یا ایا النجدیۃ  
 ہر ایسی ہوتی ہے اور جینک آخرت کی ہر سب  
 سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ۱۲ اصل لیکن  
 الہمدیۃ علی کفریات یا ایا النجدیۃ۔

ایسی شریعت بھیجی جس نے غازی کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اُنس میں السلام عليك ايها النسي  
وسمحة الله وبركاته اشهد ان محمداً عبداً ورسولاً پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

مسلمانوں! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا  
بیشک ہوا، اور واقعی اُن کا خیال مسلمان کے دل میں جب آئے گا غفلت و جلال ہی کے ساتھ آئے گا کہ اس  
کا تصور اُن کے پاک مبارک تصور کو لازم میں بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص بغرض ذکر و اکر م ہی  
ہے تو یہاں نہ صرف اُن کے خیال بلکہ خاص غازی میں اُن کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المتعسفین  
لا یعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے۔ ت) احیاء العلوم مطبع نکتہ ج ۱ ص ۱۹۹

احضری قلبك السبحى صلى الله تعالى عليه وسلم التحیات میں نبی سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل  
و شخصہ الکریم و قل سلام عليك ايها النسي میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھا اور  
ورحمۃ الله وبرکاته عرض کر السلام عليك ايها النسي ورحمة الله وبرکاته۔

میزان امام شعرانی مطبوعہ مکتبہ مدینہ صفحہ ۳۹ و ۴۰

سمعت حیدری علیاً الخواص رحمہ اللہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو  
تعالیٰ یقول انما امرنا شایع المصلی یا نصلو فروتے سنا کہ شارع نے غازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ  
و سلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ العاقلین تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس  
لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُنہیں آگاہ فرما دے کہ اس عارضی  
میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا  
نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور، قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

سمعت حیدری علیاً الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ یقول انما امرنا شایع المصلی یا نصلو و سلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ العاقلین فی جلوسہم بیعت یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلك المحضرة خاصہ لا یفارق حضرة الله تعالى ابداً فی مخاطبوتہ یا سلام متافہمۃ۔

۱۹۹/۱ احیاء العلوم کتاب اسرار القلوۃ بیان تفصیل ما فیہ ان یحضر القلب مطبوعہ المشہد الحسینی قاہرہ

۱۹۶/۱ المیزان اکبری شعرانی باب صفۃ القلوۃ مصطفیٰ البابی مصر

جزء - الدر الباقية شاه ولي الله صاحب صدر نقی ص ۱۲۱۰

ثم اختار بعد السلام على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تويمها بذكره وإثباتاً لا قصر  
برسالته وأداء بعض حقوقه<sup>1</sup>

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا، ان کا ذکر پاکہ بلند کرنے کو اور ان کی رسالت کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذریعہ ادا کرنے کے لئے۔

ادبیاتِ عظام و علمائے کرام نے اس عرضِ سلام کی جو حکمت اور شاد فرمائی ہے میں اُسے مواہب لدنیہ و غیرہ اللہ کی کتب سے نقل کروں اس سے بہتر کہ ان غیر مفقود کے امام آخر الزمان نواب صدیق حسن خاں جھوپا کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اُی پراشد و محنت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپالی مقام ص ۲۲۴ :

تیز آن حضرت ہمیشہ نصب العین مومنان و قرۃ العین  
عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در محلات  
عبادات و نورانیت و انکشاف دین عمل بیشتر و  
قوی ترست و بعضی از عرفا قدس سرہم گفته اند  
این کہ خطاب بجهت سرایان حقیقت محمدیہ است  
علیہ السلاۃ والسلام و در ذرات موجودات و افراد  
ممکنات پس آن حضرت در ذوات مصطفیٰ موجود و حاضر  
ست پس مصطفیٰ باید کہ از پی معنی آنگاه باشد و از پی  
شہود غافل نبود تا با نور قرب و اسرار معرفت منور و  
خاکستر گرد آید سے سے

در راه عشق مر عذق قرب و بعد نیست  
می بینت بعل و عسای قمر هست

اور معرفت کے اسرار سے منور اور فائز ہو جائے، ہاں (شعر) عشق کی راہ میں قرب و بعد کا مزہ نہیں ہے، میں آپ کا واضح طور پر دیکھ رہا ہوں اور دعا پیش کرتا ہوں۔ (ت)

۱۰ حجۃ اللہ الیافہ الامور الی لایہ منہا فی الصلوۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور  
۱۱ مسک الخاتم شرح بلوغ المرام کتاب الصلوۃ باب صفۃ الصلوۃ مطبع نظامی کراچور

اس عبارت میں نواب بہادر فرمائی شرکوں کے اعتبار لگا گئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ایک شرک، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۃ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں، دو شرک نمازی نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہ ہوتا کہ قریب اسی پاسے تین شرک۔ مگر یہ کہ اگر اعلیٰ سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین غوی معاف ہوتے تھے تو غنیمت و ہدایت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ اسی طرح دعویٰ عباد اللہ القاطنین کی شرک سے بچ رہے گا کہ امثال آں از مغنیوں سب کو شامل۔

مسلمانو! کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں، اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے، پھر درود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے، درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باطلت و جہال سے انفکاک کیے بغیر ممکن! مسلمانو! ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پروا جب اور ان غیر مقلد و تابعیوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہا کس میں سے صراط الذین انعمت علیہم نکال دالیں یعنی راہ ان کا جی پر تونے انہم کیا۔ جانتے ہو وہ کون ہیں؟ ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں،

اولئک الذین انعم اللہ علیہم لیسبقہم و یزیدہم من انعامہ کیا وہ انبیاء اور صدیق اور الصدیقین و الشہداء و الصالحین؟ شہدار اور نیک لوگ ہیں۔

جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھ کر ان کی راہ مانی جائے گی ضرور غفلت کے ساتھ ان کا خیال آئے گا اور وہ اُس کے نزدیک شرک ہے تو الحمد میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیر المقصود علیہم ولا الضالین رکھیں کہ انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یاد گاری رہے بلکہ اھدانا الصراط المستقیم بھی رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسولی ایۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لئے گئے ہیں۔ فتح الغیبیہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوع مصر ۹۵ ص ۱۲

عنه في اشهر الروايتين اهـ ميزان الشعراني  
درجۃ الامۃ ۱۲ ص ۶۴

سۃ القرآن الکریم ۱/۶ سۃ القرآن الکریم ۱۹/۴ سۃ القرآن الکریم ۱/۶  
سۃ ۴/۵



النصوص المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ<sup>۱</sup>  
الصراط المستقیم سے مردِ قرین ہے اور بعض  
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما مردِ بیت

مسلمانوں میں فقط الحمد کو کہتا ہوں، نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی سہولت  
کا نماز میں تلاوت کرنا اس و باقی شرک سے بڑے گناہ کا جن سورتوں میں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ کبار یا ائمہ جابرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ  
الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں ان کا تو گناہ ہی کیا ہے، یونہی وہ بھی جن میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
کے قصص مذکور ہیں کہ ان کا قصہ جب آئے گا عظمت ہی سے آئے گا جس کا اس شخص کو خود اقرار ہے ان کے  
سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہوں گی اور کچھ  
نہ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہوں گے جیسے چاروں تَل، تَبَّتْ میں گھن بوا حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال جائے گا کہ یہ مجاری تنقیہ اللہ عزوجل  
کس کی طرف سے لے رہا ہے یہ نعمت غصب النہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اتر رہا ہے بلطف شریف  
میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرائے ذکر نہیں تو کچھ حد تک ذکر ہے اور وہ بھی کمالِ تعظیم کے  
ساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا اُس کا قصہ رکب بے عظمت آئے گا بنظرِ ہر صرف  
سورۃ تکاثر اس عالمگیر دبا سے بچے گی باقی تمام و کمال بر سورۃ کی تلاوت شرک میں ڈالے گی پھر تکاثر بھی

عہادہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتمیۃ حیاء اللہ ان شرکات کی واجب و سنت و جائزہ کرنیوالی  
ہوتی، صحابہ سے آگے تک تمام مسلمان کا ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے اس سے  
بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا، شفا، شریف ص ۲۶۲ و ۲۶۳ :

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولہ تو سل بہ الخ  
تضلیل الامۃ ۱۲ سل السیوف الہندیۃ  
علی کفریات بابا السجدیۃ للمصنف العلامة  
صلی اللہ علیہ  
جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ  
ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر  
کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات  
بابا النہدیۃ للمصنف العلامة مدظلہ۔

۱۔ فتح الخیر مع الفوز البکیر ابواب الی مس کلمہ الفوز البکیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۸۷  
۲۔ الشفا، بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما حوسن المقالات المطبوعۃ الشرکۃ الصغیرۃ فی بیلاذیعیہ ۲/۲۶

بچی تو صرف شرکِ گنہ گشت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و مجسم و اموال و عجم کا خیال اس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ غفلت کے ساتھ نہ اگر خیال انبسیار و ادوار کے شرک میں نہ ملا تو خیال گاؤں و نرکی قباحت میں تو شریک ہو گا۔  
تفت ہزار تفت دینے ناپاک اختر آج پر۔

مسلمانو! میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں، نہیں نہیں، اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآنِ عظیم کی تلاوت شرک ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفسِ مخلوق عبادت نہیں کیا اس عبادت میں شرک رہ رہا ہے، عا شا کسی عبادت میں روا نہیں، اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت اُن کے ذکر اُن کی یاد، اُن کی تعظیم، اُن کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادتِ تلاوت بے تصور غفلت سستہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر متصور، تو اس چوپائی شرک سے کہ صرغہ غرض اس دشنام صریح سے قطع نظریہ و جہ قبیح خود اقیع القبارخ و مجرہ صمد با کفریات و مضائق ہے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کیسی غیبت و ناپاک و جہ کے جیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ اسلام باقی ہے۔ سبحان اللہ! یہ فتنہ اور یہ دعویٰ!

مراتب اعوذ بک من هضات الشیطن و اعوذ بک اسے میرے رب تیری پناہ مستبیا طین کے دوسروں  
مراتب ان یہ حضرون نے سے اور اسے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے

پاس آئیں (ت)

تبلیغ دینا نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیر میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی شدتِ شقاوت کا تھا و میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علماء نے یہاں کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو، اب اس قول غیبتِ اخیر لا قوال بلکہ ارجس الاول کے بعد مجھے اس کے کفریات جزیرہ زیادہ گمانے کی حاجت نہیں کہ طول و چرطال ہے مگر اجمالاً اتنا اور سن لیجئے کہ اس کے حصہ میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و اجواب جہنم سات کلیات کفریات کے ہیں۔

(۱) چاہا قرآنِ عظیم ایک بات فرماتے ہو یہ صاف اُسے علاء باطل کہ جانے، شفا شریف ص ۲۷، ۲۸، معین الحکام امام علاء الدین علی طرابلسی تنقیح ص ۲۹،

من استخف بالقرآن او بشئ منہ او حجبہ  
یا اُس کا، نکار یا اس کی کسی بات کی تکذیب یا جس

دہلی کے یہاں کفریات کے سات

ما ثبتہ علی علم منہ بذلك او شك فی شیء  
من ذلك فهو كافر عند اهل العلم بالاجماع۔  
بات کی مسترآن نے نفی فرمائی اس کا اثبات یا  
جس کا اثبات فرمایا اس کی نفی کرے والستیا، اُس  
میں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علماء کے  
کافر ہے۔ (مخلصاً)

(۲) اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔  
(۳) اس کے نزدیک انبیاء کرام عظیم الصلوٰۃ سے شرک صادر ہوئے۔  
(۴) یونہی حضرات ملائکہ عظام عظیم الصلوٰۃ و السلام سے  
(۵) یہی خیال غیث حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت۔  
(۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبد الغزیز صاحب  
دہلوی اور اُن کے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُن کے والد شاہ عبدالرحیم اور اُن سب کے پیر سید صاحب  
شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہل اہل پھر رہی ہیں تو اُس کے نزدیک معاذ اللہ سب شرک  
تھے پھر یہ انھیں اہم و پیشوا دلی نہ رکھتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تقریروں سے یاد کرتا ہے اور جو شرکوں کو ایسا  
جانے خود کافر ہے تو یہ اس کا ہم قدری کفر ہو۔  
(۷) کچھ شرکوں کے بھاری تو دے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پیچھے ہیں ایک  
بات اس کتاب میں کفر و سری میں ایمان، یہاں شرک و جاں عرفان، تو یہ پورا اقرری کفر ہے۔ میں بن سب  
کی پوری تفصیل کروں تو بلا بلا ایک جملہ تنبیہ لکھوں دوسرے سے پاگوں تک چار لکھ کے سے بکثرت جریات  
تھیرنے اپنے رسالہ اكمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ (۱۳۱۱ء) میں جمع کئے ٹوٹہ باقیہ کے  
جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریبات سابقہ سے بعض کا پتا  
چلے گا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلمے کی صرف ایک مثال لکھوں۔  
کفر یہ ۳۰ : اللہ عزوجل فرماتا ہے :

تلك الامم انصرمها للناس وما يعقلها  
الا العائون۔  
ہم یہ کہا دتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے اور  
ان کی کچھ نہیں مگر عالموں کو۔

یہ شخص غیر مقلدی اور دین الہی میں ہرگز نہ آزادی کا پچھا تک کھڑے کے لئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے  
قرآن مجھے کو علم ہرگز درکار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۱۳  
”عوام انسان میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہئے  
سو یہ بات بہت غلط ہے آہ ملخصاً۔

لطیف یہ کہ اپنے اس گھڑے مطلب پر دلیل لایا آئیہ کریمہ :

هو الذي بعث في الامم رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم  
الكتب والحكمة۔

سے ، اور خود ہی اس کا ترجمہ کیا کہ :

”وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر  
آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقل کی باتیں :  
کیوں حضرت ! جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانے کی کیا  
حاجت تھی ، سبحان اللہ اردو اسے داتا خود بخود سمجھ لیں اور صحابہ کرام سکھانے کے محتاج ۔  
کفر یہ ۳۱ و ۳۲ ، تقویۃ الایمان ص ۱۱

”روز کی کشاکش اور تنگ کرنی اور تندرست اور بجا کر دینا اقبال واد بار دینا ، حاجتیں  
بر لانی ، بلائیں مانی ، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی نبی  
اولیاء بھوت پر کی پریشانی نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے  
اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہیوں سمجھے کہ ان کاموں کی  
طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہیوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے آہ ملخصاً  
کاش یہ ظلم صرف اس قدر کہ کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک  
حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام مسلمانوں کو

۲	ص	مطبوعہ علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور	مقدمہ کتاب	۲/۱۳	۱۔ تقویۃ الایمان
۳	ص	”	”	”	۲۔ القرآن الکریم
۴	ص	”	”	”	۳۔ تقویۃ الایمان
۵	ص	”	”	”	۴۔ ”

مشرک کیونکر بن یا جاتا اور قہ کیونکر صادق آتا کہ ص ۵ :

”مشرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید ناپائیدار“

صفحہ ۴ : ”سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے رافقہ بجا“ کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہیوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک سے۔“

اب غور کیجئے کہ اس ناپاک و ملعون قول پر انبیاء و علما کدے سے لے کر اللہ و رسول تک اور اس کے پیروؤں سے لے کر خود اُنس علوم و ہنر تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا۔

آیت : اغنہم اللہ ورسولہ من فضلہ : انھیں دولت مند کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

آیت : او تبی الاکسہ و الابصر باذن اللہ : اسے عین تندرست کرتا ہے باور زادا اندھے اور معیذہ ان واسے کو میرے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک میں اور میرے حکم سے ”کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دے گا کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے تھی نہ بھی تو اس شرک پسند کے نزدیک شرک ہے۔

کفر یہ ۳۳ : آیت : بری وکسہ و (جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میں باور زادا اندھے اور کور بھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں غریب بھلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ جیسے یہ کلمہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہوا۔

کفر یہ ۳۴ تا ۳۸ : اذ قلنا للہٰلکۃ السجود و لا تدعوا للاحدہ فہو فہو و الا الہیۃ : اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا الہیۃ کے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵																																																	



مسکۃ

نے مکہ کو حرم بنایا۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۱، واللفظ له عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ت)

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا ابراهيم حرم مكة والى حرمات المدينة  
ما بين لابتيها لا يقطع عظامها ولا يمسك  
صيداها۔  
بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی بولیں اور نہ پکڑ جائیں اس کا شکار۔

صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید وغیرہ میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدیر طیبہ اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے۔ یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ تحفہ المیزان ص ۱۱۱ میں اور حدیث یہ نقل فرماتے ہیں جو تشریح معانی الآثار اہم لحادی وغیرہ میں مع نظر مذکور کر رہیں یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صراحتاً مدیر طیبہ کے جنگل کا ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص کی شے، تقویۃ الایمان ص ۱۱۱،

”گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا نبوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک اور منہا

جای ہمارا اٹھنے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، حق ہزار حق برہنہ ہے دیناں۔

کفریہ اسم ۲۶۴، تفسیر عزیزی پارہ ۴، شاہ عبدالعزیز صاحب مطبوعہ ممبئی ص ۱۱۴

۱/۳۳۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب فضائل مدینہ	۱/۳۳۱
۱/۳۴۰			۱/۳۴۰
۸ ص	مطبوعہ علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور	پہلا باب	۸ ص

بعض اولیاء اللہ را کہ آگہ جاریہ تکمیل و ارشاد بنی نوع  
خود گردانیدہ اند و یہی حالت ہم تصرف در دنیا دادہ  
اند و استغراق انہما بہت کم دل و سمعت بدارک انہما  
مانع توجہ بایں سمت میگردد و اولیسیاں تحصیل کمال  
باطنی از نہامی نمایند و اباب حاجات و مطالب  
حل مشکلات خود از انہما می طلبند و سے یا بستہ و  
زبان حال آہہ و در آن وقت ہم مترنم بایں مقال  
است حل

من یم بجان گر تو آئی بر تن

بعض اولیاء کرام جنہوں نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان  
کی رہنمائی اور تکمیل کے لئے متصرف کر رکھا ہے وہ  
(وفات کے بعد کی) حالت میں بھی دنیا میں تصرف  
کرتے ہیں اور کمال و سمعت اور اگ کی بنا پر ان کا  
استغراق اس طرف توجہ سے مانع نہیں بنتا اور  
اولیٰ خاندان باطنی کمالات کی تحصیل انہی ویں سے  
کرتے ہیں اور اہل حاجات و مشکلات انہی سے اپنی  
حاجات کا حل طلب کرتے ہیں اور مرد پاتے ہیں  
اور یہ اولیاء کرام زبان حال سے اُن وقت یہ فرشتے ہیں  
اگر تو جسمانی طور پر آیا ہے تو میں جان سے حاضر ہوں۔

یہ عبارت سراپا بشرت اس شخص کے مذہب ہر حق شہادت پر معاذ اللہ سر تا پا شرک جلی سے طوط ہے۔  
اولیائے کرم دنیا میں تصرف، بعد استقلال بھی ان کا تعلق باقی رہتا اُن کے علوم کی سمعت کہ اوہ بھی مستغرق ہیں  
اور بھی خبر رکھیں، اولیاء کا بعد وصال بھی نہیں دیا، مریدوں کو صاحب عابد تک پہنچانا، حاجتمندوں کا  
اپنی حاجتیں ان کی پاک روحوں سے طلب کرنا ان کا حل مشکل فرماتا۔ تو اب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک  
تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں المضامع ہیں، ہاں ہونا ہی چاہئے کہ وہ تو اب تھے یہ رشتہ شاہ ہیں  
کلام الملک ملک الکلام۔

کفریہ ۴۷ تا ۴۹: تحفہ اثناعشریہ حضرت ممدوح ص ۲۹۶ و ۲۹۷

حضرت امیر و ذریعہ ہوا اور تمام امت بر مثال  
مریدان و مرشدان می پرستند و امور زکویر یا ایشان  
و ابستہ میدانند و فائز و درود و صدقات و  
نذر بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع  
اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است کہ  
تمام امت مریدوں کی طرح حضرت امیر (علی مرتضیٰ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ) اور اُن کی اولاد پاک کو مرشد تسلیم کرتی ہے  
اور زکویر امور کو ان سے وابستہ مانتی ہے، اور  
فائز، درود اور صدقات و نذر و نیاز ان کے نام  
رائج اور معمول ہے جس طرح کہ تمام اولیاء اللہ کے  
ساتھ یہ معاملہ رائج ہے (ت)

لے فتح العزیز (تفسیر عریزی) پیغمبر و انشقاق  
لے تحفہ اثناعشریہ باب ہفتم در امامت  
۲۰۶/۲ مطبع مسلم بک ڈیولال کنواں دہلی  
۲۱۴ ص صیل اکیڈمی لاہور





انجمن، ان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق  
تین پہاڑ شرک کے ہیں،

تخصیبت میں مولائی کے پکانے کا حکم ایک شرک، انھیں مصیبتوں میں بدگار ماننا دو شرک،  
یا علی یا علی یا علی کی نئے باندھنا تین شرک۔

جسے ان نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل اٹھارہ الانوار من یصلوہ الامداد  
و حیات الموات فی بیان سماع الاقوال و اتقوا الانتباه فی حیل سد و یاس رسول اللہ  
و الامن و العلی لنا عقی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہ مطالعہ کرے۔

کفر یہ ۵۴ تا ۵۵ : تمام خاندان دلی کے آقا سے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفرغ و مبی و سید  
و مولیٰ جناب شیخ محمد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ مکتبہ جلد دوم مکتوب سیم ص ۱۲۶

خواجہ محمد اشرف درزش نسبت رابطہ را فوشہ بودند  
کو بعد سے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آزا  
مسجود خود می باشد و اگر فرضاً نفی کند فقہی  
نیکو در محبت اطوار این دولت نسبت طلبت  
ز ہزار ان یکے را مگر بد ہند صاحب ای معصوم  
مستعد تمام الناسبتہ ست تحمل کہ باندگ محبت  
شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را  
چرا نفی کنند کہ او مسجود الیر است نہ مسجود لہ چہ را  
محارِب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور این قسم دولت  
سعادتمندان را عیسر است تا در جمیع احوال صاحب  
رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او  
باشند نہ در رنگ جماعہ بید دولت کہ خود را مستغنی  
دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و حاضر خود  
را بر ہم زنند

خواجہ محمد اشرف درزش نسبت رابطہ (تصویر شیخ) کی نسبت  
کھنسیہ کہ اس کا اس حد تک غبر ہے کہ غاروں میں  
اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم  
کرے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا تو اس  
پر آپ نے فرمایا اس دولت کے حصول کی خواہش  
ہزاروں طلبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے  
اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد  
ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی  
صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرے گی  
لوگ رابطہ (تصویر شیخ) کی نفی کیوں کرتے ہیں حالانکہ  
وہ مسجود الیر ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور  
مسجودوں کی نفی کیوں نہیں کرتے حالانکہ وہ مسجود یہ  
ہیں اس قسم کی دولت کا ظہور سعادت مندوں کو نصیب  
ہوتا ہے حتیٰ کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ)

کو پناہ و سہیلہ جاتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس سبب وہ دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے  
لے مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ خواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نو کشور مکتوب ۲/۳۶

بڑا اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں، اور اپنی توجہ کا قبضہ شیخ سے پھیر کر خدا سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)  
یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں، ہر ایک اگلے باتوں سے ہزارین کا۔ مرید نے لکھا کہ تصور شیخ اس قدر غالب ہے کہ غاروں میں اس کو اپنا مسجود جانتا ہے، صورتِ پیشِ ہی کو سجدہ نظر آتا ہے۔ جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ روایت مسعودی و کوفی سے ملتا ہے، طالبانِ حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے، ایک شرک، اور کتنا بھاری شرک۔ تمام احوال میں شیخ کو اپنا متوسط یا تودو شرک۔ نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ ہو کر تین شرک۔ اب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا چنیں و چنایں ہے اور غیر شرک۔ ناظرین! آپ نے جانا کہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کا ربا رہے ہیں ہاں وہ یہی بے دولت ہے، صراطِ مستقیم میں کتنا ہے ص ۱۲۰

از جملہ اشغال بہتہ شغل پر زنت ست ہے بدعت والے اشغال میں سے برزخ کا شغل بھی ہے۔

کفر یہ ۵۶ : مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۳۱۲ ص ۴۴۸ :  
 محمد و ما احادیث نبوی علی مصدر با الصلوٰۃ والسلام میرے خادم، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث

عقیدۃ الایمان میں، جو بات سچی ہے کہ اللہ بندہ کی طرف سے زیادہ نزدیک ہے سو اُس کو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پوری کرتا ہے سب بلائیں ٹال دیتا ہے سو اُس کا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر ادا نہ کیا یہ بات، وروں سے چلبستے گئے پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں سو اللہ ہرگز اُن کو راہ نہیں دے گا ۱۲ منہ

ص ۱۱۸	المکتبۃ السلفیہ لاہور	باب سوم	فصل سوم	۱۱۸
ص ۱۱۹	"	"	"	۱۱۹
ص ۵	مطبع علیی اندرون نو چاری گیٹ لاہور	پہلا باب	"	۵

شہادت کی انگلی سے اشارہ کی بابت بہت وارد  
ہیں اور فقہ حنفی کی بعض روایات بھی اس سلسلہ میں  
آئی ہیں (ت)

در باب جواز اشارت بسبابہ بسیار وارد شدہ اند  
و بعضی از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آید

صفحہ ۱۳۹

و غیر ظاہر مذہب است و آنچه امام محمد شیبانی گفتہ  
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یشیر ویصنع کما یصلح النبی علیہ و علی  
لہ الصلوٰۃ والسلام ثم قال ہذا قولی و  
قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات  
فہ درست ز روایات اصول و فی محیط مختلف  
المشاخہ یہ مہم من قال لا یشیر و منهم  
من قال یشیر و قد قیل سنۃ و قیل مستحب  
والصحیح حرام ، برگاہ در روایات معتبر است  
اشارت واقع شدہ باشد و برگاہ است اشارت  
لنوی دادہ باشند یا مقلدان را نیز رسد کہ بمقتضا  
احادیث نقل نمودہ جرأت در اشارت نہایت مرکب  
این امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث  
معروفہ جواز اشارت اثبات نمی نماید یا انکار د کہ  
اینہا بمقتضائے ارائے خود برخلاف احادیث  
حکم کردہ اند بردوش فاسدست تجویز نکنند آنرا  
مگر سفیہ یا معاندان ہر اصول اصحاب ماعدہ اشارت  
ست سنت علمائے ما تقدم شدہ

اور وہ ظاہر مذہب پر نہیں ہیں اور امام محمد شیبانی  
رحمہ اللہ تعالیٰ سے جہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ کیا کرتے تھے ، اور امام محمد  
رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح کرتے جس طرح حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے ، اور پھر انہوں نے  
فرمایا یہی میرا اور امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)  
کا قول ہے ، یہ نقل نادر روایات میں سے ہے  
ذکر اصولی روایات میں سے لہذا محیط میں ہے کہ اس  
میں مشایخ کا اشتداف ہے ، بعض نے فرمایا اشارہ  
نہ کرے ، اور بعض فرمایا اشارہ کرے ، اس مکتبہ میں کچھ بعض نے  
مستحب کہا ہے ، اور صحیح یہ ہے کہ حرام ہے ، برگاہ  
کہ معتبر روایات میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی ہے  
اور اشارہ کا کرہیت پر فتویٰ دیا گیا ہے ہم مقتدرین  
حضرات کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے تحفظ پر عمل  
کریں اور اشارہ کرنے کی جرأت کریں ، اس چیز  
کے مرکب کو چاہئے کہ احناف یا مجتہدین کو معروف  
احادیث سے اشارہ کے جواز کا اثبات  
کرے یا پھر واضح کرے کہ وہ اپنی رائے سے احادیث

کے خلاف حکم کرے میں جبکہ دونوں شقیں فاسد ہیں ان کو بیوقوف یا معاند کے بغیر کوئی بھی جائز نہیں کریگا۔ ہمارے  
سے مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بحیرہ محمد نقی  
نکستور نکستور  
۴۴۸/۱  
۴۴۹/





## تنویر العینین

اتباع شخص معین بحيث يتمسك بقوله وان  
ثبت على خلافه دلائل من السنة والكتاب و  
يأون الى قوله شوب من النصراية وحفظ  
من اشرك والعجب من القوم لا يخافون  
من مثل هذا الاتباع بل يجمعون تاركه فما  
احق هذا الآية في جوابهم وكيف احاف  
ما اشركتم ولا يخافون انكم اشركتم بالله

ایک امام کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ  
اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلائل ثابت ہوں  
اور انہیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا  
میل ہے اور شرکیہ کا حق اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو  
اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اُس کے چھوڑنے والے  
کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب  
میں کہ میں کیونکر ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا  
شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں کو اللہ کا  
شریک ٹھہرایا۔

افسوس حضرت شیخ محمد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ میں ایسے فرزند دلبند سعادست مند  
پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالائے طاق ٹہرے سے اصل ایمان میں غلط بتائیں گے معاذ اللہ  
کافر مشرک نصرانی بتائیں گے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ عزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں ہر نہار  
سپوت اُٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پوری اُستادی و درکنار عیاذ ابا اللہ کفر و شرک سے قبر پاٹیں گے ہمیں سے  
پیدا ہو کر ہماری ہی مسمانی کی جڑ کاٹیں گے ازماست کہ برماست (ہم سے ہی ہمارے خلاف ہے ۔ ت)  
اللہ تعالیٰ گندہ کرنے والی پھلی سے بچائے صر

بدنام کنندہ نکو نامے چند

(بہت سے نیک ناموں کو قتل و ہتھم کیا۔ ت)

زنان بار و درگرم زانسید برا زلفی کرنا ہنجر زانسید

(عاملہ و تہیں اگر سانپ جہیں تو ناہنجر تچہ جھنے سے وہ بہتر ہے ۔ ت)

غرض کہاں تک گئے انبیاء و مرسلین و مژاکر و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العالمین تک  
جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندانِ دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا و بڑا صاحب اسکی ہوئی کی بچپا بیوں میں  
رنگا ہوا ہے ۔ حضرات و اہل بیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دے کر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب





ارباب میں مناصب رفیعہ ماذون مطلق و تصرف عالم  
مثال و شہادت سے باشند و ایں کبار اولی الایک  
والابصار اسے رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے  
خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را می رسد کہ بگویند  
کہ از عرض تا فرش سلطنت ماست

ان بلند منصب والے حضرات عالم امثال و شہادت  
میں تصرف کرنے میں مجاز مطلق ہوتے ہیں ، ان  
طاقتور اور بصیرت والے اکابرین کو اختیار ہے کہ تمام  
امور کی اپنی طرف منسوب کر لیں ، مثلاً ان کو اختیار ہے  
کہ وہ عرض تا فرش اپنی سلطنت ہونے کا دعویٰ کریں۔

دریں مقام بعض خلیفہ اللہ سے باشند خلیفہ اللہ  
آں کے ست کہ ہائے انصرام جمیع مہام اور مقرر  
کردہ مانند نائب سازند

اسی مقام پر بعض حضرات خلیفہ اللہ ہوتے ہیں خلیفہ اللہ  
وہ شخص ہوتا ہے جو تمام مہمات کے انتظام پر مقرر  
ہوتا ہے اور نائب کی طرح ہوتا ہے (ت)

اور در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سب یہ کفالت  
تربیت خود آوردہ جارتہ تدبیر کوئی دستہ داری خود  
سے سازد

اس کو اپنی ولایت کے پہلو میں سے کراس کی تربیت  
کی کفالت خود کرتے ہیں اور تدبیر کوئی دستہ داری خود  
خود تصرف والا بناتے ہیں۔ (ت)

ان پانچ شکایات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ تھاکہ و ادلیا۔ کار و بار عالم کے مدیر ہیں ، اولیاء  
کے کام جاری کرتے ہیں ، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار نکلی دیا جاتا ہے ، تمام کام ان کے ہاتھ سے  
انصرام پاتے ہیں ، بادشاہوں کے بادشاہ بننے ، امیروں کی امیری پانے میں مولائی کی ہمت کو دخل ہے۔  
اب تقویۃ الایمان کی سننے ، اس کی ایک عبارت شروع کفر یہ ۲۲ میں سنیں چکے بعض اور لیتے ص ۱۷  
اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی ہے۔

۱۰۰ ص	المکتبۃ السخفیہ لاہور	باب دوم	فصل چہارم	افادہ ۲	۱۰۰ ص
۱۴۳ ص	~ ~ ~	باب سوم	مکملہ در بیان سلوک	~ ~ ~	۱۴۳ ص
۲۹ ص	~ ~ ~	باب اول	ہدایت راجعہ	افادہ ۱	۲۹ ص
۵ ص	محیط علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور	پہلا باب	~ ~ ~	~ ~ ~	۵ ص

صفحہ ۱۴۲

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“

صفحہ ۱۲۹

”کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں“

صفحہ ۱۲۸

”جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اُس کو مانے سوا اس پر شرک

ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کر سکے“

کفر یہ ۶۲ تا ۶۸ صراط مستقیم ص ۱۲۱

اسی حالت میں وہ آسمانوں کے مقامات، دراپنے  
سے دُور دراز تک زمین کے بعض مقامات کی سیر  
بطور کشف کرتے ہیں اور ان کا کشف واقع کے  
مطابق ہوتا ہے (ت)

دریں حالت اطلاع برائے انکھ افلاک و سیر بعض مقامات  
زمین کہ دور و دراز از جائے و سے بود بطور کشف  
حاصل سے آید و اُن کشف مطابق واقع می باشد

صفحہ ۱۱۲۲

آسمانوں کے حالات پر آگاہی اور فرشتوں اور روحوں  
کی ملاقات، جنت و دوزخ کی سیر اور ان مقامات  
کے حقائق پر اطلاع اور وہاں کے مقامات کی  
دریافت اور لوح محفوظ کے امور پر آگاہی کے سنے  
یا سمجھنا یا قیوم کا ذکر ہے (اُس کے یہاں تک)  
اور اس سیر میں وہ مختار ہے کہ عرش سے بالا یا  
زیر عرش یا آسمانوں میں کسی مقام پر یا زمین کے کسی خطہ کو مل جاتا ہے

برائے انکشاف حالات سموات و ملاقات ارواح و  
ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آن  
مقام و دریافت امکنہ آنجا و انکشاف امر سے ان  
لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم ست (انی قولہ) و  
در سیر مختار ست بالاسے عرش نماید یا زیر آن  
و در مواضع آسمان نماید یا بقاع زمین

مطبع علمی اردو و لوہاری ٹیٹ لاہور ص ۲۸

الفصل الرابع

سنة تقوية الايمان

ص ۲۰

الفصل الثالث

سنة

ص ۱۹

ص ۱۹

سنة

ص ۱۰ - ۱۰۹

اعادة ۶

فصل اول

باب سوم

صراط مستقیم

ص ۱۱۳

ص ۱

فصل دوم

ص

ص

صفحہ ۱۲۵:

برائے کشف قبور سبوح قدوس رب الملئکة  
والروح مقرر ہے۔  
کشف قبور کے لئے شیوہ قدوس رب الملئکة  
والروح مقرر ہے (ت)

صفحہ ۱۲۸:

برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آسمان و سیراکنہ  
زمین و آسمان و جنت و نار و اطناف بر لوح محفوظ  
شغل دورہ کند و باستعانت ہماں شغل بہر مقامیکہ  
از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ خوابہ متوجہ شدہ  
سیر آں مقام احوال آنجا دریافت کند و باہل آں  
مقام ملاقات سازد۔  
ارواح و ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان  
جنت، دوزخ اور لوح محفوظ پر دورہ کا شغل کرے  
اور اس شغل کی مدد سے زمین و آسمان، بہشت و  
دوزخ جس مقام کی طرف چاہے متوجہ ہوتا ہے اور  
اس مقام کی سیرے وہاں کے احوال دریافت کرتا ہے اور  
وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے (ت)

صفحہ ۱۲۹:

برائے کشف وقایع آئندہ اکابر ایں طریقتہ طرق  
متعد و زشتہ اندیکہ  
مستقبل کے واقعات کے کشف کے لئے اس  
طریقہ کے کاربندہ طرق یکے ہیں (ت)

صفحہ ۱۳۸:

آن عزیز باوجود جاہست عند اللہ کامل النفس  
قوی التأثير صاحب کشف صحیح باشد کہ  
وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہست ہوتے ہوئے  
کامل النفس، قوی التأثير اور صحیح کشف والا ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۴۱:

کشف بعلم حکمت آنجا میرفت  
اہل سادات شریات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیاء کو زمین کے دور دراز  
علم حکمت کے ذریعہ کشف ہوتا ہے۔ (ت)

۱۱۳	ص	الکتاب السلفیہ لاہور	۲	افادہ	باب دوم	بابت ثانیہ	۱	۱۱۳
۱۱۴	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۴
۱۱۵	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۵
۱۱۶	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۶
۱۱۷	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۷
۱۱۸	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۸
۱۱۹	ص	"	"	"	"	"	"	۱۱۹
۱۲۰	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۰
۱۲۱	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۱
۱۲۲	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۲
۱۲۳	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۳
۱۲۴	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۴
۱۲۵	ص	"	"	"	"	"	"	۱۲۵

مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملک و ارجوح اور اُن کے مقامات اور حُت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پلٹتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کر لیں اور اسی سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبہ مل جائیگا یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔ اب تقریر الایمان کی پوچھنے ص ۱۲۷

”جو کہ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سوان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔“

صفحہ ۱۲۵

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں پیغمبر ہیں اور نادان“

صفحہ ۵۸ و ۵۷

”جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوائے اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملا ہے مثلاً کوئی شخص کے فضلے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے آسمان ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جیسے یہ کہ عیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر“

سُبْحَانَ اللہ! وہاں تو ہر جہ کے ایک ایک مریک زمین و آسمان، جنت و دوزخ حتیٰ کہ قبر کے حالات آئندہ کے وقت لوح محفوظ و عرش اعظم عرض حق تلوک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود اسی پر جہ کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معذرت اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تار سے تو درکنار ایک دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لیں، اگر انہیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس نے انہیں اللہ کی شان میں ملایا، وہاں تو بندگی کو وسعت تھی یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیر کے پتے جانتے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے، مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۚ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَهْدِي الْبَحْرَ لَيْلًا ۚ يَجْعَلُ الْبَحْرَ سَبِيلًا ۚ يَهْدِي اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غُورُ الْوُجُوهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ

۱۸ ص	مطبوع علمی اندرون لودھی گیٹ لاہور	الفصل الثانی	۱۸ ص
۱۷ ص	"	"	۱۷ ص
۲۰ ص	"	الفصل الخامس	۲۰ ص
۹۱/۱ و ۹۱/۲			

تقریر الایمان صفحہ ۱۵۲

۱۰ شرک سب عبادت کا نور کو دیتا ہے کشف کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔

یعنی جیسے یہ شخص اور اس کے پیرو کہ وہ اپنے اور یہ اُن کے لئے کشف کا دعویٰ کر کے شرک میں ڈوبے۔

کَذَلِكَ الْعَذَابُ وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ أَكْبَرُ  
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝  
مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے  
بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

کفر یہ ۶۹: یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا، اتباع و اذنا ب کہ اس کے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے  
امام و پیشوا مانتے ہیں لازم کفر سے کیونکہ مخفی ہوا رہ سکتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۱ مجمع الفوائد سے ۱

من تکلم بكلمة تكفر و فحواك به غيره كفر اولو  
تکلم به مذکر و قبل القوم ذلك کفر و آخر  
جو کلمہ کفر کے اور دوسرا اس پر ہنسے (یعنی راضی ہو  
اور انکار نہ کرے) دونوں کافر ہو جائیں اور اگر  
کوئی دعوے کلمہ کفر لے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں۔  
اعلام میں ہمارے علامہ سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، ص ۳۱

من تلفظ بلفظ تکفر یكفر (انی قوله) و کذا کل  
من صحاح علیہ او اسحسبہ او ص  
یا اسے اچھی یا اس پر راضی ہو کا منہ  
ہو جائے۔  
بہ یکھریکے

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۱۲۴

من حسن کلام اهل الاهواء او قال معنوی  
او کلام له معنی صحیح انت کان ذلک  
کفر من القائل کفر المحسن  
جو بہ مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے یا معنی  
ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس  
قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر  
ہو گیا۔

۱۱ تقریر الایمان الفصل الخامس مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۶

۱۲ القرآن الکریم ۶۸/۲۳

۱۳ مع الرضی الاظهر شرح الفقہ اکبر مطلب فی ایراد العادۃ المنکفۃ الم مطبع ابابائی مصر ص ۱۶۵

۱۴ الاعلام بقواطع الاسلام من سبل النجاة مکتبہ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۶

۱۵ بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۵/۵





در مختار ص ۲۹۳ شرح و ہدایہ سے ۱  
 یفران اعتقد المسلم کافر ابداً یفتی لہ  
 جامع الرموز مطبع کلکتہ ۳۱۲۶ ج ۲ ص ۶۵۱  
 المختار انہ لو اعتقد المحاطب کافراً  
 کفر لہ  
 مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر مان کر  
 کافر کہا تو کافر ہو گیا۔  
 مجمع الانہر مطبع استنبولی ۱۵۶۶  
 لو اعتقد المحاطب کافراً کفر لہ  
 اپنے عقد سے میں ایسا سمجھ کر کے تو کافر ہے۔  
 اس مذہب مختار و ماخذ للفتویٰ و مفتی پر بھی اس طائفہ تالفہ پر صراحت کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے عقائد سے مسلمانوں  
 کو مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ابن کی کتب مذہب میں صحت صریح ہے تو باتفاق مذہب مذکورہ فقہائے کرام انہیں  
 لادیم کفر سے مفر نہیں۔

ع ۱۲ فصل عمادی سے ۱۲ اسل السیوف  
 ع ۱۲ مثل تقویۃ الایمان و سورۃ العیس و تصانیف بیرونی وغیرہ میں جایا مصرح ۱۲ اسل السیوف  
 ع ۱۲ باقی تفصیل و تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید، النکوبۃ التہابیۃ حصہ اول مجلد ششم العظایا  
 التسمیۃ فی الفتویٰ الرضویۃ میں ہے، لا جرم علی سے مکہ معظمہ کے مدار بقیۃ السلف عمدة الارباب خاتم المحققین  
 شیخ الاسلام والسلمین زبدۃ کبراء البلد الامین شیخنا و برکت و قدوة لنا علامہ سیدہ شریف احمد زیدی و علان کی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ و عنابہ و قد سنا بسرو الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اس  
 طائفے کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع تہذیب مصر میں طبع ہوئی ان گراہوں کی نسبت تھریا رشاد فرمایا صفحہ ۱۲  
 ہذا لا یخلد المکرمۃ المسلمین یہ عمدہ کافر ہے وین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔  
 (باقی بر صفحہ آئینہ)

۱/۲۲۶ مطبع مجتہاتی دہلی باب التقریر  
 ۵۲۵/۲ ۱/۲۲۶ مطبع مجتہاتی دہلی باب التقریر  
 ۱/۲۲۶ ۱/۲۲۶ مطبع مجتہاتی دہلی باب التقریر  
 ۲۸ ص ۲۸ مطبع مجتہاتی دہلی باب التقریر





میں سے جس ایک کو چاہئے منتشر کر دے گا۔ تو اب کفریات کو خواہ مشترکے خواہ مشترک ہزار کفریات ظہریے اور کیوں نہ ہو کہ وہاں عمر عمر ہی کیا تھا پڑھا کھا سب اسی میں گویا تھا مشقیں پڑھی تھیں مہارتیں پڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصداً استغاب آب دیا بخود و دانائے دیگر شروء کے تمیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف متعلق کیجئے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈال کر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اسی سارے فرقہ متفرقہ اور اس کے قائل طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجئے کہ انھیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے، واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں، ابن عبد الوہاب ان کا معلم اول تھا، اس نے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقہ حیدر کے سوا تمام اہل اسلام کو کلمہ کھن مشرک بنایا اور حرمین طہیین زاد ہما اندہ شرقاً و مغرباً پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و بے ادبی و شرارت و ظلم و قتل و غارت کا اٹھانہ رکھا، تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے، اس کا حال کتاب مستطاب سیف البحار کے مطالعہ سے کھتا ہے، یہ فرقہ عادتہ گروہ حرام کی ایک شاخ ہے جنہوں نے سب میں پیسے حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا موی علی کرارہ تھامے و جہانگیر پر عروج کیا اور اسد اللہ القہار کافر شکار سے دار النور کا راستہ یا حرم کی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہوں گے، جب ان کا ایک گروہ جلالت جو گادو سرا سراٹھائے گا یہاں تک کہ ان کا پھل طائفہ و جل میں کے ساتھ لٹے گا تو تب تک وہ صاف کہ یہ قوم معصوب ہمیشہ لٹے گا، ٹھکانا کی تیرہ صدی کے شروع میں اس نے ویرانہ سے خروج کیا اور بساں نجد پر مشہور ہوئی جن کا پیشوا نجدی مت اسی کا مذہب میں تھمیل و جوی نے قبول کیا اور اس کی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان کہ حقیقتہً تقویۃ الایمان ہے ان دیار میں پھیلا اور بعد اس کے اولیٰ وہابیہ و دیگر معلم ثانی اسماعیل علیہ لقب پایا اس طائفہ نے کتب کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں وہی جو محمد و سلم ہیں باقی سب معاذ اللہ کافر۔ رد المحتار جلد ۳ ص ۴۷۸

و کفر و ناصحاب سبھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 علمت ان هذا غیر شرعی صلی الخوارج  
 بل هو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الا فیکفی فیہم  
 اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ  
 کہا وقع فی زمانہ فی اتباع عبد الوہاب  
 الذین خرجوا من تہجد  
 و تعصبوا علی احرار من و کانوا  
 اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ  
 کافر کہنا کہ خارجیوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ خاص  
 یہ ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے  
 آقا صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا تھا  
 خارجی ہونے کو تنہا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انہیں  
 اپنے عقیدے میں کافر نہیں جیسا ہمارے زمانے  
 میں عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہوا جنہوں نے  
 نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر ظلم قبضہ کیا اپنے آپ کو

یبتحلون مذهب المتابعة لکھم اعتقاد وانهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا ذلک قتل اهل السنة و قتل عبادہم حتی کسر الله تعالی شوکتہم و خرب بلادہم و طفرہم عسا کر المسلب عام ثلاث و ثلثین و مائتین و الف  
 قتلی بتاتے تھے مگر ان کا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف مذہب بھی مشرک ہیں اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت و علمائے اہل سنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرایا یہاں تک کہ اللہ عز و جل نے ان کی شوکت توڑی ان کے شہر ویرن کئے مسلمانوں کے لشکر کو ان پر فتح دی سنہ ۲۳۲ بارہ سو تینتیس ہجری  
 یہاں سے تو ان کی اصل نسل مذہب مشرب معلوم ہو گئے، اب علمائے کرام سے ان کا حکم سنئے، بزرگ جلد ۲

ص ۱۳۱۸

یجب الکفار المحار ج فی الکفار ہد جیہ الامۃ  
 سواہم یکہ  
 خراجوں کو کافر کتنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو کافر کہتے ہیں۔

ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ ان میں آج کی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر مشائخ مذہب رحمہم اللہ تھامے تھے انہیں کافر جاننا اور ان کی تکفیر کو فرض واجب مانا، نطفہ یہ کہ بناب شاہ عبدالعزیز صاحب یکہ ہمیں مشائخ کرام کی مانت و مانیت دینا بکلی غیر ضروری کو بھیج دیتے ہیں۔

تحفہ اشاعتیہ ص ۱۷۲

محارب حضرت مرتبے اگر از راہ عدالت و بغض سست  
 زراہل سنت کافر سست بالاجماع وہیں مست مذہب  
 ایشان در حق غوار یکہ  
 حضرت علی المرتضیٰ سے جنگ کرنا اثر عدالت و بغض کی وجہ سے کرتا ہے تو اہل سنت کے نزدیک کلام وہ کافر ہے اور خوارج کے متعلق بھی ان کا یہی مذہب ہے (ت)

بالجہ ماہ نیم ماہ و مہر و زکریٰ طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی دیابیر اسمعیلیہ اور اس کے امام ناوہام

عہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناصی پڑوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جاہل فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم، نسأل اللہ تعالیٰ العفو و العافیۃ فی الدنیا و الاخرۃ (ہم اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت)

سلفہ رد المحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰۹/۲

سلفہ فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیۃ الباب الرابع فی المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۸/۶

سلفہ تحفہ اشاعتیہ باب دوازدہم در تولا و تبرآ سمیل اکیڈمی لاہور ص ۳۹۴

پر جزا قطعاً یقیناً اجتماعاً بوجہ کفر لازم، اور بلا شہد جاہل فقہات کرم و اصحاب قہرنی اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتحریک توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک تمام احتیاط میں انکار سے کعب لسان ماخوذ و محتاج و مرضی و مناسب، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و عظمہ جل مجدہ اتم و اکمل۔

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بحکامات سفہی تھا مگر ائمہ تعلیٰ کی بے شمار رمتیں بچہ برکتیں ہمارے ملک و مملکت اسلامیہ متعلقین کو غیر انعام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سمجھتے و شہید یا زندانیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیروں سے ناسخ و ناسدات بات پر پتے سلطانوں خاص و مستبدین کی نسبت حکم کفر و شرک سننے ایسے ناپاک و فہیضہ گلیاں کھاتے ہیں یا اینہم زشتت غضب و این احتیاط ای کے ہاتھ سے پھرائی نہ ہی نالائی و لایعنی خاشاق پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لازم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر یا اور بات، اور قائل کو کافر میں لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتن کے سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ہیں۔ فقہ فہرست تالیف سے سن ثبت و قدر سے بیان آخر رسالہ منہج السیوف میں عیب گدب مقبوضہ میں کیا اور وہاں بھی با آنکہ اس امام و طاہر پر صرف ایک مسئلہ اسکا کذب میں اثبات و جہ سے لازم کفر کا مثبت دیا کفر سے کعب لسان ہی کیا۔ بالحد اس طائفہ تالفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل زید علیہ علیہ علیہ ہے کہ مخاطبین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں زید مرید اور ان کا نام عبید میں اتنا فرق ہے کہ اسی غیبت سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں، اور ان حضرات سے یہ سب کلمات کعبہ اعلیٰ درجہ تواتر پر ہیں، پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے رہائی روکیں تاہی کے خسار و ہوا کر یہ کیا حکم ہے کہ جاہل ائمہ کرم فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجہ کثیر کفر لازم و العباد بانہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر کی قرائن میں فرماتے ہیں: اتہ یصیر مرتداً علی قولی طاعة و کفی بهذا احصاء ایک جماعت کے قولی پر وہ کافر ہے اس کے خدائے و نفی یطاعت۔

ذلت کو یہی کافی ہے (ت)

الذکر و جل پناہ لہ اہدین حق پر دنیا سے اٹھائے آمین، والحمد لله رب العالمین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و عظمہ جل مجدہ اتم و احکم ۱۲ سلی السیوف تصنیف العلامة المصنف مد ظلہ العالی۔

الحمد لله کہ یہ اجمالی اجلیل عراب با صواب غزوہ مجاوی الاقوہ روز مبارک جمعہ فائزہ سلطنتہ ہجریہ طاهرہ کو  
یہ رسائے ختام اور لحاظ تاریخ التکوین الشہابیہ فی کفایات ابی الوہابیہ کا نام ہو۔

نسأل الله تعالى ان يديمنا على الايمان والسنه  
ويعتقنا على دينه الحق لعظيم المنه  
ويدخلنا بجاء حببيه الكريم عليه افضل  
الصلوة والتسليم في اوليس الجنة وحصل  
الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد سيد  
الانس والجنه وعلى اله وصحبه واهله و  
حزبه اجمعين، ولحمد لله رب العالمين۔

ہم ہمد قائلے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان و  
سنت پر دوام بخشتے اور اپنے دین حق پر بہارا خاتمہ  
فرمائے اپنے بڑے احسان سے اور حضور عید الصلوۃ  
والسلام اپنے حبیب کریم کے وسیلہ سے ہمیں  
جنت الفردوس عطا فرمائے، و حصل اللہ تعالیٰ  
علی سیدنا ومولانا محمد سید الانس والجنۃ و علی  
آلہ وصحبہ و اہلہ و حوزہ اجمعین، و الحمد لله رب  
العالمین۔ (ت)

کتبہ

عبدہ المدتب احمد رضا العریلی عفی عنہ سید المصطفیٰ النبی الامام  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنہ ۱۳۰۱  
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

رسالہ

# سِل السیوا الهندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر تلگتئی نبوی ہندی تلواریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ ازمادیوں مسئلہ تولینا مولوی محمد فضل الحمید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والفتنیں ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب !  
اللهم ادم فاصتہم وافادائہم ، السلام علیکم !

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دو بابیہ غیر مقلدین جو تعظیہ ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو مقلد دیکھیں شرک بتاتے ہیں، وہابی والے اسماعیل مصنف تقریۃ الایمان و صراط المستقیم و ایضاً الحق و یکر و نکی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیغمبر جانتے اور اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں ؟  
یَسْتَوِیْ تَوَاجِرُوْا (بیان کرداجر حاصل کرو ت )

الجواب

الحمد لله عن دین الاسلام و الاسلام علی نبی الاسلام سلامہ المسلمین بعون الاسلام و عنی

انہ وصحبہ فی دار السلام، ایما المسلمون ایش از جواب استا عرض کروں کہ اسی تحریر سے مقصود و دوا مرگود،  
اولاً عامر مسلمین و برادران دین پر اظہار میں کہ مذہب و ہدایہ ایسی خطرات پر مشتمل، اور ان کا امام الیٰ انفسہ  
ایسی مشن حق کا موجب و قائل۔

ثانیاً کیرا سے دبا یہ پر عرض ہدی و خوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بنا سکتے ہو۔ اندھیری رات میں کس مصل میں  
کے پیچھے جاتے ہو۔ تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے۔

بدو حشر شروع ہو چکا صبح معلوم کہ باک بانہ عشق و در شیب و یکجہ

(صبح کی حشر میں کچھ معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے (ساتھ ہے۔ ت)

معتے سے کام نہیں چلتا، مگر نے سے مذہب نہیں نبھتا انما اعطاکمہ واحدہ (میں ہر ایک نصیحت کرتا ہوں ست)  
ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و محبت جاہلیت سے بُدا ہو کر فتنہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجئے، سب  
کتابوں کے مثالی صفحات بتا دیتے ہیں جس میں شغب و تطبیق کر لیجئے، پھر اگر ننگا و انصاف میں تمہارے مذہب و  
امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات و ضلالت پر اصرار نہ کرو، بدین کی پیروی کا دم نہ بھرو،  
اور اگر طاقت جواب ہے تو کیوں چیخ و تاب ہے، ہمیں گود میں میدان، آگہاری سے کیوں خائف و ترساں  
آدمی بن کر اور کی سنی اپنی کمی، ایک منہ پر دہائی ہیں کسی یہ ایک منہ ہے اس سے مارنا ہو تو اور ہنسنا ہے  
اُس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلے یہاں تک کہ قی ایک طرف کھل جائے، حید و ردی میزان عمل میں تل جائے،  
سے رہ میرے! ہدایت فرما انت امت المسیم القریب و ما تو فیقی الکاب فقہ علیہ توکل و الیہ ایب  
(تو قریب و کیم ہے مجھے صرف اتنے تو فیق حاصل ہے ہی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے، بلاشبہ گروہ مذکور  
اور اس کے پیشوائے مسطور پر جو کہ کثیر قطعا یقیناً کفر لازم، اور حسب تصریحات جماعہ فقہائے کرام اصحاب  
فتویٰ اکابر و اعلام ای پر حکم کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں و کیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت لکھتے کفر یہ ہیں  
جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب فقیرۃ الایمان میں (بجھے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی  
کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں)، اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے صریح کامر  
بُت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے درود پر صاحب اس باب میں ایک مفصل رسالہ سنی  
بنام تاریخی التکوینۃ الشہاسیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے شتر کفریات کا  
شمار کیا کہ بحوالہ کتاب و صفحہ ان کے پیشوا کی کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر اند کوام و مثلاً سے عقلم کی تصانیف  
سے اُسی طرح بہ نشان صفحات اُن باتوں پر حکم کفر مع ترجمہ کیجئے۔ تجھ اند تھانے اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس  
امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے، اُس کی کتابوں سے صفحہ کے

نشانوں سے وہ جہارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھائے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں :

- (۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاویٰ قاضیخان (۸) مجسمہ الرافق (۹) نرائضی (۱۰) استبصار و الشفا (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجسمہ الانوار (۱۴) شرح و بیانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر و النور للعلامة اسمعیل النابلسی (۱۷) حدیثہ خدیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامة عبد الفتی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابوالمیث (۱۹) فتاویٰ ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاویٰ خلاصہ (۲۱) فتاویٰ بزازیہ (۲۲) فتاویٰ تاجہ رفانیہ (۲۳) مجمع الفتاویٰ (۲۴) معین النعمان علامہ النابلسی (۲۵) فصول حمادی (۲۶) خزائن المصنفین (۲۷) جامع المنصوفین (۲۸) جواہر اخلاقی (۲۹) مکملہ مسائل الحکام (۳۰) الاعلام بتواریخ الاسلام للامام ابی جریر النعمانی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی عیاض النعمانی (۳۲) شرح الشفا لعلہ علی قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامة الشهاب النعمانی (۳۴) شرح الموابہب للعلامة الازرقانی النعمانی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامة القاری (۳۶) شرح الفقہ العاصمہ لمحقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامة السید الشریف مولانا امجد علی دہلوی مدظلہ سنی، مسانی (۳۸) الدلائل مستندہ فی الدین دہلوی، ۳۹، محمد انوار شریف شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر طبری شاہ صاحب موصوف (۴۱) موقع القرآن شیخ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب مجدد دہلی، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ کیرا خان وغیرہ ، اور نیز اس میں مدد ملی گئی احیاء العلوم امام محمد بن الاسلام غزالی و شرح عقائد الفسفی علامہ سعد نصرت زبالی و میزان الشریعۃ الکبریٰ امام عبد الباقی شمرانی و مکتوبات بنات شیخ محمد و العتباتی و تجلۃ اللہ بانیہ و انباء فی سلاسل اودیاء ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب ، یہاں تک کہ مسکت الختم شرح جودع لمزم تصنیف ذہاب صدیق حسن حال بھرپالی طاہری آنجنابی وغیرہ سے ، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کر دیں !

**کفریہ اول :** تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰ ،

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے !

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صرف لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں ، ہاں حاصل کر لیے کا اختیار رکھتا ہے ۔ یہاں صراحتاً اللہ تعالیٰ کی طرف





کاذب نصی از نصوص نگر و سلب مستحق مجید  
بعد از ازال ممکن است یہ

یہاں صاف ہے پر وہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے اس میں ہے  
کہ بندہ اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انہیں بعد کراپی بات جھوٹی کرے تو کاذب کہاں سے آئے گی کہ یہ  
کسی کو وہ نص یا دبی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفاعتی مطبع صدیقی ص ۳۶۱

من دان بالوحدانية وصحة النبوة ونبوۃ  
بیتنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم  
ولکن جور علی الابیاء الکذب فیہا اقوابہ  
ادخل فی ذلک المصححة جوعہ اولہ یدعہا  
مہو کا خرم اجتماع یہ

مصلحت کا ادما کر سے یا نہ کر سے ہر طرح بالاتفاق کا منہ ہے۔ (ت)  
حضرات انبیاء عظیم افضل شدہ و شہادہ کذب حارص سے دان و اتفاق کافر ہو اللہ عزوجل کا  
کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاتفاق کافر و مرتد نہ ہوگا!

کفر یہ رسوم؛ مراہ مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا  
روزے حضرت بل و علا دست راست ایشان  
را بدست قدرت خاص خود گرفت و چیزے را از امور  
قدسیہ کہ بس رفیع و باریع بود پیش روئے حضرت ایشان  
کرده فرمود کہ ترا بس چنین داده ام و بجز ہائے دیگر  
خواہم داد یہ

ص ۱۱۳ مکالمہ و مسامحہ بدست می آید (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

سہ رسالہ یک روزہ (فارسی)  
لکھ الشفاء، تخریفات حقوق العیال  
لکھ مراہ مستقیم خاتمہ در بیان پارہ  
لکھ ہدایت لکھ در بیان ثمرات حب

ص ۱۷

۲۶۹/۲

ص ۱۶۲

ص ۱۲

خاروقی کتب خانہ طاق

المطبعة الشریکة، مصر

المکتبۃ المسلمیہ لاہور

۔ ۔ ۔

ص ۱۵۲، گاہے کلام حقیقی ہم ہی شہود (کبھی حقیقی گفتار بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت) یہ اعتراض اپنے پیروغیر کو ہی بتانا ہے۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۲۹ھ ص ۱۴۲۳

ہم کلامی با خدا سے عزوجل محض است بلاکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشانی را ہرگز حیسر نہیں فرمائش ہم کلامی با خدا کو یا فرمائش ان سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۹ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مدعی کافر ہے

نہدایا

الکالمۃ شفاھا منصب النبوة بل علی مراتبہا و فیہ من لفظ لعاہو من صوربات الدین وهو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النبی و سواہم الخاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ المصلین

اللہ عزوجل محض کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلیٰ تر سے تو اُس کے دعوے میں بعض سرورین دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آہ و سلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

اسی طرح شفا شرعیہ میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۱۲۰، اسی میں ہے ص ۱۲۲

و کذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ و انہ یمدح النبوة و انہ یصعد الی السماء و یدخل الجنة و یاکل من ثمارہا و یعانق الحور العین فہو کافر کلامہم کفار مکذبون کذب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسی طرح جو چھوٹا متصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اُسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا یہ کہ وہ اس کے ایک چڑختا حنت میں جاتا، اُس کے پہل کھاتا، حوروں کو لگے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

لہذا صراط مستقیم باب سوم کلمہ در بیان سلوک ثنائی ص ۱۴۳

سے فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیت ۱۱۸/۲ کے تحت ص ۲۲۴

سے الدوائی علی العقائد العنصریۃ بحث توہم سے قبل ص ۰۶

سے الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماحول من المقالات المطبوعۃ الشرعۃ الصحافیہ ۱/۲-۲۰۰

خودوں سے اس معافہ کے دعویٰ پر تو یہ حکم ہے رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر حکم ہو گا!  
کفر یہ چہ نام : تقویۃ الایمان ص ۱۱۴

”جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے۔“  
ص ۱۱۹ : اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔  
ص ۱۸ : اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔  
ص ۷ : اور وہ کہ ماننا محض غلط ہے۔

مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا اُن ایمان سے ہونی اُس کے انبیاء، ملائکہ، کتابوں، جنت، نار وغیرہ ایمانیات کا ماننا ان میں سے ہے جسے نہ ماننے کا کافر ہو گا، ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء و غیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہوا کہ خود کفر ہے اور اللہ و رسول پر اُس کے حکم کا کفر اور دوسرا کفر۔ آیت بقرہ،

وَاذَرْتَهُمْ اَمْرَ لَهُمْ تَذَرُهُمْ لَا يَوْمُنُوْا بِهِ  
موضع القرآن : تو ڈراو سے یا نہ ڈراو سے دے  
نہ مانیں گے۔

آیت اعراف،

قَالَ الَّذِيْنِ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا بِاللّٰهِ اٰمِسْتُمْ  
موضع القرآن : کھٹے لگے بڑائی والے جہنم نے یقین کیا  
سو ہم نہیں مانتے۔  
کھروں۔  
آیت بقرہ،

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ  
وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ  
موضع القرآن : مانا رسول نے جو کچھ اُتر اُس کو اس کے  
رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

شہ تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۰  
شہ ونگہ ص ۱۲  
شہ ص ۵

شہ القرآن الکریم ۶/۲

شہ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر سماج کینی لاہور ص ۴

شہ القرآن الکریم ۷/۷

شہ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر سماج کینی لاہور ص ۱۹۲

وکتبہ ورسلہ

اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔  
 دیکھو اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، نبیوں سب کو مانا  
 یہ کہتا ہے "اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو" اگر اس کے کلام کے کچھ سنے معنی اپنے جی سے گھڑیے بھی تو  
 اول تو صریح لفظ میں تاویل کیا منی!  
 شفا شریف ص ۳۲۲

ادعاء، بت دین، لفظ صراحہ لا یقبل بکے صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔  
 تاہم وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نری گھڑت ہے جو اسے خود  
 قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے  
 معاً اور پہلی برتنے کی درجہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں پوتا اس  
 کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"

یہ نفیس فائنہ ہے ہر جگہ طوطا طوطے کے اکثر حرکات و احوال کا۔ شافی ہے

تذکیر الاخوان حصہ دوم تنویر الایمان سربراہ سلطان عالیٰ طبع دارونی ص ۴۳

"اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے اس کا ٹھکانا  
 دوزخ ہے۔"

سبغی اللہ! دوسرے جتنے دان کتاب جو صبیحہ کو نہ مانے وہ بڑی جہمی، پینے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ  
 جو انبیاء کو مانے وہ بھی کافر و زنی کہی اللہ المؤمنین القتال (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کھایت  
 فرمادی۔ ت)

سۃ القرآن الکریم ۲۸۵/۲

سۃ موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کینی لاہور ص ۶۱

سۃ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ابواب الادول فی بیان احادیث علیہ السلام المطبوعہ اشکرہ الصحافیۃ ۲/۲۱۰

سۃ تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علی اندرون لوطاری دروازہ لاہور ص ۳۹

سۃ تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع ص ۱۰۵

سۃ القرآن الکریم ۲۵/۳۳

کفر یہ پنجم : صراط مستقیم، بعض ادبیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸۔

صدیقی من وجہ مقلد انبیاء می باشد و من وجہ محقق در شرائع ہے  
صدیقی من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے (ت)

ص ۳۹

علوم کلیہ شرعیہ اور ایدہ واسطہ می رسد بوساطت نور حبلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام طست اورا شاگرد و انبیا ہم می توان گفت و ہم استاذ انبیا ہم و نیز طریق اخذ آئمہ شعبہ الیست از شعب وحی کہ آں را در عرف شرع بنفش فی الرّوح تعبیر می فرمایند و بعضی اہل کمال آں را بوحی باطنی می نامند

اور کلیہ شریعہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے، پس شرعی کلیات و حکم و احکام طست میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الرّوح سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اسی کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

ص ۴۰

بہیں معنی را با مات و وصایت تعبیر میکنند  
اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ص ۴۱

لا بد اور ابجا فیلے مثل محافظت انبیاء کہ مستحق عصمت ست فائزے کنند  
ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲

ندانی کہ اشیات دخی باطن و عصمت مرغیر انبیاء را مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت  
یہ رجحان کہ باطنی وحی اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور

۳۲ ص	المکتبۃ السلفیہ لاہور	فصل ثانی	۱۰ صراط مستقیم
۳۲ ص	" "	"	۱۰
۳۵ ص	" "	"	۱۱
"	" "	"	۱۲

است و ندائی کہ اربابِ کمال از عالم منقطع  
از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ  
شہ اندیش

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ بعض خیالی ادویہ کو احکامِ شریعت ہے و سلطنتِ انبیاءِ عظیم العتقہ و السلام  
وحیِ باطل سے پہنچتے ہیں وہ احکامِ شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیرویِ انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل  
انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکامِ شریعت میں بھی کلمہ کی تصریح کر دی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھاتے کہ یہ لوگ مجتہدین امت  
سے ہیں اگرچہ بے سلطنتِ انبیاء حکم پہنچا ہی اخراجِ مجتہد کو بس تھا مگر زیادتِ فرق و کمالِ مراحت کے لئے احکامِ کلیہ  
کا اونچا طرہ چمکتا پُختہ ناشکاویا کہ احکامِ کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکامِ جزئیہ  
استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکامِ کلیہ شریعت ہے و سلطنتِ نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں، مسلماً  
خدا کے واسطے اور نبی کے کھتے ہیں یہ مراعاتِ غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا صاحبِ شریعت۔

تفسیرِ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۲۳۳

معرفتِ احکامِ شرعیہ بدون توسیطِ نبی ممکن  
شرعی احکام کی معرفتِ انبیاء کی و سلطنت کے  
نیست۔

بغیر ممکن ہیں۔

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۲ھ ص ۱۳۰

انچو گفتم بہت کہ فاطمہ بنتِ اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ  
برود و وضع حل نماید در وہیست پر ہمیزہ زیر کہ کہے  
از فرقِ اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوتِ فاطمہ  
بنتِ اسد نشدہ تہ  
جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنتِ اسد کو وحی آئی کہ تو  
خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب  
بھڑٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی  
اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنتِ اسد کی نبوت کا قائل  
نہیں ہے (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۱۵

الامام عندہم هو المعصوم المفترض  
واختیار کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اُمس کی

۳۶ ص	المکتبۃ السلفیہ لاہور	۱۵ صراطِ مستقیم ہدایتِ راہِ بعد در بیان ثمراتِ حبتِ ایمانی
۴۴۹ ص	مطبع مجتہدانی دہلی	۱۶ فتحِ اعزیز (تفسیرِ عزیزی) بیانِ افراطِ فرقہِ امامیہ
۷۹ ص	مسیل انجیل ٹیڈی لاہور	۱۷ تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم

طاعته، الخوای الیہ وحی باطنیا و هذا هو معنی الہی  
فمنہم یستلزم انکار حق النبوة قبہم  
اللہ تعالیٰ بے

الامت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو، وہی  
معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا  
انکار لازم آتا ہے، لہذا ان کا برا کرے۔

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم  
بتاتے ہیں۔ شفا شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعویٰ کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔  
کفر یہ کلمہ، مراد مستقیم ص ۹۵

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال ان از معقین گویا  
رسالت مآب بارشندہ بچندین مرتبہ بدتر از استفراق  
در صورت گاہ و نیز خود است کہ خیال آن با تعظیم اجلال  
بسوئے دل انسان می چسبد و این تعظیم واجب و دل  
غیر کہ در نماز طحا و مقصود می شود بشرک می کشد نہ

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب  
رسالت مآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور  
گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر  
ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان  
کے ظہور گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم کو  
اجلال نماز میں طحا و مقصود ہو تو شرک کی طرف گھٹنے  
یعنی ہے (ت)

یہ صراحت حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو نفس گالی دینا ہے اور ان کی شان  
میں ادنیٰ گستاخی کفر جس کی مبارک حقہ کسی منور تخیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے، فقہ انصاف !  
بدجہاد تر کن در کنار اگر تھرا یا تھرا یا توکر یا غلام تھرا کسی شے کو گدھے یا گتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ  
تھرا کی غلامی بات گدھے کی سی ہے غلام چیز گتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تھیں گالی زد دی؟ کیا تھرا رسد تھ  
شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جانتا کہ اس طعن قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو کھلی و مشتتام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا و سیحند الذین ظلموا ای مشقوب  
یقبلون علیہ (اب جان جائیں گے غلام کہ کس کروٹ پر پٹا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ جیسا کہ جواز دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

لہ الدراشمین شاہ ولی اللہ

لہ صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶  
لہ القرآن حکیم ۲۹/۲۲۶



اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

اور یہ وجہ غیث خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو عظمت کے ساتھ اور اس کی قربت شریک نہ بنے گی اس قائل کو لازم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجہ کافی اگر اس بنا پر اقیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ، پچھلے قعدہ میں اللہم صل علی محمد و آل محمد ، ہر رکعت میں صواظ الذین انعمت علیہم بول ہی ناروں میں وہ سورۃ و آیت جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم یا کسی نبی یا ملک یا کسی نیک بندہ یا کعبہ وغیرہ معظیات دینیہ کا ذکر یا عتاب رہے ، غلام یہ کہ الہشکو التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب سے ذامہ شریک کی راہ ہوا اور شریعت محمدی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والحقۃ حیاذاب اللہ ان شریکات کی واجب و سنت و جائز کرنے والی ہوئی ، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کو ان امور پر اجماع ہے جو سب میں شریک میں گرفتار ٹھہرے ، اس سے بڑھ کر اور کی کلمہ کفر ہو گا۔ شفا شریعت ص ۳۶۲ و ۳۶۳

فقطہ بشکھیر کل قابل قاتل قرار دیا جو وہ سب سے  
لی تصدیق الامہ

حجة الله البالغة شاء ولي الله دہلوی مطبع مصطفیٰ ص ۲۱۰ :

پھر اس کے بعد انبیاء میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلسندہ اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق کا ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ ۲۶ مکتوب ۲۰ ص ۴۹،

خواجہ محمد اشرف و رزق شمس نے رابطہ (تصویر شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ٥٤/٣٣

٢٤١/٢  
١/٢

مسجد خود میداند و بنید و اگر فرضاً نفی کند قطعی نمیگردد  
محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب است از  
ہزاران یکے را مگر بدیند صاحب این معاملہ مستعد  
تمام المناصب است یحتمل کہ باندک محبت شیخ متقدرا  
جمع کمالات اورا جذب نماید رابطہ را حسبہ انفی  
کنند کہ او مسجد والیہ است نہ مسجد را چا محاریب  
مسجد را نفی نہ کنند ظہور این قسم دولت سعادتندان  
را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را  
متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او  
باشند نہ در رنگ جماعہ بید دولت کہ خود راستی  
دانند و بقدر توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و  
معاملہ خود را بر جم زندہ

میں اپنا مسجد جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو  
ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس  
پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش  
ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی  
ہے، اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کئے  
مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے تقدیر شیخ  
کی محبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرسکی  
لوگ رابطہ (تصویر شیخ) کی نفی کیوں کرتے حالانکہ وہ  
مسجد والیہ ہے مسجد نہیں ہے یہ لوگ محسرا یوں  
اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ  
مسجد والیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادتندوں  
کو نصیب ہوتا ہے حتیٰ کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ

(شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہے ہیں اس بلہ دولت جہت کی طرح نہیں  
ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)  
سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
آکر وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدن شرک سے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتزاع ہر دمے کا فروش  
کفران کے (بدگوئیوں کی طرف خیال سے جانا اپنے بل اور گمراہی کے نہ صرف تصور بلکہ ہر تن اس میں ڈوب جانے سے  
بدرجہ بدتر اور کہاں شیخ طریقت و آقا کے نعمت و خداوندہ دولت خانہ اپنی دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشکاف قول  
کہ تصور صورت شیخ سے غفل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگر حسبہ علیہ  
عازمیں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے نہ مسجد دلہ جو اس قبلہ سے پھر اوہ ہے دولت تہہ  
جو اس کا کام بربادگی تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس کی بہت تمنا  
رہتی ہے مگر وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تو لے کھڑے ہیں دیکھئے وہابی صاحب کہ ہر  
ڈھالے ہیں اور جھکاتے یا ادھر ڈالتے ہیں



کافریت پرست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل اور کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔

فصل عدد و کلمہ لسان الحکام لعلامہ ابراہیم الخلیفی مطبوعہ مصر ۱۲۹۹ھ ص ۵۷

فی النوہی من اجل قال انا محمد یکفر لک

عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹

مسلم قال انا محمد یکفر و نوقال ما علمت

نه کفر لا یعذر بهذا

جو مسلمان اپنے فخر ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائیگا

اور اگر کفر میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہو گا

تو یہ عذر نہ ٹھہرا جائے گا۔

پھر اس میں تمام اُمت کو کافر بنایا، یہ وہ سر کفر ہے۔ شفاء شریف کی عبارت ابھی سن چکے، غرض اُس کی کتابوں میں ایسے

کھریات بکثرت ہیں جن پر بلا مبالغہ حدیث نہیں ہزار ہا جیسے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ المکذبات الشہیر

یا دیگر تحریرات راقعہ البارقۃ الشارحۃ علی مارقۃ المشارقہ وغیرہ مطالعہ کرے۔ یہ طالعہ و جالبہ کہ اس کے پیرو

اس کے ہم مذہب اُس کے کلمات کی تصحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشوا و مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر

بھی عائد۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کہ متفق علیہ کی فصل میں منقول، مطبع مصر ص ۱۱۰

من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من علمت

علیہ او امت حسنه اور رضی بہ یکفر

بحوالہ الرانی ج ۵ ص ۱۱۲

من حسن کلام اهل الاہواء وقال معنوی

او کلامہ معنی صحیح ان کلام ذلک

کفرا من القائل کفر الحدیث

پھر ان کی عادت و انہی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں شرک بتائیں حکم اس حدیث صحیحہ و روایات صحیحہ فقہیان پر لازم کفر

کے لئے بس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷

ایتنا سرحد قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما

سہ خلاصۃ الفتاوی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ

۳۸۷/۴

۲۷۹/۲

۳۶۶/۳

۱۲۴/۵

(نہاد مسلم) ان کا منہ کما قال والا رجعت  
 علیہ  
 دہم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے ان میں ایک  
 پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کما چ کافر تھا تو خیر ورنہ یہ  
 لفظ کہنے والے پر پٹ آئے گا۔

حدیقہ نذیر شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر ۱۲۰۶ھ ج ۲ ص ۱۱۵۶

کذلک یا مشرک و بجوہ  
 اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا  
 کہ جسے کماہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خوا مشرک ہو گیا۔

ہم نے الکوکبة الشہادیۃ اور نیز النہی الاکید عن القتل و رد وعدی التقید میں  
 ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعویٰ کی موید۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۸،  
 ذخیرۃ سے برجندی شرح نقایہ مطبع مکتبہ ج ۲ ص ۹۸، جامع الرموز مطبع مکتبہ ۱۲۰۴ھ ج ۲ ص ۶۵۱ دونوں  
 فصولی حادی سے، حدیقہ نذیر ص ۱۲۰ و ۱۵۶ مکالم حاشیہ در رد وعدی، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱  
 قاضی خان سے رد المحتار مطبع استنبولی ج ۲ ص ۲۸۳ نہر انانی سے رد مختار ص ۲۹۲، شرح و ہبانیہ سے  
 خزائن المعین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر از ارد ج ۲ ص ۱۳۳۱

المختار للفتویٰ فی جنس ہذا سبب  
 ان القائل بمثل ہذا المقالات ان کما  
 اراد الشتم ولا یعتقد کافر الا یکفر دان  
 کان یعتقد کافر الخاطیہ بہد ابناء علی  
 اعتقادہ انہ کافر یکفر  
 ان مہ کے سائل ہیں تو سے کہنے کے لئے مختار یہ ہے  
 کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف  
 دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ بنے  
 تو کافر نہ ہو گا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر  
 سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہتا تو کافر ہو جائے گا۔

رد مختار بہ یہی معنی اسی تفصیل پر فتویٰ ہے۔ پر ظاہر کریں لوگ اپنے مذہب و اعتقاد کی رو سے مسلمانوں

۵۷/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الایمان	لے صحیح مسلم
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	النوع الرابع	لے الحلیۃ النذیۃ شرح الطریقۃ الحمیدیۃ
۲۷۸/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	نورانی کتب خانہ پشاور	لے فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	النوع الرابع من الانواع الستین السبب الخ	لے الحلیۃ النذیۃ النوع الرابع من الانواع الستین السبب الخ
۶۸/۲	فولکشور مکتبہ	کتاب الحدود	شرح انتقایۃ للبرجندی
۱۸۲/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب التعزیر	رد المحتار
۳۲۷/۱	مطبع محبتی دہلی		لے رد مختار

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب میں نقل ثقیل ایمان و تزیار العینین و تصانیف جہوپالی وغیرہ میں جا بجا مصرع تو حسب تصریحات مذکورہ فقہائے کرام ان پر زہم کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی الاکید و المکتبۃ الشاہیہ و حقہ قول مجلد ششم اعطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سرار بقیۃ السلف علیہ السلام و المسلمین زبدۃ کبار البطلان الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زیدی مدظلہ کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنایہ و قد سنا بسر الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی۔ ان لوگوں کی نسبت تصریح ارشاد فرمایا، ص ۱۶۶

هؤلاء الملحدة المکفرة للمسلمین یہ لحد کا فریہ دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔  
ظاہر ہے کہ لحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ رد المحتار ج ۲ ص ۲۵۷ رسالہ  
علامہ ابن کمال پاشا سے،

الملحدون و مع فرقہ الکفر جہدا۔  
نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا، ص ۳۰:  
امر الشریف مسعودان یناظر عند الحرمین  
العناء الدین بعشہم فناظر وہم فوجد وہم  
مٹکة و منخرة کھمر مستقرۃ خرت من  
قسورة و نظروا الی عقدہم فاذا ہی مشتملة  
علی کثیر من مکھرات  
بھڑکے بھڑکے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو اُن میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا  
قابل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۲۲ سے ۲۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائی ہیں جن میں اسی فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے اُن میں بھی جا بجا ان کے کافر اور دبی اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اُس میں ان کے

۲۸ ص	مکتبہ دار الشفقت ترکی	۲۸ ص	۲۸ ص	۲۸ ص	۲۸ ص
۲۹۶/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد	۲۹۶/۲	۲۹۶/۲	۲۹۶/۲
۲۳ و ۲۴ ص	مکتبہ دار الشفقت ترکی	۲۳ و ۲۴ ص	۲۳ و ۲۴ ص	۲۳ و ۲۴ ص	۲۳ و ۲۴ ص



اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے، آمین! والحمد للہ رب العالمین، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ آمین واحکم۔

الحمد للہ جو اب مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض تفاسیر زیادات کہ فرہ جہادی الا حسنہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز و انجام ہوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی ودانی کلام ہوا، لہذا علی طاریح مسل السیوف الهندیۃ علی کفایات بابا السجدیۃ نام ہوا، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولینا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

حنفی قادری برکاتی بریلوی  
عبدالمصطفیٰ احمد ضامن شتی

عبد المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ  
بمختار المصطفیٰ النبی الہدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

مسئلہ از جی آئی پی ریلوے اسٹیشن بمبوساول مسئلہ عبدالباسط ۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ  
مسلمانوں نے اتفاق کیا کہ جو مسلمان نماز نہ پڑھے گا وہ برادری سے خارج سمجھا جائے گا اس پر چند افراد جو نماز روزہ حج زکوٰۃ کے پابند نہ ہوں عالم کے سمجھانے پر بھی نہ مانیں اور کہیں کہ پہلے شراہوں اور زانیوں کو برادری سے خارج کرنا یہ ضرور اور فرض ہے سو اس کے نصیحت کرنے والے عالم کو کہیں کہ تم جھوٹے ہو اور تم پر خدا کی لعنت ہے حالانکہ وہ عالم ان کا امام ہے تو ایسے بے نمازیوں کو ابھارنے اور جرات لینے والے اور باوجود تاکید عالم کو جھوٹا اور حنفی بنانے والے مسلمان (بے نمازیوں) کو شرع شریف کے موافق کیا تنبیہ ہونی چاہیے؟ ایسا کہنے والے ایمان سے خارج ہو چکے اور انھیں تجدید ایمان اور تجدید بدستگاہ کرنا ضرور ہے یا نہیں؟ اگر ایسے اشخاص اپنی بات رکھنے کے لئے نادانی سے یا مغروری سے استفادہ

علیہ قال صاحب جمال الدین بن مطر وحید  
ان کان بابا کسم بذامہ صیبا  
فرب غش فداقی من نصیب  
وقال غیرہ  
وس بابا ہسم ما موسا  
فاخفت طتہ المقساد  
نقلہا فی حروف الباء من قوافل الموفیات ۱۲۷  
رہی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (م)  
صاحب (جمال الدین بن مطر وحید) نے کہا،  
اگر تمہارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات  
کوٹنا بھی کھری ہوا زوینا ہے۔  
اور کسی دوسرے نے کہا،  
تمہارے بابا نے کسی مامور کا قصہ کیا  
تو پیمانوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔  
دونوں شعر قوافل الرقیات کے حرف با میں اس نے  
نقل کئے ۱۲۷ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)



نہ پرھیں نہ تجدید کماح شرم سے کریں اور مر جائیں تو مسلمان ایسوں کی میت میں جائیں اور قبرستان میں دفن کریں یا نہیں؟ بینوا قوت جودا۔

## الجواب

وہ لوگ سخت اشد کبیرہ کے مرتکب ہوئے، مورد غضب جبار ہیں، مستحق تار ہیں، مستحق لعنت پروردگار ہیں، مگر اتنی بات پر صاف حکم کفران پر نہیں ہو سکتا، اگر مر جائیں تو ان کے ساتھ اسلامی برتاؤ فرض ہوگا ہاں اگر کوئی خاص مکالمہ ایسا تھا جس پر یہ جواب دیا ہو جب کفر ہو تو اس کا ذکر سائل نے نہ کیا، واللہ تعالیٰ اعلم مسئلہ ۳۲ از دفتر دایا حسنا نہجرات، گھاڑیکے دروازہ تجارتہ چاند آرہوئے کے پاس والا مکان

مسئلہ ۳۲ از دفتر دایا حسنا نہجرات، گھاڑیکے دروازہ تجارتہ چاند آرہوئے کے پاس والا مکان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ سیدہ ان ولین والا فرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر الزام لگانا اور ان کو اپنے جیسا جانا کفر ہے یا نہیں؟ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس وقت زید قزو میں جگڑا ہوا، عمرو نے زید کے پاس ایک رقم بھیجا جس کی نقل یہ ہے۔ قولہ بھر کو اس کا مطلب رنج نہیں، اقول یہ بات تو سراسر غلط ہے کیونکہ سب و شتم اور بُرا کہنے سے مانند تقاطیس کے جس طرح کوسے میں اثر پیدا کرتا ہے اسی طرح دل پر اثر ہو جاتا ہے، خواص ہوں یا عوام، ہی ہو یا ہی سب کے دل پر غلط و دروغیت کرنا ہے، دیکھئے ہمارے پیشوا فرما عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار قریش کی انذار سی وطن زنی کی وجہ سے دل پر غم و غم کا صدمہ از حد پہنچا تھا ہر وقت غم کی تسلی کے لئے اللہ جل شانہ سے دعا کرتا تھا جبریل علیہ السلام کی معرفت نازل فرمایا، جیسے قرآن مجید میں فرماتا ہے،

و صبر و ما صبرك الا بالله ولا تحزن  
عینہم ولا تملک فی صیق صما یسکرون  
اور اسے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی  
ترغیب سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں  
سے دل تنگ نہ ہو (مت)

اب فرمائیے یہ الفاظ کفریہ ہیں یا نہیں؟ بینوا قوت جودا (بیان فرمائیے اہر پاسیے۔ ت)

## الجواب

سوال کی جو تفصیل سائل نے تحریر کی اس کے دیکھنے سے یہ الزام ثابت نہیں ہوتے کہ اس نے معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر الزام رکھنا چاہا یا عیاذ باللہ حضور کو اپنے جیسا جانا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳ از مدراسی توسط جناب سید شاہ محمد دوم محی الدین صاحب قادی نائب متولی مسجد  
والاجاہی ترکیہ ترکی مستول جناب شاہ محمد حسین صاحب قادی نائب قاضی اہلسنت مدراس

۲۲ رمضان ۱۳۳۹ھ

حضرت مولانا محترم دام فیضکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، ایک استفتا بفرض جواب  
مرسل خدمت گرامی ہے، امید کہ جلد جواب باصواب مرحمت فرمائیں گے کیونکہ مدراس میں ایک شخص  
جو اپنے آپ کو قوی لیڈر کہلاتا ہے اور اپنے اخبار میں ہمیشہ بزرگانِ دین کی توہین کرتا ہے جس کے سبب  
قوم میں تفرقہ پڑ رہا ہے، اس کی تنبیہ اور خلیۃ اللہ کی ہدایت کے لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے امید  
کہ جواب سے سرور از فرما کر عند اللہ ماجور رہوں گے۔

استفتاء ۱، کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک مدراسی پرچہ نویس فاتحہ دلائے والوں پر  
شر انگیزی کرتا ہے جس کے خیالات یہ ہیں "فاتحہ بدعت اور زیارت تڑپتا ہے مطہرہ قبر پرستیاں اور  
اس کی تحریر سے حضرت غوث اعظم محی الدین عبد اللہ درجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فاتحہ دلائے والوں  
اور متبرک طعام کھانے والوں کو نام کی پروا نہ کی پرستش کرنے والوں خلافت کا خون پینے والے اور حضرت  
غوث اعظم کی پاک ہڈیوں کو چبائے دے سہا ہوا ہے، ۱۰ ریت ان کے اخبار میں لکھا ہے " آج  
اسی کے مریدوں اور معتقدوں کا یہ حال ہے کہ نام کی پوجا اور قبر کی پرستش کر رہے ہیں مگر خلافت کا خون  
پنی رہے ہیں، حضرت غوث اعظم کی پاک ہڈیوں کو چبا رہے ہیں الخ " ۲ ربیع الاول کے پرچہ میں لکھا کہ:  
"ان بدعتیوں کو اس پر رونا نہیں آتا کہ حضرت شاہ بغداد کی روح کو کافروں نے ذلیل کیا ہے" اور  
۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کے پرچہ میں لکھا ہے جس کا عنوان یہ ہے "جادو وہ جو سر پر چڑھ کے کھلے کہ  
اجل کافر شہید بند رہی کہ شاہ یونان کو کاٹا" ۱۵ ماہ محرم ۱۳۳۴ھ کے پرچہ میں لکھا ہے: "اذان میں  
حمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہیں کرانگو شے چوم لینا یا ٹوسے مبارک کی زیارت کر لینا یا  
آثار خانہ کے دروہ سے گزرتے ہوئے گردن جھکا دینا یا جھو یا جھوٹا کو لینا یہ باتیں رسول اللہ  
کی اطاعت نہیں۔ ایسے شخص کے لئے شرع شریف کیا حکم کرتی ہے، ایسے شخص کو مولانا فقر قوم، فقر  
مسلمانان، لیڈر قوم کا لقب دینا و اذکار اسلام میں کوئی خدمت عطا کرنا اس کی تائید و اعانت کرنا اس  
راہ و رسم رکھنا اس کا وعظ کرنا اس کا اخبار خریدنا کیا حکم رکھتا ہے؟ بیٹنوا تو نجدوا۔

### الجواب

فاتحہ کو بدعت کہنا، زیارات، مزارات، طاہرہ کو قبر پرستی بتانا، نیاز حضور پر نور سیدنا غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام کی پوجا کرنا، تعظیم آثار شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا یہ سب شعار و دہائیت ہیں اور وہاں بیہ گمراہ بددین بلکہ کفار و مرتدین میں گناہ حقیقتاً کافی غیبی ماکتوب (جیسا کہ ہماری متعدد کتب میں اس کی تفصیل ہے۔ ت) روح اقدس حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت وہ نایاب کلمہ تذلیل لکھا کذب و قبیح و توہین صریح ہے ان کے غلامان غلام کی روح کو تمام جہان کے کفار و مشرکین وہاں بیہ و مرتدین مل کر ذلیل نہیں کر سکتے۔

واللہ العزیز والہم رسولہ والہم متوہنین ولکن عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے المذفقین لا یعلمون لہ ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (ت)

حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بندہ رب کو کاشنے کا لفظ ملک مقرب رسول اللہ کی توہین ہے کہ کفر میں ہے، ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بغیر ہے خود کفر و موجب غضب رب ہے،

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقولوا للمناہق سیتا ما فانہ ان یکم سیدکم فقد اسخطتم ربکم۔ منافق کو "اے ہمارے سردار" نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سردار مواتم نے اپنے رب کا غضب اپنے سر لیا۔

فتاویٰ ظہیریہ و الاشباہ و النظائر و در مختار وغیرہ میں ہے، تبجیل الکافر کفر (کافر کی توقیر کفر ہے۔ ت) انہیں میں ہے، لوقال لبحیسی بالستہ تبجیل کفر (اگر بحیسی کو لے استاد توقیر کہا تو کفر ہے۔ ت) اس کا وعظ کرنا حرام ہے، تبیین الحقائق امام زلیعی میں ہے، لان فی تقدیمہ تعظیہ وقد وجب علیہ کیونکہ اس کی تعظیم میں اس کی تعظیم ہے حق لانکہ

سبح القرآن الحکیم ۶۳/۶

۴۴۶ - ۴۴۵/۵	سبح مسند امام احمد بن حنبل	حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ	دار الفکر بیروت
۳۷۳/۲	سنن ابی داؤد	کتاب الادب باب قول النبی	آفتاب عالم پریس لاہور
۲۸۸/۱	سبح الاشباہ و النظائر	کتاب السیر باب الردۃ	ادارۃ القرآن کراچی
۲۵۱/۲	در مختار	کتاب المحظور والایاتہ فصل فی الیخ	مطبع مجتہاتی دہلی
۲۸۸/۱	سبح الاشباہ و النظائر	کتاب السیر باب الردۃ	ادارۃ القرآن کراچی
۲۵۱/۲	در مختار	کتاب المحظور والایاتہ فصل فی الیخ	مطبع مجتہاتی دہلی

اھانتہ شرعیہ  
مسلمانوں پر شرعاً اس کی توجہ لازم ہے (ت)  
اسلام کی کوئی خدمت اسے سپرد کرنا جس میں وہ مسلمانوں کا راز دار یا بعض مسلمانوں کا سردار بنے سخت  
حرام ہے۔

قل، اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطایفة منہم دونکم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ایمان والو! غیروں کو اپنا  
راز دار نہ بناؤ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ایک کافر کو اپنا محرر بنانا چاہا، امیر المومنین عمر فاروق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمایا،

لا اکرمہم ادا اھانتہم اللہ ولا اعزہم  
اد اذلہم اللہ ولا اذینہم اذ الاعداء  
اللہ فی احمری لیس لنا ان ماتہم وقد  
خوبہم اللہ ولا ان رفعہم وقد وضعہم  
اللہ یت  
میں کافر کو گڑھی نہ کروں گا جب کہ انھیں اللہ نے  
خوار کیا، نہ انھیں عزت دوں گا جب کہ انھیں  
اللہ نے ذلیل کیا، نہ اسی کو قرب دوں گا جب کہ  
انھیں اللہ نے دور کیا۔ دوسری روایت میں ہے میں انہیں کہ کافروں  
کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انھیں خائن

بتاتا ہے، یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ سبھا نے انھیں پستی دی۔  
در مختار میں ہے،

یس من استکتاب و مباشرۃ یكون بها  
معظما عند المسلمین  
اس کی تائید و اعانت حرام ہے،

قال اللہ تعالیٰ ولا تعادوا اعداء اللہ  
والعدوان یت  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگناہ اور حد سے بڑھنے پر  
مردود۔

۱۳۲/۱ شرح التفتاویٰ کزائد التفتاویٰ باب الامانة المطبعة الکبریٰ الامیریہ بولاق مصر  
۱۱۸/۳ القرآن الکریم  
۹۲/۲ باب التویل (تفسیر التفتاویٰ) تحت آیت ۵/۵ مصطفیٰ النبال مصر

۳۵۲/۱ در مختار باب فضل فی الجزیۃ مطبع مجتبائی دہلی  
۲/۵ القرآن الکریم

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من مشى مع ظالم لم يعينه وهو يعلم انه  
ظالم فقد خلع من عمقه ريقه الاسلام  
جو راستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے درودینے چلے  
بیشک اس نے اسلام کی رتی اپنی گردن سے  
تکال دی۔

اس سے راہ و رسم، میل جول رکھنا حرام ہے،

قال الله وتعالى واما يسئلك الشيطان فلا  
تقعد بعد الذكرى مع القوم الفلانیین  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر تجھے شیطان بُھدوے تو  
یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

يا كم ويا هم لا يضلونكم ولا يفتنونكم  
ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کر دو  
کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔

اس کا اخبار بطور پسند فرمنا ہرگز جائز نہیں جب کہ وہ ایسی ناپاک و مخالف دین باتوں پر مشتمل ہوتا ہے  
قال الله تعالى ومن الناس من يشتري لهو  
الحديث ليضل عن سبيل الله يعيرهم  
ويتخذها هاهنا اولئك لهم عذاب  
مہین ہے  
اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کچھ لوگ لغو باتیں  
خریدتے ہیں کہ ان کے سبب براہِ جہالت خدا کی راہ  
سے بہکا دیں اور اسے نفی بنالیں ان کے لئے ہے  
ذلت دینے والا عذاب۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۶/۱	المکتبۃ الفیصلیہ بیروت	حدیث ۶۱۹	سۃ المعجم الکبیر
۱۲۲/۶	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حدیث ۷۶۷	شعب الایمان
۸۵/۶	موسسۃ الرسالۃ بیروت	حدیث ۲۱۹۵۵	کنز العمال
۵۴۸/۳	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حدیث ۵۷۰۹	القرودس بآثار الخطا
		۶۸/۶	سۃ القرآن الکریم
۱۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب نہی عن الردایہ عن الضعفاء	سۃ صحیح مسلم
		۶/۳۶	سۃ القرآن الکریم

مسئلہ ۳۴ از پرآوردہ علاقہ قریاست ٹونک محلہ سلطان پورہ مسئلہ ابراہیم ۲۸ رمضان ۱۳۳۹ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں سے تعزیر بناتا ہے اور پرستش  
 جیسے افعال اس سے سرزد ہوتے ہیں یعنی مشیت وغیرہ مانتا، اس شخص میں اور بت پرست میں کیا فرق ہے؟  
 اس کی زوجہ اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟ مینواتو بچروا۔

### الجواب

تعزیر بنانا ناجائز ہے مگر ہرگز کوئی مسلمان اس کی پرستش نہیں کرتا، نہ اسے معبود جانتا ہے، یہ  
 مسلمانوں پر شدید بدگمانی ہے اور بدگمانی حرام۔ اور وہ غتیں کہ مانی جاتی ہیں عرفی یا شرعی ہیں شرعی  
 نہیں، بلکہ خود نذر شرعی کے عبادت ہونے میں کلام ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں  
 نذر مانتے سے منع فرمایا اور عبادت سے منع نہیں کیا جاتا۔ صحیحین میں ابوہریرہ و عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تذروا فان المذر لا یعنی من القدر نذر نہ موقوفہ کر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی  
 شیئ و انما یستخرج به من السخیل اس سے توقف اٹا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال  
 نکال لیا جاتا ہے۔

اوپر کے لئے نذر عرفی صد ہا سال سے مومنین و صالحین میں معمول ہے جس کا بیان ہماری  
 کتاب السنۃ الاپیقہ فی فتاویٰ افریقہ میں ہے، غرض اس کی زوجہ کا اس کے نکاح  
 میں نہ رہنا محض بلاوجہ خیال باطل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۵ از قاضی پوریونی مسئلہ قاضی محمد احمد صاحب ۲ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے شخص کی امامت کے بارے میں جو خلافت اسلامیہ کی تباہی اور  
 مقامات مقدسہ پر قبضہ ہونے اعدائے دین اسلام کی مسرت میں شرکت کرتا ہو اور مصیبت زدہ مسلمان  
 کوئی ایسی تدبیر کرتے ہوں جس سے خلافت اسلامیہ کا وقار قائم ہو جائے اور بجزیرۃ العرب پر  
 اسلامی حکومت قائم ہو جائے تو مسلمانوں کے خلاف قاتلین اسلام کی نہ صرف امداد کرتا ہو بلکہ ان کی

لے صحیح مسلم کتاب المذر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۲  
 فتاویٰ افریقہ اور نذر نفعی کی وضاحت فتاویٰ رضویہ جلد ۳ مطبوعہ مضافہ نشین بک کتب پر مسئلہ ۲۹ تحت  
 فتاویٰ افریقہ سے نقل کر دی گئی ہے اسے وہاں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے ۱۲

تحسین و تبریک اور ایسی مجالس میں شرکت کرتا ہو جو خلافت کی تباہی و بربادی کے واسطے کی جاتی ہوں اس سے تمام اہل اسلام کے قلوب متغیر ہوں کیا اس کے پیچھے نماز با نرسہ؟ بیٹنوا تو جبروا۔

### الجواب

اگر یہ باتیں واقعی ہیں کہ وہ معاذ اللہ شکست اسلام پر مسرت کرتا ہے اور قاتلانِ مسلمین کی تحسین تو اس کی قابلیتِ امامت و درکنار اس کے اسلام ہی میں کلام ہے باقی وہ ناجائز طریقے جو مدعیانِ حمایت نے نکال رکھے ہیں اور جس میں مشرکین سے محبت و داد بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد برت رہے ہیں وہ سب مخالفِ قرآنِ عظیم ہیں، مسلمانوں کو ان سے جدائی فرض ہے،

قال اللہ تعالیٰ لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر یؤدو من عند اللہ ورسولہ ولو کانو آبہام أو ابناہم أو اخوانہم أو عشیرتہم۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم نہ پاؤ گے انہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ و قیامت پر کہ اللہ و رسول کے فرائض سے دوستی کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔

اور فرماتا ہے :

ولو حک نوا یؤمنون باللہ والسبی و ما اتخذوہم اولیاء۔  
اور اگر انہیں اللہ اور سبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو اپنا دوست یا مددگار نہ بناتے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از سہرام محلہ پرتہ ضلع آردہ مستورد قدرت اللہ صاحب ۵ شوال ۱۳۳۹ھ  
(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اثنائے تقریر میں کہا کہ خلافت کعبہ جلا دیا گیا دوسرے نے کہا کیا ہوا دوسرا خلافت آجائے گا۔ اس پر کہا گیا کہاں سے آئے گا، قسطنطنیہ سے تو نہیں آسکتا، تو اس نے جواب دیا کہ کعبہ کو جاڑا لگتا ہے، ایسا کہنے والے کے لئے خدا نثر کیا حکم ہے؟

(۲) خلیفہ المسلمین کے لئے احکام کو ماننا یا ان کی مدد کرنا ان کے وقار کو قائم رکھنا اللہ رحمد و والوں پر فرض ہے یا چند وستائیوں پر بھی؟ بیٹنوا تو جبروا۔

## الجواب

(۱) اس کے کلام سے استہزا مترشح ہوتا ہے اس پر توبہ فرض ہے اور اگر معاذ اللہ فی الواقع کتبہ کفر سے استہزا مقصود ہو تو کفر ہے۔

(۲) احکام سلطانہ اس کے قلم تک ہیں اور اعانت و حمایت ابتداءً اس ملک والوں پر ہے اور وہ عاجز ہوں یا نہ کریں تو قریب والوں پر یونہی منہائے دنیا تک مگر ہر فرض بقدر استطاعت ہے اور ہر مطالبہ بقدر قدرت، بحالت موجودہ ہندوستانیوں کو جہاد قائم کرنے کی اجازت شرع میں نہیں، کما ہومبین فی المعجزة المؤتمنة (جیسا کہ الحجۃ المؤتمنة میں اس کا تفصیلی بیان ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۸ از سرکارِ امیرِ مقدس لنگرگی مسلولہ حکیم غلام علی صاحب ۶ شوال ۱۳۲۹ھ  
مگر کوئی مولوی اپنے مدرسہ کے دروازہ پر اور خلافت کے بورڈ پر اور خلافت کی ٹوپی پر اور خلافت کی رسید پر فقط امیر لکھے کیا امیر کے ساتھ شریف نہ لکھنا اور اصلی نام غلام معین الدین پر غلام نہ لکھنا خلافت عقیدہ اہلسنت سے یا نہیں؟ بیٹوا توجہ ۱۔

## الجواب

امیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع میں اس کا التزام کرنا اگر اس بنا پر ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلوہ افروزی حیات ظاہری و حریر انوار کو (جی کے سبب مسلمان امیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدواندہ ہے میح بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے  
من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب یعنی جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے (ت)

اور اگر یہ نام پاک التزام بر بنائے کسل و کوتاہ فہمی ہے تو سخت ہے برکت اور فضل عظیم و خیر جیم سے محروم ہے کما افادہ الامامہ المحقق فی الدین ابو نکرہ یا قدس سرہ فی التوضی (جیسا کہ امام محقق فی الدین ابو زکریا قدس سرہ نے تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔ ت) اور اس کا مبنی و بابت ہے تو وہ بابت کفر ہے، اس کے بعد ایسی باتوں کی کیا شکایت ہے



ما علی مثلہ بعد الخطاء

(خطا کے بعد اس کی شکل بھر نہیں - ت)

اپنے نام سے فقط غلام کا حذف اگر اس بنا پر ہے کہ حضور خواجه خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کا غلام بننے سے انکار و استکبار رکھتا ہے، تو بدستور گمراہ اہل بکلم حدیث مذکورہ عدو اللہ ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم، قال اللہ تعالیٰ الیس فی جہنم مشوی للذکیرین (اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے، کیا نہیں جہنم میں ٹھکانا متکبرین کا - ت) اور اگر بنا سے وہ بابت ہے کہ غلام ہونے کے کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام محلی الدین و غلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہاں بیسہ خود زیدی قبیلے دین، کفار و مرتدین ہیں و لذلک افریت عذاب مہین (اور کفار کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے - ت) و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از رانی کیت محکمہ طبری و اس مسئلہ شمار اللہ سب اور سیر ۹ سوال ۱۳۲۹ء  
علامہ دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہا کہ تمہارا رکوع، سجود یا شریعت نہیں ہے، اس پر اس نے فرمایا کہ یہ آج سے فقط سے آج سے نماز پڑھے وہ ماوراء... ہے اور اس سے کہا کہ تم نے وارثی منڈی تو بہت سنت ہے ایسے شخص پر کیا حکم ہے؟ بیٹنوا تو جبرودا۔

### الجواب

اس کا دوسرا لفظ کہ وارثی منڈانے کے جواب میں کہا سنت ہے، اگر وارثی منڈانے کو سنت کہا تو ضرور کلمہ کفر ہے، اور اگر یہ مطلب تھا کہ وارثی رکوع صرف سنت ہے، فرض واجب نہیں کہ اس کے ترک سے میں نے گناہ کیا تو اگرچہ اس کا یہ جواب شیطانی ہے مگر کفر سے بچ جائے گا، لیکن وہ گالی جو اس نے نماز پڑھنے والے کو دی ضرور کلمہ کفر ہے اس پر فرض ہے کہ نئے سرے سے مسلمان ہو پھر عورت کو رکھ چاہے تو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از قصبہ ریحارد و ضلع بریلی مسئلہ حکیم محمد احسن صاحب ۹ سوال ۱۳۲۹ء  
کیا نہڑتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں کہ سید پر کسی فعل ناجائز کے سبب کفر کا فتویٰ دینا جائز ہے یا نہیں ہے؟ بیٹنوا تو جبرودا۔

## الجواب

فصل ناجائز کہ صرف گناہ ہو بعض اس کی وجہ سے کفر کا قوی دینا سیدہ وغیرہ کسی پر بھی جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از مجلس پور ڈاک خانہ خاص ضلع سنگھ بھوم آفس کارگجے مسئلہ نمبر ۹ شوال ۱۳۲۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اہل مسئلوں میں کہ:

(۱) مسلمان یا ہندو کسی مسلمان کا نام لے کر کہیں کہ فلاں شخص کی ہے، جیسے شوکت علی محمد علی کی ہے، یہ دوست ہے یا نہیں؟

(۲) شوکت علی وغیرہ کے جلسوں میں جاننا درست ہے یا نہیں؟ اور لفظ ہما تماکن جائز ہے یا نہیں؟  
بیضوا قلوبہم و اجروا۔

## الجواب

(۱) ہے جو کافر بولتے ہیں جیسے گاندھی وغیرہ کی یا عام ہندو کی، یہ حکم فقہائے کرام کفر ہے۔ درمختار  
وغیرہ میں ہے، تبجیل انکا فرکھنے (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ت)، یونہی جو نام کا مسلمان  
ہو کفر تک پہنچ گیا ہوا اس کی ہے کا بھی یہی حکم ہے، اور مسلمان کی ہے یونہی بھی منع ہے کہ کفار سے  
مشابہت ہے۔

(۲) مشرک کو ہما تماکن حرام بلکہ حکم فقہائے کرام کفر ہے اور ان کے جلسوں میں جاننا ناجائز۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از محلہ سوداگراں مسئلہ حضرت نئی میاں صاحب مدظلہم ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اہل مسئلہ میں کہ امام نے یہ رکوع یا یہا الذین امنوا کو نوا انصار  
اللہ (اے اہل ایمان! جو جاؤ اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ ت) پڑھا پھر من بنی اسرائیل کی جگہ منکم  
کہہ گیا، زید نے بعد سلام کہا کہ قرآن حکیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرماتا ہے، اللہ کے مددگار  
جو جاؤ۔ پھر بنی اسرائیل کی حالت دکھائی جاتی ہے کہ ایک گروہ ان میں سے ہمارا فرماں بردار ہو اور ایک  
فرقہ نے کفر کیا منکم کی ضمیر گویا انصار اللہ کی طرف تم نے راجع کی تو معاذ اللہ صحابہ کے دو گروہ ہو گئے،

اس پر امام نے جواب دیا کہ قرآن عظیم عامہ مسلمین سے بھی خطاب فرماتا ہے کفار سے بھی خطاب فرماتا ہے اگر ایسا نہیں یعنی مخاطبہ اس کا صرف صحابہ کرام ہی سے ہو تو اوامر و نواہی سب اٹھ جائیں گے اور کوئی کافر کافر نہ رہے گا اور یہ کہ دے گا کہ ہم کو کوئی حکم نہیں پہنچا، اس پر زید نے کہا کیا ہم کہیں اس قابل نہیں کہ قرآن عظیم ہم سے مخاطبہ فرمائے، صحابہ سے اس نے خطاب فرمایا ان کے صدقہ میں ہم کو ملا، عالمگیر دنیا کا بادشاہ ایک چار سے بات کرنے میں اپنی تہذیب سمجھے گا، ہماری نسبت قرآن عظیم سے وہ نہیں جو چار کو عالمگیر سے ہے، کافروں سے مخاطبہ نہیں بلکہ ان کو پھر دیکھا دینا ہے وامت زدوا ایوم ایہا المجرمون (اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اسے مجرموں سے) یہ جہاد کی ہے یا مخاطبہ، شہنشاہ مجرم بہ معاش بدکار کو حکم سزا سنایا کرتا ہے اس کو کلام نہیں کہتے، صحابہ کرام کے پاک ذکر میں طغیان کلام میں یہ بھی تہذیب کے منہ سے نکل گیا کہ اگر وہ ایسی جاں نثاری اور ایسی کوششیں نہ فرماتے تو مؤرخین تاریخ میں کلمہ دیتے کہ ایک صاحب پیدا ہوئے اور انھوں نے یہ دعویٰ کیا، ان پر کتاب تاریکی اس کے سوا اور کچھ پتا نہ چلتا، یہ انھیں کی جانبازیوں کا نتیجہ ہے جو ہم مسلمین میں ان کا احسان اسلام پر قرآن پر اور سب پر، اگر معاذ اللہ احسان سے قاتل کی منت اس وقت غلط یا حماقت کے سبب منت نہادوں جو تو اس کی نسبت کیا حکم ہو گا حالانکہ یہ کہ اندر کے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن عظیم پر کسی کا احسان نہیں حتیٰ کہ جس اکرم ان کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس نے نزول اجلال فرمایا ان کا بھی کوئی احسان اس پر نہیں بلکہ اسی کے احسانات بے نہایت ہیں، وہ اپنے عقیدے میں روح ایمان کے طریقہ پر رکھتا ہے کہ اس کی ایک آیت کریمہ حضور پر نور سید المرسلین نبی الدجیار اور جمیع مخلوقات الہی سے افضل تر ہے کہ وہ باری عزوجل کی صفت کریمہ ہے اور یہ مخلوق وہ قدیم ہے اور یہ حادث اور وہ نماز ہوئی یا نہیں، بیتنا تو جبروا۔

### الجواب

نار تو یقیناً ہو گئی، ضمیر منکم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پھرتی کچھ ضرور نہیں، التفات بھی ہو سکتا ہے، اور پھر سے بھی تو ترجیح نہیں، بعض کہ اس وقت المدین آہنوا اور بظاہر صحابہ میں داخل تھے معاذ اللہ بعد کو مرتبہ ہو گئے جن سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتال فرمایا جس کا ذکر یہ کر لیا، یا ایہا الذین امنوا امن یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم اسے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو محقر قریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ

وَيَجْعَلُهُ أَذً لِّعَلَى الْمُؤْمِنِينَ عِزًّا عَلَى  
الْكَافِرِينَ يَجْعَلُهُ دُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ  
لُؤْمَةً لَا تُمْ ذَلِكَ فَغَضِبَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ يَشَاءُ  
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

وہ اسے پیارے اور اللہ انہیں پیارا، مسلمانوں پر  
نرم دل کا قبول پر سخت، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے  
اور کسی کی طاقت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل  
ہے جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ وسعت  
والا جاننے والا ہے۔

یہاں بھی یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب فرمایا اور انہیں میں سے بعض معاذ اللہ مرتد ہوئے، اور وہ  
اللہ کے پیارے صلیقی اکبر اور ان کے پیرو ہوئے، نزدیک کا یہ کہنا کہ خطاب الہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم سے ہے اور ہم بالقیس داخل ہیں بہت صحیح ہے اور واقعی قرآن کریم کفار سے زجر کے سوا خطاب کم  
فرماتا ہے، غالباً اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ ان سے یوں فرما دو، قل یا ایہا  
الکفارون، قل یا اہل الکتاب، قل یا ایہا الذین ہادوا، قل للذین کفروا وغیرہ ذلک  
پھر بھی بعض جگہ سوائے زجر بھی قرآن عظیم نے بغیر نفیس ان سے خطاب فرمایا ہے،  
قال تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وامنوا  
برسولہ یوتکم کفیلین من رحمۃ اللہ ویجعل  
لکم نورا یتمشون بہ ویعفی عنکم واللہ غفور  
رحیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اسے وہ لوگو جو موسیٰ و عیسیٰ  
پر ایمان کا نام لیے ہو، یعنی یہود و نصاریٰ اللہ  
سے ڈرو اور اسی کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم پر ایمان لاؤ انہیں اپنی رحمت کا دوسرا حصہ  
دے گا اور تمہارے لئے نور کر دے گا جس سے صراط پر چلو اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے  
والا مہربان ہے۔

معالم شریف میں ہے :

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ، الخطاب  
لاہل الکتاب من الیہود والنصارى  
یقول یا ایہا الذین آمنوا ہوسی و عیسیٰ

اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یہ  
یہود و نصاریٰ اہل کتاب کو خطاب ہے فرمایا  
اسے وہ لوگو! جو موسیٰ و عیسیٰ پر ایمان لائے

۱/۱۰۹	۲۱ القرآن الکریم	۵۲/۵	۱۱ القرآن الکریم
۶/۶۲	۲۲ " "	۹۸/۳	۱۲ " "
۲۸/۵۷	۲۳ " "	۱۲/۳	۱۳ " "

اتقوا الله في محمد صلى الله تعالى عليه  
تھیں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے  
میں ڈرنا چاہئے۔ (ت)

زید نے جو کچھ مرح مصابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کہا سب حق ہے اور سچی محبت مصابہ سے ناشی ہے  
اور وہ لفظ احسان کی زبان سے نکلا اس کی تفسیر نہایت صاف و آسان ہے، قرآن مصحف کریم  
کو بھی کہتے ہیں، اس قرآن مجید کا ہر یکہ ہے، فلاں نے قرآن عظیم فلاں کو بہ کیا، یا فلاں مسجد پر وقت  
کیا، یا قرآن کریم کی جلد بند حوا، یا چولی چڑھا دو، یا غلاف سی دو، ان تمام محاورات میں قرآن کے مصحف  
ہی مراد ہے، اور بلاشبہ یہ محاورہ عام شائع متعارف ہے اور مصحف یعنی یہ اور اوراق اور ان پر یہ نقوش  
ساتی ردشنائی ضرور حادث و جنس مخلوق ہے، اور اجلہ مصابہ کرام اس سے افضل ہونا ممکن نہ ہو یہ کسی دلیل قطعی  
سے ثابت نہیں بلکہ جب جنگ مصیبت میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے حضور قرآن عظیم بلند کیا گیا، فرمایا  
ہذا مصحف صامت وانا مصحف نااطق یہ خاموشی قرآن ہے اور میں قرآن نااطق ہوں۔ اگر  
قرآن سے زید کی یہی مراد تھی تو اس پر کچھ الزام نہیں اور اس کا وہ بیان کہ میں قرآن کو ایسا جانتا ہوں  
استدراک و دفع و ہم جو گامی قرآن یعنی قرآن کی نسبت تو یہاں یہ عقائد و عرف بحرف ہے، مگر حضور قدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکرم الاکرمین کہنے کی اجازت نہیں، یہاں تک عرف نہیں رب العزت کے لئے ہے  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکرم الاولین والاخرین ہیں، عرض قرید کی نسبت حکم فتویٰ تو یہ تھا کہ اس  
کا کلام معنی صحیح رکھتا ہے، اور وہ کسی سخت الزام کا مورد نہیں۔ لیکن وہ اپنی  
نیت کو خوب جانتا ہے اور اس کا رب اس سے اعلم، اگر یہ کہہ اس نے قرآن حقیقی قدیم ہی کی نسبت  
کہا ہو تو اس صورت میں ضرور حکم سخت ہو، اس نقد پر یہ تجدید اسطعم لازم ہوئے پھر اس کے بعد  
تجدید نکاح و بیعت و حج کے احکام، قرآن عظیم غنی عن تعلیم ہے، وہ اس سے پاک و مبرا ہے کہ تمام  
عالم میں کسی کا اس پر کچھ احسان ہو، اگر سارا جہاں کہہ کر اس کی عظمت میں ذرہ بھر فرق نہ آتا اور اگر  
سارا جہاں ایمان لے آئے اس کی عظمت میں ذرہ بھر اضافہ نہ ہو کہ اس کی عظمت نامحدود ہے اور نامحدود  
پر اضافہ محال، بالجلد یہ معاملہ زید اور اس کے رب میں ہے شرعاً اس پر کوئی الزام نہیں کہ صاف  
تاویل موجود ہے، ہاں حفظ ربان کی احتیاط لازم، واللہ تعالیٰ اعلم

لے معالم التہلیل علی ہامش الفان تحت آیه یا ایہا الدین آمنوا اتقوا اللہ ثم معنی ابوابی الجلی فی ۷/۳

مسئلہ از میرٹھ کوٹھی سید محمد حسین صاحب برسر مسئلہ محمد مجتبیٰ خاں ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دینی اس مسئلہ میں کہ تبلیغ خلافت کی غرض سے جامع مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس  
 میں ہندو بھی شریک ہوئے، دورانِ قیام میں مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور ہندو نے  
 ہندو سے ماترم، ہما تمنا گاندھی کی جے، سنگھ ہمارا جی کی جے کے نعرے لگائے، کیا ہندو کو مساجد میں اس  
 قسم کے نعرے لگانا جائز ہے؟ اور اگر بعض مسلمانوں نے خود اپنی زبان سے اسی مقام پر دورانِ قیام  
 میں اہل ہندو کے ساتھ یا خود پیش قدمی کرتے ہوئے اس قسم کی جے کی آوازیں بلند کی ہوں تو ان کا کیا حکم  
 ہے؟ بیتوابا لدلیل تو جردا من الریب الجلیل (دلیل کے ساتھ بیان کر کے رب جلیل سے اجر  
 پاؤ۔ ت)

### الجواب

مشرکین کی جے پکارنا ان کی تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر ہے، فسادِ ظہیر و استہلاکِ درمختار میں  
 ہے، تجلیل، نکاح کفر (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ت) ایسے کلمہ گو یوں پر لازم ہے کہ نئے سے اسلام  
 لائیں، پھر اپنی عورتیں رکھنا چاہیں تو ان سے از سر نو نکاح کریں، بلکہ ایسے جلسوں میں جو مضامین باطلہ و  
 مخالف شرع ہوتے ہیں ان پر ہر بیت حسین اللہ اکبر کہنا بھی حرام قطعی ہے کہ ذکر الہی کی توہین ہے،  
 مشرکوں کو مسجد میں اس طرح لے جانا اور ان کا اپنے کلمات کفر یا اعلان کفر اور مسلمان کہلانے والوں کا  
 اس پر راضی ہونا باجماع امت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
 انما بنیت المساجد لہا بنیت لہ (تو بنی انھیں اس لئے بنیں جس لئے بنیں۔  
 لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن) دوسری روایت میں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی یاد  
 اور نماز اور تلاوتِ قرآن کے لئے بنیں۔

۲۸۸/۱	ادارۃ القرآن کراچی	کتاب المیزان	لہ الاشباہ والنظائر
۲۵۱/۴	مطبع مجتبیٰ دہلی	کتاب المنہج والاباحۃ	در مختار
۲۱۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب المساجد	مصحح مسلم
۱۳۸/۱	" "	باب وجوب غسل البہل الو	مصحح مسلم
۶۶۱/۴	موسسۃ الرسالہ بیروت	حدیث ۲۰۷۳	کنز العمال



کل کذب الرسل فحق وعیدہ

کی قوم نے ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو  
تکذیبِ رسل پر ہم نے جو عید فرمائی تھی ان سب  
پر ثابت ہو گئی۔

مسلمانوں کے ایمان کو اس کافر، کھنڈر کے ایمان سے تم کس صریح کفر ہے یہ کفر کو ایمان پر تفضیل دینا  
ہے۔ کافر میں ایمان کہاں اور وہ بھی مسلمانوں کے ایمان سے افضل، جس کا نام ان لوگوں نے ترکِ موالات  
رکھا ہے، اول تو وہ ہرگز ترکِ موالات نہیں، مشرکوں سے صراحتِ موالات کر رہے ہیں بلکہ ان کے غلام  
بن رہے ہیں، ان میں جذب ہو چکے، ای میں قتا ہو رہے ہیں، مشرک کے پس رو ہوئے، اسے اپنا رہنما  
بنالیا، جو وہ کہتا ہے وہی مانتے ہیں، ان کے سب سے بڑے عالم مولوی عبد الباری فرنگی عسلی نے  
صاف صاف ای باتوں کا اقرار کیا اور صراحت لکھ دیا کہ میں نے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نشانہ  
کر دی، قرآنِ عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات قطعاً حرام فرمائی، مجلس ہوں خواہ یہ ہندو  
نصاری ہوں، خواہ ہندو اور سب سے بدتر مرتبہ ان عتود، اور یہ جیسا ترکِ موالات ہشرکین مرتدین سے  
یہ کچھ موالات برت رہے ہیں، پھر ترکِ موالات کا دعویٰ، اس کی نظیر بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی مشرک مہادیو  
کو پوجتا جائے اور کہہ دیکھ شرک بہت بُری چیز ہے سو اس کے کورہ ہو مگر خدا کو سجدہ نہ کرنا نصاریٰ  
سے ترکِ معاشرت جائز دنیویہ جس کا نام انہوں نے ترکِ موالات رکھا ہے اور اسے فرض بلکہ مہار ایمان  
بتاتے ہیں ہرگز شریعت نے اسے واجب نہ کیا، یہ ان کا شریعت پر افترا اور ان کا بلکہ ان کے رہنما  
کا مدعی کا اختراع ہے، ان سب امور کی تفصیل ہماری کتاب المصباحۃ المؤمنینہ میں ہے اور  
بغرض غلط اگر یہ واجب بھی ہوتی تو اسے اسلام کی پانچوں بناؤں سے بڑھ کر کتنا صریح کفر تھا، اللہ عزوجل  
کو ایک اور ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا رسول برحق مانتے کے برابر بھی کوئی فرض نہیں ہو سکتا  
سب فرض اس کے نیچے ہیں اور اس کے سبب مقبول، یہ نہ ہو تو سب مردود،

قال اللہ تعالیٰ وقد منّا الی ما عملوا من  
عمل فجعلنہ ہباءً منثوراً  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کچھ انہوں نے کام  
کئے تھے ہم نے قصہ فرما کر انہیں باریک باریک  
خوار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا۔ (ت)



وقال تعالى ومن يبدع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخسرين۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہے (ت)

بالجملہ واعظ مذکور کے کفر میں کوئی شک نہیں اور اس کے پیچھے نماز ایسی ہے جیسی گاندھی کے پیچھے اس کی عورت نکات سے نکل گئی، اسے واعظ بنانا یا اس کا وعظ سننا درحقیقت مسلمانوں کو اس سے میل جول اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا، اس سے سلام کلام، اس کی موت و حیات میں کوئی معاہدہ بل اسلام سب یکسر حرام جب تک وہ اپنے کلمات طعون سے توبہ کر کے اسلام نہ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مسئلہ حکیم عبدالرحمن محلہ جالپورہ متعارف سو فی پت ضلع ریتک اشوال ۱۳۳۴ھ

طبع الفضل و برکات الزمان مولانا احمد صاحبان ادا امراتہ معالے بالفیض والاحسان  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ، اما بعد واضح رائے عالی ہو کہ لفظ البنان کے رد میں آنجناب کے ذریعہ ادخال السنن اور وقوع اللسان دیکھے جن کے مطالعے سے تمام شکوک رفع ہو گئے اور آپ کی اقصیٰ تراب کی تحقیق سے دل خوش ہوا، اما ایک یہ شبہ باقی رہ گیا ہے امید کہ اس معما کو عام فہم مبادرت میں کارڈ معلقہ پر حل فرما کر تسفی فرمائیں گے۔ سترہ ہے جو کہ ادخال السنن کے تمام احوال سے تفسیر سرور کائنات علیہ افضل التیات کا عالم الغیب ہونا بے امکان و بے یقون کا پیش از دفات ہی با حسن طریقہ ثابت ہو گیا، لیکن مشکوٰۃ شریف کے باب الشفاعت میں صحیحین کی حدیث میں یلھم فی صحاح احمد بعد لا تعضونی الاذن (مجھے ایسے محامد کا اہمام ہو گا جن کا اس وقت مجھے علم نہیں۔ ت) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محامد و ثنا مستثنیٰ ہیں یعنی یہ محامد حضرت کو قیامت کے اس وقت خاص سے پیشتر نہیں عطا کئے گئے کیونکہ ترمذی شریف میں اسی باب میں نہ یفتحہ علی احد قلنی (مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی تھی) فرمایا ہے، اور شیخ وطوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح اشواق اللمعات میں اس طرف کی ہے۔

ہم دران وقت فورے خاص از مقام قریب مقام قرب و معرفت سے اس وقت میرے معرفت در دل من افتسد کہ علم آن محامد دل میں ایک نور خاص پیدا ہو گا جو ان

۳/۸۵

سہ القرآن کریم

باب الخوض والشفاعة

سہ مشکوٰۃ المصابیح

باب ما جاء من الشفاعة

سہ جامع الترمذی

طبع مجتبائی دہلی

۲۸۸ ص

۶۶/۲

ایم جعفری کتب خانہ رشیدیہ دہلی



میں سنوٰت و ارض میں عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہیں، ذات و صفات حضرت عزت اعظم و تناہی سے بری ہیں، بلکہ نہیں کہ جمیع مخلوقات کا علم مل کر اس کی ذاتِ علیہ یا کسی صفت کریمہ کو محیط ہو سکے کہیں کوئی اسے پرانہ جان سکے گا، مومنین و اولیاء و انبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰت و اکمل التسلیمات ابد الابد تک اس کی معرفت میں ترقی فرمائیں گے، ہر روز اس کے وہ محامد معلوم ہوں گے جو کل تک نہ معلوم تھے اور یہ سلسلہ ابد تک رہے گا کبھی ختم نہ ہوگا روزانہ بے شمار علوم متعلق ذات و صفات ان پر منکشف ہوں گے اور ہمیشہ ذات و صفات میں ناقص رہیں گی غیر معلوم رہے گا کہ وہ محیط کل ہے کسی کے احاطہ میں نہیں آسکتا، وہ حدیث متعلق بہ محامد علوم ذات و صفات میں ہے اور بیشک حق ہے اور دعویٰ اہل حق کو کچھ مضر نہیں، ولہ الحمد وھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مسطورہ قاضی قاسم میاں از مقام گندل علاقہ کاٹھیاوار بہ روز چہار شنبہ ۳ ذی القعدہ ۱۳۲۳ھ  
کیا فرماتے ہیں علامہ دینی و مشائخ عظام اس معاملہ میں کہ زید کہتا ہے کہ سوائے خدا کے کچھ نہیں یعنی یہ بھی خدا وہ بھی خدا، زید بھی خدا بکر بھی خدا، علی بن ابی القیاس یعنی خالق و مخلوق نہیں، خل قائل مشنوں خدا میں صورت بے صورت ہے، بے صورت صورت ہے، زید بے زودہ ہے، نہ زید ہے نہ زودہ ہے نہ زید ہے نہ زودہ ہے، خدا ہی خدا ہے، جس کی تائید میں یہ حدیث ہے کہ سوائے وہ پیش کرتا ہے، اور چند اشعار و دیوان جام جم مصطفیٰ لب حسین صاحب فرخ آبادی کے جو فرخ آباد کے مطبع مورس کہیں بوزیر میں چھپی ہے پیش کر کے اپنا مسلک بتواتر ہے جو بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، یہ اشعار بھی زید خود کے ہیں جن کا تخلص اکھر ہے،

بندے کو بندہ اور نہ خدا کو خدا کہوں	بندے کو تو خدا کہوں اور اس کی کیا کہوں
زیر کو زبر کہوں نہیں تو اور کیا کہوں	اکھر ہی خدا ہے غرض دو میں ایک ہے
کہ ہے یہ سب بڑا حق کا خدا خود ہے خدا خود ہے	اگر سب بھول بیٹھا تو خدا بھی بھول جا اکھر
عشق اور میں ہی اللہ آنا بابا، آ بابا	میں ہی مرسل میں ہی مرسل میں ہی اخبار اور قرآن
خدا ہے تو اگر سچا انا الحق کہہ انا الحق کہہ	نہ مفتی ہے نہ مخبر ہے نہ خدا ہے نہ شریعت ہے
ہے یہ آزادی کا رستہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ	خدا ہو کہ نہ بندہ ہی زبان کو کھول دے پیار
نہ ہے روزہ نہ ہے سجدہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ	نہ رکھ روزہ نہ کر سجدہ نہ جا کعبہ میں توجہ کر
نہیں ہے ماسوا حق کا انا الحق کہہ انا الحق کہہ	خدا تھا کب محمد تھے شریعت تو ہے مفرود خدا
شہوت پرست گر نہ کہوں اس کو کیا کہوں	معبود تو خدا کو کے حور پر مر سے

اللہ کے سوا انہیں پھر بولتا ہے کون  
 اظہر تو براستے نام ہوں میں حیرت نہیں؟ اللہ ہوں میں  
 آپ ہی عرش اور آپ ہی کرسی آپ ہی ذرخ اور جنت  
 کا ذکر تو بڑا کہوں مومن کو کیا کہوں !  
 مصنفہ طالب حسین فرخ آبادی :

بنا ایک وحدت کی تصویر میں ہوں  
 نہ دیکھا ہو جس نے اسے مجھ کو دیکھے  
 عذاب کس کا ثواب کیسا لگنا کہتے ہیں کس کو یار  
 عجب محمد ہے یہ عزیز و غلام ہے ملا خلا ہے  
 مرید آپ ہی ، آپ ہی پیر میں ہوں  
 نہاں دنیاں اس کی تصویر میں ہوں  
 وہی ہے فاعل پو خیر و شر کا حق طلبے عطا خفا  
 بُرا بھلا اب کہوں میں کس کو بھلا کہتے برا بھلا ہے  
 (۱) مذکورہ بالا عقیدہ کو حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ کا علم بتاتا ہے جو آج  
 تک سینہ پر بیہ مشائخ طریقت میں چلا آتا ہے اور اسی کا نام وصول الی اللہ ہے ۔

(۲) اور یہی زید ظاہر میں نماز کے لئے اٹھتا ہے تو اپنے مردوں کے سامنے یہ بھی کہتا ہے کہ ذرا خدا  
 کو دھوکا دے لوں ، اسی طرح قوی اور ضعیفی کا رد والی دُر کے شریعت ظہر سے وہ وہ نفرتیں دلاتا ہے  
 کہ مسلمان کے کلیجے پاش پاش ہو جاتے ہیں ۔

(۳) اور یہی زید و غلام میں بھی پکار پکار کر کہتا ہے کہ شریعت تو تمہارے ماں باپ نے بھی سکھائی ،  
 شریعت تو تمہارے اُستادوں نے بھی سکھائی ، شریعت تو تمہارے مولویوں نے بھی سکھائی مگر خدا کے  
 خطے کا درست کچھ اور ہے اور یہ تو منتر کچھ اور ہے اور اسی قسم کے دھوکے دے کر مسلمانوں کو اپنی مریدی  
 کی طرف راغب کرتا ہے اور مرید کر کے مذکور عقیدہ اور یہی اللہ کی تعلیم کرتا ہے یعنی خانی مخلوق نہیں ،  
 اب التماس یہ ہے کہ اس زید کا عقیدہ کیسا ہے ، مسلمان اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں ، شرح شریعت  
 میں اس کے لئے تقریر بھی ہے یا نہیں ، مسلمانوں کو اس کی مریدی سے خارج ہو کر بعد تو بہ جدید نکاح  
 کی ضرورت ہے یا نہیں ، اگر جدید نکاح کی ضرورت ہے تو پہلا مہر کافی ہے یا نہیں ، اگر اس جدید  
 نکاح میں عورت قبول نہ کرے تو کیا صورت ہے ، کتاب تذکرہ غوثیہ مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے  
 کے قابل ہے یا نہیں ؟ براہ مہربانی اوپر کے سوالاتوں کے جوابات مفصل طور سے ارقام فرما کر عند اللہ  
 ماجرہوں و عند الناس مشکور ہو جائے گا ، فقط ۔

## الجواب

صورۃ مذکورہ میں زید یقیناً کافر تہ ہے، اس کے کلام سر تا پا کفر سے بھرے ہوئے ہیں مشطاً  
 (۱) زید و عمرو و نحو سب کو خدا کہنا (۲) خدا کو مخلوق اور مفعول کہنا (۳) بندہ کو خدا کہوں (۴) خدا کو خدا  
 نہ کہوں۔ دوسرا شعر نکلنے میں سائل سے کچھ رہ گیا ہے (۵) تیسرے شعر میں خدا کے بھول جانے کی فرمائش  
 اور کہ یہ بھی بڑا دھوکا ہے (۶) چوتھے شعر میں اپنے آپ کو اللہ کہنا (۷) رسول کہنا (۸) فتنہ آں کہنا  
 (۹) پانچویں شعر میں شریعت کا انکار (۱۰) انا الحق کہنے پر اصرار (۱۱) چھٹے شعر میں بھی یہی (۱۲) بندہ بننے  
 کی مخالفت (۱۳) ساتویں میں وہی (۱۴) برو حبیہ انکار نماز روزے حج کی مخالفت (۱۵) آٹھویں  
 شعر میں خدا کی نفی (۱۶) شریعت کو فرضی و ساختہ بتانا کہ سیاق و سباق سے یہی مراد متعین ہے۔  
 (۱۷) وہی انا الحق (۱۸) دسویں شعر میں خدا بتانا (۱۹) کیا رحوی میں بھی یہی (۲۰) تیرھویں میں مومن کو  
 اچھا نہ کہنا کافر کو بُرا نہ کہنا۔ یہ بین کفر و زید کے کلمات مذکورہ میں کھلے کھلے ہیں (۲۱) سر لہریں شعر میں  
 عذاب و ثواب کا انکار (۲۲) سترھویں شعر میں بچلے کو برا، برے کو بھلا کہنا (۲۳) ان صریح عقائد کفر مملوک  
 کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا (۲۴) کفر کو وصول الی اللہ بتانا (۲۵) نماز  
 کے لئے اس کا کہنا کہ خدا کو دس دس بار اس کے کلمات بندہ کے لئے اس سے لائق تاویل نہ رہا  
 معنی استہزاء میں متعین ہو گیا اور وہ کفر ہے (۲۶) شریعت سے نفرت دلانا (۲۷) شریعت کو راہ خدا  
 نہ ماننا۔

بالجملہ زید ای کافروں میں ہے جن کو فرمایا گیا ہے من شک فی عداہ و کفر فقد کفر لہ  
 جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے نو کافر ہے۔ سلطنت اسلام ہوتی تو اس کی تعزیر یہ تھی کہ بادشاہ  
 اسلام اسے قتل کرتا، اس کا اختیار خیر سلطان کو یہاں نہیں، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام اس  
 سے سلام کلام حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا وعظ سننا حرام، وہ بیمار پرے تو اسے پوچھنے  
 جانا حرام، مریض تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام،  
 اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس  
 کے لئے دعائے بخشش کرنا حرام، اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام، جو ان باتوں میں سے  
 کوئی بات اسے مسلمان جان کر کرے گایا اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش کرے گایا اسے

عہ ظاہر تو یہ ہے صراحتاً ہے یا حد ہے الم

ثواب پہنچائے گا اگرچہ اسے کافر جان کر وہ خود کافر ہو جائے گا، جو لوگ مرید اس کے ہو چکے ہیں ان پر فرض ہے کہ اس سے جدا ہوں اور بھاگیں کہ وہ بیعت اس کے ہاتھ پر نہیں ابلیس کے ہاتھ پر ہوئی، پھر ان مریدوں میں جو اس کے اہل کفروں سے آگاہ تھے اور اس کے بعد مرید ہوئے یا بعد مریدی کے آگاہ ہوئے اور اس کی بیعت سے الگ نہ ہوئے وہ سب بھی اسلام سے خارج ہیں، ان پر بھی فرض کرتے سرے سے مسلمان ہوں تو یہ کریں، تو یہ اسلام کے بعد ان کی عورتیں اگر ان سے دوبارہ نکاح پر راضی ہوں تو ای پر جبر نہیں، عورتیں جس سے چاہیں اگر عدت کو پرچکی ہے تو ابھی ورنہ بعد عدت اپنا نکاح کر لیں اور اگر انھیں سے دوبارہ نکاح کریں تو مرید یہ لازم آئیگا اور پہلے مہر بھی اگر باقی ہے دینا ہوگا، کتاب تذکرہ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے، مثلاً غوث علی شاہ، جن کا نام محمد کی چوکی پر استنخان کرتے ملے کسی نے پہچان تو بولے کہ اس شخص کے دو باپ تھے، ایک مسلمان اس کی طرف سے حج کر آیا ہے، دوسرا باپ ایک پنڈت تھا، اس کی طرف سے حج کیا تھا تیرتہ کرنے آیا ہے، ایسی ناپاک بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کر دے۔ واللہ الہدی الی صراط مستقیم (اللہ تعالیٰ ہی صراط مستقیم کی ہدایت دینے والا ہے۔ ت) واعلم بحالہ وادبہ

مسئلہ مسئلہ عبدالرحمن طالب علم مدرسہ تحفہ احمد آباد گجرات ۷ ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان مشہور متین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص کی موجودگی میں ایک مرید نے اپنے پیر کی شای میں یہ قصیدہ پڑھا اور پیر نے اس قصیدہ کو سن کر پڑھنے والے کو کہا کہ تو میرا حبیب ہے اور اس کے بعد یہ قصیدہ سے منبر پر پڑھے جاتے ہیں اور اس کے جواز کا حکم پیر نے دیا آیا شرعیہ قصیدہ جائز ہیں یا نہیں؟ قصیدہ مذکور یہ ہے،

مرجبا یا مرجبا یا شاہ لاری مرجبا	نور الہدیٰ حیرالوڑی یا شاہ لاری مرجبا
یا امام الاعلیٰ و انتساب اولیں	ختم ولایت مقتدا یا شاہ لاری مرجبا
پیشوائے اولیا تو برگزیدہ ذوالجلال	شایع ہر دوسرا یا شاہ لاری مرجبا
کن محافل و کرم امروزیہ ذوالکرم	صانع بجز تو نیست کس شاہ لاری مرجبا
یا بشیر یا نذیر و اسے شہر اولوالمعوم	لمجائے دلا صغیا یا شاہ لاری مرجبا
منعم و مسعود قیوم و جسمانی بہر کرم	طالبی مطلق و معنی یا شاہ لاری مرجبا
ذات تو احد شے محم موجود است او	خلق عالم اسبب یا شاہ لاری مرجبا

کتابِ قوسین کوئی گفت مازناں البحر  
جائے تو رشکِ بدینہ یا شاہِ لاری مرجا  
سید کوئین سا لہِ رسل گنجِ نیاں  
یا محمد الزماں یا شاہِ لاری مرجا  
ہست مدعا مکررات تو مستند نشین  
وہ موت و لم یزل یا شاہِ لاری مرجا  
مشکل کشا احمد زماں القادہ اقدس ہر ما  
اولہ پرور عافیا شاہِ لاری مرجا

### الجواب

یہ خالص کفر ہے اور اس کا قائل اس کا اجازت دہندہ، اس کا پسند کنندہ سب مرتد ہیں، کسی  
امتی کو آں شرور عالم کہنا، علیہ القلولۃ کہنا، مستحود مخلوق کہنا، خیر الوہی کہنا، انتخابِ اولیں کہنا، شافع  
ہر دوسرا کہنا، سید کوئین کہنا تو حرام و جہاد تھا ہی یوہی خلقِ عالم را سبب اور قاتلِ قوسین اور مازناں  
البحر اور جائے تو رشک بدینہ کہنا ان میں بہت نکالت موبہم کفر یا مخبر کفر ہیں، مگر ذلتِ قواعد اور سا لہِ رسل  
اور مستند نشین لم یزل کہنا قطعاً یقیناً کفر ہے۔ یہ وہی فقہائے کرام نے قیوم جہاں غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔  
مجمع الانہر میں ہے :

اذا اطلق على المخلوق من الاسماء المختصة  
بالخلق وجعل له مخلوقا لدوس والقيوم  
والرحمن وغيرها يكفر الله، والله تعالى  
اعلم۔  
اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مختصہ میں سے کسی  
صفت کا اطلاق مخلوق پر کرے، مثلاً اے قدوس  
کہے یا قیوم یا رحمن کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔  
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۹ از کلمۃ محلہ دی ہڈ ۱۷ مرفی ولی اللہ خاں صاحب ۵ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ بروز چار شنبہ  
حضرات علمائے کرام کچھ عرصہ سے ایک ضخیم کتاب گلزار وحدت مصنفہ پیر جی بک الدین متوطن جنجونی ضلع  
جے پور طبع ہوئی ہے جس میں جا بجا طحاوانہ روایات مندرج ہیں جسے نمونہ از خروار عرض ہے :

وہی وہی کوئی اور نہ دو جا  
ہر رنگ سے پہلے رنگ آیا  
آپ ہی دیکھے آپ کھا لے  
کہیں محسوس ہو کر آیا  
اس ہی کوئی اور نہ سو جا  
ہر پرچمیں سے آپ دکھایا  
پھر وہ آپ کو آپ سرائے  
بادی مہدی نام دھرایا  
اپنی اپنے مست رہ چائی  
کہیں عارف ہو گیا نی

کہیں عاشق ہو چھپے دیوانہ  
کہیں معشوق محبوب بیگانہ  
کہیں عابد ہو کر سے عبادت  
کہیں زاہد ہو کر سے ریاضت  
کہیں مرقون بانگ سنا ہے  
آپ ہی آپ کو سیس توڑا ہے  
کہیں برہمن سسٹک بکایا  
آپ ہی اپنا مریس گایا  
کہیں دند ہوا ششراہی  
راگ رنگ جنگ ربابی  
کون ہے آدم کو کچا ابلیس  
کون سیماں اور بلقیس  
یہ سب انچر وہ ہے معن  
پہن لیا ہے ایسا ہانا  
یہ سب وہی ہے نے دھار  
ایک ایک سے بھی نیار  
ایک نے اتنے نام دھرا  
ایک ایک سے بھی نیار  
اولی ہو کر آسمن ہوا  
نکھیں واجب معبود کھلایا  
جیسے جل کی برف بنائی  
جل بن اس میں اور نہ کائی  
جوں جاب دیا سے اٹھے  
ہر رنگ میں آپ پوجایا  
ہر ہر تھ میں آپ پوجایا

صل

کچھ پر چادر ہم کی رکھ کر آپ غفور  
احمد اپنا نام دھر جگ میں کیا غفور  
نچا دیکھ اس یار کی ریزوں کی دستار  
ہر رنگ میں ہر رنگ رہا دور کا دور

مسک؟ پھر جس شخص نے خلق اور خالق کو دیکھے اور ایک نہ جانا وہ مشرک ہے کہ جتنا ہو ایچ مشرک نہیں ہے  
اور جس شخص نے کہا ذات کو ساتھ فردیت کے یعنی خلق اور خالق کو ایک سمجھا وہ موحّد ہے۔

صل ۱۱۵ اے عزیز چہا مرتبہ انسان کمال کا ہے وہ مشرک ہے مرتبوں ذاتی اور خلقی میں، یعنی اگر اس  
تصویر بشریت کے خیال سے اس کو دیکھے تو آدمی ہے اور اگر اس کی کمالیت فقر کی طرف دیکھے تو  
الله تعالیٰ ہے بموجب اس قول کے، قوی صوفیہ، اذّا اتم الفقر فهو الله (بب فقر مکمل ہوا تو الله  
ہوا۔ ص) (ہوا۔ ص)

صل ۱۱۶ نقل ہے کہ جب حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے درس توحید شروع کیا اور مسئلہ  
وحدة الوجود کو ظاہر فرماتے گئے، چنانچہ یربائی ان کی تصنیف ہے،



لا ادر في الكون ولا ابليس لا ملئك سليمان ولا بلقيس

فانك عابرة وانت المعص يا من هو للقلوب مقناطيس

یعنی نہ تو آدم ہے نہ شیطان ہے بہان میں نہ حک سلیمان علیہ السلام کا نہ بلقیس کا۔ پھر یہ سب عبارت میں اور تو اس عبارت کے معنی ہے اے وہ کوئی جو واسطے دلوں کے لوہ چکا ہے۔

حفت، یعنی جس طرح پتھر لوہ چل کا لوہ کو اٹھا لیتا ہے، اسی طرح دلوں مخلوق کو اپنے تابع کر رکھتے ہیں، مگر مذکورہ شیخ نے ذکر لغزہ ہمدانست کا مارنے لکھے علماء نے اس میں صلاح اور مشورہ کئے، مگر سب نے تلافی نہ کی یہ فقیر تو شریعت میں رخنہ ڈالنے لگا، اول تو اس کو قائل کروا کر نہ مانے گا تو اس کو ماریں گے، مگر مذکورہ سب کی صلاح سے ایک شخص نے ان علماء سے آکر شیخ کے پاس عرض کیا کہ حضرت آپ کی دعوت ہے آپ نے قبول کر لی، اس شخص نے کئی قسم کے کھانے پکائے اور ایک خوان میں چڑا کر برتنوں میں دھرا لایا اور ایک دکانی میں ملتی بھی بھر کر اس خوان میں لایا، آپ نے دسے تمام کھانے جو فطیس تھے کھائے اور پاستا نہ کھایا، جب اس شخص نے کہا کہ حضرت اس کو بھی کھا لو یہ بھی کوئی ضرر نہیں ہے، وہ بی ہے، شیخ نے فرمایا بہت اچھا، کے مکان کے صحن میں آیا، جو صحن کا نام آپ نے پان میں دیکھا، مگر خوک کی صورت ہو کر نکلے اور اس پانخانہ کو کھایا، اور پھر عرض میں عوط مارا اور آدمی کی شکل ہو کر نکل آئے اور فرمایا اسے حزیز وہ طعام بھی میں نے کھا، اور یہ پانخانہ بھی میں نے کھایا مگر طعام واسطے صورت انسانی کے تھی اور پانخانہ واسطے شکل خوک کے بنا کر آیا وہ میں ہی تھا کہ آدمی تھا اور حوک ہو گیا۔ حضرت اسی طرح تمام کتاب جو ۲۵ صحوں پر لکھی گئی ہے مضامین الحادیہ سے مخلوس ہے، بار بار پیر جی مذکور کے قبیعین سے جو ایک جماعت جہلا کی ہے کہاں کہ یہ کتاب سراسر عقائد کو خراب کرنے والی اور ناقابل عمل ہے مگر جو ب یہی مٹا ہے کہ علماء نے عظیم حنفی مذہب سے اس کے متعلق استفسار کیا جائے جو ارشاد ہو گا اس کے مطابق عمل کیا جاوے گا، اس لئے یہ چند جو نجات معروضہ بالا مقامات مختلفہ سے نقل کر کے استوعاب ہے کہ عند الشرح اس شخص کا مع اس کے مریدین اور قبیعین کے جو حکم ہو بوضاحت تحریر فرما کر حزیز بھر فرمائیں تاکہ جماعت جہلا جو ان کے دم ترویر میں ہے روٹی پا کر راہ یاب ہوں۔ دامت تقان صوم الموفق۔

### الجواب

یہ کلمات الحادیہ ہیں اور حضرت شیخ اکبر رحمی الدین ابی حرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جردہ ملعون نہایت نقل کی ہے محض کذب و افتراء و سخرۃ ابلیس لعین ہے، توحید ایمان ہے، اور وحدۃ

وجود حق اور زعم اتحاد الحاد، صوفیہ کرام تو صاحب تحقیق ہیں اور ان کے ایسے عقیدین محمد زہدیت ہیں، اس کتاب کا جس کے پاس ہو اس پر جلد دینا فرض ہے اور اسے دیکھنا حرام اور اس پر اعتقاد رکھنا کفر، ہیں سے اس شخص اور اس کے مریدین اور قبیحین کا حال ظاہر، واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** از گرجی اختیار خاں تحصیل خان پور ریاست بہاولپور مرسلہ محمد یار صاحب واعظ  
۹ شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ

قبلہ معتقدین دام ظلہ از خاکسار محمد یار مشتاق دیدار بہ نیاز حسب اینکه شب معراج آپ کا قصیدہ معراجیہ پڑھا گیا جس پر وہابیوں نے دُعا اور دُعا کے متعلق شور اٹھایا کہ اللہ جل جلالہ و حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ان الفاظ کا استعمال کرنا موجب کفر ہے۔ شب برائت یہاں گرجی اختیار خاں میں ان انفاظوں کے متعلق وہابیوں کی طرف سے میرے ساتھ ایک طویل بحث ہونے والی ہے۔ اسے مجھ دہن بے سرو سامان مددے، قبلہ دین مددے کفر ایمان مددے۔ ضرور مہربانی فرما کر دلائل قاطع سے اس تشبیہ کا ثبوت دلائل کر کے اسی ہفتہ میں بھیج کر مسلمانان اہلسنت و جماعت کو عزت بخشیں۔ حضور پر فرض بھی حدی ہے، یہ فی سبیل اللہ بعدہ قدر و قدر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کام کو سب کاموں پر مقدم فرما کر وہ تحریر فرمادیں کہ جو جب اعلیٰان ہل اسلام ہو۔

### الجواب

- ۱ اللہ عزوجل نے وہابیہ کی قسمت میں کفر لکھا ہے، انھیں ہر جگہ کفری کفر سُوجھتا ہے، قصیدہ مذکورہ میں دو جگہ دُعا دُعا کا لفظ ہے اور چار جگہ دُعا کا، وہ اشعار یہ ہیں، ۱۔  
نئی دُعا دُعا کی بھین میں کعبہ نکھر کے ستور اسنور کے نکھرا  
جر کے صدقے کر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
- ۲ نظر میں دُعا دُعا کے پیاسے جلوے حیا سے عراب سرھکائے  
سیاہ پردے کے منہ پہ آپنچل تعبلی ذات بکت کے تھے
- ۳ دُعا دُعا کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے  
غلاب مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال ناخنے بسا رہے تھے
- ۴ خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکہ تجھے وہ عالم  
جب ان کو جگر مٹ میں لے کے قہسی جنان کا دُعا دُعا بنا ہے تھے

- ۵ بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن  
جنہوں نے دُلہا کی پائی اُترن دُہ پھول گلز پر نور کے تھے  
۶ جھلک سی اک تہ سیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی  
سواری دُلہا کی دُور پہنچی راست میں ہوش ہی گئے تھے  
(ملفوظ)

ان میں کوئی سی جگہ معاذ اللہ، اللہ عز و جل کو دُلہا یا دُلہن کہا گیا ہے و لکن الوہابۃ قوم یفترون  
(لیکن قوم وہابیہ جوٹ بولتی ہے۔ ت) وہابیہ کی بنائے مذہب کذب و افتراء پر ہے، اور کیونکر ہو کہ ان  
کے پیشوا اسماعیل دہلوی نے اپنے معبود کے لئے جھوٹا بنو ناردار کہا ہے، ان مشغیت نبی رکھنے کے لئے جوٹ  
سے بچتا ہے، اب اگر یہ بھی جوٹ سے بچیں تو عابد و معبود برابر ہو جائیں گے، اس لئے ان کے دین میں نماز سے  
بھی بڑھ کر فرض ہو کہ جوٹ بکا کریں کسی طرح اپنے ساختہ معبود سے تو کم رہیں ضعیف الطالب و  
المطلوب، لبثس المونی و لبثس العشیر (کنا کزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔ بیشک کیا ہی  
بُرا مولیٰ اور بیشک کیا ہی بُرا رفیق۔ ت)

شعرا دل میں تو دُلہن کسی کو کہا ہے معنی حقیقی ہے، زیست کمر کوئی دُلہن کی زیبائش سے تشبیہ  
دی ہے، جس طرح ان حدیثوں میں جنت کی جنبش سرود کو دُلہن کی نازش سے، خلیب نے تاریخ بغداد  
میں عقبہ بن عامر جسی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عقبہ اور انس و دونوں اور آزاد دی نے عبد اللہ ابی عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنت کو دونوں  
شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا  
ہا ست الجنة عیسا کما تمیس العید من فی خدر نکھا جنت خوشی سے جھومنے لگی بیچہ نئی دُلہن فرمت  
سے جھومے۔

شعر سوم میں کعبہ معظمہ کو دُلہن کہا اور مکان آراستہ کو دُلہن کہنا محاورہ صحیح شائع ہے، امام احمد

۱۰۸ تا ۱۰۵	کتبہ رضویہ آرام باغ کراچی حیدر ص ۱۰۵ تا ۱۰۸	قصیدہ معراج	۴۴/۲۲	۱۳/۲۲	۵۹/۸
۱۰۵	کتبہ المعارف الریاض	حدیث ۱۷۱۶	۴۴/۲۲	۱۳/۲۲	۳۸۸/۱
۱۰۵	کتبہ المعارف الریاض	حدیث ۱۷۱۶	۴۴/۲۲	۱۳/۲۲	۳۸۸/۱
۱۰۵	کتبہ المعارف الریاض	حدیث ۱۷۱۶	۴۴/۲۲	۱۳/۲۲	۳۸۸/۱

مسند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
 عسقلان احدی العرویین یبعث منها یوم القیمة سبعون الفا لا حساب علیہم  
 عسقلان دو دھنوں میں کی ایک ہے روز قیامت  
 اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر  
 حساب نہیں۔  
 مسند الفردوس میں عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں :

طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احد ع  
 العرویین عسقلان او غزاة  
 شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دھنوں  
 میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزاة۔  
 باقی چار شمار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولہا کہا ہے اور وہ بیشک تمام  
 سلطنت الہی کے دولہا ہیں، امام احمد قسطلانی مراجع لدنیر شریف میں نقل فرماتے ہیں :  
 انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری صورت  
 ذاتہ الب رکۃ فی المکوت فاذا اهو عروس  
 المملكة  
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج  
 عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارکہ کی تصویر ملاحظہ  
 فرمائی تو دیکھ کر حیران رہے تمام سلطنت الہی کے دولہا  
 ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دلائل الخیرات شریف میں ہے :

اللہم صل علی محمد وعلی آلہ بحر انوارک  
 ومعدن اسرارک ولبان جنتک وعرس  
 مملکتک  
 الہی درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی  
 آل پر جو تیرے انوار کے دریا اور تیرے اسرار کے  
 معدن اور تیری جنت کی زبان اور تیری سلطنت کے  
 دولہا ہیں۔

علامہ محمد قاسمی اس کی شرح مطالع المسرات میں فرماتے ہیں :

۲۲۵/۳	دار الفکر بیروت	از حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مسند امام احمد
۴۵۰/۲	دار الکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۳۹۴۰	مسند الفردوس بماثور الخطاب
۲۸۹/۱۲	مؤسستہ الرسالہ بیروت	حدیث ۳۵۰۷۷	کنز العمال
۵۷/۳	المکتب الاسلامی بیروت	المقصد الخامس	سکۃ الخواص اللدنیہ
۱۰۵	جامع مسجد خفجہ مرید کے ذخیرہ	منزل دوم	سکۃ دلائل الخیرات

مملکتوں کو موضع الملک تشبیہ مجتہد العزیز و عافیہ من الاحتقال والتناهی  
 فی الصمیم والتانی فی محنتہ وترتیب امورہ وکونہ جدید الظرفا و اھلہ  
 فی فرج و سرور و نعمة و حبور فرجین بعض و سہم راضین بہ معین مکرین  
 لہ مؤثرین لامرہ متنعمین لہ بانواع المشتہیات بدلیل اثبات اللانہ  
 الہی ہوالعروس والمعہود تشبیہ مجتہد العزیز بالملکۃ و عکس  
 التشبیہ ہنالاقتضاء المقام ذلک لبقیدان سر الملکۃ و نکتہا و معاہا  
 الہی لاجلہ کانت ہوالمصطفی علیہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما ان سر مجتہد  
 العزیز و نکتہ و معاہ الہی لاجلہ کانت ہوالعروس و المصطفی علی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوالانسان الکبیر الہی ہوالخفیۃ علی الاطلاق  
 فی الملک و الملکوت قد خلعت علیہ اسرار الاسماء والصفات و مکت  
 من التصرف فی البسائط والمرکیات والعزیز یحاکي شائد شان الملک  
 والسطان فی نفوذ الامر و خدمۃ الجبیم لہ و تعرفہ لشاہ و وجد انہ  
 ما یحب و یشتہر مع الراي و اصغر بہ فی مؤنتہ و تحت اطعامہ فتم  
 التشبیہ و تمکت الاستغراق بہ

اس عبارت سر اپا بشارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ الشریف نے  
 اس درود مبارک میں سلطنت کو برات کے مجمع سے تشبیہ دی کہ اس میں کیسا اجتماع ہوتا ہے اور اس  
 کی آرائشیں انتہا پر پہنچائی جاتی ہیں، سب کام قرینے سے ہوتے ہیں، ہر چیز نئی اور خوش آئند لوگ اپنے  
 دولہا پر شاداں و فرحال اسے چاہنے والے اس کی تعظیم و اطاعت میں مصروف اس کے ساتھ قسم قسم  
 کی من مانتی نعمتیں پاتے ہوئے، اور عادت یوں ہے کہ برات کے مجمع کو سلطنت اور دولہا کو بادشاہ  
 سے تشبیہ دیتے ہیں، یہاں اس کا عکس کیا کہ سمجھا جائے کہ جس طرح برات کے مجمع کا مغز و سبب دولہا  
 ہوتا ہے یوں تمام مملکت الہی کے وجود کا سبب اور اس کے اصلی راز و مغز و معنی صرف مصطفیٰ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

اس لئے کہ حضور تمام ملک و مملکت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسرار و صفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد و مرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے۔ دولہا بادشاہ کی شان دکھاتے ہیں، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی حاجت ہے، چہن میں ہوتا ہے، سب براقی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یوہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کے خدمت گار و زیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے کہ عادی رب الایمان فی ہوا اللہ، صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔ تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے کہ انسا انا قاسم واللہ المعطی صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور ہائے والا میں ہوں۔ یوں تشبیہ کامل ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطنت الہی کے دولہا ٹھہرے، والحمد للہ رب العالمین۔

ای تعزیرات سے واضح اور ان معانی پر، اہل دولہا کی طرح باہم مفہوم متضاد نہیں۔ مستحقان وعزہ کو حدیث نے دولہا نہیں فرمایا، دولہا کون ہے، بہتقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن ہے، ہر شے کی جنس میں ایک دوہن ہوتی ہے، اور قرآن عظیم میں سورۃ الرحمن دوہن ہے۔

یہاں کے دولہا ٹھہرائے گا، تو قصیدہ سے وہ مہل ملعون خیال پسہ اگر نا کسی ایسے ہی کا کام ہو گا مگر حدیث تو اس سے بڑھ کر ادبام باطلہ والوں پر قہر ڈھائیں گی، حاکم صحیح مستدرک اور امام الامام ابن عزیز اپنی تصحیح اور تہقیق سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

۴۰۶/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	سے صحیح بخاری	کتاب التفسیر باب قولہ تری من تشار
۱۰۸۶/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	سے صحیح بخاری	کتاب الاعتصام
۲۹۰/۲	دارالکتب العلمیہ بیروت	سے شعب الایمان	حدیث ۲۴۹۴

ان الله تعالى يبعث الايام يوم القيمة على  
هياتها ويبعث يوم الجمعة نهاراً منيرة  
اعصا يحفون بها كالعروص تهدي  
الى كريمها

بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو  
اسی کی شکل پر اٹھائے گا۔ اور جمعہ کو چمکتا روشنی دینا  
جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد بھروسہ کئے ہوئے جیسے  
نئی دولہن کو اس کے کراچی شوہر کے یہاں رخصت  
کر کے لے جاتے ہیں (ت)

امام اجل ابوطالب مکی قوت القلوب اور جبرہ الاسلام محمد علی اچار میں فرماتے ہیں:

قل صلى الله تعالى عليه وسلم ان الكعبة  
تحشر كالعروس المزفوفة (قال لشارح  
البلعيا) وكل من حببها يتصدق بات رها  
لسعور حولها حتى تدخل الجنة  
صد حون معها

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے  
شب زفاف دولہن کو دولہا کی طرف لے جاتے  
ہیں، تمام اہلسنت جنوں نے حج مقبول کیا اس کے  
پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے  
ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اس کے ساتھ شب زفاف جنت میں لے جائے

نہایت امام ابن الاثیر میں ہے

منه الحديث يرف عن عيسى وبين ابراهيم  
عليه الصلوة والسلام الى الجنة ان كثر  
النراى فمعا يسرع من سرف في مشيه  
وانف اذا اسرع وان فتحت فهو من  
من ففت العروس ازفها ادا اهديتها  
الى نر وجهها

یعنی اسی باب سے ہے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی میرے اور ابراہیم  
علیہ السلام کے بیچ میں جنت  
کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے، یا میرے اور  
اس کے بیچ میں جنت کی طرف انھیں یوں لپٹائیں گے  
جیسے نئی دولہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

امام اجل ابن المبارک وابن ابی الدنیا والبرکات شیخ اور ابن النجار کتاب الدر الثمین فی تاریخ الامین

۲۸۶/۱	دار الفکر بیروت	باب سید الايام يوم الجمعة	کتاب الجمع	۲۸۶/۱
۲۸۶/۱	مطبعة المشهورات القا مصر	باب فضيلة البيت	کتاب اسرار الحج	۲۸۶/۱
۲۸۶/۲	دار الفکر بیروت	باب فضيلة البيت	کتاب اسرار الحج	۲۸۶/۲
۱۲۱/۲	دار صادر بیروت	باب فضائل البيت الحرام	کتاب الحج	۱۲۱/۲
۳۰۵/۲	المکتبة الاسلامیة الریاض	باب الزوار مع القار	کتاب الحج	۳۰۵/۲

میں کعب اجار سے راوی کہ انھوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب اللہ کریم میں امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ،

بر روی ابن المبارک عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا قالت ذکرک واس سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکعب الاجاس حاضر فقال کعب الاجاس لی

ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوں طواف کرتے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوں ہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں،

حق اذ انشئت عنہ الامراض خرج فی سبعین الی من الملیکۃ یزفونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الموابہب الشرعیۃ ما صفت فحیر یظلم الانزل سبعون الفا من الملیکۃ حق یحضر

الحديث فقال العلامة الزرقانی ای یطوفون لیلۃ

عکہ ہد ما فی مشکوٰۃ و معجم بحار الانوار و المدارج الشریفۃ و لفظ التذکرۃ و الموابہب یوقرونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آہ من التوقیر بمعنی التعظیم و التکلیح صحیحہ ، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

لہ شرح الزرقانی علی الموابہب بواللہ التیمز المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفۃ بیروت ۳۲۹/۸  
التذکرۃ فی احوال الموقی باب فی بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قبرہ دار الحدیث مصر ص ۱۶۳  
لہ الموابہب الدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۶۲۵/۴  
لہ شرح الزرقانی علی الموابہب الدنیۃ المقصد العاشر دار المعرفۃ بیروت ۳۲۹/۸  
لہ التذکرۃ فی احوال الموقی و الذکرۃ باب فی بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قبرہ دار الحدیث مصر ص ۱۶۳



19

علیہ وسلمؑ  
 نے چلیں گے جیسے نئی دہلیں کو کمالی اعزاز و اکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دو ٹھاکر طوفان لے جاتے ہیں۔

19

مجمع بحار الانوار میں بعلامت خط علامہ طبری شارح مشکوٰۃ سے بعد ذکر حدیث علی مثل عبارت مذکورہ نہایت ہے۔

ومنه في الوجهين في سبعين الفاً  
 ستر بزار فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کا طواف  
 کرتے ہیں (ت)

شیخ محقق محدث و بڑی قدس سرہ مدارج میں اسی حدیث کے ترجمہ میں فرماتے ہیں،  
 چون مبہوت می گردود حضرت از قرین بریل می آید میان  
 این فرشتگان زخاف می کنند اولیہ زخاف و جل  
 بمعنی بڑوں عروس بنخافہ زوج و مراد این جا لازم  
 معنی ست کہ برون محبوب ست من محبتی برون  
 آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدرگاہ عزت۔  
 جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار اقدس سے  
 باہر تشریف لائیں گے تو فرشتوں نے دہلیں کی طرح  
 آپ کو گھیرا ہوگا، زخاف کا معنی دہلیں کا خاندان زوج  
 ستہ امر آتا ہوتا ہے۔ یہاں لازم معنی مراد ہے کہ محبوب  
 کو محبت کے پاس لے جانا یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کو رب اکرم کی بارگاہ اقدس میں لے جانا (ت)

اب وہاں یہ بولیں کس کس کو کافر کہیں گے مگر ان کو اس رتبہ بیکار، ان کے مذہب کی بنا ہی اس  
 پہ ہے کہ اللہ و رسول تک کو مشرک بتاتے ہیں، پھر اور کسی کی کیا گفتی، ان کے امام نے تعزیت الایمان میں  
 صاف لکھ دیا، جو کہ اللہ و رسول نے دو تہمتہ کر دیا، وہ مشرک ہے، حالانکہ بعینہ ہی کلمہ خود اللہ عز و جل

عنه سقط لفظ الفاً من نسخة الطبع فليست به  
 ما خبر میں کہ مطبوعہ نسخہ میں "الفاً" کا لفظ سا قلم ہے۔ (ت)

لہ تذکرۃ فی احوال الرقی باب فی بیعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سرہ مدارج الحدیث مصر ص ۱۹۳  
 مشکوٰۃ المصابیح باب الکرامات فضل الثالث مطبع مجتہائی دہلی ص ۵۴۶  
 مجمع بحار الانوار تحت لفظ زخاف مطبع نوکلشور کنوئو ۶۳/۲  
 مدارج النبوت باب پنجم مکتبہ فورید رضویہ سکھر ۱۴۰/۱

کے تعزیت الایمان

وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن عظیم و حدیث صحیح میں فرمایا ہے  
 قال اللہ تعالیٰ وما نطقوا الا ان اغنہم  
 اللہ ورسولہ من فصلہ  
 کہ اللہ ورسول نے انہیں دو متمند کر دیا اپنے  
 فضل سے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا،

ما یقسم ابن جلیل الا ان کان فقیہاً  
 ابن جلیل کو کیا بڑا لگا آفریدی کہ وہ محتاج تھا اللہ و  
 رسول نے اس کو دو متمند کر دیا۔

مسلمان دیکھیں کہ وہ بات جو اللہ جل جلالہ نے فرمائی اللہ کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمائی، وہاں پر کا امام منہ بھر کر کہہ رہا ہے کہ جو ایسے کے مشرک ہے، پھر بھل جس مذہب میں اللہ ورسول  
 تک معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اس سے مسلمانوں کو کافر کہنے کی کیا شکایت!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔  
 وسیعہم الذین ظلموا ای متنبین غسورہ  
 اللہ تعالیٰ عظیم کی توفیق و توانائی کے بغیر نہ برائی سے  
 پھرنے کی قوت اور نیکی بھی لانے کی طاقت۔  
 اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کر دھڑ پٹا کھائیں گے۔  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ از بمبئی چھاپر محلہ ۱۲۸۵ مرسلہ محمد ایوب ابن حاجی صدیق یمن صاحب ۳ شعبان المعظم ۱۲۳۵  
 یہاں کے باشندے حضرت مولانا مدوح کے بہت ہی معتقد ہیں اور ان کے فرمان کو بہت ہی  
 عزت اور قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے زور قلم کا شخص لولا مانے ہوئے ہے، مولانا کی تحریریں  
 پر گویا سارا دار و مدار ہے، مولانا صاحب میں خدا کی عنایت سے علاوہ عالم ہونے کے یہ بھی بڑا کمال  
 ہے کہ آپ فن شعر اور نکات شاعری سے بھی بخوبی واقف ہیں اور ماہر ہیں، یہ بات دوسرے عام  
 میں نہیں پائی جاتی آپ ہی سے فیصلہ اس کا اچھی طرح ہو سکتا ہے ثم تسلیم بالتکلیف۔

سہ القرآن الکریم ۴۴/۹

سے صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب فی قول اللہ تعالیٰ فی الرقاب قیدی کتب خانہ کراچی ۱۹۸/۱

سہ القرآن الکریم ۲۲۴/۲۶

غیر طلب، پھر ان حیدر علی خاں عفی عنہ حیدر فرخ آبادی

جواب فوراً مع فتویٰ دستخطی و ہماری حضرت مولانا و مرشد آنا چاہئے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خالد سنی المذہب نے مندرجہ ذیل شعر میں کلمہ شہادت کا ابتدائی لفظ انقل کیا ہے جس سے پورا کلمہ شہادت مراد ہے، لیکن زید جو مذہب شیعہ ہے اس سے پورا کلمہ شہادت مراد نہیں لیتا ہے بلکہ صرف اشہد انت لا الہ کے معنی سے خالد کو طہ قرار دیتا ہے۔

اشہد ان لا الہ نقش ہے اس لوح پر

نیر تو حید کب عاشق کی پیشانی نہ تھی

مندرجہ بالا شعر کی نسبت زید نے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں، شعر کا پہلا مصرعہ اتحاد کا ساقی بورڈ ہے کیونکہ اشہد ان لا الہ کے تو یہ معنی ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی خدا، پھر جس پیشانی پر یہ کفر کا کلمہ لکھا ہوا ہے ہم الٰہی دکان سے بورڈ نہ کہیں تو کیا کہیں، اسی طرح زید نے جو سنی المذہب کے اس نعتیہ شعر کی نسبت ہے

پھر وہ نہ حضرت کی زیارت کو چل اخلص

پھر چھوڑ دے تو بہر حند صاحبِ طلی کو

مندرجہ ذیل الفاظ تحریر کئے ہیں، اخلص صاحب اکھی کھی تو ہوش کی باتیں کیا کھئے، آپ نے حب الوطن من الایمان (وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ست) والی حدیث پڑھی نہیں تو کیا سستی بھی نہیں، فلہذا تہد کا خالد کو طہ اور حجر کو بے ایمان قرار دینا جائز اور مندرجہ بالا الفاظ زبان سے کہنا جائز یا قلم سے لکھنا درست ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو علمائے کرام و فضلاء عظام زید اور زید کے ان مؤیدین کی نسبت جو باوجود سستی ہونے کے زید کی تائید و تصدیق کر رہے ہیں اذروئے شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں بیتنوا تو جردوا۔

## الجواب

حاشا شعر مذکور سے خالد سنی المذہب پر کسی طرح حکم کفر و الحاد ممکن نہیں، مگر اس کے نزدیک جو اس کلمہ طیبہ کو کہ بار ایمان ہے معاذ اللہ دو ٹکڑے کفر و اسلام پر منقسم کرے اور اس کا پہلا آدھا کفر خاص جانے اور یہ کسی وجہ ناپاک و شنیع ہے،

اولاً یوں ہو تو ہر مسلمان جتنی بار لا الہ الا اللہ کہے ہر بار اس کا کافر ہونا اور بعد کفر اسلام لانا ٹھہرے کہ جب تک پہلا جز کہنا تھا اس معترض کے طور پر مطلقاً ہر الٰہ کی نفی تھی اور یہ بیشک کفر ہے جب لا الہ کہا تو اب اللہ عزوجل کی الوہیت مان کر مسلمان ہوا۔

ثانیاً بلکہ اب بھی مسلمان ہونا بخیر کہ اس وقت اللہ کہ لیا تو کیا ہوا، اس کا پھر ارادہ ہے کہ یہی کلمہ سرے سے پڑھے اور پہلے جز سے خدا کی نفی مطلق کر کے کافر ہو تو کفر سے رجوع کب ہوئی جب کہ پھر عزم کفر موجود ہے اور عزم کفر فی الحال کفر ہے۔

ثالثاً قرآن عظیم میں کس قدر کثرت سے لا الہ الا اللہ و لا الہ الا هو وارد ہے، اگر پہلے جز میں نفی عام الوہیت ہر الہ ہے جیسا کہ معترض کا خیال تباہ ہے، تو معاذ اللہ قرآن کریم نے صمد با بار الوہیت رب العزت کی نفی فرمائی اور ہر بار نفی کر کے اثبات فرما کر تناقضوں کی ٹھہرائی، تعالیٰ اللہ عن ذلك علواً کبیذاً (اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے۔ ت)

سابعاً معترض کے طور پر معاذ اللہ سب کلمہ گو جن میں بزم معترض خود معترض بھی داخل فاسد النکاح ہوں اور ان کی اولاد اولاد الزنا کہ جب پہلا جز کہا کافر ہو گئے، نکاح ٹوٹ گئے، اور الا اللہ کہنے سے اگرچہ اسلام خود بھی کر آئے تو نکاح تو نہیں جڑتا جب تک از میر نو نہ ہو اور وہ نہ ہوا تو سب بے نکاحی رہیں اور اولاد ولد الحرام۔

خاصاً معترض کے نزدیک نزاع روح کے وقت کلمہ طیبہ کی تلقین سخت حرام و بدخواہی بل اسلام ہوا اپنے آپ تو کافر ہو جو کہ اللہ سے سہاں ہوئے اسی پر کیا بھروسہ ہے کہ پہلے ہی جز پر روح پرواز کر جائے یا زبان بند ہو جائے تو معاذ اللہ کافر مرے۔

سادساً اس کے یہ معنی سمجھنا اسلام پر کیسا سخت الزام اور اللہ عزوجل پر عبادت صحیح بتانے سے معاذ اللہ عجز کا اتہام ہے کہ ایمان کا آغاز کفر سے رکھا لا الہ الا اللہ کی جگہ کلمہ طیبہ یوں کیوں نہ بتایا ان اللہ هو الا الہ و احد لا شریک لہ لیس غیرہ من الہ، یہ خالص اسلام ہوتا اور معترض کا کفر و الحاد راہ نہ پاتا۔

بالجملہ اس کے یہ معنی سمجھنا کہ نہیں ہے کوئی خدا، عاقل سے معقول نہیں بلکہ بلاشبہ اس کے معنی نفی الوہیت غیر خدا ہیں یقیناً قطعاً مسلمان جس وقت اس سے تلفظ کرتا ہے یہی مراد لیتا ہے تو بکمال اللہ تعالیٰ اس کے دونوں جز عین ایمان ہیں، پہلا جز الوہیت غیر خدا کی نفی اور دوسرا جز الوہیت الحق کا اثبات اور دونوں ایمان ہیں۔ رہتی نے کہ خود عزیمت کا بڑا محقق اور نہ ہیب کا شیعہ تھا، اس کی تحقیق کی اور بتا دیا کہ یہاں ہرگز نفی عام نہیں ورنہ تناقض لازم آئے بلکہ ماوراء مستثنیٰ کی نفی ہوتی ہے، شرح کا میریں

## اس کی عبارت بالتخصیص یہ ہے،

ان قلک ایه داخل فی القوم و لا ۛ لاجرا ج نرید منهم بعد الدخول کان المعنی  
جاء نرید مع القوم ولم یجئ نرید و هذا انت قضی علی ہر یبغی انت یحسب  
کلام العقلاء عن مثله یوقد ورد فی الکتاب العزیز من الاستثناء شیء کثیر  
کقولہ تعالیٰ فلیت فیہم الف سبۃ الا خمیین ۛ ما فیکون المعنی لت الخمیین  
فی جملة الالف ولم یثبت تلک الخمیین تعالیٰ اللہ عن مثله علوا کبیرا (ۛ الی ان  
قال) فی ہذا الکلام ان دخول المستثنیٰ منه ثم اخراجه بالا و اخواتہا انما کان  
قبل اسناد الفعل او شبهہ الیہ فلا یلزم التناقض فی وجوہا فی القوم الا نرید ا  
لأنه بمنزلة قولک القوم المخرج منهم نرید جاءونی و ذلك لان المنسوب  
الیہ و ان تخرجہ لعل لکن لا بد له من التقدّم وجودا علی النسبة التی یدل علیہا  
لفعل اذ المنسوب الیہ و المنسوب سابقان علی النسبة بینہما ضروریۃ ففی  
الاستثناء لما کان المنسوب الیہ هو المستثنیٰ منه مع الاء المستثنیٰ فلا بد من  
وجود ہذا الشئ قبل سبۃ فلا بد ان من حصول الدخول و لا ۛ ج  
قبل النسبة فلا یتناقض

(اگر ہم یہ کہیں کہ جاء فی انقوم الا نریدا میں نرید قوم میں شامل ہے اور الا اس کی قوم  
میں شامل ہونے کے بعد نکالنے کے لئے ہے تو معنی یہ ہوگا کہ، نرید قوم کے ساتھ آیا اور  
نہ آیا، یہ واضح تناقض ہے لہذا ایسا تناقض کلام حقتلار سے متصور نہیں ہو سکتا حالانکہ  
قرآن پاک میں یہ استثناء کثیر موجود ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ توح میرا سلام  
پنی قوم میں ہزار برس بغیر پچاس کے ٹھہرے، تو معنی یہ ہو سکتا ہے کہ آپ پچاس سمیت مجھ سے  
ہزار ٹھہرے، اس واضح تناقض سے اللہ تعالیٰ پاک ہے، آگے انھوں نے یہ تک کہا خلاصہ  
کلام یہ ہے کہ مستثنیٰ کا مستثنیٰ میں دخول اور اقا اور دیگر حروف کے ساتھ پھر اس کو خارج کرنا  
فعل یا شبہ فعل کے اسناد سے قبل ہوتا ہے تو اب جاء فی القوم الا نریدا جیسی  
مشلوں میں تناقض لازم نہ آئے گا، کیونکہ اسب معنی یوں ہوا قوم جس سے نرید

خارج ہے میرے پاس آئی، اس لئے کہ غسوب الیہ اگرچہ لفظی طور پر فعل سے مرفوع ہے لیکن  
وجودی طور پر فعل سے مقدم ہے کیونکہ غسوب اور غسوب الیہ اس نسبت سے مقدم ہوتے ہیں  
جو دونوں میں پائی جاتی ہے اور یہ نسبت وہ ہے جس پر فعل دال ہے تو استثناء میں جب  
غسوب الیہ یعنی مستثنیٰ منہ اور الفا اور مستثنیٰ تین چیزیں ہیں تو لازمی طور پر یہ تینوں فعل دال نسبت  
سے پہلے ہوں گے لہذا اب دخول و خروج نسبت سے قبل ہوا تو تناقض نہ رہا۔ (ت)

اقول حاصل یہ ہے کہ لفظ مافی النفس سے تعبیر ہوتے ہیں یہاں اگر یوں ہو کہ متکلم نے اولاً نفی  
عام بن استثناء کی اور جزر اول سے تعبیر کیا پھر اس عام میں سے مستثنیٰ کو نچھایا اور اس پر جزر استثناء  
سے دلالت کی تو صریح تناقض ہے کہ یہ دو حکم تنافی ہوئے لاسالہ کلہ تھا اور یہ موجب جزر یہ اور وہ دونوں نفی  
میں، ایسا سرگز نہیں بکھڑے وہاں صرف حکم واحد ہے متکلم نے ایک مفرد کلی کو کہ مرتبہ لا بشرط شے میں فنا مستثنیٰ  
سے خارج کر کے مرتبہ بشرط لاشئی میں لیا اور اس معیار پر حکم واحد کیا ہے او خال لا والا سے معبر کیا لا حکم  
ہے اور الا قید مسند الیہ کہ اس کے مرتبہ بشرط لا پر دال توبہ لا ہرگز نفی جمیع کے لئے نہیں بلکہ نفی ماورائے  
مستثنیٰ کے لئے تو مافی الذہن یقیناً حق ہے ہاں تعقیر پر دلالت کا وہ اگر نفس کلہ میں نہ ہوتی تو کلام کی  
ترکیب مشہور و معروف کا مسلک میں وارد نہ ہوتا اور فانی کا مسلمان ہونا خود ہی دلالت کرتا کہ یہ کئی شعر  
کے سبب بعض کلام پر اختصار ہے اور مراد یقیناً مجموعہ جیسے بے شک کلام قیہ اور لہن تہا کہتے ہیں اور مراد  
شورۃ کافرون و پارۃ چہارم، مسلمان اگر انہت الرمیۃ البقل (موسم ہمارے سبزہ اگایا۔ ت) کے  
توسس کا اسلام ہی تجز پر قرینہ ہے، اس سے یہ گمان کہ اس نے خود فصل بہار کو سبزی کا خالق مانا ہے  
ہرگز مسلم عاقل کو نہیں ہو سکتا کما نصوا علیہ و صرح بہ فی الفتاویٰ الحبریۃ و غیرہ (جیسا کہ میں  
پر علمائے تصریح کی ہے اور فتاویٰ خیریہ وغیرہ میں یہ تصریح موجود ہے۔ ت) نہ کہ یہاں نفس کلام میں محض صحیح  
کی صاف تصریح موجود کہ مصرع دوم میں صاف توحید تائی اور یہی اول سے مراد ٹھہرائی، اگر معاذ اللہ  
نفی مطلق ہوتی توحید کب رہتی قطعیل ہوتی، توحید تو ایک کاثبات ہے نہ کہ معاذ اللہ عام نفی تام، تو ثبات  
ہوا کہ اس پر حکم الحاد اگر از قبیل کل انا ویتدرشح بعا فیہ، ہر برتن وہی کچھ باہر پھینکتا ہے جو اس  
میں ہو۔ (ت) نہ ہو تو جزوی خالص ہے۔

لا جرم جامع العنصرین فصل ۳۸ میں ہے،

من قال لا الہ الا اللہ و اس ادا ان يقول الا اللہ جس نے لا الہ کہا الا اللہ ارادہ کے وجود نہ کہہ

ولم یقدر لایکفر لانه عقد علی الایمان  
سکا تو وہ کافر نہیں کیونکہ اس نے ایمان کے  
ادارے سے یہ کہا (ت)

اسی طرح خزائنہ الفقیین میں ہے : آشاعنه انی لایکفر (اسی کے عدم کفر کو ترجیح حاصل ہے)۔  
سی طرح فتاویٰ برازیہ و شرح طحقی الابحر میں ہے ، ہاں شاعر نے اسی اقتدار میں تقصیر ضرور کی ، علی  
قربان تک فرماتے کہ اس کا مد طویل نہ کرے کہ صورت نفی سے جلد جانب تصریح اثبات منتقل  
ہو جائے اس نے اتنی دیر کی کہ صورت نفی مصرع اول میں رکھی اور تصریح اثبات چھ لفظوں کے فاصلہ  
سے مصرع دوم میں اسے یوں کہنا تھا اشہد ان لا الہ غیرہ ہے اس پر نقض

اسی طرح بکر شنی کے شعر مذکور پر اعتراض جمل فاضل یا عناد واضح ہے جب الوطن من الایمان (وطن  
کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ت) نہ حدیث سے ثابت نہ ہرگز اس کے یہ معنی ، امام بدر الدین رزکی سے  
اپنے جزر اور امام شمس الدین محمد سخاوی نے معاصد حسنہ اور امام حاتم الخفاف جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور  
میں بالاتفاق اس روایت کو فرمایا ، لم اقف علیہ (میں اس سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ ت) امام سخاوی  
نے اس کی اصل ایک اطراپی مدوی اور حکیمان سند کے کلام میں بتائی کہما انفسهم بالرجوع الیہ (جیسا کہ اس  
کی طرف رجوع سے ظاہر ہے۔ ت) اور عروہ بل نے قرآن شیم میں اپنے بدوں کی کمال مدح فرمائی جو اللہ  
رسول جل و علا و علیہ السلام کی محبت میں اپنا وطن چھوڑی ، یا رو دیار سے نہ موڑی ، اور ان کی  
سخت مذمت فرمائی جو جب وطن لئے بیٹھے رہے اور اللہ و رسول کی طرف مہاجر نہ ہوئے ،

قل اللہ تعالیٰ ان الذین توفقہم الملتکة  
ظالمی انفسہم قلو اقم کتم ق لو اکنت  
مستضعفین فی الامر من قالوا اللہ تکف  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، بیشک طائفہ جن کی جان نکالتے ہیں  
اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے نہ تھے  
کہتے ہیں تم کا ہے میں تھے کہتے ہیں ہم اس بستی میں

عنه وهكذا فی الاصل لعلة "انه"

- ۱۔ جامع الفصولین الفصل الثامن فی مسائل تکفیر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲۹۸/۲  
۲۔ مجمع اہل شرع طحقی الابحر باب المردة دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۸۹/۱  
۳۔ الدر المنثور فی الاحادیث المشہرة حروف الخاء حدیث ۸۹ المکتب الاسلامی بیروت ص ۱۰۰  
۴۔ المعاصد الحسنہ للسخاوی حدیث ۳۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۰۹  
۵۔ الدر المنثور فی الاحادیث المشہرة حروف الخاء حدیث ۸۹ المکتب الاسلامی بیروت ص ۱۰۰

ارض الله واسعة فها جردا فيها فاو ليدك  
 ماؤهم جهنم وساءت مصيرا ۝ الا  
 المستضعفين من الرجال والنساء والولدان  
 لا يستطيعون حيلة ولا يهتدون سبيلا ۝  
 فاو ليدك حسى الله ان يعفو عنهم وكان  
 الله عفوا غفورا ۝ ومن يهجر في سبيل  
 الله يحد في الامراض من عا كثر وسعد ومن  
 يخرج من بيته مهاجرا الى الله ومن سوله ثم  
 يدركه الموت فقد وقع اجرة على الله وكان  
 الله غفورا رحيما ۝

مکروز و دبائے ہوئے تھے، فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ  
 کی زمین (مدینہ طیبہ) گنجائش دے گی نہ تھی کہ تم وطن  
 چھوڑ کر اس میں جا رہے ہو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور  
 کیا ہی بڑی پلٹنے کی جگہ مگر مکروز اور عورتیں بچے جنہیں  
 کچھ بنائے نہ بنی نہ راہ ملی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 ان کو معاف فرمائے، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے والا  
 بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں وطن چھوڑ کر اللہ  
 رسول کی طرف ہجرت کرتا ہو اپنے گھر سے نکلے پھر  
 اسے موت آجائے اس کا اجر اللہ کے ذکر کم پر  
 ثابت ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو مدینہ طیبہ کی حاضری پر سب وطن کو ترجیح دیں وہ ظالموں کی طرح ہیں اور جو حب وطن کو خاک بوسی  
 آستان عرش نشان پر تصدی کریں وہ حق مقرر ہیں

قل كل بعمل علم تشاكله فربكم  
 اعلم بعلم الله هو اهدى  
 سبيلا ۝

وہ وطن جس کی محبت ایمان سے ہے وطن اصلی ہے جہاں سے آئی آیا اور جہاں جانا ہے،  
 دنیا میں اس طرح رہو جیسے اجنبی یا مسافر،  
 اور ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی  
 سب کا کارساز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۱۰۰/۶۷	سۃ القرآن الکریم
۸۲/۱۷	سۃ القرآن الکریم
۹۱۲۷	سۃ کثر العمال
۱۷۳/۳	سۃ القرآن الکریم
۱۹۶/۳	مؤسسۃ الرسالہ بیروت



۵۶ مسئلہ از ریاست رامپور مرسلہ مشوق علی صاحب ۷ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ  
 فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر میلاد خواں مجلس میلاد شریف میں مفصلہ تحت  
 مضامین کی نظم یا نثر پڑھتے ہیں :

(۱) میم کی چادر منگھ پر ڈالے احمد بن کر آیا

(۲) شب وصل خدا سے ہی سے کہا تو اور نہیں میں اور نہیں

سے میم کا پردہ کیا پردہ تو اور نہیں میں اور نہیں

(۳) کہیں تیلی بنا، کہیں مچھڑی، کہیں شیریں بنا، کہیں قرآء

چے میم کا پردہ کیا پردہ تو اور نہیں میں اور نہیں

(۴) کہنا ہے یہ تجھ سے خدا دل میں نہ رکھ اپنے خودی تیرے نکمیں طبع پر میری حقیقت ہے گھدی

جب عین وحدت کی صحبت خاص اپنی میں تجھ کو دی من تو شدم تو من شدی من تو شدم تو جاں شدی

تو کس نگویہ بدہ از من دیگر من دیگر تو دیگر

(۵) تریسٹھ برس خدا بکھ اور دینہ کی نگلیوں میں پھر کسی نے نہ پہچانا۔

(۶) تمہ نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

۷ ایک روز حضرت علیہ السلام حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتیمات کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انبیاء! تم کو اپنے مقام سے یہاں تک آنے میں کتنا وقاعدہ  
 ہوتا ہے، عرض کیا: حضور دستار مبارک کا بیچ تمام نہیں فرماتے پائیں گے کہ غلام اپنے مقام

یہاں حاضر ہو جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں سے تو کو حکم ملتا ہے وہاں پر وہ پڑا ہے جاؤ اس کو اٹھا کر دیکھو، اور حرا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستار مبارک نبی سے فرمانا شروع کی، جبریل علیہ السلام نے مقام مذکور پر پر وہ اٹھا کر دیکھا تو حضور پر شکایہ ہر فرما رہے ہیں پھر زمین پر آکر اسی طرح پر شکایہ ہر فرماتے ہوئے دیکھا، اسی استعجاب میں چند مرتبہ آئے گئے، حیران ہو کر عرض کیا کہ حضور! پھر مجھے کیوں دوڑایا جاتا ہے جب یہاں بھی آپ اور وہاں بھی آپ، اور مثل ان کے، لہذا ایسے مضامین کا پڑھنا اور سننا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ کسی سے اس بار میں جھڑا تھو نہیں ہے، اپنا عقیدہ صاف کرنے کی غرض سے یہ تکلیف دی جاتی ہے۔

### الجواب

(۱) اگر آیا کی ضمیر حضرت عزت عز وجلالہ کی طرف ہے تو بیشک عوام کا ایسا بلکہ صریح کلمہ کفر ہے اور اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے تو حضور بیشک احد و احمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دونوں حضور کے اسمائے طیبہ سے ہیں اور معنی یہ کہ حضور منکر ہر شے بن احدیت ہیں تجلی احدیت حضور کی عبدیت میں جوہر گر ہے، اگر ہم کہہ لیں کہ طوق و کمر پرستش ہے سارنہ ہو تو عالم میں کوئی دیکھنے کی تاب نہ لاسے پھر بھی ایسے لفظ سے بچنے ہی کا حکم ہے کہ قوام کا دس ایسی دقیق توحید کی لاف نہ جائے گا اور ان کے فساد عقیدہ یا اس بات کا موجب ہو گا کہ وہ قائل کو کراہ جائیں، حدیث میں ہے،

ایاک وما یعتقدونہ فانت الحیدر لا یعتقد براہس شتی سے بچ جس پر معذرت کرنی پڑے، اور خیر میں معذرت نہیں کرنا پڑتی (ت)۔

دوسری حدیث میں ہے، ایاک وما یستوالاذن (براہس شے سے بچ جسے کان بڑا بنیں - ت) تیسری حدیث میں ہے، احدثوا الناس بما یعرفون (لوگوں سے وہی بیان کرو جو ان کیسے معرفت ہے۔ ت) چوتھی حدیث میں ہے،

ما انت بمحدث قوم احدیث لا تبلفہ عقولہم، الاکان لبعضہم فتنة۔ جب کوئی کسی قوم کو ایسی بات بیان کرے گا جہاں تک ان کی عقل کی رسائی نہیں تو وہ ان میں فتنہ کا سبب بنے گا

۱۔ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۳۱۶/۴

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابو العادیۃ ۶۶/۲

۳۔ کنز العمال حدیث ۲۹۳۱۸ موسسة الرسالہ بیروت ۲۴۸/۱۰

۴۔ صحیح مسلم باب النہی عن الروایة عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۹/۱

ف۔ اصل میں اسی طرح ہے مگر آنحضرت کا خط نہیں اس لئے ناقل سے عافیتا سہرہ ہوا۔

(۲) یہ اللہ عزوجل پافتر ہے اور اس کا ظاہر کفر،

وقد قال الله تعالى: فما يعترف الكذب  
المدین لایؤمنون لہ

(۳) بل ہر کفر ہے۔ اور اس کا معتقد زندگی، عوام کو ایسا لغوہ کفر کا کھلا راستہ ہے، عوام سے مراد وہ ہیں کہ مقام حقائق تک نہ پہنچے اگرچہ علماء کڈتے ہوں اور ان سے بدتر وہ مسخر گاہ شیطان کہ جاہلی ہیں اور علم حقائق کے مدعی

(۴) فارسی شعر حضرت امیر خسرو قدس سرہ العزیز کا عاشقانہ غزل میں ہے اسے یوں نصت شریف میں لے جانا اور طلم الہی ٹھہرانا اور اللہ و رسول میں یوں اتحاد ماننا بلکہ حضور کو جان اور اللہ کو تن جہاننا یہ صریح کفر و ارتداد ہے۔

(۵) اس کا ظاہر بھی کلمہ کفر ہے،

و وقوع مثله فی کلام اللہ و کلام رس سولہ  
کما یدکر من التوراة جاء اللہ من طور سیناء  
واشرق من صاعیر واستعن من فرار  
و حدیث یا موسیٰ کنت مریضا فلعن تعدنی  
کنت جائعا فلعن تطعمنی

وامثال ذلک لایکون سند الجواز

فلیس للعبد ان یتحدی طومرہ و علیہ  
اتباع المحکمات دون ما تشابه منه۔  
بڑھنا چاہئے بندے پر محکمات کی اتباع لازم اور مشابہات سے بچنا لازم ہے۔ (ت)

(۶) پچھلا مصرع تو صحیح ہے اور پہلے کا نصت اخیر بھی یوں صحیح ہے کہ کرنا بنانے پیدا کرنے کو کہتے ہیں،

گفتن آں روز کہ ایں گنبدینا می کرد

گفتن ایں جاہ جاہاں میں تو کے داد حکیم

لہ القرآن الکریم ۱۶/۱۰۵

۵۲

فت۔ اندازہ سے بنایا اصل میں بیاض ہے۔

(میں نے اسے کہا کہ یہ جہاں نما جام تجھے حکیم نے کب دیا؟ اس نے کہا کہ جس دن اسی نے یہ گنبد (آسمان) بنایا۔)  
یعنی اللہ عزوجل نے حضور کی مصطفائی پیدا کی حضور کو یہ مرتبہ بخشا البتہ نصف اول بہت سخت  
ہے اس میں تاویل بعید یہ ہے کہ خدائی مخلوقات کو کہتے ہیں صراط  
ساری خدائی اک طرف فضل الہی اک طرف

اور خدائی کی پیدائش بطیفیل حضور سیہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا الموالیک  
لہما خلقت الدنیا (اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔ ت) حضور نعم  
وجود اصل جو ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو نسبت مجاز ہے جیسے انبت الربیع المعقل بہار نے  
سبزہ اگایا۔ وقل اللہ تعالیٰ مما تبنت الاسراف (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، زمین کی اگائی ہوئی  
چیزیں۔ ت) اگائے والا زمین کو فرمایا، مگر حق یہ ہے کہ ایسی تاویل نہ لفظ کو کفر یہ ہونے سے  
بچائے نہ قائل کو اشد حرام کے ارتکاب سے، بہار و زمین غیر ذوی العقول پر قیاس نہ ہو گا اور  
رد المحتار میں ہے،

مجرد ایہام المعنی المعال کاف فی منع کے لئے محض محال معنی کا ایہام ہی کافی  
المنع یتہ ہوتا ہے۔ ت)

(۷) یہ روایت محض کذب و باطل و مردود و موضوع و افتراء و اختراع ہے قاتل اللہ  
واضعہا (اللہ تعالیٰ ایسی روایت گھڑنے والے کو برباد کرے۔ ت) اور اس کا ظاہر سخت  
کفر ملعون ہے، ایسے تمام مضامین کا پڑھنا سنا سب حرام ہے۔ واللہ سبحنہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹ از رام پور مرسلہ معشوق علی صاحب ۷ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر میلا و خواں میلا و شریعت میں اس نظم کو پڑھتے ہیں،  
۱ اٹھا کریم کا پرہ سب ادا اللہ کہتے ہیں احد میں یم کو ضم کر کے صلی اللہ کہتے ہیں  
۲ ظہور ہو کر کے دنیا میں یہ فرمانا کہ بندہ ہو تو سب ناشوت میں حضور رسول اللہ کہتے ہیں  
۳ ہوئے ملکہ جب جب نبی ملکوت میں پہنچے وہاں سب دیکھ احمد کو ظہور اللہ کہتے ہیں

۱۔ انوار الحرمۃ باب فضائل النبی حدیث ۱۸۰ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۲۶

۲۔ سرار المرفوعہ فی اخبار الموضوع حدیث ۵۵۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۱۹۴

۳۔ القرآن الکریم ۶۱/۲

۴۔ رد المحتار کتاب المحظور والایاتہ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۲/۵

- ۴ جو پہنچا مرتبہ جبروت میں مسجود عالی کا  
۵ اہست مرتبہ لاہوت کجھ ذات احمد کا  
۶ خدا فرمائے گا عشر میں بخشاؤں تم اب احمد  
۷ نزول ازنا عروج حضرت کا کچھ حقیقت سے  
۸ تو اس جیم مظهر کو وہ فوراً سدھکتے ہیں  
۹ سب اس مرتبہ میں آنحضرت کو ملین گئے ہیں  
۱۰ گنہ گاران امت کو شفیع اللہ گئے ہیں  
۱۱ خدا پچھپان کو سب حسن سدھکتے ہیں

### الجواب

ان اشعار کا پڑھنا حرام حرام سخت حرام ہے، ان میں بعض کلمہ کفریہ ہیں اگرچہ تاویل کے سبب قائل کو کافر نہ کہیں اور بعض موبہم کفر ہیں، اور یہ بھی حرام ہے۔ رد المحتار میں ہے،  
مجرد ایہام المعنی المحال کاف فی منع کے لئے محض محال معنی کا ایسا سام ہی کافی المنع بلہ ہوتا ہے۔ (د)

ہاں بعض جیسے شعر چارم و ششم ایہام کفر سے خالی ہیں پھر بھی ششم میں مصرعہ دوم "گنہ گاران امت" کو حضرت عزت کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں اور چارم میں مسجود کا لفظ مناسب نہیں، ہاں شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں،

ہزاران ہزار عاشق برآستانہ او، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مبارک آستان پر سجدہ کرتے ہیں اور یہ مرتبہ جس کو بھی  
عطا کیا ہے وہ اس محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طفیل ہے، اولیائے امت میں سے جس کو اس محبوبیت سے حق ملا ہے وہ مخلوق کے سجدہ محبوب ہو گئے مثلاً حضرت غوث اعظم، سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما (مخلصاً) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از ناگور مارواژ دکان سید محمد صدیق سید علی محمد سوداگران مرسلہ حضرت امام کویری رحمہ اللہ ۱۳۲۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ہمارے سرورِ عالم کا مرتبہ کوئی کیا جانتے  
خدا سے ملنا چاہیے تو محمد کو خدا جاننے

یہ شعر عام طور پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل میلاد میں پڑھنا درست ہے یا نہیں

### الجواب

اس شعر کا ظاہر صریح کفر ہے اور اس کا پڑھنا حرام ہے اور جو اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہو یقیناً کافر ہے، ہاں اگر بقرینہ مصرعہ اولیٰ یہ تاویل کرے کہ خدا سے ملنا چاہیے تو یوں سمجھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ کو اللہ ہی جانتا ہے تو یہ معنی صحیح ہیں، مگر ایسا مہم لفظ بولنا جائز نہیں، رد المحتار میں ہے،

مجبور ایہام المعنی المحال کانت منہ کے لئے محض محال معنی کا ایہام ہی کافی فی المنعینہ واللہ تعالیٰ اعلم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)  
ملاحظہ از جوہر و چہرہ مار و اثر مرسلہ قاضی محمد عبد الرحمن صاحب تخلص بہ طالب مدرس درجہ اول سرور اسکول ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ

حضرت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۱۹ء سر رواں بروز یکشنبہ جوہر و چہرہ میں مشاعرہ تھا، مصرع طرح ہو چکا، "شب عاشق سحر نہ ہو جائے" نمبر ۲ پر ایک غزل نعتیہ پڑھی گئی جس کا مطلع یہ ہے،

نعت خیر البشر ہو جائے

دل حقیقت نگر ہو جائے

کیا حضور! یہ مطلع نعت میں ٹھیک ہے؟ اس کا قائل کتا ہے کہ آپ کے دیوان میں بھی اس قسم کا کوئی شعر ہے مگر وہ شعر دیوان میں دکھاتا نہیں اور خاکسار کے پاس دیوان ہے نہیں، لہذا متکلف ہوں کہ اس میں جو کچھ اترتی ہو جواب سے سرفراز فرماؤں۔

### الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہ مطلع سخت باطل و ناجائز ہے کہ اس میں نعت اقدس سے ممانعت ہے اور نعت اقدس ائمہ فرائض ایمان سے ہے، اس سے ممانعت کس حد تک پہنچتی ہے، اگر

تاویل کی جگہ نہ ہوتی تو حکم بہت سخت تھا، فقیر کے دیوان میں اصلاً کوئی شعر اس مضمون کا نہیں، واللہ الحمد وھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲ از شہر دہلی پہنچنے مسجد عمریہ شاہ مرسلہ محمد عبدالکیم صاحب ۹ شعبان ۱۳۲۴ھ حضور! مندرجہ ذیل اشعار کے متعلق یہاں کے مولویوں نے یوں کہا ہے کہ اس کا جواب کوئی ابن اللہ دے گا، لہذا اس کا جواب حضور ہی دیں گے، اشعار:

۱ چرخش گفت سہول فرخندہ فال کرم از خدا پیش بودم سال

۲ من آن وقت کردم حسد را سحر کہ ذات وصفات خدا ہم نہ بود

### الجواب

دوسرا شعر ایسا مشکل نہیں، نبود سے نہ نفی مطلق مقصود نہ مفہوم کہ نفی مقید بوقت سجدہ یعنی جس وقت میں نے سجدہ کیا اس وقت میں ذات و صفات نہیں اور یہ حق ہے کہ ذات و صفات الہی وقت و زمانہ سے متغیٰ ہیں وہ کسی وقت میں نہیں وقت سے پاک ہیں جیسے کسی مکان میں نہیں مکان سے پاک ہیں، زمان و مکان سب حادث ہیں اور ذات و صفات الہی قدیم، جب زمان و مکان نہ تھے ذات و صفات ان سے جدا تھیں، ایسے ہی اب بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

پہلے شعر میں از خدا لفظ پیش سے متعلق ہیں جلد دوم سے، اور پیش کا متعلق از میں محذوف ہے، جیسے عربی میں کہ قبل فی اھت مشفقین یعنی قبل ہذا اردو میں پہلے کہ چکا یعنی اس سے پہلے، یوں پیش بودم یعنی پیش از میں، اس کا اشارہ حالت موجودہ کی طرف ہے یعنی عالم اجساد میں ہونا، اور سال سے مراد زمانہ محمد کہ یہاں ہزار سال ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ میں اس عالم اجساد میں آنے سے دو ہزار برس پہلے خدا کی طرف سے وجود رکھتا تھا، موجود تھا، اور یہی حق ہے۔ حدیث میں ہے،

ان الله تعالى خلق الامم واح قبل الاجساد ان الله تعالى نے رُوحیں جسموں سے دو ہزار برس بالنفی عام کیے۔

با ایں ہمد دونوں شعر موم معنی کفر ہیں اور ان کا اطلاق سمیت اشد حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۶۳ از شہر دہلی محلہ سہسوائی تونہ متصل مسجد حبیب شاہ مسطور یہاں وقت حسین طاب علم ۹ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ کیا فرماتے ہیں علمائے شریعہ در باب اس شعر کے لغت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دہونہ؟

لہ القرآن الکریم ۲۶/۵۲

لہ القوائد الجمرہ مناقب المفسر الاربعہ الخ حدیث ۹۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۲  
الموقعات لابن جریر حدیث ۵۰ دار الفکر بیروت ۲۰۱/۱

۵۔ کردن مہمانی عشق محبت

جگر کے کوفتے دل کے پسندے

( جگر کے کوفتے اور دل کے کباب بنا کر عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مہمانی کرنا۔ )

(۱) آیا قابلیتِ نعت اور مولود خوانی کی رکھتا ہے یا نہیں؟

(۲) انسان کا گوشت حلال ہے یا حرام؟

(۳) کسی مقدس شخص کی مہمانی میں یا اس کے عشق کی مہمانی میں انسان کا گوشت پیش کر سکتے ہیں یا نہیں؟

### الجواب

انسان کا گوشت انسان پر حرام ہے عشق پر حرام نہیں وہ ایک آگ ہے کہ ماسوائے محبوب کو  
بعد دیتی ہے، گوشت گھلانا اس کا پہلا فعل ہے، ولہذا سریت میں فرمایا:

ان الله يبعث المحب والسمين لہ

شعر میں مہمانی عشق ہی کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دانتہ تو نے اعلیٰ

مسئلہ از شہر کمنہ بریلی مسلولہ قاسم حسین دھوی مصطفیٰ ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ منہ رجب ذیل اشعار آیا کف میں داخل ہیں اور ان کا  
لکھے والا کافر ہے یا نہیں؟ دلاور حسین میلہ دفران نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک عالم مجدد نے نیے  
شاعر کو کافر فرمایا ہے اور تحریری فتویٰ میرے پاس موجود ہے اگر اسی نے جھوٹ بولا اور ایک مسلمان پر  
کفر ثابت کرنے کے لئے ایک بزرگ پر اتہام رکھ کر ایسے غلط لفظ کے تو کیا وہ کافر ہونے سے بری ہو سکتا  
ہے یا نہیں؟ اشعار یہ ہیں:

۱۔ جوشِ گرم پر بھر ہے دیکھو یہ الٹی لہر ہے ہم بجولے بیٹھے ہیں انہیں ان کو ہماری یاد ہے

۲۔ ہے ہم سے غلاموں کا کعبہ تو در آفت اقدس مبارک کرے سجدے کا ادا کرنا

### الجواب

حاشا ان میں کوئی بات کفر تو کفر گمراہی کی بھی نہیں، ممکن کہ اور اشعار کی نسبت فتویٰ ہو اور  
دلاور حسین نے بے علمی کے سبب ان کے مضمون کو دیسا بی گمان کر کے یہ کہہ دیا ہو، بہر حال جاہل کو احکام



شرع خصوصاً کفر و اسلام میں جرأت سخت حرام ارشادِ حرام ہے کوئی ہو کہے یا شد، واللہ تعالیٰ اعلم  
 مسئلہ از مراد آباد محلہ شیدی سرائے مرسلہ صاحب ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا یہ شعر ہے،

سکھی پاپ کی گٹھری تو سیس و حری کہیں روزں جاویں سا آہری  
 کتے جا کے بروں کہاں ڈوب مروں سیاں گیا شراوت سپہ  
 اس میں سام بری جو خدا کا نام رکھا ہے سو یہ عمرو کے نزدیک کفر ہے آیا یہ قول عمرو کا صحیح ہے یا نہیں؟

### الجواب

جاہل امت نادان شاعرے جو ہندی زبان کی نظم کہی اس میں معبود برحق عز وجلاد کی طرف انھیں  
 لفظوں سے کنایہ کیا جو ہندی میں مستقل ہے ایسے کلام اسی قبیل سے ہوتے ہیں، جیسے حضرت مولوی قدس  
 سرہ المعنوی فرماتے ہیں،

خوشتر آن باشد کہ بستہ دلبران گفتم آید در حدیث دیگران

(وہ خوش بخت ہے جو دلبروں کے ازاد سروں کی زبان سے کہتا ہے۔ ت)

اولیاء اشعار میں قہر و ستمی باندھتے ہیں اور مطلب سعدی دیرست، ذکر معاذ اللہ رب عروہ و ہل  
 کو ان ناسوں سے تعبیر کیا بلکہ وہی گفتم آید در حدیث دیگران۔ سید العالیہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ  
 فرماتے ہیں،

ان مجنون بنی عامرکان من اجباء اللہ	حضرت بمنون بنی عامر اولیاء سے تھے عشقِ لیلیٰ کو
قہانی ستر شائہ بجنونہ بلیسلیٰ نقلاً	پردہ کر رکھا تھا امام زرقانی نے شربہ الموابہ شریفیہ
الزرقانی فی شرح المواہب الشریعہ عن	میں روضۃ العاشق لیس قیم سے اسے نقل کر کے
روضۃ العاشق لابن القیم واستغفرہ	غریب کہتا۔ ت)

سیدی ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو یہ شعر پڑھے مٹا،

اسأل عن سلی فہل من مخیر یكون له علم بہا این تنزل

میں سلی کو پوچھتا ہوں ہے کوئی بتائے والا کہ وہ کہاں اترے گی، فرمایا واللہ ہا فی الداسین

سے مثنوی مولوی معنوی دفتر اول بڑی بادشاہ طیب غیب پر سرسپارہ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۸

عہدہ مخبر خدائی قسم دونوں جہان میں کوئی اس کی خبر دینے والا نہیں۔ سیدی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوئے سوئے گھبرا کر دتے ہوئے اُٹھے اور فرمایا کہ ابھی مجھ سے رب عزوجل نے خواب میں فرمایا: ابوسعید تویسلی و سلی کے شعائر سننا اور ان کے مضامین کو مجھ پر محمول کرتا ہے، اگر میں نہ جانتا کہ تُو مجھ کو دوست رکھتا ہے تو وہ عذاب کرتا کہ نہ کیا ہوتا۔

ہمس زبان ہندی میں معبود برحق کے اسما سے ہے، جیسے ایشور، اور بظاہر اس میں کوئی معنی محال نہیں جیسے س آء میں ہیں کہ ہر چیز پر رہا ہونے اور سرایت و حلول پر دلیل ہے، اور سیام کنہیا کا نام نہیں اس کا وصف اس سے کرتے ہیں کہ وہ سیر فام تھا اور سیام سیاہ کو کہتے ہیں، اور صوفیہ کرام فرماتے ہیں، تجلی ذات بحت کا رنگ خالص سیاہ ہوتا ہے۔ شاعر نے بڑی خطا کی بہت بُرا کیا اس پر تو بہ لازم ہے، مگر حکم کفر غلو و غلط ہے۔

لا یخرج العبد من الایمان الا بحود ما  
ادخله فیہ سواء صرح بہ او جحد و  
جحد الجحود و هذ احتیاج عند  
العنود، والیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم  
بالحق۔

مسئلہ ۶۹ از موضع خورد مسوڈاک خانہ بہ دسرانے ضلع بارہ بنکی مسئلہ سید صفدر علی صاحب  
۲ صفر ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ اس شعر کا شاعر اور قائل شرعاً کیسا ہے و حوذا: یہ

نہ مرجھو کا نہ رکہ روزہ نہ جا مسجد نہ کر مسجد  
وضو کا توڑ کر کوڑہ شراب شوق پیتا حب

(۲) بے نمازی کو نہ جسا نو دیندار پیر ہو یا ہو مرید با بکار

الجواب

(۱) یہ شعر کفر ہے۔ (۲) یہ شعر تمذیبک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** انتظام علی خاں صاحب چھتہ شیخ بنگلہ زیر جامع مسجد دہلی ۸ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ  
شعر اندرونی غزل نعتیہ مصنفہ اکبر خاں مرثیہ : ۵

عجب کھیل کھیلے عجب روپ پڑے زمانہ میں بہرہ پیاہن کے آیا  
اس قسم کے شعر حضور کی شانی کے خلاف ہیں کہ نہیں، اور ایسے شعر محافل میلاد شریف حضور سرور عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم میں پڑھنا چاہئے کہ نہیں "اللہ اللہ گفتہ اللہ می شوی" اس سے مراد لی ہے کہ نمک میں  
ملی شے نمک ہو گئی، جو خدا میں ملا وہ خدا ہو گیا، یہ شعر قابل اعتراض ہے کہ نہیں، اور مہر عسہ بالا  
"اللہ اللہ گفتہ اللہ می شوی" سے مراد اور مطلب کیا حاصل ہونا چاہئے؟

### الجواب

بہرہ پیتے والا شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہینوں پر مشتمل ہے، کھیل کھینا  
روپ بدلنا کہنا ہی توہین تھا، مصرع دوم نے کفر پر جسٹری کر دی والیعا ذی اللہ تعالیٰ، یہ کہنا کہ  
جو حشہ ایسے ملا وہ خدا ہو گیا کفر ہے، اس مصرع سے احتراز لازم ہے، مراد یہ ہے کہ فنا فی اللہ  
می شوی، واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** ازمار بہرہ مطہرہ صلیح آید خافضہ برہانہ مسلولہ والا حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی

سید محمد میاں صاحب قادری دامت برکاتہم ۲۰ رجب ۱۳۳۹ھ  
حضرت مولانا المعظم والمکرم والمحترم دامت برکاتہم العالیہ، پس از تسلیم مع التحظیم والاستکرام  
معروض خدمت، جناب مولوی حسن رضا خاں صاحب مرحوم کے نگارستان لطافت میں ان کی ایک  
غزل میں ان کا ایک شعر یہ ہے : ۵

شب اسری کے دولہا پر نگہ نہ ہونے والی تھی  
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

یہ شعر ان کے دیوان ذوق تحت "میں بھی موجود ہے جس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اتنی جانوں کے  
بنانے سے غرض یہ تھی کہ شب اسری کے دولہا پر ان کی پنچاورد کی جائے حالانکہ افعال مولیٰ عز وجل  
معلل بالا غرض نہیں ہوا کرتے اس کا حل مجھے مطلوب ہے۔

### الجواب

والا حضرت عظیم البرکت دامت برکاتہم العالیہ، تسلیم مع التحظیم، یہاں طرز ادا دو ہیں : اول ہم  
نے یہ کام ذید کے لئے کیا دہرہ ہیں کیا غرض تھی۔ دوم اور کیا غرض تھی، اول میں اپنی غرض کی نفی مطلق ہے

اور ثانی میں اس غرض کا اثبات اور غرض دیگر کی نفی، شعر میں طرزِ اولیٰ ہے نہ کہ دوم، تو اس میں مطلقاً نفی غرض ہے۔ بیان اس کا یہ ہے کہ فعل اختیاری کے لئے مصلحت یا غرض ضرور ہے ورنہ جھٹ ہوگا اور مولیٰ تعالیٰ عبث سے پاک ہے، اس کے افعالِ مصالح سے مخلوقیں اور اغراض سے منزہ، وہ مصالح بھی راجع بعباد ہیں، مولیٰ تعالیٰ مصلحت و مفسدت سے پاک، خارج مرحوم مصلحت کا اس میں حصہ کرتا ہے،

لحدیث خلقت المحق لا عرفہم کرامتک و اس حدیث کی وجہ سے کہ میں نے مخلوق اس لئے  
منزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا پیدا فرمائی تاکہ میرے ہاں جو آپ کا معنی م و  
مروا ابن عساکر عن سلمیٰ فارسی۔ شرف ہے اسے وہ جان لے، اور اگر آپ جوتے  
تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔ اسے ابن عساکر نے حضرت سہمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (ت)  
تو عرض کرتا ہے کہ مصلحت یہ تھی ورنہ کیا کوئی غرض تھی کہ اگر غرض و مصلحت دونوں نہ ہوں تو عبث  
لازم آئے، اور وہ محال ہے، لیکن مولیٰ تعالیٰ غرض سے پاک ہے، لاجرم یہی مصلحت تھی وہو تعالیٰ علیم۔

رسالہ

## مُبْحَنُ السُّبُوحِ عَنْ كَذِبِ عَيْبِ مَقْبُوحِ (کذب جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے)

مسئلہ از ابو محمد صادق علی مداح عفی عنہ گزشتہ مکتبہ سیری از میرٹھ بالائے کوٹ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین در بارہ مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ جس کا اعلان  
تقریری و تقریری علمائے گنگوہ و دیوبند اور ان کے اتباع آج کل بڑے زور شور سے کر رہے ہیں، تحریراً  
کتاب ”براہین قاطعہ“ میں کہ مولوی غلیل انبلیسی کے نام سے شائع کی گئی، جس کی لوح پر لکھا ہے ”ابامر  
حضرت چنین و چنان مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی“ اور خاتمہ پر ان کی تقریظ پائیں الفاظ سہ ہے،  
”احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا، الحیٰ ذکر جواب  
کافی اور حجت والی ہے اور مصنف کی وسعت نور علم اور فصاحت و کمال و فہم پر دلیل واضح، حق تعالیٰ اس تالیف نفیس  
میں کرامت قبولیت عطا فرمائے اور مقبول مقبولین و معمول عاملین فرمائے“ (ملفوظات) جس سے ثابت کہ گویا کتاب  
ہی تالیف ان کی ہے، صفحہ ۳ پر یوں مکتوب ہے: ”امکان کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدیم  
میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف و عید آیا جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے، اهل يجوز الحلف في الوعيد و طاهر

ما فی الواقع والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازہ (کیا خلف وعید جائز ہے، موافق اور مقاصد سے یہی واضح ہوتا ہے کہ اشاعہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ ت) پس اس طعن کو تا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تنبیہ کرنا محض ظاہری اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے، انتہی مطلقاً۔ تفسیر پر مبنی ناظر حسن دیوبندی مدرس اول مدرس عربیہ نیر محمدی مسجد کوٹ پر بلند آواز سے چند مسلمان میں کہا کہ ہمارا تو اعتقاد یہ ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ ہوئے مگر بول سکتا ہے، ہمیشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیجے گا تو کسی کا اجارہ نہیں، اور یہی امکان کذب ہے، انتہی

پس ایسا اعتقاد کیسا ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جس کا عقیدہ ایسا ہے، ہمتی بات بتاؤ اچھا اجر پاؤ۔

### الجواب

صبحی ربك رب العزة عبد يعفون، وسلم  
على المرسلين، والحمد لله رب  
الغلیين، الحمد لله المتعال شأنه  
عن الكذب والجبن والفسه  
والهزل والعجز والبخل، وكل  
ما ليس من صفات الكمال المنزه  
عظیم قدرته بکمال قدوسیتہ و  
جہال بیوجیتہ عن وصمه خسوج  
ممکن ادولوج محال، قوله الحق  
ووعده الصادق، ومن اصدق  
من الله قیلاً، وكلامه الفصل  
وما هو بالهزل فببخن الله مبكرة  
واھیلاً، لداته المقدم  
ونعتہ القدر، فلا حادث

آپ کا رب رب العزت ہر اس عیب سے پاک ہے  
جو یہ مخالفین بیان کرتے ہیں، تمام رسولوں پر سلام  
ہو، تمام حمد اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا  
ہے، تمام مد اللہ کے لئے جس کی شان اقدس ہر قسم  
کے کذب، جہل، بے عقلی، غیر سنجیدگی، بخل اور  
ہر اس وصف سے پاک ہے جو اس کے کمال منزہ  
کے خلاف ہے کمال قدوسیت اور جمال سلوحت  
کی وجہ سے اس کی قدرت خروج ممکن اور دخول  
محال کے عیب سے پاک و مجزا ہے، اس کا فرمان حق  
اور اس کا وعدہ سچا اور قول کے اعتبار سے اس سے  
بڑھ کر کون بچا ہو سکتا ہے، اس کا مقدس کلام حق و  
باطل میں فیصلہ کن ہے اور وہ مذاق و شخصیت  
نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح  
سچ صحیح و شام، اس کی ذات بھی قدیم اور صفات

يقوم ولا قائم يحوّل، وكلامه انما صدقة  
انما، فلا الكذب يحدث ولا الصدق  
يزول، والصلاة والسلام على الصادق  
المصدق سيد المخلوق النبي المصطفى  
الاقبال الحق من عند الحق لدين الحق  
على وجه الحق والحق يقول فهو الحق و  
كبه الحق بالحق انزل وبالحق منزل وعلى  
الحق النزول، واشهد ان لا اله الا الله وحده  
لا شريك له حقا حقا، واشهد ان محمدا عبدا  
ورسوله بالحق امره صدقا صدقا، صلوات  
الله وسلامه عليه وعلى آله وصحبه وكل من  
يتبعي ابيه، وعليهم معهم وبهم ولهم  
يا ارحم الراحمين، امين من اية الحق  
امين، قال المصدق لربه بتوفيقه العظيم  
السيد المصطفى احمد رضا المحمدي  
السنّي الحنفّي القادري البركاتي البوليوي  
صدق الله تعالى قوله في الدنيا والاخرة  
وصدق فيه طنه بالعبود والمعرفة، امين،  
انتم هداة الحق و الصواب.

بھی قدیم تو حادث قائم نہیں رہتا اور قائم متغیر نہیں رہتا، اور اس کا  
کلام ازلی ہے اور اس کا صدق ازلی ہے تو اسکے کلام میں کدھ کدھ  
نہیں اور اسکے صدق کو زوال نہیں، صلوة و سلام ہوا اس ذات اقدس پر  
صداق و صدق تمام مخلوق کے سرار نبی، رسول حق کی طرف بلا تباہی  
بطریق حق، دین حق کے لئے حق لانے والے،  
حق کا فرمان ہے کہ حق ہیں، ان کی کتاب حق جو  
حق کے ساتھ نازل کا اور نازل ہوئی اس کا نزول حق پر  
ہوا، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے  
اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ سراپا حق ہے  
میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم اس کے خاص بندہ اور رسول ہیں  
اور ان کو حق و صدق دے کر بھیجا، ان پر اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے صلوة و سلام ہوا، ان کی آل و اصحاب  
اور ان کی طرف سے ہر غسوب پر، ساتھ ہم پر بھی  
ان کی وجہ سے ان کی خاطر ہو یا ارحم الراحمین امین  
آمین الہ الحق آمین، اپنے رب کی تصدیق کرنا  
اس کی عظیم توفیق سے، ہر بڑے وصف سے اپنے  
رب کی پاکیزگی بیان کرنے کا غلام مصطفیٰ احمد رضا  
محمدی سنّی حنفی قادری برکاتی بولیوی کہتا ہے  
اللہ تعالیٰ اس کے قول کو دنیا و آخرت میں سچا  
فرمائے، اور اس کا اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عفو و مغفرت کے حسن ظن کو سچا فرمائے آمین  
اے اللہ! تو ہی حق و صواب کی رہنمائی فرمانے والا ہے۔ (ت)

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بکول وقت رب الارباب، اس مختصر جواب موضع صواب و مزید ارباب ہیں  
اپنے مولیٰ جل و علا کی تسبیح و تقدیس اور اس جناب رفیع و جلال خلیج پر جرات و جسارت والوں کی تسبیح و  
تقدیس کے لئے کلام کو چار تہزیبوں پر منقسم اور ایک خاتمہ پر ختم اور ہر نظر پر ایت عوام و اذاعت اوامام

ایک ضروری مقدمہ ان پر مقدم کرتا ہے۔

تشریح اول میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ارشادات میں جن سے بحمد اللہ شمس و امس کی طرح روشنی  
میں کہ کذب الہی بالاجماع محال اور اسے قدیم سے ارسنت میں مختلف غیر ماننا عناد و مکابره یا جاہلانہ  
خسب ال۔

تشریح دوم میں بفضل ربانی دعویٰ اہل حق پر دلائل قرآنی جن سے واضح ہو کہ کذب الہی قطعاً مستحیل اور  
ادعائے امکاات باطل و بے دلیل۔

تشریح سیم میں امام و بابیر و معلم ثانی طائفہ نجد یہ مصنف فریکوری کی خدمت گزاری اور ان حضرات سے  
ادام باطلہ و ہذیانات عاقلہ کی تازہ برداری کہ یہی صاحب ان حضرات نو کے امام کہیں اور ان کے مریخ و عباد  
ماخذ و غنمی، انھیں کے سخن۔

تشریح چہارم میں جمالات جدیدہ کا علاج کافی اور اس امر حق کا ثبوت والی کہ مسئلہ قدیمہ خلفت  
و حید، اس مسئلہ عادتہ سے منزلوں بعید۔

خاتمہ میں جواب مسائل و حکم فائل و الحمد للہ بحسب السائل۔

**مقدمہ**، اقول، باللہ التوفیق، و بہ الرسول الی ربی، تحقیق مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ  
سبحانہ و تعالیٰ کے سب صفات، صفات کمالی و برودہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس  
سے ممکن نہیں یہاں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا اور صفت کا برودہ کمال ہونا  
یعنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج  
نہ ہو نہ یہ کہ موجود و معدوم و باطل و موجود میں کوئی شے و مفہوم ہے اس کے تعلق کے نہ رہے اگرچہ  
وہ اصل صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو۔

اب احاطہ دوائر کا فقرہ دیکھئے،

(۱) فلاح کبیر جل و علا فرماتا ہے، خالق کل شے فاعل و دہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اسے  
پوچھو۔ یہاں صفت حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات و صفات باری تعالیٰ عز و مجدہ مخلوقیت سے پاک۔  
(۲) سمیع و بصیر جل مجدہ فرماتا ہے، اللہ بکل شے بصیرت و ہر چیز کو دیکھتا ہے، یہ





کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلاً ہے ہی نہیں، وہ نظر

(بقیہ ماسیہ صفحہ گزشتہ)

والمبصر بانہ صفة انلیة تتعلق  
بالبصرات او بالموجودات الخ فما قول  
لا يجب ان يكون اشارة الى الخلاف مل  
اقي ولا بالمبصرات معتمد اعلى بداهة  
تصور لا ثم اسد ف بالموجودات فسرار  
عن صورة الدور، وليس في التعبيرين  
تتاف اصلا فان المبصر ما يتعلق به الا بصاً  
وليس فيه دلالة على خصوصية شئ  
دون شئ فاد ا كانت الابصار يتعشق  
بكل شئ كان المبصر موجود متساوياً  
لعم لما كان ابصارنا الدنيوي العادي  
مختصاً بالهون ونحوه مما يسبق  
الذهن الى هذا المخصوص فا زال  
الوهم بقوله او بالموجودات آتيا  
بكلمة او للتغيير في التعبير، وهذه  
نكتة اخرى للاسراف واما لم يكتف  
به لان ذكر المبصرات ادخل في التميز  
ثم اقول، تحقيق المقام ان  
الابصار لا شئ له ليس حكا لا سادة

عات سے قائم ہے اور تمام سموعات یا موجودات سے  
متعلق ہے ۱۰ اور اللہ تعالیٰ کی بصیرت تعریف یوں کی ہے  
کہ وہ اس کی زلی صفت ہے جو تمام مبصرات یا موجودات  
سے متعلق ہے ۱۱ اقول اس سے متعلق میں کہتا ہوں  
او یعنی یا اسے تعبیر میں ضروری نہیں کہ یہ خلقات کا اشارہ  
ہو بلکہ مبصرات کو پہلے ذکر کر کے اس کے تصور کی مدہست کو  
خبر کیا پھر موجودات کو ساتھ ذکر کیا تاکہ دور لازم نہ لگے  
بلکہ مبصرات و موجودات دونوں تعبیرات میں کوئی منافیات  
نہیں ہے کیونکہ مبصر وہ چیز ہے جس سے ابصار کا نقص  
ہوئے سر کسی شئی سے خصوصیت پر کوئی دولت نہیں ہے  
تو جب ابصار کا تعلق ہر چیز سے ہے تو مبصر اور موجود دونوں  
مساوی ہونے، ان ہماری دنیاوی عادی ابصار پر نگہ  
الوان وغیرہ سے متعلق ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہی  
اس خصوصیت کو اپنا لئے اس لئے نہیں نے مذکورہ  
وہم کے ازالہ کے لئے "او بالموجودات" کلمہ "او" کو  
تعبیر میں اختیار دینے کے لئے لگائے، تو مبصرات کے  
بعد موجودات کو ذکر کرنے کا دوسرا نکتہ ہوا، اور صرف  
موجودات پر اکتفا اس لئے نہ کیا کیونکہ مبصرات کو  
اقتیاز میں زیادہ دخل ہے۔ پھر میں کتابوں صفت م کی  
(باقی بر صفحہ آئندہ)

کیا آئے گا تو نقصان بجانب قابل ہے نہ کہ بجانب فاعل، شرح فقہ اکبر میں ہے :

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

والقدرة والتكوير التي لا يجب فعلية  
جميع العلاقات الممكنة لها بل هو  
من الصفات التي يجب ان تتعلق بالفعل  
بكل ما يصلح لتعلقها كالعلم فعدم البصار  
بعض ما يصح ان يبصره نقص فيجب  
تزيده تعالى عنه كعدم العلم  
ببعض ما يصح ان يعلمه وهدى لا يجوز  
ان يتناهد فيه عزرائل انما الشاغل في  
تعمير ما يصح تعلق الابصار به قامت  
ثبت القصور على الاشكال والالوان والاكوان  
فذلك، وانت ثبت عموم الصحة  
بكل موجود وحب القول بتحقيق عموم  
الابصار ان لا وابد الجميع الكائنات  
القديمة والحادثة الموجودة في  
ان مستها المحققة او المقدرة لها  
عرفت من انه لا يجوز ههنا شئ  
منتظر، لكن الاول باطل للاجماع على  
رؤية المؤمنين بهم تبارك وتعالى  
في الدار الآخرة فكان اجماعا على ان  
صحة الابصار لا تحتص بما ذكر وقد  
صرح صحابنا في هذا المبحث ان مصرح

تحقیق یہ ہے کہ ابصار بیشک ارادہ قدرت اور تکریم صفات  
جیسی نہیں، جن کا تمام ممکنہ تعلقات سے بالفعل متعلق  
ہونا واجب نہیں بلکہ ابصار ان صفات میں سے ہے جن کا  
ممكن اطلاق سے بالفعل متعلق ہونا واجب ہے جیسا کہ  
علم کا معاملہ ہے تو سمی و حیرتی جن کا ابصار ممکن در  
صحیح ہو سکتا ہے ان کا عدم ابصار نقص ہوگا لہذا اللہ تعالیٰ  
کا اس نقص سے پاک ہونا ضروری ہے جیسے علم سے متعلق  
بعض اشیا کا علم نہ ہونا نقص ہے جس سے وہ پاک مزر  
سے یہ وہ معاملہ جس میں دو آراء نہیں ہو سکتیں اب  
صرف یہ بت ہے کہ بصار کا تعلق کن چیزوں سے ہو سکتا  
ہے، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ابصار صرف اشکال والوان و  
اکوان سے ہی متعلق ہو سکتی ہے تو یہی ہوگا، اور اگر ثابت  
ہو جائے کہ اس کا تعلق تمام موجودات سے ہو سکتا ہے  
تو پھر لازماً ابد اتمام کائنات و حادثہ خواہ وہ اپنے زمانوں  
میں محقق ہوں یا مقدر ہوں سب سے ابصار کا تعلق ماننا  
اور بیان کرنا واجب ہوگا جیسا کہ واضح ہے کہ اب کوئی  
چیز انقدر کے مرحلہ میں نہ ہوگی، لیکن پہلی شق باطل ہے  
کیونکہ آخرت میں زمین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رؤیت  
پر اجماع ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ اشکال والوان سے  
پاک ہے) تو ثابت ہوگا کہ ابصار کا تعلق اشکال و الوان  
تعلق نہیں ہے جبکہ ہمارے صحاب نے اس بحث میں تصریح  
(باقی صفحہ آئندہ)

اگر سمرقند و بخارا نے یہ فتویٰ دیا کہ (معدوم) دکھائی نہیں دیتا، امام زادہ صنادید نے کتاب التخصیص کے آخر میں لکھا معدوم کی روایت محال ہوتی ہے، اسی طرح مفسرین نے کہا معدوم اللہ تعالیٰ کے دکھائی دینے کے قابل ہی نہیں، اسلاف اشعریہ اور ماتریدیہ کا بھی قول یہی ہے کہ جو از رویت کی علت وجود ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ ایسا معدوم جس کا وجود محال ہے اس کا کھاتہ رویت باری کا تعلق نہیں ہو سکتا (ت)

ای دونوں اللہ تعالیٰ کے سمیع و بصیر کا تعلق

قد اُفق ائمة سمرقند و بخارا علی انہ  
(یعنی المعدوم) غیر مرنی، وقد ذکو  
الامام الزاهد الصفا فی آخر کتاب  
التخصیص ان المعدوم مستحيل الرؤية، وكذا  
المفسرون ذكروا ان المعدوم لا یصح ان یكون مرئی  
الله تعالیٰ، وكذا قول السلف من الاشعرية والماتریدیة  
ان الوجود علی حوائی الرؤية مع الاتفاق علی ان  
المعدوم الذي یستحيل وجوده لا یعلق به رویتة بحیث  
شرح السنوی حجازیہ میں ہے،

نہم (یعنی سمیع تعالیٰ و بصیر) لا یعلقان

(بقیہ حاشیہ منہر خزائن)

کردی ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رویت کا مدد صرف  
وجود ہے جبکہ کلام کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کو  
دیکھتا ہے جیسا کہ توفیق میں ہے تو ابصار میں تعلیم ہی  
حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد نہ بکل شیء بصیر  
کا اجر اپنے مالک خود پر ہوگا جس میں کسی قسم کی تخصیص  
کا شائبہ نہ ہوگا، یوں تختہ ہونی چاہیے جبکہ اللہ تعالیٰ  
ہی توفیق کا مالک ہے، جو بھی اس تختہ پر یقین رکھے گا  
اس کے لئے صحت صحیح میں بھی عزم کا اجرا آسان  
ہوگا جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، پس  
تکجو، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہر رضی اللہ عنہ (ت)

الرؤية هو الوجود وقد اجمعوا كما في  
المواقف انه تعالى يرى نفسه فتبين ان  
الحق هو التعميم وان قوله تعالى انه  
بكل شيء بصير جاس على صرافة عوالمه من  
دون تطرق تخصيص اليه اصلا هكذا  
ينبغي التحقيق والله ولي التوفيق ومن  
اتفق هذا يسره احرار في السمع بدليل  
كلام الله سبحانه وتعالى فافهم والله سبحانه  
وتعالى اعلم ۱۲ منہر رضی اللہ عنہ

سہ منہر الروض الاثر شرح الفقه الاکبر باب يرى الله تعالى في الآخرة بلا كيف مصطفیٰ ایجابی مصر ص ۸۴

سہ القرآن الکریم ۱۹/۶۷



(۳) قوی قدیر تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے : وہو علیٰ کل شیء قدیرؕ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ یہ موجود و معدوم سب کو شامل، بشرط حدوث و امکان کہ واجب و محال اصطلاحی مفہود ریت نہیں۔ موقت میں ہے : القدیر لا یستند الی القادیر (قدیم کو قادر کی طرف غسوب نہیں کیا جاسکتا)۔ شرح مقاصد میں ہے : لاشی من المستقم بسقدور (کوئی مستقیم معتمدور نہیں ہوتا۔ ت۔ امام یافعی فرماتے ہیں :

جميع المستحيلات العقلية لا تتعلق  
للقدرة بها  
کمز الفوائد میں ہے :

حرج الواجب والمستحيل فلا يتعلقان  
بالقدرة والامرادة بهما  
واجب اور محال خارج ہوں گے ان کے ساتھ  
قدرت اور ارادہ کا تعلق نہیں ہو سکتا۔ (ت۔  
شرح فقہ اکبر میں ہے :

أقصد ان یشتمل بنفس مفهومه خمسة الضدين  
و قلب المحققين و اعدادهم القديم و هذا لا يدل  
تحت القدرة القديمة  
اخری دو وجہ : نفس مغیر کے اعتبار سے متضاد ہونے کا ضیق ہونا، حقائق میں طلب، قدیم کا معدوم ہونا۔ یہ قدرت قدیم کے تحت داخل ہی نہیں (ت۔

(۴) علیم خیر عز شانہ فرماتا ہے : وہو بکل شیء عذیمؕ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ یہ کلیہ واجب و ممکن و قدیم و حادث و موجود و معدوم و مفرد و موزون و غرض ہر شئی و مفہوم کو قطعاً محیطا جس کو اس کے سے اصلاً کچھ خارج نہیں، یہ ان عموماً سے ہے جو علوم قضیہ ما من عام الا و قد خص منه البعض

سہ القرآن الکریم ۳/۸۵

سہ مراقب مع شرح المراقب المقصد الخامس منشورات الرضی قم ایران ۱۴۸/۳

سہ شرح المقاصد المبحث الثانی القدرة المحاذیة علی فضل دار المعارف لہائیہ لاہور ۲۳۰/۱

سہ

سہ کمز الفوائد

سہ من الروض الاثر شرح الفقہ الاکبر افعال العباد بعد تعالیٰ الخ مصلحہ ابابا بی مصر ص ۵۶

سہ القرآن الکریم ۲۹/۲ + ۱۰۱/۶

(ہر عام سے کچھ افراد مخصوص ہوتے ہیں۔ ت) سے مخصوص ہیں۔ شرح مواقف میں فرمایا،  
 عمدہ تعالیٰ یعم المفہومات کلہا الممکۃ اللہ تعالیٰ کا علم تمام مفہومات کو شامل ہے  
 والواجبۃ والممتنعۃ فیہو اعم من القدرۃ خواہ وہ ممکن ہیں یا واجب یا ممکن، اور وہ قدرت  
 لانہا تختص بالمسکات دون الواجبات سے عام ہے کیونکہ قدرت کا تعلق فقط ممکنات  
 والممتنعۃ بلہ سے ہے واجبات اور ممکنات کے ساتھ وہ متعلق  
 نہیں ہوتی۔ (ت)

اب دیکھئے لفظ چاروں جگہ ایک ہے یعنی کل شئی، مگر ہر صفت نے اپنے ہی دائرے کی چیسزولی کو  
 احاطہ فرمایا جو اس کے قابل اور اس کے احاطہ میں داخل تھیں، تو جس طرح ذات و صفات خالق کا  
 دائرہ خلق میں نہ آنا معاذ اللہ علوم خالقیت میں نقصان نہ لایا، نقصان جب تھا کہ کوئی مخلوق احاطہ سے باہر  
 رہتا، یا معدومات کا دائرہ ابصار سے مہجور رہتا یا ذابا اللہ، احاطہ بعبرانی میں باعث فخر نہ ہو، فخر  
 جب ہوتا کہ کوئی مبصر خارج رہ جاتا، اسی طرح صفت قدرت کا کمال یہ ہے کہ جو شے اپنی

حکۃ ای شملت ما فی داسرہہ و اس لم یثملہ اللفظ کما فی لعلہ ولم تشم  
 ما یس فیہا وان شملہ اللفظ کما فی الحق وذلک ان الشیء حد تا یحص بالموجود قال  
 تعالیٰ اولایذکر الانیاء انا حقیقہ من قبل ولم یثملہ شیئاً ویعم الواجب، قال  
 تعالیٰ قل ای شیء اکبر شہادۃ قل اللہ ۱۲  
 فافہم ۱۲ مردھی اللہ عز  
 یسی اپنے دائرہ کی ہر شے کو شامل ہے اگرچہ اس کو لفظ  
 شامل نہ ہو جیسے علم میں، اور جو دائرہ میں نہ ہو اس کو  
 شامل نہیں اگرچہ لفظ اس کو شامل ہو جیسے خلق میں  
 یہ اس لئے کہ ہمارے نزدیک صرف موجود ہی شے  
 کہلاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا انسان کو یاد نہیں  
 کہ ہم نے اسے پیدا کیا جبکہ اس سے قبل کوئی شے  
 نہ تھا، اور شے واجب کو بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا فرمادیجئے کون سی شے شہادت میں بڑی  
 ہے، فرمادو اللہ۔ اسے کہو، مردھی اللہ خدا (ت)

۱۲ شرح المواقف المرصد الرابع المقصد الثالث غشوات الشریف الرضی قم ایران ۴/۸  
 ۱۹/۶۴ ۱۹/۶  
 ۱۹/۶

حد ذات میں ہونے کے قابل ہے، اس سب پر قادر ہو، کوئی ممکن اساطیر قدرت سے جدا نہ رہے، نیز کہ وہ اجابت و محالات عقلیہ کو بھی شامل ہو جو اصلاً قطعی قدرت کی صلاحیت نہیں رکھتے، سبحان اللہ محال کے معنی یہ ہیں کہ کسی طرح موجود نہ ہو سکے، اور مقدور وہ کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائے، پھر وہ فوں کی طرح ہو سکتے ہیں، اور اس کے سبب یہ سمجھنا کہ کوئی شے دائرہ قدرت سے خارج رہ گئی محض جہالت کو محالات مصداق ذات سے بہرہ ہی نہیں رکھتے، حتیٰ کہ فرض و تجویز عقلی میں بھی تو اصلاً یہاں کوئی شے تھی ہی نہیں جسے قدرت شامل نہ ہوئی یا ان اللہ علیٰ کل شیء قدير کے علوم سے رہ گئی۔

یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ مغویانِ تازہ جو اسی مسئلہ کذب و دیگر نقائص و غیرہ کی بحث میں بے علموں کو بھگاتے ہیں کہ مثل کذب یا فلاں عیب یا فلاں بات پر اللہ عزوجل کو قادر نہ مانا تو معاذ اللہ جڑ مٹھرا اور ان اللہ علیٰ کل شیء قدير کا انکار ہوا یہ ان ہوشیاروں کی محض چکاری و تدویر اور بیچارے غرام کو بھڑکانے کی تدبیر ہے، ایہا المسلمون! قدرت الہی صفت کمال ہو کر ثابت ہوئی ہے نہ معاذ اللہ صفت نقص عیب اور اگر محالات پر قدرت مانے تو ابھی القلوب ہو جاتا ہے، وجہ سنئے، جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال محال سب ایک سے معذرت ہمارے جاہلانہ خیال پر جس محال کو مقدور نہ کہنے آتا ہی مجز و تصور کیجئے تو واجب کہ سب محالات زیر قدرت ہوں اور محلات سب قدرت اللہ ہی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھودینے اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو، اچھا علوم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی، یوہیں منجملہ محالات عدم باری عزوجل سے تو اس پر بھی قدرت لازم، اب باری جل و علا میاذا بتہ واجب الوجود نہ مٹھرا، تعظیم قدرت کی بدولت الوہیت ہی پر ایمان کیا تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً (ظالم جو کہہ کتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے کیسے بلند ہے۔ ت)

پس بکمال اللہ ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا قطع نظر اس سے کہ خود قول بالمحال ہے، جناب

عَلَىٰ يَشِيرَانِ مَصْحَحَ الْمَقْدُورِيَةِ	اشارہ کیا کہ مقصوریت کی صحت کا مدار نفس مکان ذی
نَفْسِ الْاِمْكَانِ الذَّاقِ ۱۲ مَنَ.	پر ہے ۱۲ مَنَ (ت)
عَلَىٰ اَوْرَدَ تَصْيِيرَ الْمَرَادِ بِالْعَرَضِ ۱۲ مَنَ	فرض سے مراد کی تفسیر کے لئے ذکر کیا ہے ۱۲ مَنَ (ت)



باری عز و جل کو سخت عیب لگایا اور عظیم قدرت کے پروے میں اصل قدرت بلکہ نفس الوہیت سے منکر ہو جائے۔  
 اللہ انصاف و حضرات کے یہ توہمات اور اہل سنت پر معاذ اللہ بجز باری عز و جل مانتے کے الزامات و ہمارے دینی  
 بھائی اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیں کہ حضرات کے مقابلہ و تلبیس سے ایمان میں رہیں، واللہ الموفق

**ترتیب اول ارشادات علماء میں** اقول وباللہ التوفیق میں یہاں ارادہ اہل ایمان حضرات محالین کو  
 اکثر عبارات ایسی نقل کروں گا کہ اعتبار کذب الہی پر تمام اشعریہ و  
 ماتریدیہ کا اجماع ثابت کریں جس کے باعث اس وہم باطل کا علاج قائل ہو کہ معاذ اللہ یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہ  
 ہے عاشر اللہ بلکہ بطلان امکان پر اجماع اہل حق ہے جس میں اہل سنت کے ساتھ معتزلہ وغیرہ فرق باطلہ بھی  
 متفق، ناظر مبرور دیکھے گا کہ میرا یہ مدعا ان عبارات میں سے کی کن طور پر رنگ و ثبوت پائے گا،  
 اولیٰ تا ہر دہلی یعنی وہ نصوص جن میں اعتبار کذب پر ہر ائمہ اجماع متصوے۔

دوہر اکثر عبارات علماء اشعریہ کی ہوں گی تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ خلافی نہیں۔  
 سومرہ عبارات جن میں بنائے کلام حسن و قبح عقلی کے انکار پر ہو کہ یہ اصول اشاعرہ سے ہے، تو لا جرم مسئلہ  
 اشاعرہ و ماتریدیہ کا اجماعی ہو اگرچہ عندہم لغت حسن و قبح معنی استحقاق مدت و ثواب و ذمہ و عقاب کی شریعت  
 تعلیق میں تہاذیب آرا ہے۔ رومیؒ نے مسند عبد ربیعؒ کی بابان عقلا عقلی ہیں،

کما نصوا علیہ جمیعاً ونبہ علیہ ہذا السیوی  
 سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد  
 والبولی المحقق علی الاطلاق کمال الدین  
 محمد بن الیہام و غیرہما من الجی مدۃ الکرام  
 جیسا کہ اس پر تمام نے تصریح کی ہے، اور اس پر علامہ  
 سعد الدین تفتازانی نے شرح المقاصد میں اور محقق علی الاطلاق  
 کمال الدین محمد بن الیہام اور دیگر کبار مفسرین علماء  
 نے تنبیہ کی ہے۔ (ت)

اب ترمذیؒ نے تہذیب نصوص، نثر و کلمات علماء نقل کرتا ہوں،

**نص ۱:** شرح مقاصد کے بحث کلام میں ہے،  
 کذب محال یا جحد العلی، لامت الکذب  
 نقض باتفاق العقلاء و هو عن اللہ تعالیٰ  
 محال آئمہ مدخضہ۔  
 جبرٹ با جملہ علماء محال ہے کہ وہ باتفاق عقلاء  
 عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔  
 غنصا۔

**نص ۲:** اسی کی بحث حسن و قبح میں ہے،

ہم بحث کلام میں ثابت کر آئے کہ اللہ عزوجل پر کذب محال ہے۔

قد بیک فی بحث الکلام امتناع کذب علی الشارح تعالیٰ

نص ۳: اسی کی بحث تکلیف بالمحال میں ہے، محال ہو جہاں لو کہ یہ تعالیٰ محنت ذلک

اللہ تبارک و تعالیٰ کا جہل یا کذب دونوں محال ہیں برتری سے اسے اسے۔

نص ۴: اسی میں ہے،

الکذب فی اخبار اللہ تعالیٰ مہ معاصد لا تعصی ومط عن فی الاسلام لا تحقق مہا مقال العلامہ فی المعاد ومجال الملاحہ فی العناد وھہ بطلان ما علیہ الاجماع من القطع بخلوہ انکفار فی النار، جمع صریح اخبار اللہ تعالیٰ بہ فحوازل الخلف وعدم وقوع مفسون ھذا الخبر محتمل، ولما کان ھذا باطلا قطعاً عن ان القوی بجواز الکذب فی احسان اللہ تعالیٰ، طیل قطعاً کہ منتقط۔

یعنی خبر الہی میں کذب پر بے شمار خرابیاں اور اسلام میں آشکارا طعن لازم نہیں گئے فلاسفہ حشر میں گفتگو نہیں گئے، محدثین اپنے مکاروں کی جگہ نہیں گئے، کفار کا ہمیشہ آگ میں رہنا کہ بالاعمال یقینی ہے، اس پر یقین مانگ جائیں گے کہ اگرچہ خدا نے صریح خبریں دی مگر ممکن ہے کہ وہ سچ نہ ہوں اور حسب یہ امور یقیناً باطل ہیں تو ثابت ہوا کہ حسب انہی میں کذب کو ممکن کہنا باطل ہے اور منتقط۔

نص ۵: شرح عقائد نسفی میں ہے،

کذب کلام اللہ تعالیٰ محال ہے ملخصاً

نص ۶: طوابع الانوار کی فرج متعلق بحث کلام میں ہے،

الکذب لغوی و سقوی علی اللہ تعالیٰ محال ہے

جہرٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال۔

۱۵۲/۲	دار المعارف انجمیہ لاہور	تذکرہ نسکو الجزء الاول ان حسن الاحسان وفتح العذبان	۱۵۲/۲
۱۵۵/۲		المبحث الخامس التکلیف بالایطاق	۱۵۵/۲
۲۳۶/۲		المبحث الثانی عشر قہت الامۃ علی العفر عن احضار	۲۳۶/۲
۷۰	دار الاشاعت العربیہ قہ عار، افغانستان	شرح العقائد السمیہ	۷۰
		طوابع الانوار علی قہ عار	

## نص ۷: مراقف کی بحث کلام میں ہے:

انه قد لا يستقيم عليه تكذيب اتفاق اعا عند  
المعتزلة فلان الكذب قبيح وهو سبحانه  
لا يفعل القبيح واما عندنا فلا نه نقص و  
انقص على الله مع دل هو عاينه (ملخصا)

یعنی اہلسنت و معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کا کذب محال ہے، معتزلہ تو اس لئے محال کہتے  
ہیں کہ کذب بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ بُرا فعل نہیں کرتا اور  
ہم اہلسنت کے نزدیک اس دلیل سے نا ممکن ہے کہ  
کذب عیب کا اور عیب اللہ تعالیٰ پر بالا جماع محال ہے۔

## نص ۸: مراقف و شرح مراقف کی بحث حسی وقوع میں ہے:

مدرك اعتناع كذب منه نفي عندنا  
ليس هو قبحه العقلي حقيقيلزمن انتفاء قبحه  
ان لا يعلم امتناعه منه اذ له مدرك اخر و  
قد تقدم (ملخصا)

یعنی ہم اشاعرہ کے نزدیک کذب الہی محال ہونے کی  
دلیل قبح عقلی نہیں ہے کہ اس کے عدم سے لازم آئے  
کہ کذب الہی محال رہ جانا جائے بلکہ اس کے لئے  
دوسری دلیل ہے کہ اوپر گزری، یعنی وہی کہ جھوٹ  
عیب کا اور اللہ تعالیٰ میں عیب محال۔

## نص ۹: انیس کی بحث مجز سب:

قد مر في مسئلة الكلام عن موقف الانبياء  
اعتناع كذب عليه سبحانه وتعالى

یعنی ہم موقف انبیاء سے مسئلہ کلام میں بیان  
کر آئے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب زناہر حق نہیں۔

## نص ۱۰: امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد مسایرہ میں فرماتے ہیں:

يستحيل عليه تعالى سمات انقص كالجهل  
والكذب

حقی نشانی عیب کی؟ جیسے جہل و کذب سب  
اللہ تعالیٰ پر محال ہیں۔

نص ۱۱: علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدس سرہ اس کی شرح مسامرہ میں فرماتے ہیں:

لا خلاف بين الاشعرية وغيرهم في ان كل  
يعني اشعره وغيره شاعره كمن في اس في خلافات

له مراقف مع شرح المواقف المقصد السابع بحث از تعالیٰ متکلم خشرات الشریف الرضی قمرانی ۱۱۱۰/۱  
سک " " " " المرصد السادس المقصد الخامس " " " " ۱۹۳/۱  
سک " " " " الموقف السادس في السميات " " " " ۲۲۷/۱  
سک المسایرة من السلمة تختم العنفة کتابہ بیاض عتیہ اہلسنت احوال المکتبۃ التجاریۃ البکری مصر ص ۳۹۳

ماکان وصف نقص فاب ری تعالیٰ منزہ عنہ  
وہو محال علیہ تعالیٰ والکذب وصف  
نقص اور ملخصاً یہ

نقص ۱۱۲: امام غزالیؒ رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں،

قوله تعالیٰ قل ینقص الله عیسا لا یدل علی  
انہ سبحانہ وتعالیٰ منزہ عن الکذب وعدہ  
وعیدہ، قال اصحابنا لان الکذب صفة  
نقص والنقص عن الله تعالیٰ محال، وقلت  
المعتزلة لان الکذب قبیح لا ینہ کذب  
فیستحیل ان یفعلہ عدل عن ان الکذب  
منہ محال اور ملخصاً۔

بحال و غرض ثابت ہوا کہ کذب الہی اوصاف امکان نہیں رکھتا۔ اور ملخصاً۔

نقص ۱۱۳: اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وتبت کلمت ربک صدق وعد لا یدل  
لکذبتہ : وهو السیم العلیم

پوری ہے بات تیرے رب کی ہے اور انصاف میں  
کوئی بدلتے والا نہیں اس کی باتوں کا، اور وہی  
ہے سنا جانتا ہے۔

امام محدوح اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں،

اعلوف هذا الاية تدل علی ان کلمة الله  
موصوفة بصفات كثيرة (الی ان قال) الصفة  
الاثبة من صفات کلمة الله کو یہاں صدق  
والدلیل علیہ ان کذب نقص والنقص  
علی الله تعالیٰ محال۔

من المسامرة شرح المسامرة الخیر علی ان ذلك غیر واقع  
۱۵۹/۳ مفاتیح غیب تحت آیت قل ینقص الله محمدہ  
۱۱۵ من القرآن الکریم  
۱۶۰ - ۶۱ / ۱۳ المطبوعة البیئة المصریة مطبعہ

نقص ۱۴: ہمیں فرماتے ہیں:

صحة الدلائل السمعية هو قوّة علی ان  
الکذب علی الله تعالی محال ہے  
دلائل قرآن و حدیث کا صحیح ہونا اس پر موقوف ہے  
کہ کذب الہی محال مانا جائے۔

نقص ۱۵: زیرِ قرعہ لے:

ماکان الله ان يتخذ من ولد سبغنه  
بعض تمسکات معتزله کے رو میں فرماتے ہیں،  
اجاب اصحابنا من ان الکذب محال علی  
الله تعالی ہے  
اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ بیٹا بنائے وہ پاک ہے (ت)  
اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب الہی محال  
ہے۔

نقص ۱۶: علامہ سعد تقی رانی شرع مقاصد میں انھیں امام ہمام سے نقل:

صداق کلامہ تعالیٰ لماکان عند الخلیف ائمتہ  
کذبہ لان ما ثبت قدمہ ائمتہ ہد مہ  
کلام خدا کا صدق جب کہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی  
ہے تو اس کا کذب محال ہو اگر جس چیز کا قدم ثابت  
ہے اس کا عدم محال ہے۔

تبیین: انھیں امام علامہ کا ارشاد کہ کذب الہی کا جواز ماننا قریب بکھر ہے، اسی شارح اقدس تعالیٰ تزییہ چہارم  
میں آئے گا۔

نقص ۱۷: تفسیر مفید شریف میں ہے:

ومن صدق من الله حدیث انکار ان یکون  
احدا اکثر صدق منه فانه لا یطرق الکذب  
الی غیرہ بوجہ لانه نقص وهو علی الله تعالی  
محال ہے  
اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس کے کوئی  
شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اس کی جہر تک تو کفر ہے  
کو کسی طرہ سے وہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب  
اللہ تعالیٰ پر محال۔

۱۷ / ۲ المطبعة البهية المصرية مصر  
۱۹ / ۳۵

۲۱ / ۲۱ المطبعة البهية المصرية  
۱ / ۲۳۷ دار المعارف لہذا لہذا  
۲ / ۹۲

نقص ۱۸: تفسیر رک شریف میں ہے،

ومن اصدق من الله حديثاً تمييزاً وهو  
استفهام بمعنى النفي اي لا احد اصدق منه  
في ايجاب ما وعدة ووعدته لا استحالة الكذب  
عليه تعالى لقبحة تكون احداً من الشف  
بجواب هو عليه

نقص ۱۹: تفسیر علامہ راجہ دین داری نے ہے،

ومن اصدق من الله حديثاً انكاس لانت  
يكون احد اصدق منه تعالى في وعدة وسائر  
اجابة ويان لا استحالة كيف لا والكذب  
محال عليه سبحانه دون غيره

آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر وعدہ  
وعید کسی با ست میں کوئی شخص اللہ سے  
زیادہ سچا نہیں کہ اس کا کذب قریبی باندہ اسے  
کہ خود اپنے معنی ہی کے دوسے قبیح ہے کہ خلاف قبح  
خبر دینے کا نام ہے۔

آیت میں انکار ہے اس کا کوئی شخص اللہ تعالیٰ  
سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا کسی اور خبر میں، دریا  
ہے اس زیادت کے محال ہونے کا اور کبریا محال  
ہو کہ اللہ تعالیٰ کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اور لوگ۔

حت قول استدلال قدس سرہ: خبر من  
فی نظر اظہار فلا تہر حید اللہ تعالیٰ من  
اثمن التریب و لدا عدلت عند لا شاعر  
کھا حب الواقف و صاحب المفاہیم کما  
سعت فصہما و اما عند التحقيق فلا من  
عقلیة لقبہ بهذا المعنى من المجمع علیه  
ببین عقلاء و هو لا الاث عمراً رحمہم اللہ تعالیٰ  
العصمات صون مددک فلا عینک من دھول من  
ذہن کما اودنا الیہ فی صدر البعث و اللہ  
تعالیٰ اعلم و اعلم رہی اللہ تعالیٰ عہد۔

افزون علامہ قدس سرہ نے قبح سے استدلال کیا ظاہر  
نظر میں تو اس لئے کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے  
ائمہ ماتریدین میں سے ہیں اسی لئے اشارہ نے قبح سے  
استدلال نہ کیا جیسا کہ آپ نے صاحب بر کف اور  
صاحب مفاتیح کی تصویف میں، ورنہ تحقیق میں ہے  
کہ اسی معنی میں قبح عقلی ہوتا عقلاء اور اشارہ میں منقذ  
چیز ہے جس کو خود اشارہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا  
جیسا کہ ہم نے بحث کی ابتداء میں اشارہ کیا ہے کسی کے  
ذہول سے تھ پر کوئی اعتراض نہیں، واللہ تعالیٰ  
اعلم ۱۲ منہ رحمی اللہ تعالیٰ عہد۔ (ت)

نقص ۲۰: تفسیر روح البیان میں ہے،

ومن اصدق من الله حديثه انكار لا مت  
يكوب احد اكثر صدم فاصه فان الكذب  
نقص وهو على الله محال دومت غير الله او  
مخصص.

نقص ۲۱: شرح السنوسیہ میں ہے،

الكذب على الله تعالى محال لانه دناؤه

نقص ۲۲: فاضل سیف الدین ابهری کی شرح المواقف میں ہے،

مستبعد عليه الكذب اتفاق لانه نقص والنقص  
على الله تعالى محال احصاءاً

نقص ۲۳: شرح مقامہ بدلی میں ہے،

الكذب نقص و نقص عليه محال فلا يكون  
من الممكنات ولا قتلها القدرية كسب رد جوده  
النقص عليه تعالى كالجهل والعبدية

نقص ۲۴: اسی میں ہے،

لا يصح عليه تعالى الحركة والانتقال  
ولا الجهل ولا الكذب لانها نقص وانقص  
على الله تعالى محال

آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق  
میں اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا  
پر محال ہے، نہ اس کے غیر پر، اہل ملخصاً۔

اللہ تعالیٰ پر کذب محال ہے کہ وہ کلمہ پن ہے۔

کذب الہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہے اور  
ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجازہ محال ہے۔

بجوت عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال تو کذب ہی  
لکڑ سے ہیں، نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے شل  
جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و غرہ ہی اگر سب محال  
ہیں اور صلا حیت قدرت سے خارج۔

اللہ تعالیٰ پر حرکت و انتقال و جہل و کذب کچھ ممکن نہیں  
کہ یہ سب عیب ہیں، اور عیب اللہ تعالیٰ سے کلمہ پر  
محال۔

۲۵۵/۲ المکتبۃ الاسلامیہ الریاض تفسیر روح البیان تحت ومن اصدق من الله حديثه انكار لا مت  
نقص ۲۰: شرح السنوسیہ

نقص ۲۱: شرح المواقف سیف الدین ابهری (تلمیذ مصنف)

نقص ۲۲: الدوائی علی العقائد العنصریہ بحث علی

نقص ۲۳: بحث فی نفس

مطبع مجتہائی دہلی ص ۷۲

ص ۶۶ و ۶۷

### نص ۲۵: کثر الفوائد میں ہے۔

قدس تعالیٰ شانہ عن الکذاب شرعی وعقلاً اذ  
هو قبیح یدرک العقل فبحه من غیر توقف  
علی شرع فیکون محالاً فی حقہ تعالیٰ عقلاً و  
شرعاً کما حققہ ابن الہمام وغیرہ۔

عقلاً و شرعاً ہر طرح محال ہے، جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس کی تحقیق افادہ فرمائی۔  
نص ۲۶: مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
الکذب علیہ تعالیٰ محال ہے

اللہ تعالیٰ پر کذب محال ہے

### نص ۲۷: مسلم الثبوت میں ہے۔

الاعتزلة قالوا لو لا کون الحكم عقید لم یستمر  
الکذب منه تعالیٰ عقلاً، والواجب انہ نقص  
فیجب تخریجه تعالیٰ عنہ کیف وقد مر انہ  
عقلی باتفاق لعقلاء لان ما ینافی الواجب  
الذاتی من جملة النقص فی حق الباری تعالیٰ  
ومن الاستحالات لعقیدۃ علیہ بحکمہ او  
مصححاً مع الشرح

کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے حق میں عیب ہے اور اس کی شان میں محال عقلی تمام غفصت  
مع الشرح۔

### نص ۲۸: مولانا نظام الدین سہانی اس کی ثبوت میں لکھتے ہیں۔

الکذب نقص لان ما ینافی الواجب الذاتی  
من الاستحالات لعقیدۃ بدک اثبت  
لعلماء الدین ہم عیون مشرعیین بشریۃ

لکثر فوائد

لکثر فوائد لا یدرک العقل فبحه من غیر توقف  
علی شرع فیکون محالاً فی حقہ تعالیٰ عقلاً و  
شرعاً کما حققہ ابن الہمام وغیرہ۔



الاستحالة المدكورة فان الوجوب والكذب لا يمتنعان كما بين في الكلام آخر ملخصاً۔  
 نص ۲۹: وروانا بحر العلوم عليه السلام في شرح الرعمت میں فرماتے ہیں،  
 الله تعالى صادق قطعاً لاستحالة الكذب۔  
 ہذا لکھتے (ملخصاً)۔  
 نص ۳۰: افسوس کہ امام الروایہ کے نسبتاً چچا اور عملاً باپ اور طریقہ دادا یعنی شاہ سید اعجاز صاحب

و لکھتے ہیں اس پر نامر کی رعایت نہ فرمائی کہ تفسیر عزیزی میں زیر قولہ تعالیٰ من یحلف بالله علی عہدہ (اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے عہد کے خلاف نہیں فرماتا۔ ت) یوں تصریح کی ٹھہرائی،  
 خبر اونہا نے کلام ازلی اوست و کذب و کلام نقضاً۔  
 نص ۳۱: کلام ازلی کی جہازنی ہے، کلام میں جھوٹ کا ہونا عظیم  
 ست عظیم کہ ہرگز بصفات اور اہم غی یا بذوق حق اونہا  
 نقص ہے لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں ہرگز  
 کہ مبرا از جمیع عیوب و نقائص ست خلاف خبر مطلقاً  
 نقضان ست آخر ملخصاً۔  
 اس کے حق میں خبر کے خلاف ہونا مبرا یا نقض ہے۔ ملخصاً (ت)۔

و علیٰ وجہ یہ سے (پہلے) اس میں کما حقہ کتب لفظ ہوا ہے میں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 العلیٰ العظیم اللہ تعالیٰ تھا ایمان تھا او ب نصیب فرمائے، آمین۔

یہاں نص میں، نہ تو تعریحات علماء میں نہایت کثرت اور جس قدر فقیر نے ذکر کئے، ماقبل منصف کے نے  
 میں کفایت بلکہ ایسے مسائل میں ہنگام تفسیر یا ادنیٰ تبصیر پر سلامت عقل و نور ایمان و دشا بہ عدل کی گو ہی معتبر۔  
 و دوحیت ما اتفق علیہ الایماع و تبیین الایماع  
 وہاں ان میں لیس لحد نزاع جلا علیہ صفت  
 اضطراب مصطرب والحمد للہ لسنہ صحت  
 الکتب۔  
 زورہ قیمتی گھٹنگو اگر قارئین نے محفوظ کر لی ہے تو واضح  
 ہو گیا کہ یہ بات اجماعی ہے اور اس میں کسی کو اختلاف  
 نہیں لہذا اضطراب قائم ہو جانا چاہئے، تمام تصریحات  
 اللہ تعالیٰ کی بکذب سے مبرا ہے۔ (ت)۔

۱۔ شرح مسلم الثبوت نظام الدین سہالی  
 ۲۔ فتاویٰ الرعمت شرح مسلم الثبوت ج ۱ مستصفیٰ  
 ۳۔ القرآن الکریم ۱/۲  
 ۴۔ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) تحت آیت من یحلف بالله علی عہدہ الخ دار الکتب لال کنوں دہلی ص ۳۰۰

## تہذیب دوم دلائل قاہرہ و حج باہرہ میں فقیر غفر اللہ تعالیٰ ربہ توفیق مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ ان

محال صریح اور قویہ امکان کے باطل قیج ہونے پر صرف تینیں دلیلیں ذکر کرتا ہے، پہلی خمسہ اولیٰ کلمات طیبہ اور کرام و علماء عظام علیہم رحمۃ اللہ کلام میں ارشاد و انعام جوئیں، اور باقی پچیس ہادی اجل عزوجل کے فیض ازل سے خدا ازل کے قلب پر نق رکھیں، واللہ اعلم بالصواب۔

**دلیل اول** کونصوب سب بقدرتیں کمرگزری جس پر طبع و شرح مقاصد و مسائرہ و مشایخ انغیب و ماریک و سیماوی و ارشد و لعل و روح البین و شرح سنویرہ و شرح ابہری و شرح نقادہ و حیدری و کز الفوائد و مشکم الثبوت و شرح نظامی و فوائج الرغبت و غیرہ کتب کلام و تفسیر و اصول میں تائید فرمائی کہ کتب عیب ہے اور ہر عیب باری عزوجل کے حق میں محال، اور فی الواقع یکلی اصول اسلام و قواعد علم کلام سے ایک اصل عظیم قاعدہ حیدری ہے جس پر تمام عقائد تہذیب بلکہ مسائل صفات ثبوتیہ بھی متفرع کیا یا پھنسی جی منہ ہر کلمات انعام (جیسا کہ ہر اس شخص پر مخفی نہیں جو قوم کے کلمات سے آگاہ ہے۔ ت۔ شرح عقائد نسبی میں ہے،

العی القادر العظیم البصیر الشافی  
المرین لان اضدادہا نقائص یحب مریہ  
اللہ تعالیٰ علیہا السلام و علیہا السلام  
اللہ تعالیٰ کا بری ہونا لازم ہے۔ (ت)

شرح سنویرہ میں ہے،

اما ہر ہان و جوب السمع و البصر و الکلام اللہ  
تعالیٰ ما کتاب و السنۃ و الاجماع و ایضاً  
لو لم یصف بہا لشر من یصف باضدادہا  
وہی نقائص و النقص عیبہ تعالیٰ محال۔  
اللہ تعالیٰ کے لئے سمع، بصر اور کلام کا ہونا لازم ہے  
اس پر دلیل کتاب، سنت اور اجماع ہے، اور یہ بھی  
اگر وہ اسی سے متصف نہ ہو تو ان کی ضد سے متصف  
ہوگا، اور وہ نقائص ہیں اور نقص اللہ تعالیٰ کے لئے  
محال ہے۔ (ت)

شرح موافق میں ہے،

لا طریق لنا فی معرفة الصفات مسموحہ ہمارے لئے معرفت صفات پر افعال اور افعال سے  
الاستدلال بالافعال والتزیه عن العائن۔  
تزیہ کے ساتھ استدلال کے سوا کوئی چارہ نہیں (ت)  
اقول وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) بہت عقل شاہد ہے کہ  
العرض مجہد علیہ عیوب وفعائل سے مترہ اور اس کا اور کئی شرع پر موقوف نہیں ولذا است عقلائے غیر اہل فہم  
بھی تزیہ باری جل مجدہ ہمارے موافق ہوئے۔

وان یشتموا بجهلهم ما يستمر من نقص غیر وان یشتموا بجهلهم ما يستمر من نقص غیر  
دارکین انہ کذلک بل سراجین انہ ہوا الکمال  
ولا عبرة لسخافات الحقائق الدین لا عقل  
لہم ولادیمت احاذنا اللہ تعالیٰ من شروہم  
اجمعین۔  
اگر انہوں نے اپنی جہالت کے سبب ایسی باتیں ثابت کیں  
جو نقص کو مستلزم تھیں، ہاں ان کا ارادہ نقص ثابت  
کرنے کا رہا بلکہ ان کے گمان میں یہ کمالی تھا لیکن  
ایسے بے وقوفوں کی لایعنی باتوں کا کیا اعتبار جن کے  
پاش عقل رو دیں اللہ تعالیٰ ان کے ترسے محو دار رکھے۔  
یہاں تک کہ فلاسفر نے بھی زنگ خود اس اصل احوال پر مسائل متفرک کئے،

منہا ما فی الوقت وشرحہ فی جمہور خلاصہ  
لا یصو الجریزات المتغیرة والا فاذ اعمو مثلاً  
نہیں بل ایک ذہب ہے جو موقوف اور اس کی شرح  
میں ہے جمہور فلاسفر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تبسیریل

علیہ ای عقلاذہ فیہ الکلام بدلیل المحصر فاذا  
المترة عن النعائض واجب لذات الواجب  
عقلا فلا تصاف بشئ منها محال عقلا ۱۲ منہ۔  
علیہ ای عقلاذہ فیہ الکلام بدلیل المحصر فاذا  
المترة عن النعائض واجب لذات الواجب  
عقلا فلا تصاف بشئ منها محال عقلا ۱۲ منہ۔

علیہ وقد صرح بہ فی اکثر وشرح المواقف۔  
ما انکر زفقد سمعت نصہ واما المبدأ فسلما  
عراق انہ ۱۲ منہ۔  
علیہ وقد صرح بہ فی اکثر وشرح المواقف۔  
ما انکر زفقد سمعت نصہ واما المبدأ فسلما  
عراق انہ ۱۲ منہ۔

علیہ کما قالو فی صدور العالم بالایجاب کما  
سیاتی ۱۲ منہ۔  
علیہ کما قالو فی صدور العالم بالایجاب کما  
سیاتی ۱۲ منہ۔



**دلیل دوم**، العظمۃ للہ اگر کذب الہی ممکن ہو تو اسلام پر ڈھکی چڑھائی نہ اٹھائے نہ انھیں کافروں  
 طغیوں کو اعتراض و معاند و جدائی کی وہ مجالیں ملیں کہ مشائے زمیں، دلائل قرآن عظیم و وحی حکیم  
 یک دست ہاتھ سے جائیں حشر و نشر و حساب و کتاب و جنت و نار و ثواب و عذاب کسی پرستی کی کوئی راہ نہ پائیں کہ آخر  
 ان امور پر ایمان صرف اخبار الہی سے ہے جب معاذ اللہ کذب الہی ممکن ہو تو عقل کو بر خیر الہی میں احتمال رہے گا،  
 شاید بوٹھی فرمادی ہو، شاید ٹھیک نہ پڑے سبختہ و تعالیٰ عیاضوں، ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی  
 العظیم (پاک اور بلند ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم)  
 یہ دلیل شرع مقاصد میں ارادہ فرمائی جس کی عبارت نفس چہارم میں گزری، اور ہمارے رازی سے بھی تصدیق کبیر میں زیر  
 قہر تعالیٰ و تمت کلمت ربک صدقا وعدلا (پوری ہے بات تیرے رب کی سچ اور انصاف میں - ست)  
 اس کی طرف اشارہ کیا کذب الہی کے محال ہونے پر دلیل عقلی قائم کر کے فرماتے ہیں:

ولا یجوز اثبات ان الکذب علی اللہ محال بالدلائل	اللہ تعالیٰ سے کذب کے محال ہونے کو دلائل سمیعہ
المسمیۃ لان صحۃ الدلائل المسمیۃ موقوۃ	سے ثابت کرنا جائز ہی نہیں کیونکہ خود ان دلائل سمیعہ
علی ان الکذب علی اللہ محال طواشت اعتنا	کی صحت اس پر موقوف ہے کہ کذب اللہ تعالیٰ
الکذب علی اللہ تعالیٰ بالدلائل المسمیۃ لمراد و	سے محال ہے اگر کہ اللہ تعالیٰ سے اعتبار کذب

ہو بطلان  
 کو دلائل سمیعہ سے ثابت کریں گے و دور لازم آجائے گا جو حاصل ہے (ست)

**اقول** و باللہ التوحیق، تو یہ دلیل یہ ہے کہ عقل جس امر کو ممکن جانے لگی اور ممکن وہی جسے وجود و عدم  
 دونوں سے یکساں نسبت ہو تو چاہے وہ امر کیسا ہی مستبعد ہو مگر عقل از پیش خویش اس کے زلزلہ، عدم وقوع  
 پر جرم نہیں کر سکتی کہ ہر ممکن مقدور اور ہر مقدور صالح تعلق ارادہ اور ارادہ الہیہ امر غیب ہے جس تک عقل کی حد  
 رسائی نہیں پھر وہ بطور حد کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اگرچہ کذب الہی زیر قدرت ہے مگر مجھے اس کے ارادہ پر خبر  
 ہے کہ ارادے سے اب تک بولائے ہوئے ارادہ پر حکم دیں کر سکتے ہیں جہاں خود صاحب ارادہ عمل عمدہ خبر دے کہ  
 فلاں امر ہم بھی صادر نہ فرمائیں گے، اقول تعالیٰ،

لا یكلف اللہ نفساً لا وسعہا۔  
 اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر  
 تکلیف نہیں دیتا۔ (ت)



تقسم الى ما يدرك عقلا ولا يسوع تقدرا ادراكه  
 سمعوا الى ما يدرك سمعا ولا يتقدرا ادراكه  
 عقلا الى ما يحوز ادراكه سمعا وعقلا فاما  
 ما لا يدرك الا لعقل فكل قاعدة في الدنيا  
 يتقدم على العلم بكلام الله تعالى ووجوب  
 انصافه بكونه صدقا في السموات تستند الى  
 كلام الله تعالى وما سبق ثبوته في المرتبة على  
 ثبوت كلامه ووجوب فيسمي بكونه يكون مدرک  
 السموات اما لا يدرك الا سمعا فهو المقصود  
 بوقوع ما يحوز في العقل فلا يتقدرا الحكم ثبوت  
 الجواز ثبوته في يتقدرا بحكم ثبوت الجواز  
 ثبوته فيما عدا ذلك لا يستلزم

کی تقسیم نہیں ہے کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ادراک عقلی ہے  
 ان کا ادراک سمعی یا نرہی نہیں، کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کا  
 ادراک سمعی ہے ان کا ادراک عقلی نہیں ہو سکتا۔ کچھ چیزیں  
 ایسی ہیں جن کا ادراک عقلا اور سمعا دونوں طرح جوازاً  
 ہوتا ہے، وہ چیزیں جن کا ادراک فقط عقلا ہے تو دین  
 کا بروہ قاعدہ جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور صدق  
 سے اس کے وجوبی انصاف سے  
 پہلے ہے کیونکہ لاکل عمیر کا امتداد اثبات کلام الہی  
 سے جو ثابت تو جس کے مرتبہ کا ثبوت کلام کے ثبوت سے  
 پہلے ہونا لازم ہے قراب محال ہے کہ اس کا سبب  
 ادراک سمعی ہو اور جن چیزوں کا ادراک فقط سمعی ہے  
 تو وہ عقلی طور پر جواز الوجود چیز کے وقوع کا فیصلہ  
 سے تو سمعی کے بغیر کسی جواز الوجود چیز پر ہم سے جانب  
 ہے ثبوت کا حکم جواز الوجود چیز سے  
 نہیں ہو سکتا الخ (ت)۔

شرح عقائد سمعی میں ہے،

القضايا سمعية ما هي ممكنات لاهوت الى المحرم  
 باحد جانبي فكل من حصل الله ورحمته  
 امر سال المرسل لبيان ذلك انه ملخص

کچھ چیزیں ان میں سے ممکن ہیں ان کی کسی ایک جانب کا  
 جزم نہیں ہو سکتا قواعد بیان کیلئے دوسروں کا یعنی اللہ تعالیٰ کا  
 حاصل و رحمت ہے الخ (ت)

میں کسا بوں اب آدمیوں ہی میں دیکھ لیجئے کہ جو کلام زید کی قدرت میں ہے دوسرا ہرگز اس پر جزم نہیں  
 کر سکتا کہ وہ کبھی سے نہ کرے گا، پھر یہاں بعد اخبار زید بھی جزم و یقین کی راہ نہیں، مثلاً زید کے حکم قسم بھی کھائے کہ میں  
 اس سال ہرگز سفر نہ کروں گا، بعد دوسرا اگر چہ صدق زید کا کیسا ہی معتقد ہو قسم نہیں کھ سکتا کہ زید اس سال یقین  
 سفر نہ کرے گا اور کھائے تو سخت جری و جیباک اور نگاہ عقلا میں ہلکا ٹھہرے گا تو جو کیا وہی کر عیب کا حال

سے لارٹ و فی الکلام

سے شرح العقائد السمعیہ بیان ارسال دل دار الاشاعة العربیة قدما رافضائتان ص ۹۸

معلوم نہیں اور ذیہ کی بات سچی ہی ہوئی کیا ضرور ممکن کہ فرق پڑ جائے، جب یہ مقدمہ ذہن نشین ہو لیا اور اب تم نے کذب الہی کو ذیہ قدرت مانا تو عقلاً تو ہر خبر میں احتمال کذب ہو ایسی راہ یا خبر الہی یقین دلائے کہ اللہ عزوجل اگرچہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر کبھی بولا نہ بولے، جیسا کہ اس یقین کی طرف بھی کوئی راہ نہیں کہ آخر یہ خبر کلام الہی سے خود ایک کلام ہوگی تو عقلاً ممکن کہ یہی بروچہ کذب صادر ہوئی ہو پھر وہ کون سا ذریعہ وثوق رہا جس کے سبب عقل یقین کر سکے کہ یہ ممکن جو قدرت الہی میں تھا واقع نہ ہوا۔

نقد صدر یہ کہ جب کذب عقلاً ممکن تو احتمال عقلی تو تم خود نہیں ستے، رہا احتمال شرعی وہ دلیل شرعی سے مستلزم ہوتا اور دلائل شرعی

سب کلام الہی کی طرف منتہی، کما صرح من اس شاذ احاد الصحیحین (جیسا کہ امام الحرمین کے ارشاد سے مکرر ہے)۔ تو جس کلام الہی سے کذب الہی کا احتمال ثابت کیجئے پہلے خود اسی کلام الہی کا وجوب صدق شرعی ثابت کر لیجئے۔ لا جرم وہ ریاست مسلسل سے پارہ نہیں اب عقلی و شرعی دونوں احتمالے اٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی بات معاذ اللہ زید و عمر کی سی بات ہو کر رہ گئی تعالیٰ اللہ عما یقولون علواً کبیراً (یہ جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے نہایت ہی بلند ہے۔ ت) پھر حشر و نشر و جنت و نار و غیرہ تمام سمیعیات پر ایمان لانے کا کیا ذریعہ ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، ہذا ما عندی فی تقریر و دلیل ہولاء الاعلام و فی المقام اباحت طوال تعریف بالغوص فی لججہ، مکملہ میر سے روایات ان سہار حرام کی دلیل کی وضاحت و تفصیل یہی ہے اس مقام پر بڑے تفصیل باعث ہیں جو کلام کے سمندر میں غوطہ زن ہونے سے معلوم ہوتے ہیں۔ ت)

**دلیل سوم مراقفہ و شرح مراقفہ میں ہے۔**

بما اقتناع الکذب علیہ تعالیٰ عندنا فشدۃ  
اوجہ (الی ان قال) دایضاً صیر علی تقدیر  
ان یقع الکذب فی کلامہ سبحانه ان نکون نحن  
اکمل منه فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا  
فی کلامنا یہ

یعنی کذب الہی کمال ہونا ہم اہلسنت کے نزدیک  
تیسری دلیل سے ہے ایک یہ کہ اس کے کلام میں کذب  
آئے تو بعض وقت ہم اس تکمل ہر باتیں یعنی جس وقت  
ہم اپنے کلام میں سچے ہوں۔

اقول تقریر دلیل یہ ہے کہ ہر عملی عز میں امکان عقلی کہ انسان اسے بروچہ صحیح حکایت کرے اور شک نہیں کہ جس حکایت میں جو سچا ہو وہ اس میں جھوٹے پر خاص اس وجہ کی رو سے فضل رکھتا ہے اگرچہ اور کہ ڈولہ وجہ سے مفضول ہو، اب اگر کذب الہی ممکن ہو تو معاذ اللہ جس وقت وہ جھوٹ بولے اور انسان اسی بات کو



مطابق واقعہ اور اسے تو لازم کہ آدمی اس وجہ سے افضل ہو جائے اور باری عزوجل پر کسی جہت سے کسی عسوق کو کسی طرح کا فضل جزئی بھی اگرچہ نہایت ضعیف و مفصل ہو حنا علی۔ تو ثابت ہو اگر امکان کذب باطل حیل لے گا فافهم والعزة لله ذي الجلال (پس غور کیجئے اور عزت اللہ ذوالجلال کے لئے ہے۔ ت)

ثم اقول اس دلیل کی ایک مختصر تقریر یوں ممکن کہ اگر کذب خانی ممکن ہو تو کتنی بڑی شامت ہے کہ خلق پستی اور فانی ہو جائے، البیہ و ما لله سراب العلمین۔ لیکن صدق خلق محال نہیں تو کذب خانی ممکن نہیں۔

دلیل چہارم جس کی طرف امام غزالی نے رازی نے صفحہ ۱۶ میں اشارہ فرمایا کہ جب اہلسنت کے نزدیک اللہ عزوجل کا صدق نہ ہو تو کذب محال کہ ہر رازی ممتنع الزوال اقول وہ اللہ التوفیق تصویر دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اس صانع کا اطلاق قطع نظر اس سے کہ قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت محض انان عنید یعنی اللہ صمد یہ کو بھی مقبول کر دے بھی اللہ عزوجل کو صادق بالفضل تو مانتے ہیں اگرچہ صادق بالضرورة ہونے سے صاف انکار کرتے ہیں کہ

عنہ اما القرآن فقولہ تعالیٰ ولقد جبرئیلہم  
ببغیہم واما الصدقون و قولہ تعالیٰ ومن  
اصدق من اللہ قیلان فان المعنی ب اللہ  
تعالیٰ اصدق قائل و حمل الاصدق حمل  
الصادق مع تریادۃ واما الحدیث فقد عبد  
الصادق من الاسماء الحسنی فی حدیث ابن ماجہ  
و حدیث البیہ کو فی المستدرک و ابی الشیخ و  
ابن مردوۃ فی تفسیر مہما و ابی نعیم فی کتاب  
الاسماء الحسنی کلہم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
و اما الاجماع فظاهر لای شکور ۱۲ منہ۔

عنہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یہ ہم نے ان کی  
بہادرت کی نرا دی اور ہم یقیناً جتنے ہیں، دوسرے  
انعام پر فرمایا، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی زیادہ سچا ہے۔  
معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر صادق ہے  
اور اصدق کا حمل صادق مع زیادۃ کا قائل، ابی ہریرۃ حدیث  
میں اسما حسنی میں صادق کو شمار و ثل کیا گیا ہے،  
اور یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اسے  
ابن ماجہ، ترمذی نے مستدرک میں، ابوشیخ اور ابن مرد  
نے اپنی تصانیف اور امام ابونعیم نے "کتاب الاسما حسنی"  
میں ذکر کیا، راجع اجماع تو واضح ہے، اس کا انکار  
کیا ہی نہیں جاسکتا ۱۲ منہ (ت)

سے القرآن الکریم ۱۴۶/۶ سے القرآن الکریم ۱۲۲/۴

سے ستن ابن ماجہ الجواب الدعاء باب اسما اللہ عزوجل ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۳



فی الاثر بل کلامہ الفہم ولا یقال انہ  
تصدیقہ محدث ولا محقق تعالیٰ اللہ  
ان یقوم بہ الحادث ام ملخصاً۔  
میں علامہ کی تصدیق ہے۔ یہ نہیں کہاں مستند کہ  
اس کی تصدیق محدث و مخلوق ہے کیونکہ وہ اس سے  
بعد سے کہ اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ملخصاً

اور جب صدق ہی اری ہو تو امکان کذب کا عمل سر با نہ اس کا وقوع ہے، بعد صدق ممکن نہیں تحقیقاً  
لمعنی انتضاد (کیونکہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً اور انعام صدق محال ہے نہ علم کلام میں میں ہر چہ  
کہ قدر و صفاق بل عدم ہیں فخر۔

**دلیل پنجم** اگر باری عز و جل کذب سے متصف ہو سکے تو اس کا کذب اگر ہوگا تو قدیم ہی ہوگا کہ اس کی کوئی  
صفت حسب و شہسب اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا، تو لازم کہ صدق اسی محال ہو جائے گا نہ کہ یہ  
بابہ اہتہ، ظل، کذب سے تصاف ناممکن، یہ دلیل تفسیر کبیر و مرقاۃ و شرح معانی میں ادا فرمائی،  
اس کی عبارت یہ ہے زیر قور تعالیٰ وہن صدق من حدیث رائدہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون سے بھی بات  
فرمانے والا۔ مثلاً، انتہای کذب ہی پر اہل سنت کی دلیل بیان کرتے ہیں۔

ما اھم، ما قد لیہم انہ ہو کذب کا دہ لکھ  
کذب بہ قدیم، ولو کان کذبہ دہ لا متنع  
مرو کذب بہ لا متنع بعدم عن التقدير  
ولو امتنع مروال کذبہ قدیم لا متنع کونہ  
صادقاً، لان وجود احد الضدین مستمع  
وجہ الصدق لاجل لوکان کذباً لا متنع ان یصدق  
لکن غیر مستمع، لان لھو بالضرورة ان کل  
من علم شیئ فابہ لا یمتنع علیہ ان یحکم  
علیہ بحکم مطابق للمحکوم علیہ، والعدم  
بھذہ الصحة ضروری، فاذا کان امکان  
الصدق قائماً کانت متنع لکذب

ہمارے علماء کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ کاذب ہے  
تو اس کا کذب قدیم ہوگا اور اس کا کذب قدیم  
ہے، تو اس کے کذب کا زوال ممکن ہوگا کیونکہ قدیم  
پر عدم، ممکن ہوتا ہے، اور اگر اس کے کذب کا  
زوال قدیم ممکن ہے تو اس کا صدق ہوا ممکن  
ہوگا کیونکہ ضدین میں سے ایک کا وجود دوسرے  
کے وجود کے لئے متناع کا سبب ہوتا ہے تو  
اگر وہ کاذب ہے تو اس کا صدق ہونا ممکن ہوگا  
لیکن یہ تو ممکن نہیں کیونکہ ہم بدستہ جانتے ہیں کہ  
جو شخص کسی شے کے بارے میں علم رکھتا ہو اس  
کے لئے اس شے پر محکوم علیہ کے مطابق حکم لگانے

حاصل لا محالة ۱۰

میں کوئی امتناع نہیں اور اس ضابطہ کی صحت کا علم

یقین ضروری ہے جب امکان صدق قائم ہے تو کذب کا حصول ہر صورت میں ممکن ہوگا (ت)

**اقول** و بآیۃ التوفیق تحریر دلیل یہ ہے کہ تم نے باری عزوجل کا حکم بکلم کذب تو ممکن مانا اس کا کاذب و متصف بالکذب ہونا بھی ممکن مانتے ہو یا نہیں، اگر کہتے نہ تو قول بالحق قصص اور بدایت عقل سے خروج ہے کہ کاذب و متصف بالکذب نہیں مگر وہی جو کلم بکلم کذب کرے اسے ممکن کہہ کر اسے محال ماننا راجح نہیں ہے، اور اگر کہتے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہ تصافات صرف لم یزل میں ممکن یا ازل میں بھی شق ولی باطل کہ امکان قیام عادت کو مستلزم اور شق ثانی پر حسب ازلیت کذب ممکن ہوئی تو اس کا متنع الروال ہونا ممکن ہوگا کہ ہر ازل واجب الابدیت اور کذب کا احتناع الروال استعمار صدق کو مستلزم کہ کذب و صدق کا اجتماع محال حسب اُس کاروال محال ہوگا اس کا ثبوت ممکن ہوگا، اور امکان وجود طردوم امکان وجود مازم کو مستلزم، تحقیقا المعنی اللہ و مریدہ کانت و آیت لا تعارض من کذبھما (معنی لازم کے ثبوت کی وجہ سے کذب ذاتی ہے نہ کہ کسی عارض کی وجہ سے، جیسا کہ یہاں ہے۔ ت) تو لازم آیا کہ صدق الہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ اسی شے کا ممکن ہوگا جو فی الواقع محال ہوگی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہرگز ممکن نہیں ورنہ انعکاس لازم آئے اور وہ قطعاً باطل تھا، ت ثبوت ہو کہ ہر باری نہی کا سبب کذب مانا تو اس کا صدق محال ہوگا لیکن وہ بالبدایت محال ہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل،

والحمد لله اصدق قائل، لائل العائنة تمام تعریفہ اللہ تعالیٰ کی ان سب سے کامل پر جو ستیر  
عن رب الفقیر بعون القدر عن جدہ وجل عزہ وجل مجرہ کی مدد سے فقیر کے دل پر وارد

ہوئے۔ (ت)

**دلیل ششم اقول** و بحول اللہ اصول (میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بیان کرتا ہوں) کلام الہی

مع ای انشاء الاحکایۃ ادلا کلام فیہا کما لا ینحی یعنی بطور انشاء نہ کہ بطور حکایت کیونکہ اس میں  
فقہ القرآن العظیم جمل عن الکفاس صحت کلام ہی نہیں جیسا کہ واضح ہے تو قرآن میں ایسے  
اس اجیفہم لباطلۃ ۱۲ منہ جملے موجود ہیں جن میں کفار کی باللسل ادا کا تذکرہ  
ہے ۱۲ منہ (ت)

ازل میں باجیاب گئی تھی، معاد اللہ اس کا بعض باطل یا زنی نہ باطل ہیں ثانی تو کفر صریح اور ثالث میں  
مطابقت و لا مطابقت دونوں کا ارتفاع اور وہ قطعاً محال، اولاً بالبداهۃ،  
فان ارتفاع محصولی الانفصال الحقیقی کیونکہ انفصال حقیقی کے دونوں محمول کا مخرج سے ارتفاع  
عن الموضوع کا ارتفاع التفضیہ۔ تفضیہ کے ارتفاع کی طرح ہوتا ہے (ت)  
ثانیاً باجماع عقلاً،  
حتی الجاحظ المعتزلی واما مزاعہ فی مجرّد  
التسمیۃ۔ حتی کہ جاحظ معتزلی بھی قائل ہے نزاع محض نام  
میں ہے (ت)۔

علہ ای فلا یرضی بہ المتخالف ایضا فلا  
ینافی حقیقۃ البیہان وانما الکتفی بہ قصورا  
للساقۃ والادبہ طریق قد عرفت وهو  
وجوب الکذب وامتناع الصدق الباطل  
ببداۃ العقل ۱۲ منہ  
علہ فیہ المقسم وحديث الاجماع والمنص  
تبرہ ۱۲ منہ۔  
علہ الخبر عند الجمهور اما صادق او  
کاذب لانه لما صوابین للواقع الذی هو  
المخبر عنه وهو الصادق ولا مطابق وهو  
الکاذب وهذه المنفصلۃ حقیقۃ دائرۃ بین  
المفی والاثبت تکون نزاع من مانع لیس الا فی  
اطلاق لفظ الصدق والکذب لغة هل هما  
لفظین المعینین لافی صدق هذه المنفصلۃ  
احد مسلم لثبوت مع شرح فواتح الرحموت لولان  
یجر العلم قدس سرہ ۱۲ منہ۔  
علہ یعنی اس پر مخالف بھی راضی نہ ہوگا اور یہ عقل ہر ایک  
کے منہاں نہیں اختصاراً اس کا کفار کریا گیا ورنہ اس  
کے لئے وہ طریق جو جان چکا کہ وہ کذب کا وجوب اور  
صدق کا امتناع ہے جو بداہت عقل سے باطل  
ہے ۱۲ منہ (ت)  
علہ یہی کافی ہے اجماع اور نص کی بات بطور تبرع  
و نقل ہے ۱۲ منہ (ت)  
علہ جمہور کے نزدیک خبر صادق ہے یا کاذب کیونکہ  
اگر وہ واقع کے مطابق ہے تو صادق، اگر مطابق نہیں  
تو کاذب، اور یہ منفصل حقیقہ ہے جو نفی و اثبات  
کے درمیان دائر ہے اور جس نے بھی اس میں نزاع  
کیا ہے وہ صرف لغت لفظ صدق و کذب کے اطلاق  
میں کیا ہے کہ کیا وہ ان دونوں معنی کے لئے ہیں منفصلہ  
حقیقہ جس کے دونوں محمول مرتفع ہوں، کے صدق  
میں نہیں، اح، مسلم الثبوت مع شرح فواتح الرحموت  
لولان بحر العلوم قدس سرہ کا منہ (ت)

ملک فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی الاصل الثانی المسند غشوات الشریعۃ الرضی فی ایران ۲/۱۳۶

### ثالثاً خود قرآن عظیم نفی واسطہ پر مائل

فان مولانا دو اہم جملہ بعد لاحقہ کا  
ہمارے مکتب صاحب جلال کا فرمان ہے، پھر حق  
کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔ (دست)  
تو لازم شدی ازل متعین اور شاید مخالف بھی اس سے انکار نہ رکھتا ہو اب ہم پوچھتے ہیں کہ کب تکس علی فرض اودق  
صرف کسی کلام لعلی کو عارض ہو گیا نفسی کو بھی، اولیٰ شخصیت یعنی کہ صدق و کذب حقیقتاً وصف معنی ہے نہ صفت  
جہالت و لہذا شرح مقاصد میں مذکور،

ہر جزاء دھندہ لوجہ فی کلامہ المستعصم  
یہ تو ایسی کلام میں جاری ہو رہا ہے جو صرف سکھ سے  
المخروف بمسعودہ نہ عیب سرہ عن کلامہ الاذی  
ہی ہے اور یہ کلام ارنی سے جہالت سے اور صدق  
و مرجعہ صدق و کذب الی المعنی  
کہ کب کامرت معنی ہے انت

بر تقدیر ثانی یہ کلام نفسی وہی کلام قدیم یا علی تقدیر اخیر ہی اس کا بعض ہو گا جو ازل میں ایسا ہی صادق تھا یا اس کا  
غیر شدنی ثانی پر قیام و ثابت و ازراہ اول میں انقلاب صدق و کذب کہ کلام شدہ میں بھی محال، سچی بات کبھی جھوٹی

محض یہاں بعض اہل ان میں یہ مسئلہ نہ آیا ہے کہ صدق و کذب کا نام حق ہے کل قائم رہ رہا و تزیید  
لیس تمام حق ہو گیا اور اس کی حیثیت اس کے کذب کو مستلزم، اقول ان صاحبوں نے علیہ و و مد میں سبق  
رکھ دیا نہ جاننا کہ وہ مطلقہ عام میں تناقض نہیں۔ مسلم الثبوت میں ہے،

الحمد للہ صدق صادق، نما و انکاد کاذب  
خیر صادق ہمیشہ صادق و شر کاذب ہمیشہ کاذب  
دائماً ہے (دست)

مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں،  
و نہ یسکن ان بدحلافی شئی من لا خبر را و فرق  
دونوں کا کسی خبر میں جمع ہونا ممکن نہیں، اور  
میں تحقیق مصداق المحیو و صدقہ قاب  
حیر کے مصداق کے تحقق اور اس کے صدق میں فرق  
لاول قد یختلف بحسب الازواج و ام  
ہے کیونکہ پہلا اوقات کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

سہ القرآن الکریم ۲۲/۱۰

۲۴/۲

دار المعارف پٹنہ لاہور  
مطبع انصاری دہلی

المبحث السادس فی نہ تعالیٰ حکم  
الاصول الثانی فی السنۃ

کے شرح مقامہ  
سے مسلم الثبوت

ص ۶۶

ہیں ہو سکتی نہ جھوٹی کہی جاتی ورنہ مطابقت و لازمیت میں تضاد لازم آئے اور نقیضین یا ہم نقیضین نہ رہیں  
بالجملہ کلام صادق کے لئے ثبوت صدق ضروری، تو سلب ضرورت ضرورۃً مطلوب، و نحوہ مطلوب

وانت تعلم ان صدور الکلام القدیم منه  
سبحانه و تعالیٰ لیس علی وجه الاحتیاج  
فیما یقدم لا یتقدم فی اسحتار من حیث  
هو مختار و لقرآن کلام الله غیر مخلوق  
ولای اقتدار فلا یستلزم الشیطان ان  
الاستحالة اما جاد من قبل ان المولف  
سبحانه و تعالیٰ لم یصدر فی کمال لا کلام  
صادق و هو لا یقدر ان یخلق لنفسه صفة  
حادثة فبقی الامکان فی بدو الامر علی ما کان

اور تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ ہی نہ اسے کلام قدیم کا صدور  
احتیاجی نہیں کیونکہ قدیم کلمہ کی حقیقت محدود کی طرف متوجہ  
نہیں ہو سکتی، قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو مخلوق  
نہیں اور تحت قدرت قدس نیست نہیں —  
نہیں شیطان اس بات سے نہ پسند دے کہ سوار  
یہاں سے لازم آیا کہ اللہ تعالیٰ سے ازل میں کلام  
صادق ہی صادر ہوا، اور وہ اس بات پر قادر  
نہیں کہ اپنی ذات کے لئے صفت حادثہ پیدا کرے  
تربذاتی امر میں امکان باقی رہا جیسا کہ تہذیب

دلیل سبقت و هو خسر و اظهر اقول و بالله لتوہیق (جو نہایت مختصر اور بہت ہی اچھا ہے، میں  
کتا ہوں اور تو فی اللہ ہے۔) تہذیب کا کتب اس کی حدیث پڑھو اور مذہب ورت کو مستلزم کہ اگر کلام نفسی  
ازل ابدی واجب للذات مستلزم التجدد کذب پر مشتمل نہ ہو تو کلام لغوی کا کذب ممکن نہیں رہتا وجود ال بلا مدلول

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۴)

صدق الخیر قد تم فان صدق المصنوع دائر  
فان صدق صادق دائماً فلا یخلو الکذب  
اصلاً و الا اجتماعاً و الکذب کاذب دائماً  
فلا یخلو الصدق اصلاً و بعض ۱۲ ص ۱۲  
الله تعالیٰ۔

رہا صدق خبر تو وہ دائمی ہے کیونکہ مطلقہ کا صدق  
دائم ہوتا ہے لہذا صدق ہمیشہ صدق ہی ہو گا اور  
اس میں کبھی بھی کذب داخل نہیں ہو سکتا ورنہ دوزل  
کا اہلکار ہو جائے گا اور کاذب ہمیشہ کاذب ہی  
رہے گا اس میں صدق داخل نہیں ہو سکتا اور بعض

۱۲ منہ سلواتہ تعالیٰ (ت)

عن المدلول هو المعنى فلا تقضى بالمدلول  
۲ ص ۲

عہ مدلول وہ معنی ہی ہے لہذا مدلول کے ساتھ کوئی  
اعتراض نہیں ہو گا ۱۲ منہ (ت)

یا کذب دال مع صدق المدلول لازم آئے اور یہ دونوں بالبدہ ہر محال اور جب کلام نفی میں کذب ممکن نہ ہو تو نفی میں بھی ممکن نہیں اور نہ باری عز وجل کا جرح عن التعمیر لازم آئے تو جرح امکان کذب ماننے والا اپنے رتبہ کو واقعی کا دہانتا اور اس کے کلام نفی میں کذب مجرور یا لفعل جانتا ہے اور وہاں فعل دو دام دو جوب متلازم و بوجہ، غرض و ازہر۔

**اقول** و باقہ التوحیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) تمہارے دعویٰ کا حاصل یہ کہ بعض ماہو کلام اللہ تعالیٰ فہو ممکن للکذب نفی کا (اللہ تعالیٰ کے کلام کا بعض قسم ضرور ممکن للکذب ہے۔ ت) اور شک نہیں کہ کل ماہو ممکن الکذاب کا دہانتا بالضروریۃ (اور جرح ممکن الکذاب ہو وہ ضرور کا دہانتا ہوتا ہے۔ ت) کہ کلام واحد میں امکان کذب بے فعلیت کذب متصور نہیں اور فعلیت کذب امتناع صدق اور امتناع صدق ضرورت کذب ہے، نتیجہ نکلا بعض ماہو کلام اللہ تعالیٰ کا دہانتا بالضروریۃ (اللہ تعالیٰ کے کلام کا بعض قسم ضرور کا دہانتا ہے۔ ت) اب اس میں وصفت موانی کا صدق خواہ بالفعل ہو کہ ہو المشہور (جیسا کہ یہ مشہور ہے۔ ت) خواہ بالا مکان ہو کہ ہو عند الفاس ابی (جیسا کہ فارابی کے ہاں ہے۔ ت) ہر طرح باری عز وجل کا معاذ اللہ کا دہانتا بالفعل ہونا لازم۔ بر تقدیر اول تو لازم بدیسی، اور بر تقدیر ثانی اس کے فقیر یعنی بعض ماہو کلام اللہ ممکن الکذاب بالضروریۃ (جو اللہ تعالیٰ کا کلام یا مکان عام ہے وہ ضرور کا دہانتا ہے۔ ت) کو کبریٰ کیجئے اور قصیدہ حول ماہو کلام اللہ یا لامکان العام فہو کلام اللہ بالفعل (ہر کلام جو کلام اللہ یا مکان العام ہے وہ بالفعل کلام اللہ ہے۔ ت) کو صغریٰ ثبوت صغریٰ یہ کہ باری تعالیٰ کے لئے کوئی حالت منظرہ نہیں، شکل ثالث کی ضرب خاص پھر وہی نتیجہ دے گی کہ بعض ماہو کلام اللہ بالفعل کذاب بالضروریۃ (بعض کلام اللہ بالفعل ضرور کا دہانتا ہے۔ ت) والیما باندہ تعالیٰ، بلکہ حقیقت یہ وجہ لیل مستعمل ہونے کے قابل، لکلا یخفى علی المتأمل

محہ پیل و جرح حاصل یہ ہے کہ قول امکان پر کلام نفی میں فعلیت ضروری ہے ورنہ کلام نفی میں امتناع ہوگا، جب نفی میں امتناع ہوگا تو نفی میں امتناع ضرور ہوگا کیونکہ نفی صون نفی کی تعبیر ہے جبکہ اس مجرور نفی میں کذب ہونا مفروض ہے کے علاوہ کسی امکان میں اس کا صدق کا کذب (باقی اگلے صفحہ پر)

محہ حاصل الوجه الاول ان علی قول لامکان لا بد من فعلیۃ فی الکلام النفسی و الا لا متنع فی اللفظی لانه لا یكون الا تعبیرا عن نفسی ولا امکان ههنا نفسی آخر غیر هذا الوجود المفروض ان لا کذب فیہ



و الله التوفيق لا بطلان الباطل (جیسا کہ کسی صاحب فکر پر محنتی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ابطال باطل کی توفیق دینے والا ہے۔ ت)

**دلیل ششم** اقول وبالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) صدق الہی صفت قائم بذات کریم ہے ورنہ مخلوق ہوگا کہ ذات و صفات کے سوا سب مخلوق اور ہر مخلوق عدم سے مسبوق تو لازم کہ غیر تھا ہی دور ازل میں اللہ تعالیٰ سبحانہ ہو، تعالیٰ عن ذلك علواً کبیراً (اللہ تعالیٰ اسی سے بہت بلند ہے۔ ت) اور جب صدق صفت قائم بذات ہے اور صفات مقتضائے ذات اور مقتضائے ذات میں تغیر تھا کہ تغیر مقتضی تغیر مقتضی اور تغیر ذات عموماً محال خصوصاً جناب عزت میں جہاں تغیر صفت بھی مستحیل، تو لاجرم کذب منافی ذات ہو اور منافی ذات کا وقوع منافی ذات اس سے بڑھ کر اور کیا، تو مستحیل۔

**دلیل نہم** اقول وبالله التوفيق ہم زیر دلیل چہامد ہم شتم بدلائل ثابت کر آئے کہ صدق صفت قائم بالذات ہے تو کذب بھی اگر ممکن ہو صفت ہی ہو کہ ممکن ہوگا، قائمہا عندنا والنصد ما یکون

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ)

کے ساتھ تغیر محال ہے اور جب لفظی میں امتناع ہے تو نفسی میں بھی ہوگا ورنہ تغیر سے مجز لازم آئے گا اور اگر وہ نفسی میں عملی موجود نہیں تو وہ اصل موجود نہ ہوگا لیکن وہ تمہارے نزدیک ممکن ہے تو اس کا موجود ہونا ضروری ہوگا پس وہ دائمی اور واجب ہوگا اور ثانی جب کا حاصل یہ ہے کہ اگر یہ کلام میں ممکن ہوا تو عدم تمہارے کی وجہ سے وہ کلام موجود ہوگا تو بعض کلام علماً ممکن لکڑیا ہوگا اور کذب کلام اس وقت ممکن ہوگا جث کاذب ہو اور کاذب بالضروریہ کاذب ہی ہوگا تو بعض کلام کاذب بالضروریہ کاذب ہوگا تو وہ دلیلوں کے درمیان واضح ہے لہذا یہ دونوں حقیقتیں مستقل دلیلیں ہیں، تمام تعزیت اللہ تعالیٰ کے لئے اور توفیق سی سے ہے ۱۱ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ (ت)

والتعبير عن الصادق بالكاذب محال و اذا اختلفت في اللفظ امتنع في المعنى و لا لزوم المعجز عنه التعبير فلو لم يوجد في المصعب بالفعل لا متنع صدقاً لكنه ممكن صدقاً يجب ان يوجد قيد و هو فيجب و حاصل الثاني ان لم يمكن في كلامه له لوجود ذلك الكلام لعدم الانتظار فيكون بعض ما هو كلامه بالفعل ممكن الكذب ولا يمكن كذب كلامه الا اذا كان كاذباً و المكاذب كاذب بالضرورة فبعض كلامه بالفعل كاذب بالضرورة و طاهر ان بين الوجهين بوناً بيناً فمما دلائل مستقلان حقيقة الحمد لله و به ۱۱ ی ۱۱ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بحسب الورد علی محمد واحد (وردوں میں ہیں اور تضاد جو ایک محل پرورد کی صورت میں برتا ہے۔ ت) اب مخالف متعسف و فور استحالات دیکھئے:

اولاً لازم کہ کذب الہی موجود بالفعل ہو کہ صفات باری میں کوئی صفت منتظرہ غیر واقعہ نہ باطل و رد نہ اثر بالعیب یا تحلف مقتضی یا تکفیر امتناع یا حدیث مقتضی لازم آئے۔ تعالیٰ نہ عنہ علو کبیر (افتدخالے اس سے بہت بلند ہے۔ ت)

ثانیاً واجب کہ کذب واجب ہو کہ صفات الہیہ سب واجب للذات ہیں  
ثالثاً صدق الہی محال ٹھہرے کہ وجوب کذب امتناع صدق ہے۔  
رابعاً کذب صفت کمال ہو کہ صفات مادی سب صفات کمال۔

علمہ اگر انصاف ذات کے اعتبار سے نہ ہو اقول  
اگرچہ تعین ارادہ کے اعتبار سے ہو کہ نہ تعین حادث  
.....  
اس نصف سطح میں سارا علم ہے ۲ منہ ذات  
علمہ اگر ذات ازل تعنا کرے اور وہ متحقق نہ ہو  
۱۲ منہ مد ظلہ و زید فیضہ القوی (ت)

علمہ اگر وہ تعنا کرے مگر ازل میں نہ ہو ۲ منہ ذات  
علمہ اگر سب سے فرار کرے اور مقتضی اور مقتضی کے  
ساتھ رہنے کا التزام کرے ۱۲ منہ ذات

علمہ کلام کی بنا، صفت کے قیوم ہونے پر اور واجب  
ہونے پر اس میں فرق ہے، اول کا مقدمہ کہ جس کا  
قدم ثابت ہو اس کا عدم محال ہے، اس کا اثبات  
یحییٰ ہے۔ دوسرے کا مقدمہ کہ جو واجب ہو اس  
کی ضروریات کے لئے قیوم ہوتی ہے، یہ بہت واضح  
ہے۔ تمام تعریفیں کائنات کے رب کے لئے ہیں ۱۲  
مرسلہ اللہ تعالیٰ ذات۔

علمہ ان کا ان لاتعداد لامن الذات اقول  
ولو متحقق لا رادۃ فیہ بتعین حادث و  
الحادث غیرہ فہم فائدہ علم فی نصف سطح  
۲ منہ۔

علمہ ان قسسی الذات ارلا ولم یحقق ۲  
منہ مد ظلہ و زید فیضہ القوی  
علمہ ان مقتضی فیہ لا یزال لافی الاموال ۱۲ منہ  
علمہ ان امر عن اسکل و نکر نہی حسب  
المقتضی و البقتضی ۲ منہ۔

علمہ فرق میں ساء، نکلام علی قدم الصفة  
وان ما ثبت قد عد استجاب عدمہ وھی  
مقدمۃ عویضۃ الاثبات و ہی بسانہ عن  
و حوہا و امتنع ضدھا للذات وھی  
من اجلی الواجبات و الحمد لله رب  
البریات ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

خامساً صدق صفت نقصان ہو کر وہ عدم کذب کو مستلزم، اور اب عدم کذب عدم کمال، اور عدم کمال عین نقصان۔

سادساً، سابعاً، ثامناً صدق کی و کذب جزئی، جب دونوں صفتیں اور دونوں ممکن تودونوں واجب تودونوں محال تواجتماع نقیضین وارتجاع نقیضین و اجتماع اجتماع وارتجاع سب حاصل، تا سیم عشر، رابع عشر، لحدیسی طریقہ سے دونوں کمال تودونوں نقصان، تودونوں محال کمال و نقصان، ثانی عشر، ثالث عشر، رابع عشر، جب دونوں صفت تودونوں مقتضی، تودونوں منافی، تودونوں جماع اقتضا و تنافی، خامس عشر جب دونوں مقتضی توجود ذات مستلزم اجتماع نقیضین، اور جس کا وجود مستلزم محال ہوتو خود محال، تو بر تقدیر امکان کذب وجود باری معاذ اللہ محال ٹھہرتا ہے، مدعی معادہ دیکھے کہ اس کی تسکینی آگ نے ہر اک کر کہاں تک پہنچا یہ سر دست بندہ استمالے ہیں اور ہر استدلال بجا سے خود ایک دلیل مستقل، تو اب تک آٹھ اور پندرہ تیسری دلیلیں ہوئیں۔

**دلیل بست و چہارم اقول** وبالله التوفیق، بالفرض اگر کذب کو عیب و منقصت نہ مانئے تواتنا لہذا لغزۃ ضرور کہ کوئی کمال میں ورہ مول تعالیٰ کے لئے واجب البتہ ہوتا اور عقل سلیم شاید کہ باری ۱۰ دلیل کے لئے ایسی شے ثابت بھی نہ کرے کہ کمال سے ناں ہو کر یہ نقص نہ ہو، علامہ سعد الدین

عشر یعنی ہر جہ میں صادق ہونا کہ بالفعل موجود ۱۲ منہ۔

عشر یعنی بعض اخبار میں صادق نہ ہونا کہ فی لفظ ممکن ہوتا ہے ۱۳ منہ۔

عشر لاوں صادق نہیں ہر بعد و اب میں  
و ثانی لدھر ۱۵ منہ

عشر ی بالامکان انعام اما لاوں موجود  
و ثانی لدھر ۱۶ منہ

عشر و ان کل صفة تجب للذات ۱۲ منہ۔

عشر فان وجوب کل یستلزم استحالة الآخر  
کہا مراراً ۱۲ منہ۔

عشر فان الصدق امکانی یستلزم عدم الکذب  
و کذب الجبرفی عدم الصدق امکانی ۱۲ منہ

کیونکہ صدق کی امکانی عدم کذب کو اور کذب جبرفی عدم صدق کی مستلزم ہے ۱۳ منہ (ت)

تقدیرانی مبحث الرابع فصل تزییات شرح مقاصد میں فرماتے ہیں،

ان لو یکن من صفات کمال اتمتع اقصاف  
الواجب له ثلاث علی ان کل ما يتصف  
هو به یزمر ان یكون صفة کمالیة  
اگر وہ صفات کمالیہ میں سے نہیں تو اس کے ساتھ  
واجب کا اقصاف ممتنع ہے کیونکہ اس پر اتحاق  
ہے کہ واجب جس کے ساتھ متصف ہوگا اس کا  
صفت کمال ہونا ضروری ہے (ت)

علامہ اس ابی شریف مسیریہ میں فرماتے ہیں،

یستحیل علیہ تعالیٰ حکم صفة لا کمال فیھا ولا  
نقص لان کلام من صفات الاله صفة کمالیة  
انہ تعالیٰ کے لئے ہر وہ صفت محال ہے جس میں کمال  
ہو اور نہ نقص ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت صفت  
کمال ہے۔ (ت)

**دلیل بست و پنجم اقول** وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت)  
بداہت عقلیہ کہ بدعمل کر جو مطلق کذب پر قادر ہوگا کذب مطلق پر بھی قدرت رکھے گا کہ بعض کلام میں کذب  
پر قادر اور بعض میں اس سے عاجز ہونے کے کوئی معنی نہیں اور قرآن کلام اللہ قطعاً حق جس کے بعض تضایا  
خل قولہ تعالیٰ لا اله الا الله و قوله سانی محصور سون سنہ و میر ہا کے صدق پر عقل صرف بے تردید شرع  
و توقیف صریح خود حکم کرتی ہے تو واجب کہ قرآن عظیم مقتضائے ذات نہ ہو، ورنہ کذب مطلق مقدور نہ رہے گا کہ  
کلام ہرگز کاذب نہیں ہو سکتا اور جو کچھ ذات نہ مقتضائے ذات وہ قطعاً حادث مخلوق تو کذب الہی کا ممکن ماننا قرآن عظیم  
کلام اللہ کے حادث مخلوق ماننے کو مستلزم باب بعد تنبیہ بھی امر ارکرو تو اپنے معزلی کراہی گمراہ ہونے سے کیوں انکار کرو۔

**دلیل بست و ششم اقول** وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت)  
جب بر تقدیر امکان کذب واجب بطلان ترجیح بامریج و نیز حکم بداہت طرکہ ذریعہ ہر فرد کذب قدرت الہی  
میں ہو تو ہر فرد صدق مقدور ہوگا ورنہ صدق فی البعض واجب یا محال ہوگا، تو کذب فی البعض محال یا  
واجب حالانکہ ہر فرد کذب مقدور مانا تھا، ہذا خلف پس صدق و کذب کا ہر فرد مقدور ہوا اور ہر فرد حادث  
تو کلام الہی سے مطابقت و لا مطابقت دونوں مرتفع اور یہ بداہت محال۔

**دلیل بست و سہم اقول** وباللہ التوفیق کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجئے بہت خوش نصیب فی عقل

بسیب صرف جمال جہاں آراستے حضور پر نور سید عالم سرور اکرم مولا کے اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ کر ایمان لائے کہ ایسے ہذا وجہ الکریمین پر منہ جھوٹ پڑنے والے کا نہیں، اسے شخص ایسا اس کے بسیب کا پیارا منہ تھا جس پر خوبی و بہار دو عالم نثار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور پاکی و قدوسی ہے اس کے وجود پر کرم کے لئے، واللہ! اگر کج محاب اٹھاویں تو ابھی کھتا ہے کہ اس وجود پر امکان کذب کی تہمت کس قدر جھوٹی تھی مگر اسے دلیل غلطی کے مگر میں اسے بہت ایتھالی لقب دیتا اور مسلمانوں کی بدابست ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے رب کے پاس اس دن کے لئے ودیعت رکھتا ہوں

یوم ینفذ العتد قین صدقہم، یوم لا ینفع مال و بنون، الامن اتی اللہ بقلب سیم  
وہ دن جس میں پتوں کو ان کا پتہ کار آئے گا جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے و عکروہم اللہ کے فضل حاضر ہو اسلانت دل کے کر۔ (ت)

بایں ہمہ اگر جمال باز نہ آئے تو دلیل ہفتم میں وجود دوم کی بجائے خود دلیل مستدل تھی، اس کے عوض معروا اپنے بہرہ والی تیس کا عدد کامل مانے۔

دلیل بست و ششم قال عز وجل، ومن اصدق من اللہ قولا اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے، اقول واللہ التوفیق آیت پر مبنی ہے کہ یہ الہی محال تھی ہے، وہ دلائل سننے کا دم تفسیر و تفسیر واقف کلمات فقہا پر روشنی کہ امثال عبارات اگرچہ بظاہر نفی مزیت غیر کرتی ہیں مگر حقیقتہً تفصیل مطلق و نفی برتر و ہمسر کے لئے مسوق ہوتی ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ومن احسن من اللہ صبیحة یعنی صبیحة اللہ سب سے احسن ہے، ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ، ای ہوا احسن قولا من کل من عداہ (اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے، یعنی وہ دوسرے تمام سے قول میں خوبصورت ہے۔ ت، علامۃ الوجود سیدی ابراہیم السعدی علیہ الرحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر قولہ تعالیٰ عز وجل ومن اظلم ممن اوتی

سلا القرآن الکریم ۱۱۹/۵

سلا ۸۸/۲۹

سلا ۸۹/۲۹

سلا ۱۲۲/۴

سلا ۱۴۸/۲

سلا ۲۳/۴۱

عن الله كذبا (اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افراہونے والے سے کون بڑا ظالم ہے۔ ت) فرماتے ہیں،

هو انكار واستبعاد لا شك كون احد طلع  
 ممن فعل ذلك او مساويا له وان كان مبدئ  
 التركيب غير متعبر من لا تكس المساواة و  
 نظيرها يشهد به العرف العاصي والاستعمال  
 المعتبر، فانه اذا قيل من اكرم من فلان  
 او افضل من فلان فالمراد به حتما انه  
 اكرم من كل كرم و افضل من كل واصل،  
 لا يري الى قوله عز وجل لا جرم انهم في  
 الاخرة هم لا خسرون بعد قوله تعالى ومن  
 ظلم من اقرى على ذلك كذب الخ واسر  
 في ذلك ان لصفة بين الشيئين لا تنص  
 غالب لا سيما في باب المعالية بالتفويض  
 فزيادة ونقصان فاذا لم يكن حدها اسيد  
 يتحقق انقصان لا محالة (ت)

یہ انکار واستبعاد ہے کہ اس سے بڑھ کر یہ اس کے  
 مساوی کوئی ظالم نہیں ہو سکتا اگرچہ بنیاد ترکیب  
 نفی مساوات پر نہ بنی ہو لیکن اس پر مشہور عرف اور  
 مسئلہ استعمال شام ہے مثلاً جب یہ کہا جاتا ہے  
 فلان فلاں سے زیادہ بزرگ ہے یا فلاں سے کوئی  
 افضل نہیں، تو اس سے یقیناً مراد یہ ہے کہ ہر کرم  
 اکرم اور ہر فاضل سے افضل ہے، کیا رات ہے اللہ تعالیٰ  
 کے اس فرمان مبارک میں وہ یقیناً آخرت میں خسار  
 میں ہیں جس کے بعد فرمایا ومن اظلم من اقرى  
 علی اللہ کذباً، اور اس میں راز یہ ہے کہ نسبت غالباً  
 دو چیزوں کے درمیان حصصاً علیہ میں تفاوت کے باب میں  
 زیادتی اور نقصان میں متصور ہوتی ہے جب  
 ان میں سے کوئی ایک زیادہ نہ ہو تو بہر حال نقصان  
 کا ہی تحقق ہو گا۔ (ت)

تو لہذا معنی آیت یہ ہیں کہ مومن عز و جل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جس کے صدق کو  
 کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا اور پھر ہر صدق کلام فی نفسہ اصلاً قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار ذہن و  
 قضایا ترہ خلاف قدم وحدوث کلام یا بقا و فنا سے سخن یا کمال و نقصان حکم خود کسی وجہ سے اس  
 میں تفاوت مان سکیں، کچھ کچھ باتیں مطلقاً وقت واقع میں سب یکساں، اگر ذرا بھی فرق ہو تو دوسرے سے

صدق کسی قول کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی قائل  
 کی طرف، واضح رہے یہاں گفتگو معنی اول میں ہے  
 یہ بات ذہن نشین رہے ۱۲ مشہ (ت)

صدق صدق تارة يصيب الى لقول واخرى الى  
 قائل والكلام ههنا في المعنى الاول فلا  
 يدعون ههنا عندك ۱۲ حذر۔

سب القرآن الحکیم ۲۱/۶

۱۲ ارشاد العقل السليم (تفسير ابن السكيت) تحت ۲۱/۶ دار احياء التراث العربی بیروت ۲

پس ہی نہ رہا، اصدق و صادق کہاں سے صادق آسے گا، یہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام و اصغر میں لحاظ کرنے سے ان اخبار پر بھی انکشاف تام پائیں گے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت شائر جنبائی تنبیہ ہوتی ہے قرآن عظیم نے فرمایا محمد رسول اللہ کہ یہ بھی کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا وہ جملہ محمد رسول اللہ کہ قرآن میں آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور ہم نے جو محمد رسول اللہ کہا تم مطابق ہے، حاشا کوئی مجنون بھی اس میں تفاوت گمان نہ کرے گا یا متعدد باتوں میں دیکھئے تو یوں نظر کیجئے، فرقان عزیز نے فرمایا: وحملہ و فہامہ تملثون شہراً (اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ پھرانا تیس مہینہ میں ہے۔) ہم کہتے ہیں لا الہ الا اللہ العلیک بحق المبین (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی، ایک حق واضح ہے۔) کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہے زیادہ سچا ہے، اور اس قول کے صدق میں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں معاذ اللہ کچھ کی ہے، تو ثابت ہوا کہ اصدقیت معنی اس شد مطالعہ لواقع غیر معقول ہے، ہاں نظر سبب میں ایک تفاوت متصور اور اس تشکیک اصدق و صادق میں وہی مقصود و مقبر جیسے دو جہاتوں سے تعبیر کر سکتے ہیں ایک یہ کہ وقت و قبول میں زائد ب مثلاً رسول کی بات دلی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ دلی سے منقول اگر وہی بعینہ رسول سے نہ ہو تو یہ کہ وہی وقت اور قوتوں کی بات اور دلیوں میں سکون طریقت ہی اور پیدا کرے گا کہ دلی سے ثبوت تک اس کا حشر تھا اگرچہ بات حرف بحرف ایک ہے، دوسرے احتمال کذب سے ابعاد ہونا مثلاً مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے یعنی یہ نسبت اس کے احتمال کذب سے زیادہ دوسرے اور حقیقت تعبیر اول اسی تعبیر دوم کی طرف راہت کہ سامع کے نزدیک جس قدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اسی درجہ وقت و مقبولیت پوری ہوگی جب یہ امر محمد ہو گیا تو یہ کریم کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عزوجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب سے پاک و منزہ ہے، کوئی جہاد کسی کی خبر اس امر میں اس کے مساوی نہیں ہو سکتی اور شاید حضرات محافلین بھی اس سے انکار کرتے کہ غوث خدا دلی میں لائیں، اب جو ہم خبر اعلیٰ تو از کو دیکھتے ہیں تو وہ بالبدلتہ بروجہ عادت و اندام بدیہ غیر مختلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل استیقین کا معیار ہوتی ہے جس میں عقل کسی طرح تجویز خلاف روا نہیں رکھتی اگرچہ منظر نفس ذات خبر و خبر امکان ذاتی باقی ہے کہ ان کا جمع علی الکذب قدرت اللہ سے خارج نہیں۔ تلوک میں ہے: معتداتہ بحسب علو یقین معقولان، بعقل متواتر سے علم یقین حاصل ہونے کا معنی یہ ہے کہ عقل یکم





**دلیل بست و نهم** قال المونی بجانہ و تعالیٰ اقل ای شئی اکیہ شہدۃ ما قد آتہ (اسے نبی! تو کا فروغ سے کچھ کون ہے جس کی گواہی سب سے بڑی ہے، تو خود ہی فرما کر اللہ)

اقول اللہ کے لئے حمد و منت کہ یہ آیت کریمہ آیت سابقہ سے بھی جلی و اظہر، اور افادہ مراد میں اہل و ازہر، وہاں ظاہر نظم نفی اصدقیہ غیر تھا اور اثبات اصدقیہ کلام اللہ بجا الہ عزت یہاں صراحتاً رشاہتاً ہے کہ اللہ عز و جل کی گواہی سب گواہوں سے اکبر و اعظم و اعلیٰ ہے، اب اگر معاذ اللہ اسکا کذب کو و حسل دیکھتے تو ہرگز شہادت الہی کو شہادت اہل تو اترا پر فوق نہیں کہ جب یقین اس سے ملے گا اس سے بھی مینا اور جو احتمال اس میں باقی اس میں بھی پسیدہ تو قرآن پر ایمان لانے والے کو یہی چارہ کہ مذہب محمدی اہل سنت کی طرف رجوع کرے اور صاحب عزت کے اسکا کذب سے برائت پر ایمان لائے، باقی تقریر دلیل مثل دلیل سبابتی ہے، فافہم و اعلم و اللہ اعلم۔

### دلیل سیم قال ربنا عز و جل

و ثبت کلمت ربک صدق و عدل لا یبدل نکلتہ جوہر السیم العظیم  
اور پورا ہے تیرے رب کا کلام صدق و انصاف میں کرلی  
بدلتے و ان نہیں اس کی باتوں کا، اور وہی سننے والا  
ہوئے و ان

ظاہر فرماتے ہیں یعنی باری عز و جل کا کلام انتہا درجہ صدق و عدل پر ہے جس کا مثل ان امور میں متصور نہیں۔  
بیضاوی میں ہے:

بعت نعاۃ احبارہ و حکامہ و مواعیدہ  
صدق فی الاخیار و المواعید و عدل فی  
الاقصۃ و الاحکام  
ارشاد المغنی السیم میں ہے:

العیاض، بعت نعاۃ القاضیۃ صدق  
فی الاحبار و المواعید و عدل فی  
معہم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اجبار و مواعید  
میں صدق کے اعتبار سے اور قضایا و احکام میں

سۃ القرآن الکریم ۱۹/۶

سۃ ۱۵/۶

سۃ ارار التزیل (تفسیر بیضاوی) مع القرآن الکریم تحت ۱۵/۶ النصف الاول مصنف بابی ممر ۱۴۳

و لا حکم الا حدیث شریف ذلک مما  
 هو اصدق واعدل ولا بما هو مثله  
 عدل کے اعتبار سے اس کتابی درجہ پر ہیں اس سے بڑھ کر  
 کوئی اصدق واعدل نہیں جو ان میں سے کسی حکم کو  
 بدل دے بلکہ ان کے مثل بھی کوئی نہیں دے

**اقول** واللہ التوفیق (میں کتابوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) صدق قائل کئے  
 درجات ہیں

**درجہ ۱:** روایات و شہادات میں قطعاً کذب سے محترز ہو اور مخاطبات میں بھی زہار ایسا مجھوٹ  
 روانہ نہ کئے جس میں کسی کا اضرار ہو اگرچہ اسی قدر کہ غلط بات کا باور کرنا اگر مزاح یا عبتاً ایسے کذب کا استعمال  
 کرے جو نہ کسی کو نقصان دے نہ سنے والا یقین لاسکے مثلاً آئی رہی نے سون کھانا کھایا، آج مسجد میں لاکھوں آدمی  
 تھے، ایسا شخص کاذب نہ گنا جائے گا یا آٹم و مردود الروایت نہ ہو گا تاہم بات خلاف واقع ہے اور بعض فعل  
 وغیر نامع، اگرچہ بعض کلام میں حکایت واقع، مراد نہ ہونے پر دلیل قاطع، ولہذا حدیث میں ارشاد فرمایا،  
 قل بعض اصحابہ قال قد عبتا یا رسول اللہ آپ کے بعض صحابہ پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

عن قال الامام محبة الاسلام محمد بن النضر بن  
 قدس سرہ العالی فی منکرات الضیافة من کتاب  
 الامریا المعروف من احياء العلوم کل کذب  
 لا یجوز انہ کذب ولا یقصد به التلبیس فلس  
 من جملة المنکرات کقول الانسان مثلاً طبتک  
 لیوم مرة او اعدت علیک الکلاما لعل  
 مرة او یجری مجرا لعل انہ لیس یقصد  
 به التحقیق من ذلک لا یقتضی فی العدا لسة و  
 لا تروا الشہادة به ۱۶ منہ

جزء ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱

فَعَلَّی لَا اَقُولُ الْاَحَدَ لِیْلَہِ اُخْرَہِ لِحَمْدِ  
وَالْتَوَمَّذِیْ بِاَسْنَادِ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ ہُرَیْرَہِ  
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔  
(میلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ ہم سے مراج فرماتے  
ہیں، آپ نے فرمایا، میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔  
امام احمد اور ترمذی نے سند حسن کے ساتھ حضرت  
ابو ہریرہ سے رسول اللہ میلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
روایت کیا۔ (ت)

درجہ ۲: ان لغو و عبث باتوں سے بھی بچے مگر نثر یا نظم میں خیالات شاعرانہ ظاہر کرتا ہو، جس طرح  
قصہ کی تشبیہیں ص

ما ت سعد فقہی ایسومہ متسولی

(سعاد کی جدائی پر آج میرا دل مضطرب ہے۔ ت)

سب جانتے ہیں کہ وہاں نہ کوئی عورت سعاد نامی تھی نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر مغفرت،  
نہ وہ ان سے جدا ہوئی نہ یہ اس کے فراق میں مجروح، محض خیالات شاعرانہ ہیں، مگر نہ فضول بحث کہ تشبیہ خاطر  
تشوین سامع و ترقی قلب و تزیین سخن کا فائدہ رکھتے ہیں تاہم از انہا کہ حکایت بے ٹکی عمدہ ہے، ارشاد  
فرمایا گیا: وما علمتہ الشعر وما یسعی لہ نہ ہم نے اسے شعر سکھایا نہ وہ اس کی شان کے لائق، صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

درجہ ۳: ان سے بھی تحریر کچھ مگر برا عطا و امثال ہیں ان امور کا استعمال کرتا ہوں جن کے لئے حقیقت  
واقہ نہیں جیسے کلید و سنہ کی حکایتیں، مسلق الطیر کی روایتیں، اگرچہ کلام قائل بطاہر حکایت واقع ہے مگر  
تلفیظ سب مع نہیں کہ سب جانتے ہیں و حفظ نصیحت کے لئے یہ تمثیلی باتیں بیان کی گئی ہیں جن سے وہی منفعت  
مقصود، پھر بھی انہام مصداق موجود، ولہذا قرآن عظیم کو اساطیر الاولین (پہلوں کے قصے۔ ت) کہنا  
کفر ہوا جیسے آج کل کے بعض کفار لٹام مذہبیان اسلام، نئی روشنی کے پرانے غلام دعویٰ کرتے ہیں کہ کلام عزیز  
میں آدم و حوا کے قصے شیطان و ملک کے افسانے سب تمثیلی کہانیاں ہیں جن کی حقیقت مقصود نہیں،

سہ جامع الترمذی باب ما جاز فی الزواج ایمن کتب خانہ رشیدیہ، دہلی ۲۰/۲

مسند امام احمد از مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۲۲۰/۲

سہ القرآن الکریم ۶۹/۲۶

سہ " " ۲۵/۶

تعالیٰ اللہ ہی بقول انھوں نے عواکیر (نہ کم کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اس سے کہیں بلند  
ہے۔ ت)

**درجہ ۴ :** ہر قسم حاکمیت بے محلی عزت کے قہر سے اجتناب کلی کرے اگرچہ رائے سہو و خطا حاکمیت خلاف  
واقع کا وقوع ہوتا ہو یہ درجہ ماس اولیا اللہ کا ہے۔

**درجہ ۵ :** اللہ عزوجل سہو و خطا بھی صدر کذب سے محفوظ رکھے مگر امکان وقوعی باقی ہو یہ مرتبہ  
اعاظم صدیقین کا ہے کہ،

ان اللہ تعالیٰ یکرہ فوق ما ثلہ ام یخطا  
الویلکرا الصدیق فی لارہن<sup>۱</sup>، سواک الطبری فی  
فی المصنوع لکیر و الحدیث فی مسندہ و  
ابن شہین فی النسۃ عن معاد بن جبل  
مرضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (ت)  
**درجہ ۶ :** معصوم من اللہ و مؤید بالمعجزات ہو کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نہ رہے مگر نظر نفس ذات  
امکان ذاتی ہو یہ مرتبہ حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین کا ہے۔

**درجہ ۷ :** کذب کا امکان ذاتی بھی نہ ہو بلکہ اس کی عظمت جلیلہ و جلالت عظیمہ بالذات کذب و غلطی کی  
نافی و منافی ہو اور اس کی ساحت عزت کے گرد اس گردش کا گزر محال عقلی یہ نہایت درجات صدق ہے  
جس سے مافوق مقدر نہیں، اب آیہ کریمہ ارشاد فرما رہی ہے کہ ترے رب کا صدق و عدل اعلیٰ درجہ ہمتی پر ہے  
تو واجب کہ جس طرح اس سے صدر و ظلم و خلاف عدل باجماع اہلسنت محال عقلی ہے یونہی صدر و کذب و  
خلاف صدق بھی عقلاً متعین ہو، ورنہ صدق الہی عایت و نہایت تک نہ پہنچا ہو گا کہ اس کے مافوق ایک درجہ  
اور بھی پیدا ہو گا یہ خود بھی محال اور قرآن عظیم کے خلاف، ثبت المقصود و الحمد للہ العلیٰ السودود  
(مقصود ثابت ہو گیا اور حمد اللہ بلند اور محبت فرمانے والے کے لئے ہے۔ ت)

تنبیہ: اقول فرق ہے دلیل کئی کے مناسط استعمال و مظہر استعمال ہونے میں اہل کے یہ معنی کہ استعمال مصدق  
آیت پر موقوف ہے یعنی ورود دلیل نے محال کیا، اگر کتب میں نہ آتا عقلاً ممکن تھا یہ استعمال شرعی ہوگا اور ثانی کا یہ محال مصدق آیت شر  
استعمال پر موقوف ہے یعنی اگر محال عقلی نہ مانے تو مفاد آیت صادق نہیں آتا یہ استعمال عقلی ہوگا، فقیر نے ان تینوں  
دلیل آخری میں یہی طریقہ برتا ہے، غایت یہ کہ کلام مقدمات مسئلہ پر مبنی ہوگا اس قدر دلیل کو عقلیت سے خارج  
نہیں کرنا کہ نہ بخو (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت) علامہ یہ کہ آیات اثنی اثبات ہیں خارج ثبوت، و الحمد  
لہ ہذا لک لملکوت (تمام حد ملکوت کے مالک کی ہے۔ ت) یہ کچھ اشد تمسک دہلیس ہیں کہ حجاۃ حاضر  
کی گئیں، در اگر مورد استقصا کی فرصت ہوتی تو ماری عزوجل سے امید زیادت تھی پھر بھی صرا

در بار اگر کس ست یک حرفہ بس ست

(اگر خانہ میں کچھ ہے تو ایک حرف ہی کافی ہے۔ ت)

واللہ الہادی الی الحق المبین و الحمد للہ اللہ تعالیٰ ہی در فتح حق کی طرف رہنمائی فرمے گا وہی ہے  
رب العالمین۔ اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں (ت)

## تنبیہ سوم: رد ہدیائات امام و ماہر میں

یا معشر المسلمین! ان ہمارے عنایت فرمائیں ہذا ہم اللہ تعالیٰ الی الحق المبین (اللہ  
تعالیٰ حق میں کی طرف ان کی رہنمائی فرمائے۔ ت) کا معاملہ صحت تارک جملہ براہ سادگی ایک شخص کو امام بنایا  
عہدہ تنبیہ ضروری: قطع نظر اس سے کہ ان کے امام کا رد ان کے رد کا امام ہے، بہر نفس واقعہ فقہ براہین بھی  
جس کے باعث یہ استغناء میرٹھ سے آیا اور حضرت مولانا دام ظلہ العالی نے یہ جواب ہادی صواب رقم فرمایا اس تنزیہ  
کا لیکن نہایت ضروری تھا کہ اس براہین قاطعہ ما امراد بہ ان یوصل (جس کی مطلوب تک رسائی نہیں۔ ت)  
کا یہ قول اسی امام الہادیہ کی حمایت میں ہے، انوار ساطعہ نے اسی شخص کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ”کوئی جناب داری  
عز اسمہ کو اسکان کذب کا دھبہ لگاتا ہے“ اور براہین قاطعہ نے اسی کے دو حمایت و حمایت جہلیت میں لکھا  
”اسکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا الی آخر الجمالۃ الفاضلۃ“ تو اولاً پاس امامت،  
ثانیاً بشرم حمایت ہر طرح ملا لنگو ہی صاحب پر (بشرطیکہ یہ رسالہ قدسیہ دیکھ کر ہدایت نہ پائیں اور بعلت  
(باقی بر صفحہ آئندہ)

لے البراہین القاطعہ مسئلہ خلف و حیدہ قدما میں مختلف فیر ہے مطبع لے بلا سادہ طور ص ۲  
لے الانوار الساطعہ مع البراہین القاطعہ مسئلہ خلف و حیدہ قدما میں مختلف فیر ہے مطبع لے بلا سادہ طور ص ۳

اور پیشِ خویش آسمان بریں پر اٹھا کر رکھ دیا۔ اب اس کے غلاف کسی کی مات قبول ہوئی تو بڑی بات کا نہک  
آئی اور طبیعت نے آگ لی، آہٹ ہوئی اور غصہ نے باگ لی، سُٹنے سے پہلے ہی ٹھہرایا کہ ہرگز نہ سنیں گے،  
بگڑنے کی قسم بنائے نہ نہیں گئے، ان ہٹوں کا پاس ہدایت سے یاس دلارہا ہے، مگر پھر بھی اظہارِ حق کے بغیر  
چارہ کیا ہے۔

میں آنچ شیطا بلاغت مست با قومی گویم تو خواہ از ختم یزدگیر و خواہ طلال  
(بات کا پہنچانا ضروری ہے میں نے وہ کر دیا اب تو میری بات سے نصیحت حاصل کر لے یا غصہ کرتے ہا)  
کاش خدائے تو فتن دے کہ اک ذرا دیر کے لئے تعصب و نفسانیت کو پانِ رخصت سے قابلِ امامِ طریق  
ہے، معترضِ خصمِ فریق، ان عیثیتوں کے لحاظ سے نظریہ کرچلے، پھر گوشِ ہوش کو اجازت سشنیدن ہو،  
پھر میزانِ خرد کو حکم سنجیدن، اب اگر قولِ خصم قابلِ قبول ہو تو اتباعِ حق سے کیوں ناحق عدول ہو، ورنہ پھر  
وہی تم وہی تمہارے امام جو بادہ آج بکام ہے کل بھی درجہ، اس جدِ سماعت میں نہ کچھ بنے بگڑے نہ رنگ  
امانت جانا اٹھ کرٹے، ہاں اسے وہ سوراخ جو سر کے دونوں جانب گوہرِ سماعت کے کان بنے ہو، جن پر  
جواکی موجیں نیاں نکلے، دور ہو کر ہیں نہیں پھر دہسے آؤ زوں کا بارستانی اور ان قسم رتی  
سیپوں میں ان سخی سخی بوندیوں سے سننے کے موتی بنائی ہیں، کیا کوئی تم میں الحق السعید و هو شہید  
(کان لگائے اور متوجسہ ہو۔ مت) کے قابل نہیں، ہاں اسے گوشت کے وہ منبری ٹکڑے ہو سیریل  
کے بائیں پہلوؤں میں ملک بدن کے تخت نشیں ہوجن کی سرکار میں آنکھوں کے حوضِ بگی کانوں کے جاسوس  
بیرونی اخبار کے پرچے سنانے اور خرد کے وزیرِ فہم کے مشیر اپنی روشنی تدبیر سے نظم و نسق کے بیڑے اٹھاتے  
ہیں، کیا تم میں کوئی یستمعون القول فیقبعون احسنہ (کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

نجدیتِ نجدت و تہمتِ مکابہ پر آئیں) اس تنزیہ کا جواب دینا بھی (اگر نفعِ صورت سے پہلے دے سکیں)  
نہایت ضروری و لازم ہے یہ تو کوئی مقصدِ غیبت نہیں کہ گھر بیٹے حمایتِ امام کا بیڑا اٹھائے اور جب  
شیرِ شہزادہ کا فقرہ جا ٹکڑا زُسنے امام کو چھوڑ کر حمایتِ گزشتہ کرے اور اتنی بری صفت اتنی اذیت (میں تجھ سے بری  
ہوں مجھے ڈر ہے) کی ٹھہرائے، والہ الام ۱۲۷

کا قاتل نہیں؟ جانی برادر! یقین جان تعصب باطل و اصرار باطل کا دیوال شدید ہے، آج نہ کھنڈ تو کل کیا  
 بید ہے، شب درمیان فردا لوگت نسیم اولیٰ عقل (اگر تم سنتے یا سمجھتے۔ ت) کا، ہذا یومہ عصیبت (یہ بڑی  
 سختی کا دن ہے۔ ت) لا انا مومنہم العصبہ ط الیس العصبہ تقریب (بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت  
 ہے، کیا صبح قریب نہیں۔ ت) اس دی مرہب اور جعونہ یعنی اعمال صحت (اسے میرے رب مجھے واپس  
 پھر دیکھنے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں۔ ت) کا جواب کلا (ہرگز نہیں۔ ت) ہوگا اور طعن سبے امان  
 اللہ یا شکوہ مذکور (کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سناٹے والا نہ آیا تھا۔ ت) کے جگہ دور تیر میں بنا کا پلا ابھی  
 سویرا ہے ہوتی سنبھالو، آنکھیں مل ڈالو، راستہ سوجھنے کی راہ نکالو، چل تو دے، یہ بھی دیکھتے ہو کہ اس  
 جھکی اندھیری میں کس کے ٹپکے ہو، جس نے نہ صرف ایک مسئلہ کذب پاری بلکہ خوارق اور افسانہ معجزہ،  
 مرسیہ، نئی ہریہ، گرامیہ وغیرہم طوائف ضالہ کی بدعات شسیمہ اور ان کے علاوہ صد ہا ضلالت قبیلہ  
 قطیبہ کی خدقیں جنکائیں، اور تمہیں ان قبر ٹھوکروں تم لغزشوں کی خبر تک نہ ہوئی، چشم فہم میں وہ بلا کی  
 غیندی جھک آئیں اور پھر گمان یہ کہ اس بیہڑا کا ہدایت مال، یہ بات یہ بات کہاں ہدایت اور کہاں یہ پل،

سے ۱۵۱ کان ۱۵۲ دیکھیں ہو ۱۵۳ مسودہ یہ۔ حریرۃ لہ لکیت

(جب کو کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ انہیں ہلاکت کی راہ پر ہی لے جائیگا۔ ت)

لہ اپنی حالت پر رحم کر و قبل اس کے کہ پھر مصدقہ مہنا ہو زائد اصلوں (اسے ہمارے رب!)  
 انہوں نے تم کو بھکایا تھا۔ ت) کام نہ آئے اور لا تحصوا الذی (میرے پاس نہ جھگڑو۔ ت) کی مضب  
 بھجھلاہٹ اذ تبوا الذین استعوا (جب بیزار ہوں گے پیشوا اپنے پیروں سے۔ ت) کا رنگ دکھائے  
 مہنا اہتم بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر انعامہین (اسے ہمارے رب! ہم میں اور ہمارے  
 قوم میں حق فیصلہ کر اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔ ت) فقیر اس تمہید و تمہید و تمہید کو اپنا شفیق بنا کر  
 مجالِ متعال میں قدم دھرتا اور دوڑتے دوڑتے نازک طبعوں گراں سمیں، چین بچینوں، ناتواں بینوں سے کچھ

۱۱/۴۴	۱۰/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴
۱۰۰/۲۳	۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴
۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴
۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴
۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴
۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۱/۴۴	۱۰/۴۴

عرض کرتا ہے کہ

کھنکھان سے کہتا ہوں احوالِ دلی میری

ڈر ہے کہ شانِ ناز پر مشکوہ گراں نہ ہو

یا یہاں انقوم! ان حضرت امام اول و دومیت ہندیہ مسلم ثانی طوائف نجدیہ کو اپنی اُتک کا مزہ مقدم تھا  
بیکہ روی میں اسٹیل کا عالم تھا، زبان کے آگے بارہ بل چلتے، جب اُجھٹے پھر کیا کسی کے سنبھالے سنسٹے۔  
جدھر جائے مسجد ہو یا دیر علی رکھنے سے پورا ہر سے

گہ بیت مشکئی گاہ بمسجد زنی آتش از مذہب تو کافر مسلمان غلہ وارد

(کبھی ثبوت توڑتا ہے اور کبھی مسجد جلاتا ہے، تیرے مذہب سے کافر و مسلمان دونوں کو جلاتا ہے)

اسی لئے حضرت کی ایک کتاب میں جو کفر ہے دوسری میں ایمان، آج جو دلی ہے کل پتھا شیطان، ایک  
آگہ سے ماضی دوسری سے خفا، ایک پر میں زہر دوسرے میں شفا، دُور کیوں جائیے ایک یا پھر نہ راہ  
ایک پر تقویت رکھ لیجئے، ایک دوسری کا رد کر دے تو سہی اب ایک بڑی مصیبت سے جس کے لئے حضرت  
نے اپنی تصانیف میں بڑے بڑے پانی بہائے، اور جتنی تیش آج آج تک سب سامان کر لئے جیسے فقیر نے  
اپنے مجموعہ مبارکہ "ابدۃ المارۃ علی المارۃ الشارۃ" مجملہ سوم فتاویٰ فقیر مستحق بہ العطا فی الذبیہ فی الفتوی  
الرمضویہ میں منسل و مدلل بیان کیا یہ سوجھی کہ وہ مطلب نہ نکالے گا جب تک اللہ تعالیٰ کا وجوب صدق  
باطل نہ ہو لہذا رسالہ "یکروزی" میں امکانِ کذب کے قائل ہوئے اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت  
کو ہزار جان کنی دہ ہدایاں ہیں ابطلانِ ظاہر کئے،

ہدیانِ اولِ امام و دہ سیر، اگر کذبِ لہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالیٰ جبرٹ

عنہ اب الحمد للہ وہ بار حواں ہے ۲

علیہ علمائے دین نے جو ارشاد فرمایا کہ کذبِ عیب ہے اور عیب اللہ عز و جل پر محال، حضرت اس کے رد  
میں یوں اپنا خبیث نفس ظاہر کرتے ہیں،

قولہ وہو محال لانه نقص و انقص علیہ قولہ یہ محال ہے کیونکہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ پر  
نقص محال ہے اقول اگر محال سے مراد ممکن لذات ہے جو قدرتِ الہیہ کے تحت داخل نہیں تو ہم نہیں  
مانتے کہ کذب نہ کہ محال یعنی مسطور ہو گا کیونکہ  
(باقی بر صفحہ آئندہ)



بولنے پر قادر نہ ہو گا حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں، تو آدمی کی قدرت اللہ سے بڑھ گئی، یہ محال ہے تو واجب  
کہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہو۔

ایہا المسلمون! احسبوا اللہ شرا للجبون (۱) اے اہل اسلام، اللہ تعالیٰ تمہیں اس خطرناک شر سے  
محفوظ فرمائے۔ اللہ! بظرافہ صاف اس انوائے عوام و طوائف تمام کو غور کر دو کہ اس پس کی گمانہ میں کیا  
زہر کی پٹیاں بندھی ہیں؟

اولاً و حوالہ دیا کہ آدمی تو جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو قدرت انسانی اس کی قدرت سے زائد ہو  
حالانکہ اہل سنت کے ایمان میں انسان اور اس کے تمام اعمال و اقوال و اوصاف و احوال سب جناب باری  
عز و جل کے مخلوق ہیں، قال المولیٰ سبحانہ و تعالیٰ،

واللہ خلقکم و ما تھمومن شیء تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔  
انسان کو فقط کسب پر ایک گونہ اختیار ملا ہے، اس کے سارے افعال موقیٰ و معلول ہی کی ہی قدرت  
سے واقع ہوتے ہیں، آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادہ و تکیوں کے چک مار سکے، انسان کا صدق و کذب  
کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اسی قدیر متہر جل و علانے پیدا کیا، اور اسی کی عظیم قدرت عظیم  
ارادت سے واقع ہوتا ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۳۶۳)

یہ قضیہ غیر مطابق الواقع ہے اور اس کا القاء ملائکہ  
اور انبیاء پر قدرت الہیہ سے خارج نہیں؟ ورنہ لازم  
آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد  
ہو جائے کیونکہ قضیہ غیر مطابق الواقع، اور  
اس کا القاء مخالفین اکثر افراد انسانی کی قوت میں ہے  
و ان کذب مذکور اس کی حکمت کے منافی ہے ہذا یہ متنبہ  
بالغیر ہے اور اسی لئے عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے کمال  
سے شمار کرتے ہیں الخوات

یہ عقد قضیہ غیر مطابق الواقع و القائے آن بر ملائکہ  
انبیاء و صریح از قدرت الہیہ نیست و الا لازم آید کہ  
قدرت انسانی از یہ از قدرت ربانی باشد جو عقد  
قضیہ غیر مطابق الواقع و القائے آن برخلاف طبع و  
قدرت اکثر افراد انسانی است، کذب مذکور آدے  
منافی حکمت اوست پس متنبہ بالغیر است، و لہذا ہم کہتہ  
را از کمالات حضرت حق سبحانہ و عیشا نہ الام

بقیہ عبارت سراپا شہادت زیر بنیاد دوم آئے گی ۱۲ عن اللہ تعالیٰ علیہ

سنت القرآن الکریم ۹۶/۳۷

وہا تشوٰن الا نیت اللہ سب العینیں ۵ تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو پروردگار ہے  
بہاؤ کا۔

۶ اس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا

سہ عاشت کاب وہا تشوٰن یکوٰۃ لا ما یشاء اللہ ہر والا اولاد

(جو تو نے چاہا ہوگا جو آپ چاہیں گے وہ جو ہمارے گا، نہیں ہوگا جو دہر اور افلاک چاہیں گے۔  
پھر کتنا بڑا قریب ویسا ہے کہ آدمی کا فعل قدرت الہی سے خدا ہے یہ خاص اشتیاق کے معزز نہ کا نہ سبب نہ مہذب ہے  
قرآن عظیم کا مردود و مکتذب۔

ثانیۃ اقول اس ذی ہوش سے پوچھو انسان کو اپنا بڑا جھوٹ بولنے پر قدرت ہے یا معاذ اللہ  
اللہ عزوجل سے بولانے پر، پھر قدرت بڑھنا تو سبب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ آدمی سے جھوٹ بولانے پر قابو نہ رکھتا  
اپنے کذب پر قادر نہ ہو تو انسان کو اس طرز پر جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الہی سے اس کی قدرت نہ  
ہوئی۔ لیکن لو یجعل لہ نوراً فہ من نور (لیکن جسے اللہ نور نہ دے اس نے سے کہیں نور نہیں۔)۔  
عہ فائدہ عامہ ضروری الملاحظہ ۱ ایسا المسلمون پر ظاہر کہ قدرت بڑھنے کے یہ معنی کہ ایک شے  
پر اسے قدرت ہے اسے نہیں اسے کہ جس شے پر قدرت ہے وہ تو انیس کی قدرت میں بھی داخل و مگر ایک  
اور پھر اس کی قدرت سے خارج جو ہرگز اس کی قدرت میں بھی داخل نہ تھی اسے قدرت بڑھنا کوئی مجنون ہی سمجھے گا،  
یہاں بھی دو چیزیں ہیں، ایک کذب انسانی وہ قدرت انسانی میں مجازاً ہے اور قدرت ربانی میں حقیقتاً وہ کذب  
ربانی، اس پر قدرت انسانی نہ قدرت ربانی، تو انسان کی قدرت کس بات میں معاذ اللہ مولیٰ میں نہ تو تعالیٰ کی  
قدرت سے بڑھ گئی، پوچھو کہ طاہر نے بغایت سخاوت و سخاوت کہ تمہارے عامر اہل بہمت ہے، یوں خیال کیا  
کہ انسان کو اپنے کذب پر قدرت ہے، اور بعینہ یہی لفظ جناب عزت میں بول کر دیکھا کہ اسے بھی اپنے کذب  
پر قدرت چاہئے ورنہ جو چیز مقدور انسان بھی مقدور نہیں نہ ہوئی، ختم الہی کا اثر کہ وہ فوج جگہ اپنے اپنے کا لفظ  
دیکھ لیا اور فرق معنی اصلاً نہ بنا، ایک جگہ اپنے سے مراد ذات انسانی ہے دوسری جگہ ذات رب عنین جل و علا  
پھر جو شے قدرت انسانی میں تھی قدرت ربانی سے کب خارج ہوئی، کذا لک یصعبہ اللہ علی کل قلب  
متکبر و حیا ۱۲۸

ثابت حضرت کو اسی "یک روزی" میں یہ قیلم روزی کہ کذب عیب و منقصت ہے اور بیشک باری عزوجل میں عیب و نقصان کا محال ملتی، اور ہم اسی رسالہ کے مقدمے میں روشن کر چکے کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اس کی خدائی سے منکر ہو جانا ہے۔ حضرات بلند عین کے معلم شفیق ابی بن حبیب علیہ السلام نے یہ مجز و قدرت کا نیا مشکوفاں دہلوی بہ در سے پٹے ان کے مقدمہ ابن حزمہ فاسد العزم فاقد الجزم ظاہری المذہب روی المسترب کو بھی سکھایا تھا کہ اپنے رب کا ادب و اجتناب یکسر پس پشت ڈال کتاب الملل والنحل میں ہم گیا کہ امہ تعالیٰ قادر ان یتخذ ولدا اذلولہ لیتقدر لکان عابجا یعسی اللہ تعالیٰ اپنے لئے بیٹا بنانے پر قادر ہے کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہو گا۔

تعالیٰ اللہ عتقا یقولون اعطالمون علوا کبیرا	ظالم جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند ہے۔
لقد بچتم شیئا ادا ۝ تکاد اسلموت یتعظرون	مشیک تم حد کی بھاری بات لائے، قریب ہے کہ
مہ وتشنی الارض وتحر المحال ھدا ۝	آسمان اس سے بھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے
ان دعوا، لیرجنن ولدا ۝ وما ینبغی للرجنن	اور پہاڑ گر جائیں ڈسے کہ اس پر کہ انھوں نے جنم
ان یتخذ ولدا ۝	کے لئے اور ستائی اور رجمن کے لائق نہیں کہ اولاد

(اختیار رس، ص ۱۰۰)

سینہ دی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب الوفیہ میں اب حرم کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں، یعنی اس بدعت کی بدخواہی دیکھنا کیونکر غافل ہو کہ اس قول ششیع پر کیا ایک قباحتیں لازم آتی ہیں جو کسی وجہ میں نہ سمائیں اور کیونکر اس کے فہم سے گیا کہ مجز و قوجب جو کہ قصور قدرت کی طرف سے گئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی ممکن قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو غمز کا وجہ نہ غمزے گا۔

فہ نظر احتلال ھذا المستوح کیف غفسی  
عمدین مر علی ھذا المقالة الشیعة مت  
اللوامر من النقی لا تنحل تحت وھم وکیف  
فاتھ ان الطھر انما یكون لوکان الفصور حباء  
من تاحیة لقد مرآة ما داکت بعدہ  
قول المستحیر تعقی القدرة فلا یتوھم  
عاقل ان ھذا عجز یتک

سہ الملل والنحل لابن حزم  
سہ القرآن الکریم  
سہ المطالب الوفیہ لعبد الغنی نابلسی  
۹۲ تا ۸۹ / ۱۹



منهم من النوازم الى لا يتطرق اليها المؤمنون وهم كجني راسية نبيس

وہم کو بھی راستہ نہیں

مسلمانوں کو یہ یقین دہانی دے کر کہ ان کے لیے جو علماء و مفتیوں نے جو سبب ابن حزم پر رکھے، اس پر مشتبہ  
عیدم (مخبر) سے کتنی سچ رہیں،

کد لک قال الذین من قلوبهم مثل قولهم  
تبت بہت قلوبہمؕ وان اللہ لایہدی کید  
الشیطنینؕ

اے سے انھوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی بات ،  
ان کے اُن کے دل ایک سے ہیں و اور اللہ  
و غا بازوں کا کرہیں چلنے دیتا۔ (ت)

مراعتاً اقول العزة لله، اگر دہلوی ملا کہ یہ دلیل سچی ہو تو وہ خدا، دستِ خدا، ہزار خدا، ہیشمار خدا ممکن ہو جائیں، وجہ نئے جب یہ قرار پایا کہ آدمی جو کچھ کر سکے خدا بھی اپنی ذات کے لئے کر سکتا ہے، اور معلوم کہ نکاح کرنا، عورت سے ہم بستر ہونا، اس کے رحم میں لطف پہنچانا قدرتِ انسانی میں تو واجب کہ ملاجی کا مہموم خدا بھی یہ باتیں کر سکے وہ آدمی کی قدرت تو اس سے بھی بڑھ جائے گی، اور جب اتنا ہو چکا تو وہ آفتیں جن کے سبب اہل اسلام اتنا ذل و کمال کو محال جانتے تھے۔ امام و بابیر نے قطعاً جا زمان لیں، آگے لطف ٹھہرے اور بچے ہونے میں کیا زہر عمل گیا ہے، وہ کوئی سی ذلت و خواری باقی رہی ہے جس کے باعث انھیں پائے جھکنا ہو گا بلکہ یہاں اگر خدا کا عاجز ہو جاتا تو سخت تعجب ہے کہ یہ تو خاص اپنے ہاتھ کے کام ہیں جب دنیا بھر میں بزمِ ملاجی سب کے لئے اس کی قدرت سے وقت ہوئے ہیں ترکی پنی زوجہ کے بارے میں تھک جائیگا آخر بچہ نہ ہونا یوں ہوتا ہے کہ لطف استقرار نہ کرے اور خدا استقرار پر قادر ہے، یا یوں کہ منی ناقابلِ عقیدہ و اعتقاد یا مزاجِ رحم میں کوئی فساد یا خلل آسب مانع اولاد تو حسبِ خدائی ہے کیا ان موانع کا رد نہ کر سکے گا ہر حال جب امور سابقہ ممکن ٹھہرے تو بچہ ہونا قطعاً ممکن اور خدا کا بچہ خدا ہی ہو گا، قال اللہ تعالیٰ،

قَسَمْتُ لَكَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا فَأَمَّا أُولَىٰ  
عَمَّ حَمْدُهُ السَّادَىٰ عَلَى الظَّاهِرِ وَعَلِيهِ عَوَّلَ  
فِي تَكْمِلَةِ سَوَاقِيهِ وَبَيَّضَ وَجْهِهِ وَالْمَدَارِثَ  
وَأَرْشَادَ الْعُقُودِ وَغَيْرَهَا وَلَا شَكَّ أَنَّهُ صَحِيحٌ  
صَافٍ لَا عَيْبَ عَلَيْهِ حَاجٍ جَلَّةُ الْإِلَهِ إِلَى اسْتِكَابِ  
تَابِلَاتِ لَعْنَةِ ١٢ مَرَّةٍ -

سورة القرآن الكريم ١٢٠/٢

ملحوظہ: القوائم

سورة القرآن الكريم ٥٢/١٣

تو قطعاً دو خدا کا امکان ہوا اگرچہ منافی غیرت ہو کہ امتناع بالغیر ٹھہرے اور جب ایک ممکن ہو تو دوسرا ممکن کہ قدرت خدا کو استہانت نہیں دلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خاصاً ملائے دہلی کا خدا سے مہر جو کہیں کہیں آدمی کی مرض کرے گا، آدمی کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے، پانخانہ پھرتا ہے۔ پیشاب کرتا ہے۔ آدمی قادر ہے کہ جس چیز کو دیکھنا نہ چاہے آنکھیں بند کرے، سُنا نہ چاہے کانوں میں انگلیاں دے لے۔ آدمی قادر ہے کہ اپنے آپ کو دریا میں ڈبو دے آگ سے جلے، ناک پر لیٹے ٹکانوں پر لوٹے، رافضی ہو جائے، وہابی بن جائے۔ مگر ملائے طوم کا مولائے مہر جو یہ سب باتیں اپنے لئے کر سکتا ہو گا ذرہ عاجز ٹھہرے گا اور کمال قدرت میں آدمی سے گھٹ رہے گا، اقول غرض خدائی سے ہر طرح ہاتھ دھو بیٹھا ہے نہ کر سکا تو حضرت کے زلم میں عاجز ہو اور عاجز خدا نہیں، کر سکا تو ناقص ناقص خدا نہیں محتاج ہر محتاج خدا نہیں، طوطا ہوا طوطا خدا نہیں تو کس اس کی طرح اعظم و ازہر کہ دجوی بہادر کا یہ قولی ابر حقیقہ انکار خدا کی طرف منجر

ما قدر و اللہ حق قدر کا، و عیاذ باللہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صیغہ قدر میں کی، اور شیطان من خللال الشیطان۔

کہ اگر ایسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ (ت)

مگر تب جان مرین ہمارا سچا خدا سب میوں سے پاک اور قدرت علی الحال کی تہمت نہ پا خللال سے کمال نذرہ عالم اور عالم کے ایمان اعراض ذوات صفات اعمال اقوال خیر شر صدق کذب جن قبیح نسب اسی کی قدرت کا طرہ و ارادہ ازلیہ سے ہوتے ہیں نہ کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہ کسی کی قدرت اس کی قدرت کے ہمہ نہ اپنے لئے کسی عیب و منقصت پر قادر ہونا اس کی شان قدوسی کے لائق و درخور۔

تعالیٰ اللہ یقول انما المؤمنون عمو کبیر ۵ اللہ تعالیٰ اسی سے بہت بلرہے جو یہ ظالم کہتے  
و سبحن اللہ بکرم و اصیلا ۱ والحمد للہ عین ، صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تقدیس و پاکیزگی ہے  
اور تمام اور کثیر حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (ت)

شعہ اقول ذہن فقیر میں ان پانچ کے علاوہ ہر بیان مذکور پر اور ابجاث دقیقہ کلام میں جس کے ذکر کے لئے مخاطب قابل فہم و قافی درکار نہ وہ حضرات جن میں اجلہ و اکابر کا مبلغ علم سیدھی سیدھی

فعلی عبارت مشکوٰۃ وغیرہ سے سن کر اجازت دے سن کر داد و ستد تا یہ اذقہ و اصاحہ چہ رسد، اھو ان مکلف  
 الناس علی قدر عقولہم واللہ العہادی و علی الایادی (یعنی یہی حکم ہے کہ ہم لوگوں کی عقل کے مطابق کلام  
 کریں، نہ تعالیٰ ہی ہادی اور نہ دکام ایک ہے۔ ت)

### ہریان دوم مولا سنے تجذیرہ

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبب جانہ می شمارند  
 و اورا جل شانہ بآن مدح می کنند بخلاف انوس و  
 ہما کہ ایشان را کسے بعدم کذب مدح نمی کند و بظاہر  
 ست کہ صفت کمال بعین ست کہ شخصے قدرت بر حکم  
 بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت مصطفیٰ و مقتضی  
 حکمت بقدرہ از شوب کہ بکلم بکلام کاذب نمی نماید  
 بہاں شخص مدوح می گردد بسلب عیب کہ بکلام کاذب  
 بکمال صدق بخلاف کسے کہ لسان او ماذف شدہ باشد  
 و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت منفردہ دارد  
 شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ الواقع نمی تواند کرد  
 یا شخصے کہ ہر گاہ کلام صادق سے گوید کلام نہ کوہ ازاد  
 صادر سے گردد و ہر گاہ کہ ارادۂ تکلم بکلام کاذب  
 می نماید آواز او بند سے گردد یا زبانی او ماذف می شود  
 یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم او را حنق  
 می کنند یا کسے کہ چند قضایا صادقہ را یا دو گرفتار است  
 و اصلاً بر ترکیب قضایا سے دیگر قدرت نمی دارد و  
 بنا بر علیہ کلام کاذب از صادر سے گردد این اشخاص  
 مذکورین نزد عقلا قابل مدح می نشینند یا بجلہ عدم تکلم  
 کلام کاذب تر فغان عیب الکذب و تنزیاعن التوشیح  
 از صفات مدح ست و بنا بر از تکلم بکلام کاذب  
 ایچ گوہ از صفات مدح نیست یا مدح آن بسیار

عدم کذب کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کرتے ہیں  
 اور اس جل شانہ کی اس کے ساتھ مدح کرتے ہیں بخلاف  
 گوشتی اور ہما کے، ان کی کوئی عدم کذب سے مدح  
 نہیں کرتا اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ کمال یہی ہے  
 کہ ایک شخص جو کلم پر قادر تو ہو لیکن ہر مصطفیٰ  
 اور بتھا صائے حکمت تقدس جو کلم کا ارتکاب اور  
 اظہار نہ کرے ایسا شخص ہی سلب عیب کہ بے مدوح  
 اور کمال صدق سے محض ہو گا بخلاف اس کے جس کی  
 دین ہی وہ کذب ہو و جو کلم کلام کر ہی نہیں سکتا یا اس  
 کی سوچ و فکر کی قوت فاسد ہو کہ قضیہ غیر مطابقی  
 الواقع کا انعقاد نہیں کر سکتا یا ایسا شخص ہے جو کسی  
 جگہ کلام کرتا ہے اس سے وہ صادر ہوتی ہے اور  
 جس جگہ جو کلم کلام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی آواز  
 بند ہو جاتی ہے یا اس کی زبان ماذف ہو جاتی ہے یا  
 کوئی اس کا منہ بند کر دیتا ہے یا اس کا کوئی کلام دبا دیتا  
 ہے یا کسی نے چند سیچے جیلے رٹ لئے ہیں اور وہ دیگر  
 جملوں پر کوئی قدرت ہی نہیں رکھتا و اس بنا پر  
 اس سے جو کلم صادر ہی نہیں ہوتا یہ مذکور لوگ عقلا  
 کے نزدیک قابل مدح نہیں ہیں، بجلہ عیب کذب سے  
 بچنے اور اس میں خلوت ہونے سے محفوظ رہنے کو  
 جو کلم کلام کا عدم تکلم صفات مدح میں سے ہے و

اور سب سے پہلے اول انتہی جلفہ الکریم النزل۔ عاجز ہونے کی وجہ سے کلام کا ذب سے بچنا کوئی صفات

مدح میں سے نہیں یا اس کی مدح ہو بھی تو پہلے سے کم ہوگی (دریک غلط پیر جلدت ختم ہوئی)۔ (ت)۔  
اس طبع باطل و طویل لا طائل کا یہ حاصل ہے حاصل کہ عدم کذب اللہ تعالیٰ کے کمالات و  
صفات مدائح سے ہے اور صفت کمال و قایل مدح یہی ہے کہ تسلیم باوجود قدرت بجا و مصطفیٰ و آلائش  
سے بچنے کو کذب سے باز رہے، نہ کہ کذب پر قدرت ہی نہ رکھے، گوئیے یا پھر کی کوئی تعریف نہ کرے گا کہ جھوٹ  
نہیں بولتا تو لازم کہ کذب الہی مقدور و ممکن ہو۔

**اقول** و یا اللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) اس ہدیان شدید الطبیقات  
کے شائع و مفاسد حدیث سے زائد مغان توفیق بدلتا میری پر جو تازیانے جنگاہ اولیں ذہن فقیر میں حاضر  
ہوئے پیش کرتا ہوں و یا اللہ العصمة فی کل حرف و کلمۃ (ہر حرف اور کلمہ میں اللہ کی عصمت ہے۔ ت)  
تازیانہ ۱: **اقول** العزۃ لله و العظۃ لله و الله الذی لا اله الا هو (عزت اللہ تعالیٰ کے لئے  
اور عظمت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ت) کہوت کلمۃ  
تخرج من افواہهم ان لقولوا لا کذباً (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے ترا جھوٹ کہ  
وہ ہیں۔ ت) اللہ! یہ ظلم شدید و فساد بعید قاتل و بجا جو پری ربانی سے کذب کو عیب (ارث) کہتا جاتا ہے  
پھر اسے باری عزوجل کے لئے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ یہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصطفیٰ کی  
رعایت کرتا ہے لہذا ترغاب عیب الکذب و تمیز عن التلوٹ ہے یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوٹ سے آلودہ  
نہ ہو جاؤں کذب سے بچتا ہے، دیکھو صاف ہر یک مای لیا کہ باری عزوجل کا عیب دار و لوٹ ہونا ممکن، وہ چاہے  
تو ابھی عیبی و لوٹ بن جائے، مگر یہ امر حکمت و مصطفیٰ کے خلاف ہے اس لئے قصداً پرہیز کرتا ہے تعالیٰ اللہ عما  
یقولون عواکبہوا (اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند ہے جو یہ کہتے ہیں۔ ت) اور خود سرے سے اصل  
جہان سے خود سری دیکھئے، مگر اے مقبول کا یہ اعلان مقدور اس کلام اللہ کے رویں ہے کہ کذب نقص ہے  
اور نقص باری تعالیٰ پر محال اس کے عاب میں فرماتے ہیں، محال بالذات ہونا ہمیں تسیم میں بلکہ ان دلیلوں  
(یعنی دونوں ہدیانوں) سے ممکن ہے تو کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ صرف کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا  
خدا میں آنا ممکن، واہ بہادر! کیا نیم گردش چشم میں تمام عقائد متزیہ و تقدیس کی بڑا کاٹ گیا۔ عاجز، جاہل،



الحق، کمال، اندھا، بہرا، ہیکلا، گونگا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا۔ کھانا، پینا، پاجانہ پھرنا، پوشا بکنا، بیمار  
 پڑنا، بچہ جنم، اونگھنا، سونا بکھرجانا، مر کے پھر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا، غرض اصول اسلام کے ہزاروں  
 عقیدے جن پر مسلمانوں کے ہاتھ میں یہی دلیل تھی کہ مولیٰ عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہیں، دفعہ سب  
 باطل و بے دلیل ہو کر رہ گئے۔ فقیر تزیہ دوم میں زیر دلیل اول ذکر کر آیا کہ یہ مسئلہ کسی عظمت و اہم اصل دینی تھا جس  
 پر ہزار ہا مسئلہ ذات و صفات باری عزوجل متفرع و جنمی، اسی ایک کے انکار کرتے ہی وہ سب اڑ گئے، وہیں  
 شرح مرقاۃ سے گزر کر ہمارے لئے معرفت صفات باری کی طرف کوئی راستہ نہیں مگر افعال، الہی سے متدال  
 یا یہ کہ اس پر عیوب و نقائص محال، اب یہ دوسرا راستہ تو تم نے حاد بند کر دیا، رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل  
 لانا کہ اس نے ایسی عظیم چیزیں پیدا کیں اور ان میں یہ حکمتیں و ولعیت رکھیں، تو لا جرم ان کا خالق بالبداہتہ عظیم و  
 قدیر و حکیم و مرید ہے۔

**اقول**، وکلا یہ استدلال صرف انہیں صفات کمال میں ماری جن سے خلق و تکوین کو علاقہ درمی  
 باقی ہزار ہا مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ پر دلیل کہاں سے آئے گی، مثلاً مصنوعات کا ایسا مدیجہ و رفیع ہونا، ہرگز  
 دلالت نہیں کرتا کہ ان کا صانع صفت کلام یا صفت حدیق سے بھی متصف لازم، اکل و شرب سے بھی منزہ ہے۔  
 ثانیاً جن صفات پر وہ سب افعال و اعمال میں صرف ان کے حصول پر ذال اندیہ کہ ان کا حدوث منوع یا  
 زوال محال مثلاً اس نظم حکیم و عظیم بنانے کے لئے بیشک علم و قدرت و ارادہ و حکومت درکار مگر اس سے صرف  
 بناتے وقت ان کا ہونا ثابت ہمیشہ سے ہونے اور ہمیشہ رہنے سے دلیل سکتا، اگر دلائل سمیعہ کی طرف پھرتے  
**اقول**، دلائل بعض صفات کتب پر مقدم تو ان کا جمع سے اثبات دور کو مستلزم۔

ثانیاً سمیع بھی صفت کثمتی کے سلوب و ایجابات میں وارد ان کے سوا ہزاروں مسائل کس گھر سے آئیں گے  
 مثلاً نصوص شرعیہ میں کہیں تصریح نہیں کہ باری عزوجل اعراض و امراض و بول و براز سے پاک ہے، السس کا  
 ثبوت کیا ہوگا۔

ثالثاً نصوص بھی فقط وقوع و عدم پر دلیل دیں گے، وجوب و استحالة و ازلیت و ابدیت کا پتا کہاں چلے گا  
 مثلاً بکل شئی علیم علیٰ کل شئی قدیر (سب کچھ جانتا ہے۔ ہر شئی پر قادر ہے۔) سے بیشک  
 ثابت کہ اس کے لئے علم و قدرت ثابت یہ کہ بکل شئی ازل سے ہی اور ابد تک رہیں گے، اور ان کا زوال اس

سے محال، یونہی دھو یطعم ولا یطعم (اور وہ کھاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے۔ ت) اور لا تأخذہ  
سنة ولا نوم (اسے نہ اونٹلو آئے نہ نیند۔ ت) کا اتنا حاصل کہ کھاتا پیتا سوتا دگھتا نہیں، نہ یہ کہ یہ باتیں اس  
پر مستح، ہاں ہاں اس سب امور پر دلائل قطعی کرنے والا ان تمام دعوائے اتریت و امدیت و وجوب و اعتبار پر  
بہرہ کامل ٹھیک اترنے والا ہزاروں ہزار مسائل صفات شہرتیر و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچا ذمہ لینے والا  
مخالفت ذی ہوش غیر محنوں و مہ پرش کے منہ میں دفعتاً بھاری پتھر دسے دینے والا نہ تھا مگر وہی وہی یقینی عقل  
پر یہی اجماعی ایمانی مسئلہ کہ باری تعالیٰ پر عیب و منقصت محال بالذات، جب یہی ہاتھ سے گیا سب کچھ  
چتا رہا، اب نہ دین ہے نہ نقل نہ ایمان نہ عقل،

انا لله وانا اليه راجعون ۛ کذا لک یطعم ۛ ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو کسی کی طرف پھرنا ہے،  
اللہ علی کل قلب متکبر حبس کچھ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے حکیم سرکش کے سارے  
دل پر (ت)۔

ہاں وہ بیہ تجدید کو دعوت عام ہے اپنے عرصہ مسلم و امام مقدم کا یہ بیذیان امکان ثابت مان کر ذرا  
بتائیں تو کہ ان کا معبود بول و براز سے بھی پاک ہے یا نہیں، حاشیہ: اختراع و اختراع عدم وقوع کے  
بھی لالچ پڑیں گے، آخر قرآن وحدیث میں تو کہیں جس کا ذکر نہیں، انا لله۔ اسی نفسی پر دلیل، اگر اجماع  
مسلمین کی طرف رجوع لائیں اور بیشک اجماع ہے مگر جان برادر! یہ بیشک ہم نے یہی کہا کہ یہ عیب ہیں اور عیب سے  
تذریہ ہر مسلمان کا، ایمانی توقع کوئی مسلم ان امور کو روانہ رکھے گا، جب عیب سے تلوث ممکن ٹھہرا تو اب ثبوت  
اجماع کا کیا ذریعہ رہا، کیا نقل و روایت سے ثابت کرو گے، حاشا نقل و اجماع درکنہ سلف و خلف کتابوں میں  
اس مسئلے کا ذکر ہی نہیں، اگر کہنے بول و براز کا وقوع ایسے آلات جسمانیہ پر موقوف جن سے جناب باری منزہ،  
تو اوڈا ان آلات کے بطور آلات نہ اچھلنے ذات جودنے کے استعمال پر سوا اس وجوب تذریہ کے کیا دیسیل  
جسے تمہارا امام و مولیٰ روٹھیا۔

ثابت توقع منزع آہ ہے آلات زبان و مردک و پردہ گوشش کلام و بعد و صبح ثابت، یونہی بے بات

۱۳/۶	۱۳۵/۲	۱۵۶/۲	۳۵/۴۰
۱۳	۱۵۵	۱۵۶	۳۵
۱۳	۱۵۵	۱۵۶	۳۵
۱۳	۱۵۵	۱۵۶	۳۵

بل و باز سے کون مانع، اسی طرح لاکھوں کفریات و زہم آئیں گے کہ تمہارے امام کا وہ بہتان امکان تسلیم ہو کر قیامت تک ان سے مغفرت ملے گی،

کدلت، لیحق الحق و بطل الباطل اسی طرح کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا و لوکڑا المعجروں سے اگرچہ برائیاں ہیں مجرم۔ (ت)

مسلمانوں نے دیکھا کہ اس طائفہ تافہ کے مزار و امام مدعی اسلام نے کیا پس بڑا اور کیا بچہ کھویا اور لاکھوں عقائد اسلام کو کیسے ڈوبوا، ہزاروں کفر مشنیع و ضلال قطع کا دروازہ کیسا کھولا کہ اس کا مذہب ان کے کبھی بند نہ ہوگا، پھر دلوئی یہ ہے کہ دنیا بھر میں یہی موجد ہیں باقی سب مشرک، سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دلوئی، و ناقص و عیبی و لوث خدا کے پوجنے والے اکس منہ سے اپنے تراشیدہ موجد کو حضرت حق سبحانہ کہتا ہے، سبحان اللہ ہی تو سبحانہ کے قابل جس میں دنیا بھر کے عیبوں و آفتوں کا امکان حاصل، العزیز و العزیزہ میں اپنے رب ملک سلوح قدوس عزیز جمیع عظیم جلیل کی طرف ہزار جان و صد ہزار جان بارت کرتا ہوں تیرے اس عیبی و آفتی تراشیدہ موجد اور اس کے سب پوجنے والوں سے۔ مسلمانو! تمہارے رب کی عزت و جلال کی قسم کہ تمہارا سچا موجد جل و علا وہ پاک و منزہ و قدوس ہے جس کے لئے تمام صفات کی یہ ازلا ایدہ واجب لذات اور اصلاً کسی عیب و لوث سے طوط ہونا جزاً قطعاً محال بالذات اُس کی پاک قدرت اسی ناپاک شناخت سے بری و منزہ کہ معاذ اللہ اپنے عیبی و ناقص بنانے پر حاصل ہو، نعم المولیٰ و نعم النصیر (کیا ہی اچھا مولہ اور کیا ہی اچھا مددگار۔ ت)

یہ طائے ظوم کا مولہ ہے موجد تھا اپنے لئے عیوب و خواہش پر قدرت تو رکھتا ہے مگر لوگوں کے شر و لحاظ یا ہمارے سچے خدا کے قہر و غضب سے ڈر کر باز رہتا ہے،

ضعف، لطائف و البطلون یجب علیہم المولى و کتنا کزور چاہنے والا اور جس کو چاہا، بیشک کیا ہی بڑا لیس العشیق کہ

اوسفیر ظوم کذب ظوم الوہیت و منقصت باہم اعلیٰ درجہ تنافی پر ہیں، اللہ وہی ہے جس کے لئے جمیع صفات

سہ العشرین اکرم

۴۵/۲۲

۴۳/۲۲

۱۳/۲۲

کمال واجب لداۃ ہوں تو کسی عیب سے اتنا صاف ممکن مانتا زوال الوہیت کو ممکن جاننا ہے پھر خدا کب رہا، وکن انظر لعین بانیات اللہ یجحدون (بلکہ عالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ ت) منقریب ان شاء اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر سے منقول ہو گا کہ باری تعالیٰ کے لئے امکانِ غلم ماننے کا یہی مطلب کہ اس کی خدائی ممکن الزوال ہے، میں گمن نہیں کرتا کہ اس بیباک کی طرح مسلمانوں کی تو خدا امان کرے، کسی سجدہ وال کا فرسہ بھی بے حد تک تعریف کر دی کہ عیبِ دلوث خدا میں تو آسکتے ہیں مگر بطور ترفع یعنی مشیتِ نبی رکھنے کے لئے ان سے دہ رہتا ہے — صدق اللہ (اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا۔ ت) :

ومن اصدق من اللہ قیلانہا فانہا لا تعصی  
لا بصما وکن تعصی القلوب الحق فی  
انص ورتق والیا ذبائہ سبحانہ وتعالی  
اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ بیشک آنکھیں  
اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل اندھے ہوتے ہیں جو سیدھے  
میں ہیں۔ (ت)

تم اقول طرفتہا شاہ ہے کہ خدا کی شان معلوم طائفہ کا تو وہ ایمان کہ خدا کے لئے ہر عیب کا امکان اور  
ارباب طائفہ ہیں بے وقت کی چیز کرنا حق ہلکائی کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز پر عقیدہ مٹھران تو مولف  
کے پیشوایان دیں گے کہ مولف اس پر افہار افسوس نہیں کرتا، حضرت اذرا گھر کی خبر لیجئے وہاں مولائے طائفہ  
عجز و جمل و ظلم و بخل و سفہ و ہزل و غیرہ دیا جبر کے عیب و تہاس کے اسخان کا ٹھیکالے چکے ہیں پھر بغرض غلط

عہد یہ عبارت برہن کے اسی صفحہ ۳ کی ہے جس کا خلاصہ صدر استفتاء میں گزرا یہاں علامہ گنکوی صاحب جناب  
مولف یعنی مکرم مولوی عبد السمیع صاحب مولف انوار ساطعہ پر یوں منہ آتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کا عجز مانتے ہو  
جو محال پر اسے قادر نہیں جانتے ہو اور ہر تو اس کے لئے جھوٹ و غیرہ سب کچھ جائز رکھتے ہیں تو عجز تو نہ ہو  
اگرچہ خدائی گئی، ہزار تعناں بھونڈی سمجھ پر، وہ اس مغالطہ عجز کا دندان شکن حل، وہ اس رسالہ مبارک میں  
جا بجا گزرا، سبحان اللہ! محال پر قدرت نہ ہونے کو عجز جاننا انہی کیسے نا شخص کی تشخیص ہے، واللہ العالی  
۱۲ حقی عندہ۔

۱۔ القرآن الکریم ۳۳/۶

۲۔ ۱۲۴/۴

۳۔ ۳۶/۲۲

۴۔ البراہین القاطعہ مسئلہ خلف و عید قدام میں مختلف قید ہے مطبع لے بلا ساڈھور ص ۴

اگر کسی نے ایک جگہ عزمان بھی لیا تو تمہارے امام کے ایمان پر کیا بے جا کیا ایک امر کہ خدا کے لئے اس سے کوڑہ و رجز بدتر ممکن تھا، اس نے اس غرض سے ایک خوشہ تسلیم کر لیا پھر کیا قہر کیا مگر تمہارا امام جو خدا کے ناقص عیبی طوٹ آلائشی ہو سکتے پر ایمان لایا نہ یہ قابل افسوس نہ خلاف امت ہے، یہ تو تمہارے پیشوایان دین کی منت ہے، معاذ اللہ اس امام کی بدولت طائفہ بچارے کی کیا بڑی گت ہے۔

**ثم اقول** اس سے بڑھ کر منظر عالمہ ناقص صریح امام الطائفہ اسی منہ سے خدا کے لئے عیب و ثنوت ممکن مانتا ہے اسی منہ سے کہتا ہے جھوٹ نہ بول سکے تو قدرت جو گھٹ جائے گی، جی گھٹ جائے گی تو کیا آفت آئے گی، آخر جہاں ہزار عیب ممکن تھے اینہم برحمہ اللہ ہے یہ کہ وہ کرم رؤف و رحیم عز مجہ اپنے فضل سے پناہ میں رکھے آمین آمین بحمد اللہ العالی محمد الصادق بحق المبین، صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

**ما زمانہ ۱۲ اقول** وباللہ التوفیق، ایسا المسلمون! عاشایہ نہ جانتا کہ باری عزوجل کا محبوب و لائق سے طوٹ ہونا اس شخص کے نزدیک صرف ممکن ہی ہے، نہیں نہیں بلکہ یقیناً اسے بالفعل ناقص جانتا اور کمال حقیقی سے دور مانتا ہے۔ اسے مسلمان! کمال حقیقی یہ ہے کہ اس صاحب کمال کی نفس ذات مقتضی جملہ کمالات منافی کمالات، اور قطعاً ایسا برہمن ہے، پر عیب و نقص ہی بنی، نہ ہوگا کہ ذات سے مقتضائے ذات کا ارتفاع یا ذات یا منافی ذات کا اجتماع دونوں قطعاً بدیہی الاقناع، اور بیشک ہم اہلسنت اپنے رب کو ایسا ہی مانتے ہیں، اور بیشک وہ بچے کمال والا ایسا ہی ہے، اس شخص نے کہ اس عزیز جلیل پر عیب و نقص کا امکان مانا تو قطعاً کمالات کو اس کا مقتضائے ذات دجائے تو کمال حقیقی سے بالفعل خالی اور حقیقتہً ناقص و عاقد مرتبہ عالی ہوا، آج وہ معلوم ہوئی کہ یہ طائفہ تالفہ اپنے آپ کو موجد اور اہلسنت کو مشرک کیوں کہتا ہے، اس کے زعم میں اللہ عزوجل کے لئے اثبات کمالات و اجدل ذات شرک ہے کہ لفظ وجوب جو مشرک ہو جائے گا اگر چہ وجوب بالذات و وجوب للذات کا فرق اس طفل مکتب پر بھی غفی نہیں ہوا بلکہ وہ وجہیت کی حالت جانتا ہے، ولہذا اس فرقہ مخالف نے اتباع کرامیہ کمالات، الیہ کہ مقتضائے

ہماری آئیدہ گفتگو کا انتظار کر دیہ یہ وقت امکان  
وقوعی بلکہ وقوع کا وقت کلی ہے نہ کہ محض امکان  
ذاتی کا ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ (ت)  
جس کی طرف ہم نے تمہیں متوجہ کیا ہے اسے  
صحت بھولنا ۱۲ منہ (ت)

علیہ و نقض ما استحق علیہ ان السفیہ قائل  
بالامکان الوقوعی بالوقوع لا بوجود الامکان  
الذاتی ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔  
علیہ ولا تنس ما اشرناک الیہ ۱۲ منہ۔

ذات نہ ٹھہرایا تو جیسے معتزلہ نے تعدد قدماء سے بچنے کو نفی صفات کی اور اپنا نام اصحاب التوحید رکھا، یونہی  
اس طائفہ جدید نے اشتراک لفظ و جوب سے بھاگنے کو نفی اقتضائے ذات کی اور اپنا نام موحّد تراشا،  
و فی ذلک اقول سہ

حَسْرَ الَّذِينَ بِالْأَغْيَازِ      لِي وَبِالتَّوْحِيدِ حَادُوا  
ذَآ اَهْلُ تَوْحِيدٍ وَذَآ      لَكُمْ مَوْحِدٌ عَسَاوُ  
لَعَمْرُ الْقُلُوبِ تَشَابُهَتْ      فَتَسَابُ الْأَسْمَاءُ

دخار سے میں متک میں ہر معتزلی اور وہابی جتنے، معتزلی اہل توحید اور وہابی موحّد

مگر اہل ان کے دل ایک جیسے ہیں اور ناموں میں بھی مناسبت ہے۔ ت۔

تنبیہ ظہیر، جہول سفید کو جب کہ اس کے استاد قدیم ابلیس رحم علیہ اللعن نے یہ نقصان و تلوث باری  
عز و جل کا ہنسک سکایا، تو دوسری کتاب افصاح الباطل مسمیٰ بہ ایضاً الحق میں ترقی ضلال و شدت نکار کا  
رستہ دکھایا، یعنی اس میں نہایت دریدہ و مہنی مسائل تنزیہ و تقدیس باری تعالیٰ عز و جل کو جن پر تمام اہست  
کا جماع قطعی ہے صاف بدعت حقتہ بتایا حری میاں کی وہ عجائبات ناپاک یہ ہے۔

تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات	زمان، مکان، جہت اور رتوت بلا جہت و محاذات
رویت بلا جہت و محاذات و قول بعدد و عالم	سے اللہ تعالیٰ کو پاک کہنا اور جہان کا عدد و بطور
برکسمین ایکاب و اثبات قدم عالم و امثال آن	ایکاب و عالم کا قدم ثابت کرنا اور ایسے دیگر امور
ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است اگر صاحب آن	یہ تمام حقیقی بدعات ہیں جسبکہ مذکور اعتقاد و آلہ
اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینی می شامد	وگ ان مذکورہ امور کو دینی عصمت نہ میں شمار
احد مخلصا۔	کرتے ہیں اح مخلصا دت

دیکھو کیسا سہل و حرکت کھو دیا کہ اللہ عز و جل کی یہ تنزیہیں تقدیسیں کہ اسے زمانہ و مکان و جہت سے پاک جاننا  
اور اس کا دیدار بلا کیف حق ماننا سب بدعت حقیقہ ہیں، سچ ہے جب اللہ تعالیٰ کے لئے ہر عیب و آلائش  
کو ممکن ماننا شفت طعونہ امام نجد یہ ہے تو اس عزیز مجید جل مجدہ کی تنزیہ و تقدیس آپ ہی بدعت حقیقہ شریعت

سلح الذیوان العربی بسا عین الغفران      وضادار الاشاعتہ جہور      ص ۱۴۷

سے ایضاً الحق الصریح (مترجم اردو) فائدہ اول ان امور کا بیان جو بدعت حقیقہ میں داخل ہیں قدیمی کتب مذکورہ کچھ

دایہ ہوگی، وہی حساب ہے مگر

کہ تو ہم درمیان مانتی  
(کہ تو بھی مصیبت میں مبتلا ہے۔ ت)

مشرکین بھی تو دین اسلام کو بدعت بتاتے تھے،

ما سعادہذا فی السلۃ الاخرۃ ان هذا  
الاختلاف

خیر یہاں تک تو زری بدعت ہی بدعت تھی، آجے شرابِ ضلالت تیز و تند ہو کر اونچی چڑھی اور نئے کی ترنگ کیفیت  
کی انگ دون پر آ کر کفر تک بڑھی کہ اللہ عزوجل کو پاک و منزہ اور دیدار الہی کو بے ہمت و مقابلہ ماننے کو مخلوقات  
کے قدیم جاننے اور خالق تھانے کو بے اختیار ماننے کے ساتھ گنا اور اسے ان ناپاک مسنونوں کے ساتھ کہ باجماع مسلمین  
کفر محض ہیں، ایک حکم میں شریک کیا، اب کیا کہا جائے سوا اس کے کہ وسیعہ مذین طلہوا ای منقلب  
ینقلبون (اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پٹنا کھائیں گے۔ ت) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
العظیم۔ اچھے امام اور اچھے ماموم ص

مذہب مسموم دہل مذہب مسموم

تاریخ ۳۲ : اقول دیالہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) سفیرِ حق  
کی اور جہالت و ضلالت دیکھنے خود ماننا جاتا ہے کہ صدق اللہ عزوجل کی صفات کمالیہ سے ہے، حیث قال  
صفت کمال ہمیں سنت اللہ (جہاں اس نے یہ کہا صفت کمال یہی ہے ت) پھر اسے امر اختیار ہی جانتے  
کہ باری تعالیٰ نے باوجود قدرتِ عظیم ہر عایتِ معلوت بطور ترفع اختیار فرمایا، اہل سنت کے مذہب میں اللہ عزوجل  
کے کلمات اس کے یا کسی کے قدرت و اختیار سے نہیں بلکہ باقتضائے نفس ذاتِ بے قوسط قدرت و ارادہ و  
اختیار اس کی ذاتِ پاک کے لئے واجب و لازم ہیں نہ کہ معاذ اللہ اس کی صنعت یا ان کا عدم اس کے زیر قدرت  
تمام کتب کلامیہ اس کی تصریح سے، لا مال، وہ احادیث و آثارِ تمہارے کا نہ تک بھی پہنچے ہوں گے جن میں کلام الہی  
کو باختیار انہی ماننے والا کافر ٹھہرا ہے اور عجیب نہیں کہ بعض ان میں سے بھی ذکر کروں، مجھے یہاں حیرت ہے  
کہ اس بیباک بدعتی کو کیونکر الزام دوں، اگر یہ کہتا ہوں کہ صفات کمالیہ الہی کا اختیار اور ان کے عدم کا زیر قدرت

باری نہ ہونا ائمہ اہلسنت کا مسئلہ اجتماعی ہے تو اس نے جیسے اوپر مسائل اجتماعیہ تشریح و تعلیل کو بدعت حقیقیہ  
 کہہ دیا یہاں کہتے کون اس کی زبان پر کڑتا ہے کہ ائمہ اہل سنت سب بدعتی تھے، اور اگر یوں دلیل قائم کرنا ہوں  
 کہ صفت کمال کا اختیاری اور اس کے عدم کا زیر قدرت ہونا مستلزم عیب و منقصت ہے کہ جب کمال  
 اختیاری ہوا کہ چاہے حاصل کیا یا نہ کیا تو عیب و نقصان بھی روا ٹھہرا اور مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا موصوف  
 بصفات کمالیہ ہونا کچھ ضروری نہ ہوا تو یہ اس بد مشرب کا مین مذہب ہے وہ صاف کہ چکا کہ باری عز و جل  
 میں عیب و آلائش کا ہونا ممکن، مگر ہاں ان کچھ روؤں سے اتنا کہوں گا کہ آئینہ کھل کر دیکھتے جاؤ کس معتزلی کراچی کو  
 امام جانتے ہو جو صراحتاً عقائد اجتماعیہ اہل سنت و جماعت کو زور کرتا جاتا ہے، پھر نہ کہنا کہ ہم سنی ہیں۔

تبلیغیہ تبلیغیہ: حضرت نے صفات کمالیہ باری جل و علا کا اختیاری ہونا کچھ فقط صفت صدق ہی میں دکھا بلکہ  
 مسند عظمیٰ میں بھی اس کی تصریح کی، کتاب تلوۃ الایمان مثنیٰ بہ تقریرت الایمان، ص ۸۷  
 برعکس نمند نام زنگی کا فور  
 (سیاہ جیشی کا نام الٹ کر کا فور رکھتے ہیں۔ ت)

میں صاف لکھ دیا:

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرے یہ نہ صاحب ہی کی شان ہے!“  
 حاشا للہ! اللہ عزوجل پر صریح ہستان ہے، دیکھو یہاں کھلم کھلا اقرار کر گیا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو علم حاصل  
 کر لے چاہے جاہل رہے، شاباش بہادر! اچھا ایمان رکھتا ہے خدا پر، اہل سنت کے مذہب میں ازلا بہذا  
 ہر بات کو جانا ذات پاک کو لازم ہے کہ نہ وہ کسی کے امادہ و اختیار سے نہ اُس کا حاصل ہونا یا زائل ہونا  
 کسی کے قابو و اقتدار میں، پیر و صاحبو! ذرا پر طاقت نہ کی بد نہ جیاں گئے جاؤ اور اپنے امام معظم کے لئے  
 ہم اہلسنت کے امام اعظم ہمام اقدام الامم سرانجام امیر امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد و واجب نعتیاد  
 کا تحفہ لا نقد اکبر میں فرماتے ہیں:

صفات النبی ازلیٰ ہیں نہ حادث نہ کسی کے مخلوق توجرو  
 صفاتہ تعالیٰ فی الاصل غیر محدثہ ولا مخلوقہ  
 انھیں مخلوق یا حادث بتا سنے یا ان میں تردید کرے  
 فمن قال امہا مخلوقہ او محدثہ او وقف  
 یا شک لکے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کا منکر۔  
 فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ بلکہ



**اقول** وجر اس کی وہی ہے کہ صفات مقتضائے ذات تو ان کا حادث و قابل فنا ہونا ذات کے حادث و قابضیت فنا کو مستلزم، اور یہ عین انکار ذات ہے، و علیہ ذی اللہ رب العالمین

**تازیانہ ۴: اقول** وباللہ التوفیق جب صدق الہی اختیاری ہوا اور قرآن عظیم قطعاً اس کا کلام صادق تو واجب کہ قرآن حمید اللہ تعالیٰ کا مقتضائے ذات نہ ہو ورنہ قرآن لازم ذات ہوگا اور صدق لازم قرآن اور لازم لازم لازم اور لازم کا اختیاری ہونا باہر باطل اور باجماع مسلمین جو کچھ ذات و مقتضائے ذات کے سوا ہے، سب حادث و مخلوق تو دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ مولائے دہائیہ پر قرآن عظیم کو مخلوق ماننا لازم، اس بارے میں اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و ابوذر و انور و حدیث بن بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج و ابو حکیم شامی و افسس بن مالک و ابو ہریرہ و سہل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید

شیرازی نے انتساب میں، خطیب نے اور ابن جوزی نے ایک اور سند سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ (مت) اور نصر السجری نے الابانۃ عن اصول ہدایت میں ذکر کیا ہے ۱۲ منہ (مت)

ان سے خطیب نے نقل کیا ہے ۱۲ منہ (مت) و علی نے مسند الفردوس میں ذکر کیا ۱۳ منہ (مت) شیرازی نے انتساب میں اور و علی نے مسند الفردوس میں ایک اور سند سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ (مت) و علی نے ام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے ۱۳ منہ (مت)

یہ پہلے کی ہی مثل ہے ۱۲ منہ سوا اللہ تعالیٰ (مت) خطیب نے ان سے نقل کیا ۱۳ منہ (مت) و علی میں ہے اور خطیب نے اسے ایک اور سند سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ (مت) ابن عدی نے الکامل میں ذکر کیا ۲ منہ (مت)

عنه الشیرازی فی الانقباب و الخطیب و حسن طریقہ ابن الجوزی بوجہ آخر ۱۲ منہ۔  
عنه ابو نصر السجری فی الامانۃ عن اصول الہدایۃ ۱۲ منہ۔

عنه اخراج عنہ الخطیب ۱۲ منہ۔  
عنه الدیلمی فی مستند الفکر دوس ۱۳ منہ۔  
عنه الشیرازی فی الانقباب و الدیلمی فی مستند الفکر دوس بوجہ آخر ۱۲ منہ۔  
عنه الدیلمی من طریق الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ۔

عنه کاندی قبلہ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ عنہ دروی عنہ الخطیب ۱۲ منہ۔  
عنه الدیلمی و هو عند الخطیب بوجہ آخر ۲ منہ۔  
عنه ابن عدی فی الکامل ۱۲ منہ۔

کے مخلوق کچھ والے کو کافر بتایا، مگر ازانہا کہ ان محمد شین کو انی احادیث میں کلام شدید ہے، لہذا آثار و اقوال صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام عظیم رضا المنعم استعمال کیجئے،

(ارشاد آیت ۱۰) امام لاکھانی کتاب السنہ میں ہندو صحیح روایت کرتے ہیں،

نبأنا الشيخ ابو حامد بن ابی طاهر الفقيه	ہیں خبر دی شیخ ابو حامد بن ابی طاهر الفقیہ
انبأنا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد	خبر دی عمر بن احمد الواعظ نے انہیں خبر دی محمد بن
بن هارون المحصری حدثنا القاسم بن	ہارون المحصری نے انہیں خبر دی قاسم بن عباس
العباس الشیبانی حدثنا سفیان بن عیینة	الشیبانی نے ان سے بیان کی سفیان بن عیینہ
عن عمرو بن دینار قال اذ رکت تسعة من	نے کہ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے
اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نو صحابہ کو پایا
وسلم يقولون من قال القرآن مخلوق	کہ فرماتے تھے جو کس نے کہی کہ مخلوق بتائے وہ
فهو كافر	کافر ہے۔

عن البيهقي في الاسماء والصفات، ص ۱۱۵	بہیقی نے اسما و الصفات میں کہا ان میں سے کسی
مظنة لا يسمي ان يحتج بشئ منها ولا	کے ساتھ بھی استدلال و استنباط درست نہیں،
ان يستشهد به ابن الجوزي في الموضوعات	ابن جوزی نے موضوعات میں ضعیف قرار دیا، ذہبی نے میزان میں
الدهبي في السير والماخذ في اللسان والسخاوي	اور حاشیہ نے لسان میں اور سخاوی نے مقاصد میں
في المقاصد باطل نقاري في المسح لا اهل له	باطل کہا، علی قاری نے المنہج میں کہا اس کی کوئی
اسيوطي في اللؤلؤ قد رأيت لهذا الحديث	اصل نہیں، سیوطی نے اللؤلؤ میں کہا میں نے اس
حديث ۱۲ منہ سلمه ص ۱۱۵	حدیث کی کوئی صحت نہ پائی، از منہ سلمہ ربہ رست۔

لؤلؤ المصنوعة بحوالہ لاکھانی فی السنہ	کتاب التوحید	دار المعرفہ بیروت	۶/۱
لؤلؤ المقاصد الخمسة بحوالہ الاسماء والصفات تحت حدیث ۷۶	دار الکتب العلمیہ بیروت	ص ۳۰۴	
سنة موضوعات ابن الجوزي	کتاب التوحید	دار الفکر بیروت	۱۰۸/۱
لؤلؤ المقاصد الخمسة	حدیث ۷۶	دار الکتب العلمیہ بیروت	ص ۳۰۴
منہ من الروض الاثر بشرح الفقه الاکبر القرآن غیر مخلوق الخ	مصطفیٰ ابیانی مصر	ص ۲۶	
لؤلؤ اللؤلؤ المصنوعة	کتاب التوحید	دار المعرفہ بیروت	۶/۱



فرمایا،

کذبوا لیس ہذا لم یوحیٰ بہ ہذا من لدن ذی  
من منعم ان القرآن من مخلوق فقد شتم ان  
اللہ مخلوق ومن شتم ان اللہ مخلوق  
قد کفر ہذا من لدن ذی  
جہٹے ہیں وہ موعود نہیں زندگی ہیں جس نے قرآن کو  
مخلوق کہا اس نے خدا کو مخلوق کہا اور جس نے خدا کو  
مخلوق کہا کافر ہوا، یہ سبے دین  
ہیں۔

(۱۹ تا ۲۱) دیکھ بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحییٰ بن معین فرماتے ہیں، من قال القرآن مخلوق  
فہو کافر (جس نے قرآن کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔ ت)

(۲۲) ابن جریمر نے فرمایا، من سخر ان القرآن مخلوق فہو کافر (جو قرآن کو مخلوق مانے وہ کافر  
ہے۔ ت)

(۲۳ و ۲۴) شباب بن سوار و حمید بن عفرین ابان قرشی فرماتے ہیں،  
القرآن کلام اللہ و من سخر انہ مخلوق  
فہو کافر (قرآن کلام اللہ ہے جو اسے مخلوق مانے کافر  
ہے۔ ت)

(۲۵) امام زید بن ہارون نے فرمایا،  
و لله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم عالم  
لغیب والشہادۃ من قال القرآن مخلوق  
فہو من تدانق (اور دھن والا داحسرت  
قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی پناہ موجود نہیں بڑا مہربان  
رحمت والا حاضر غائب سب سے جبردار کو جو کوئی  
قرآن کو مخلوق کہے زندگی ہے (ای آخری اقوال کا

عہ اقوال و ہر ملازمت ظاہر ہے کہ ہر مخلوق حادث اور قرآن لازم ذات اور حدوث لازم ضروری  
کو مستلزم اور ہر حادث مخلوق تو خلق صفت ماننے کو خلق ذات ماننا لازم، حضرات نجد یہ غور کریں کہ یہ لازم شیعہ  
یعنی معاذ ان ذات باری کا حادث مخلوق ہونا ان کے نام پر بھی نام آیا یا نہیں قیمت جانیں کہ لازم قول قول نہیں تھا ۱۲۰ منہ ۱۰ فیضہ  
۱۰ الحدیث النبیۃ بحوالہ عبد اللہ بن ادریس القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق مکتبہ نوریہ رضویہ میل آباد ۱۰/۲۵۴  
۱۰ ۱۰ بحوالہ دیکھ بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحییٰ بن معین ۱۰/۲۵۴-۵۸  
۱۰ ۱۰ بحوالہ ابن ابی مریم القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ۱۰/۲۵۸  
۱۰ ۱۰ بحوالہ شباب بن سوار و حمید بن عفرین ابان قرشی ۱۰/۲۵۴-۵۸  
۱۰ ۱۰ بحوالہ زید بن ہارون ۱۰/۲۵۴-۵۸

الحدیقة الندیة شرحه الطريقة المحمدیة  
تذکرہ علامہ رابطی نے الحدیقة الندیة شرحه الطريقة  
العلامة النابلسی۔ (الحدیقة میں کیا۔ ت)

(۲۶) سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصایا میں فرماتے ہیں،  
من قال ان كلام الله مخلوق فهو كافر  
جو قرآن کو مخلوق کہے اس نے عظمت واسے خدا  
باللہ العظیم یہ  
کے ساتھ کفر کیا۔

(۲۷) امام فخر الاسلام فرماتے ہیں،  
قد صرح عن ابی یوسف انه قال ناظرنا ابا حنیمة  
رحمہ اللہ تعالیٰ فی مسئلة خلق القسوان  
فاتفق رأی وسأیہ علی ان من قال بخلق  
القرآن فهو كافر یہ  
امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے بروایت صحیح ثابت  
ہو کہ انھوں نے فرمایا میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا، مآخر  
میری اور ان کی رائے متفق ہوئی کہ خلق قرآن نہ  
ہو کافر ہے۔

(۲۸) مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں،  
صرح هذا القول ایضاً عن محمد بن  
یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بسند صحیح  
مردی ہوا۔

(۲۹ و ۳۰) فصل عمادی پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے،  
من قال بخلق القسوان فهو كافر  
جس نے قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کیا وہ کافر  
ہے۔ (ت)

(۳۱) خلاصہ میں ہے،  
من قال ان القرآن آفریہ شدہ است پنج شنبی  
نہادہ شدہ است یکھ شہ آلا۔  
اگر مصل نے کہا جب سے قرآن پیدا کیا گیا جمعرات  
بنائی گئی، تو کافر ہو جائے گا الخ۔ (ت)

شہ وحیت نامہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکم سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ص ۲۹ و ۳۰  
سکے مخ الروض الاذھر شرح الفقہ الاکبر یوم الفخر الاسلام القرآن کلام اللہ غیر مخلوق مصطفیٰ البانی مصر ص ۲۶  
سکے \* \* \* \* \*

سکے فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۶/۲  
شہ خلاصہ الفتاویٰ کتاب الفانواکفر الجفیس التاسع فی القرآن ملکیتہ حبیبیہ کوئٹہ ۳۸۸/۲

(۳۲) خزائن المفتین میں ہے۔

من قال بخلق القرآن فهو كافر، سئل  
عجم الدين النسفي عن معلمة قالت  
: قرآن آفریدہ شدہ است سیم پنج شنبئی استاد نہاد  
شدہ است، هل يقع في مكاحها شبهة قال  
لعجم لانها قالت بخلق القرآن

جس نے خلق قرآن کا قول کیا تو وہ کافر ہے،  
امام نجم الدین نسفی سے ایک معلمہ کے بارے میں  
پوچھا گیا جس نے کہا جب قرآن پیدا کیا گیا تیسویں ہجرت  
استاد رکھا گیا اس معلمہ کے سماع میں کوئی شبہ نہ  
ہوگا، تو انہوں نے فرمایا، ہاں، کیونکہ اس نے  
خلق قرآن کا قول کیا ہے۔ (ت)

ایہا المسکون! امام دہلوی کے صرف ایک قول کے متعلق صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علما نے دیں رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم اجمعین کے یہ تیس آفتے ہیں جن کی رو سے اس پر کفر لازم، اور اس کے بہت سے اقوال کہ اس  
کے مثل یا اس سے بھی شیعہ تریں ان کا کہنا ہی کیا ہے حل

قیاس کی زنگستان اور ہمارش را

ابلاغ پر اس کی ہمار کو قیاس کرو۔ (ت)

اللهم اننا نفضلك المصطفى الامام و  
السنة، امين يا عظيم المنه  
اسے اللہ! ہم تجھ سے ایمان اور سنت پر خائفہ، تجھے  
ہیں، اسے عظیم احسان فرمانے والے! قبول فرما  
قبول فرما! (ت)

یہ چار تائید کرنے والے خاص اس امر کے اظہار میں تھے کہ موصوفے نجدیہ نے اس ایک قول میں کتنی کتنی بد مذہبیاں  
کیں، معتزلیت کرامیت وغیرہا کس کس طرح کی ضد تھیں، کیا کیا عقائد اجماعیہ اہل سنت کو جھٹلایا،  
اللہ عز وجل کی جناب میں گستاخی و بے ادبی کو کس نہایت تک پہنچایا، جب بعد از تفصیل مسئلہ سے فراغت پائی

عن أبي محمد و ان المحققين هم قوام الدين والالتزام  
ثم وليكفيه ما في هذا من خسارة كاملة و يوار  
تامر و بياض الله ذي الجلال والاكرام و اعنه۔

محققین نے لزوم اور التزام کے درمیان فرق کیا ہے  
یہ غنیت جانیں پھر کیا اسی میں کالی خسارہ اللہ مکمل طاقت  
کافی نہیں صاحب جلال و اکرام ہی کی پسناء  
ہے ۱۲ منہ (ت)

بہ توفیقہ تعالیٰ تہلیل و تہلیل کی طرف چلے یعنی اسس ہدیان دوم میں جو اس نے امکان کذب باری پر ایک تفسیری غلط دی، اسس کا رد بلینہ ہے، ذرا اس کی تقریر غلط پر پھر ایک نظر ڈال لیجئے کہ تارہ ہو جائے، حاصل اس کلام پریشان کا یہ تھا کہ عدم کذب باری تعالیٰ کہ صفات کمال سے ہے، جس سے اس کی مدح کی جاتی ہے اور صفت کمال و قابل مدح ہی ہے کہ کذب پر قادر ہو کر اس سے نیچے، سرے سے قدرت ہی نہ ہوئی، تو عدم کذب میں کیا حرج ہے۔ بخیر کی کوئی تعریف نہ کرے گا کہ جھوٹ نہیں بولتا، یہ نہیں جو کہ ب کا ارادہ کرے مگر کسی مانع کے سبب بول نہ سکے عطا اس کی بھی مدح نہ کریں گے۔ اب توفیق امد تعالیٰ پہلے فقرہ اجمالی لیجئے، پھر حل غلط کا مشورہ دیجئے، واللہ لہادی وولی الایادی (اللہ تعالیٰ ہی ہادی ہے، دروہی مددگار مالک ہے۔ ت۔)

**تازیانہ ۵:** رب عزوجل فرماتا ہے، وعاونا بظلمہ للعبيد میں بندوں کے حق میں ستمگر نہیں۔ اور فرماتا ہے، لا یصلحہ صلیک احد تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور فرماتا ہے، ان اللہ لا یظلمہ متعلق ذمہ بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرے برابر ظلم نہیں فرماتا۔

**اقول** ان آیات میں مولیٰ عزوجل نے مدح و تہلیل سے انہی مدح فرمائی، کیوں نہ جی! بعد جو ظلم پر

عہ اقول اس حق کا۔ ہدیان دفع کرنے کو صرف اتنا جملہ کافی جو تہذیب میں زیر دلیل است و چہ ارم کرنا کہ اللہ عزوجل پر ہر وہ شئی بھی محال ہو کمال سے بلی جو اگرچہ نقص نہ رکھتی ہو ظاہر ہے کہ لغی کمال سے مدت ہونے سے وہی مدح اس کی لغی سے سوگی جو کمال نہیں اور جو کچھ کمال نہیں وہ باری عزوجل کے لئے محال ایمان ٹھیک ہو تو یہی دو حرف بس ہیں ۱۲ منہ

عہ بعد اللہ یہ نقص رمیع بدیع ملائے شیع کی ساری تقریر فطیع کو سراپا جاوی جس سے اس کے ہدیان کا ایک حرف نہ بچ سکے، اس قدر پریشان کو پیش نظر رکھ لیجئے کہ وہوں کہ چلے ظلم الہی میں نہیں درہلزم آئے کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہو کہ ظلم و ستم اکثر آدمیوں کی قدرت میں ہے ہاں ظلم خلاف حکمت ہے تو ممکن بالغیر ہوا اسی لئے مد ظلم کو کمالات حضرت حق سبحانہ سے گئے اور اس سے اس کی تقریب کرتے ہیں بخلاف شجر و حجر کہ انھیں کوئی مد ظلم سے تالش نہیں کرنا اور ظاہر ہے کہ صفت کمال ہی ہے کہ ظلم پر قدرت نہ ہو مگر ریت صحت و مقدسائے حکمت کو تالش ستمگاری سے بچنے کو ظلم نہ کرے۔ ایسا ہی (باقی صفحہ آئندہ)

قدرت ہی نہ رکھے اس کی بے غلطی کی کیا تعریف، یوں تو پتھر کی بھی شنا کیجے کہ ظلم نہیں کرتا۔ اسی طرح جو صورتِ ظلم چاہے مگر حاکم بالا کا خوف مانع آئے عقداً اس کی بھی مدح نہ کریں گے، تو لاجرم باری عزوجل کو ظلم پر قہر در رکھتے گا، سبحان اللہ! تم سے کیا دور جب کذب و غیر ہر عیب و آلائش پر قدرت مان چکے تو ظلم میں کیا ستم دکھا سنے مگر اتنا سمجھ لیجئے کہ ظلم کتے ہیں ملک غیر میں تصرف بے جا کو، جب باری سبحانہ و تعالیٰ کو اس پر قادر ماننے کا تو پیٹے بعض مامشیہ مار کو اس کی خاک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجئے، مسلمانوں کو تو بزورِ زبان ترور و ہتھان مشرک کتے ہو خود سچے بچے کا فر مشرک بن جائیے، قال تعالیٰ، اللہ ہادی السموت و ہادی الارض اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔ وقال تعالیٰ، اقل لمن ہادی السموت و الارض قد لله تو فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تو فرماؤ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وقال تعالیٰ، ادر لکم شواک فی السموت کیا ان کا سا جہا ہے آسمانوں میں۔ ولہذا اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ سے ظلم ممکن ہی نہیں، شرح فقہ اکبر میں ہے،

لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرة علی الظلم لانت  
المحال لا یدخل تحت القدرة و عند  
باری تعالیٰ کو ظلم پر قادر نہ کہا جائے گا کہ محال  
زیر قدرت نہیں آتا، اور معتزلہ کے نزدیک قادر

(فقیر مامشیہ صفحہ گزشتہ) شخص سلب عیب ظلم و انصاف کمال عدل سے محروم ہو گا بخلاف اس کے جس کے عباد و جوارح یکساں ہو گئے ہوں کہ ظلم کر ہی نہیں سکتا یا قوت متفقہ فاسد ہو گئی ہے کہ معنی ظلم سمجھنے اور اس کا قصد کرنے ہی سے عاجز ہے یا وہ شخص کہ جب عدل و انصاف کا حکم دے تو یہ حکم اس سے صادر ہو اور جب ظلم کا حکم چاہے آواز بند ہو جائے یا زبان نہ چلے یا کوئی منہ بند کر لے یا نگاہ دبا دے یا ایک شخص کسی سے سیکہ کر حکم کرتا ہے آپ حکم دینا جانتا ہی نہیں اور وہ بتانے والا اسے احکام عدل و انصاف ہی بتاتا ہے اس وجہ سے ظلم صادر نہیں ہوتا۔ یہ لوگ عقلاء کے نزدیک قابلِ مدح نہیں بلکہ عیب ظلم سے ترفع اور اس کی آلائش سے تنزد کے لئے ظلم نہ کرنا ہی صفتِ مدح ہے اور مجر۔ ہو تو کچھ مدح نہیں یا اس کی مدح پہلے کی مدح سے بہت کم ہے انتہی حاسنہ کیجئے نقص اسے کہتے ہیں کہ نام کوئی نہ رکھے واللہ الموفق ۱۲ منہ سلمہ۔

۱۲۶/۴ و ۲۸۴/۶

۱۲/۶

۲/۲۵ و ۲/۲۶



المعتزلة انه يقدر ولا يفعل له ہے اور کرتا نہیں۔

بعضاوی و عمادی وغیرہ تفسیر میں ہے :

الظلم يستحيل صدور عنه تعالى فهو ملخصه . اللہ تعالیٰ سے ظلم صادر ہونا محال ہے ۔

تفسیر روح البیان میں ہے : الظلم معہ اللہ تعالیٰ سے ظلم محال ہے ۔

تفسیر کبیر میں ہے :

ظلم الہی محال ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ظلم ملک غیر میں تصرف سے ہوتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ جو تصرف

کرسہ اپنی ہی ملک میں کرتا ہے تو اس کا ظلم ہونا محال اور غیر ظالم خدا نہیں ہوتا اور جسے جسمی ممکن ہوتی ہے کہ اس کے سبب لازم ذاتیہ ممکن ہوں ، تو اگر ظلم الہی ممکن ہو تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن یہ محال ہے اور ملخصاً ۔

اسی میں زیر قولہ تعالیٰ ولھم النواصین المصلط لیسوم العیسیٰ الایہ لکھتے ہیں :

ظلم سبیدہ مارج عن الانھیة فلو صرح ظالم بے وقوف ہے خدا کی سے خارت تو اگر خدا سے

علت لا یخفی علی العطن الفاہم فرق میں صاحب ذہن و فہم کے لئے اصل اور مترجم کی عبارت

تعبیر الاصل و عبارت العبد المخرج ۱۲ منہ میں فرق واضح ہے ۱۲ منہ (ت)

علت یعنی ظلم والوہیت کا جمع ہونا ناممکن کہ ظلم عیب ہے اور الوہیت ہر عیب کو منافی قوسہ و بظلم کو عظم الوہیت لازم ۲ منہ ۔

۱ منہ فی الروض الاخر شرح الفقہ الاکبر باب لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرة علی الظلم مصطفیٰ البانی مصر ص ۳۸

۲ منہ انوار التنزیل (سیفادی) آل عمران آیہ وہاشرید ظالم للظالمین (الصف اول) ص ۶۹

۳ منہ روح البیان تحت آیہ وانا انزلنا بالظلم للعبد المکذبة الاسلامیہ لصاحبہا الریاض خز ۶۶ ص ۱۲۶

۴ منہ مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) آیہ ان اللہ فی ظلم مشغال ذرة المطبعة البیة المصریة مصر ۱۰/۱۲

۵ منہ انوار الکریم ۲۱/۳۷

مسد' نظم لاصح خروجہ عن الایہیۃ<sup>۱</sup> نظم ممکن ہو تو اس کا حدیثی سے نکل جانا ممکن ہو  
تفسیر کبیر کی وہی عبارت ہے جس کا ہم تا زیارہ اول میں وعدہ کر آئے تھے۔  
تا زیارہ ۶ : قال بنی تبارک و تعالیٰ :

وہو محمد فہ الذی لم یتخذ ولداً<sup>۲</sup> تو کہہ سب تعریفیں اس خدا کو جس نے اپنے لئے  
بیٹا نہ بنایا۔

وقال تعالیٰ عاکیا عن الجن :

واہ تعالیٰ حدّ مرہنا اتخذ صاحبہ<sup>۳</sup> بے شک بڑی شان ہے ہمارے رب کی جس نے  
دلا ولد آئے<sup>۴</sup> اپنے لئے زحمت اختیار کی نہ بچے۔

اقول ان آیات میں سبوح قدوس جل جلالہ نے یوں اپنی تعریف فرمائی، اب بھلا جیہاں جی کہیں اپنی  
دلیل سے پوچھتے ہیں ضرور کہیں گے کہ ان کا خدا ہے موبہوم چاہے تو بیاہ کرے، بچے جنائے، مگر عیب ولوث  
سے بچنے کو فرد رہتا ہے، جب توصیف صحت ٹھہری ورنہ سرے سے قدرت ہی نہ ہو تو خوبی ہی کیا ہے،  
یعنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا گیا، سیندا و حصودا سردار اور عورتوں سے پرہیز رکھنے والا۔ احیز نامہ  
کی کون تعریف کرے گا کہ عورتوں سے بچے سے<sup>۵</sup>۔

تا زیارہ ۷ : قال المولیٰ سبحانہ و تعالیٰ : وعاکان سابلہ حبیب تیر لب بھولنہ والا نہیں، اقول اب  
دہلوی علیٰ اپنی ہدائی دلیل کو آیہ کریمہ میں جاری کر دیکھے، رب تعالیٰ ذکر ا نے عدم نسیان سے اپنی مدح فرمائی  
اور صفت کمال و ق بل مدح یہی ہے کہ باوجود امکان نسیان حبیب ولوث سے بچنے کو اپنے علوم حاضر رکھے،  
پتھر کی کوئی تعریف نہ کرے گا کہ یہ بات نہیں بھڑکتا حالانکہ عدم نسیان قطعاً اسے بھی حاصل، یو ہیں اگر ایک شخص  
بالقصہ کسی مسئلہ کو بھلا دینا چاہتا اور غلط اپنے دل کو اس کی یاد سے پھیرتا ہے، مگر جب بھولنے پر آتا ہے کوئی  
یاد دلاتا ہے یوں بھلا نے پر قدرت نہیں پاتا غلط ایسے شخص کو بھی عدم نسیان سے مدح نہ کریں گے تو لا حشرم

۱۔ مفتاح الغیب (التفسیر کبیر) آیہ فضع الموازی القسط یوم القیۃ المطبوعۃ البیتہ المصریۃ مصر ۱۳۸۱ھ

۲۔ المستدرک ان الذکریم ۱۱/۱۷

۳۔ " " ۲/۷۲

۴۔ " " ۲۹/۳

۵۔ " " ۶۲/۱۹

واجب کہ باری سبحانہ کا نیاں ممکن ہو اور وہ اپنے علوم مجمل دیتے پر قادر تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً (اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے۔ ت)

تاریخہ ۸: آیہ کریمہ لا یضل ربی ولا ینسی میرا رب نہ بھولے گا نہ فراموش کرے گا۔ اقول موسیٰ کلیم علی سیدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عدم ضلال سے اپنے رب کی ثنا کی، اگر دہلوی میاں بھی کی دلیل سچی ہو تو لازم کہ باری عزوجل کا ہر حکم ممکن ہو کہ جس میں ہے کہ باوصف امکان عیب و لوٹ سے بچے کہ خود دل میں نہ پڑے، اگر ضلالت پر قدرت ہی نہ پائی تو مجبور کی بات میں تعریف کا ہے کی۔ پتھر کو کوئی نہ کہے گا کہ یہ راہ نہیں بھولتا یا جب پھینکتے ہیں تو سیدھا زمین ہی پر آتا ہے، کبھی ہلک کر آسمان کو میں چلا جاتا، اسی طرح جب کوئی شخص بھٹکے کہ ہو تو راہ بتا دی جاتے یوں بھٹکے نہ پڑے، اس میں بھی کوئی تعریف نہیں، یہ چار تار یا نے نقص کے لئے بس ہیں، اور جو شخص طرز تقریر سمجھ گیا اس پر اور نقوض کثیرہ کا استخراج آسانی، مگر انصاف یہ ہے کہ جو گستاخ دہن دریدہ جیا پریدہ اپنے رب کے لئے دنیا بھر کے عیب و آفات رو کر چکا، اس سے ان استخوان کا ذکر بہ حاصل کہ وہ مسودہ ضد لست بجامع ولادت سب کچھ گوارا کھلے گا۔

تبریر بہ نسبت انداز طعن در حضرت الہی کن  
بے ادبی و اچھائی گئے بیجا باش و ہر چہ خواہی کن  
(انبیاء علیہم السلام کے تبریر پر سارا رخا الہی میں طعن کر، بے ادب ہو جا پھر چو چاہے کہ، بیجا ہو جا پھر چو چاہے کہ۔ ت)

تاریخہ ۹: اقول

جب مے جملہ بگفتی ہنرش نیر بگئے

(اس کے تمام عیوب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ ت)

عہ مثلاً قال اللہ تعالیٰ: وما اللہ بعاقل عما یفعلون اللہ غافل نہیں تھا وہ سے کاموں سے۔ تو ملاجی کے مسکبہ

لازم کہ اس کی فطرت ممکن ہو۔ وقال اللہ تعالیٰ:

ولم یروا ان اللہ الذی خلق السموات والارض

ولم یروا یخلقھن الاوتی۔ کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور نہ تھا ان کے بنانے سے۔

اب ملاجی کہیں گے کہ خدا کا تھک بھی ممکن، علیٰ هذا القیاس ۱۲ منہ۔

سے القرآن الکریم ۵۲/۲ سے القرآن الکریم ۵۵/۲ و ۱۳۹ و ۳/۹۹

سے ۲۴/۲۶

جامعیت اور صفات عجب چیز ہے اور مجموعہ کا فضل آحاد پر ظاہر، دہلوی ملا کو بھی اللہ عزوجل نے جامعیت اصناف بدعت عطا فرمائی تھی کو دنیا بھر میں کم کوئی طائفہ ارباب فضالت نکلے گا جس سے ان حضرات نے کچھ تعلیم نہ لی ہو، پھر ایجاد بنہ اس پر عداوت، تو اس سے فتنہ کہ چارے عطر فتنہ کئے یا ضلالت کی گھائیوں کا عطر مجموعہ، اب یہ نفیس دلیل جو حضرت نے اسکا کذب باری عزوجل پر قائم کی، حاشا ان کی اپنی تراشی نہیں کہ وہ دین میں نئی بات نکالنے کو بہت بُرا جانتے تھے بلکہ اپنے اساتذہ کا طہ حضرات معتزلہ خدا ہم اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر رکھی ہے ان خبیثوں نے بعینہ حرف بحرف اسی دلیل سے مولیٰ تعالیٰ کا اسکا ظلم نکال دیا اور جو نقص فقیر نے ان حضرت پر کئے بعینہ ایسے ہی نقصوں سے ائمہ اہل سنت نے ان ناپاکوں کا رد فرمایا۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں زیر قول عزوجل ان الله لا يظلم مستقلا ذرة فرماتے ہیں،

قالت المعتزلة الآية تدل على انه قادر  
على الظلم لانه قد تدركه وممت تدرك  
بتلك فعل قبيح ليرى منه ذلك التقد  
الاذا كان هو قادرا عليه الاترى ان التزم  
لا يصح منه ان يتدرك به لانه لا يدرك  
بشيء الى السرقة والجواب انه تدل  
تدرك به لانه لا تأخذ سنة ولا نوم ولو يلزم  
ان يصح ذلك عليه وتدرك به لا تدركه  
الا بصرا ولو يدل ذلك عند المعتزلة على  
انه يصح ان تدركه الا بصرا

یعنی معتزلہ نے کہا آیت مذکورہ دلالت فرماتی ہے  
کہ اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے، اس لئے کہ وہ  
عزوجل نے اس میں ترک ظلم سے اپنی مدح فرمائی  
اور کسی فعل قبیح کے ترک پر مدح جب بھی ہوگی کہ  
اسے اس کے کرنے پر قدرت ہو آخر نہ دیکھا کہ نبی  
اپنی تعریف نہیں کر سکتا کہ میں راتوں کو چوری کے لئے  
نہیں جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح میں  
فرمایا کہ اے نبی نہ کہ غزوہ کی حالت نہ معتزلہ کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ  
کیلئے یہ ممکن نہیں۔ اور اپنی مدح میں یہ بھی فرمایا کہ ابصار اس کا  
احاطہ کر سکیں حالانکہ یہ بھی ان کے ہاں ممکن نہیں (تہا)

مسمان دیکھیں کہ معتزلہ ذیل کی یہ بیہودہ دلیل بعینہ وہی بدیان ملائے ضلیل ہے یا نہیں، فرق  
یہ ہے کہ انہوں نے اس قدیم اصول پر تہمت ظلم رکھی، انہوں نے اس واجب الصدق پر افسر اسے کذب اٹھایا

عنه اقول بل وعندنا ايضا ذاك الادراك  
بمعنى الاحاطة ۲ منہ  
میں کتا ہوں بلکہ ہمارے نزدیک بھی جب اور اک  
بمعنی احاطہ ہو ۱۲ منہ (تہا)

سہ مفتاح الغیب (التفسیر کبیر) وایہ ان الله لا يظلم مستقلا ذرة الخ المطبعة البهية المصرية مصر ۵/۱۰۲

انہوں نے برقعہ برتنہ اپنے رب کو لہجے سے تشبیہ دی، انہوں نے گونجے اور پتھر سے ملا دیا، وہی ذلک اقول (اسی میں نے کہا۔ ت) سہ

ہم امنوا طوبى لمن ظلم نفسه ذاقائل كذبا يكذب الله

لا غر وفيه اذا القلوب تشابهت قالشہ نزاع الى اشبہ

(وہ عالم اپنے مالک کے بارے میں ظلم پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے الہ کو کذاب کہتے ہیں اس میں کوئی

شک نہیں ان کے دل ایک جیسے ہیں اور جو شجر اپنے مشابہات کی طرف کھینچنے والا جوتا ہے۔ ت)

اب انرا اہل سنت کا جواب سنئے، امام محمد ح فرماتے ہیں اس دلیل سے جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

اپنی تعریف فرمائی کہ اسے غزوگی و خواب ہیں، لی اس سے یہ لازم نہ آیا کہ خداوندیہ چیزیں اس کے لئے لیکن بھی ہو

اور اس نے اپنی تعریف فرمائی کہ نگاہیں اسے نہیں پاتیں اس سے معتزلہ کے نزدیک اس پر نظر پہنچنے کا امکان سلا

(انتہی کیوں ہم نہ کہتے تھے ص)

آنچر خواباں ہر دانہ تو تنہا داری

(تمام جہاد صاف رکھتے ہیں تو تنہا ہی جامع ہے۔ ت)

تأریانہ - ا : وهو الحبل قول و الله الوحي

صفت مائع کے درجات متعاقبت ہیں بعض مائع اولی ہوتے ہیں یعنی اعلیٰ درجہ کمال، اور بعض منزلی یعنی فاضل کمال

کے منبع کمال، پھر یہ اسی کے حق میں مدح ہوں گے جو مائع اولی ہیں رکھتا، صاحب کمال تمام کا اس پر قیاس ہیں

وسواس، مثلاً عبادت و تذلل و خشوع و خضوع و انکسار و تواضع انسان کے مائع جلیلہ سے ہیں اور باری

جل شہ نہ پر محال کہ ان کا مدح ہونا فوت کمال حقیقی یعنی مبودیت پر مبنی تھا، مبود عالم عز جلالہ کے حق میں عیب

منقصت ہیں بلکہ اس کے لئے مدح تھائے و تکبر ہے بل و علا و سبھا و وقعی، یہ میں ترکہ نقص و معائب

میں مخلوق کی مدح بالنعصر بازرہنے پر مبنی ہونا بھی اس کے نقصان ذاتی پر مبنی کہ وہ اپنی ذات میں سبوح و قدوس

واجب الکیالی و مستحیل المنقصان ہیں بلکہ جائز العیوب و القبور ہے اور بشرط نفس ذات کے عیوب و نقصان سے

عہ قدھران لقول بالامکان قول بالوقوع عہ گردچکاپہ کہ امکان کذب کا قول کذب کے وقوع بلکہ

اسی کے وجوب کو مستلزم ہے ۱۲، منہ (ت)

بل بالوجوب ۱۲ منہ -

لہ الیون العربی الموسوم بآئین الغفران فی امر علی القائل بالامکان کذب متعلقہ بالاشاعت لا بوجوب، مجتہد بحث ۱۸۱۱ م احمد رضا کراچی

مذمت میں رکھتا تو عایت مدح اس کے لئے یہ ہے کہ جہاں تک بنے اس ممکن سے بچے اور تلوث سے بھاگے،  
 ولہذا جہاں بوجہ تقدیر اسباب و آلات بعض معائب و فواحش کی استطاعت نہ رہے وہاں مدح بھی نہ ہوگی جیسے  
 نامرد نیچے پانچ گونگے کا زمانہ کرب، چوری کو نہ جانا، خٹوٹ نہ ہونا کہ مناظر مدح کہ دور ہوگا اور اپنے نفس کو ہار  
 رکھتا ہی نہ ہوگا اور جب امکان ہے تو کیا معلوم کہ تقدیر بی بی از بحیب دوری میں شاید اسباب سالم ہوتے  
 تو مز تکب ہوتا، سعید جاہل ہے اپنے رب جل و علا کو بھی انھیں گونگوں لہجوں جگر اینٹوں پتھروں پر قیاس کیا،  
 جب تک عیب و نقصان سے متصف نہ ہو سکے عدم عیب کو مدح نہ سمجھا حالانکہ یہ مدت ولی و کمال حقیقی تھا کہ وہ  
 اپنے نفس ذات میں متعالی و قدوس و منون و واجب الکمالات و مستحیل لقبح سے تعالیٰ و تقدس، تو یہاں  
 عیب ممکن سے ہار رہنے اور بطور ترفع یا تقدیر کی صورت ہی مقصور نہیں نہ عیاشی نہ راس کے حق میں مدح بلکہ  
 کمال مذمت و قدح ہے و اللہ العزیز جمیعاً تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (ت) ولا حول ولا قوۃ  
 الا باللہ العلیٰ العظیم۔

**تنبیہ نفس :** ایہ المسلمون ایک عام مہم بات عرض کروں، سعید جاہل کا سہرہ صلیح سنی ہے  
 کہ کذب پر قدرت پاکر ہی اس سے بچنا صفت کمال ہے نہ کہ کذب ممکن ہی نہ ہو، اقول جب کذب ممکن ہو  
 تو صدق ضروری نہ رہا، اور جو سرور نہیں دیکھ کر دل تو مائل نہ ہو کہ کمال وہی ہے جسے زوال ہو سکے،  
 جو ایسا کمالی ہو جس کا زوال محال تو کمال ہی کیا ہے، سبحان اللہ! یہ بھی ایک ہی ہوتی، اور احمق! کمال  
 حقیقی وہی ہے جس کا زوال امکان ہی نہ رکھے نہ کمال قابل زوال عارضی کمال ہے نہ ذاتی کمال، مسلمان  
 اللہ انعام! باری عزوجل کا صدق یوں ماننا کہ ہے تو سچا مگر جھوٹا بھی ہو سکتا ہے، یہ کمال ہوا یا یوں کہ  
 وہ مستجوب قدوس تبارک و تعالیٰ ایسا سچا ہے جس کا جھوٹا ہونا قطعاً محال، اہل اسلام ان دونوں باتوں کو میزان  
 ایمان میں تول کر دیکھیں کہ کون گستاخ ہے ادب اپنے رب کی تزیید کو بدعت و صلاست جاسے و ناجحید مدح اس  
 کی مذمت و تنقیص پر اترتا ہے اور کون سچا مسلمان صحیح الایمان اپنے مولیٰ کی تقدیس کو اصل دین مانتے ہیں  
 اس کے صدق و نزاہت و جملہ کمالات کو مل جل کر اکیلا ثابت کرتا ہے واللہ العزیز العظیم و قیہ بعد،  
 للقوم الظالمین۔

اللہ الحمد اس عشرہ کا طے نے ہدایا پاک گستاخ چباک کی وجہیں اڑا دیں مگر منور اس کی نزاکتوں  
 کو تو بس نہیں دیکھ

صد ہ سال می توان سخن از زلف یار گفت

(زلف محبوب کے بارے میں سو سال بھی گفتگو کی جاسکتی ہے۔ ت)

ابھی حضرت کی اس چار سطری چار دیواری میں شواہد و زوائد وغیرہ مفاسد سے بہت ایک بار افکارِ مستقیم کش  
عقار، آہوان، مرد، شکار کی چھیل نظر آتی ہے، جنہیں بے خدمتِ کامل و تسکین بالغِ ناشِ ذنا مراد ہوسکتا ہوگا چھوڑنا،  
حلافِ مروت و وفات ذاتی ہے، لہذا اپنے منہ پر اور بغضِ خوشخوار، صاعقہ برقِ باری کی دوبارہ وعظان لیتا اور خامر  
پختہ کار، شہزاد شہسوار، شیرگیر ضیفِ شکار کو از سر نو رخصت جولان دیتا ہوں و باللہ استوفی۔

**تازیانہ ۱۱: قولہ عدم کذب** دلائل کلمات حضرت حق سبحانہ می شمارندہ (عدم کذب کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
کے کلمات سے شمار کرتے ہیں۔ ت) اقول اس ہوشیارِ عیسیٰ کی چالاک دیدہ فی صدق کو  
چھڑانے کذب پر مباحثہ چھیڑنا کہ جادو وغیرہ کی نظریہ جاسکے، ظاہر ہے کہ پتھر کو سچا نہیں کہہ سکے مگر یہ بھی ٹھیک ہے  
کہ جو انہیں حالانکہ قلب حاضر اور عقل حاضر ہو تو حقیر ایک نکتہ بدیع، القادر کہ سب سلب کسی شے کا بغیر ہر صفتِ کامل ہیں  
ورنہ لازم آئے کہ معدوماتِ کروڑوں اوصافِ کمال سے موصوف اور اعلیٰ درجہ مدح کے مستحق بلکہ باری تعالیٰ کی  
تثنیہ و تقدیس میں اس کے شریک ہوں کہ کمالِ عدم موصوع سب سلبِ پنج میں جو سرے سے موجود ہی نہیں  
وہ جسم بھی نہیں، جہت میں بھی نہیں، زمان میں بھی نہیں، مکان میں بھی نہیں، مصور بھی نہیں، محدود بھی نہیں،  
مکرب بھی ہیں، متغزی بھی نہیں، حادث بھی ہیں، متناہی بھی نہیں، کاوب بھی نہیں، ظالم بھی نہیں، مخلوق  
بھی ہیں، غانی بھی نہیں، ذی رحم بھی نہیں، ذی رحم بھی نہیں، آسے خوب بھی نہیں، اونگھ بھی ہیں، بکنہ بھی  
نہیں، مجہول بھی نہیں۔ بیس یہ اور ان جیسے صد ہا اور سب صادق ہیں نہ کوئی مجہول ہی ان سلب کو اس سلب  
کے لئے صفتِ مدح و کمال جانے گا ہاں عیوب و نقائص کا سلب اس وقت معرضِ مدح و بیانِ کمال میں  
آتا ہے جب کسی صفتِ کمال کے ثبوت پر مبنی اور صفتِ مدح سے منہی ہو، و ہذا اقتضایا کے مذکورہ باری عزوجل  
کے مدائح سے ہیں کہ ان چیزوں کا سلبِ اعظم صفاتِ کمال یعنی وجوب وجود کے ثبوت سے ناشی اور ان کے بیان  
سے اس کا سوج و غنی و قدوس و متعالیٰ برہ و باری عزوجل کو کہنا کہ متغزی نہیں، بیشک مدح ہے کہ  
اس سے اس کا عیاں بھی گیا اور نکتہ کو کہنے میں کچھ تعریف ہیں کہ اس کے لئے خوبی و نکلی کہ وہاں غناد کہار متغزی محتاج  
کے محتاجِ التمتع کی محتاجی ہے واصل ہذا القیاس، جب یہ امر محمد پویا تو ظاہر ہو گیا کہ حقیقتاً صدق صفتِ کمال ہے  
نہ مجرد عدم کہ جب جو معدومات بلکہ محالات کے بارے میں بھی صادقِ ابد سلب کذب وہاں مفید مدح جہاں اس کا  
سلب ثبوتِ صدق کو مستلزمِ مثلاً زید ناقلِ ناطق کی تعریف کیجئے کہ جھوٹا نہیں، بیشک تعریف ہوئی کہ جھوٹا نہیں تو  
آپ ہی سچا ہو گا اور سچا ہونا صفتِ کمال تو اس سلب سے ایک صفتِ کمال کا ثبوت بتایا، لہذا فعلِ مدح میں  
آیا، جہاں ایسا نہ ہو وہاں نہ ہاں نہ مفید مدح نہ منظرِ کمال، یہ نکتہ بدیع طوفانِ کھنکھارے عیارِ بہادر کی  
درجہ نیری کیا کیا گئے کو بھیجتی ہیں و اللہ المستوفی۔

تاریخہ ۱۲ و ۱۳ قولہ: افسوس و حجاب کہ کے ایشیاں را بعد کذب مدح نمی کنند (گوشتے اور حجاب کی مدح  
 عدم کذب سے کوئی نہیں کرتا۔ ت) اقول: دونوں نظیروں پر پتھر پڑے ہیں، گنگ و سنگ کی  
 کیوں مدح کریں کہ وہاں سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہیں، گوشتے یا پتھر اگر جھوٹا نہ ہو تو کیا خوبی کہ پتی  
 بھی تو نہیں، تو وہ استلزام صفت کمالی جو مانے مدح تھا یہاں غنتی، سر یہ ہے کہ منقطع حقیقہ کے مقدم و  
 تالی میں جب دو صفت مدح و ذم محمول ہوں تو جس فرد موضوع سے ذمہ کو سلب کیجئے مدح ثابت ہوگی کہ یہاں  
 ہر ایک کا رفع دوسری کے دفع کو فتح بخلاف ان چیزوں کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہیں کہ ان سے دونوں محمول کا  
 ارتقاع معقول، پھر سلب ذم ثبوت مدح پر کیونکر محمول، یہاں قضیہ کلی متکلم مجتہد امام صادق و اما کا ادب (ہر  
 متکلم خبر دینے والا) یا وہ صادق ہو گیا کا ادب۔ ت) افسوس حجاب پر سرے سے وصف عزائی ہی  
 صادق نہیں پھر عدم کذب ان کے لئے کیا باعث مدح ہو، دیکھ اودھی پوشش: یہ فارق ہے نہ وہ کہ جب تک  
 عیب ممکن نہ ہو کمال حاصل ہی نہیں و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم۔

تخیل جمیل: اقول: او مجبوتی نظیروں سے بیچارے عوام کو چلنے والے! اس تفرقہ کی کچی نظیر دیکھ مسلمان  
 کو اہل بدعت کے بہتر فرستے پورا گنا کر کہنے رافضی، وہابی، خارجی، معتزلی، جبری، قادری، ناصبی وغیرہ نہیں تو  
 بیشک اس کی بڑی تعریف ہوتی، اور عیسائی کی کتاب کی کار کے تین کتب تو کچھ تعریف نہیں حالانکہ یہ سب لہ  
 قبیحہ دونوں جگہ قطعاً صادق، تو کیا اس کی وجہ ہے کہ یہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہند  
 محمود ہوا اور اس کا فرق رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نہ تھی لہذا مدح نہ ٹھہرا، کوئی جاہل سے جاہل یہ فرق نہ سمجھے گا  
 بلکہ تفرقہ وہی ہے کہ جب یہ فرستے اہل قبلہ کے ہیں تو مسلمان کے حق میں ان بہتر کی نفی کسی ہونے کا اثبات کر سکی  
 لہذا اعظم مانگ سے ہوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گو ہی سے خارج، قرآن کی نفی سے کسی وصف محمود کا اس  
 کے لئے اثبات نہ نکلا، ولذا مہمہ مدح نہ ٹھہرا۔ والحمد للہ علی اتقار الحجۃ ووضوح المحجة  
 (اتمام حجت اور وضاحت دلیل پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ ت)

تاریخہ ۱۴ قولہ: بخلاف کہ کے لسان او ماؤف شدہ باشد کلم بکلام کا ادب ہی تو انہ کرڈ (بخلاف  
 اس کے جس کی زبان ہی ماؤف ہو اور وہ جھوٹا کلام کر ہی نہ سکے۔ ت) اقول: اچھا ہوتا کہ تم بھی  
 اسی کس کے مثل ہوئے گویا کذب کلاموں کے پس تو نہ بولتے، اسے عقلمند! وہ ماؤف اللسان کلم بکلام  
 صادق بھی نہ کر سکے تو عدم مدح کی وجہ کہ سلب کذب سے ثبوت صدق نہیں۔

تاریخہ ۱۵ قولہ: یا قوت متفکر او فاسد مشہہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابق لواقع نمی تواند کرڈ (یا  
 اس کی سوچ و فکر کی قوت فاسد ہو قضیہ غیر مطابق لواقع کا انعقاد نہ کر سکے۔ ت) اقول: تم سے بڑھ کر



فاسد المشکو کوں ہوگا، پھر کتنے قضایاے باطلہ کا عقد کد ہے جو، بھلا حضرت کیا فساد مشکوہ صرف قضایاے کا ذہن ہی کے لئے ہوگا اور جب مطلقاً ہے تو عقد قضیہ مطابقت پر بھی قہر نہ ہوگی تو صراحتاً وہی فارق صادق اور وہم زہنی ہاں جس تمام عقل سام منطقی کو لطیف الہی صدق شخص کی استقامت دے کہ وجہ مانع غیبی اصدار کذب سے ممنوع و مصروف ہو تو یہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا اسی وجہ سے کہ اسے ثبوت صادقیت کبریٰ سے ملتی اور کمال علیل یعنی عصمت من اللہ پر ملتی، خلاصہ یہ کہ شخص مذکور اس طرح پر زیر موصوع مندرجہ اور بطور فساد تفکر خارج قطعاً و التفرقة و ذہب الوسوسة (فرق ظاہر اور وسوسہ محم ہمت)

تأثر یا نہ ۱۶ تا ۱۹، قولہ یا شخصے کہ کلام صادق از صادر می گردد و دیگر کا ارادہ کلام کا کذب نہاید آوارا و بنده میگرد  
یا زبان او مانع میشود یا کہے ہیں او بنده یا حقوق خود کند (یا ایسا شخص ہے جو کسی بزرگ یا کلام کر کے وہ اس سے صادر ہوتا ہے اور جب جہول کلام کہے تو آواز بند ہو جاتی ہے یا زبان او مانع ہو جاتی ہے یا کوئی اس کا منہ بند کر دیتا ہے یا گلا رہا دیتا ہے۔ ت) اقول ایسا تو کیا کہوں جو آپ کی طبع نہ کہ کو بالکل خفہ کند، اس اتنا کہوں گا کہ اب کی تو عقل کرتا رہے ہی توڑ لائے، یہ چار نظریں مجھے بغیر دی ہیں کہ باید و شایہ، اور عقل کی پڑیا جب وہ مدح و تحکم بکذب کر چکا تو کلام نفسی میں کاذب ہو چکا اگرچہ وجہ مانع صادر نہ ہو سکا تو اس کے عدم سے حکم کذب کیونکر کرے گا، کذب حقیقتہ صفت مدنی ہے نہ وصف انسانی، پھر اس کی نہ کیا معنی قطعاً مدعوم ہوگا جملہ لے، دیگر اگلی نظیروں میں عدم کذب کی صورت تو حقیقی یہاں اللہ کی عنایت سے وہ بھی نہ رہی، صریحاً کذب محقق و موجود اور عدم کذب کی نظیروں میں محدود، جمعی تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب مکرہ کرتا ہے عقل پہلے لے لیتا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔

تأثر یا نہ ۲۰، قولہ یا کہے کہ چند قضایاے صادقہ یا اگر قدر و اصلاً بر ترکیب قضایاے دیگر قدرت ندارد بناؤ علیہ حکم بکا کذب از صادر نہ گردد، ایک ہی نے چند بچے جگہ رٹ لے دیں دیگر بچوں پر وہ قدرت نہیں رکھتا ہے اس بنا پر، اس سے قہرٹ صادر نہیں ہوتا ہے۔ ت)

اقول یہ صورت بھی وہی فساد عقل کی ہے جس سے فقط حفظ صواب کا شعبہ بڑھایا، مگر کام نہ آیا قطع نظر اس سے کہ یہ تصویر کسی اور ایسے شخص سے حفظ قضایا معقول بھی ہے یا نہیں۔

اولاً انسان مرتبہ عقل بالکمال میں بالبدانہ ترکیب قضایا پر قادر تو سرے سے تصویر ہی باطل اور عقل ہیروانی میں کہ عقل انجائی نہیں ہوتا، اگر عقل نسبت خبریہ معقول بھی ہوتا ہم حکایت و قصہ افادہ قطعاً غیر معقول اور صدق کذب باعتبار حکایت ہی ہی نہ باعتبار مجرد علم، و نہ معاذ اللہ عالم کو کاذب کا دیکھ ٹھہرے تو یہاں بھی سلب کذب سے ثبوت لازم نہ ہوا اور وہی فارق پیش آیا۔

ثانیاً جو اصل کسی قضیہ کی تفصیل سے وجہ و احکام شخص پر یہ جیسے پر بھی قادر نہ ہو قطعاً مجاہدین بلکہ حیوانات سے بھی بدتر اور جہاد سے ملحق تو اس کا کلام کلام نہ ہوگا، صوت بے صورت ہوگا اور صدق و کذب اولاً بالذات صفت معانی ہے، نہ وصف جہاد، تو بات اگرچہ باین معنی سچی ہو کہ سامع اس سے ادراک حقی مطلق الواقع کرے مگر اس سے اس جہادی آواز کرنے والے کا صدق لازم نہیں کہ معنی متصف بالصدق اس کے نفس سے قائم نہیں حتیٰ کہ علماء نے کلام غزوہ کو بھی خبریت سے خارج کیا، اور پڑھا برکہ صدق و کذب اور صاف خبر میں نہ شامل مطلق آواز، مولانا بکرا العلوم قدس سرہ فرائح میں فرماتے ہیں:

الکلام الصادق عن المجنون لا یكون مقصوداً  
بالافادة فلا یكون حکایة عن امر حقی یكون  
پاکل سے صادر ہونے والا کلام مقصود کے لئے مفید  
نہیں ہوتا لہذا کسی امر (واقع) سے حکایت  
ہی نہیں حتیٰ کہ اسے خبر قرار دیا جائے (ت)

تنبیہ اگر سارے تفسیر حبلہ نظر، اقول ایہا المسلمون! سفیر جاہل نے حتیٰ الامکان اپنے رب میں راہ کذب نکالنے کو فو نظریں دیں مگر کھاندہ سب بے معنی، ہم نے اس وقت تک ای کے رد میں اس امر پر بنائے کار رکھی کہ عدم کذب بنسبہ کمال میں جب تک ثبوت کمال پر مبنی رہا، اور یہاں ایسا نہیں اس کی سزا کو اسی قدر پس تنی، مگر غور کیجئے تو معاد اور بھی باطل معکوس اور عقل مستشہد کا کاسہ منکوس اور تمام نظائر زور قفا ہیں معنی یہاں عدم قدرت علی الکذب کا بر بنائے کمال ہونا بالاسے طاق الٹا بر بنائے عیوب نقص ہے، کہیں عدم عقل، کہیں بحر آلات، کہیں حقوق مغلوبی، کہیں عروض آفات، پھر ایسا عدم کذب اگر ہوگا تو مورث ذم ہوگا نہ باعث مدح، یہ وجہ ہے کہ ای صورتیں سب کذب سے تعریف ہیں کرتے زور جہاد نہ سفیر نہ خیال کہ عیب پر قدرت نہ ہونا مانع کمال، اب ختم الہی کا ثرہ کہ سفیر جاہل کو خدا و جہاد میں فرق نہ سمجھا، اس کا عدم کذب اس کے کمال عالی معنی بلوغیت و قدوسیست بلکہ نفس اوبہیت سے ناشی کہ الوہیت اپنی حد ذات میں ہر کمال کی مقتضی اور ہر نقص کی منافی اور ان کا عدم کذب عیوب و نقائص پر مبنی، پھر کیسی پرے سر سے کی کوری یا سینہ زوری کہ عیب کمال نقص پر قیاس کرے اور اینٹوں پتھروں کے عیوب و نقائص ٹاری بل مجھ کے ذمے دھرے، جاہل پر ایسی نظیر دینی لازم تھی جس میں عدم کذب با آنکہ کمال سے ناشی ہوتا پھر بھی کمالیت عدم امکان مدح نہ سمجھا جاتا تو فی ذلک، اب جو اس کا حامی بنے سب کو دعوت عام دیجئے کہ ایسی نظیر دعوئے کراؤ، فاسد لہ تعطلوا ولن تعصوا لایہ (پھر اگر نہ کر سکو گے اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ ت)

لے فرائح الرحمت بذیل المستحق احوال الثانی السنۃ عشرات الشریف الرشی قم ایران ۱۰/۶

**تنبیہ دوم:** اقول اس سے زاد قہر ہے کہ اپنا کچھ خود نہیں سمجھتا، نظریں دسے کہ بالحد کہہ کر آپ ہی خلاصہ مطلب یہ نکلتا ہے کہ عدم کذب اگر بیانا سے مجز ہو تو موثرت مدح نہیں، معلوم ہوا کہ ان نکتہ تری میں تحقیق مجز و تصور پر مطلق ہے، پھر باری عز وجل کے عدم کذب کو ان سے ملتا ہے حالانکہ وہ ان عیب و منقبت پر عدم قدرت نہ تھا مجز نہیں بلکہ عین کمال و وحدت اور معاذ اللہ و اتل قدرت ماننا ہی سہی نقص و ذمت، یہ تقریر کافی و ذاتی طور پر مقدمہ رسالہ و نیز رد ثالث، جذبان اول میں گزری اور وہیں یہ بھی بیان ہوا کہ مجز جب ہے کہ جانب فاعل تصور و کی ہو جیسے اسے سفید یا ان تیری نظروں میں کہ گنگ و سنگ اپنے نقصان کے باعث مجزوت پر کچھ نہیں بول سکے نہ یہ کہ جانب قابل نہ تو ہر کمال قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا، جس طرح جناب باری عز وجل کا کذب وغیرہ تمام عیوب سے منزہ ہونا اسے ہرگز کوئی مسلم عاقل مجز گنہی نہ کرے گا۔ یارب مگر ابن حرم سا کوئی فضل اہل یا ان حضرت صاحب اہل و باللہ الصمد عن مواقع النزلی والحمد لله الاخر لا جہل (پہلے کے مواقع سے اللہ ہی کی طرف سے حفاظت ہوتی ہے اور تمام حمد اللہ غالب و برگی ترک کے لئے ہے۔ ت)

بمکملہ یہ صرف نظر پر تازیانوں کا دوسرا عشرہ کا طریقہ، بلکہ خیال کیجئے تزیان یکساں مسئلہ کے متعلق سعادت شریف پر سات تازیانے اور گزرے۔ تازیانہ اول میں دوسرا۔ ثلث اقول (میں پھر کہتا ہوں۔ ت) جس نے حضرت کا تناقض ثابت کیا، اور دوسرا و تیسرے کے بعد کی تنبیہات اور بشتم کا ثانیہ اور اس کے بعد کی دو تنبیہیں، یہ ساتوں جہان کا تازیانہ ہے جسے وصیقتہ عشرہ اولی میں چودہ اور ثانیہ میں تیرہ، کل تیس تازیانے بیان تک ہوئے پہلے وقت کے تین اور پچیس جہان کے تیس کا عدد جو دونوں تنزیہ سابق میں بھی ملحوظ رہا ہے پورا ہو جائے، خصوصاً ان میں ایک تو ایسا شریک کامل جس سے جان بولی مشکل جو آپ کا خلاصہ مطلب کمرے اصل مذہب سرچرچہ کر رہے و باللہ التوفیق و اھامۃ التحقيق (توفیق اور حصول تحقیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ت)

**تازیانہ ۲۸:** اقول و باللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) شاطریا نے اگرچہ بظاہر اخرا سے جمال کہ عوام اہل اسلام اپنے رب ذوالجلال والاکرام کے حق میں صریح دشنام سنی کر بھڑک نہ جائیں، مطلب دلی کے روئے زشت پر پردہ ڈالنے کو برا و تہیہ کہ روا قض سے بڑھ کر اہل اہل مذہب نجد یہ ہے، یہ کلمات بڑھا دے کہ "کذب مذکور آدھے منافی حکمت اوست پس متنبی بالغیر ست" (۱۵) کذب مذکور اس کی حکمت کے منافی ہے لہذا یہ کہ با متنبی بالغیر ہے۔ ت) مگر اس کے ساتھ ہی جو مذہب خفیہ جو شش پر آیا اور نظریہ دینے کا شوق گرایا تو کچھ بندوں علانیہ بتایا کہ کذب الہی میں اصلاً قلعہ بالغیر کی کوئی نہیں قطعاً جزا جائز و قوی ہے جس کے دقت میں استعمال عقلی و شرعی و رکنا استبعاد عادی کا بھی

نام و نشان نہیں، ثبوت لیجئے اگر اس کے مذہب میں کذب الہی ملے بالذات و متنع بالعیہ ہوتا تو نیکری وہ دیتا جن میں متنع بالذات ہو کہ دیکھو جہاں اعتناع ذاتی ہوتا ہے ہم کذب باعث مدت نہیں ہوتا اور باری عزوجل کے لئے مدح ہے تو اس کے حق میں امتناع ذاتی نہیں، مگر خلاف اس کے مثالیں وہ ہیں جن میں اعتناع ذاتی کا پتہ نہیں، مثلاً جس کا مذہب نہ کر لیں یا نکل گھونٹ دیں اور اس وجہ سے وہ جھوٹ نہ بول سکے تو زنا برکہ جوئے پر یقیناً قادر اگر بالفرض اعتناع ہے تو اس عارضی کی وجہ سے تو نہ ہوا مگر اعتناع بالعیہ امام نجدیہ اسے بھی مانع مدح بیان کر باری عزوجل سے صراحتاً سلب کرتا ہے، پھر کیوں منافق کہا تھا "متنع بالغیر مست" (کذب باری تعالیٰ متنع بالغیر ہے۔ ت) صاف کہا ہوتا "اصلاً و امتناعاً یا بغیر ہم بہرہ ندارد" (اعتناع بالغیر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ت) اسے حدیث اودھ کیوں جاسیے پہلے ہم اللہ اُخریٰ و جہاد ہی کی نظیر لیجئے جن اُخرس تو اساق ہے، جہاد کے لئے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے کتب حدیث دیکھئے بطور فرق عادت ہزار بار پتھروں جادوں سے کلام واقع ہوا در ہزار بار ہو گا قریب قیامت آدمی سے اسکا کوٹا باتیں کرے گا، جب اہل اسلام ہو دینود کو قتل کریں گے اور وہ پتھروں درختوں کی آڑ میں گئے شجر و جرم مسلمان سے کہیں گے اے مسلمان! یہ میرے بچے ہو دی ہے۔ اسی طرح سیدالمسلمین اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گونجے کا کلام کرنا عادت میں وارد ہوا اور اصل دھارنا ہے:

وقالو لجلودھم لعلہ شہدا تم عیننا قتلوا  
انطق اللہ انذی انطق کل شایب  
کافر اپنی کھانوں سے بولیں گے تم نے کیوں ہم پر گواہی  
دی، وہ بولیں گی ہیں اس اللہ نے بولایا جس نے  
ہر چیز کو گواہی بخشی۔

اگر کلام جہاد و اُخرس متنع بالعیہ یا محال شرعی ہوتا، زہار و قلع کا نام نہ پاتا کہ ہر متنع بالعیہ کا قلع اسی غیر یعنی متنع بالذات کے قلع کو مستلزم، تو قلع نے ظاہر کر دیا کہ صحت غلو بہ حادث ہے وجب وقوع کلام ثابت اور ان کے استناد کذب پر ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی، تو یقیناً اس کے لئے بھی جواز و قلعی جو اعتناع بالعیہ کا منافی قطعی، اب جھوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا ہم کذب مضبوط نہیں ہوتا، اور باری عزوجل میں مدح ہے، تو جرم وہاں ایسا ہم بھی نہ ہوگا، اتنا تو اس کے کلام کا منطوق صریح ہے، آگے خود دیکھ لیجئے کہ اُخرس و جہاد میں کیسا عدم تھا جس کو باری عزوجل میں نہیں مانتا، زہار نہ اعتناع عقلی تھا نہ استحالة شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالفرض وہاں سے بیابان اپنے رب میں کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا، انظر لہ! اگر لازم قول قول ٹھہرے تو اس سے بڑھ کر کفر جل اور کیا ہے، مگر یہ جیسی احتیاط اللہ عزوجل نے ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا، اہل بدعت خصوصاً نجدیہ کو

یہ شخص بن کا معلم و امام ہے کفر و شرک کو نئے سیر کے ہوئے ہیں، بات چیت اور کفر و شرک پہنچے، اگر حزو مسیحیہ  
مسیحیہ مشبہ (اور برائی کا بدی اسی کی برابر برائی ہے۔ ت) کی ٹھہرے تو کیا ہم ان کے ایسے صریح کفریات  
پر بھی فتویٰ کفر دیتے، مگر الحمد للہ یہاں ادفع بالحق ہی احسن (برائی کو بھلائی سے ٹال۔ ت) پر عمل اور  
کلمہ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمہ واسلے کو  
حتی الامکان کفر سے بچاتے ہیں، والحمد للہ رب العالمین۔

تاریخ ۲۹: اقول منافات حکمت کے سبب کذب کو نہ بانی متین بالغیر کہنا اس مسیخ کا صریح تناقض ہے  
نئے قسطنطین بالغیر جب ہو سکتی ہے کہ کسی عمال بالذات کی طرف منجر ہو ورنہ روم ممکن کا ممکن کو ناممکن کرنا لازم آتا  
انتہائی حکمت اگرچہ اہل سنت کے نزدیک متین بالذات مگر ان حضرات کے دین میں بالیقین ممکن کہ خسر  
سلب حکمت ایک عیب و منقصت ہے اور وہ تمام عیوب و نقائص کو ممکن مان چکا پھر کس منہ سے کہتا ہے کہ  
منافات حکمت باعث اقناع بالغیر ہوئی، الحمد للہ اہل بدعت کے بارے میں اس طرح سنت باری تعالیٰ ہے  
کہ انہیں کے کلام سے انہیں کے کلام پر حجت و الزام قائم فرماتا ہے ﴿

وَمِنْهَا عَلَ نَفْلًا نَفْلًا نَسُوهُ هَد

(ان میں سے ان کے بطلان پر شواہد موجود ہیں۔ ت)

سچ کہا ہے،

دروغ گو ما حافظ نباشد

(جھوٹے شخص کا حافظ نہیں ہوتا۔ ت)

تاریخ ۳۰: اقول سبحان اللہ! ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ امام الطائفہ نے اقناع بالغیر محض  
تقیۃً، حقیقتہً اسی کا نہ سبب جواز و قوی ہے، مگر غور کیجئے تو وہاں کچھ اور ہی گل کھلا ہے، امام و ماموم، خادم  
و مخدوم، سارا طائفہ طوم کذب الہی کو واقع اور موجود گارہا ہے، صراحتہً کہتے ہیں کہ کذب مقدور اور  
بلا شجبہ مقدوریت کذب مقدوریت صدق کو مستلزم، کما دللنا علیہ فی الدلیل السادس و  
الثانیین (جیسا کہ اس پر ہم نے چھ بیسیوں دلیل میں اشارہ کیا ہے۔ ت)، اور امام الطائفہ نے  
توصیفات بنا دیا کہ برہانیت مصلحت صدق اختیار فرمایا، اب کتب عقائد ملاحظہ کیجئے، ہزار درہزہ قاتلہ تھیں

لہ اعتدال انکم

۴۰/۴۲

۳۴/۴۱

میں گی کہ جو کچھ با اختیار صادر ہو قدیم نہیں تو لازم صدق الہی حادث ظہر اور بر حادث ازل میں معدوم اور ازل کیے  
 نہایت نہیں، تو بالیقین لازم کہ ازل غیر متناہی میں ہوئی مثالے سچا نہ رہا ہو اور جب سچا نہ تھا تو معاذ اللہ ضرور  
 جھوٹا تھا فلا تفصال الحقیقی بینہما (کیونکہ ان دونوں کے درمیان انفصال حقیقی ہے۔ ت) پھر  
 ضلالِ پلشت کا چہرہ زشت چھپانے کو کیوں کہتے ہو کہ کذب الہی ممکن ہے، کیوں نہیں کہتے کہ خدا سے جو ہم طالع  
 علوم کو وڑوں برس تک جھوٹا رہ چکا ہے، پھر اب بھی اپنی پائی آن پر آئے تو کیا ہے، تعالیٰ اللہ سبحانہ  
 یقولون علو کسیرا (اللہ تعالیٰ اس سے بہت بالا ہے جو یہ ظالم کہتے ہیں۔ ت)  
 تا زیانہ ۳۱ میں نے بار بار قصہ کیا کہ تازیانوں میں دس میں تیس پر بس کروں مگر حبیان حضرت کی شوخیوں  
 بھی مانتیں وہاں تو سے

زمنہ صریحاً تا قدم ہر کیا کہ سے بستگرم کو شمشہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست  
 (سرک مانگ سے لے کر قدم تک ہر جگہ پر نظر ڈالو دامن دل ہر جگہ کے بار سے ہیں کسے کا غلہ

یہی ہے۔ ت)

اسی رسالہ یکر وزی میں عبارت مذکورہ سے دو سطر اور دو سطر دیں تو وہاں تو خوب ہی ساچکے ہیں دھلے  
 ہیں یہاں دوسرے مذہب کے جمال مطلب پر پردہ نقیہ تھا وہاں حضرت بے نقاب چلے ہیں، اعتراض مت کر  
 اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام اوصاف کمالہ میں حضور کا شریک من حیث حشر شریک  
 ممکن جو زبیر الہی کا کذب لازم آئے کہ وہ فرماتا ہے،  
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

لیکن اللہ کے رسول اور ارجیاء کے آخری ہیں (ت)  
 اور وصفِ خاقیت میں شرکت ناممکن، حضرت اس کا ایک جواب یوں دیتے ہیں،

بعد اختیار ممکن است کہ ایشان را فراموش گردانید  
 شود پس قولی بامکان وجود مثل اصلا فتح بتکذیب نص  
 از نصوص مگرد و سلب قرآن مجید بوصف ازال  
 ممکن است داخل تحت قدرت الہیہ، لکن قال اللہ  
 تعالیٰ ولئن شئت لندھب عنک  
 ما تدع (و حین الیلک ثم لا تجدک  
 اختیار کے بعد یہ ممکن ہے کہ اس آیت کریمہ کی بھول ہو جائے  
 تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل کے وجود کے  
 امکان والی بات نصوص میں سے کسی نص کی تکذیب بالکل  
 نہ ہوگی جبکہ نازل شدہ قرآن کا سلب ممکن ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کی قدرت کے تحت داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر ہم  
 چاہیں تو آپ کی طرف کی ہوئی وحی کو اس میں پھر آپ ہمارے

مہ علیہ السلام وکلیلا

پاس کوئی دکالت کرنے والا نہ پاتے۔ (ت)

حاصل یہ کہ امکان کذب ماننا تکذیب قرآن کو اسی صورت میں مستلزم کہ آیات قرآن بھی محفوظ رہیں حالانکہ ممکن کہ اللہ تعالیٰ قرآن ہی کو فنا کر دے، پھر تکذیب کا سبب کی لازم آئے۔

اقول ایہا المؤمنون! دیکھو صاف صریح مان لیا کہ خدا کی بات واقع میں تجھوتی ہو جسے تو ہرگز اس میں کچھ حرج نہیں، حرج تو اس میں ہے کہ بندے اسے جھوٹا جانے، یہ اسی تقدیر پر ہو گا کہ آیات باقی رہیں جن کے ذریعہ سے ہم جان لیں کہ خدا کی فدا فی مات تجھوتی ہو نہ اور جب قرآن ہی جھوٹا ہو گیا پھر تجھوتی پڑی تو کسی کو جھوٹ کی خبر بھی نہ ہوگی تکذیب کو نہ کرے گا، غرض سب را ڈر اس کا ہے کہ بندوں کے سامنے کہیں جھوٹا نہ پڑے واقع میں جھوٹا ہو جائے تو کیا پروا، انا لله وانا الیہ راجعون (ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ ت) اسے سفیر طوم! یہ تیرا خدا ہے جو ہم ہو گا جو بندوں کے طعموں سے ڈر کر جھوٹ سے بچے اور ان سے بچا چھپا بھلا بھن کر خوب پیٹ بھر لو گے جہاں سچا خدا بالذات ہر عیب و منقصت سے پاک ہے کہ کذب وغیرہ کسی نقصان کو اس کے سر پر نہ عزت تک بار ممکن نہیں اور جو افعالی اس کے ہیں عا شاء وہ ان میں کسی سے نہیں ڈرتا، يفعل الله ما يشاء (اللہ جو چاہے کرے۔ ت)۔ یہ حکوہا پرینک (حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ ت) اس کی شان ہے، اور یسیر عما یسعل وہ فیسمون (اس سے ہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہو گا۔ ت)۔ اس کے جلال عظیم کا بیان لد الکبریاء فی السموات والارضین، صبحانہ و تعالیٰ عما یصفون (اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں، پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے۔ ت)

تاریخہ ۳۲، رب جلیل کو غل کا خوف ماننا حضرت کا قدیمی مسلک ہے، تقویت الایمان میں بھی بحث شفاعت میں فرما گئے، آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے

رسالہ یکورہ (فارسی)	شاہ محمد اسماعیل	خاروقی کتب خانہ شہان	ص ۱۴
۵۴	۲۴/۱۳		
۵۵	۱/۵		
۵۶	۲۳/۲۱		
۵۷	۳۴/۲۵		
۵۸	۱۰/۶		

دلوں میں ایسے آئین کی قدر رکھتے تھے: **العقلۃ لہ! سفیہ جہول** نے خدا کو بھی دانا و سکندر یا ہمایوں و اکبر بھی ہے کہ اپنی مرضی پوری کرنے کو لوگوں کے لحاظ سے جیلے ڈھونڈتا ہے، **لا بعد النجوم العظیمین** (دور ہوں بہ انصاف لوگ۔ ت)

تازیانہ ۳۳، قولہ **سلب قرآن مجید بعد ازال ممکن ست** (نزدول کے بعد قرآن مجید کا سلب ممکن ہے۔ ت)

اقول اسے طرفہ معجون جملہ بدعات قرآن مجید اللہ عز و جل کی صفت قدیرا زلیہ ابدیہ ممتنع الزوال ہے، نہ اس کا وجود اللہ عز و علا کے امانہ و اختیار و خلق ایکاد سے نہ اس کا سلب و اعدام اللہ تعالیٰ کی قدرت میں و نہ اپنی ذات کریم کو بھی سلب کر سکے مقتضائے ذات سبحانہ ذات متقی نہیں ہو سکتا۔

تازیانہ ۳۳، قولہ کہ **قال اللہ تعالیٰ** (اس کا قول) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ت) اقول کیا خوب، کہاں ذائب کہاں مسلوب، مگر آپ کو ترفیع معنوی مرغوب۔

تنبیہ: یہاں یہ گمان نہ کرنا کہ سلب سے مراد قلب سے زوال ہے، اولاً جس ضرورت سے اس طرف چلے وہ حضرت کے باطل خلاف ذہب کہ یہ شخص صفات باری کو عینہ مخلوق و اختیاری مانتا ہے، جیسا کہ علم لی و صدق ربی کے بارے میں اس کی تحریریں دیکھیں اور عقل و حقیقت چیز مخلوق و مقدر ہے اس کی ذات کا سلب بھی ممکن، تو برخلاف مسلک قائل تاویل قول غلط و باطل۔

ثانیہ ہم نے تنزیہ دوم میں بدلال ثابت کر دیا کہ صدق کو اختیاری ماننے والے قطعاً قرآن عظیم کو حادث مانتا ہے اور بیشک ہر حادث قابل فنا۔ پھر اس کے نزدیک فنا سے قرآن یقیناً جائز۔

ثالث خاص یہاں بھی حضرت کا مطلب ان کی جاہلانہ فطرتیں سمجھنے کے لئے کہ قرآن مجید فی نفسہ معدوم ہو سکے کہ جب خبری نہ رہی تو کاذب کیا ہوگی؟ وہ نہ مجرد سہو ہو جانا ہرگز منافی کذب نہیں ہو سکتا، کیا لایحقی فاعرف (جیسا کہ معنی نہیں لیتے اچھی طرح جان لو۔ ت)

تازیانہ ۳۵، اقول بغرض حال اگر سلب قرآن ممکن بھی ہوتا ہے جناب سخاوت مآب کا جواب عجاب قطعاً نہ جواب۔ مقررین نے لزوم کذب سے استحالہ قائم کیا تھا، نہ لزوم تکذیب سے، اور بیشک اس تقدیر پر لزوم کذب سے اصلاً مقرر نہیں کہ خبر جب خلاف واقع ہو تو اس کا صفحہ عالم سے اعدام مانع کذب قائل نہ ہوگا، مانا کہ خبر معدوم ہوگئی، اس کے بعد اس کا خلاف واقع ہوا تو غایت یہ کہ ظہور کذب کا وقت تھا

سے تقویۃ الایمان الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی اشرف مطبعہ علمی برادری دروازہ دہرہ ص ۲۲

لکھنؤ المستدرک الکرم ۳۳

سہ ماہ یک روزہ (فارسی) شاہ محمد اسماعیل فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷



کہ کذب اس وقت اسے عارض ہوتا جس کے لئے وجود معروض درکار تھی، مگر جس وقت موجود تھی اسی وقت جو بوجہ نفی واقع کا دہائی ہو یا کبھی نہ ہو، اب انسان ہی میں دیکھئے اس کا کلام کہ عرض ہے اور عرض علمائے مسکین کے نزدیک صالح بقا نہیں، فوراً موجود ہوتے ہی معدوم ہو جاتا ہے، یا ایں مجرب اس کا خلاف واقع ہوتا ہے، کہتے ہیں فلاں کی بات جھوٹی تھی، غرض اس نفیس جواب ملائے عجیب اور ان دو ہذیان تباہ و خراب کی قدر ان کے مثل مجاہدین ہی جانتے ہوں گے، یا معاذ اللہ عفو الہی بشرط صلاحیت کام نہ فرمائے تو اس کی سچی قدر اس دن کھلے گی یوم یقوم الناس لرب العالمین (جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ ت)

الحمد للہ یہ حضرت کی چند سطری تحریر پر بالفعل پینتیس<sup>۲۵</sup> کوڑے ہیں اور پانچ ہذیان اول پر گزرے تو پورے چالیس تازیانے ہوئے، واقعی معلم طائفہ نے بغلامی معلم الملکوت ہمارے مولیٰ پر کذب و عیوب کا افتراء سے معفوت کیا، اور شرع میں افتراء کی سزا اتنی کوڑے مگر غلام کے حق میں، آدمی حد فقیہوں نصف ما علی المحصنات من العذاب (توان پر اس سزا کی آدمی ہے جو آزاد مرد تو ہے۔ ت) تو چالیس کوڑے نہایت بجا واقع ہوئے، اللہ عز و جل سے آرزو کہ قول فرماتے اور ان تازیانوں کو تبرع کے حق میں نکال دے عفو بہت تالیف کے لئے ہر بیت و عبرت، بل سنت کے واسطے قوت و استقامت بنائے آمین یا ارحم الراحمین! بیشک ہماری طرف کے علماء شکر اللہ مساعیہم الجلیل نے حضرت کے ہذیان دوم کی بھی ضرورت و حتمیائیوں میں مگر اس وقت تک فقیر کی نظر سے اس بارے میں کوئی تحریر نہ گزری جو کچھ حاضر کیا بھگد اللہ سب القاسم ربانی سے کہ جب ضعیف پر فیض طیف سے فائز ہوا امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس بیسٹ جیل وہ جیل پر نفعہ جیل حصہ خاص فیروزہ ملے گا۔

عصہ بکندہ سب بقا پر بھی مدعا حاصل، لفظی غیر قرار کا انعام تو ہی ہر اور نفسی نسبت مملوہ بالا ارادہ ملحوظ بقصد اللہ وہ کا نام ہے، پر ظاہر کہ ارادہ افادہ دائم نہیں اور چونکہ بعد کہ محفوظ رہے صورت علیہ ہے نہ کلام نفسی، معہذا بحالت نسبیان وہ بھی زائل، علاوہ بری رواج، نسائی اگرچہ اہل سنت کے نزدیک فنا نہ ہوگی، مگر قطعاً ممکن الانعام اس کے ساتھ اس کے سب صفات معدوم ہو سکتے ہیں ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فَسَبِّهِ الْمَتَّهِ فِي كُلِّ أَنْ وَحِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْقَبُولَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ  
 أَجْمَعِينَ۔ آمین !  
 ہر وقت و ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی ہی حمد ہے اور حمد  
 ہے تمام جہانوں کے پروردگار کی، صلوة و سلام  
 رسولوں کے سرِ ارحم علیہ اللہ تعالیٰ غیرِ مسلم پر اور  
 آپ کے آل و اصحاب تمام پر، آمین ! (ت)

### تشریح چہارم علاج جہالات جدیدہ میں

اقول و بحول اللہ اصول ایہا المسلمون (میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں  
 اسے اہل اسلام !۔ تم) امکان کذب النبی کو خلف و حید کی قرآن جانتا اور اس میں اختلاف اللہ کی دہر سے  
 امکان کذب کر مختلف فیہ ماننا ایک قوافرا۔ دوسرے کتبائے نزو بیشک مستطخلف و حید میں بعض علماء جانبیہ  
 جواز گئے اور محققین نے منع و انکار فرمایا، مگر حاشائے اس سے امکان کذب ثابت، زیرِ علمائے مجوزین کا  
 مسلک بلکہ وہ اس سے ہزار زبان تیری و تمحاشی کرتے ہیں، پھر ان کی طرف امکان کذب کی نسبت سلت  
 کذب و تتم جہالت جس کے ہستان واضح البطلان ہونے پر پنج قاہرہ قائم۔

حجت اولیٰ، یہی نصہں ناظر کہ تشریح اول میں گزرے جس سے واضح کہ کذب باری محال ہونے  
 پر اجماع قطعی منعقد تمام کتب کلامیہ میں جہاں اس مسئلے کا ذکر آیا ہے صاف تصریح فرمادی کہ اس پر اجماع و  
 اتفاق علماء ہے یا بے حکایت خلاف اس پر جزم فرمایا ہے۔

حجت ثانیہ، اقول طرفیہ کہ جو علماء مستطخلف و حید میں خلاف بتاتے ہیں وہی استحالہ  
 کذب پر اجماع نعل فرماتے ہیں، جس شرح مقاصد میں ہے،

ان المتأخرین منهم یجوزون الخلف ان میں کے متاخرین خلف و مسید جائز مانتے  
 فی الوعدیہ ہیں۔

اسی شرح مقاصد میں ہے :

عہ تشبیہ ضروری : خوب یاد رہے کہ اس ساری تشریح اور اس کے مناسب تمام مواضع رسالہ  
 میں ہمارا ردئے سخن ان ناقصوں خامروں کی طرف نہیں جنہیں عروسانِ امت طائفہ نے اپنے  
 بھولے چہروں کا نقاب بنایا ہو بلکہ صرف مخاطبہ ان تھے متبعوں تازہ مقتداؤں سے ہے جو کتاب پر تقریظ  
 لکھیں اور اس کے حرف بحرف صحیح و مسلم ہونے کی تصریح کریں، والسلام ۱۲۸۷ھ۔

لے شرح المقاصد المبحث الثانی افقت الاثر علی العفو عن الصغار وارالمعاد النہایہ ہجری ۱۲۸۷/۲

الکذب وهو محال باجماع العلماء کانت  
 الکذب نقص باتفاق العقلاء وهو على  
 الله تعالى مستحيل۔  
 کذب الہی باجماع علیہ محال ہے کر وہ باتفاق عقلاء  
 عیب ہے اور عیب اس پاک بے عیب پر قطعاً  
 محال۔

مگر علماء کو خبر نہ تھی کہ امکان کذب جواز خلف و حید پر متفق تو ہم اسے مختلف فیہ فکر کر کے ٹکرا جاعی بتا سکتے ہیں  
 اب پھر وحویں صدی میں اگر ان حضرات کو اس تفریح کی خبر ہوئی۔

حجت ثالثہ، اقول طرہ تزیہ کہ جو علماء خلف و حید کا جواز مانتے ہیں، خود ہی کذب الہی کو محال و  
 اجماعی جانتے ہیں، جسی موافق میں ہے،  
 لا یبعد الخلف فی الوعد نقصاً  
 اسی موافق میں ہے،  
 خلف و حید نقص نہیں گنا جاتا۔

انہ تعالیٰ یمتص علیہ الکذب اتفاقاً  
 جسی تشریح طرائع میں ہے،  
 الخلف فی الوعد حسن ہے  
 کذب باری بالاتفاق محال ہے۔  
 حید میں خلف حسن ہے

اسی میں ہے،  
 الکذب علی الله تعالیٰ محال ہے  
 انہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔

جن علامہ جلال دہلوی نے تشریح عقائد میں لکھا،  
 ذهب بعض العلماء الى ان الخلف في الوعد  
 جائز عن الله تعالى لا في الوعد بهذا  
 ورسول السنة۔  
 بعض علماء اس طرہ لگے کہ حید میں خلف اللہ تعالیٰ  
 پر جائز ہے نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث  
 میں آیا۔

۱۔ شرح المقاصد المبحث السادس فی انہ تعالیٰ متکلم  
 ۱۰۳/۲ دار المعارف النعمانیہ لاہور  
 ۲۔ شرح المواقف المقصد السادس فی تقریر اصحابنا  
 ۳۰۴/۸ خیرات الشریف الرضی قم ایران  
 ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔  
 ۱۰۰/۸  
 ۱۱۔ شرح طرائع الانوار  
 ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

۱۔ الدہلوی علی العنبر  
 مطبع مجتہدی دہلی  
 ص ۴۴

پھر بعد ذکر حدیث اسے عرف و کلام عرب سے نوید کیا کہ انقلد احدی اسماعیل حقی فی روح البیان (جیسا کہ امام اسماعیل حقی آقندی نے روح البیان میں اسے نقل کیا ہے۔ ت) وہی علامہ جدلی فرما چکے :  
الکذب عیبه تعالیٰ بحال لا تشہد القدسۃ۔ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں۔

مگر یہ علماء خود اپنا لکھا نہ سمجھتے تھے کہ باہم متلازم چیزوں میں ایک کا جواز دوسرے کا استحکام کیونکر مان لیتے اور اپنے کلام سے آپ ہی تناقض کرتے ہیں اب صد ہا سال کے بعد ان حضرات کو کشف ہوا کہ مذہب کے معنی وہ تھے جو خود اہل مذہب کی فہم میں نہ تھے۔

تجست رابعہ ، اقول افسوس ان ذی ہوشوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ علماء مسلک جواز کا محصل وہ بنی کیا ٹھہراتے اور اس تفریع شنیع یعنی امکان کذب کو کیوں کر طرطرح سے دفع فرماتے ہیں، یہاں ان سے بعض وجوہ نقل کرتا ہوں،

وجہ ۱: وحید سے مقصود انشاء تخریف و تہدید ہے، نہ اخبار، تو سرے سے احتمال کذب کا عمل ہی نہ رہا مسلم اثبوت اور اس کی شرح فرائح الزکوة میں ہے،

الخلف فی الوحید جائز فان اهل العقول	یہ وحید میں غلط ہے کہ سلیم عقلیں سے خبری
السیلۃ بعد وہ فصل لا یقتضون الوعد	گنتی ہیں، نہ عیب، اور وعدہ میں جائز نہیں کہ اس
فان الخلف فیہ نقص مستحیل علیہ	میں خلف عیب ہے اور عیب اللہ عزوجل پر محال
سبحانہ و مدہان ید اللہ تعالیٰ خبر ہو	اس پر اعتراض ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحید بھی یک خبر
صادق قطعی لا یمکن الیکذب ہناک، و	سے ترویج پتی کہ باری جل و علا کا کذب محال، اور
اعتدس بان کو نہ خبر لمتنوع بل هو الشا	عذر کیا گیا کہ ہم اسے خبر نہیں، نئے بلکہ انشاء تخریف
للتخویف فلا بأس فی الخلف ینہ (ملخص)	ہے تو اب خلف میں حرج نہیں۔ (ملخصاً)

دیکھ! خلف و عیب جائز، نئے والوں سے استعمال کذب الہی کا صراحتاً اقرار اور اس کے امکان سے ہزار زبان اجتناب و انکار کیا اور اپنے مذہب کی وہ ترویج فرمائی جس نے اس احتمال باطل کی گنجائش ہی نہ رکھی، پھر معاذ اللہ امکان کذب ماننے کو ان کے سر باندھنا کیسی وقاحت و شوخ چٹخی ہے۔

وجہ ۲: فرماتے ہیں آیات وعید آیات غفوسہ مخصوص و مقید ہیں، یعنی غفودہ وعیدہ نزل میں درود  
توان کے ملنے سے آیات وعید کے یہ معنی ٹھہرے کہ جنہیں معاف نہ فرمائے گا وہ سزا پائیں گے، جب یہ معنی  
خود قرآن عظیم ہی نے ارشاد فرمائے تو جواز خلعت کو معاد اللہ امکان کذب سے کیا علاقہ رہا؟ امکان کذب تو  
جب نکلتا کہ جزا متنازعہ وعید فرمائی جاتی اور جب خود متکلم جل وعلا نے اسے مقید بعدم غفور فرمادیا ہے تو چاہے  
وعید واقع ہو یا نہ ہو ہر طرح اس کا کلام یقیناً صادق جس میں احتمال کذب کو اصلاً دخل نہیں، یہ وحسہ  
اکثر کتب علماء مثل تفسیر سیفناوی، انوار التنزیل و تفسیر عمادی ارشاد العنقل السلیم و تفسیر حقّی روح البیان  
و شرح مقاصد وغیرہ میں اختیار فرمائی، لطف یہ ہے کہ خود وہی رد المحتار جس سے مدعی جدیدہ غیر متدی و  
رشیدہ نے مسئلہ حلف میں خلاف نقل کیا، اسی رد المحتار میں اسی جگہ اسی قول جواز کے بیان میں فرمایا،  
حاصل ہذا، لقول جواز التخصیص لسا  
دل علیہ اللفظ بوضع اللفظ من العدم  
فی خصوص الوعدیۃ  
اس قول کا حاصل یہ ہے کہ خصوص وعید میں جو ظاہر  
لفظ اپنے معنی لغوی کی مد سے عموم پر دلالت کرتا ہے  
کہ جو شخص ایسا کرے گا یہ سزا پائے گا، اسی میں  
تخصیص جائز ہے۔

یعنی عام مراد نہ ہو بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جس پر نہیں مقرر تھا یہ سزا پائے گا، ایمان سے کہنا اسی  
رد المحتار میں یہیں یہ تصریح صریح تو نہ تھی جس نے اس تفریع غبیثہ و قبیح کی صاف یہ نہی کر دی آج تک  
کسی مائل نے بھی عام مخصوص منہ البعض کو کذب کہا ہے، ایسے عام تو قرآن عظیم میں اس وقت بکثرت موجود  
پھر امکان کذب کیوں مانو، صاف نہ کہہ دو کہ قرآن مجید میں (حاکم بہرہ مستحان) جا بجا کہ ب موجود ہے،  
واہ شایاش! رد المحتار کی عبارت سے اچھا استدعا کیا کہ آدمی نقل اور آدمی نقل، پھر بھی مدعی رشہ و  
دیانت باقی ہے، ذرا آدمی خدا سے تو کیا کرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

وجہ ۳: اگر بالفرض کوئی شخص مقید تخصیص و قییدہ وعیدہ نہ بھی آتا ہم کریم کی شان یہی ہے کہ غیر مقرر  
غلاموں کے حق میں وعیدہ بنظر تنہید فرمائے اور اس سے یہی مراد لے کہ اگر ہم معاف نہ فرمائیں تو یہ سزا ہے  
خاصہ یہ کہ قرینہ کرم تخصیص و قییدہ وعیدہ کے لئے بس ہے اگرچہ تخصیص قولی نہ ہو۔

اقول وہ یہ حاصل قرآن انحصار بالخصوص  
بمخلاف ما سبق فهو خاص بمذہب  
میں کہتا ہوں اس سے قصداً بالخصوص ہو گیا  
بمخلاف ما سبق کے، وہ صرف اسی شخص کے مذہب کے

من یجیر لہ ترقی والا انفصال و ہذا جاہل  
یعنی مذہب لکل۔ موافق ہے جس نے ترائی و انفصال کو جائز رکھا ہے  
اور یہ تمام مذہب پر جاری ہے (ت)

یہ وہ وجہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے خیال میں آئی تھی یہاں تک کہ علامہ حیا علی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ حاشیہ  
شرح عقائد میں اس کی تصریح فرمائی۔

حیث قال لعل مرادہم ان الکفر اذا احبب  
بالوہید فلا یثب نہ ان ینفی اخبار علی  
المشیئة وان لہ تصور بذاتہ یخلاف  
الوعد فلا کذب ولا تبدیل لہ

یعنی امید ہے کہ خلف و عید جائز ماننے والے یہ  
مراد لیتے ہیں کہ کویم جب وعید کی خبر دے تو اس کی  
شان کے لائق یہی ہے کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی  
رکھے اگرچہ کلام میں اس کی تصریح نہ فرمائے بخلاف  
وعدہ کے تو خلف وعید میں نہ کذب ہے نہ بات بدلنا۔  
مسلمانوں کو دیکھا کہ خلف وعید جائز ماننے والے اس تفریح ناپاک سے جو مدعی بیباک نے گھڑی کس قدر  
دور بھاگے اور کس کس وجہ سے اسے علانیہ رد کرتے ہیں پھر اپنی جھوٹی بات بنانے کے لئے ناگروہ گناہ ان کے  
سراپا الزام شدید بانہ مناکس درجہ حیرات و بے حیائی ہے، قال لہ سبحانہ و تعالیٰ

ومن یکسب خطیئۃ اذاعہ ثم یرم بہ  
برئاً فقد احتمل بہتاناً و اثماً جلیلاً

اور جو کوئی خطیائہ گناہ کہائے پھر اسے کسی بے گناہ  
پر تحویب دے اس نے ضرر بہتان اور کھٹلا  
گناہ اٹھایا۔ (ت)

حجت خامسہ، اقول مجوزین خلف وعید اپنے مذہب پر بڑی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ باری  
عز اسمہ نے فرمایا،

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون  
ذلک لمن یشاء یمت

بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو معاف نہیں فرماتا اور کفر سے  
نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے گا بخش دے گا۔  
اسی رد المحتار میں اسی مقام پر اسی مسئلہ کے بیان میں آپ کی معقولہ عبارت سے چار ہی سطر بعد فرمایا،  
ادلة المشتین التي من امصها قوله تعالى اثبات کبر الہی کی مضبوط ترین دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

لہ حاشیہ الحیا علی شرح العقائد النسفیہ مطبع اصح المطابع ممبئی (انڈیا) ص ۱۲۱

لہ القرآن الکریم ۱۱۲/۴

لہ ۱۱۶/۴

ان الله لا يعصيان لشيء به ويعصيان ما دون ذلك  
 جب تک اللہ تعالیٰ کفر کو معاف نہیں فرماتا اور کفر سے  
 نیچے جتنے گناہ ہیں جیسے چاہے گا بخش دے گا (ت)

یوں ہی اس کی ماخذ علیہ شرح خیرام عقی ابن امیر الخلع میں ہے اور پڑھا ہر کہ دعویٰ دلیل پر متفرع اور اس  
 کے مفاد کا تابع ہوتا ہے، سبحان اللہ! جب بواز خلف خود ارشاد متکلم یا نوعیہ جل مجدہ کی طرف مستند  
 کہ اس نے فرمایا ہم جسے چاہیں گے بخش دیں گے "تو دلیل امکان کذب کو اصل راہ نہیں دیتی مگر مدول میں  
 زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائے گا اس جہالت کی کوئی مدبہ آپ کے نزدیک یہ علماء اپنے دعویٰ و دلیل  
 کی بھی بکھر نہ رکھتے تھے کہ حلف تو اس معنی پر جائز نہیں جسے امکان کذب لازم اور دلیل وہ پیش کریں جو اس  
 معنی کی بالکل قاطع و حاسم، خدا را اپنی جہالتیں، سفاهتیں علماء کے سر کریں باندھتے ہو، حلف  
 اس آگے سے ڈرتے جو خدا سے نہ ڈرے آگے

نہ! انصاف! اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہ جرم کرے گا یہ سزا پائے گا اور ساتھ ہی اسی فرمان میں  
 یہ بھی ارشاد فرمائے کہ ہم جسے چاہیں گے معاف فرمادیں گے، تو کیا اگر وہ بعض جرموں سے درگزر کرے تو اپنے  
 پہلے حکم میں مجبوزا پڑے گا یا اس آئین کی قدر لوگوں کے دلوں سے گھٹ جائے گی، جیسا کہ وہ احمق جاہل دعویٰ  
 کرتا ہے یا اگر کوئی شخص بدیں اس وہ سوسے ارشاد دے تا جب کہ اسے نہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی ہے  
 کچھ ضرور نہیں کہ ہو ہی کر سبے بکڑی بھی سکتی ہے تو کیا اس کے قول کا حاصل یہ ہو گا کہ وہ بادشاہ کا کذب  
 محفل ماننا ہے، ذرا آدمی کچھ سوچ کر تو بات منہ سے نکالے، سبحان اللہ! جس رد القہار سے سند لائے اسی میں  
 وہیں اسی بیان میں اسی صفحہ میں مذکور صاحب وہ شش تصریحیں موجود ہیں سے اس تفریح نپاک کی پوری قلمی مکتی ہے جہالت  
 ایک ذرا سا کڑا عقل کر لائیں اور مافی بالکل مبہم، گویا دیکھا ہی نہیں، اسی کا نام دین و دیانت ہے، اسی پر دعویٰ  
 رُشد و ہدایت ہے، مگر حضرات وہاں یہ حادث سے مجبور ہیں، فعلی عبارت میں قطع و برید اب صاحبوں کا داب قدیم  
 رہا ہے یہاں تک کہ ان کے مشکلیں نے رسالے کے رسالے ہی سے گھر کر علماء سابقین کی طرف نسبت کر دینے  
 انتہا یہ کہ عالم و امام دل سے تراشے کہ باوجود تکرار مطالبہ تمام عالم میں ان کے وجود کا پتا نہ دے سکے، فقیر کے  
 بعض احباب سلمہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ شیفت المصطفیٰ علی ادیان الافراد " اسی باب میں لکھا اور اس میں ان  
 حضرات کے عائد و اکابر کی بیڑہ سوسے زیادہ ایسی ہی جہالتوں، بدویاتوں کا ثبوت دیا۔ واقعی حضرات مجاہدہ  
 نے ایک حدیث صحیح عربیہ کے عمل کو جس بھی ہے کہ حضور پر نور سیدہ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اذا لم تستحي فاصنع ما شئت (جب کوئی بے حیا ہو جائے تو وہ جو چاہے کرے۔ تامل  
بے حیا باش و انچه خواہی کن

(بے حیا ہو جا پھر جو چاہے کرتا رہ۔ ت)

**حجت سادسہ، اقول** امام غزالیؒ رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں،

قال ابو عمرو بن العلاء لعمر بن عبد، ما تقول  
فی اصحاب الکبائر؛ قال اقول ان الله منجز  
ایعادہ کما هو منجز وعدہ، قال ابو عمرو واذ  
مرجل اعجم، لا اقول اعجم السامی و  
لکن الحمد لقلب، ان العرب تعد الرجوع عن  
الوعد لو ما وعى الا بعدا کما ما، و المعتزلة  
حکو ان با عمرو بن العلاء لما قال هذا الکلام  
قال له عمرو بن عبد بن جعید یا ابا عمرو وھل یسبی  
الله کذب نفسه؟ فقال لا، فقال عمرو بن  
جعید فقد سقطت حججتک، قالوا فانقطع  
ابو عمرو بن العلاء، وحدثی انه کان لابی عمرو  
ان یجیب عن هذا السؤال ان هذا ما یلزم  
لو کان الوعد ثابتاً جزاً من غیر شرط، و  
حدثی جعیم الوعیدات مشروطه بعدم  
الھو، فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب  
فی کلام الله تعالیٰ <sup>للمختص</sup>۔

یعنی امام ابو عمرو بن العلاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن  
جعید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا اہل کبائر کے بارے  
میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ کہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ  
اپنی وعید ضرور پوری کرے گا جیسا کہ اپنا وعدہ  
بیشک پورا فرمائے گا۔ امام نے فرمایا تو غلطی ہے  
میں یہیں کہتا کہ زبان کا غلطی جگہ دل کا غلطی ہے، عرب  
وعدہ سے رجوع کو نالافتی جاستے ہیں اور وعید سے  
درگزر کو کرم، معتزلہ حکایت کرتے ہیں۔ اس پر عمرو  
نے جواب دیا کہ خدا کو پند ذات کا جھٹلانے والا  
نہمہ ایسے گا۔ امام نے فرمایا نہ، عمرو نے کہا تو آپ  
کی حجت ساقط ہوئی، اس پر امام بند ہو گئے،  
امام رازیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک امام پر جواب  
دے سکتے تھے کہ اعتراض تو جب لازم آئے کہ وعید  
یعنی بلا شرط ہو اور میرے مذہب میں تو سب وعید  
ہم غرض سے مشروط ہیں تو خلف وعید سے معاذ اللہ  
کلام الہی میں کذب کہاں سے لازم آیا۔

اب دیکھئے نظر انصاف غور کرے، اولاً اگر تجویز خلف امکان کذب ماننا ہوتی تو بر تقدیر صدق حکایت  
امام کا بندہ ہونا کیا معنی انھیں صاف کہنا تھا میں جواز خلف ماننا ہوں تو امکان کذب میرا عین مذہب اور



بر تقدیر کذب معترکہ علمائے اہلسنت کیوں نہیں فرماتے کہ تم نے وہ حکایت گھڑی جو آپ ہی اپنے کذب کی دلیل ہے  
مجازی غلط قرائمان کذب مانتے ہی ہیں، پھر امام اس الزام پر بند کیوں ہو جاتے۔

ثانیہ آگے چل کر امام رازی امام ابن العلاء کی ذلت سے اچھا جواب دیتے ہیں کہ میرے مذہب میں سب  
وعیدیں مقید ہیں، سبحان اللہ! جب وعیدیں مقید ہوں گی تو امکان کذب کدھر جائے گا، کیوں نہیں کہتے کہ میرے  
مذہب میں کذب ممکن تو الزام سابقہ غرض بے شمار وجوہ سے ثابت کہ مدعی جدید غیر مستدی و رشید نے علماء کرام  
پر جیٹ طوفان باندھا۔

**حجت سابعہ،** اقول آپ کی سی رد المحتار جس سے ادعا فقرہ نقل کر کے اندر دین پر پوری تہمت  
کر دی، اس بحث میں علیرہ امام علامہ ابن امیر الحاج سے ناقل ہے شروع عبارت یوں ہے:

واقفہ علی الاول صاحب المحیة المحقق ابن	صاحب علیہ محقق ابن امیر الحاج نے اولیٰ میں اس کی
امیر الحاج وخالفہ فی اثباتی وحقوق ذلک باندہ	موافقت کی ہے اور ثانی میں مخالفت، اور ثابت کیا
میں علی مسئلہ شہیرہ دہلی امدہل یجوز	کہ اس کا ہر ایک مشہور مسئلہ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ
الخلف فی الوعید فظاھر ما فی الواقع لم	کیا خلف وعید جائز ہے، تو واقعہ میں جو کچھ ہے

۱۰۰۰ نمبر پر ہے (ت)

اور ختم یوں ہذا خلاصہ ما اعدل بہ فی الحلیۃ (یعنی میں ان کی طویل گفتگو کا خلاصہ ہے۔ ت) اور یہ  
صاحب علیہ نحو مسلمانوں کے حق میں جواز خلف کو ترجیح دیتے ہیں، اسی رد المحتار میں ان سے منقول،  
الاشبہ ترجیح جواز خلف فی الوعید فی حق  
المسلمین خاصۃ دون الکفار ۱۰۰۰

اب ملاحظہ ہو کہ یہی امام علامہ قائل جواز خود آپ کی اس قریح شنیع یعنی امکان کذب کے کیسی سخت  
تجاشی کرتے ہیں، اسی علیہ میں بعد ختم بحث کے فرمایا،

وہاشا لہ انت یزاد بجواز الخلف فی  
الوعید ان لا یقع عذاب من امر اللہ الشجار  
یعنی ماشائے خلف وعید جائز ہونے کے معنی نہیں  
کہ اللہ عزوجل نے جس کے عذاب کی خبر دی چاہی

۱/ ۳۵۱ لے رد المحتار کتاب الصلوٰۃ مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء دار احیاء التراث العربی بیروت

۱۰۰۰

۱۰۰۰

اس کا عذاب واقع نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ پر قلعہ محال ہے جس طرح یہ بالیقین ممکن نہیں کہ اس نے جس کیلئے نعیم کی خبر دی ہو اس کے لئے نعیم واقع نہ ہو اور کیوں کر نہ ہو اس کی خبر کا کذب محال ہے، حالانکہ وہ خود فرماتا ہے اللہ سے زیادہ کس کا قول سچا ہے اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے، تیرے رب کی باتیں سچ اور عدل میں کامل ہیں، کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔

عذابہ فانه محال علی اللہ تعالیٰ قطعاً، کما ان عدم وقوع نعیم من امر اللہ الاحتمال عنہ بالنعیم محال علیہ قطعاً کیف لا وقد قال تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً ومن اصدق من اللہ حدیثاً وتنت کلنت منک صدقاً وعدلاً لا مبدل لکلمتہ

کیوں ایمان سے کہنا یہ وہی علماء ہیں جن پر تم اسکا کذب ماننے کا مستان کرتے، اللہ حیا دے۔  
**حجت ثامنہ لقطع عرق ضلالت ضامنہ، اقول ویاں، لوفیق وہ الوصول**  
 الی ذری التحقیق (میں اللہ کی توفیق سے کتابوں اور اس کی قرین سے تحقیق، ت کو پایا جا سکتا ہے، علمائے مجوزین کے طریق استدلال و منظر و عدال شہید مل ہیں کہ ان کے نزدیک، عفو و عید و مغفرت میں نسبت تساوی اور دونوں جانب سے ترقی کلی ہے، ثبوت سے قریب گزرا کہ مجھوں نے اپنے دعوے پر آیہ کریمہ و یغفر ما دویں ذلك لمن یشاء (اور کفر سے نیچے جتنے گناہ ہیں جیسے چلب غش و سگارت) سے استدلال کیا، اور علیہ پھر رد المحتار میں جس سے آپ ہمیشہ کے لئے اپنے پیچھے ایک آفت لگانے کو ذرا سا ٹکڑا فصل کر لئے، اس میں دلیل کو، نص و ناظر و دل مجوزین کہا اور پھر ظاہر کہ آیت صرف جواز مغفرت ارشاد فرماتی ہے اسی کو انہوں نے جواز خلف پر دلیل ٹھہرایا تو ان کا استدلال برہان قاطع کہ وہ مغفرت کا خلف سے عام نہیں مانتے کہ جواز اعم ہرگز جواز اخص کا مثبت نہیں ہو سکتا، اور منقریب آتا ہے کہ معتزلہ نے اعتناع عفو پر آیات و عید سے تمسک کیا، اس پر ان علماء نے جواب دیا کہ خلف جائز ہے تو لا جرم جواز خلف کو اعتناع عفو کا نہ مانا اور نہ ہر جواز اعم اعتناع اخص کا مافی نہیں ہو سکتا، تو ان کا یہ جواب دلیل سب کہ وہ خلف کو مغفرت سے عام نہیں مانتے، رہا تب یہ وہ بالبدلتہ اور خود اسی رد و اثبات سے یقین البطلان پس تساوی مستعین اور مراد قبیض، یعنی ظاہر ہو گیا کہ وہ صرف عدم وقوع و عید بوجہ عفو کو خلف سے تعبیر فرماتے اور جائز

ٹھہراتے ہیں کہ یہی مغفرت سے مساوی ہے نہ کہ معاذ اللہ تبدیل قول و کذب خیر کہ حق سے عوام و خصوص دونوں رکھتی ہے، مثلاً درگزربینائے تخصیص نصوص و تفسیر و عید واقع ہوئی تو عفو موجود اور تبدیل معفوہ اور کسی جرم پر ایک مرتبے شدید کی عید حتیٰ اور ایضاً کے وقت کسی میں کمی کی تو عفو معفوہ اور تبدیل موجود، اور اگر عفو تخفیف کو شامل کیجئے تو عام مطلقاً سہی ہر حال عفو کہ اس کا مساوی ہے کذب سے قطعاً عام مطلقاً یا من و جب اسے تو اپنی حالت فاضلہ پر متنبہ ہوئے کہ جواز اعم امکان انص کا مستلزم مان رہے ہو واللہ اعلم بالصواب علی آسار الحجة و البصيرة المحمّدة۔

**حجت تاسعہ قاہرہ قالہ قائلہ قارعة بارعة التبيين و المغرة الكذا بين ، اقول**  
 و ہاتھ التوفیق (میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) ایسا المسلمون اذہ قلب حاضر و کار، اس مدعی جدید غیر متمدی و رشید نے کذب باری عز و جل کا صرف امکان عقل ہی اللہ دیں کی طرف نسبت نہ کیا، بلکہ معاذ اللہ انھیں کفر صریح کا قائل قرار دیا، پھر الحمد للہ ان کا وہی سنت ماسی تو کفر و ضلالت کے ناپاک حصوں سے پاک و منزہ مگر حضرت خود ہی اپنے ایمان کی خیر مائیں، یوں رہائیں تو مفصل جانیں، اصل مراد یہ ہے کہ خلف باری معنی کہ متکلم ایک بات کہہ کر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اس کے خلاف ثل میں لائے، بلاشبہ اقسام کذب سے ہے کہ کذب نہیں مگر خلاف واقع خبر دینا تو اس میں پہلے کونسی یا سب سے یا واقع یا اسب جو کچھ ہائے بعینہ ہی حکم کذب کے لئے ثابت ہو گا کہ یہ جانب وجود ہے اور جانب وجود میں قسم قسم کو مستلزم اور عقل احکام قسم سے مقسم پر حاکم کہ اس کا وجود ہے اس کے محال و ناممکن تو لا حرم اس کا، ممکن اس کے جو رادہ اس کا وجود اس کے وقوع اور اس کا وجوب اس کی ضرورت کو لازم، حضرت مدعی جدید نے اپنی جہالت و ضلالت سے کلام طہ میں خلف کے یہی معنی سمجھے کہ باری تعالیٰ عیاذ باللہ بات کہہ کر پلٹ جائے خبر دے کر عطا کر دے لہذا جواز خلف پر امکان کہہ کہ مستغرب کیا حال کہ حاشا اللہ عالم میں کوئی عالم اس کا قائل نہیں بلکہ وہ مدعا اس میں مردود مخترع عناد کا رد بعین قرآن سے اور جواز خلف کو تخصیص نصوص و تفسیر و عید و غیر ہا ایسے امور پر بنا کر نے ہیں جن کے بعد نہ معاذ اللہ کہہ کر پلٹنا نہ بات کا بدلہ لیا ہوا اس امر پر دلائل قاہرہ و قہر کات باہرہ سن ہی چکے مگر ان حضرت کو

عن المغيرة وقاية شر المذموم بالكلية آه  
 مغفرت گناہوں کے سحر سے کیلئے محفوظ رہنا  
 ہے احد ما رضى الله عنه (ت)

یہ مسلم نہیں خواہی تو ایسی خلف اسی معنی پر ڈھالتے ہیں جو ایک قسم کذب ہے تاکہ اس کے جواز سے امکان کذب کی راہ نکالیں بہت اچھا اگر یہی معنی مراد ہوں تو اب نظر کیجئے کہ جواز خلف کے کیا معنی ہیں اور وہ اپنے کس معنی پر انہ میں مختلف ہے، حاشا جواز صوف یعنی امکان عقلی عمل خلافت نہیں بلکہ قطعاً جواز شرعی و امکان وقوعی میں زاع

اقول (میں کہتا ہوں) آپ نے ہماری اس گفتگو سے بھوک اور کڑی گئے اور علماء کے متعلقہ کلمات سے سمجھ لیں گے کہ کلام گنہگاروں کے حق میں مطلق خلف میں ہے، نہ خلف مطلق میں اور نہ ہی حق گنہگار میں خلف ہے کیونکہ وعید اہلسنت کا اتفاق ہے کہ ایسی خلف وعید شرعاً محال ہے، دوسری بات (حق گنہگار میں) تو ظاہر واضح ہے اس پر قرآن عزیز کی تصریح ہے اور تمام امت کا اس پر اتفاق ہے، وہی پہلی بات تو اس پر بھی سند دال علم نے اجماع نقل کیا ہے، دلیل کے اعتبار سے یہی صواب ہے، اگرچہ مقدمہ نے غلطی خلافت میں اس کے خلاف نقل کیا ہے، ان دونوں میں اگر اختلاف ہو بھی تو محض بطور امکان عقلی ہو گا اس لئے علامہ رش نے اسے اس پر محمول کیا مگر میں اول کے جواز عقلی میں اہلسنت کا اختلاف نہیں جانتا، اور دوسری میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن محققین یہاں بھی جواز پر ہیں اور اس کی مخالفت بہت ہی کم لوگوں نے کی ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

قوله والدی وقع، کیونکہ انھوں نے جہاں نزاع مشہور نقل کیا ہے اور محققین کا اس کے کلام میں دونوں خلف

(باقی بر صفحہ آئندہ)

عنه اقول هل عسيت ان تتفحص مما القيت و تلتق عليك من الابهات و نعت و نقل لك من كلمات العلماء ان الكلام في مطلق الخلف في حق العصاة لا الخلف المطلق فيهم ولا الخلف في الكفار لوفاق اهل السنة الرعية على اسما لته شروها اما الثالث فظاهر واضح وقد نص عليه القران العزيز واجمعت عليه الامة جمعاً و ما الاول فنقل عنيه ايضا غير واحد راجع وهو صواب من حيث لنظر وان نقل العلامة في حاشية الخلاف خلافه فهو هادي ان كان الخلاف فلا يكون الا في الامكان العقلي ولد احصل عليه العلامة ثم بيد اني را اعلم خلافاً بين اهل السنة في حوزة راولپنڈی والثاني وان وقع فيه خلاف ولكن المحققين ههنا على بجوابي ولم يخالف فيه الا اقل قليل كما سيأتي فالله اعلم وقم عن العزمه ش

عنه قوله والدي وقع حيث نقل المستزاع المشهور وكون المحققين على المنع

سچ جس کے بعد اقتناع بالغیر بھی نہیں رہتا، دلائل سنئے،

(بقیر ماشیہ علی صغر کرشتہ)

علامہ رش سے جو واقع ہوا یہ اشتباہ ہے جس پر تنبیہ  
ضروری ہے اور ہم نے اس کے حاشیہ پر اس کی  
وضاحت کر دی ہے اگر ہماری فرض اس مقام پر  
تنقید کرنا ہوتی تو ہم اس تحقیق کو یہاں کر دیتے،  
پھر یہ بات مدعی ہے کہ عقل عدم مذاہب کا محض  
امکان جو شرعاً محال ہے ان جہال کے رد کا ذریعہ  
بننا ہے جیسا کہ کسی مقل پر غنی نہیں چو جائیکہ کسی  
فاضل پر غنی ہو، عنقریب اس کی تفصیل و تحقیق دیا یہ  
دیوبندیہ کے رد میں آ رہی ہے تھوڑا سا انتظار کرو۔  
واللہ سسئہ نداء سان اعظم ۱۲ منہ قدس سرہ (ت)

اشتباہ يجب التنبيه له وقد اوضحناه  
على هامشه ولولا ان عرضنا في  
المقام لايتعلق بنقد ذلك  
لائين بالتحقيق فيما هالك ثم من ليد يهي  
ان امكان عدم التعديب عقلاً مع استحالة  
شرعاً ادخل في الرد على هؤلاء لجهلة  
كما لا يخفى على عاقل فاضل عن فاضل و  
سائق عليك تحقيقه فيما سيأتي في رد  
الوهابية الديوبندية فانظر والله سبحانه  
وتعالى اعلم ۱۲ منہ قدس سرہ۔

(بقیر ماشیہ علی صغر کرشتہ)

پر منہ مذکور ہوا اور عقل کی اتباع میں اس نے عقل  
جو از ادلی کی ترجیح کو محض دعوے کر لیا تو اسے یہ وہم  
ہو گیا کہ اس کے جواز عقل میں اختلاف ہے یہ وہم  
شدید ہے محققین تو اس کا انکار کر رہے ہیں اگرچہ  
اس کے ہاں مختار جواز کو ترجیح دینا ہے مالا کرم تو میں  
نزع کا علم نہیں رکھتے اور نہ ہی محل نزاع کا گمان کرتے  
ہیں اور اگر ہے تو بلاشبہ اکثر ائمہ جواز پر ہیں پھر وہم میں  
پٹختہ ہوئے آخر تصریح کی کہ محققین کے ہاں صحیح  
یہ ہے کہ دوسری صورت عقلاً منہ ہے مالا کرم محض  
(باقی اگلے صفحہ پر)

في كلامه على هذين الخلفين ونرى تبعاً  
للحيلة ان لاشبه ترجيح جواس الاول عقلاً  
فاوهم ان جواس العقل مختلف جيد وادهم  
ايها ما اشد وعظم ان المحققين على انكاره  
وان كان الاشبه عندنا ترجيح الجواس مع ان  
لا تعلق فيه نزاعاً اصلاً ولا بعد محصل نزاع  
وان كان فلا شك ان عامة الاثمة على الجواس  
ثم ادهم بل صرح انهم ان الصحيح عند  
المحققين مع اثبات عقلاً مع ان الامر بالعكس

اولاً اہلسنت بالا جماع اور معتزلہ کا ایک فرقہ مغفرت معاصیان کیا ترکہ و گناہ و بے قیور مردگان کے امکان عقلی پر متفق ہیں یعنی کچھ عقل محال نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ ان سے مواخذہ نہ فرمائے مگر امکان شرعی میں اختلاف پڑا اہلسنت بالا جماع شرعاً بھی جائز بلکہ واقعہ اور یہ فرقہ وحید یہ سمجھنا جائز اور عذاب واجب ماستے ہیں، انھوں نے آیات و وحید سے استناد کیا اس کے جواب میں جواز خلف کا مسئلہ پیش ہوا یعنی اسے معتزلہ! تمہارا استدلال تو جب تمام ہو کر ہم وقوع و عید شرعاً واجب مابین وہ خود ہمارے نزدیک جائز الخلف ہے تو عفو پھر جائز کا جائز ہی رہا اور شرعاً وجوب مداب کہ تمہارا دعویٰ تھا ثابت نہ ہوا۔ امام علامہ قفاری شرع مقصد میں فرماتے ہیں،

البحث الثالث في مشيئة الله تعالى وتعلق الكتاب  
والسنة بان الله تعالى عفو عفود يعفو عن  
الصغار مطلقاً وعن الكبار ثلث بعد التوبة  
ولا يعفو عن الكفر قطعاً، واختلفوا في  
العفو عن الكبار ثلث دون التوبة فجوزها الاصحاب  
بل اشتدوا خلافاً للمعتزلة، تمسك القائلون  
بجواز العفو عقلاً وامتناعه سبباً وهم  
البصريون من المعتزلة وبعض البعديين  
بالنصوص الواردة في وعيد الفساق واصحاب  
الكبار واجيب بانهم داخلون في عمومات  
الوعد بالثواب ودخول الجنة على ما مر  
والخلف في الوعد لا يبيح بالكفر وفاقاً  
ببغلات الخلف في الوعيد فانه

بار میں بحث، اُمت کا اتفاق اور کتاب و سنت  
اس پر ناطق ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے وہ  
غفور ہے، وہ صغائر تو ہر حال میں معاف فرمادیتا ہے  
اور کبار کو توبہ کے بعد، کفر کو قطعاً معاف نہیں فرماتا  
بغیر توبہ کیا ترک بحثش میں اختلاف ہے، ہمارے  
اصحاب (اہل سنت) اس کے جواز کے قائل  
بلکہ اس کو دلائل سے ثابت کرنے والے ہیں اس میں  
معتزلہ کا اختلاف ہے ان میں سے کچھ نے کہا قطعاً  
عفو کا جواز ہے مگر شرعاً منع ہے، یہ بھری معتزلہ کی  
راے ہے، بغدادی معتزلہ ان نصوص سے استدلال  
کرتے ہیں جو فساق اور اصحاب کیا ترک کے بارے میں  
وحیدیں آئی ہیں، ان کو جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ  
وعدہ ثواب و دخول جنت کی عمومی نصوص میں داخل ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۷)

ہے، تو حق یہ ہے کہ نزاع مشہور کا محل جواز شرعی ہے،  
علماء کا کلام مطلق خلف میں ہے، حتیٰ کی تحقیق ہم آپ  
پر عنقریب بیان کریں گے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ  
رضی اللہ عنہ (مت)

فالحق ان ما هو المشهور هو الجواز الشرعي  
وكلامهم هو في مطلق الخلف وتحقيق الحق  
في محضه ما سلف عليه والله الهادي ۱۲  
منه رضي الله عنه۔

مہربان بعد گھر ما اٹھ مدقظا۔ جیسا کہ گزرجکا ہے، اور وعدہ میں خلف ایسا قابل ملامت علی ہے جو بالاتفاق کریم کے مناسب و لائق نہیں بخلاف خلاف وعید کے کہ اسے اکثر کریم ہی شمار کیا جاتا ہے اور ملتقطاً۔ (ت)

دیکھو علماء اس جواز خلف سے عذاب کے وجوب شرعی کو دفع فرماتے ہیں اور وجوب شرعی کا مقابل نہیں مگر جواز شرعی اگر صرف امکان عقلی مراد ہو تو وہ ان معتزلہ کے مذہب سے کیا منافی اور ان کی دلیل کا کیونکر نافی ہوگا، وہ کہہ سکتے تھے کہ واجب عقلی ہے جو تم امکان عقلی کا قصہ پیش کرو تو ثابت ہوا کہ یہ علماء بالیقین خلف وعید کو شرعاً جائز مانتے ہیں۔

ثانیاً محققین کہ جواز خلف نہیں مانتے، آیہ کریمہ یبدل القول لدینی (میرے ہاں قول میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ ت) سے استدلال کرتے ہیں کہ فی شرح عقائد النسفی و شرح الفقه داکبر وغیرہم (جیسا کہ شرح عقائد نسفی، شرح فقہ اکبر اور دیگر کتب میں ہے۔ ت)، اور پڑھا ہر کہ آیت میں نفی وقوع صرف استعمال شرعی پر دلیل ہوگی نہ کہ انتحاح عقلی پر، تو لازم کہ وہ علماء جواز شرعی مانتے ہوں ورنہ محققین کی دلیل محل نزاع سے محض اجنبی اور امر زامی کی نافی پر مبنی ہوگی وہ نہ کہہ دیں گے کہ اس سے صرف استعمال شرعی ثابت ہوا وہ ممکن عقل کے کب خلاف ہے ہی کے ہم قائل ہیں۔

ثالثاً واحدی نے بسیط میں آیہ کریمہ انتک لا تحلف المیعاد (میشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ت) سے صرف وعدہ مراد لیا اور وعید پر عمل کرنے سے انکار کیا کہ اس میں تو خلف جائز ہے۔ تفسیر کبیر میں فرمایا،

احتج الجب فی هذه الآية علی القطع بوعید	جہاں نے وعدہ فساق کی قطعیت پر اسی آیہ مبارکہ
النسفی (ثم ذکر احتجاجه والاجوبه عنه الى	سے استدلال کیا) پھر اس کا استدلال اور اس کے
ان قال) و ذکر الواحدی فی البسيط طریقة	جوابات ذکر کئے پھر کہا، اور واحدی نے بسیط میں
اخری، فقال له لا يجوز ان يحصل هذا	ایک اور طریقہ ذکر کرتے ہوئے کہا یہ کیوں جائز نہیں
علی میعاد الاولیاء دون وعید الاعسداء	کہ اسے وعدہ اولیاء پر محمول کر لیا جائے نہ کہ وعید عداوت

لہ شرح المقاصد المبحث الثانی عشر دار المعارف النہائیة، لاہور ۲/۶۳۵ ۲۳۷

سک القرآن الکریم ۲۹/۵۰

سک ۱۹۴/۳

لان حلف الوعيد كرم عند العرب الخ۔  
کیونکہ حلف وعید عربوں کے ہاں سسر اپا کرم  
ہوتا ہے۔ (د ت)

ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں اس عمل کی انہیں کیا حاجت تھی کہ انتفاعی شرعی  
جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں۔

سأبعث قاتلان جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ حلف وعید صرف کجی مسلمین جائز ہے نہ کجی کفار، عبادتِ عیسیٰ  
لاشع ترجیح لقول بجواز لحلف في الوعيد  
فی حق المسلمین خاصة دون الکفار  
ابھی بجا رہا، اہل گزری، مگر میں اس کی جگہ اور تجھے پیش کروں، مختصر العقائد میں ہے،  
ہے نہ کہ کفار کے لئے۔ (د ت)

اسلمك الله والناس حبيدة وله ان يفعل  
بهم ما يريد ولكن وعد ان لا يعذب احد الغي  
ر ذنب وان لا يعذب المؤمن المذنب في النار و  
ليست حيل ان يعطى في ميعاده وكذا الوعد ان  
يعذب المؤمن المذنب زماناً، ثم هو موافق  
ولكن قد يعفو عن المؤمن المذنب ولا يعذب به  
لانه تكرر وتقصص في الوعيد، اما في حق  
الکفار فلا يكون العفو وان كان تكرر ما وتفضلا  
قال الله تعالى ولو شئت لأتيت كل نفس هداها  
ولكن حق القول مني الآية، اخبرانه لا يفعل  
مع الكفار الا بطريق العدل  
اگر ہم چاہیں تو ہر نفس کو ہدایت دیں لیکن میرا قول حق ہے آیہ، اس میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ کفار  
کے ساتھ صرف عدل کا معاملہ فرمائے گا۔ (د ت)

سنة نتائج الغيب (التفسير الكبير) تحت آية ان الله لا يخلف الميعاد المطبعة البهية المصرية مصر ۱۹۶/۲  
سنة رد المحتار بحوالہ الحلیة مطلب فی صفت الوعيد وحکم الکفار بالمعذرة دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۵۱  
سنة مختصر العقائد



روح البیان میں ہے :

اللہ تعالیٰ لا یغفر ان یشرک بہ فینحر وعیدہ فی حق المشرکین ویلعن مادون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المؤمنین لہ

اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرماتا تو مشرکین کے حق میں وحید جباری و ساری رہے گی اور اس سے نیچے کو معاف فرمادیتا ہے جس کو چاہے، تو ہل ایمان کے حق میں غلط وعید جاری نہ ہوگی۔ (ت)

سبحان اللہ، اگر صرف امکان عقل میں کلام ہوتا تو وہ باجی سادہ سادہ بلکہ جاہل و احمق کی کفار میں بھی حاصل ہو، التحقیق یہ عمل اللہ یشاء و بحکمہ مایرید (اور یہی تحقیق ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصد فرماتا ہے۔ ت) شرع مقاصد الطالبین فی علم اصول الدین میں ہے،

اتفقت الامة ان الله تعالى لا يعفو عن الكفر قطعا وان جاز عقلا ومنه بعضهم ايجوز العقل ايضا لانه مخافة الحكمة لتفرقة بين من احسن عاية الاحسان ومن اساء غايبة لاساءة وصفه طاهر شمس

امت کا اتفاق ہے کہ کفر کو قطعاً معاف نہیں کیا جائیگا اگرچہ اس کا عقلی جواز ہے اور بعض نے تو جواز عقلی کا بھی انکار کیا ہے کہ انتہائی نیکی کر نیوالے اور انتہائی برائی کرنے والے کے درمیان فرق کرنے کی حکمت کے خلاف ہے اور اس کا شمع نہ ہر ہے احاطہ (ت)

اسی میں ہے :

عند شذوذة لا يجوزون العفو عنهم في الحكمة

ایک گروہ کے ہاں یہ ہے کہ وہ حکمت کے طور پر کفر سے معافی کو جائز نہیں کہتے۔ (ت)

لا جرم برائل قاطع ثابت ہوا کہ قاضی جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے اقتناع بالغیر سے بھی انکار دیکھتے ہیں، اب تم نے خلف کے وہ معنی لئے جو ایک قسم کذب ہے تو قطعاً لازم کہ تمہارے زعم باطل میں ان علماء کے نزدیک کذب الہی نہ صرف عقلاً بلکہ شرعاً بھی جائز ہو جسے اقتناع بالغیر سے بھی بہرہ نہیں یہ صریح کفر ہے، عیناً باللہ رب العالمین۔ امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں،

من دان بالوحدانية وصحة السبوة و

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور

بیتہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن  
جو نہ علی لایبیا، الکذب فیما اتواہ الذکی ذلک  
المصححة بنعمہ امر لعید، عہا فہو کافر  
باجماع

ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالا جماع کافر ہے (ت)  
سبحان اللہ! حضرات انبیاء علیہم افضل الفضلہ والثناء پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا،  
جناب باری عز وجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر بالا جماع کافر و مرتد نہ ہوگا، اب تو جانا کہ تم نے اپنی جہالت و  
وقامت سے کفر و اسلام میں تیسرہ کی اور کفر غافل پر معاذ اللہ ائمہ دین میں نرا سہا ٹھہرا دی، سبحان اللہ! یہ فہم  
فعاہستہ یرین و دیانت اور اس پر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت صا  
آدمیاں گم شدہ ملک خدا فر گرفت  
(آدم ختم ہو گئے اللہ تعالیٰ کے ملک پر گدھے سے قبضہ کر لیا۔ ت)

نورایہ مقام یاد رکھئے کہ آپ کو خاتم میں اس سے کام پڑتا ہے، واللہ المستعان علی ما تصفون،  
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی اعصم

حجت عاشرہ ظاہرہ بامرہ زاہرہ قاہرہ امر بوادھی من قسینہا الاولی،  
اقول وبالله استوفی (میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) جنوز میں نہیں اگرچہ علماء مسئلہ خلف میں بفظ  
جواز تعبیر کر رہے ہیں، مگر عقل صافی و نظروافی نصیب ہو تو کھل جائے کہ وہ جس معنی پر خلف جائز کہتے ہیں اس معنی پر نہ صرف  
جائز بلکہ بالیقین واقعہ ماننے ہیں تو تمہارے زعم غیث پر قطعاً لازم کہ ائمہ دین کذب الہی کو یقیناً واقعہ موجود بالفعل  
جانتے ہیں، اس سے بڑھ کر کفر جلی اور کیا ہوگا، دلائل کیجئے۔

اولاً ہم ثابت کر آئے کہ خلف و عفو ہی کے نزدیک مساوی ہیں، اور ایک مساوی کا وقوع وقوع مساوی  
دیگر کو قطعاً مستلزم خواہ مساوی فی التحقق ہو یا فی الصدق کہ اول کا تو عین منطوق کا لازم فی الوجود اور ثانی اس سے  
بھی زیادہ داخل فی المقصود، فان لا انفکاک فی الوجود انفکاک فی الصدق مع شئ راشد (کہہ کر وجود میں  
انفکاک صدق میں انفکاک ہی ہے بلکہ شئی زائد کے ساتھ ہے۔ ت) لیکن عفو بالیقین واقعہ ابھی شرح مقاصد



ان الاشاعر قائله به لانه لا يعد نقصا بل  
جود او كرمه ولهدا احد به كعب بن هير  
رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم حديث قال به

يُسْتَنْتَن رسول الله او عهد فـ  
والفؤ عهد رسول الله هـ رسول

معلوم ہوتا ہے کہ اشاعرہ اس کے قائل ہیں کیونکہ اسے  
نقص نہیں بلکہ جوہر و کرم شمار کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے  
حضرت کعب بن ہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس کے ساتھ مدح کرتے ہوئے کہا  
مجھے بتایا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے وحیہ سننا رکھی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے عفو کی ہی امید ہے۔ (ت)

دیگر ہر اثر مدح بالغو کو مدح خلف و حید قرار دیا، اسی طرح حم بحث میں قول ابن نباتہ مصری،  
الحمد لله الذي ادا وعده وفا واذا اوعده عفا۔  
تمام حمد اللہ کی جو وعہ کر کے وفا فرماتا ہے اور جب  
وعدہ سناتا ہے تو معاف فرمادیتا ہے۔ (ت)

کر اسی باب سے ٹھہرایا اب بھی خروج حق میں کچھ باقی رہا، یہ وہ سر مقام یاد رکھنے کا ہے کہ تم نے صراحتاً وقوع و  
وحد کذب الہی کو اتنا اہمیت کا نہ سمجھا اور ایسے کلمہ شنیع وارد تاد فقیع کو اہل حق کا ایک اختلافی مسئلہ مانا  
کذلک يطهر الله على كل قلب مسكر جب س، درخوں  
ولا قوة الا بالله الواحد القهار۔  
ثبت فرماتا ہے ولا حول ولا قوة الا بالله الواحد  
القهار (ت)

بآئکہ بکہ اللہ کی قابو و جیات باہر شمس و امس سے زیادہ روشن و آیتیں ہو گیا کہ علماء جس معنی پر خلف  
جائز مانتے ہیں، حاشش اللہ! اسے امکان کذب سے اصلاً علاقہ نہیں ان کے نزدیک خلف بمعنی عدم الاعتداع  
و حید بوجہ تجا و زور کرم ہے کہ عین عفو یا عفو کا مساوی و ملازم، اور یہ معنی نہ صرف جائز بلکہ باجماع اہلسنت بلاشبہ  
واقع رہا، خلف بمعنی تبدیل قول و تکذیب خبر جس کے جواز پر امکان کذب متفرع ہو سکے، ہرگز ان علماء کی مرد نہ  
عالم میں کوئی عالم اس کا قائل بلکہ وہ بالاتفاق یک زبان و یک دل اس سے تیری و تمحاشی کامل کرتے اور کہ الہی  
کے استنارہ قطعی و امتناع عقلی پر اجماع تام رکھتے ہیں، اول سے آخر تک ان کے تمام کلمات و محاورات  
وہو مناظرہ و طریقہ رد و اثبات ہزار و ہزار طور سے اس امر پر شاہد عدل و ناطق فصل و قد طهر علی حکم

ذی عقلی (اور یہ عقلمند پر ظاہر ہے۔ ست) اور امام ابن امیر الحاج نے تو بھگدشتیہ امر با تم وجہ مٹائی کر دیا کہ خود جواز خلف کو راجع بن کر اس معنی ناپاک کہ تراشیدہ مدعی بیباک کی وہ سیخ کنی فرمائی جس کی غرض سے شرق تک خبر آئی، یونہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں یا آنکہ کلام امام ابو عمرو ابن العلاء قائل جواز خلف کی وہ کچھ تائید کی جو اد پر گزر چکی، جب معنی تبدیل کی فوجت آئی جس پر ان حضرات نے تفریع کی ٹھہرائی اس پر وہ شدید و عظیم نیکر فرمائی کہ کچھ نہیں جا بل پر قیامت دعائی، اسی تفسیر میں فرماتے ہیں،

الخبر اذا حوز على الله الحلف فيه فقد حوز  
لکذب عن الله تعالى وهذا خطأ عظیم بیل  
یعنی جب جہر میں حلف اقد تعالیٰ پر جا کر رکھا جائے تو  
جیشک کذب الہی کو جا کر مانا ہوگا، اور یہ ملت خطا  
ہے بلکہ قریب ہے کہ کفر ہو جائے اس لئے کہ تمام  
مقلد یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ کج کردار الے کافر  
بھی، اتفاق کئے ہوئے ہیں کہ باری تعالیٰ کذب سے  
منزہ ہے، اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا  
قرآن مجید اور مذاکر شریعت میں طعن تک سے جایگا احسن  
بہر خدا کی شان ہی شان مطر آتی سب روائے روشن ایمانی و بھائی مسائل میں دھیان علم و دیانت و  
رشد و مشیت انوار سے عوام و طبیس مرام کو یوں دیدہ و دانستہ کو صغریٰ بن جاسے اور خوف خالق و شرم خلاق سب  
کو یک دست سلام کر کے اندر دیں پر یوں کھلے بتائی جیتے طوفان اٹھاتے ہیں سے  
چشم باز و گوش باز و ایں دکا خیرہ ام در چشم بندے خدا  
(آنکھیں کھلو، کان کھلو، اسے بندہ خدا! اس سے آنکھیں خیرہ ہیں۔ ست،  
فان کنت لا تدري فقلت مصیبة وان کنت تدري فالمصیبة اعظم  
(اگر تم نہیں جانتے تو یہ مصیبت و پریشانی ہے اور اگر جانتے ہو تو اس سے بڑھ کر آفات ہے)  
بس زیادہ کہوں صراحت اس کے کہ اللہ ہدایت دے، آمین!

تہنیتیہ طیبہ: الحمد للہ تحقیق ذرہ علیا کو پہنچی اور عیاروں و طراروں کی افرا بندہ اپنی سزا کو اب صرف یہ امر قابل نتیجہ  
رہا کہ جب خلف معنی تبدیل کے استعمال پر اجماع قطعی قائم اور معنی مسادہ عنو بالا جماع جائز بلکہ واقع تو  
عمامے مجوزین و محققین مانعین میں نزاع کس امر پر ہے، اقول و باللہ التوفیق و یہ لعروج علی

اوج التحقيق على الخبير سقطت (میں کہتا ہوں اللہ کی توفیق سے، اور اس توفیق سے  
 باخبر کو تحقیق کی بندہ یوں پر عروج حاصل ہوتا ہے۔ ت) ہاں مشاء نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہے  
 مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب و منقبت کا نشان نہیں دیتا بلکہ عہد و کرم پر دلیل ہوتا اور  
 عمل مدح و ستائش میں بولا جاتا ہے و لہذا جابجا معرفت عرب سے اس پر استناد کرتے ہیں۔ قائل قائلہم  
 (ان میں سے کسی کا قول ہے۔ ت) سے

و انی و انت اوعدتہ او وعدتہ لم تخلف ابعادک و منجز موعدا  
 (اگر میں نے اے وعید سنانی یا اس کے وعدہ کیا تو اپنے وعید کا خلاف اور وعدہ کو پورا کرنا ادا ہوں۔ ت)  
 وقال اخو (اور دوسرے نے کہا۔ ت) سے

اذا وعد التراد انجز وعده وان اوعدا فلعفو مانعه  
 (جب خوشحال لوگوں سے وعدہ کیا تو وعدہ پورا کر دیا اور جب فقراء کو وعید سنانی تو عفو اس کے  
 مانع ہو گیا۔ ت)

بنا بر آں خلف وعید کی تجویز کی، محققین نے دیکھا کہ لفظ معنی محال یعنی تبدیل متعال کا موم اور یہاں ایہام  
 محال بھی منع میں کافی، لکن لفظ عیب فی مسئلہ معقد لغز بیجا کہ جنوں نے مسئلہ معقد العز میں  
 اس پر تصریح کی ہے۔ ت) اور اس کے ساتھ وقوع قدر عرف مخلوق میں ہے قائل عز وجل کان پر تیس  
 صحیح نہیں و جرم اس تجویز سے تماشائی کی۔

خلاصہ یہ کہ آیات وعید میں بنظر ظاہر عزم و قوع ایک صورت خلف میں ہے اگرچہ بنظر تخصیص و تعین حقیقت خلف  
 سے قطعاً منزه، مجوزین اسی خلف صوری کو خلف وعید سے تعبیر کرتے اور اسے جائز کہتے ہیں کہ مفید مدح ہے اور محققین  
 سے فرماتے ہیں کہ موم بعض و قدر ہے ورنہ اگر خیال معنی کیجئے تو بلاشبہ وہ جس امر کو خلف کہتے ہیں قطعاً بالاجماع  
 جائزہ وقع، و لہذا علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شعا سے امام قاضی عیاض میں  
 مسئلہ خلف کو اہلسنت کا اتفاقی قرار دیا اور اس میں خلاف صرف معتزلہ کی نسبت کیا،

حيث قال ابو عبد لا يحوون تخلفه عند المعتزلة  
 لقولهم يا به يجب على الله تعالى تعذيب  
 العاصي به  
 جہاں کہا کہ وعید کا تخلف معتزلہ کے ہاں جائز نہیں کیونکہ  
 ان کا یہ مذہب ہے کہ عاصی کو عذاب دینا اللہ تعالیٰ  
 پر لازم ہے۔ (ت)

پُر نظر ہو کہ اس نسبت کا نشا ہی نظر معنی ہے کہ معنی مقصود و مجوزین کے جواز میں واقعی اشیائے معتزلہ ہی کو خلاف ہے اہلسنت میں کوئی اس کا منکر نہیں، جس طرح معنی کذب و تبدیل کے بطلان و اختراع پر اہلسنت بلکہ اہل عمل بلکہ اہل عمل کا اجماع ہے جس میں کسی فرقہ کا خلاف معلوم و ظاہر نہیں، یہ ہے بحمد اللہ محل نزاع کی تحریر انیق و تقریر بدیہی، والحمد لله ولی التوفیق علی الہام التحقیق و اس شاد الطريق (حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو عقل و تحقیق اور رہنما طسیرتی کی توفیق کا مالک ہے۔ ت)، امام محقق مفتی علامہ علی نے اسی جلیہ میں جواز خلف مان کر معنی کذب و تبدیل سے وہ تھامشی عظیم فرمائی جس کی نقل محبت سابعہ میں گزری پھر تصریح مراد کی یوں ارشاد کی،

المرا د یا الوعد صوۃ العمود یا الوعد صوۃ  
امید یا الوعد صوۃ العمود یا الوعد صوۃ  
مستلزم جواز خلف میں وحید سے صورت عموم مرا ہے  
کہ بظاہر حکم سبب محاطوں کو شامل نظر آتا ہے۔  
یعنی تنہا الفاظ وحید پر نظر کیجئے تو صاف یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ جو ایسا کری گے سب نرا پائیں گے پھر جبکہ بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ بعض کو نہ ہوگی تو بظاہر وحید مختلف ہوئی حالانکہ وہ علوم صوری تھا، نہ تحقیق کہ حقیقت میں علومات وحید آیات مشیت سے مقتضب تفسیر، جس کا حاصل یہ کہ ہم صاف نہ فرمائیں تو نرا ہوگی بس اس قدر حاصل خلف ہے، جسے معاذ اللہ کذب و تبدیل سے کچھ علا لا نہیں، پھر اس مراد مقصود کی تحقیق فرما کر ارشاد کرتے ہیں،  
ثم حیث کان المراد هذا الوجه ترك طلاق  
یعنی جب معلوم ہو گیا کہ جواز خلف سے صرف اس  
جو ان الخلف فی الوعد والوعد دفعا لایہام  
قدر مراد ہے نہ وہ کہ معاذ اللہ امکان کذب کو  
ان یکون المراد منه هذا المعال  
راہ دے کہ کذب و تبدیل تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے پر  
مستعمل، تو مناسب یہی ہے کہ وعدہ یا وحید کسی میں جواز خلف کا لفظ نہ بولیں کہ اس سے کسی کو اس معنی  
محال کا وہم نہ گزرے۔

واقعی امام ممدوح کا لگان بجا تھا، آخر دیکھئے نا کہ اس چودھویں صدی میں جہاں سفہاء کو وہ دم  
آڑے ہی آیا، والیہا بابتہ سبحانہ و تعالیٰ، پھر فرماتے ہیں:

واسما وافتتاحہم علی الاطلاق لشہرة  
ہم نے جو اس لفظ کے اطلاق میں علمائے سابقین کا  
المسئلة بینہم بهذه الترجمة و  
ساتھ دیا اس پر باعث یہ تھا کہ مسئلہ ان میں اسی

نستغفر الله العظيم من كل ما ليس فيه هداية۔ ہم سے شہرت رکھتا ہے اور ہم اللہ عزوجل سے مغفرت  
چاہتے ہیں ہر اس بات کی جو اسے پسندیدہ نہیں۔  
سفیر جابل دیکھے کہ اس کے اسکان کذب کے شوٹے کدھر گئے،

قد جاء الحق و زهق الباطل و ان الباطل كان زهوقاً۔ فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو  
کائنات خوار ہو جائے گی۔

فقیر طہر اللہ تعالیٰ لہ سے جو فقیہ المونی سببنازہ و قتالی اس مقام کی زیادہ تحقیق حواشی شرح عفتانہ  
و شرح مرقاۃ پر ذکر کی اگر محافت تطویل نہ ہوتی تو ان نفاٹس جلید کو ریورگوش سامعین کرتا، و فیما ذکرنا کفایت و  
المحمدیۃ و فی الہدایۃ (جو کچھ ہم نے ذکر کر دیا وہی کافی ہے، محمد ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہدایت کا مالک ہے۔ بتا  
فرض اس مقدار سے ذات کسی امر کو عمل نزع ٹھہرانا خود ان کے مقتضائے کلام و مقال و تسک و استدلال سے  
جد پرانا وہ توجیہ القول بالایضی بہ قائلہ کرنا اور ان کے اجماعیات قاطعہ سے منکر ہونا اور ان مہالک شنیعہ  
مناج فظیہ کا ان کے ذمے باندھنا ہے جن سے وہ ہزار جگہ تصریح صریح تبری کرتے ہیں اور واقعی بھلا اللہ  
بارہا دیکھا ہے کہ اللہ اہل سنت میں مستند اصول عقائد قرار پاتا ہے اگرچہ بعض ناظرین ظواہر الفاظ  
سے دھوکا کھائیں مگر عندہ المتقین اس کا حاصل راسخ علی یا ایسی ہی کسی جلی بات کی طرف رجوع ہو رہے  
ہو ایک فریق کے دوسرے پر الزامات حقیقہ اپنے معنی مراد پر الزام ہیں جس سے دوسرے کا ذہن خالی نہاس  
نہ مراد سے انھیں تعلق نہ اسے دیکھ کر کوئی عاقل یہ وہم کر سکتا ہے کہ وہ امر جس کا الزام دیا گیا فریقین میں مختلف فیہ  
ہے بلکہ یہ تو عام الزامات حقیقہ معزیر میں بھی نہیں ہوتا چرچائے صوریہ و فظیہ میں الزام اسی امر سے دیتے ہیں جس  
کا بطلان متنی علیہ ہو، مختلف فیہ سے مختلف فیہ پر احتجاج یعنی پر، خصوصاً جب کہ ایک امر میں اختلاف دوسرے  
میں تنازع کی فرع ہو کہ اس تقدیر پر فرع سے الزام مصادرو علی المطلوب ہے، یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل  
کہ طرف مقابل سمت ابد و جاہل، خیر بات دوہرچی، نظائر لیجئے، مثلاً ایہی مخلوق ہے یا غیر مخلوق، امام عابد باللہ  
مارش محاسبی و جعفر بن حرب و عبداللہ بن کلاب و امام الشافعی عبد العزیز بن ولید و اللہ سمرقہ دل کے قائل اور اسی  
طوف امام ہمام ابو الحسن اشعری قدس سرہما کل الجگہ اسی پر امام اللہ سراج الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
نص شریف دلیل قائل اور امام عطاء اللہ احمد بن حنبل و غیرہ جماعت محدثین سے قولی ثانی منقول اور یہی امر بخلا





ولكن اكثر الناس لا يشكرون ۝ اللهم لك الشكر الابدي والحمد المبرور ۝ والحمد لله رب العالمين  
 شکر نہیں بجالاتے، اسے اللہ! شکر ابدی اور احسان  
 دائمی تیرے لئے ہے اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین  
 کے لئے ہیں (ت)

**تسجیل جلیل و تعمیل جمیل :** اقول بحسب التوفیق (میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) مدعی  
 جدید بچار سے کی حالت نہایت قابلِ رحم غریب نے امام الطائفہ کی بات بنانے کو عقل و دیانت کو جانِ نصرت  
 دیا۔ اپنے رب کو جیسے بنے لائی کذب کر دینے کا ذریعہ، ائمہ اُمت و ساداتِ ملت پر کھل آنکھوں جیتا بہتین  
 کیا، غرض کہ جتن کر چھوڑے مگر کالی ذکر یعنی امام کی پشت پناہی سے تاریخِ خلافت ٹٹنا تھا نہ مٹا، آپ کو یاد  
 ہو کہ اصل بات کا سب پر پھڑی تھی، ذکر یہ تھا کہ حضور پر نور سید المرسلین خاتم النبیین اکرم الاولین و الآخرین صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا مثل و ہمسر حضور کی جملہ صفات کمائیہ میں شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو خاتم النبیین  
 فرماتا ہے، اور ختم نبوت ناقابلِ شرکت تو امکانِ مثل مستلزم کذبِ الہی اور کذبِ الہی محالِ عقلی ہے

منزه عن شریک فی محاسنہ فجوہل الحسن فیہ غیر مستقیم  
 (اپنے محاسن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی شریک سے بالا ہیں تو آپ کا جوہر حسن  
 تقسیم نہیں کیا گیا۔ ب)

اس پر اس سفید نے جواب دیا کہ کذبِ الہی محال نہیں، ممکن ہے کہ خدا کی بات ٹھوٹی ہو جائے اور اس پر جو  
 پذیرائیاں بکے اسی کی خدمت گزاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی چکے اب یہ حضرت اس کی حمایت میں خلیفہ و ہدایت کا مسئلہ  
 پیش کرتے ہیں یعنی اسی کے امام بنے تھے۔ کئی جگہ اس کا قول ایک گروہ ائمہ کے موافق ہے، اسے بسماعی اللہ! اسے

امام چنیں مقتدے چنناں جہاں چوں فریاد بد سے چنناں  
 (ایسے امام اور ایسے مقتدی، جہاں نے ایسے بد نہ دیکھے ہوں گے۔ ت)

اسے حضرت اسب کچھ جانے دیجئے مگر یہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (ہاں اللہ  
 کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) بھی معاذ اللہ کوئی وحید ہے جس کے امکان کذب کو جوازِ خلف  
 پر متفرع کیجئے گا، یہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارتِ عظیمہ کہ تمہیں اس  
 فضل جلیل سے مشرف کیا گیا تمہاری شریعتِ مطہرہ کو مشرفِ افضلیت بخشا تم تاریخِ ادبیات پر جسے تمہارے  
 دین متین کا ناسخ کوئی نہ آئے گا تم سب سے بلند و برتر رہے تم سے بالا کوئی ہو گا، اس میں خلف تو

ہر طرح بالا جماع محال ہے پھر تمہارے امام کا کیا کام نکلا اور مخالفت اجماعِ مسلمین و احداث بدعت ضلالہ فی الدین کا داغ کیونکر مٹا، ہاں یہ کہ اس کی اور ساتھ گئے تمہاری عقل و دیانت کا کام تمام ہوا، اسے کام نکلا سمجھ لیجئے چاہے کام ہو جانا قیمت کا بہا کہ دین و دیانت سے یوں کٹی پھٹی اور امام بیچارے کی پاست بھی نہ بنی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم جبکہ الشقی یعی و یصم  
(تجھے شقی کی محبت اندھا اور بہرہ کر دے گی۔ ت)

سہ ذلیل و خوار و خراب و خستہ نہ اس سے ملے نہ ایسے بھگتے  
بہک گئے دین حق کا رستہ نہ اس سے ملے نہ ایسے بھگتے

صدق القائل (مجھے والے نے پہنچا کہا۔ ت) سہ

اذا کان الغراب دلیل قوم مہدیہ بہ طریق الہا لیکینا

(جب قوم کا رہنما کو اس کی ہلاکت والے راستہ ہی کی رہنمائی کرے گا۔ ت)

المحدث ایہ بظاہر سنس جی باہر اور تہمتہ اکیس دن کی قیام رہی کہ تحت راہ میں و تہ ۲ و وجہ ۳  
محبت سادہ میں شائینا، محبت تاسعہ و عاشرہ دونوں میں ثانیاً ثانیاً راہیاً، بالجلد کے بعد عبارت امام داری  
تنبیہ نبیہ میں کلام امام علیؑ، یہ گیارہ مستقل جہتیں تھیں، انہیں مدنی جہ یہ پراکیس کوڑے سمجھے قربانیسواں تا زمانہ  
تسمیل حلیں کا پورا اوپر کے سوا لاکر ایک سو پانیس کوڑے، انہیں جمع نہ کیے اور آگے چلے کہ مسائل کے بقید سوال  
کو انہار جواب و تحقیق جواب کا انتظار کرتے دیر گزری، اب وقت وہ آیا کہ اور حضرت عثمانؓ کو دی اور بیان حکم  
قائل کے لئے میدان پر بیٹھتے رفیع میں قدم و سروں،

و لله الہادی و ولی لا یادی و الصلوۃ علی  
جیبہ سرج النادی۔  
رہنمائی فرماتے والا اللہ ہے اور وہی مدد کا مالک ہے  
اس کے مجرب پر صلوٰۃ و سلام ہو جو مجلس کائنات  
کے سپر ایخ ہیں۔ (ت)

## خاتمہ تحقیق حکم قائل میں

{اقول و باللہ التوفیق اللہم اعفد قنا الضلال و الکفر} (میں اللہ کی توفیق سے کتہ ہوں  
اسے اللہ ابھیں معاف فرما دے اور ہمیں گمراہی اور کفر سے محفوظ فرما۔ ت) جانِ برادر! یہ پوچھتا ہے کہ ان  
کا یہ عقیدہ کیسا ہے اور ان کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے، یہ پوچھ کہ امام و ماموم پر ایک جماعتِ امر کے نزدیک

کتنی وجہ سے کفر آتا ہے، حاش ہذا حاش ہذا ہزار ہزار بار حاش ہذا میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان  
مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں  
اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی  
تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن و علی نہ ہو جاسے اور حکم اسلام کے لئے  
اصد کوئی ضعیف سا ضعیف محل بھی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ (اسلام غالب ہے مغلوب  
نہیں۔ ت۔ مگر یہ کتابوں اور بیشک کتابوں کے بلاریب ان تابع و مقبول سب پر ایک گرد و غبار کے  
مذہب میں بوجہ کثیر و کفر لازم، والیاذ باللہ ذی الفضل المداثر (داعی فضل واسے اللہ کہہ رہا ہے)  
میرا مقصد اس بیانی سے یہ ہے کہ ان عزیزوں کو خواب غفلت سے جگاؤں اور ان کے اقوال باطلہ کی  
شناخت باطلہ احمس جتاؤں کہ اوہ بے پروا بکریو! کس نیند سو رہی ہو، مگلاؤ در پہنچا، سورج ڈھلنے پر آیا، گرگ  
خونخوار نظر بدست بن کر تمہارے کان پر تھک رہا ہے کہ ذرا جھپٹا دو اپنا کام کرے چوپایوں میں تمہاری  
بجائے بٹ کے باعث اختلاف پڑ چکا ہے بہت حکم لگا چکے کہ یہ مکر یاں ہمارے محلے سے خارج ہیں بھیڑیا کھائے  
شیر لے جاتے ہیں کچھ کام نہیں درجنس احمی نہ کہ بر سر ذاتی سنہ وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتوں سے  
ناراض ہو کر اپنے خاص گلے میں تمہارا آنا نہیں چاہتے بیہات بیہات اس بیہوشی کی نیند اندھیری مات میں  
جسے چوپان بھر رہے ہو واللہ وہ چوپان نہیں خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب فی ثیاب کے کپڑے پہن کر تمہیں دھوکا دے گا  
سب سے پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس محلے کی بکری تھا، حقیقی بھیڑیے نے جب سے اسے شکا رکھا اپنے مطلب کا  
دیکھ کر دھوکے کی ٹٹی بنالیا اب وہ بھی اسکے دھوکے کی غیر منانا اور جھڑلی بھیڑیوں کو لٹکا کر لے جاتا ہے، اللہ اپنی ممت  
پر رحم کرو، اور جہاں تک دم رکھتے ہو ان گرگ و نانب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک محلے میں جس پر  
خدا کا ہاتھ ہے کہ ید اللہ علی الجسد طے (جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ت) اور اس کے پتے داعی محمد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اگر ملو کہ امی چین کا رستہ ملو اور مرغ راہ جنت میں بے خوف چرو، اسے رہ میرے  
ہدایت فرما، آمین!

علہ یعنی امام ابو بکر

علہ یعنی شیطانی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لئے ان سب میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے۔  
 اداہم اللہ لہ حق مطلقاً بہ یومہ النقیۃ وندخ  
 اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں دوام عطا فرمائے حتیٰ کہ ہماری  
 بہ بفضل رحمۃ دارالسلام آمین !  
 روز قیامت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات  
 ہو اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دارالسلام میں آپ کے ساتھ داخل عطا فرمائے۔ (ت)  
 اور محاذ اللہ ان میں کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں دلی شک لانا کفر

اعاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم ورحمہم عجبسودا  
 صعب بلطفہ العظیم، انہ هو الغفور الرحیم  
 اپنے حفظ عظیم سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ عطا  
 فرمائے اور ہمارے عجز اور کمزوری پر لطف عظیم سے  
 رحم فرمائے۔ وہی غفور رحیم ہے، آمین آمین  
 اسے محبوب برحق آمین ! (ت)

پھر یہ انکار جس سے خدا بچے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے، لازمی و التزامی۔ التزامی  
 یہ کہ ضروریات دین سے کسی شئی کا تعریض خلاف کرے یہ قطعاً، جماعاً کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چرے، و رکال  
 اسلام کا دعویٰ کرے۔ کفر التزامی یہ بھی نہیں ملے گا صاف صاف اپنے کا دعویٰ کا قرار کرنا جو جیسا کہ بعض  
 جہالت سمجھتے ہیں، یہ اقرار تو بہت طوائف کفار میں بھی نہ پایا جائے گا ہم نے دیکھا ہے بہتر سے ہندو کا کفر  
 کہنے سے چرٹتے ہیں، بلکہ اس کے یہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ  
 کفر و مخالفت ضروریات دین جو جیسے طائفہ تافہ نیا چرہ کا وجود ملک و جن و شیطان و آسمان و نار و جنک و  
 معجزات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور پادہ برحق صلوٰۃ  
 و سلام علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاقلہ کو لے کر نائنہ ہرگز ہرگز ان تاویلات کے  
 شوشے انھیں کفر سے بچائیں گے نہ محبت اسلام و ہمدردی قوام کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے، قد تلہو  
 اللہ انی یؤفکون (اللہ انھیں مارے کہاں اودھے جاتے ہیں۔ ت)۔ اور زہدی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر  
 نہیں مگر بغیر کفر ہوتی ہے یعنی مال سخن و لازم حکم کو ترتیب مقدمات و تحمیم تقریبات کرتے لے چلے تو انجام کار اس  
 سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے رد افضل کا خلافت حقہ راشدہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم حضرت جناب صدیق اکبر و امیر المومنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکار کرنا کہ تفصیل

جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف مروی اور وہ قطعاً کفر، مگر انہوں نے صراحتاً اس لازم کا استہوار نہ کیا تھا بلکہ اس سے صاف تھانسی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام وغیرہم چند ایک بکرام علی مولاہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو زبانی دعووں سے اپنا پیشوا بناتے اور خلافت صدیقی و فاروقی پر ان کے توفیقی بانی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علمائے اہل سنت مختلف ہو گئے جنہوں نے مال متعال و لازم سخن کی طرف نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت و بدعت ہی وضلالت و گمراہی ہے، والعیب ذہب اللہ سبب العلمین (اللہ رب العالمین کی پناہ۔ ت)، امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفاء شریعت میں فرماتے ہیں،

من قال بالعدل یؤدی الیہ قولہ ویسوقہ  
الیہ مذہبہ، کفرہ، فکانہم صرخوا عندہ  
بما ادی الیہ قولہم، ومن لم یرا حذوہ  
بما یقولہم ولا التزمہم موجب مذہبہم  
لم یرا کفارہم فان کانہم اذا قفوا علی  
ہذا، قالوا لا نقول بالعدل لدی اس مسموہ  
لنا، ولنعقد نحن وانتم انہ کفر، بل نقول  
ان قولنا لا یؤدی الیہ علی ما اصلنا، فعلی  
ہذین المأخذین اختلف الناس فی الکفار  
اہل التاویل، والصواب قولہ الکفار ہم  
اھرم مخلصاً۔

جس نے اس مآل کی طرف دیکھا جس کی طرف اس کا  
قول مروی تھا، جس کی طرف اس کا مذہب چلا ہوا  
ہے تو اس نے اس کی تکفیر کی، گویا، اس نے ان کے  
مروی قول کو کھنسلے اور جنہوں نے ان کے مآل کو  
نہ دیکھا اور ان کے تعاضد مذہب کا لازم دیکھا  
انہوں نے تکفیر نہیں کی اس لئے کہ جب وہ اس سے  
آگاہ ہو گئے تو انہوں نے کہا ہم اس مآل کا قول  
نہیں کرتے جو تم نے ہم پر لازم کر دیا ہے اور ہم اور تم  
دونوں اسے کفر تصور کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے  
اصل کے مطابق ہمارے قول کا وہ مآل ہی نہیں، ان  
دونوں مأخذوں کی وجہ سے اہل تاویل کے کفر میں لوگوں

کا اختلاف پیدا اور درست رائے یہی ہے کہ ان کے کفر کا قول نہ کیا جائے اور مخلصاً (ت)

جب یہ امر عہد ہو لیا تو اب اہل امام و اماموں کے کفریات لازمیہ گئے، امام کے کُفروں کا تو شمار ہی نہیں اس  
نے تو صرف انہیں چند سطروں میں جو تنزیہ سوم میں اس سے منقول بریں کھری لازمی کی سات اصلیں تیار کیں جن  
میں ہر اصل صمد کفر کی طرف منحرف اور اس کا مذہب مان کر ہرگز ہرگز ان سے نجات نہ مفر، والعیب ذہب اللہ  
العلی الاکبر۔

**اصل اول** جو کچھ انسانی کر کے خدا اپنی ذات کریم کے لئے کر سکتا ہے وہ نہ قدرتِ انسانی بڑھ جائیگی (دیکھو ہدایہ اول) اس اصل کے کفروں کی گنتی نہیں مگر میں اسی قدر شمار کروں جو اوپر گن آیا ہوں یقیناً قلمت لازم کہ اس مغیہ کے مذہب پر (۱) اس کا معبود کھانا کھا سکتا ہے (۲) پانی پی سکتا ہے (۳) پاخانہ پھر سکتا ہے (۴) پیشاب کر سکتا ہے (۵) اپنا سچ روک سکتا ہے (۶) بھروسہ کر سکتا ہے (۷) دنیا میں ڈوب سکتا ہے (۸) آگ میں جل سکتا ہے (۹) خاک پر لیٹ سکتا ہے (۱۰) کانٹوں پر لوٹ سکتا ہے (۱۱) دغا پی جو سکتا ہے (۱۲) رافضی بن سکتا ہے (۱۳) اپنا نکاح کر سکتا ہے (۱۴) جماع کر سکتا ہے (۱۵) عورت کے رحم میں اپنا نطفہ پہنچا سکتا ہے (۱۶) اپنا بچہ جنا سکتا ہے (۱۷) نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہیں (۱۸) ہزاروں کروڑوں خدا ممکن ہیں (۱۹) آیہ کریمہ واللہ خلقکم وما تعولون (اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔ ت) حق نہیں ان سب امور کا ثبوت ہدایہ مذکور کے ردوں میں ہدیہ ناظرین ہوا۔

**اصل دوم**، خدا کے لئے عیوب و نقائص محال نہیں بلکہ مصلحت کے لئے ان سے قصداً بچتا ہے (ہدایہ دوم) اس اصل کے کفر اصل اول سے صد بار درجے فزوں جس سے لازم کہ اس بیباک کے مذہب ناپاک پر (۲۰) اہل اسلام کے عامہ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ ان کے نزدیک ضروریاتِ دین سے ہیں سب باطل ہے دلیل (۲۱) اس نامسعود کا ذکر مہر و ماہر (۲۲) بابل (۲۳) انیس (۲۴) کابل (۲۵) اندھ (۲۶) بہرا (۲۷) ہکلا (۲۸) گونگا، سب کچھ جو سکتا ہے (۲۹) کھانا کھائے (۳۰) پانی پیئے (۳۱) پائیا پھرے (۳۲) پیشاب کرے (۳۳) بیمار پڑے (۳۴) بچہ جنمے (۳۵) اونگھے (۳۶) سوئے (۳۷) مر جائے (۳۸) مگر پھر پیدا ہو، سب کچھ روا ہے (۳۹) اللہ کے علم (۴۰) قدرت (۴۱) سمیع (۴۲) بصیر (۴۳) کلام (۴۴) مشیت وغیرہ صفات کمال کے (اتنی) ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۵۰ تا ۵۰) ان کے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۵۱) اس کی الوہیت قابلِ زوال، ان سب لزموں کا بیان تازیانہ اول میں گزرا بلکہ (۵۲) خود اس اصل کا نشانہ حقیقت بالفعل اللہ عز وجل کو ناقص جانتا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عز وجل کی طرف نقص کی نسبت کرے تو کافر احمق بتواطع اسلام میں ہے۔

من نطقی او اثبت ما هو صریح فی النقص  
کفر ۱۰۰۰

سُبحَ القرآنُ الکریم ۹۶/۲۷

مکتبہ حقیقیہ استنبول ترکی فصل اول

**اصل سوم**، جو باتوں کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لئے ممکن ہیں (ہدایت ۲) اس کے کفر بھی بکثرت میں قطعاً لازم کہ اس سفیر کے طور پر (۵۲) اس کے مہر کی جو رو ہو سکتی ہے (۵۲) بیٹا ہو سکتا ہے (۵۵) قبول ہو سکتا ہے (۵۶) ہو سکتا ہے (۵۷) بعض اشیاء اس کی ملک سے خارج ہیں الیٰ علیہ ذلک من الکفریات (اس کے علاوہ دیگر کفریات - ت) (دیکھو ت ۵ تا ۸)

**اصل چہارم**، صدق الہی اختیار ہے (حق) اس سے وزم کہ سفیر کے مذہب پر (۵۸) قرآن مجید مخلوق ہے جس کے کفر پر ۳۲ فتوے گزرے (۵۹) اس کا معبود ازل میں کاذب تھا (۶۰) اب بھی کاذب ہے (۶۱) کہیں صادق نہیں ہو سکتا (۶۲) قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط ہے (۶۳) اللہ مخلوق ہے (۶۴) بلکہ محال ہے الیٰ غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ مواضع متعددہ میں جو کا التزام گزرا۔

**اصل پنجم**، علم الہی اختیاری ہے (تنبیہ بعدت ۲) اس پر لازم کہ جاہلی کے نزدیک (۶۵) علم الہی مخلوق و حادث ہے جس کے کفر پر قوی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرا (اللہ تعالیٰ ازل میں جاہل تھا (۶۶) جب چاہے جاہل ہی جائے (۶۷) اللہ حادث ہے (۶۸) قابل فنا ہے الیٰ غیر ذلک۔

**اصل ششم**، کذب الہی ممکن ہے اور ثابت کر آئے کہ اس کا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان واقعی ملکہ عدم استبعاد عادی میں نفس صریحاً ہے (۷۰) یہ خود کفر ہے پھر اس تقریر پر قطعاً یقیناً (۷۱) فتوے سے یکسر ایمان مرتفع (۷۲) خدا کی خبر سے یقین منقطع (۷۳) اسلام پر وہ مطاحن جن سے جواب ناممکن۔

**اصل ہفتم**، (۷۴) اللہ تعالیٰ بدوں سے چرا چھپا کر، بھلا بھلا کر آیات قرآنیہ جنہوں کو کچھ حرج نہیں (ت ۳۱) یہ بات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں تمہارے ازل میں داخل کروں یا التزام میں پھر اس پر (۷۵) حشر فشر، حساب کتاب، جنت، نار، عذاب، ثواب کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر چیز میں صاف صریح احتمال نقص باقی تو یقین کیسا تو ایمان کہاں، وہ الیٰ واللہ رب العلیین، ہماری تقریرات سابقہ و تقریرات لاحقہ دیکھنے والا اس امام جدید کے کفریات لزوم کو مدد دے کہ پہنچا سکتا ہے، بلکہ جس قدر اوپر مذکور ہوئے وہ بھی یہاں فودے نہ گئے گئے پھر بھی معاذ اللہ بچتے کفر کیا کم ہیں، پھر یہ تو صرف ایک ہی قول پر ہیں باقی کفریات، تقریرات الایمان و صراطنا مستقیم کی گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبالی کفر علاوہ دوسرے جو ایمان لغویہ الایمان پر صراطنا مستقیم میں لپٹے گئے پھر رہے ہیں، غرض حضرت کے کفریات لزوم و اقبالیہ کی تحصیل کرتے فی کفر ایک نقطہ ان کی قبر پر دیتے جائے تو غالباً دم بھر میں ساری قبر کا منہ کا لا ہو جائے، یہ اس کی سزا ہے کہ کفر و شرک و طری و طری کر کے بچا محض بلا وجہ مسلمانوں کو کافر مشرک کیا یہاں تک کہ ان کے طور پر صحابہ و تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب تک کوئی کفر و شرک سے نہ پیا گیا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ



سے تھا، پھر یہ خود اس سے بچ کر کہاں چلتے کہ رو کر نیافت کھاتدین قداک (جو کیا تھا نہ پایا، جو کسے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ ت) سے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند  
(تم نے دیکھ نہیں کہ پروانہ کا خون ناحق شمع کو اس طرح اماں نہیں دیتا کہ راست کو سحر کر دے۔ ت)

کذلک العذاب والعذاب الاخرة لو حصى نوا  
يعلمون ان الله احفظ لنا الايمان واعصمنا  
من شر الشيطان بجاه حبيبك سيدنا محمد  
سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه  
وسلم وعلى اله وصحبه شرف وكرم امين  
والحمد لله رب العالمين .

اسی طرح عذاب سہ، اور آخرت کا عذاب سب سے بڑا سہ، کاش یہ اسے جانیں، اسے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، شر شیطان سے ہمیں محفوظ فرما جو سید اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو اس وجہ کے سردار ہیں آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر شرف و کرم ہو آمین والحمد للہ رب العالمین۔ (ت)

ان امام صاحب پر پائیس بلکہ نہایت ادب پر گزرے تھے پختہ پختہ ہوئے کہ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک تم پختہ وجہ سے کا قریب، امام الطائفہ پر ایک ہی قول میں پوسنے دو سو کوڑے یاد رکھو، اب مقتدی صاحبوں کی طرف چلتے ان میں دیوبندی عقیدے نے تو دیوبندی یعنی اس عوام مغوی امام کی پیروی سے قدم آگے نہ بڑھایا

عہ تبذیر ضروری، واقعہ منصب افتاء جانتا ہے کہ مفتی سے جس کلام باطل و ضلال کی نسبت سوال سائل اس پر اس کلام کی شناختوں کا اظہار قباحوں کا ایضاح واجب اگرچہ قائل محض عامی و جاہل ہو کہ اتمام جواب و احکام صواب اس پر موقوف، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قائل مخاطبہ ٹھہرا، پس اگر حضرت دیوبندی مثل دھیان جدید کوئی اکابر و متبرعین طائفہ سے ہیں جب تو اس رد بلیغ کا ہر یہ مبارک یا اگر مثل صاحب نسبت براہین قاطعہ نقاب عارض امامت کا منہ ہیں تو خطاب متعدد اور مخاطب واحد نہ کلام فقیر بضرورت افتاء محض جانب کلام من حیث ہو کلام معطوف اور خصوص شکم سے نظر مصروف ۱۲ منہ۔

یعنی کوئی ایسی نئی بات پیش نہ کی جس پر الزام کفر سے جدید حصہ پاتا صرف انہیں احکام امام کا ترک پایا اور اس کی باقی  
 خرافات بشت اہمال قابل التفات اہل علم نہیں تاہم معرض بیانی میں سکوت نامکملہ ابطور اجمال قرض مقصود ،  
 قولہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے اقول یہ زبانی اظہار محض ہے بنیاد و تائید ارک جب کذب  
 ممکن بلکہ جائز و قوی ہو جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب ، تو ہرگز اس اعتقاد کی طرف کوئی راہ نہیں بلکہ صراحتاً اصرار  
 تقویٰ علی اللہ ما لا تعلمون (یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے) میں داخل ہونا ہے  
 وہ تقریریں کہ فقیر نے دلیل دوم تنزیہ دوم میں حاضر کیں یہاں نہایت وضوح و انجلا جاری تھیں بجز انہ اس اظہار  
 باطل کی ذلت و غراری کی پوری ذمہ داری سہا ہے تو کذب الہی جائز کہہ کر اپنے اعتقاد پر دلیل قیام کرے اور  
 جب نہ قائم کر سکے تو واضح ہو جائے گا کہ یہ زبانی استقامت بھی صرف خاطر داری عوام کے لئے تھی آخر اس کا امام صراحتاً  
 لکھ ہی چکا کہ ہر اچھا خدا جھوٹ بول لے تو کچھ حرج نہیں ،

اللہم انی اعوذ بک من اضلال الشیاطین ، اسے اللہ ! میں شیطان کی گمراہی سے تیری پناہ  
 والعیاذ باللہ رب العالمین میں آتا ہوں ، اللہ رب العالمین کی پناہ ہے (ت)

قولہ مگر بول سکتا ہے اقول انہر کیف یفترون علی اللہ الکذب و کفی بہ ثمہ بیناً  
 (دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں در یہ کافی ہے نہ صرف کلام ت)

قولہ ہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیج دے ، اقول قطع نظر اس سے کہ  
 مومن مطیع کی تعذیب ہمارے اندکرام ماتریدیہ اعلام قدست اسرار ہم کے نزدیک محال عقلی مسلم الثبوت ہے  
 اس کی شرح فرائح الرحمن میں ہے ،

اعتداع تعذیب الطائفة مذهبنا محشور  
 الباتریدیۃ فایہ نقص مستحیل علیہ سبحانہ  
 و تعالیٰ عقلاً و منطقاً  
 مومن مطیع کے مذاہب کا متنبہ ہونا ہم ماتریدیہ  
 کا مذہب ہے کیونکہ یہ نقص ہے جو اللہ تعالیٰ  
 پر محال عقلی ہے ، اصرار ، غصہ ، دت

سہ القرآن الکریم ۸۰/۶

سہ ۵۰/۴

سہ فرائح الرحمن بذیل المستصفیٰ الباب الاول فی الحاکم عشرات الشریعۃ الرضی قم ایران ۴۶/۱

اور امام نسفی وغیرہ بعض علماء نے حقو کافر کو بھی عفو ناممکن جانا، امام ابن الہمام مسایرہ میں فرماتے ہیں،

صاحب العہدۃ اختار ان العفو عن الکفر  
لا یجوز عقلیاً  
صاحب عمدہ کا مختاریہ ہے کہ کفر سے عفو عقلاً  
جائز نہیں۔ (ت)

اس قائل سے پوچھتے انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جنہوں نے کبھی اطاعت کے سوا کچھ گنہگار کا معاف نہ کیا  
دورخ میں جانا اور کافروں مشرکوں کا جنت میں آنا محال شرعی بھی ماننا سب یا نہیں، اگر نہیں تو اپنے ایمان کی  
ٹھکرے اور علماء سے اپنا حکم پوچھ دیکھتے اور اگر ہاں تو مفتی بالغیر ہو اور مفتی بالغیر وہی جس کا وقوع ماننا  
کسی مفتی بالذات کی طرف بخبر ہو ورنہ لزوم ممکن سے استعمال ممکن محض ناممکن، اب وہ غیر کیا ہے، یہی لزوم  
کذب باری عزوجل تو آپ ہی کی دلیل سے ثابت ہو کہ کذب باری محال ذاتی ہے، اسے ذی ہوش

عقل طرفہ کہ وہ رد الحکمہ جس سے مدعیان جدید اس مسئلہ میں جہلاً متمسک اس میں بھی یہی قول اختیار کر و اسی  
کو صحیح و عمدہ قرار دیا،

حيث قال لكنه جنى على جواس العفو عن التوكل  
عقلا وعليه يبتنى القول بجواز الخلف في  
الوحد، وقد علمت ان الصحيح خلافه  
فالله عاء به كفر بعد رجوعه ان «عقلاً و  
شروعاً»  
اسمیں نے کہا یہ اس پر مبنی ہے کہ شرک کا عفو عقلاً  
جائز ہے اور ضعف وجہ کا قول بھی اسی پر مبنی ہے  
اور آپ جان چکے صحیح قول اس کے خلاف ہے ہند،  
اس کا دعویٰ کفر ہے کیونکہ اس کا جواز عقل ہے  
شرعاً۔ (ت)

اور اسی طرف اس کے ماننے علیہ کا کلام ناظرہ،  
كما لا يخفى على من طالعه با معان النظر  
والله الموفق ۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
عَلَيْهِ فَاِنْ قُلْتَ لِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هَذَا أَيْضًا  
جیسا کہ مخفی نہیں ہر اس شخص پر جس نے گہری نظر سے لکھا ہو  
اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے ۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)  
اگر یہ اعتراض کریں یہ کیوں نہیں ہو سکتا کہ یہ بھی محال بغیر  
(باقی اگلے صفحہ پر)

ورد و نص کے سبب خلاف منصوص کو محال شرعی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کا وقوع محال عقلی یعنی کذب اسی کو مستلزم، شرع عقائد میں ہے :

لو وقع لزوم کذب کلام اللہ تعالیٰ و هو محال علیہ

شرح فقہ اکبر میں ہے :

قال اللہ تعالیٰ الایکلف اللہ نفسا الا وسعها، وعن هذا ان من ذهب المحققون صحت جوتہ عقل من الاشعرۃ الی امتناعہ سمعا وان جاز عقلای و لانہ وقوع خلاف خبرہ صحیحہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے : اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر، اسی نص کی بنا پر ان اشاعرہ میں سے محققین اس طرف گئے ہیں جو اسے عقیدہ جائز سمجھتے تھے کہ شرعاً محال ہے اگرچہ عقول جائز ہے یعنی ورنہ اللہ تعالیٰ کی خبر کے خلاف وقوع لازم آئے گا۔ (ت)

سبحان اللہ! یہ تو عقل و فہم اور الہیات میں بحث کا دہرہ، قولہ تو کسی کا اہارہ نہیں اقبولی یوں تو تم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

محالاً لغيره وذلك الغير المستحيل بالذات شيئاً خرقاً لم يحوّز ان يكون هذا هو ذلك الغير المحال بالذات ولا حد صريح و منه محالاً بالغير فان تشبّثت باحتمال تشبّثت باخرو كما مصيبين و كنت من المحاطين لانك مستدل بهذا الدليل على امكان الكذب اما مدعيها و اما عاصب فكيف يكفيك عسى و لعل ۱۲ منه مرضى اللہ تعالیٰ عنہ

جو اد یہ غیر محال بالذات ہو دوسری شئی ہے جس کو یہ گایہ کیوں جائز نہیں کہ یہ غیر محال بالذات ہی ہو اور اس کی وجہ سے اس کا لزوم محال بالغير ہو اور اگر تم کسی اور احتمالی سے استدلال کرو تو ہم مصیب اور تم خالی ٹھہرو گے کیونکہ تم نے اس دلیل سے مکان کذب پر استدلال کیا تو تم یا تو غلط ہو یا عاصب اب تمہاری نے شاید یہ ہوا میرا ہے کہ ہو، کیسے کام آ سکتا ہے ۱۲ منہ یعنی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)

۱۔ شرح العقائد الفسیفیہ دار الاشاعتہ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۷۱  
۲۔ من الروض الاضھر شرح الفقہ الاکبر معنی قریباً باری من مخلوقاتہ و بعدہ غنم مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۰۷

اپنے امام کی طرف سے یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اگر باری تعالیٰ اپنے آپ کو ناقص و ملوث و غلیبی بنائے تو کسی کا اجارہ نہیں، اپنی ذات یا قدرت یا علم یا الوہیت کو فنا کر دے تو کسی کا اجارہ نہیں، ظاہر ہے کہ ان محالات کے فرض پر بھی اس پر کسی کا اجارہ ثابت نہ ہوگا کہ بے علاقہ طاقت معقول نہیں پھر کسی نفی اجارہ سے ثبوت امکان کیونکر ہو، اور اگر یہ مقصود کہ ایسا کرے تو کچھ حرج نہیں، اور بیشک عرف میں یہ کلام اسی معنی کو مفید ہوتا ہے تو محض غلط و باطل، اور اجتراح امت و نفوس قاطعہ کے خلاف بیشک کتا بڑا حرج ہے کہ سارے جہان کا سچا مالک معاذ اللہ ٹھوٹا ٹھہرے جس کے استیصال پر نفوس بے شمار نیست آئے اور حیلہ کا کلام تازہ گزرا اور شرح مفاد و شرح فقہ اکبر کی آوازیں تو ابھی تمہارے کان میں گونجتی ہوں گی مگر ہاں تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کے جھوٹے ہونے میں کیا حرج ہوتا تھا، امام تصاف کہہ چکا کہ اس پاک بے عیب میں دنیا بھر کے عیب آسکتے ہیں پھر انہیں بر علم اللہ ایمان دیا جائے۔ قولہ یہی امکان کہ ب ہے، اقول ممکن تمہارا کذب ہے ہر مکتبہ بالغیر محال بالذات کو مستلزم، اور باوجود اس کے خود ممکن بالذات ہوتا ہے، اس کا امکان ذاتی اس محال بالذات کے امکان ذاتی کو مستلزم ہوا محال بالذات اور لم یکہ ان میں استلزام ہی عارضی تھا نہ کہ ذاتی و نہ محال بالذات ہوتا نہ کہ بالغیر، یوں تو لازم کہ ہاں تعالیٰ و تقدس و نسب الیہ و درجہ و تہ و مراتب واجب بالذات ہو جائیں، و جہر ملازمت سنئے زید آج موجود ہوا اس کا اس وقت وجود علم الہی سبب نہ تعالیٰ میں تھا یا نہیں، اگر نہیں تو علم محیط باری جل و علافتنی ہوا اور انتفاعی علم کہ مقتضائے ذات ہے انتفاعی مقتضی تو باری عزوجل معاذ اللہ معدوم ہوا اور اگر تھا تو اس وقت اس کا عدم بھی ممکن ذاتی تھا یا نہیں، اگر نہیں تو زید واجب بالذات ہوا اور وہاں تو اس کا اس وقت عدم کہ ممکن بالذات ہے، عدم علم عدم عالم کو مستلزم تو تمہارے طرز پر عدم ذات ممکن تو باری جل جلالہ واجب الوجود نہ ہوا، اب تو آپ کو اپنی جہالت پر یقین آیا، واقعی تم بچا رہے معذور ہو کہ حقانی علوم و وقایع فہوم میں بچپاری گنگوہی تعلیم کا حصہ رکھا ہی نہ گیا، ذرا کلمات علماء پر

عہ و اقول ایضا بلکہ اوجاہل! اگر یہ تیری دلیل جہالت تام ہو تو باری عزوجل کا معاذ اللہ جہل بھی ممکن ٹھہرے کہ اس نے ہشتیوں کے ہشت دوزخیوں کے دوزخ جانے کی صرف ہم کو جبری نہ دی بلکہ اس کے علم میں بھی ایسا ہی ہے یا انہم وہ خلاف پر قادر۔ اس تقدیر پر اس کا علم غلط پڑے گا اور یہی امکان جہل ہے تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا (اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر بلند ہے۔) ہاں اسے جاہل! اب تو یا تو امکان جہل بھی مان یا امکان کذب پر ان جھوٹے شوشوں سے درگزر، اللہ تعالیٰ ہدایت بخشنے آمین! ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ۔

نظر کیجئے تو آپ کو اپنی دانشمندی پر یقین کامل آئے علامہ سعد الدین قفاری نے شرح عقائد فلسفی میں فرماتے ہیں :  
 ان الله تعالى لما وجد العالم بقدرته اختياراً  
 فعدمه ممكن في نفسه مع انه يلزم من  
 فرض وقوعه تخلف المعلول عن علته  
 المتامة وهو محال والحاصل ان الممكن  
 لا يلزم من فرض وقوعه محال بالنظر الى  
 ذاته واحاط النظر الى امره رائد على نفسه  
 فلا يستلزم الاستلزام المحال  
 شرح مقاصد میں فرماتے ہیں :

ان قيل ما علم الله او اخبر بعدمه بوقوعه  
 يلزم من فرض وقوعه محال هو  
 جهله او كذبه تعالى عن ذلك ويدور  
 من فرض وقوعه محال فهو محال ضرورة  
 امتناع وجود المعلوم وبدون اللازم فلو اريد  
 منع الكبرياء وانما يصدق لو كان لزوم المحال  
 لذاته اما لو كان لعارض كالعلم او الخسبر  
 فبما نحن فيه فلا يلحقوا ان يكون هو  
 ممكناً في نفسه ومنشأ لزوم المحال هو  
 ذلك العارض في

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے عدم وقوع  
 کو جانا یا اس کی خبر دی ہو تو اس کے وقوع  
 کے فرض سے محال لازم آئے گا وہ جہالت یا  
 اس کا کذب ہے تو جب اس فرض وقوع سے  
 محال لازم آئے گا تو یہ بہر حال محال ہو گا کیونکہ لازم  
 کے بغیر لزوم کا وجود ممکن ہوتا ہے تو اس کا جواب  
 یہ ہے کہ کبریٰ نہیں مانتے، یہ تب سچا ہے کہ اگر لزوم  
 محال لذات ہو اور اگر کسی عارضہ کی وجہ سے ہو مثلاً  
 وہ زیر بحث علم یا خبر ہو تو اس میں محال نہیں کیونکہ  
 یہ فی نفسه ہو سکتا ہے ممکن ہے اور لزوم محال  
 کی علت وہ عارض بن رہا ہو۔ (د)

فرض استعمالہ ناشیہ عن نفس الذات وعن خارجہ میں فرق نہ کر کے بعض نے استلزام عارضی میں بھی استعمال  
 لازم بالذات سے استعمالہ لزوم بالذات کا حکم کیا جس کا تحقیق نے یوں حل کر دیا مگر ایسی جگہ امکان لزوم سے

امکان لازم مستحيل بالذات کا حکم آپ ہی کی عقل شریف کا حصہ خاصہ تھا کہ اس کے زو میں علماء کا وہ حل کافی وافی ہوا، سبحان اللہ! میں اپنے علماء سے کیوں استناد کروں، آپ اپنے ہی امام کا قول نہ سنیے، اسی بحث کذب والی یکروری میں کیا کہتا ہے،

اگر مقصود یہ ہے کہ وقوع مذکور بالفعل ہے (جسے یہاں اپنی بحث میں وقوع تعدیب مطیع و مغفرت کافر فرض کیجئے) تو یہ کذب کو مستلزم ہے پس یہ قسیم شدہ ہے اور کسی نہ وقوع مذکورہ بالفعل کا دعویٰ نہیں کیا اور اگر مقصود یہ ہے کہ وقوع مذکور کا امکان قرآنی نص کے کذب کو مستلزم ہے تو اس نص کی تلاوت کی جائے تاکہ واضح ہو جائے کہ کون سی نص وجود مذکور کے نفی امکان پر دلالت کر رہی ہے، اور اگر مقصود یہ ہے کہ وجود مذکور کا امکان امکان کذب کو مستلزم ہے تو یہ لازم ممنوع ہے کیونکہ وجود مذکور کا عدم صدق نص کا معلول ہے تو عدم مذکور کا تحقق یقیناً صدق نص مذکور کے امکان کے تحقق کو مستلزم ہے، عدم مذکور کا بالفعل زوال کذب کو مستلزم ہے لیکن زوال عدم مذکور کا امکان زوال صدق کے امکان کو مستلزم نہیں یعنی امکان وجود مذکور، امکان کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ زوال معلول کا امکان، امکان زوال علت کو مستلزم نہیں ورنہ لازم آئے گا زوال عقل اول کا امکان، زوال واجب کے امکان کو مستلزم ہو تو زوال عقل اول کا امکان متنع ہو تو عقل اول واجب لذات ہوگی، اس کا حاصل یہ ہے کہ علت و معلول کے درمیان لازم فعلیت وجود و عدم میں ہے نہ کہ امکان ذاتی میں، ورنہ لازم آئے گا کہ واجب لذات، ممکن

اگر مقصود این ست کہ وقوع مذکور بالفعل (جسے یہاں اپنی بحث میں وقوع تعدیب مطیع و مغفرت کافر فرض کیجئے) مستلزم کذب ست پس آن مسلم ست و کہے دعویٰ وقوع مذکور بالفعل نکرہ اگر مقصود این ست کہ امکان وقوع مذکور مستلزم کذب نصی ست از نصی قرآنی پس آن نصی را تلاوت باید کرد تا واضح گردد کہ کدام نص بر نفی امکان وجود مذکور دلالت میکند و اگر مقصود این ست کہ امکان وجود مذکور مستلزم امکان کذب ست پس لازم است امر ست زیرا کہ عدم وجود مذکور معلول صدق نص ست پس تحقق عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان صدق نص مذکور ست و زوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب ست و اما امکان زوال عدم مذکور پس مستلزم امکان زوال صدق نیست یعنی امکان وجود مثل مذکور مستلزم امکان کذب نیست چه امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علت نیست والا لازم آید کہ امکان زوال عقل اول مستلزم امکان زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول متنع باشد پس عقل اول واجب لذات باشد، حاصلش آنکہ لازم در میان علت و معلول در فعلیت وجود و عدم ست نہ در امکان ذاتی و الا لازم آید کہ واجب لذات ممکن لذات اگر دو، حجب معلول است او





سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول

او صدق کلام اهل الاھواء، وقال عندی  
کلامهم کلام معنوی او معنای صحیح الخ۔  
یا وہ تصدیق کرے کلام اہل بیت کی یا کہ میرے ہاں  
ان کا کلام یا مقصد ہے، یا کہ اس کا معنی درست  
ہے الخواتم۔

فقیر نے اس مسئلہ کی قدر سے تفصیل اپنے رسالہ مبارکہ مقامہ الحدید علی خد المنطق المجدید  
میں ذکر کی واللہ الموفق۔

ثالثاً الحمد للہ کو علمائے اہلسنت ان سے جہل کی جہالت فاحشہ سے پاک کرانے اور ان کے بہت فی  
خیالوں، شیطانوں، ضلالوں پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے مگر ان کی قوت و اہم نے جو انہیں امام الطائفہ کے  
ترک میں مل، ائمہ متقدمین میں کچھ علماء ایسے تراشے جو کذب النبی کے جواز و قلعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے  
تو وہ تراشیدہ علماء ساختہ اند (جی کا ان جہال کے وہم و خیال کے سوا کچھ نہیں) قطعاً اجماعاً کافر مرتد  
تھے، اب انہوں نے ان وہمی موجودوں یعنی مرتدوں کو کافر جاننا بلکہ مشارک دین و علمائے متقدمین مانا تو خود  
ان پر کفر و ارتداد لازم آئے میں یہی کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریات دیں کو کافر نہ کہے آپ کافر ہے۔ امام علامہ قاضی  
عیاض قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں

الاجماع علی کفر من لم یکفر احداً من النصارى  
والیهود وکل من فارق دین المسلمین  
او وقف فی تکفیرهم او شک، قال العاضی  
یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو یہود و نصاریٰ یا مسلمانوں  
کے دین سے جدا ہوئے کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے  
میں توقف کرے یا شک لائے، امام قاضی

عبد حمل العلامة ابن حجر اھل الاھواء علی  
الدین تکفیرهم بعد عتھم قت وھو کما اصاب  
ولا یتقیم التحریج علی قول من اطلق  
لا کفار بکل بدعة فان اطلاق الکفر  
المتفق علیہ فلیتنبہ ۱۲۔

علامہ ابن حجر اہل ہوا سے مراد وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں  
ان کی بدعت کی وجہ سے کافر کہا گیا ہے، میں کہتا ہوں  
بات وہی ہے جو انہوں نے کہی اسے یہ حال اس قول  
پر صحیح نہیں جو مطلقاً ہر بدعت کو کفر کہتے ہیں کیونکہ  
گفتگو اس کفر میں ہو رہی ہے جس پر اتفاق ہو  
اسے یاد رکھ ۱۲ (ت)

ابو بکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ  
اجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان  
کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص و شریعت کی  
تکذیب کرتا یا اس میں شک رکھتا ہے اہل کفر کا  
ہی سے صادر ہوتا ہے۔

ابو بکر ان التوفیق والاجماع اتفاقاً علی کفرہم  
فمن وقف فی ذلك فقد کذب النص و  
التوفیق او شک فیہ ، والتکذیب والشک  
فیہ لایقعا الا من کافر بہ

اسی میں ہے :

یعنی کافر ہے جو کافر نہ کہے اسی لوگوں کو کہ غیر امت اسلام  
کا اعتقاد رکھتے ہیں یا ان کے کفر میں شک نہ کرے  
یا ان کے مذہب کو ٹھیک بتائے اگرچہ اپنے آپ  
کو مسلمان کہتا اور مذہب اسلام کی حقانیت اور اس  
کے سوا سب مذہبوں کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو  
مگر اس نے بعض منکر روایات وہی کو سب کو کافر نہ جانا تو بتائے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا اور مخلصا۔

یکفر من لو یکفر من دان لغير عملة الاسلام  
او وقف فیہم او شک او صحیح من ہبہم  
وان اظهر الاسلام واعتقد ابطال کل  
مذہب سواہ فهو کافر باظهار ما اظهر  
من خلاف ذلك مخلصا۔

آپ کو یاد ہو کہ اسی مدعیان جدیدہ ہندی و رستید پر ایک سو بائیس کوڑے اور چوڑے اور ان کے  
امام کا وہابی انھیں کب چھوڑے کہ یہ انھیں اس کے مقلد اور اس کے اقوال کے پورے معتقد، معتمد و واجب  
ضرب الغلام اہانتہ المولیٰ (غلام کی ضرب مولیٰ کی اہانتہ ہے۔ ت) تو ضرب المولیٰ اہانتہ الغلام  
(مولیٰ کی ضرب غلام کی اہانتہ ہے۔ ت) بدعت اولیٰ بہر حال یہ پختہ کوڑے جو امام اہل کفر پر تازے پڑے، اسی  
کے حق میں بھی یقیناً ہیں، کل ایک سو ستانوے ہوئے اور میں خاص ان کے دم پر سوار کر اس مختصر رسالے  
موجز مجلس میں مدعیان جدید پر پورے دو سو کوڑوں کی کال بوجھار،

کذلک العذاب والعذاب الاخرة اکبر لو کافوا  
مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب  
سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

میں نے جس طرح اس رسالہ کا تاریخی نام شبخون السجود عن معذب کذب مقبوح رکھا یہی

سہ الشعار بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی تحقیق القول فی انکار المتأولین المطبعة الشریکة الصحافیہ ۲/۲۹۷

سہ " " " " فصل فی بیان ماہم من المتعالات کفر " " " " ۲/۲۷۱

سہ القرآن الحکیم ۲۳/۶۸

اس تازیانوں کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب ”دو صد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ“ دیکھوں بالحد  
آفتاب روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ایک مذہب علمائے دین پریرامام و مقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر  
بلکہ صد کفر مرپا کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں وہی ذلک اقول (اس میں میں نے کہا۔ ت) ۵

فکفر فوق کفر فوق کفر کان الکفر من کثر و دفر  
کملنا سب ف نعت دفر تمانع قطرة من تعب کفر  
(کفر ہر کفر سے بڑھ کر کفر، ہر کثرت سے بڑھ کر کثرت، جیسا کہ کھڑا پانی بدبودار پانی بننے سے خوب  
بدبودار ہو جاتا ہے۔ ت)

معاذ اللہ! اس قدر ای کے خسار و ہزار کو کیا کم ہے اگرچہ اکثر محققین و علمائے متاخرین انہیں کافر نہ کہیں  
یہی صواب ہے،

و هو الجواب وبہ یفوق و علیہ الفتوی دھو جواب یہی ہے، اس کے ساتھ فتویٰ دیا جاتا ہے  
المذہب و علیہ الاعتقاد و فیہ السلامة و اور اسی پر فتویٰ ہے، یہی مذہب اور اسی پر  
فیہ السداد۔ اسی میں سلامتی اور یہی درست ہے۔

امام ابن حجر کی زمرہ تھے اسے اعلام میں فرماتے ہیں،

انه یصیر معتدا علی قول جماعة و کفی بهذا وہ ایک جماعت علماء کے قول پر مرتد ہو گیا اور اس  
معتدا علیہ  
و تعیاد باللہ خیر المحافظین (ابو ہریرہ غایت کرنے والے کی پناہ۔ ت)

پھر جب کہ اکثر دین ای کے کفر میں مختلف ہو گئے تو یہ یہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہیں جلد از سر نو کلمہ اسلام  
پڑھیں اور اپنے مذہب نامذہب کی تکذیب صریح اور اس کے رد و تہنیت کی صاف تصدیق کریں حد نہ بطور  
عادت بلکہ شہادت کافی نہیں کہ یہ تو وہ اب بھی پڑھتے ہیں اور اسے اپنے مذہب کا نہ نہیں سمجھتے۔ بکر الراقی  
میں بزازیر و جامع الفصولین سے ہے،

لواق بالشہادتین علی وجه لعادة لدرینفعہ اگر معمول کے مطابق وہ کثرت شہادت پڑھے تو یہ کہ وہ نافع  
ما لدریجہ عما قال ہے  
نہیں جب تک وہ اپنے قول سے رجوع نہ کرے (ت)

سلہ الدیران المعری المومنین الغفران فی الرد علی القائلین بامکان کذب الہ و ضلالتہ و الاشواق لہ ۱۹۲  
۵۱۱ اعلام بقراط اسلام مع سبیل النجاة کتبہ حقیقہ استنبول ترکی ص ۶۲  
۵۱۲ بکر الراقی باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۸/۵

نورجی طرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ و رجوع کا صاف امتساق کریں کہ توبہ  
 نہاں کی نہاں ہے اور عیاں کی عیاں۔ حضور پر نور سید یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
 اد اعمت سیئة فاحداث عندها توبة السر  
 بالسود لعلامة بالعلامة یروا الامام  
 احمد فی کتاب اسنہد والطبرانی فی المعجم  
 الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ  
 بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
 اس سب کے بعد اپنی عورتوں سے تحدید نکاح کریں کہ کفر خلائی کا حکم یہی ہے، عقلمند حسن شریعتی شرح و ہدایہ  
 پھر علامہ علی شریعتی فرماتے ہیں،

ما یكون کفرا انفاقا یسطل العمل والکما  
 واولاده اولاد نہی وما فیہ خلافت یومر  
 بالاستغفار والتوبة وتحدید النکاح  
 جو بالاتفاق کفر ہو اس سے اعمال نکاح باطل  
 ہر جلتے ہیں تمام اولاد، اولاد نہاں قرار پا جاتی ہے  
 اور جس میں اختلاف ہو وہاں استغفار، توبہ اور  
 تحدید نکاح کر دینا جائز ہے۔ (ت)

پس اگر کوئی سبحانہ و تعالیٰ ہدایت فرماتے اور اس کے کرم سے کچھ دود نہیں، یعنی یہ حضرات اپنے مذہب  
 مردود سے باز آئیں اور علانیہ رب العالمین کی طرف توبہ لائیں فاخوانکم فی الدین تمہارے دینی بھائی ہیں،  
 ورنہ اہل سنت پر لازم کہ ان سے الگ ہو جائیں، ان کی صحبت کو آگ کھیں، ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں، اگر  
 نادانستہ پڑھ لی ہو اعادہ کر لیں کہ نماز اعظم عبادات ربانہ ہے بے نیاز ہے اور تقیم و امامت ایک اعلیٰ امتراز  
 اور فاسق مجاہد واجب التوبہ، مذکورہ معنی گراؤ فاسق فی الدین، وانعیاذ باللہ سب العالمین۔

فقیر مغلطہ تعالیٰ نے ان مسائل کی قدر سے تحقیق و تفصیل اپنے رسالہ الہی لاکید عن الصلوۃ  
 و بعدی التعلید میں ذکر کی۔ علامہ ابراہیم علی غیہ شرح غیہ میں فرماتے ہیں :  
 یکرہ تقدیم العاصی کما اہلہ تحریم و کذا  
 یعنی فاسق و بد مذہب کی امامت مکروہ تحریمی

۱۵۹/۲۰ المكتبة الخيرية بيروت  
 دار القلم کویت  
 مطبع مجتہدانی  
 ۲۶۳ ص  
 ۲۵۹/۱  
 ۲۲۱ حدیث جبل  
 ۹۵۴ حدیث  
 باب المرتد  
 الزہد الکبیر  
 ۵/۳۳

قریب بکرام ہے

الجبّار الخ

جس کے سبب نماز کا پھیرنا واجب، یہ ہے حکم بولنے الحکم والیہ ترجعون ۵ والحمد لله رب العالمین  
(اور اللہ ہی کے لئے حکم ہے اور تم اسی کی طرف لوٹنا ہے جاؤ گے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو دونوں  
جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ت)

التماس ہدایت اساس : میں جانتا ہوں کہ فقیر کے اس رسالے پر حسب معمولی سخن پروری و حکم دستور تعصب  
خود مرئی اگر بعض سلیم خاطرین شریائیں گی، قبول و انصاف کو کام فرمائیں گی تو بہت عنادی طبیعتیں گر جائیں گی،  
جلی نراکتیں غصہ لائیں گی، جاہلی جیتیں جوش دکھائیں گی، تعصبی حماستیں ہمت پر آئیں گی وحسب اللہ ونعم  
الوکیل، نعم المولیٰ ونعم الوکیل (ہمارے لئے اللہ کافی اور وہ سب سے بڑا کارساز، سب سے بہتر آقا  
اور سب سے بہتر کفالت فرماتے والا ہے۔ ت) یہ سب کچھ قبول، کھینا نا عاجزوں کا قدیمی معمول، مگر غصا  
اعطو کو بواحدۃ (میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ ت) حق اسلام یاد دلا کر اتنا معمول کہ چند ساعت کے لئے  
تعصب و نفسانیت کو راہ بتائیں، غصی و فراوی، تنہا یا دو دو صاحب بیٹہ کو غور فرمائیں اگر حکام حصہ حق و  
صواب ہو تو نہ! حق سے کیوں اجتناب ہو، کیا قرآن نے نہ سنایا کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا سید کسر  
من یحسب ۵ دیت جنہا الاشقر ۶ حق تعالیٰ نصیحت ماننے کا حوڑا ہے اور اس سے وہ بڑا بد بخت دور  
رہے گا۔ ت) اے میرے پیارے بھائیو! تم اسلام کے ہر ایسے جو اگرچہ نفسانیت اور بہن عیارہ اور  
اور شیطان لعین اس کا معین، و لہذا غلطی کا اقرار آدمی کو ناگوار، مگر واللہ! واد اقیل لہ اتق اللہ احدتہ  
المعزۃ بالاشم (اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گماہ کی۔ ت) کی آفت سخت  
شدید، ایسے شکوہ جیل مرشد (کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں۔ ت) خدا را ذرا انصاف  
کو کام فرماؤ، خلق کا کیا پاس خالق سے شرباؤ، کچھ دیکھا بھی کس پر امکان کذب کی تمت دھرتے ہو، کس پاک  
بلے عیب میں عیب آنے کا احتمال کرتے ہو، الخلفہ اللہ! ارے وہ خدا ہے سب خوبیوں والا ہر عیب نقصان  
سے پاک نزالا، ذرا تو گریبان میں منہ ڈالو جس نے زبان عطا فرمائی اس کے بارے میں تو زبان سننا لو، وائے

۱۔ غنیۃ المستفی شرح غیۃ المصلی فصل فی الامارۃ سہیل انکسٹری لاہور ص ۱۳-۵۱۳

۲۔ العتقان اکبریم ۴۶/۴۴ ۳۔ القرآن اکبریم ۴۴/۱۰ ۱۱

۴۔ ۲۰۶/۲

۵۔ ۴۴/۱۱

بے انصافی! تمہیں کوئی جھوٹا کہے تو آپ نے میں نہ رہو اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا یوں ممکن کہ، یہ کوئی سسی  
دیانت ہے، کیا انصاف ہے، اس پر یہ قہر اصرار برہم اعتساف ہے، اسے طائفہ حائفہ اسے قوم مفتون!  
مانو تو ایک تدبیر تمہیں بتاؤں، میرا رسالہ تنہائی میں بیٹھ کر بغور دیکھو، ان دو سو دلائل و اعتراضات کو ایک ایک  
کو کے انصاف سے پرکھو، فرض کروم کہ دو سو میں استعمال کتب الہی پر صرف ایک دلیل اور تمہارے خیال اور  
تمہارے امام کے دیہانی اقوال پر فقط ایک ایک اعتراض قاطع ہر قال و قول باقی رہ گیا، باقی سب تم نے  
جواب دے لیا، تو جوابی برادر! احقاق حق کو ایک دلیل کافی، ابطال باطل کو ایک اعتراض کافی، نہ کہ دلائل  
باہرہ اعتراضات قاہرہ صد ہا سنو اور ایک شے گنو، دل میں جانتے جاؤ کہ دلائل با صواب اور اعتراضات لا جواب  
منکرمانے کی قسم تو یہ کی آن بلکہ اُلے تائید باطل کی فکر سامان، یہ تو حق پرستی نہ ہوئی باو بدستی ہوئی، نشہ تعصب  
میں سیاہ مستی ہوئی، پھر قیامت تو نہ آئے گی عذاب تو نہ ہوگا، خدا کے حضور سوال و جواب تو نہ ہوگا، اسے  
رب میرے! ہدایت فرما اور ان لمیل آنکھوں کو کچھ روشن کر دے

عی توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول اسے کہ دُرِ ساختہ قطرہ ہارانی را  
(اسے اللہ! تو میرے آنسوؤں کو حسن قبول دے سکتا ہے جیسا کہ تو بارش کے قطرہ کو عقی  
بنادیتا ہے۔ ت)

اور ہمیں سے ظاہر کہ صاحبِ قصہ جواب فی ہمت دلیں ایک ایک دلیل ایک ایک اعتراض کا تفصیلی  
جواب سمجھ کر لکھیں، یہ نہ ہو کہ الباقی مشغلت زرف مذمت خریب عوام جواب کے نام کر لیں، کچھ اعتراض باقی سے  
اعراض، یہ کلام خصم کا رد نہ کرے گا، انہیں پر صاعقہ بن کر گرے گا کہ جب حجت خصم مثلاً سکے مذہب کے اعتراض  
ہٹا نہ سکے تو ناجی تکلیف خامرا اٹھائی، مصیبت سیما ہی نامہ اٹھائی، اپنے ہی بچہ کا اظہار کیا، بطلان مذہب کا  
اقرار کیا، لہٰذا کچھ دیر قوتی و انصاف کی قدم چھو، زنجیر تعصب کی قید سے کھو، خار زائے بکتر میں اتنا نہ الجھو، افسوس  
کہ حق کا چاند جلوہ نما اور تمہارے نصیب کی دہی کالی گھا، ہمارے ہمایوں سایہ فکن اور تمہارا تاج دہی بالِ رخن  
اسے پتے خدا پچ سے معروف جھوٹ سے زائل، پچے رسول پر سچی کتاب اتارنے والے! اپنے پچے حبیب کی  
پکی وجاہت کا صدقہ امت مصطفیٰ کو پکی ہدایت نصیب فرما،

عن اللہ تعالیٰ علی الحبیب و سلمہ و علی آلہ  
وصحبہ و شرف کرمہ مانجی الصادق  
وہذک الکاذب و نفی الصدق عن  
تعاطی الکواذبا قولک الحق و  
اے اللہ! رحمتیں نازل فرما اور آپ کے شرف و  
بزرگی میں مزید اضافہ فرما جو حبیب ہیں جب تک  
صداق نجات پاتے رہیں، کاذب جلدک ہوتے رہیں  
جنہوں سے تمام کواذب سے منع فرمایا، تیرا قول حق

وعدائے الصدق و ذلک الحمد والینک المصیر  
 انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ تعالیٰ علی  
 سید الصادقین محمد وآلہ وصحبہ  
 اجمعین آمین اللہ الحق آمین !  
 تیرا وعدہ سچا ، تمہارے لئے ، تمام کا لوٹنا تیری طرف  
 اور تو ہر شے پر قادر ہے ، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو  
 سید الصادقین حضرت محمد ، آپ کی آل اور اصحاب  
 سب پر ، آمین آمین الزالحق آمین ! (ت)

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ موصوفی لہ باوجود کثرت اشغال تحریر رسائل و ترتیب رسائل تیرے دن کے متفرق  
 جلسوں میں مسودہ اور تسکین دہن میں صاف و جید ہو کر دو از دویم بار مبارک و فی خیر شہر ربیع الآخر روز ہمایوں جمعہ  
 ۱۳۰۷ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ہمہ وجہ پر رسائی تمام و شمع بزم ہدایت انام ہوا۔

لہ الحمد والمنة کہ آج اس مبارک رسالے نعمت کے قبائے رنگ صدق جاسنے واسے ، رنگ کتبہ  
 گمانے والے سے علوم و غیرہ میں تصانیف فقیر نے سوا کا عدد کمال پایا ،

والحمد للہ وھاب العظی ، ربنا نقب من  
 انک انت السميع العليم ۝ والحمد للہ  
 رب العالمین والصلاة والسلام علی  
 سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ  
 اجمعین ، سبحن ربک رب العرش  
 یعقون و سلام علی المرسلین ، والحمد  
 للہ رب العالمین ، تمت و بالخیر ختمت  
 بعون من قال وقوله الحق تمت کلمت  
 ربک صدقاً وعدلاً لا یمیدل لکلمتہ  
 وهو اسمع العليم ۝ الحمد للہ الہدی  
 بنعمہ و جلالہ تم الصالحات والصلوٰۃ و  
 السلام علی سیدنا و مولانا محمد سید الکائنات  
 وآلہ وصحبہ و امتہ و حزین و محمد  
 للہ رب العالمین ۔  
 تمام حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جو تمام انعمات کا عطا کر پورا  
 ہے ، اسے ہمارے رب ! باری طرف سے قبول فرما  
 بلا شہرہ تو سننے والا جاسنے والا ہے ، تمام حمد للہ کی  
 توجہ ، بکار ، بکار ، بکار ، صلوٰۃ سلام نازل ہو  
 تمام رسولوں کے سر و حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر آپ کی آل و اصحاب تمام پر ، سلام علی المرسلین  
 والحمد للہ رب العالمین رسالہ تمام ہوا اور حیر کے ساتھ وسیع  
 ہوا اس ذات کی مدد سے جس نے فرمایا جبکہ اس کا  
 فرمان برحق ہے تیرے رب کے کلمات صدق و عدل  
 میں تمام ہیں کوئی ان کو تبدیل کرنے والا نہیں وہی سننے  
 جاسنے والا ہے ، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جس کی  
 نعمت و جلال سے خوبیاں تمام ہوتی ہیں اور صلوٰۃ و سلام  
 ہمارا آقا کریم کی کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اصحاب  
 و امت اور ان کی سب نعمت پر ، والحمد للہ رب العالمین (ت)

کتبہ عبدہ لہذب احمد رضا البریلوی  
 عفی عنہ بحمد اللہ العظیم والبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تحریر جناب مولانا غلام دستگیر علیہ الرحمۃ میں ربنا القدر پر رسالہ مبارکہ سبوح من عیب کذاب مقبول  
 غیر غلام دستگیر قصوری کا کہ لاہور جمادی الاول ۱۳۰۸ھ میں بریلی میں وارد ہوا اور اسی مبارک رسالہ کے  
 دیکھنے کا اتفاق پڑا، چونکہ مدت دراز کے بعد یہاں آنے کا اتفاق ہوا ہے اور ملاقات اجنب اور نیز مشورہ امر دینی  
 کے سبب جو وکلاء سے کرنا تھا اس قدر کم فرصتی ہوئی کہ معمولی وظائف جو کبھی سفر و حضر میں ترک نہیں ہوئے تھے  
 ان چار روز میں وہ بھی پورے نہ ہو سکے، اسی کشاکش میں اس رسالہ سلالہ کو فقیر بالا مستیعاب کیا کچھ حقہ  
 معتد بہا بھی دیکھ سکا مگر ابستہ اور درمیان اور انتہا سے جو دیکھ تو مسئلہ امکان کذاب باری تعالیٰ کا  
 رد پایا اور اس کو آنکھوں سے لگایا الحمد للہ حمد اکتیو کہ اس کے مولف علامہ فہار نے حج ایک علم  
 اور فضل کے خاندان سے حمۃ الخلف و بقیۃ السلف ہیں اس بارے میں بھی اپنے عزیز و قارب کو جو ہمیشہ  
 کا بغیر اشاعت علوم دینیہ میں مصروف ہیں صرف فرمایا جزا اللہ الشکور عنی وعن جیبہ السلین خیر  
 الجزاء و اوصلہ الی غایۃ ما یحب یرضی، اللہم تقبل ما آتک انت السمیع العدیم، و صلی اللہ  
 تعالیٰ علی خیر خلقہ مظهر لطفہ و احسانہ سیدنا محمد و عترتہ اجمعین اللہم ارحمنا معهم  
 بروحمتک یا ارحم الراحمین

۱۵ جمادی الاول روز روائی وطن یہ چند رُوف کئے گئے و اللہ ہو المیر للضعاف۔



رسالہ

## دامان باغ سخن السبوح (سخن السبوح کے باغ کا دامن)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں مسلمانوں کے لئے؟ اس مسئلہ میں کہ دیوبند کا پڑھا ہو ایک مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹا ہو سکتا ہے اور اس پر دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی کہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا، یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے آدمی جس جس بات پر قادر ہے خدا ضرور ان سب باتوں پر قادر ہے اور ان کے سوا بے انتہا چیزوں پر قدرت رکھتا ہے جن پر آدمی کو قدرت نہیں، البتہ کو اپنے کذب پر قدرت اور خدا کو اپنے کذب پر قدرت نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، اور اس دلیل کو کہتا ہے کہ یہ ایسی قاطع دلیل ہے کہ جس کا جواب نہیں ہو سکتا ہے امید کہ اس بارہ میں جو حق ہو تحریر فرمائیں اور مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

### الجواب

سخن اللہ صواب العزیز صواب الحق (پاک ہے عرض کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ ت) اللہ عزوجل مسلمانوں کو شیطانوں کے دوسو سوں سے بچائے، دیوبندی نہ دیوبندی کہ دیوبندیوں نہ دیوبندیوں کہ ان کے امام انھیں دہلوی کا یہ قول صریح ضلالت و گمراہی و بدیہی ہے جس میں بنی مبالغہ ہزار ہا وجہ سے کفر لادہی ہے، جمہور فقہائے کرام کے طور پر ایسی ضلالت کا قائل صریح کافر ہو جاتا ہے اگرچہ ہم باتسبغ

جس متکلمین کرام صرف لزوم پر بے التزام کافر کہنا نہیں چاہتے اور قتال مضل بدین کہتے پر قناعت کرتے ہیں  
اس مسئلہ میں فقیر کا ایک کافی دافی رسالہ مسکنی بر مبعوث النبیوح عن کذب مقبوح درست ہوئی  
چھپ کر شائع ہو چکا اور محنتگوہریوں دیوسندیوں وغیرہم واپس کیوں کسی سے اس کا جواب نہ ہو سکا نہ ان شاء اللہ  
الغریز قیامت تک ہو سکے،

حقت علیہم کلمۃ العذاب بما کذبوا فیہم وہم کاذبون  
وہم کاذبون اولئک اصمہم ابلہم و عیو ابصارہم فہم فہم فہم طغیانہم  
بصہون ۵

غائب کا قول ان پر ٹھیک اثر البسب اس کے کہ  
انہوں نے اپنے رب کی طرف جھوٹ کو منسوب کیا اور  
اس سبب سے کہ وہ حکم دہولی کرتے تھے یہی لوگ ہیں  
جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کا  
اندھا کر دیا پس وہ اپنی کٹھنی میں سرگرداں رہتے ہیں ات۔  
میں نے اس رسالے میں تین سو نصوص اور تیس دلائل قطعیہ سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات  
ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات نہ ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع ہے، مسلمان جس کے دل میں اس کے رب کی  
غلطی اور اس کے کلام کی تصدیق نہ ہو اگر کچھ بھی سمجھ رکھتا ہے تو اس کے لئے یہی ۱۰ ہر حرف کافی ہیں، اول یہ کہ  
کذب یہاں گناہنا پاک عیب ہے جس سے ہر ضروری طاہری عزت والا بھی بچا ہوا ہے اور ہر بھنگی چار بھی  
اپنی طرف اس کی نسبت سے عار رکھتا ہے اگر وہ اللہ عزوجل جلالت کے لئے ممکن ہو تو وہ عیب ناقص طوٹ گئے ہی  
گھاؤنی نجاست سے آلود ہو سکے گا، کیا کوئی مسلمان اپنے رب پر ایسا گمان کر سکتا ہے، مسلمان تو مسلمان  
کر اس کے لئے اس کے رب کی امانی، ادنیٰ سمجھ والے یہودی نصرانی بھی ایسی بات اپنے رب کی نسبت گوارہ  
نہ کرے گا، پاکی ہے اسے جس کے سر پر وہ عزت و جلال کے گرد کسی عیب و نقص کا گزرقطعا محال بالذات ہے  
جس کی عظمت و قدوسیہ کو ہر لوث و آلودگی سے بالذات منافات ہے۔ شرح مقاصد میں ہے،

الکذب محال باجماع العدول لان الکذب  
نقص باتفاق العقلاء وهو علی اللہ تعالیٰ  
محال ۱۰

نیز مقدمہ ساؤس فصل ثالث بحث سابع جملہ اہلسنت کے عقائد اجماعیہ میں فرماتے ہیں،  
طریقہ اہل السنۃ ان العالم حادث ۵ اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ تمام جہان حادث و

الصالح قدیم متصف بصفات قدیمة و  
لا یصح علیه الجہل ولا الکذب ولا النقص  
قویہ اس بنا اور اس کا بتانے والا قدیم اور صفات  
قدیم سے موصوف ہے، نہ اس کا جہل ممکن ہے  
نہ کذب ممکن ہے نہ اس میں کسی طرح کے عیب و  
نقص کا امکان ہے۔

دوم یہ کہ جب اس کا کذب ممکن ہو تو اس کا صدق ضروری نہ رہا، اور جب اس کا صدق ضروری رہا  
تو اس کی کون سی بات پر الطینان ہو سکے گا، ہر بات میں احتمال رہے گا کہ شاید جھوٹ کہہ دی جو، جب وہ  
جھوٹ بولی سکتا ہے تو اس یقین کا کیا ذریعہ ہے کہ اس نے کبھی نہ بولا، کیا اسے کسی کا ڈر ہے یا اس پر  
کوئی حاکم و افسر ہے جو اسے دبانے کا اور جوابات وہ کو سکتا ہے نہ کرنے دے گا، ہاں ذریعہ صرف یہی ہو سکتا  
تھا کہ خود اس کا وعدہ ہو کہ ہمیشہ سچ بولوں گا یا اس نے فرما دیا ہے کہ میری سب باتیں سچی ہیں مگر جب  
اس کا جھوٹ ممکن ٹھہرا تو سرے سے اس وعدہ و فرمان ہی کے صدق پر کیا الطینان رہا، ہو سکتا ہے کہ  
پہلا جھوٹ یہی بولا ہو، غرض معاذ اللہ اس کا کذب ممکن مان کر دین و شریعت و اسلام و ملت کسی کا، صاف پتا  
نہیں لگا رہتا، جزا و سزا و جنت و نار و حساب و کتاب و حشر و نشر کسی پر ایمان کا کوئی ذریعہ نہیں رہتا،  
تعالیٰ اللہ عما یقولون اطمین علی کبیر  
انہ قد نے بت بند ہے اس سے جو فی لم  
کہتے ہیں۔ (د ت)

علامہ سعد الدین قناری فی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

لکذب فی اخبار اللہ تعالیٰ فیہ مفاسد  
لا تحصی و مطعن فی الاسلام لا تحفی،  
منہا مقال الفلاسفة فی العباد و مجال الملاحدة  
فی العباد و بطلان ما علیہ الاجماع من  
القطعة بغلوہ، الکفر فی النار جمع صریح  
اخبار اللہ تعالیٰ یہ فحجوانہ عدم  
وقوع مضمون هذا الخبر محتمل  
ولما کان هذا باطلا قطعاً

اخبار اللہ میں امکان کذب ماننے سے بے شمار  
خرابیاں اور اسلام میں ایسے طعنے سر اٹھائیں گے  
جو پوشیدہ نہیں منجھان کے معاد کے بارے  
میں فلاسفہ کا کلام، عقاد پر مبنی بے دینوں کی جسات  
اور کفار کے ہمیشہ جہنم میں رہنے جیسے اجماعی نظریات  
کا بطلان ہے باوجودیکہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ  
کی تصریح وارد ہے، چنانچہ اس خبر کے مضمون کے  
عدم وقوع کا جائز ہونا محتمل ہوا، اور جب یہ قطعاً

علم ان القول مجوز الکذب فی احساس الله باطل ہے تو معلوم ہوا کہ اخبار الہیہ میں امکان کذب  
تعالیٰ باصل قطعاً (منتقلاً)۔ کا قول قطعاً باطل ہے (ملفوظات)۔ (ت)

یہی دیوبندی کی دلیل و دلائل کی اپنی ایجاد نہیں، امام ابو ہاشمہ کی اختراع حدیث ہے، سبھی سبوح میں  
اس کے جذباتوں کی پوری خدمت گزاری کر دی ہے یہاں چند حرف کافی مجرور ہیں،

اولاً جب یہ ٹھہرا کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکتا ہے وہاں یہ کہ خدا بھی خود اپنے واسطے کر سکتا ہے، تو  
جائز ہوا کہ ان کا خدا نہ کرے، شراب پیئے، چوری کرے، بتوں کو پوجے، پیشاب کرے، پانی پر پھرے،  
اپنے آپ کو آگ میں جلائے، دریا میں ڈباے، سربازار بد معاشوں کے ساتھ دھول چکڑاڑے، جوتیاں کھائے  
وغیرہ وغیرہ وہ کون سی ناپاک کون سی ذلت، کون سی خواری ہے جو ان کے خدا سے اٹھ رہے گی۔

ثانیاً بے دین اس گمراہ میں ہیں کہ انہوں نے خدا کا بھی ہونا فقط ممکن کہا ہے کوئی عیب بالفعل تو  
اسے نہ لگایا تھا لہذا کہ اول تو یہی ان کا گدھا ہے اس جلیل جلیل سبوح قدوس کی شان جلال کے لئے فقط، ممکن  
عیب ہی خود بڑا بھاری ہے کیا بتیہ فی سبغون السبوح وادھضما للفقوۃ مع حالہ من الوضوح (عیب)  
کو ہم نے اس کو سبھی سبوح میں بیان کیا اور مگر انہوں کے لئے اس کا خوب وضاحت کی۔ (ت) خیر یہ تو ایمان والے  
جانتے ہیں، میں وہ بتاؤں جسے یہ عیب گناہ ہے جس میں کچھ باتیں کہیں۔ انہوں نے خدا کو بالفعل عیبی مانا اور  
کتنا سخت سے سخت عیبی جانا بلکہ اس کے حق میں کچھ نگیں نہ رکھی صاف صاف اس کی الوہیت ہی باطل کر دی، وجر  
نہیں جب ٹھہری کہ آدمی جو کچھ کرتا ہے خدا بھی اپنے لئے کر سکتا ہے، اور ظاہر ہے کہ آدمی قادر ہے کہ اپنی  
ماں کی تواضع و خدمت کے لئے اس کے تلواروں پر اپنی آنکھیں ملے، اپنے باپ کی تعظیم و غلامی کے لئے اس کے  
جوتے اپنے سر پر رکھ کر چلے تو ضرور ہے کہ وہاں یہ کہ خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و تواضع و خدمت  
غلامی پر قادر ہو ورنہ انسان کی قدرت جو اس کی قدرت سے بڑھ جائے گی کہ ایک کام وہ نکلا جو انسان  
کر سکا اور خدا سے عیب ہو سکتا، اگر لکھتا ہے اس کام پر اس وجہ سے قدرت نہ ہوتی کہ اس کے ماں باپ  
ہی نہیں تو اس میں اس زخم کا کیا علاج ہوا، مطلب تو اتنا تھا کہ ایک کام ایسا نکلا جسے بعض انسان کر رہے  
ہیں اور خدا سے عیب ہو سکتا تھا نہ ہو سکے کی کوئی وجہ ہو، دل جرم تمہارے طور پر ضرور ہے کہ خدا کے ماں باپ  
ہوں تاکہ وہ بھی ایسی سہولت مندی کر سکے جیسی انسان کر رہا ہے اور ظاہر کہ جو ماں باپ سے پیدا ہو وہ حادث  
ہوگا اور حادث خدا نہیں ہو سکتا، اس کا کوئی خالق ہوگا اور مخلوق خدا نہیں ہو سکتا، اب تو تم سمجھے کہ تم خدا کو

بافضل عیسیٰ مانتے اور مہرے سے اس کی الوہیت ہی باطل کر رہے جو۔

ہاں ایک صورت نکل سکتی ہے کہ بافضل خدا کے ماں باپ نہ ہوں اور پھر بھی اسے ان سعادتمندیوں پر قدرت ہو، کہو تو بتا دیں، وہ یہ کہ وہاں بیکہ خدا کسی دن اپنے آپ کو موت دے اور آواگون کے ہاتھوں کسی پُرش کے بھوک سے کسی استری کے گرجے میں دوسرا جنم لے اپنے ان آئندہ ماں باپوں کی غلامی کرے، مگر الوہیت تو یوں بھی گئی کہ چہرہ سکا وہ خدا کہاں!

ثالثاً احمق بدین نے اگرچہ مسلمانوں کا دل رکھنے کو اپنے رسالہ میکروزی میں جہاں یہ ناپاک دلیل ذیل ملتی ہے یہ انکار کیا کہ خدا کا کذب ممکن بالذات ہونے پر بھی متنع بالغیر ضرور ہے مگر دلیل وہ پیش کی جس نے اعتناع بالغیر کو بھی صاف اڑا دیا، ظاہر ہے کہ انسان کا کذب نہ متنع بالذات نہ متنع بالغیر بلکہ ہر روزہ شائبہ ہزاروں بار واقع ہو کذب پر اس کی قدرت آزاد ہوئی جس پر کوئی روک نہیں اور برابر کام دے رہی ہے، مگر خدا کی قدرت بستہ مسدود ہے کہ واقعہ کرنے کی مجال نہیں اور شک نہیں کہ آزاد قدرت مسدود قدرت پر صریح فوقیت رکھتی ہے تو یوں یہ انسانی قدرت اس کی قدرت سے فائق نہ رہی باعتبار مقدورات کثرت نہ سہی تو باعتبار معاذ کثرت نہ سہی، ناچار تھیں ضرور ہے کہ اعتناع بالغیر بھی نہ مانو کہ انسانی قدرت سے شرمنا تو نہ پڑے۔

دابعاً اس قول جبریت کی بنیادیں کھاتے ہیں کہ وہ تو بلکہ روڑوں کفریات کا خمیر ہے، ہاں وہ پورے بے حقیقت گروہ کہو لیں جو اس نے اپنا جادو پھر تک کر لگائی اور اپنی حماقت سے بہت کرئی گنتی جانی، یہ چار طور پر ہے بعضہا قریب میں بعض،

اولی ساری بات یہ ہے کہ احمق نے افعال انسانی کو خدا کی قدرت سے ملکہ بھجاسے کہ آدمی اپنے کام اپنی قدرت سے کرتا ہے یہ رافضیوں معتزلیوں فلسفیوں کا مذہب ہے، بلست کے نزدیک انسانی حیرانی تمام جہان کے افعال اقوال اعمال احوال سب اللہ عزوجل ہی کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، وروں کی قدرت ایک ظامری قدرت ہے جسے تاثیر و ایما دیں کچھ دخل نہیں تمام کائنات و ممکنات پر قدرت مؤثرہ خاص اللہ عزوجل کے لئے ہے تو کذب ہو یا صدق، کفر ہو یا ایمان، حسن ہو یا قبح، طاعت ہو یا عصیان، انسان سے جو کچھ واقع ہو گا وہ اللہ ہی کا مقدر اللہ ہی کا مخلوق جو انہی کی قدرت ہی کی ایجاد پیدا ہو گا، پھر کیونکر ممکن کہ انسان کوئی فعل قدرت الہی سے جدا کر سکے جس کے لئے وزن برابر کرنے کو خدا کو خود اپنے لئے بھی کر سکا پڑے، اس سے عنایت و ہدینہ کی کوئی حد ہے۔ مقاصد میں ہے،

فعل العبد وقہ بقدر ماۃ اللہ تعالیٰ  
و اما للعبد الکسب والمعتزلة بقدر ماۃ  
یعنی بندے کا ہر فعل اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے بندہ کا فقط کسب ہے اور معتزلہ و فلاسفہ

حدیث صحیحہ والہ حکماء ایجاباً۔  
 کہتے ہیں کہ بندے کا فعل خود بندے کی قدرت سے  
 ہوتا ہے، معتزلہ کے نزدیک امکانی طور پر کہ قدرت بندہ سے وقوعِ فعل ممکن ہے واجب نہیں اور فلاسفہ کے  
 نزدیک وجہی طور پر کہ مختلف ممکن نہیں۔

دوم، اندھے سے پوچھو انسان کو کس کے کذب پر قدرت ہے اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہے کہ انسان  
 قادر ہے تو صرف کذبِ انسانی پر نہ کہ معافانہ کذبِ ربانی پر۔ اور شک نہیں کہ کذبِ انسانی ضرور قدرتِ  
 ربانی میں ہے پھر اگر کذبِ ربانی قدرتِ ربانی میں نہ ہو تو قدرتِ انسانی کیونکر بڑھ گئی، وہ کذبِ ربانی پر کب تھی  
 اور جس پر تھی یعنی کذبِ انسانی اسے ضرور قدرتِ ربانی محیط ہے، مگر خدا جب دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا  
 ہے، دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان اپنے کذب پر قادر ہے، اور یہی لفظ بارگاہِ عزت میں بول کر  
 دیکھا کہ اسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہئے اور نہ سوجھا کہ وہاں اپنے سے انسان مراد تھی، اور اب خدا مراد  
 ہو گیا، اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ اسی کی طرح کا کوئی کور باطن خیالی کرے کہ انسان اپنے خدا کی تسبیح  
 کر سکتا ہے تو چاہئے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کر سکے ورنہ قدرتِ انسانی بڑھ جائے گی، تو خدا کے لئے  
 اور خدا کا رہنا ہو،

وہلہ جزا لی غیر نھیۃ و غیر تر ر کذاب اور کیا چاہا پہل مالا بہایت تک، یونہی اللہ تعالیٰ  
 یطعم اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔ ہر متکبر برکشتی کے دل پر فہر لگا دیتا ہے (ت)

سوم، ہم پوچھتے ہیں قدرتِ انسانی بڑھ جانے سے کیا مراد ہے، آیا یہ کہ انسان کے مقدرات  
 گنتی میں خدا کے مقدرات سے زائد ہو جائیں گے، یہ تو باہتہ استحالہ کذب کو لازم نہیں کہ کذب و جہل و نقص  
 سرکارِ عزت کے لئے سرکارِ عزت کی قدرت میں نہ ہونے پر بھی اس کے مقدرات غیر متناہی ہیں اور انسان کتنی ہی ناپاکیوں  
 پر قادر ہو آخر اس کے مقدرات محدود ہی رہیں گے اور خنابہ کی کوناختا ہی سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی، ہاں یہ کہے کہ  
 ایک چیز بھی ایسی نکلتا جو انسان کے زیرِ قدرت ہو اور رحمن کے زیرِ قدرت نہ ہو محال ہے (اور بیشک ایسا ہی  
 ہے) اسی کو زیادتِ قدرت سے تعبیر کیا ہے قراب ہم دریافت کرتے ہیں یہ خاص کذب کہ انسان سے واقع ہوا  
 قدرتِ خدا سے ہو یا قدرتِ خدا سے جدا، بر تقدیر اول وہ کون سی چیز نکلتی جو انسان کے زیرِ قدرت تھی اور رحمن  
 کے زیرِ قدرت نہ تھی کہ یہ جو قدرتِ انسان سے ہوا خود مانتے ہو کہ قدرتِ رحمن سے ہوا پھر زیادتِ کہاں،  
 بر تقدیر دوم رحمن اگرچہ معاذ اللہ اپنے کروڑ لاکھوں پر قادر ہو وہ کذب اس کذب کے عین نہ ہوں گے جو انسان سے

واقع ہوا بلکہ کذب ہونے میں اس کے مثل ہوں گے اور مثل پر قدرت شے پر قدرت نہیں! وہ خاص کذب انسانی جو قدرت انسانی سے واقع ہوا اسے صراحت قدرت خدا سے جدا کر دے ہو تو خدا کا کذب ممکن بلکہ اب تازہ ایمان لگو ہی پر معاذ اللہ واقع مان کر بھی وہ کمال تو نہ کٹا کہ ایک شے جو زیر قدرت انسانی تھی زیر قدرت مہمانی نہ ہوئی اس کی نوع مقدور خدا ہوئی نہ کہ خود وہ فرد خود سے خدا۔ انسان کو دوبارہ کذب پر ابر کے دو عاجز مانا کہ نوع کذب کے افراد سے جس فرد پر انسان قادر ہے خدا قادر نہیں اور جس فرد پر خدا قادر ہے انسان قادر نہیں۔

دہلوی کے بندہ! اسی پر اس مسئلہ میں اللہ علیٰ کل شے قدير (بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ ت) پڑھتے اور کذب الہی محال جانتے والے مسلمانوں پر عجیب ماننے کی تمت رکھتے ہو، حالانکہ تم خود ہی وہ ہو کہ خدا کو افراد مقدورہ عبد پر قادر نہیں مانتے جب تو وزن برابر کرنے کو امثال مقدورات عبد خود اس کے نفس کریم میں گھڑنا چاہتے ہو قاتلکم اللہ (اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کرے۔ ت) کسی مذہب خبیث کی بھی تقلید چھوڑو گے یا سب میں سے ایک ایک حقہ لو گے، یہ طوائف معتزلہ سے طائفہ جہائیہ کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نفس مقدورات عبد پر قادر نہیں۔ موافق میں ہے ۱

الجبائیۃ قالوا لا یقدرون علی عین فصل جبائیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عین فعل عبد پر قدرت العبد الخ۔ نہیں رکھتا الخ (ت)۔

ہم اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ عین مقدورات عبد پر بھی قادر ہے کہ وہ اسی کی قدرت کاملہ سے واقع ہوتے ہیں اور ان کے امثال پر بھی کہ امثال عبد سے امثال فعل صادر کر سکتا ہے مگر ایسے امثال پر قدرت کہ خود اپنے نفس کریم سے ویسی ناپائیاں صادر کر دکھائے اس سے وہ پاک و متعالیٰ ہے، سبحن اللہ رب العرش عما یصفون (پاک ہے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ ت) اس کی مثال یوں سمجھو کہ زید و عمرو دونوں اپنی اپنی زوجہ کو طلاق دینے پر قادر ہیں مگر ایک دوسرے کی

علیہ یہ فہم اہم الوابیہ کے قابل واضح تغایر لکھا ہے ورنہ مخلوق میں کسی فعل بعینہ پر دوسرے کو قدرت نہیں ہو سکتی کہ فعل فاعل سے تعین پاتا ہے تو وہ فعل مثلاً روٹی کھانا، پانی پینا یا اٹھنا بیٹھنا وغیرہ جو تہید سے صادر ہو، عمرو سے صادر نہیں ہو سکتا اس کی نظیر اس سے صادر ہوگی ۱۲ منہ نکلے

علیہ یعنی ایسی حلاق جس میں اصل خود مختار ہو ۱۲ منہ

لہ القرآن الکریم ۴۶/۱۶

لہ المواقف مع شرح المواقف المرصد الرابع فی الصفات الوجودیۃ منشورات مکتبہ الرضی قم ایران ۸/۹۳

زہد کو طلاق نہیں دے سکتا تو ہر ایک دوسرے کے مقدور پر قادر نہیں بلکہ اس کی نظیر پر قادر ہے۔ لیکن حق جل جہد  
 وہ فوں پر قادر ہے کہ ان میں جو اپنی زہد کو طلاق دے گا وہ طلاق اللہ ہی کی قدرت سے واقع و موجود و مخلوق ہوگی  
 تو اللہ تعالیٰ زہد و عہد ہر ایک کے عین فعل پر بھی قادر ہے اور مثل فعل پر بھی کہ ایک کا فعل دوسرے کا مثل تھا۔  
 مگر امام ابو ہریرہ کی ضلالت نے اسے خدا کی قدرت نہ جانا بلکہ قدرت کے لئے یہ لازم سمجھا کہ جیسے وہ اپنی اپنی جہد  
 کو طلاق دے سکتے ہیں خدا خود بھی اپنی جہد و مقدور کو طلاق دے سکے، اس گدھے کی حد ہے، اس بے ایمانی  
 کا ٹھکانہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

چہاں اس ہر، یہ قضیہ بیشک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے اس سبب اور اس کے علاوہ نامتناہی  
 اشیاء پر مطلقاً قادر ہے وہ قدرت ظاہر یہ عطا ہے اور حق بقدرت حقیقہ ذاتہ مگر اس حق کو یہ ناحق کوئی  
 کس طرح باطل محض کی طرف لے گیا انسان کا کسی فعل کو کرنا کسب کہلاتا ہے انسان کی قدرت ظاہر یہ صرف  
 اسی قدر ہے قدرت حقیقیہ خلق و ایجاد میں اس کا حصہ نہیں وہ خاص مطلق عزوجل کی قدرت ہے تو کس  
 کلمہ حق کا حاصل یہ تھا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ عزوجل اس کے خلق اور پیدا کرنے پر قادر  
 ہے کہ وہ کسب نہ ہوگا مگر قدرت خدا اس دل کے اندھے نے نہ سنا کہ انسان جس چیز کے کسب پر  
 قادر ہے، جن میں بھی خود اپنے لئے اس نے کسب پر قادر ہے سبب اللہ رب العرش عما یصفون  
 (پاک ہے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں۔ مت) اندھے نے نہ سنا کہ کسی کا کسی شے پر قادر نہ ہو  
 صحتہ الشیء نہ ہے نہ صحتہ الشیء علیہ، اور صاف مکر لیا کہ ما یصح علی البعد یصح علی اللہ باندھے پر  
 جاری ہو سکے خدا پر بھی جاری ہو سکتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا ضلالت و شیطنت بیٹا تھا ہے،  
 وسیعوا الذین ظلموا احکم منقلب۔ اور حقیر یہ نظام جان لیں گے کہ کس کو کس پر پلٹ  
 ینقلبون یعنی

(کھائیں گے دت)

دو بندی اسے قطعی دلیل کہتے ہیں، ہم ایک فائدہ عجیب بتائیں، میں کتابوں ہاں وہ ضرور قطعی دلیل ہے  
 مگر کاسے پر، وہابیہ و امام ابو ہریرہ کے ایک ایک قول ایک ایک فقرے ایک ایک حرف و بابیت کے  
 ابطال صریح پر، اس محبت عامۃ النور لامعۃ النور کی تقریر ایک مقدمہ و انھ کے بیان سے روشن و منیر،

عہ یعنی مذکور ۱۲ منہ



وہ مقدمہ یہ کہ جس بات کا حق جاننا خدا پر جائز و روا ہے وہ ضرور فی الواقع حق و بجا ہے ورنہ خدا پر جہل مرکب جائز ہو کہ اپنی غلط فہمی سے ناحق کو حق جان لے باطل کو صحیح مان لے، امام دہلوی نے اگرچہ اس کا کذب ممکن کہا مگر وہ یوں تھا کہ اس کے ظلم میں ٹھیک بات ہے اور دوسروں سے اس کے خلاف کہنے نہ یہ کہ خود اس کا علم ہی باطل و خلاف حق ہو اس کے امکان کی اس نے تصریح نہ کی، دیوبندیوں نے اگرچہ امکان جہل صراحتہ اوڑھ لیا مگر وہ جہل بسیط تھا کہ ایک بات معلوم نہ ہونا نہ کہ جہل مرکب کہ باطل کو حق اعتقاد کرنا، اس کا امکان ان سے بھی صریح نہیں، رہے ہم اہل اسلام، ہمارے نزدیک تو بھلا اللہ تعالیٰ یہ مقدمہ اہل بریات و اعلیٰ ضروریات دین سے ہے، اگر خدا کا ظلم جائز انھیں تو قیامت و حشر و نشر و جنت و نار و غیرہ جملہ سمیعات باطل محض ہو جائیں گے ان کی طرف عقل کو آپ تو راہ ہی نہیں کسی دلیل کی تحلیل کسی استقامت کی تحلیل سے ان پر اعتقاد کر کے ان کا اعتقاد محض برہنہ کلام الہی تھا اب اس کی جانچ واجب ٹھہری کہ ایک جائز انھیں کی بات ہے کج پانچ کا ہے سے ہوگی عقل سے عقل و دلائل مل سکتے ہی نہیں تو محض عقل و بے ثبوت جاننا اور ان سب کا چھوڑ دینا لازم ہوا کذب نے تو بات ہی میں مشہور ڈالا تھا جہل مرکب نے بڑے قی نہ کی بلکہ نظر بند ہے وہاں اس تقدیر پر نہ صرف ایمانیات معاد بلکہ خود اصل ایمان یعنی توحید الہی پر بھی ایمان ہاتھ سے جائے گا، وہ جھٹکے و جارس کے طور پر خدا کے لئے بیٹھا ہونا عقلاً محال نہیں انہ ہمارے ہاں بابہ کہ کو کچھ اس میں کہتا ہے خدا بھی اپنے لئے کر سکتا ہے تو واجب ہوا کہ خدا عورت سے نکاح بعدہ نکاح بعدہ اس کے رحم میں اپنے لطف کا یقاع کر سکے ورنہ قدرت میں انسانی سے گھٹ جو رہے گا اور جب یہاں تک ہوئی تو اب نطفہ ٹھہرانے اور بچہ بنانے اور پیدا کرانے میں کیا زہر گھس گیا کہ ان سے عاجز رہے گا دنیا بھر کی ماؤں کے ساتھ یہ افعال کر رہا ہے، اپنی زوجہ کے بارے میں کیوں تک رہے گا، آخر وہاں یہ کایک پُرانا امام ابن حزم غیر مقلد ظاہری المذہب دہلی ٹل بالحدیث منہ بھر کر

علی مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم مصنف قدس لکھنؤ میں تو جیہ الرشید و الخلیل وغیرہ نے جو اس ہزار ہام الدہلیہ پر لہم امکان جہل وغیرہ شذاعت سے نقص کیا تھا، مولوی محمد حسن دیوبندی وغیرہ پابلی دیوبند نے عقائد گنگوہی کے بیان و حمایت میں اس کا جواب اخبار نظام الملک پرچہ ۲۵، اگست ۱۸۸۹ء میں یہ چھاپا "پوری ہشتراب خوری جہل" ظلم سے معاصر کم فہمی معلوم ہوتا ہے، غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے تادم ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے جو مقتدر العبد ہے مقتدر اللہ ہے۔ دیکھو کیسا صاف اقرار ہے کہ وہاں یہ کہامعجود چوریوں کر سٹے شرابیں پئے، جاہلی بنے، ظلم میں سے سب کچھ روا ہے، اعوذ باللہ من الخذلان اس پرچہ کی خرافات طعونہ کا رد آخر کتاب مستطاب سبھی السبوح میں چھپا ہے وہاں ملاحظہ ہو ۱۲ منہ۔

بک گیا کہ خدا کے بیٹا ہو سکتا ہے، مل و نخل میں کتا ہے،

انہ تعالیٰ قادر اپن یجمعہ ولد اولاد لولہ بعدد  
لکان عاجزاً۔  
کیونکہ اگر اس پر قادر نہ ہوا تو عاجز ہوگا (ت)

اس کا رد سبھن المسود صفحہ ۳۵۳ میں ملتا ہے، اور شک نہیں کہ خدا کا بیٹا ہوگا تو ضرور وہ بھی مستحقِ جہاد ہوگا، قال اللہ تعالیٰ،

قد انکنا للرحمن ولد ہنا اول العابدین۔  
نم فرما دو کہ اگر رحمن کے کوئی بچہ ہے تو سب سے پہلے  
اس کا پونہ والا میں ہوں۔

قرآن میں جو کہ وہابیہ کے نزدیک ہزاروں خدا مستحقِ تہجدت ممکن ہیں، عقل استحالة قویوں گیا، رہا شرعی اس کے  
کہنے کے امکان کذب کیا تصور تھا کہ اب خدا کی بات سچی ہوئی ضرور نہیں جل مرکب ممکن مانا گیا تو پوری رجسٹری  
ہو جائے گی کہ ممکن کہ اوعائے توحید و مذہبِ شرک سے جو تمام قرآن گونج رہا ہے سب برہنہ جل مرکب و  
غلط فہمی ہو، اب لا الہ الا اللہ ہی بات سے گیاد العباد باللہ سبحنہ و تعالیٰ، باللہ اللہ عز و جل پر  
جل مرکب محال بالذات ہونے میں وہابیہ کو بھی اہل اسلام کا ساتھ دینے سے چارہ نہیں تو یہ معتبر مرد کہ  
”جس بات کا حق جاننا خدا پر ہے“ وہابیہ کی بات ”برائی ایتنا یانی بھی ہے اور مخالفت کا کسی  
اذعان بھی، اس کا نام مقدر ایمانہ رکھئے۔

اب خلافت وہابیہ وہابیہ جہاد چاہئے فرض کر لیجئے حاد وہ ہمارے موافق ہو یا ہمارے احکام  
سے بھی زائد مثلاً،

(۱) اسماعیل دہلوی نرا کافر تھا

(۲) گنگوہی، دیوبندی، نانوتوی، ایشی، تھانوی وغیرہم وہابی سب کھٹے مرتد ہیں۔

(۳) جو کذب الہی ممکن کے ٹکڑے ہیں۔

(۴) تفریق الایمان، تہذیب العیسوی، ایضاح الحق، مراۃ المستقیم تصانیف اسماعیل دہلوی، مصیبت الحق

تصنیف نذیر حسین دہلوی، تہذیب اس تصنیف نانوتوی، برامین قاطعہ تصنیف گنگوہی وغیرہ

جملہ بیانات انہوی سب نفرتی بلی نہیں نرا بول ہیں جو ایسا نہ جانے زندیق ہے۔

۱۔ المل والنخل لا یجوز

۲۔ القرآن الکریم ۴۳/۴۱

( ۵ ) جو باوصف اطلاع اقوال ان میں سے کسی کا معتقد ہو، ہمیں کا بندہ جہنم کا کندہ ہے۔

( ۶ ) ان سفہاء اور ان کے نظائر تمام جنہاں جنہوں نے شانِ اقدس و ارفع رب العالمین و حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کی جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رب العزت جل جلالہ کے مقابل ان محمدوں کی حمایت مروت و عزت کرے۔ اس کی اتوار گنہیں ہیں توبہ تاویل کر سسے وہ حد و خدا دشمن مصطفیٰ ہے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

( ۷ ) غیر مقیدین سب بے دین پکے شیطانیں پورے ملائیس ہیں۔

سات یہ اور سات ہزار اور، جو بات لوگ افسانہ اسس کا اعتقاد نہیں کر سکتا، ہر شخص پر ایش جانتا ہے کہ آدمی ضرور ان میں سے ہر بات کے اعتقاد پر قادر ہے، یہ مقدمہ یہیہ علامۃ الورد و محفوظ رکھئے کہ اس امر کا اعتقاد الٰہی کر سکتا ہے، مسلمانو! اسس میں آپ کو اختیار ہا رد و بائیدہ کی جیسی بات کو چاہئے اس کا مشار الیہ بنائیے، اب اس مقدمہ پر یہیہ کو صغریٰ نتیجہ اور مقدمہ دبا بیہ یعنی دہوی ضلیل کا وہ دعویٰ ذلیل کہ ”جو کچھ انسان کر سکتا ہے خدا کر سکتا ہے“ اسے کبریٰ بنائیے، شکل اول پر یہیہ الاتاج سے نتیجہ نکلا کہ اس امر کا اعتقاد خدا کر سکتا ہے ”اب میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ مقدمہ دبا بیہ کہ کبریٰ کہ ہر وہ امر جس کا اعتقاد خدا کر سکتا ہے قطعاً یقیناً حق ہے، تسلسل اول کا نتیجہ دبا بیہ ہوگا کہ یہ امر قطعاً یقیناً حق ہے، دبا بیہ کو یہاں معارفہ بالقلب کی گنجائش ہیں کہ اپنے منہ پر باطل کو کہیں افسانہ ان کا بھی اعتقاد کر سکتا ہے تو خدا بھی کر سکتا ہے تو یہ بھی حق ہیں کہ بنائے دلیل مقدمہ دبا بیہ ہے اور وہ ان پر حجت کہ ان کا اور ان کے امام کا ایمان ہے، بنائے نزدیک وہ باطل محض ہے تو کبریٰ قیاس اول مردود ہو کر پہلا ہی نتیجہ باطل ہوگا، اب کئے معرکہ ہر، تین ہی احتمال ہیں،

اول مقدمہ ایمانیہ کا انکار کرو اور اپنے خدا کا جہل مرکب میں گرفتار ہو جا بھی جائز جانو، جب تو قیامت و عسرو و نشر و جنت و نار جہنم سمیحات اور خود اصل اصول دین و الٰہ الا اللہ پر ایمان کو استغناء دو اور کئے کا فر بنو۔

دومہ اقرار کرو کہ مقدمہ دبا بیہ یعنی دہوی ضلیل کی دلیل ذلیل کا وہ شیطانی کلیہ مردود و ملعون و مہرود تھا

سے ظاہر ہے کہ کوئی خبر بھی ہوتی ہوگی یا باطل، اور سب جانتے سمجھتے ہیں کہ حق کا اعتقاد فرض یہ کم از کم اور باطل کا اعتقاد حرام و ممنوع، اور فرض و حرام و جائز و ممنوع وہی شے ہوگی جس پر افسانہ کو مقدمہ یہاں لکھا ہے ۱۲ مندرجہ فی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بات اول تو اسے تمہارا دل کب گوارا کرے

انی لکھ ابی الہدیٰ تہو میل      قد اشرب فی القلوب اسعین  
(تمہیں ہدایت کی طرف پھٹنا کہاں نصیب ہوگا، تحقیق تمہارے دلوں میں اسعیل (کی محبت) رچ گئی ہے۔ ت)

اور خدا کا دھرا سر پہ براہ ناچاری اس کے انکار پر آدمی بھی تو تمہارا خصم کب مانے وہ کہے گا میرا استدلال اسی مقدمہ کی بنا پر الزامی تھا، اور خصم جب دلیل الزامی قائم کرے تو فریق کو اپنے مقدمہ مسئلہ سے پٹ جانے کی گنجائش نہیں کھاتا صرح بہ العلماء الکرامہ (جیسا کہ علماء کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ت) ورنہ کوئی دلیل الزامی قائم ہی نہ ہو سکے، ہمیشہ مغلوب کے لئے یہ بھاگنے کا راستہ کھلا ہے کہ دلیل جس مقدمہ مسلم پر مبنی ہو اس سے انحراف کر جائے اور بالفرض وہ بھی درگزر کرے تو کیا یہ اقرار نہ ہے قول کی ضلالت پر اقتضاد ہوگا، ہمیں نہیں صاف چٹنا کہنا پڑے گا کہ امام ابو حامد باری بیحد و حدوس عزوجل کو ایسی شیعہ ناپاک لگائی کہ کروڑوں کالیوں پر مشتمل ہے جسے صریح خال مشعل بے دین ہوا اور تم اور فلاں و فلاں اس کے سارے معتقدین بھی اسی کی طرح گمراہ ہد دین ہوں سو وہ اگلی دونوں سے ذرا بڑا قرب نہ رہا مگر یہ تفسیر کہ ان سب نتائج کو جو تمہارے امام ہی کے

عنه فی مسلم الثبوت و شرحه فوقہ لرحمت  
للموئی پھر العلوم لو تم هذا لم یکن  
الدلیل المجد فی مفید الدلائل امر احصلا، اذ  
یکن اعترافہ بالخطأ فی تسلیم احدی  
المسلمات ولم تکن القضا یا العسلیة من  
مقاطعہ البحث و انکل باطل علی ما تقر فی  
محلہ والحق ان المسلم کالمض و حق فی حکم  
الضروری لایصح انکارہ فانکارہ اشد  
من الدلائل امر آخر باختصاصہ فی  
تعالیٰ عنه۔

مسلم الثبوت اور اس کی شرح فرائح الرحمن  
تصنیف کردہ، بحر العلوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے کہ  
اگر یہ تمام سوچا تو پھر دلیل بعدی بالکل معید الزام  
رہے گی کیونکہ جس پر انکار کو ختم قضائے مسلم میں کسی کو خطا مان  
اور سہل و سہل کا ذریعہ رہے احمد یہ سب باطل ہے  
جیسا کہ ہم اس کو اپنی محل میں ثابت کر چکے ہیں اور  
حق یہ ہے کہ مسلم حکم ضروری و بدایت میں مفروض تھا  
جاتا ہے جس کا انکار صحیح نہیں، پس اس کا  
انکار الزام سے شدید تر ہے اور باختصار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)

گھر سے پیدا ہوئے حق جانو اور دہلوی اول و دہلوی آخر و گنگوہی و نانوتی و انیسوی و تھانوی و دیوبندی اور خود اپنے آپ  
اور جملہ وہابیہ اور دہارے غیر متقلدین سب کو کافر مرتد اور کفریت الایمان و براہین قاطعہ و تحذیرات کس و معیار الحق  
و غیر ہر تمام تصانیف وہابیہ کو کفری قول اور پیشاب سے زیادہ نجس و بد مانق، فرماتے ان میں کون سا آپ کو  
پسند ہے جسے اختیار کیجے اپنے اور اپنے امام سب کے کفر و نفی یا کم از کم گمراہی و بد دینی کا اقرار کیجے، کو کچھ جواب  
فرماؤ گے یا آج ہی سہ ماہکم لا تناصرون بل ہم الیوم مستسلمون انھیں کیا ہوا آپس میں ایسا سر  
کیسویں نہیں کرتے بلکہ وہ آج گردن ڈالتے ہیں۔ ت۔ کارنگ دکھاؤ گے کیوں

هل ثوب الجاسر ما كانوا يا فكون والمحمد لله  
مراب الغيبين و صلى الله تعالى على سيدنا و  
مولانا محمد و آله و صحبه اجمعين و الله  
تعالى اعلم و علمه جل مجدہ ام واحکم۔  
کیا کچھ بدلہ فابروں کو اس کا ملا جو وہ جھوٹ بولتے  
تھے، اور تمام قریشیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو  
تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارا  
آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ اور ان کے تمام آل و اصحاب  
پر درود نازل فرمائے، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے  
اور اس کا علم ام واحکم ہے (ت)

علاء اسمعیل ۱۲

علاء نذیر حسین ۱۲

رسالہ

## القطع المبين لأمال المكذبين

(مسایرہ و شرح موقف و سیا کوٹھی کی عبادت میں مکذّبوں کی شکنی)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ از نگلہ اردو ڈاکٹرنہ اچھیر وضع الکیر آباد، مسئلہ محمد صادق خاں صاحب، شوال ۱۳۲۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں،

قلت الکذب نقص والنقص عيبه تعالى محال، فلا يكون من الممكنات، لا قوله والنقص عليه الم لا ينعطف انه موقوف على كونه محتجاً بالذات ولا نسلم ذلك اذ لو كانت محتجاً لما وقع الكذب من احد فهو محتج به بواسطة ايه صاف لکماله تعالى فيكون محتجاً بالغير والامتناع بالغير

میں کتا ہوں، جو ٹ نقص ہے، اور نقص اللہ تعالیٰ کے لئے محال، لہذا یہ ممکنات میں سے نہیں ہے الخ اس کا قول، کہ، نقص اللہ تعالیٰ کے لئے محال الخ، محقق نہ رہے کہ یہ بات کذب کے محتج بالذات ہونے پر موقوف ہے، جبکہ یہ ہم تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر یہ محال بالذات ہوتا تو پھر کسی سے بھی کذب صادر نہ ہوتا، لہذا یہ اللہ تعالیٰ کے کمال کے منافی ہونے کے واسطے سے محتج ہے تو محتج بالغير ہو، ہوا ممکن

لایانی لامکان الذاتی۔ حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی  
ذاتی کے منافی نہ ہوا۔ (دست) حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی

### الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم ، بحمد الله ابو جب  
الصدق المستحيل الكذب المحال  
عليه بذاته لذاته كل نقص و شين  
فمن تقول عليه بامكان كذبه  
وتطرق اليه بخدع وعيد ففقد  
استوجب لعنة الله عليه في الدارين  
قل صدق الله و من اصدق من  
الله قيدا و من كان في هذا اعشى  
فهو في الآخرة اعشى و افضل سبيلا  
و ينكم لا تفتروا على الله كذبا عسركم  
بعذاب ان الذين يفترون على الله  
الكذب لا يفلحون و متاع قليل  
ولهم عذاب اليم و من اعلم  
من افترى على الله كذبا او  
كذب بايته ادينك يعرضون على  
مرهم ويقول الا شهد هؤلاء الذين  
كذبوا على مرهم الا لعنة  
الله على الظالمين و هو

بسم الله الرحمن الرحيم ، سب تقریض اس اللہ تعالیٰ  
کے لئے جو واجب ، صادق ، کذب جس کے لئے محال  
بذاتہ ہے ، جس کی ذات کے لئے برعص اور عیب  
محال بذاتہ ہے ، اور جو شخص اس کے لئے امکان کذب  
کا قول کرے اور غلط وعید کے ذریعہ اس کا راستہ  
پنا سے تو بیشک وہ دو فوج جہانوں میں اللہ تعالیٰ  
کی لعنت کا مستحق ہوا ، فرمایا کیجئے اللہ تعالیٰ نے  
پہ فرمایا ، اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ، جہاں  
اللہ حاضر ہوا آخرت میں اللہ حاضر زیادہ مگر ہ ہے ،  
تھری خواہی اللہ پر کذب کی تہمت نہ باندھو کہ  
تھیں عذاب سے پس ڈالے گا ، بیشک جو اللہ  
پر کذب کی تہمت رکھتے ہیں انھیں چٹکارا نہ ملے گا  
دنیا میں تھوڑا برتنا ہے اور آخرت میں ان کے لئے  
دردناک عذاب ، اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر  
کذب کی تہمت رکھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے  
یہ لوگ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور  
اور گراہ کہیں گے کہ یہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر  
جھوٹ بولا تھا سنا ہے اللہ کی لعنت ان ظالموں

عہ آیت غا سے جناب نگلوسی کا فورٹ لاڈ کیجئے ۱۲ اس عنانہ

۲۱/۴	۱۵/۳	۱۵	۱۵
۶۱/۲۰	۶۲/۱۴	۱۵	۱۵
۱۱۴/۱۶	۱۱۶/۱۶	۱۵	۱۵
۶/۱۱	۲۱/۶	۱۵	۱۵

الہدی اس سبب رسولہ بالہدی و دین الحق  
لیظہر علی الدین کلہ ولو کثر المشرکون  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ  
صحبہ و بارک و کثر کلما ذکر الذاکرون و  
کلما عطف عن ذکر الغافلون، و الحمد لله  
سرب العالین۔  
اس کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک اس کے ذکر سے غافل لوگ غفلت کرتے رہیں، اور سب  
قمر فیض اللہ تعالیٰ سب جہانوں کے پالنے والے کے لئے۔ (ت)

افذ عز وجل کے غضب سے اسی کی پناہ، پھر اس کے حبیب اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
پناہ، جب غضب انہی کسی قوم سے دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے کہ عقل سلیم بفضل کریم باطل کو قبول نہیں  
کرتی، اور اگر کبھی شیطان نے کچھ دھوکا دینا چاہا تو مذکورہ اخذ اھم حبص و وقت (یا دلائل و جہان کی آنکھیں  
کھل جاتی ہیں، مگر جب عقل نہ رہی یعنی دین میں کچھ اگرچہ دنیا و دیگر علوم و فنون کی کتنی ہی دانش ہو لا یعقون  
شیث ولا یعتدون (نہ کسی چیر کو سمجھتے ہیں اور نہ ہدایت پاتے ہیں۔ ت) اس وقت انسان شیطان کا  
مسخرہ ہو جاتا ہے کہ صورت میں آدمی اور باطن میں گھاس ہے کشش انجاری بھل اسفار کا انھم صبر مستغرق  
(گدھے کی مثل کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں گویا بھاگتے ہوئے گدھے ہیں۔ ت) اپنی اغراض فاسدہ  
کے لئے اس کی کتاب بینی کی مثال بالکل سوز اور سیریاٹ کی ہوتی ہے، پھول مہکیں، کلیاں چٹکیں، تنگے لہکیں  
فارے چٹکیں، بیلیں چٹکیں اسے کسی لطف و سرور سے کام نہیں وہ اس تاش میں پھرتا ہے کہ کہیں نجاست  
پڑی ہو تو نوش جان کرے بعینہ یہی حالت گمراہ بدین کی ہوتی ہے ہزار ورق کی کتاب میں لاکھ باتیں نفیس  
جلیل فوائد کی ہوں ان سے اسے بحث نہ ہوگی، کتاب بھر میں اگر کوئی غلط و باطل و خطا جملہ اپنے مطلب کا  
مجھے گا اسی کو پکڑ لے گا اگرچہ واقع میں وہ اس کے مطلب کا بھی نہ ہوا اتنی بات اس میں تخریر سے بھی بڑھ کر  
ہوتی کہ وہ نجاست لے گا تو اپنے مطلب کی اور اسے اس کی بھی تمیز نہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے  
سوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی لکھ غلط یا بجا صادر ہونا کچھ نادر کا عدم نہیں پھر سلب صالحین



انہوں سے آج تک اہل حق کا یہ عمل رہا ہے۔

کل ماخوذ من قوله ومروءہ علیہ الا صاحب  
 هذا القبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 اس روئے پاک والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 سوا ہر ایک کا قول لیا جاسکتا ہے اور اس پر رد  
 بھی کیا جاسکتا ہے۔ (ت)

جس کی جرات خلاف اہل حق و جہور دیکھی وہ اسی پر چھوڑی اور اعتقاد وہی رکھا جو جماعت کا ہے کہ ید اللہ علی  
 الجماعۃ اتقوا نسوادم الا عظم (اللہ تعالیٰ کی حمایت جماعت کو حاصل ہے سو اد اعظم کی پیروی کرو۔)  
 مذکورہ امت کے خلاف کسی نے غرض بطور بحث منطقی کوئی شک نہ چھوڑ دیا اور دل کی پیچ کر اسی کے پیچھے چلے  
 یا نہ سے لایمن کا طریقہ ہوتا ہے یا اوندھے شیاطین کا کرب عزوجل فرماتا ہے،

والی یزد اسبیل السد لا یتخذ وہ سبیلہ  
 و ان یزد اسبیل النفی یتخذ وہ سبیلہ ذلک  
 یا مہم کذبو یا یتنوا و کانوا عنہ غہیین  
 اگر ہدایت کی راہ دیکھیں تو اس میں چلنا پسند نہ کریں اور  
 گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو مجبور  
 ہو جائیں یہ اس لئے کہ وہ ہمارے کلام کی طرف کذب  
 کی نسبت کرتے اور ہماری آیتوں میں غافل ہیں۔

اس وصف میں تمام طوائف گمراہان میں طائفہ دہریہ اور طوائف دہریہ میں خاص طائفہ دیوبندیہ سب سے ممتاز  
 ہیں، اور ہر ہی چاہیں کہ قرآن عظیم فرماتا ہے یہ اس کذب کی شامت ہے جو وہ ہمارے کلام کی طرف نسبت  
 کرتے ہیں اور اللہ کی طرف نسبت کذب میں دہریہ سب سے پیش قدم ہیں کہ ان کے پیشوا، ہمیں دہریہ صاحب نے  
 یکرہ زی میں اس کی چٹائی چنی اور دہریوں میں دیوبندی اس میں اگر اہل کان کے پیر گنگوہی صاحب نے ہر جہ  
 میں اس پر استرکاری کی، نیز جناب موصوف کی تقلید سے اشارہ اللہ سے ہونے میں بھی اس طائفہ کو دنیا بھر  
 کے دلی اندھوں پر ترجیح ہے اگر ایک آدمی آنکھ آدمی چھتی بھی کھلی ہوتی تو یہ نہ سوجھتا کہ سب کوئی طائر جس  
 کذب کو یہاں ممکن بالذات کہہ رہے ہیں اسے نہ صرف ممکن بلکہ واقع بتا رہے ہیں یعنی نفس کذب کسی کا ہو جنگل  
 کا یا کوہی کا، دہری کا یا گنگوہی کا، اور اس کے ممکن بلکہ روزانہ لاکھوں کروڑوں بار واقع ہونے میں کیا کلام  
 ہے ان کے لفظ دیکھئے کہ لوکان مستعانا واقع الکذب من احد یعنی جس طرح اجتماع نقیضین و ارتفاع  
 نقیضین اپنی ذات میں محال ہیں یوں ہی اگر مطلق جوٹ خود اپنی ذات میں محال ہوتا تو کبھی کوئی شخص جوٹ  
 نہ بول سکتا مگر کروڑوں لوگ جوٹ بول رہے ہیں، تو معلوم ہوا کہ جوٹ خود اپنی حد ذات میں محال نہیں، ہاں

جب اسے اللہ عزوجل کی طرف نسبت کر دے تو ضرور محال ہے کہ ذات الہی بالذات متعین جہد کمالات و منافی جہد نقص ہے تو اس پر کذب محال بالذات ہے یہ استعمال جانب باری سے بالذات ہوا کہ اس کی ذات کریم ہر عیب کے منافی ہے مگر مطلق کذب جو کلی عام شامل ہر کذب اور ہر شخص کے کذب کو تھا اس فرد کے استعمال سے اسے بھی ایک استعمال عارض ہوا کہ ہر فرد کا حکم طبیعت میں حیثیت کی طرف ساری ہوتا ہے یہ استعمال مطلق کذب کے حق میں ذاتی نہ ہوا کہ خود مطلق کذب کی ذات سے پیدا نہ ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی ذات سے۔ بعینہ اس کی مثال وہی اجتماع نقیضین ہے۔ مطلق اجتماع کسی کا ہوا اپنی حد ذات میں محال نہیں ورنہ کبھی کوئی دو چیزیں جمع نہ ہو سکتیں ہن نقیضین کا اجتماع محال بالذات ہے کہ ذات نقیضین منافی اجتماع ہے، مگر مطلق اجتماع کہ ہر دو شے کے جمع ہونے کو عام شرط ملتا وہ جو اس مادہ خاص میں اگر محال ہوا تو یہ استعمال اس کے لئے ذاتی نہیں بلکہ مخصوص نقیضین کے باعث ہے تو مطلق اجتماع کا بابت مطلقہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ ناکوں جگہ موجود اور اس کے سبب اجتماع نقیضین ممکن نہیں ہو سکتا وہ قطعاً محال بالذات ہے یونہی مطلق کذب کہ طبیعت مرسلہ سے ضرور ممکن بالذات بلکہ ہزاروں جگہ موجود اور اس کے سبب معاذ اللہ کذب باری ممکن نہیں ہو سکتا وہ یقیناً محال بالذات ہے، یہ ہے اس عبارت کی تقریر جس سے اعتراض مآسیا کوئی صاحب کی تشریح بھی ہو گی اور اس سے جواب کی خوب توضیح بھی کہ یہاں کذب خاص میں ہے نہ کہ مطلق طبیعت کذب میں اور کلی کا امکان اس کے ہر فرد کے امکان کو مستلزم نہیں، یہاں مآسیا کوئی کی تو اتنی ہی غلطی کہ محل نزاع میں فرق نہ کیا امکان فرد میں بحث تھی اور اسے کر چلے امکان طبیعت، مگر دیوبندی اپنے کفر سے کب باز آتے ہیں وہ اسی کو معاذ اللہ امکان باری پر دلیل بتاتے اور اپنے کفریات اس کے سر نہ حجابا جاتے ہیں، بہت خوب اب دیوبندی سبیل کہ بتائیں کہ یہ مآسیا کوئی تقریر جس طرح تم بتاتے ہو تمہارے نزدیک حق ہے یا باطل، اگر باطل ہے تو کیوں دانستہ اور بے چہرے اور نادان واقف مسلمانوں کو چھٹے ہو، اور حق ہے تو تمہارے ہی منشا ثابت ہوا کہ تم مشرک ہی نہیں بلکہ زہر سبب پرست ہو کہ اللہ عزوجل کو مانتے ہی نہیں صرف اپنے ساتھ خدا کو پوجتے ہو، یوں نہ مانو ہم ثابت کر دیں تو سہی، جس تقریر سے اس کا کذب معاذ اللہ ممکن ٹھہرایا بعینہ بلا تفاوت اسی تقریر سے اس کا شریک بھی ممکن ہے کہ شریک اگر محال ہوتا تو کوئی کسی کا شریک نہ ہو سکتا تو شریک باری اس واسطے سے محال ہو گا کہ اس کے کمال کے منافی ہے تو ممکن بالغیر ہوا اور امتناع بالغیر امکان ذاتی کا منافی نہیں، بعینہ بلا تفاوت اسی تقریر سے اس کی موت و فنا بھی ممکن ہے کہ موت محال ہوتی تو کوئی کبھی نہ مرنے کا موت باری اس واسطے محال ہوتی کہ منافی کمال ہوتی تو امتناع بالغیر ہوا تو اس کا مرنے کا مرنے بالغیر ممکن بالذات ہوا تو وہ واجب الوجود نہ ہوا تو اللہ نہ ہوا بلکہ کوئی تمہارا ساتھ ٹھاکر ہوا، اے لعنۃ اللہ علی الظالمین (خود انھوں پر

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ت)

اس عبارت کے جواب کو قرآسی قدر پس ہے مگر فقیر بعون القدر چاہتا ہے کہ اس بحث کو اعلیٰ درجہ کمال پر پہنچائے اور گنگوہی و دیوبندی مکتبہ انجمنی نے مسایرہ و شرح مواقف کی دو جہازوں سے جو مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے ایک حضرت حیدری و صولت ماروقی سے اس کی بھی پردہ دری ہو جائے تو باری تعالیٰ ان جہازوں سے استناد اس سے زیادہ پوچھ لچھ ہے، جیسا اس عبارت سیا کوئی سے تھا مگر اللہ کے حکمتوں کا مقصد و مردود تو صرف عوام کو دھوکے دینا اور یہود کے تلمیذوں کو باطل و شکوکہ لائق (حق کو باطل سے ملاستے ہو اور حق کو چھپاتے ہو۔ ت) سے پورا ترک کر لینا ہے

و سيعلم النذير ظلموا عن منقلب  
يتقبلون  
ظالم لوگ مغترب معلوم کر لیں گے کہ وہ کس کو دھوکا دیتے ہیں (ت)

**فاقول و بابتہ التوفیق** (میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) مسلمانو! عقائد وہ سنت ہیں جو حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں انھیں کے بیان کے لئے کتب عقائد کے متون موضوع ہوتے ہیں، زمانہ اخیر میں یہ عقائد معدوم و السند اللہ سے غفلت کیے جاتے تھے، اور مسلمان ہی نہ نہت صدر ستان پر یہاں لاسق تھے انھیں چون دھوکا دہی و لاسق کی غفلت نہ تھی، جب یہ مذہبوں کا شیوہ ہوا اور اگر وہ مکملوں نے عوام مسلمین کو ہسکانے کے لئے اپنے عقائد باطلہ پر عقلی و نقلی مفاسد پیش کرنے شروع کئے تو علمائے سلف و جماعت کو حاجت ہوئی کہ ان کے دل باطلہ کا رد کریں اپنے عقائد حق پر دلائل قائم فرمائیں، یہاں سے کلام متاخرین کی بنا پڑی اب کہ استدلال و بحث و مناظرہ کا پہلا ٹک کھل خود اپنے دلائل و جوابات کی جانچ پر کم کی بھی حاجت ہوئی، اذہان مختلف ہوتے ہیں اور بحث و استخراج میں خطا و امصابت آدمی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ایک نے مذہب پر ایک دلیل قائم فرمائی یا مخالفت کی یا کسی اعتراض کا جواب دیا دوسرے نے اس پر بحث کر دی کہ اپنے مذہب پر یہ دلیل کمزور ہے مخالفت کی طرف سے اس کا رد یہ ہو سکتا ہے یا اعتراض کا یہ جواب کافی نہیں مخالف اس میں یوں کہہ سکتا ہے اس رد و بحث کا اثر فقط اسی دلیل و جواب تک ہوتا ہے عام انہی کہ اس دلیل و جواب ہی میں قصور ہو جیسا کہ بحث کرنے والے کا بیان ہے یا خود اس بحث کی فطرت نے خطا کی دلیل و جواب صحیح و صواب ہو، بہر حال معاذ اللہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اپنا اصل مذہب باطل یا مخالفت کا ضلال حق ہے مگر عاقل جاننا ہے کہ



بعینہ اسی طرح حسن علی السید میں ہے تو حقائق ان کے وہی ہیں جو متون خود اور ان کے کلام میں جا بجا  
مصرح ہیں اگرچہ بحث مباحث میں کچھ کہیں، خصوصاً وہ جن پر فلسفہ کا رنگ چڑھائے کو قلم و لافسلف کا وہ لپکا بڑھا  
جس کے آگے کھائی، خندق، دریا، پہاڑ سب یکساں ہیں مطامعات میں وہ باتیں کہہ جاتے ہیں کہ خدا کی  
پناہ، شرح فقہ اکبر میں ہے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لقد اطلعت من اهل الكلام على شئ ما ظننت  
میں نے اہل کلام سے بعض باتیں وہ سنیں کہ مجھے  
مسمیٰ بقولہ: گمان نہ تھا کہ کوئی مسلمان ایسا کہتا۔

وہ تو سمجھ لے کہ بحث مذہب پر حاکم نہیں ہمارے عقائد معلوم و معروف ہیں لافسلف میں جو بات س کے  
خلاف ہوگی ناظرین خود ہی سمجھ لیں گے اور ان کے متعدد اکابر نے اس پر تنبیہ بھی کر دی، مگر مفضل منویٰ کا کیا  
علاج وہ تو ایسے ہی موقع کی تاک میں رہتا ہے ادھر عامی بیچ رہا مارا پڑا یہ وادی حیرت میں سرگرداں رہا ہے  
ہر بات میں قاعدہ اہل حق کہہ معلوم کہ اس کی مراعات کر لے گا، یہی وہ باتیں ہیں جنہوں نے اس قسم کے  
کلام متاخرین کو اندر دین کی نگاہ میں سخت ذلیل و بے قدر بنا دیا، یہاں تک کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا،

من طلب العلم بالكلام تروى قلبه  
جس نے علم کلام کے ذریعہ علم حاصل کرنے کی  
کوشش کی تو وہ زندیق بنا۔ (ت)

فقہائے کرام نے فرمایا جو مال علماء کے لئے وصیت کیا گیا ہو متکلمین کا اس میں حصہ نہیں، نہ کتب کلام کتب علم  
میں داخل، ہندیر میں غلط ہے،

لا يبد حسن قلب هذه الوصية المتكلمون۔ اس وصیت میں متکلمون (علم کلام والے) داخل  
نہ ہوں گے۔ (ت)

انہیں میں امام ابو القاسم صفار رحمہ اللہ قائل ہے کہ کتب کلام طہیست کتب العلم (کلام کی کتب  
علم کی کتب نہیں۔ ت) معروض الازہر میں فتاویٰ ظہیریہ سے ہے،

ص ۴	مصطفیٰ ابابانی مصر	خطبۃ الکتاب	معروض الازہر شرح الفقہ اکبر	۱۰
"	"	"	"	"
۱۳۱/۶	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب السادس	فتاویٰ ہندیہ	۱۰
"	"	"	"	"

اوصی العلماء ببلدہ لا یدخل المتکلمونہ  
ولو اوصی انسان ان یوقف من کتبیہ  
کتب العرف فقہ السلف انہ یباع ما فیہا  
من کتب الکلام علیہ  
کسی نے ملاقہ کے علماء کے لئے کچھ وصیت کی تو اس میں  
مسلکوں (علم کلام والے) داخل نہ ہوں گے اور اگر  
کسی نے وصیت کی کہ میری کتب میں سے علم کی کتب  
کو وقف کیا جائے تو اسلاف کا فتویٰ ہے کہ علم کلام  
کی کتب کو ان میں سے فروخت کیا جائے (یعنی یہ علم کی کتب نہیں ہیں)۔ (د ت)

طریقہ محمدیہ میں بحوالہ آثار خانیہ امام حافظ ابواللیث سمرقندی سے ہے  
من اشتغل بالکلام صحت اسیمہ علی  
جو شخص کلام میں مشغول ہو تو اس کا نام علماء کی  
فہرست سے خارج قرار دیا جائے گا۔ (د ت)

حدیثہ ندیر میں ہے افلا یقال لہ عاتقہ (اس کو عالم نہ کہا جائے گا۔ ت)  
اس کے نظر و نظر فقیر میں کثیر و وافر، ہر دست انھیں تین کتابوں سے نظار لیجئے کہ مکتبہ بان خدا نے قرآن عظیم  
و نصوص مرکیہ متون و عقائد و اجماع قطعی اند سلف و خلف کو یکسر چھوڑ کر ابکاٹ زائدہ میں ان کی تراشیدہ تقریر کا  
کا دامن پکڑا ہے یعنی مسایرہ و تشریح موافق جن کی دو جہارتیں دیوبندیوں کی پرانی دست مال ہیں اور تیسری  
حاشیہ سیالکوٹی کی یہ عبارت کہ سوال میں گری ان کے بعد بعد نہ تنالی مذہبوں کا ہاتھ بالکل خالی رہ جائیگا  
اور دوسرے ابلیس مردود و مطرود ہو کر دوسرے یوہنڈا لنگنڈ ہیں (اس روز جھٹلانے والوں کے لئے  
جلاکت ہے۔ ت) کائنات ان پر ہیں سے نظر آئے گا و بافتہ التوفیق۔

نظیر اول: کہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی کتب، منہیہ خیالی سے منقول ہوا کہ اس میں باری عزوجل کے علم کا  
امور متناہیہ سے تفصیلاً متعلق ہونا ممنوع کہہ دیا۔ مگر خیالی کا خیال خیالی نقل کر کے اس پر جسطوری کر دی  
حیث قال قوله فتامل فقل عنہ  
وجہ التامل انت علمہ تعالیٰ  
الشامل انما یشتمل ما لا یمتنع  
جہاں انھوں نے کہا قوله فتامل (اس کا قول کہ  
تامل کرو) وہاں انھوں نے وجہ تامل ان سے نقل  
کرتے ہوئے کہا کہ انتہ تاملے کا شامل علم ان چیزوں

سہ رخ الروض اللذہر شرح الفقہ الاکبر غبطۃ الکتاب مصطفیٰ البانی مصر ص ۴  
سہ طریقہ محمدیہ النوع الثانی فی المنہی عنہا مطبع اسلامیہ سٹیٹیم پریس لاہور ۱/۹۳ و ۹۴  
سہ الحلیۃ الندیۃ بحوالہ آثار خانیہ النوع الثانی فی العلوم المنہی عنہا فیصل آباد ۱/۲۳  
سہ القرآن الکریم ۳۴/۷۷

وجودہ و امکان تعلق العلوم بالمراتب العیر  
لتنهاية مفصلة ممنوع استھی فامس  
قیل فیلزم الحمل علی الله قلت ایفهم عدم العلم بالیقین  
العدم بدکما ان العجز عن تعلق التدرج  
بما یصح ان تتعلق به فتامس اهـ۔

ہوں جن چیزوں سے علم کا تعلق صحیح ہو ان کو نہ جانتا جمل ہے، جس طرح جن چیزوں سے قدرت کا تعلق صحیح ہو ان چیزوں کی قدرت نہ ہونا بخیر کہلاتا ہے۔ غور کرو (ت)۔

ممنوع کہتے تو کہ جسے دیکھ کر نظر کرتے کہ یہ دوسرے باطلہ جوہر ہیں اعادنا اللہ تعالیٰ من شرہ المبین نے القا کیا، اس کی ترمیم کیا کہ، ذات قاہرہ میں، تو ہرگز خاصہ و نہ کو اس سے آلودہ کرنا روا نہ رکھتے۔

**فاقول اولاً** دونوں ملا صاحب فرماتیں تو کہ سلسلہ اعداد سے کس قدر پر موزن و جمل کا علم جا کر رک گیا کہ اس سے آگے کا عدد خدا کو معلوم نہیں، سلسلہ ایام آخرت سے کتنے دن خدا کو معلوم ہیں، آگے بھول تعلیم جنائی و عذاب نیران سے کتنی مقدار علم اسی میں ہے زیادہ کی اسے خبر نہیں، کیا کوئی عاقل مسلم سوچ کر کہ ایسی بات کہہ سکتا ہے، محاسن، کمال، و محمسیہ حد پر تصدیق سب اس نامی کے اس ارشاد کی کہ حاضرت مسند یقولہ (مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی مسلمان یہ بات کہے گا۔ ت) ہاں انھوں نے اطلعت علی شئی (میں نے کسی چیز پر اطلاع پائی۔ ت) فرمایا،

وقد طلعت علی اشیاء اذ فسد الزمان و  
الی اللہ المشتکی وعلیہ التکلان۔  
جبکہ ہم نے فساد زمان کی وجہ سے بہت سی چیزوں پر  
اطلائی پائی، جبکہ شکایت اللہ تعالیٰ کے دربار میں  
ہے اور اسی پر توکل ہے (ت)۔

**ثانیاً** جو محدث مقرر کیجئے وہاں فارق بتائیے کہ حد بندی کرے، کیا سبب کہ یہاں تک کا علم ہوا بعد کا نہیں، علم کے لئے معلوم کا وجود خارجی درکار ہو تو آخرت درکار معاذا اللہ کل آئندہ کا علم نہ ہو بلکہ ازل میں جملہ ماورائے عیاض بذاتہ جمل مطلق ہو پھر خلق کیونکر ہوا اور جب وجود ضرور نہیں تو معدوم معدوم سبب یکساں کسی حد خاص پر رکنا ترجیح بلا مرجح ہے بخلاف علوم عالم کہ وہاں مرجح ارادۃ الہیہ ہے جسے جتن دیا استعمال لا یحیطون بشئی من علمہ الا بحدہ (اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر صرف حد اللہ تعالیٰ

لے ماسیہ عبد الحکیم سیالکوٹی علی الخیالی  
مطبع مجتبائی دہلی

ص ۶۵  
خطبہ الکتاب مصطفیٰ البابی مصر ص ۴

(چاہے۔ ت)

فالتشا جود مقرر کیجئے یقیناً معلوم کہ ایام و ایام و انعام اس سے آگے بڑھیں گے کہ لا تعقذ عندہ ہیں ،  
اب جو بعد کو آستان کاظم باری عز و جل کو ہو گیا نہیں ، اگر نہیں تو جہل موجود ، اور جو عذر کیا تھا زاہی و مردود کہ  
اب تو وہ خود عباد کو معلوم و مشہود ، معجزات انہیں پیدا کون کرے گا وہی خیر شہید ، تو نہ جانتا کیا معنی !  
لا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر ﷻ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے  
ہر باری کی جانتا خبر دار۔ (ت)

اور اگر ہاں تم نے اور مانا کہ ان کا علم پہلے نہ تھا تو اس کاظم معاذ اللہ حادث ہوا ، متجدد ہوا ، کیا یہ عقیدہ اہلسنت  
کا ہے جو ہمارے رب عز و جل نے فرمایا وکان اللہ بکل شیء علیہا (اللہ تعالیٰ ہر شئی کا عالم ہے۔ ت)  
عقیدہ وہ ہے جو خود سیا کوئی نے حاشیہ شرح عقاید جلالی میں لکھا :

المعومات فی انفسہا غیر متغیر ہیۃ لشمولہا  
الموجودات والمعدومات  
خود شرح میں ہے :

اعوان المتکلمین یسمون بوجود ادہی  
و یثبتون علم اللہ تعالیٰ بالحوادث الغیر  
المتناہیۃ  
بلکہ خود اسی حاشیہ سیا کوئی علی النجالی میں ہے :

ہذا التعقذات قدیمۃ غیر متغیر ہیۃ بانفعل  
فمرومۃ عدم تنافی متعلق تہا  
اعنی جمیع ما یکون ان یعلم من الامور الکلیۃ  
والحدیثۃ الانزیہۃ والمتجددۃ لشمولہ  
یہ تعلقات تفصیلی طور پر غیر متغیر ہوتی ہیں یہ اس  
وجہ سے ضروری ہے کہ ان کے تعلقات غیر متغیر ہی  
ہیں یعنی تمام وہ امور جن کو جانا جاسکتا ہے کلیات ،  
جزئیات ، ازلیہ ہوں یا مادیات ، کیونکہ یہ علم ممکنات ،

لہ القرآن الکریم ۱۳/۶۷

لہ " " ۲۶/۴۸

لہ حاشیہ شرح عقاید جلالی

لہ شرح الدوانی علی العقاید العسیریۃ

مطبع مجتہاتی دہلی

" " "

ص ۲۱

ص ۲۱



الممكن والمتنوع والواحد

محالات اور واجبات سب کو شامل ہے (ت)

عقیدہ وہ ہے جو مقاصد و شرح میں فرمایا،

(علیہ تعالیٰ لایتناہی ومحیط بما لایتناہی  
کالاعداد والاشکال) ولعمیر الجنان و  
شامل لجميع الموجودات والمعدومات  
الممكنة والمتنوعة وجميع الکلیات و  
الجزئیات سمعاً وعقلاً۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اور اعداد و اشکال  
اور جہت کی نعمتوں جیسی غیر متناہی اشیاء کو محیط  
اور تمام ہر درجات و معدومات و ممکنات و ممکنات  
کو اور تمام کلیات و جزئیات کو عقلاً و عقلیاً شامل  
ہے۔ (ت)

عقیدہ وہ ہے جو مراقف و شرح میں بیان فرمایا،

عسہ تعالیٰ یعم المصہومات کما الممکنۃ  
والواجبۃ والمستغنیۃ والمخلوۃ فی ہذا  
الفصل قرأتی لاوی من قال لا یعلم نفسه  
(الی ان قال) الرابعۃ من قال لا یعقل  
غیر لیسٹ ہی تھے

اللہ تعالیٰ کا علم تمام ممکنہ، واجبہ اور محال مصہومات  
کو شامل ہے، اس بحث میں کچھ مخفی لغت فرستے  
ہیں، پہلا وہ جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات  
کا کبھی عالم نہیں ہے، اور یہاں تک کہا کہ جو تھافرقہ  
وہ نہ کہتا ہے کہ نہ تعالیٰ کو غیر متناہی امور کا  
علم نہیں ہے۔ (ت)

عقیدہ وہ ہے جو حدیقہ ندیہ میں فرمایا،

المعلومات موجودۃ او معدومۃ لمحالۃ او  
ممکنۃ قدیۃ او حادثۃ متذہبۃ او غیر متذہبۃ جزئیۃ  
او کلیۃ وبالجملة جمیع ما یمكن ان یتعلق  
بہ العدم فهو معلوم للہ تعالیٰ۔

موجود اور معدوم محال یا ممکن ہوں، قدیم و حادث،  
متناہی، غیر متناہی، جزئی یا کلی، فزئیکہ جس چیز  
سے بھی علم کا تعلق ہو سکتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ  
کو معلوم ہے۔ (ت)

عقیدہ وہ ہے جو اس فقیر رب قدیر نے الدولۃ المکیہ میں لکھی اور علمائے کرام حرمین طہیین نے

- ۱۔ ساشیہ عبد الحکیم سیالکوٹی علی النیالی مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۸۲  
۲۔ مقاصد و شرح المقاصد خاتمہ علم لایتناہی الخ دار المعارف النہادیہ لاہور ۱۰/۲  
۳۔ مراقف و شرح مراقف المقصد الثالث فی علم تعالیٰ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۴۰/۸  
۴۔ الحویقۃ النندیۃ شرح الطریقۃ الحمیۃ مکتبہ قوریہ رضویہ فیصل آباد ۲۵۳/۱

### مرتبی تصدیقات جلیلہ کیا :

ان سہا تبارک وتعالیٰ یعلمہ تہ لکریمة و  
وصفاته لغير المتناہیة والحوادث الثقی  
وجہات والقی توجد غیر متناہیة الی ابد  
لابد والمکنات اتقی لحد توجد ولن توجد بل  
والحوالات باسرها فلیس شی من المفاهیم خدجا  
عن علمه سبحانه وتعالیٰ یعلمها جمیعاً تفصیلاً  
تاماً اثرلاً ابداً وذاتہ سبحانه وتعالیٰ غیر متناہیة  
وصفاته غیر متناہیات وکل صفة منها  
غیر متناہیة وسلاسل الاعداد غیر متناہیة  
وکذا یامر لابد وساعتہ واناہ وکل تقسیم  
من نعم الجنة وکل عذاب من عقوبات جہنم و  
انفاس اهل الجنة واهل النار ولحی نهم وحزینهم  
وغیر ذلک کلہ غیر متناہ والکل معلوم لله تعالیٰ  
اثرلاً وابتداً باحاطة تامہ تفصیلاً ففی علمہ  
سبحنہ وتعالیٰ سلاسل غیر المتناہیات بسرات  
غیر متناہیة بل لہ سبحنہ وتعالیٰ فی کل درجۃ  
علوم لا متناہی لان کل ذرۃ مع کل ذرۃ کانت  
او تکون او یکن ان تکون نسبة بالقرب والبعد  
والجهة مختلفة فی الامتدة باختلاف الامکنۃ  
الواقعة والمکنۃ من اول یوم الی حالاً احس  
لہ والکل معلوم لہ سبحنہ وتعالیٰ بالفعل  
فعمہ عز جلالہ غیر متناہ غیر متناہ فی غیر متناہ  
کانہ معکب غیر المتناہی علی اصطلاح الحثاب  
وهذا جمیعہ واضع عنی من لہ من الاسلام

ہمارے رب تعالیٰ اپنی ذات کریمہ وصفات غیر متناہیہ  
اور جو لوش جو موجود ہیں یا ہو سکیں خواہ ابدان بد تک  
غیر متناہی ہوں اور ممکنات غیر موجودہ اور جو موجود نہ ہو سکیں  
اور محالات تمام ان مغفوات میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ  
کے علم سے خارج نہیں، ان تمام کو تفصیلاً کاملًا ازلً  
ابد سے جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک لا محدود  
اور اس کی صفات غیر متناہی ہیں اور پھر اس کی  
ہر صفت غیر متناہی ہے، اعداد کا سلسلہ اور یونہی ابد  
تک ایام، ان کے گھنٹے، ان کی آنات اور جنت کی  
نعمتیں اور پھر ہر نعمت، یونہی جہنم کی سزاؤں کے  
عذاب اور عقی اور جہنمی لوگوں کے سانس، ان کے  
لحیات، حرکات وغیرہ یہ تمام غیر متناہی ہیں اور اللہ  
تعالیٰ کا علم ازلً وابد ان سب کو محیط تمام ہے اور  
تفصیلاً ہے، تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی سب سے  
غیر متناہی طور پر داخل ہیں بلکہ ہر ذرۃ کے متعلق اللہ تعالیٰ  
کے معلومات ہیں کیونکہ ہر ذرۃ کو ذرۃ کے ساتھ خواہ وہ  
موجود ہو یا ہو سکتا ہو یا اس کی نسبت قرب و بعد  
اور زمانہ کی مختلف جہات سے باعتبار اختلاف  
مکانات و زمانات اول تاخیر منتہی ضرور نسبت  
حاصل ہے، اور تمام کا اللہ تعالیٰ کو بالفعل علم ہے  
تو اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی، غیر متناہی میں غیر متناہی  
ہے، مگر یہ کہ حساب والوں کی اصطلاح میں  
غسیبہ متناہی معکب ہے اور تمام بیانی کردہ  
اس شخص کے ہاں واضح ہے جس کو اسلام



کل شعرة وكل قدرة وقدر اصغر اری مخرکة  
 المرتعش والبعض او اختیاری کافعال المیوثة  
 المقصود لہم واصدہ من العقل قوله تعالی  
 اللہ حاق کل شیء وقوله تعالی واللہ خلقکم  
 وما تعملون ومن العقل ان قدرته تعالی  
 صالحة لکل لا قصور لہ عن شیء منہ  
 فوجب اصافہ ایہ بالخلق مخصصاً  
 وہ کسی چیز کے متعلق ناقص نہیں ہے لہذا ہر چیز اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کی طرف منسوب ہے اور مختصراً  
 پھر حسب عادات متاخرین اہل کلام بحث کے طور پر ایک بات کہہ گئے اگر مسلم ہو تو اس بحر طیق مسئلہ قدر  
 میں ششادری اور سرالہی کی جگہ غری چاہے جس میں بحث سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیق اکبر  
 و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ممانعت فرمائی اور آخر نتیجہ دی ہوا جو ہونا چاہئے کہ گوہر کی جگہ خرف پر ہوتا  
 پڑے اور وہ بھی محض دیمین ولایعدی من جوع زفر کرے اور نیوک ختم کرے۔ ت۔ وہ بحث پر کہ عزم  
 کو انصاف سے مخصوص مان لیجئے اس کا اس حدس۔ یہوں۔ کیا بینہ کی گتہ دلائل کو کہہ سکتا ہے اور  
 وہی شہادت جو معتزلہ پیش کرتے ہیں اس کی تقریر میں بیان کر کے کہ

فمنع الخیر المعص وتصحیح التکلیف  
 وجب التخصیص وهو لا يتوقف علی  
 نسبة حمیم اعمال العباد الیہم بالاجاد  
 (ای کہ مافعلت المعتزلة) بل یکفی امت  
 یقر حمیم ما يتوقف علیہ افعال  
 الجوارح من المحركات وکذا المتروک  
 لقوی افعال النفس من الميل و  
 والداعية والاحتیاس بخلق اللہ تعالیٰ

بندے کے محبہ محض ہونے کی نفی اور اس کی تکلیف کی  
 صحت کے لئے تخصیص واجب ہے اور یہ اس بات  
 پر موقوف نہیں کہ بندوں کے تمام افعال کا ایجاب  
 بندوں کی طرف منسوب ہو۔ یعنی جیسا کہ معتزلہ نے  
 کیا ہے، بل اس کے لئے اتنا کہ دینا کافی ہے کہ  
 وہ چیز جس پر بندہ کے افعال جوارح حرکات اور ترک  
 وغیرہ نفس کے افعال مثلاً میلان، وداعی اور غیرات  
 وغیرہ ہیں یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے ہیں

لَا تَأْثِرُ لِقَدْرَةِ الْعَبْدِ فِيهِ وَانَّمَا مَحَلُّ قَدْرِهِ تَدْعِي  
عِزُّهُ عَقِيبَ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى هَذِهِ الْأُمُورُ  
فِي بَاطِنِهِ عِزُّهَا مَحْصِيًّا بِمَا تَرُودُ وَتُوجِّهُهُ قُوجَا  
صَادِقًا لِلْفِعْلِ طَالِبُ آيَاتٍ فَإِذَا وَجَدَ الْعَبْدُ  
ذَلِكَ الْعِزَّ مَرَحَلَتِ اللَّهِ لَهُ الْفِعْلُ فَيَكُونُ مَسْنُوبًا  
إِلَيْهِ تَعَالَى مِنْ حَيْثُ هُوَ حَرَكَةٌ وَإِلَى الْعَبْدِ  
مِنْ حَيْثُ هُوَ غَرْنَا وَنَحْنُ (إِلَى أَنْ قَالَ) وَكَفَى  
فِي التَّخْصِصِ لِلتَّصْحِيحِ التَّكْلِيفُ هَذَا الْأَمْرُ  
الْوَحْدَانِ الْعِزَّ مِنَ الْمَصْنُوعِ وَمَا سِوَاكَ  
مِمَّا لَا يَحْصِي مِنَ الْأَفْعَالِ الْمَجْرُثَةِ وَالْقُرُونِ  
كُلِّهَا مَخْلُوقَةُ اللَّهِ تَعَالَى مَتَأَثِّرَةٌ عَنْ قَدْرِهِ  
إِبْتِدَاءً بِمَا وَسَطَةُ الْقَدْرِ الْمُدَّةُ التَّأَثُّرُ  
عَنْ قَدْرِهِ تَعَالَى وَاللَّهُ يَخْتَلِفُ وَتَعَالَى أَعْلَى

(ملخصاً)

اور ان امور میں بندے کی قدرت کی کوئی تاثیر نہیں ہے  
اور بندے کی قدرت صرف اس کے عزم میں ہے جو  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان امور کی تحقیق کے بعد  
اس کے باطن میں عزم مصمم بلا تردد پیدا ہوتا ہے اور  
اس کی قوجہ صادق اور طلب برائے فعل سے حاصل  
ہوتا ہے، تو جب بندہ اپنے اس عزم کو بروئے کار  
لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فعل کو پیدا فرمادیتا  
ہے تو یہ فعل اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت ہونے کے  
لحاظ سے منسوب ہوتا ہے اور بندے کی طرف مثلاً  
زمانہ وغیرہ ہونے کے لحاظ سے منسوب ہوتا ہے،  
آگے یہاں تک فرمایا، اور بندے کی تکلیف کی محنت  
کے لئے میں ایک اور بھی عزم مصمم کافی ہے، اس کے  
علاوہ باقی تمام احوال جزیرہ اور ترک وغیرہ اللہ تعالیٰ  
کی مخلوق ہیں اور براہ راست اللہ تعالیٰ کی قدرت سے

متاثر ہیں جبکہ اس میں تاثیر کے لئے اور جہ یہ تاثیر کی ضرورت نہیں ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ (ملخصاً)۔ (مت)،  
مسایرہ کے بیان سے کسی نا فہم کو دھوکا نہ ہو کہ یہ حنفیہ کا مذہب ہے، حاشا بلکہ ان کا مذہب وہ ہے جو  
ان کے امام امام الامۃ الاسلام سیدنا امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقہ اکبر ووصایا سے شریفہ میں تحریر فرمائی کہ  
افعال عباد جمیع وتمام وکمال بلا تخصیص و بلا استثناء مخلوق الہی ہیں، خود مسایرہ کے لفظ صاف بتا رہے ہیں  
کہ یہ ایک طبعاً بحث ہے نہ کہ مذہب منقول، بلکہ فی الواقع یہ صاحب مسایرہ کا بھی عقیدہ نہیں، بحث عقیدہ نہیں  
ہوتی، عقیدہ یوں نہیں کہا جاتا کہ کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے، ان کا عقیدہ وہی ہے جو اصل مسند یہاں بیان کیا  
اور آخر کتاب میں عقیدہ اہلسنت وجماعت کی فہرست میں لکھ کر عبارات معتریب ان شاء اللہ مذکور ہوتی  
ہیں، یہاں مجھے اس بحث کا نامور و بیجا حاصل ہونا بتانا ہے، جو ضرورت اس بحث کی بیان کی اس کا باذکر تعالیٰ  
شافی و کافی جواب فقیر کے رسالہ تدبیر الصدور لایمات القدر اس کے تحت حنفیہ میں طبع ہوا ہے گا اور اس

بحث کا مفید و بے غرہ ہونا اس حاشیہ سے واضح ہو چکے ہیں یہاں ہاشم مسایرہ پر لکھا وہ یہ ہے :

**قوله** اذا اوجد العبد ذلك العزم ( جب بندہ اس عزم کو ایجاد کرتا ہے ) **اقول** ( میں کہتا ہوں ) معاذ اللہ کہ ہم یہ کہیں کہ بندہ کسی ایک چیز کو پیدا کرتا ہے جبکہ کسی بھی چیز کا عطر عطر صرف اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور حکم سے ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہی رب العالمین ہے ، کیا خالق غیر خالق کی طرح ہے جو کوئی اختیار نہیں رکھتے ، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہو سکتا ہے ، اس عزم کا اللہ تعالیٰ کی مقدرات کی نسبت قلیل ہونا کسی طرح مفید نہیں کیونکہ یہ فی نفسہ کثیر و وسیع ہے کیونکہ انسان ایک دن کے اپنے عزائمات کا شمار نہیں کر سکتا تو اپنی عمر بھر کے عزائمات کا اساطیر کیسے رکھتا ہے تو اولین و آخرین انسانوں ، جنات اور فرشتوں وغیرہم کے عزائمات کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے تو اس عظیم کثرت جس کے کچھ حصہ کو شمار کرنے میں عمریں ختم ہو جائیں ، کو تم اللہ تعالیٰ عزیز غفار کی مخلوقات سے براہ راست خالق کردہ اور اس کو بندہ کی مخلوقات بنا دو تو لازم آئے گا کہ وہ خالق من غیر اللہ ( کیا اللہ کے ماسوا کوئی خالق ہے ) کا جواب ایجاب میں ہوگا ( کہ ہاں اور خالق ہے ) والعیاذ باللہ تعالیٰ ( پھر یوں کہنا ہوگا ) ہاں یہاں ہزاروں ہزار ماسوا اللہ خالق ہیں معتزلہ بھی تو اتنا ہی کہتے ہیں جبکہ ماوراء النہر کے چارے اندر وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان پر زبردست شکنجہ کی ہے اور انہوں نے ان کی خدمت کرتے دیکھے فرمایا کہ یہ معتزلہ لوگ مجوسی سے بدتر ہیں کیونکہ مجوسی نے دو خالقوں

**قوله** فاذا اوجد العبد ذلك العزم **اقول** معاذ الله ان نقول بامت العبد يخلق شيئا واحدا ولا عشر عشرين معشار شئ الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين اقم يخلق كمن لا يخلق ما كانت لهم الحيرة هل من خالق غير الله وكون هذا قليلا بالنسبة الى مقدورات الله تعالى لا يجدي نفعاً انه كثير بشير في نفسه جدا قامت الانسان لا يحمي حاله من العزائم في يوم واحد فكيف في عمره فكيف عزائم الاولين والآخرين من الانس والجن والملئ وغيرهم فخرج هذه الكثرة التي تفيض دون عدد بعضها الا انما من مخلوقات العزائم الغفار بلا واسطة وقد حل في مخلوقات العبيد فيكون جواب هل من خالق غير الله بالايجاب والياد بالله ي بلى هالك الود مؤلفة خالقون غير الله ولو ثبتت المعتزلة اكثر من هذا اذ شنع عليهم ائمتنا من مشائخ ماوراء النهر وغيرهم رحمهم الله تعالى قائلين ائمتنا قديم من المجرى حيث ان المجرى لم يقولوا لا بخالقين اثنين

کا قول کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک اور شریک بنایا ہے جبکہ معتزلہ نے اللہ تعالیٰ کے بے شمار شریک بنادئے یا اس طرح کہ انہوں نے کہا کہ بندہ اپنے افعال اختیار یہ کا خود خالق ہے جبکہ ہر اختیاری فعل کیلئے عام ضروری ہے تو اس طرح افعال اور عزائم کی تعداد مساوی ہوئی بلکہ عزائم کی تعداد بڑھ جاتی ہے کیونکہ بندہ کبھی ایک فعل کا عزم کر کے اس فعل کو ترک کر دیتا ہے جس سے فعل وجود میں نہیں آتا جیسا کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کریں نے اپنے رب کو عزائم کے ناکام ہونے سے پہچانا ہے، اگر تمام عزائم کو ایک عزم کے نام سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اسی طرح تو تمام افعال کو بھی ایک فعل کے نام سے تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ یہ ایک سبب کو شامل ہے، تو یہ بات شارع کی کڑی مشقت اور مصنف کی آئندہ گفتگو کہ بندہ کی عزائم ایک جزئی چیز یعنی عزم کی نسبت اس کے مکلف ہونے کے لئے کافی ہے، کو مفید نہیں، بلکہ اگر ہم فرض بھی کریں کہ یہ واحد شخصی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق میں اس ایک شریک سے بھی پاک ہے اگرچہ یہ ایک جزئی ہو مصنف کا یہ مذکر وہ آیات جن میں تخلیق کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ بیان کیا گیا ہے وہ ایسے عزمات ہیں جن میں تخصیص کا احتمال ہے اور اس شخص کو عقل سے لازم کیا ہے کیونکہ ان آیات کا عموم انسان کے مجبور شخص ہو کر مستلزم ہے جس سے مکلف ہونے اور امر و نہی کا بطریق اور انسانی قدرت کا غیر مؤثر ہونا لازم آتا ہے اور اشعارہ کا اس کے متعلق موقف اس جبر شخص کو ختم

ہما اشیتو لا شریکاً واحداً والمعتزلة اشیتوا شریکاً لا تخصی وذلك انہما انما قالت یخلق العبد فعله الاختیاراً وکل فعل اختیاری لا یدلہ صحت عزم فعدد العزمات والافعال سواء بل ربما یتکون العزمات اکثر اذ قد یعزم العبد علی فعل ثم یرد عنه فلا یفعل قال سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ عرفہ مررت ببغداد العزائم فان کانت العزمات یشملها اسم واحد وهو العزم فکذلك الافعال یشملها اسم واحد وهو الفعل ، فلا طائل تحت ما قدم الشارح ویاتی انما للضعف انہ یکفی اسم جزئی واحد الح العبد وهو العزم بل لو فرضنا انہ واحد بالشیخص فاللہ تعالیٰ متعال عن ان یشاہد احد فی خلق شئ ولو جوز ثبوت واحد اما اعتدال المصنف بان البراہین ای الایات الناصۃ باختصاص الخلق یہ تعالیٰ عمومات تحتل التخصیص وقد اوجبه العقل اذا سادہ العموم فیہا تستلزم الجبر المحض المستلزم لظہار التکلیف ولطمان الامر والتمہن وتعلق القدرة بلا تاثر ای کما تقولہ الاشاعرة لا یدلہ لانت موجب الجبر لیس

سوی ان لا تاتیر لقدرة العبد في  
ایجاد فعل أم ملحقاً ، فاعترضه  
القاسري في منع الروح عن  
ذلك العزم المصمم داخل تحت  
الحكم المعمم أم .

اقول هذا من اعجب ما سمع من  
المراد فاجبت الهمام متى انكر دخوله  
تحت العلم ولو انكروا فما كانت  
يوجه اليه التخصيص بل  
الظرفية بما ستسمع بتوفيق الله  
تعالى .

فاقول اولاً بل الايات عمومها  
لا تحتل التخصيص لاجماع ائمة السنة  
على اجرائها على سنتها وان الخلق  
مختص بالله تعالى لاحظ فيه للعبد  
فما اذ ينعم كون اللفظ ذاته محتملاً  
للتخصص مع الاجماع على ان  
لا خصوص ومن كانت في  
مريب مما قلنا فليأتنا بمقل من  
الصحابة والتابعين او من بعدهم  
من ائمة السنة المتقدمين

نہیں کرتا کیونکہ جبر کا موجب صرف یہ ہے کہ اس کے  
فعل کے ایجاد میں انسان کی اپنی قدرت کی تاثیر  
نہیں ہے اور ملحقاً . تو اس عذر پر ملا علی قاری نے  
منع الروح میں اعتراض کیا ہے کہ انسان کا یہ عزم مصمم  
خود ان آیات کے عموم میں داخل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ  
کا مخلوق ہے ۱۱۶۔

اقول ( میں کہتا ہوں ) تیری شنید میں یہ پسندیدہ  
نہ ہے ، تو ملا راہی حاکم نے عزم کو کب آیات کے  
عموم میں داخل ہونے سے انکار کیا ہے ، اگر انکار  
کیا ہوتا تو پھر تخصیص کی ان کو ضرورت پیش نہ آتی بلکہ  
اس میں قابل غور وہ بات ہے جو آپ ابھی اللہ تعالیٰ  
کی توفیق سے سنیں گے ،

فاقول ( میں کہتا ہوں ) اولاً کہ یہ آیات  
اپنے عموم پر ہیں ان میں کسی تخصیص کا احتمال نہیں کہ  
اہلسنت کے ائمہ کا اجماع ہے کہ یہ آیات اپنے عمومی  
اختیار پر جاری ہیں اور یہ کہ خلق کی صفت صرف اللہ  
تعالیٰ سے خاص ہے اس میں ہند سے کا کوئی  
داخل نہیں ہے ، تو لفظ کافی نفس محتمل تخصیص ہونا کیا  
مفید ہو سکتا ہے جبکہ اجماع یہ ہے کہ یہاں تخصیص نہیں  
ہے ، اور اگر ہمارے اس میان میں کسی کو شک ہو تو اسے  
چاہئے کہ وہ صحابہ کرام ، تابعین اور ان کے بعد والے  
متقدمین ائمہ اہلسنت میں سے کوئی نقل پیش کرے



قبل حدوث هؤلاء التأخرین يكون فيه  
 ان لا بعد ايضا قسطا من الخلق والايحاء  
 ولن ياتي به حتى يوب القمار طمان ويسكن  
 التكلف باسم جاع ما القاري الى هذا العجب  
 الاجماع قاصر على عدم التخصيص فذلك  
 العزم اليه غير مخرج من الحكم.

ثانياً لا حاجة بنا الى تخصيص النصوص و  
 اثبات منصب افاضة الوجود لمن لا وجود  
 له في حد ذاته بل تدفع الحاجة على وزن  
 ما تزعمون اننا وانها ههنا باثبات تاثير  
 القدسية العائدة في شئ دون الوجود  
 كما هو مذهب الاسماء ابي بكر الباقلاني  
 ان للانسان قدسية مؤثرة لكن لا في  
 الوجود بل في حال نراشدة على الوجود  
 وقد امر تضاه جمع من المحققين  
 ذاهبين الى ان تاثيرها في القصد  
 والقصد حال لا موجود ولا معدوم  
 اي هو من الامور الاعتبارية التي  
 وجودها بسايشها والخلق في الحال  
 لفظي كما في الفصول البديعة  
 وغيرها فليس احاضتها خلقا  
 فانه افاضة الوجود مبدل هو  
 احداث والاحداث اهون  
 من الخلق كما في المصنف  
 والفواتح وعليه تدور كلمات الامام

جس میں یہ جو کہ بندہ کے لئے بھی خلق و  
 ایجاد میں حاصل ہے ان سے قبل کسی امام سے کوئی  
 نقل پیش نہیں کی جاسکتی حتیٰ کہ قادر ظان و پس لوٹ  
 آئیں۔ اور علامہ قاری کی کلام کو تکلف سے اسی  
 عدم تخصیص کے اجماع کی طرف راجع کیا جائے گا کہ یہ  
 عزم محکم بھی ان آیات کے عموم سے خارج نہیں ہے۔  
 ثانیاً ہمیں ان نصوص کے عموم میں تخصیص کرنے اور  
 ایجاد کا منصب ایسی بات کیلئے ثابت کرنے کی حاجت نہیں  
 جس کا اپنا وجود ذاتی نہیں ہے بلکہ بندہ سے کے مجبور  
 محض کو دفع کرنے کی حاجت ان کے اس اندفاع سے  
 پوری ہو جاتی ہے جس کو انھوں نے اپنے خیال میں  
 اندفاع قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت  
 کی تاثیر کے بعد بندہ سے کی کسی تاثیر کا قلعی وجود میں نہیں  
 بلکہ اور چیز میں ہے جیسا کہ نام ابو بکر باقلانی کا مذہب ہے  
 کہ انسان کی قدرت مؤثر ہے لیکن وجود میں نہیں بلکہ  
 وجود سے ناذا ایک حال میں ہے جس کو بہت سے  
 محققین نے پسند کیے تھے کہا کہ انسان کی تاثیر کا قلعی قصد  
 ہے اور یہ قصد ایک حال ہے جو نہ موجود ہے نہ اور  
 نہ معدوم ہے یعنی وہ ایک ایسی اعتباری چیز ہے جس کا  
 وجود صرف اس کے خشار کے تابع ہے اور اس  
 حال میں اختلاف صرف لفظی ہے جیسا کہ فصول البدیع  
 وغیرہ میں ہے تو اس قصد کو بروئے کار لانا بجز حسیق  
 نہیں ہوتا بلکہ خلق اور وجود کا معائن ہے جس کو احداث  
 کہا جاتا ہے اور احداث کی شان خلق سے کمزور ہے  
 جیسا کہ سلم الثبوت اور فرائع میں ہے اور امام محقق

المحقق صدر الشریعة فی التوضیح والعلامة  
 الشمس النجاری فی الفصول البدائیة و تبعه  
 العلامة قاسم تلمیذ المحقق ابن الهمام فی  
 تعلیقہ نہ عن المسایرة و غیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ  
 وہم مع تنوع ما مرعہم یرجعون الخ ذلک  
 المحزون الواحد ولم اس احد منهم یرحمہ  
 بتخصیص العمومات الہم الاما حکى عن  
 الامام ابی المعالی علی الاضطرار فیہ فتارة  
 یثبتہ وتارة ینفیہ کما فی الواقیة عن الشیخ  
 ابی ظہر القزوینی بل اسکلام فی ثبوته عنہ  
 کما سیأتی ، والمقول عن المنفیة فی  
 کتب المتأخرین هو هذا القدر اعق امت  
 المفدرة الحادثة اثر فی القصد احادیث حتی  
 وایجادوا النصوص محصصة فکلا لا یوجد  
 هذا ، لا للمحقق وقد قال الامام صدر الشریعة  
 فی التوضیح بعد ما استمرغ وسعه فی التوضیح  
 والتنفیج ما حاصل ان متینہما رحمہم  
 اللہ تعالیٰ یفون عن العبد قدسرة الایجاد  
 والتکوین فلا خلق ولا مکنون الا اللہ تعالیٰ  
 لکن یقولون ان للعبد قدسرة ما علی وجه  
 لا یندم منه وجود امر حقیقی لم یکن مبطل  
 بما یختلف بقدرتہ النسب والاضافات فقط  
 کتبع احد المتأویین  
 ترجیحه ۱۰ فهذا نص  
 له التوضیح ، التوہج فصل فی مسائل الجبر والقدر

صدر الشریعة کا توضیح اور علامہ شمس قناری کا فصول البدائیہ  
 میں کلام اسی پر دائر ہے ، اور علامہ قاسم شاگرد و رشید  
 محقق ابن ہمام نے مسایرہ پر اپنی تعلیقات میں اسی کی  
 آجائے کی ہے اور مذکور حضرات کے غیر رحمہم اللہ تعالیٰ  
 باوجودیکہ وہ اپنے اپنے بیان میں مختلف ہیں وہ سب  
 اس ایک بات پر متفق ہیں ، میں نے ان میں سے کسی  
 کو بھی غزوات میں تخصیص پر راضی نہیں پایا ، صرف  
 امام ابو المعالی سے اس میں اضطراب منقول ہے کہ  
 کبھی وہ تخصیص کو ثابت اور کبھی اس کی نفی کرتے ہیں  
 جیسا کہ یواقیہ میں شیخ ابو طاهر قزوینی سے منقول ہے  
 بلکہ ان سے ثبوت میں کلام ہے جیسا کہ آرا ہے  
 اور متاخرین کی کتب میں جو کچھ اختلاف سے منقول ہے  
 وہ صرف یہ ہے کہ انسان کی قدرت حادثہ کا اثر قصد  
 میں ہے لیکن یہ کہ وہ خلق و ایجاد ہے یا آیات میں تخصیص  
 ہے اس کا ہرگز کہیں وجود نہیں ، ہاں صرف محقق مذکور  
 نے ذکر کیا ہے جبکہ امام صدر الشریعہ نے توضیح میں مکمل توضیح  
 و تنفیج سے فراغت کے بعد فرمایا ، کہ ، حاصل یہ ہے کہ  
 ہمارے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ ہر دے کی قدرت خلق و  
 ایجاد اور مکنون کی نفی کرتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے  
 ماسوا کوئی خالق اور مکنون نہیں ہے لیکن اس کے باوجود  
 وہ بندے کی قدرت کے اسی طرح قائل ہیں کہ اس سے  
 کسی معدوم چیز کے حقیقی وجود کا قول لازم نہ لے بلکہ انسانی  
 قدرت سے صرف نسبت و اضافت تبدیل ہوتی ہے  
 مثلاً دو مساوی چیزوں میں سے ایک کا تعین اور ترجیح

ہو جائے اور تو یہ صحیح لکھ ہے کہ احادیث کا مسند  
محقق مذکور کی بحث کے خلاف ہے۔ اگر محقق مذکور کے  
کلام کو ان کے التزام پر محمول نہ کریں تو میں کہوں گا کہ  
انہوں نے یہ کلمہ قدریہ بطور ذہنی پر بطور نقص ذکر  
کی سہ کر اگر بقول قدریہ یہ مسلم بھی کر یا جائے کہ انسان  
کے مکلف ہونے اور عمل کی چیز، دیکھ جائے گا بنا پر اس چیز  
کی حاجت ہے تو بھی یہ حاجت صرف ایک قصہ کے  
ایجاد سے پوری ہو جاتی ہے تو پھر تم تمام افعال کئے  
بندہ کی مالیت کا قول کیوں کرتے ہو تو یقیناً محقق مذکور  
کا یہ موقف قدریہ کے موقف کا قاطع ہے جس سے ان  
کو فراموش نہیں ہے، اس کو ملحوظ کر دو۔ امام سنی  
ترانہ تھامے نے ام المومنین کے مقدمہ فی التوحید  
میں فرمایا علامہ یہ کہ معلوم ہونا چاہئے کہ تمام کائنات  
میں کسی اثر سے اختراع ہوا ہے بلکہ پوری کائنات  
اللہ تعالیٰ مولیٰ عزوجل کی مخلوق ہے اور ابتداء  
دوام میں بدو واسطہ اسی کی منت محتاج ہے عقل و دلیل کی  
یہی شہادت ہے اور کتاب و سنت اور اجماع سن  
الصالحین کا یہی مدلول ہے اور ہدایات کے ظہور  
سے قبل یہ مسلم ہے، لہذا بعض ایسے لوگوں کی بات مت  
سنو جو مذہب اہل سنت و جماعت کے متعلق ضعیف  
قوی ہر قسم کی بات ہمارے ذکر کردہ کے خلاف نقل  
کر دیتے ہیں، لہذا ہمارے ذکر کردہ پر مباحہ کو مضبوط  
کر یہی حق ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ہے  
اور اس کے علاوہ سب باتیں ہیں اس سے  
باطل کی طرف اپنی توجہ کو مبذول مت کرنا ان شاء اللہ

صحيح في ان مذهب الخنفية على خلاف  
ما بحث المحقق ولولا تحجب الكلام على  
منوال الاستزاد لقلت انه ابداء ففنا على  
القدسية الشارح بانه لو سلم ان الحاجة  
الى تصحيح التكليف والجزاء تؤدى الى  
ذلك ولا بد فحينئذ قد تم بشعوب واحدا  
وهو النقص فلم قلتم في جميع الاحوال  
بمخالفة العبد ولعمري هذا  
قطع لهم لا يمكنهم الخروج  
عنه - هذا وقال الامام محمد بن النعمان  
رحمه الله تعالى في شعوب  
ام المومنين مقدمه في التوحيد  
وبالجملة فليعلم ان الكائنات كلها  
يتحيل منها الاختراع لا ثماني جميعها  
مخوق لمولنا جل وعز ومفتقر اليه  
اشد الافتقار ابتداء ودواما بلا واسطة  
في هذا شهد البهتان العقول ودل عليه  
الكتاب والسنة واجماع السلف الصالح قبل  
ظهور الهدى ولا تصح بادنيك لما ينقله  
بعض من اولي عقل الفخ والسوء عن مذهب  
بعض اهل السنة مما يخالف ما ذكرناه لان قد يدعى  
عن ما ذكرناه فهو الحق الذي لا شك فيه  
ولا يصح خفيه واقطع قشر قلبك  
الح سامع الباطل تعثر  
سعيها وتمت ان شاء الله تعالى

طیباً شعیداً واللہ المستعان<sup>۱</sup> اھ  
 قال محشیہ الفاضل محمد الدسوقي  
 اشار بهذا الى ثلثة اقوال نقلت عن اھل  
 السنۃ قول القاضی تاشیر قدوة  
 العبد فی حال الفعل وقول  
 الاستاذ الاسفرائینی مؤثر فی  
 اعتبار سلاہ الاستاذ لا یقول بالاحوال و  
 قول اصام الحسین فی ذات  
 الفعل علی وقت مشیئة الرب  
 وهذه الاقوال غیر صحیحۃ لمخالفتھا  
 لاجماع المؤلف الصالح فان قلت  
 کیف یصح من هؤلاء الاشیئة  
 مخالفة الاجماع قلت قال فی شرح  
 الکبری لا یصح نسبتھا لھم  
 بل ھب مکذوبة عنھم  
 ولئن صحت فانما قبالوہ  
 فی مناظرة مع المعتزلة  
 جبر الیھا الجبدل<sup>۲</sup> اھ  
 ملخصاً.

اقول اما مخالفة ما نقل  
 عن ابی العالی للاجماع  
 فظاہر وقد صح خلافہ

معادۃ منہ زندگی پائے گا اور پاکیزہ کامیاب موت  
 پائے گا جبکہ اللہ تعالیٰ ہی مستعان و مددگار ہے اور  
 اس کے معنی فاضل محمد دسوقی نے یہاں کہا کہ انھوں نے  
 بعض ناقلین کہہ کر تین اقوال کی طرف اشارہ کیا ہے جو  
 اہلسنت وجماعت کی طرف منسوب ہیں جن میں ایک  
 قاضی کا قول ہے کہ بندے کی قدرت فعل کے حال میں  
 تاثیر کرتی ہے اور دوسرا قول استاذ اسفرائینی کا ہے کہ  
 بندے کی قدرت اعتبار میں مؤثر ہے، کیونکہ یہ استاذ  
 احوال کے قائل نہیں، اور تیسرا قول امام الحرمین کا ہے کہ بندے  
 کی قدرت کی تاثیر نفس فعل میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے  
 مطابق ہوتی ہے، یہ تینوں اقوال نادرست ہیں کیونکہ  
 یہ سب اللہ تعالیٰ کے اجماع کے خلاف ہیں۔ اگر یہ  
 اعتراض ہو کہ ان اندک کرام کے اقوال اجماع کے خلاف  
 کیونکہ مصادر ہوئے، تو اس کے جواب میں میں کہتا ہوں  
 کہ شرح کبریٰ میں فرمایا کہ ان اقوال کی نسبت ان اللہ  
 کی طرف درست نہیں ہے بلکہ یہ ان پر جبرٹ کہا گیا ہے  
 اور اگر یہ نسبت درست بھی ہو تو انھوں نے یہ بات  
 معتزلہ کے ساتھ مناظرہ میں بطور ارغاب عنان کھی ہے  
 اور ملخصاً.

اقول (میں کہتا ہوں) ابوامعدی سے جو  
 منقول ہے اس کا اجماع کے مخالف ہونا ظاہر ہے  
 حالانکہ ان سے اس کا خلاف صحیح ثابت ہے جیسا کہ

کما ستسمع ما قول امام اهل السنة  
 الباقلانی والامام ابی اسحق علی  
 ما نقل هه فلیس فیہ رائحة خلاف  
 ما سقر علیه الاجماع والاتفاق لما علمت  
 انه لیس فی شئ من الایجاد والتکوین  
 من الاطلاق وقال العلامة فی شرح  
 المقاصد المشهور فیما بین القوم والذکور  
 فی کتبهم ان مذهب امام الحرمین ان فعل  
 العبد واقع بقدرته وادته کما هو راعی  
 الحکماء وهذا خلاف ما صرح به الامام فیما  
 وقع الیسا من کتبه قال فی الاسماء اتفق  
 ائمة السلف قبل ظهور البدع والاهواء  
 علی ان الخالق هو الله ولا خالق سواه  
 وانت الحوادث کلها حدثت بقدره الله  
 تعالی من غیر فرق بین ما يتعلق  
 قدرة العباد به و بین ما لا يتعلق  
 فانت تعلت الصفة بشئ لا یتلزم  
 تاثیرها فیہ كالعلوم بالمعلوم  
 والامر دة بععل العیر فالقدرة

عنقریب آپ سنیں گے لیکن امام اہلسنت باقلانی  
 اور استاد امام ابواسحق اسفرائینی سے جو یہاں ان کے  
 اقوال نقل کئے گئے ہیں اس میں اجماع اور اتفاق  
 کے خلاف ہونیک بھی نہیں ہے کیونکہ ان کے کلام میں  
 ایجاد و تکوین کے متعلق علی الاطلاق کوئی بات نہیں ہے  
 اور شرح مقاصد میں علامہ نے فرمایا کہ قوم میں مشہور  
 اور ان کی کتب میں مذکور ہے کہ امام الحرمین کا مذہب  
 یہ ہے کہ بندے کا فعل اس کی اپنی قدرت اور وہ  
 سے واقع ہوتا ہے جیسا کہ حکماء کی رائے ہے حالانکہ  
 یہ بات امام کی اس تصریح کے خلاف ہے جو انہوں  
 نے اپنی ان کتب میں کی ہے جو ہمارے پاس پہنچی ہیں  
 انہوں نے ارشاد میں فرمایا کہ بدعات و گمراہی کے  
 ظہور سے قبل اہلسنت کا اتفاق ہے کہ خالق صرف  
 اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے وہ  
 تمام حوادث کا وجود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے  
 خواہ ان کے ساتھ بندوں کی قدرت کا تعلق ہو یا نہ ہو ان  
 میں کوئی فرق نہیں کیونکہ کسی چیز کے ساتھ صفت کے تعلق  
 سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس صفت کی تاثیر اس چیز میں  
 پائی جائے جیسا کہ علم کا تعلق معلوم سے اور ارادہ کا تعلق

عہ اقول ارادة فعل الغير وانت  
 لو تكن صفة الامر اذلة البحوث عنها  
 اعنى صفت من شأنها تخصيص احد المقدورين  
 كما لا يخفى بل يعنى المحبة والهيوى لكنه

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) غیر کے فعل کا ارادہ وہ  
 ارادہ نہیں جو زیر بحث ہے یعنی وہ صفت جو مقدورین  
 میں سے ایک کو خاص کرے یہ ارادہ نہیں کہلائتی بلکہ یہاں  
 بمعنی محبت اور خواہش کہے ہے، وہ سری صفت ذکر ہے  
 (باقی اگلے صفحہ پر)

لحادثة لا تؤثر في مقدورها  
غير کے فعل سے ہوتا ہے تو قدرت کا اثر اپنی مقدرات میں ہرگز

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

یرید الاستیضاح بصفات اخرى الا ترى  
انه ذكر العلم ثم التقييد بالفعل الغير  
ليكون الاصح واظهر والا فإرادة فعل  
نفسه ايضا غير مؤثرة في الفعل  
انما شأنها التخصيص والتاثير في  
القدرة كما نحن عليه في المسامية  
غير اننا يتجه لهم الجواب بان الكلام  
في القدرة وليس من شأنها الا  
التاثير عند تعلق الإرادة بما العلم  
والإرادة فيعزل عن التاثير وكأنه  
لهذا عدل عنه الامام حجة الاسلام  
في قواعد العقائد فاستند بنفس القدرة  
اديقول وليس من ضرورية تعلق  
القدرة بالمقدور انما يكون بالاختراع  
فقط، اذ قدرة الله تعالى في الازل قد كانت  
متعلقة بالعالَم ولم يكن الاختراع حاصلًا  
بها وهي عند الاختراع متعلقة به نوعًا  
آخر من التعلق فيه فيبطل  
ان القدرة تختص  
بإيجاد المقدور

ان کا مقصد صرف وضاحت کرنا ہے، آپ غور نہیں  
کرتے کہ انہوں نے صفت علم ذکر کی اور پھر ارادہ کو  
غیر کے فعل سے مقید کیا تاکہ زیادہ وضاحت و  
اظہار ہو سکے، ورنہ تو اپنے فعل کا ارادہ بھی غیر مؤثر  
ہوتا ہے جس کی شان صرف تخصیص کرنا ہے جبکہ  
تایثر صرف قدرت کی شان ہوتی ہے جیسا کہ اس  
پر مسامیرہ میں نص کی گئی ہے، علاوہ ازیں وہ معتزلات  
کو جواب دے رہے ہیں کہ بحث قدرت میں پوری بحث  
جو صرف اس وقت تاثیر کرتی ہے جب ارادہ کا تعلق  
ہو، لیکن محض علم اور ارادہ کا تاثیر میں کوئی دخل نہیں  
ہے، گویا کہ اسی لئے امام محمد باقرؑ نے اس  
انداز کو تبدیل کرتے ہوئے قواعد العقائد میں نفس قدرت  
کو دلیل میں اختیار کیا جب انہوں نے فرمایا کہ مقدور  
کے ساتھ قدرت کے تعلق کو یہ لازم نہیں ہے کہ وہ  
تعلق صرف ایجاد و اختراع کے لئے ہو کیونکہ ذل  
میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تعلق تمام عالم سے ہوا  
حالانکہ اس وقت اختراع و ایجاد اس تعلق سے  
نہ ہوا جبکہ اختراع کے وقت ایک اور تعلق ہوا  
تو اس سے یہ کہنا باطل ظہر کہ قدرت صرف ایجاد مقید  
سے مختص ہے آہ، (باقی اگلے صفحہ پر)

اصلاً وانفقت المعتزلة ومن تابعهم من اهل الزيدية مؤثر نہیں ہوتی جبکہ معتزلہ اور ان کے متبعین گمراہ حضرات

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ)

وانت تعلم ان القداسة انما تؤثر على وقت الاسادة وانما تعلقت الاسادة في الاثر ان توحدا الكائنات في اوقاتهما المخصوصة فيما لا يزال فلا فسلوان القدرة تعلقت مع المراد عن الاختراع بل اثرمت و اختزعت على وفق الاسادة اما هما فتعلق بلا تاثير اصلا فلم تكن الاسما بلا معنى و لفظا بلا معنى وهذا ما حصل ما قشده به في المسابقة.

اقول ولا رى هذه العقدة تنهت لا بل بعد مرجع الاول ليست القداسة ما تؤثر حتما ولو مع الاسادة ولا معييد عنه للمعتزلة ايضا الاترى ان الحكمة في بذل الاجتهاد هم في ايداء النسبى صلى الله تعالى عليه وسلم وهموا بما لم يتا سوا و بعد ان الله الدين كفروا بغيظهم فانما القداسة صفة من شأنها التاثير وتوثر مع الاسادة لو لا مانع وقد قال في المامرة شرح المايرة اعدوان الاشعرية لا يثبت عن القداسة المحادشة

آپ جانتے ہیں کہ قدرت کی تاثير ارادہ کے موافق ہوتی ہے تو ازل میں اس ارادہ کا تعلق ہوا کہ کائنات اپنے مخصوص اوقات میں یعنی لازالی میں موجود ہو، اس لئے ہم تسلیم نہیں کرتے کہ قدرت کا تعلق اختراع سے خالی ہو سکتا ہے بلکہ قدرت ارادہ کے موافق تاثير کرتی ہے اور اختراع کرتی ہے، لیکن یہاں بند سے کے معاصرین قدرت کا تعلق ہرگز تاثير کے لئے نہیں ہے یہاں تو نام سے سچی نہیں اور لفظ سے معنی نہیں، مسابہ میں ہوا قشہ بیان کیا ہے یہ اسکا، حاصل ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں) اور یہ عقدہ میری رائے میں صرف دو امور میں سے ایک کے ساتھ مل ہوگا، اول یہ کہ کوئی بھی قدرت اگر ارادہ کے ساتھ بھی ہو حتی طور پر مؤثر نہیں ہے اور معتزلہ کو بھی اس سے ذرا نہیں سہجے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ کفار نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا رسائی میں مکمل یہ وجہ کی اور پورا عزم کیا جو حاصل نہ کر پائے اور اللہ تعالیٰ نے کفار کے غیظ و غضب کو مردود کر دیا، لہذا قدرت ایک ایسی صفت ہے جس کی شان صرف تاثير کرنا ہے اور وہ ارادہ کے ساتھ تاثير کرتی ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو چنانچہ مسابہ شرح مسابہ میں کہا ہے کہ اشعری حضرات قدرت حادثہ کی تاثير بالفعل کی نفی کرتے ہیں اس کی (باقی اگلے صفحہ پر)

عن ابن العباد موجودون لافعالهم اس پر متفق ہیں کہ بندے اپنے افعال کے موجب ہیں

(بقیہ مائشیر صفحہ گزشتہ)

الا لتاثير بالفعل لا بالقوة لان المقدمة  
المحاذرة عندهم صفة شانها التاثير  
والايجاد ولكن تغلف اثرها في افعال  
العباد لما هم هو تعلق قدرة الله تعالى  
بما يجادها كما حقق في شرح المقاصد  
وعبره ثم قلت ومصرح به الامس دع  
ثم رأيت في شرح المقاصد  
من بحث المقدمة المحاذرة من مقصد  
الاعراض نسبة له ولما يتحقق  
يزيد على ما مر، اقول وبه  
حزانة والقلب لا يطمن به و  
لا يمكن اليه والامكان كل  
حيوان ولو اخص ما يكون واضعفه  
قادرا على الخلق والايجاد  
وان لم يتفق له ذلك  
لعروض مانع وهو سبقة  
الحق الانه وماذا تفعل الاشاعة  
الا قدمون بدليلهم ان  
لو قدر العبد على فعله لقدم  
على خلق الاجسام والجواهر

بالقوة تاثير كى نفى نہیں کرتے، کیونکہ ان کے ہاں حادث  
قدرت ایسی صفت ہے جس کی شان تاثير کرنا ہے  
لیکن بندوں کے افعال میں اس کا اثر اس نے  
نہیں ہوتا کہ وہاں مانع موجود ہے اور وہ اللہ تعالیٰ  
کی قدرت کا تعلق جو ان افعال کے ایجاد میں موثر  
ہے، کا موجود ہونا، جیسا کہ شرح مقصد وغیرہ میں  
اس کی تحقیق ہے اہ قلت (میں کہتا ہوں) اس  
بیان کی تصریح آمدی نے کی ہے پھر میں شرح مقاصد  
کی بحث قدرت حادثہ جو اعراض کے مقصد میں ہے  
اس بحث کی طرف منسوب پایا جس میں گزشتہ  
تحقیق سے کچھ زائد نہیں ہے، اقول (میں کہتا ہوں)  
اس میں غلطی ہے اور دل کو اطمینان و سکون اس سے  
حاصل نہ ہو سکا اور نہ تو اس سے لازم آتا ہے  
کہ ہر انسان بلکہ خمیس ترین اور ضعیف ترین حیوان  
بھی خلق و ایجاد پر قادر ہو جائے اگرچہ اس کو مانع  
کی وجہ سے یہ اتفاق نہ ہو سکے اور وہ مانع اللہ تعالیٰ  
کی تعین کا پہلے موجود ہونا ہے، اور شاہد متقدمین  
اس وقت اپنی اس دلیل کو کیسے بیان کریں گے کہ  
اگر بندہ اپنے فعل پر قادر ہو تو پھر وہ اجسام و جہاں  
کے خلق پر بھی قادر ہو گا کیونکہ فعل اور اجسام دونوں  
(یعنی اگلے صفحہ پر)



مخترعون لہا بقدر قہم ثم المتقدسون اور اپنی قدرت سے ان کو سرزد کرتے ہیں، پھر معجزہ

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ)

ادلا مصباح سوی المحدث والامکان  
وهما مشترکان افتراہم قائلین ان کل  
انسان و حیوان حق الحناس والدیدات  
یقدر علی خلق السموات والارض وامن  
لویقع لہم لہبقة خلق الله تعالیٰ ، و  
قد نص الاشعریۃ ان لیس للعبد من  
الفعل الا الصحیۃ فتدبروا نصف ، والثانی  
ان المحدثۃ تحدث ولا تخلق وکف بہ  
تاثیرا و هذا هو الذی حمل الخفۃ والقافی  
والاستاد وجما من المحققین من القوی  
بن للمحدثۃ تاثیرا فیما دوی الوجود والحق  
ان العقل لا یستقل بادرک تلك المحقق  
نحو من یما انی بہ القرآن وشہدت بہ  
الضرورة وادی الیہ البرہان ان الفرق  
بین الانسان والحجر و بین حرکتی البطش  
والارتعاش والصعود والهبوط والنشۃ و  
السقوط بدیہی وان لیس للانسان الا  
ماسح وامن لا خالق لشیء  
الا الصلی الا علی وامن لا مشیۃ  
للانسان الا بمشیۃ الله تعالیٰ  
ولا تضید علی هذا ولا تقحم

حدوث وامکان میں مساوی طور پر مشترک ہیں اور  
یہی حدوث وامکان ہی خلق وایجاد کی صحت کا معیار  
ہیں تو کیا اشعریریہ کو اس بات کا قائل تصور کرو گے  
کہ ہر انسان اور حیوان حتیٰ کہ کیرٹے کوڑے زمین و  
آسمان کی تخلیق پر قادر ہیں اگرچہ اس تخلیق کا ان کو  
اتفاق نہ ہو اگر اللہ تعالیٰ کا خلق پہنچے موجود ہے حالانکہ  
اشعریریہ کی صریح نص ہے کہ فعل میں بندے کا دخل  
صرف عملیہ کا ہے، تو فوراً اور انصاف کرو۔ دوسرا  
ہر قدرت حادثہ صرف حدوث کر سکتی ہے خلق نہیں  
کر سکتی اس کے سے اتنی تاثیر ہی کافی ہے، یہی وہ  
حقیقت ہے جس نے احناف قاضی، استاذ اور  
محققین کی جماعت کو اس قول پر مجبور کیا کہ حادث  
قدرت کی تاثیر ہے لیکن وجود کے لئے توڑ نہیں ہے  
حق تو یہ ہے کہ ان حقائق کے ادراک میں عقل کو استقلال  
نہیں ہے لہذا قرآن کے بیان کردہ اور پابست  
کی شہادت اور جہاں تک دلائل کی رسائی ہے کہ  
انسان اور پتھر، ارادی اور غشہ کی حرکتوں، اٹھنے اور  
گھومنے، گرمے اور اترنے میں بدیہی فرق ہے  
ہر ایمان رکھیں اور انسان کے بس میں صرف سہی کرنا  
اور اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی چیز کا کوئی خالق ہیں اور  
اس کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع  
(باقی اگلے صفحہ پر)

کے مقتدین حضرات اجماع السلف سے قریب زمانہ کی بنا پر بندے پر خالق کا اطلاق نہ کرتے تھے اور لاحق الاثر پر اجماع کے خلاف قول نہ کرتے اور انکے متفرقین نے جرات کرتے ہوئے بندے پر حقیقی خالق کا اطلاق شروع کر دیا۔ امام نے اپنے اس کلام کے بعد معتزلہ کے دلائل کا رد اور ان کے شبہات کا جواب دیا انہوں نے ان کا اور تبرہ کا خوب رد فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ بندے کا صرف کسب ہوتا ہے اور نقص کے مقداری اس کو ایک قسم کی قدرت حاصل ہوتی ہے جو کہ غیر مؤثر ہوتی ہے۔ اور ان کی طرف سے یہ واضح نص ہے کہ ان کا عقیدہ وہی ہے جو اہلسنت کا عقیدہ ہے اور کوئی فرق نہیں ہے تو مسایرہ کی راہ چلنے والا کوئی بھی نہ ہو۔ اقول (میں کہتا ہوں) لیکن تعجب ہے کہ علامہ بزرگ العلوم مکتومی (ہمیں اور انہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے) نے فرائض میں مسایرہ میں مذکور کی طرف میلان فرمایا، حالانکہ انہوں نے خود فرائض میں چندہ سطر قبل از یہ تصریح کی ہے جس کی عبارت یوں ہے کہ: (وما فہموا) یعنی معتزلہ اور ان جاہلین نے بھی نہ سمجھا کہ (ملکین کی یہ شان نہیں کہ وہ خود عطا کرے،

منہم کانو یسعون من قسمة العبد خالف لقریب عہد ہم یا اجماع السلف علی انہ لاحق الاثر الا انہ تعالیٰ واجباً المتأخرون قسموا العبد حائفاً علی الحقيقة هذا کلامہ ثم اور ادلة لاصحاب واجاب عن شبهة المعتزلة وبالنزاع الرد علیہم وعلى الجبرية واثبت العبد کما وقدرة مقارنة للفعل غیر مؤثر فیہ ام فہذا الصرح نص علی ان معتقدہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہوا اهل السنة سواء بسواء فلویبق احد قسایرة المسایرة اقول ونکت العجب کل العجب من العلامة بحر العلوم اللکنوع عفا اللہ تعالیٰ عنا وحسنہ جنع فی الضوات الخ ما فی المسایرة مع تمريحه فیہ قصلہ باسطر بما نصہ (وما فہموا) ای المعتزلة بل هؤلاء الجہلة ایضاً ان امکان لیس من شأنہ اخاضة الوجود)

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ)

بحر الاقصد علی مباحثہ و اللہ الہادی ۱۲ منہ ۔ ہے، پر پختہ یقین کریں اور اس پر مزید نوئیات نہ کریں، اور ایسے سمندر میں چھلانگ نہ لگائیں جس میں تیرنے کی ہمیں قدرت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی جاہلیت دینے والا ہے ۱۲ منہ دست،

شرح المقاصد الفصل الخ مس فی افعال البحت الاول فعل العبداء دار المعارف النہد ہ ۲/۱۳۹

فان من هو في نفسه باطل الذات  
محتاج في الواقعية الى الغير وحمل  
عن مولاه كيف بقدر على ايجاد الافعال  
من غير اختلال بالنظام الوجود ، و  
هذا ظاهر لمن له اقل حدس من  
اصحاب العناية الالهية، لكن من لم  
يجعل الله له نور فماله من نور (وعند  
اهل الحق) اصحاب العناية الذميمة  
هم اهل النسبة الباذنون انفسهم في  
سبيل الله بالمجاهد الاكبر (له قدوة كاسبقا)  
فقط لا خالفة لهم فكيف رضخ مع  
هذا بان جعل الممكن الباطل الذات  
حالف لعرائشه مع انت قوا الباطل  
في امر اعتباري كامن بمزاي  
عينيه وقد كامن بينه هو  
بنفسه على وجه كامن و  
لم يتعقبه كامن كامن مختلرا  
ولا بعد كامن اختصيا  
ما عليه جمع من المحققين وليس

کیونکہ جو چیز فی نسبہ اپنی ذات میں باطل اور اپنے  
وجود میں غیر کی محتاج ہو اور اپنے مالک پر بوجھ قرار  
پائے ، وہ بہترین نظام عام میں محل انداز ہو کر  
افعال کو کیسے ایجاد کر سکتی ہے اور یہ حقیقت ہر  
شخص پر عیاں ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
عنایت پر مبنی کسی سمجھ ہے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ  
نور علم نہ عطا فرمائے اس کو اور کیسے نصیب ہو سکتا  
ہے (اور اہل حق کے ہاں) یعنی اللہ تعالیٰ کی عنایت  
والے لوگ وہ اہل سنت و جماعت ہیں جو اللہ تعالیٰ  
کے راستے میں جما و بکھر کرتے ہوئے اپنی جانوں کا  
نذرانہ پیش کرتے ہیں (بندہ کو صرف قدرت کا سہرہ  
حاصل ہے) نہ کہ قدرت خالقہ الخ، تو اس تصریح  
سے باوجود انہوں نے تنہا باطل الذات کو کیسے  
اپنے عزائم کا خالق کہہ دیا حالانکہ ان کا ملج نظر یہ ہے  
کہ بندے کی تاثیر صرف اعتباری چیز میں  
ہوتی ہے اس کو انہوں نے خود کافی تفصیل سے  
بیان کیا اور پھر اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا  
اگرچہ ان کا مختار ہے اور ہونا بھی ضروری ہے تو  
یہ تمام حقیقتیں کا اجماعی مختار ہے اور اس میں کسی شخص کی

عن استعماله بمعنى المحتاج وانما هو  
بمعنى التقليل ، والله متعال انت يكون  
احد كلا عليه ۱۲ منہ ۔

کلی کا لفظ انہوں نے یہاں محتاج کے معنی میں استعمال  
کیا ہے اور اس کا معنی بوجہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے پاک ہے  
کہ کوئی اس پر بوجہ ہے ۱۲ منہ (ت)

فيه مخالفة نص ولا اجماع وهو اول  
 و اخرى ولكن الله يفعل ما يريد هذا و  
 تليذ المحقق العلامة الكمال جنت  
 ابی شریف و انت ساير ههنا شيخه  
 رحمهم الله تعالى لكنه اشار بعده الى ان  
 هذا اخلاف ما عليه اهل السنة حيث  
 قال في المسامرة عند قول المصنف قدما  
 ان للمكلف اختيار اذ امر ما يصح  
 مانعه (اختيار) على ما عليه اهل  
 السنة (او عن ما) على ما احتار المصنف  
 و تليذ الاخر العلامة الزين  
 بن قلوب في تعليقه على المسامرة  
 ليرض به من اول الامر و قال للطريق  
 الذي سلكه المصنف انه السرمي  
 عند الفهم للجبر فلم يندقم به  
 سائبه عيه ثم اورد طريقا اختار  
 العلامة الفاسي في الفصول  
 و اقترع و محصله هو التاثير  
 في الاعتبار مع ولو لا غرابة  
 المقام لا و مدته مع ما يورد  
 عليه اقول و بما ذكرنا  
 ظهرا من الفرق بين  
 ما سار في المسامرة

مخالفت ہے نہ اجماع کی یہی مناسب اور اولے  
 ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے  
 محض ذکر و اور محقق مذکور کے شاگرد علامہ کمال بن  
 ابی شریف اگر وہاں انھوں نے اپنے شیخ کی مخالفت  
 کی ہے لیکن اس کے بعد انھوں نے اشارہ دیا  
 کہ یہ بات اہلسنت کے مسلک کے خلاف ہے جہاں  
 انھوں نے مسامریں مصنف کے قول (کہ ہم نے پہلے  
 ذکر کیا کہ مکلف کو اختیار یا عزم معین حاصل ہے) پر  
 کہا جس کی عبارت یوں ہے (اختیار حاصل ہے)  
 جیسا کہ اہلسنت کا موقف ہے (یا عزم معین حاصل  
 ہے) جیسا کہ مصنف نے خود پسند کیا اور  
 محقق مذکور کے دوسرے شاگرد علامہ زین بن قلوب  
 مسامریہ پر اپنی تعلیقات میں ابتداء ہی اپنے استدلال کے  
 موقف پر راضی نہ ہوئے اور یوں کہا جس راستہ پر  
 مصنف چلے وہ ان کا اپنا پسندیدہ ہے اور وہ جبر کو  
 ختم کرنے کے لئے کہا جبکہ اس سے جبر منقطع نہ ہوا  
 میں اس پر عنقریب تنبیہ لاؤں گا، اس کے بعد  
 انھوں نے علامہ فاری کا راستہ اپنایا جس کو انھوں  
 نے فصول میں بیان کر کے اس پر ثابہت قدم رہے  
 جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بندے کی تاثیر اعتباری  
 چیز میں ہوتی ہے، اگر یہ مقام غرابت کا حامل نہ ہوتا  
 تو میں اس کو اس پر اعتراض کو ذکر کرتا اقول (میں  
 کتابوں) ہمارے ذکر کردہ سے مسامریہ کی روشنی

وما تفتن القاصي كالفرق بين العرب  
والشرق فما قال في المسامرة  
ما حصل كلام المصنف من حبه الله تعالى  
تحويل على مذهب القاضى الباقلانى  
وتبعه على القارى في منح الروض الانهر  
فقال ما اختار ما هو قول الباقلانى  
من ائمة اهل السنة الم فاما لوجه  
له نصمانا وافقه في لفظ وهو انه  
يكون منسوباً اليه تعالى من حيث  
هو حركة والى العبد من حيث  
هو ناد ونحوه وقال القاضى قدرة  
الله تعالى تعلق باحصل الفصل و  
قدرة العبد بوصفه من كونه  
طاعة او معصية فمتعلق بتاثير القدرتين  
مختلف كما في نظم اليتيم  
تاديبا وامداد فان دات المظم  
واقعة بقدرمة الله تعالى  
وتاثيره او كونه طاعة  
على الاول ومعصية على  
الثاني بقدرمة العبد وتأثيره  
لتعلق ذلك بعزمه المصمم  
او فانما الاشتراك في نسبة

اور قاضى باقلانى کے فیصلہ میں فرق واضح ہو گیا یہ  
مغرب و مشرق جیسا فرق ہے، مسمرہ میں جو کہا  
کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا ما حاصل قاضی  
باقلانى کے مذہب پر اظہار اعتقاد ہے الم ۱۰ اور  
ط علی قاری نے منہج الروض الازہر میں اس کی اتباع  
کرتے ہوئے کہا کہ مصنف نے جسے اختیار کیا وہ  
اہلسنت کے ایک امام قاضی باقلانى کا قول ہے  
حالانکہ ان دونوں کی بات میں کوئی وزن نہیں ہے،  
ہاں اتنا ضرور ہے کہ فعل سے دو قسم کی تاثیروں کے  
تعلق میں دونوں کا لفظی اشتراک ہے، مصنف نے  
کہا کہ فعل حرکت ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ  
کی طرف منسوب ہے اور مشد زنا وغیرہ ہونے کے  
مقابلہ سے بندہ کی طرف منسوب ہے اور قاضی  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تعلق اصل فعل سے  
ہے اور بندہ کی قدرت کا تعلق فعل کی صفت  
کو طاعت یا معصیت ہونے سے ہے، تو دونوں  
قدرتوں کی تاثیر کا تعلق مختلف ہے، جیسا کہ قیام پتے  
کو تھپڑ مارنا تربیت اور ایذا بھی ہوتا ہے تو تھپڑ کا لگا  
اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تاثیر سے متعلق ہے اور طاعت کے  
لفظ سے نیکی اور اذیت کے لفظ سے گناہ ہونا یہ  
بندہ کی قدرت اور تاثیر سے ہے جو اس کے  
عدم معصم کے تعلق کی وجہ سے ہوتی ہے، تو یہاں

لہ المسامرة العلم بآثاره تعالى لامحق سواء الملكية التجارية الكبرى مصر ص ۱۳۳  
منہج الروض الازہر شرح الفقہ الکبیر افعال العبد کسبہم ابو مصطفیٰ البانی مصر ص ۵۲

صفة الفعل الى تاتير قدرة العبد  
وانت ما ادغم المحقق صفة خلقه  
عزمه۔

اقول ما ذكر من امت الصفة  
الترقية العبد حق بلا مزية لكن لا على  
الوجه الذي قرر المصنف بل الامرات  
المولى تعالى اجري سببه باسم العبد  
وامر د فعلا يخلق الله تعالى فيه لا لارادة  
بخلق الله تعالى والفعل يخلق الله  
تعالى وليس للعبد من الخلق شئ فكيف  
كون الفعل اراديا يتوقف على ارادة  
العبد توقعا عقليا قطعيا اد لو خلق  
الله فيه الفعل صفة دون امر

يخلق فيه صفة له لكان كحركة العجبر  
بالتحريك فلم يكن اراديا والفعل  
لا يكون طاعة ولا معصية الا اذا كان  
اراديا بهذا الصفة للفعل لا تحصل  
الا بامر الله لكونه معصيا لا ارادة  
حقها الله تعالى فينا ولو لا ذلك لم يكن  
طاعة ولا معصية قطعاً، ثم اتي  
برأيت المحقق ذكر في التحريم  
اما الخفية فالكذب صفة القدرة  
المخلوقة الى القصد المصمم  
فاثره في القصد ويخلق صفة  
الفعل عند صفة العباد

اشترک صرف فعل کی صفت کو بندے کی قدرت کی  
طرف منسوب کرنے میں ہے جبکہ محقق مذکور کا یہ دعویٰ کہ  
بندہ اپنے عزم کا خالق ہے وہ کہاں ہے۔

اقول میں کہتا ہوں، قاضی کا یہ کہنا کہ فعل  
کی صفت بندے کی قدرت کا اثر ہے بلا شک یہ حق  
ہے لیکن اس طور پر نہیں جس طرح مصنف نے اس کی  
تقریر کی بلکہ معاذ توں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت حایہ  
ہے کہ بندہ جب کسی فعل کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے  
اس کے ارادہ پر فعل کی تخلیق فرماتا ہے لہذا ارادہ اور  
فعل دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق تھے اور بندے کا صفت  
میں کسی قسم کا کوئی دخل نہیں ہوتا لیکن کسی فعل کے ارادی  
ہونے کا ادارہ دہر بندے کے ارادے پر ہے یہ

... یا عقل، قطعی ہے کیونکہ اگر نہ تعالیٰ بندے  
کے ارادہ کے بغیر فعل کی اس میں تخلیق کر دے تو پھر توں  
ہوایا جیسے پتھر کو حرکت دی جائے تو وہ حرکت کرتا ہے، تو  
اس طرح فعل نہ ارادی ہوگا رطاعت و معصیت ہوگا،  
یہ جہی ممکن ہے کہ وہ فعل ارادی ہو تو فعل کی یہ صفت  
ہمارے ارادے سے حاصل ہوئی، یعنی یہ صفت  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارادہ کی تخلیق کے ساتھ حاصل  
ہوئی، اگر یہ نہ ہو تو وہ فعل قطعاً طاعت و معصیت  
نہیں تھا۔ پھر میں نے محقق ابن ہمام کو تحریر میں یہ ذکر  
کرتے ہوئے پایا کہ حنفی صہ است کے ہاں کسب یہ  
ہے کہ مخلوق قدرت کو مصمم قصد کے لئے صرف کرتا ہے اس  
مخلوق قدرت کا اثر قصد میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس  
وقت اپنی عادت کریمہ کے مطابق فعل کو پیدا فرماتا ہے

فان كان المقصد حالاً غير موجود و  
لا معدوم فليس يحصل عليه جمع  
من المحققين وعلى نفيه فكذلك (اع  
ليس الكسب يخلق ايضاً) على ما قيل  
(ي قول صدر التريية) الخلق يقيم  
به المقدور ولا محل في القدر و يصح  
انفراد القادر بايجاد المقدور والكسب  
يقيم به في محله ولا يصح انفراد بايجاد  
و توطئت هذه لتفرقة (بين الخلق و  
لكسب) على تقدير (اي يخلانها)  
وجب تحصيل المقصد المصمم من  
عموم الخلق بالعقل ام باختصاص  
مزيد اما يمتنع الهالين من شرحه  
لتقرير والتجسير لتلميذ المحقق  
ابن امير حمزة رحمه الله تعالى فقد  
ابان ايون بين ما بحثه في  
المسيرة ويعت ما ذهب اليه الامام  
القاضى وظهرت بحمد الله تعالى  
منه على فائدة نفيسة وهو الخ  
كنت كتبت على المسيرة قبل هذا اينحو  
اربع سين ما فيه نوحوان المصنف رحمه الله تعالى  
رجع عنه اذ لم يذكره في ذلك لما يعتقد الاناء عليه  
اهل السنة كما سياتى ونحو ان المولى بخته و

تو اگر قصد صرف ایسا حال ہو جو نہ معدوم اور نہ موجود  
ہو تو مخلوق نہ بنے گا۔ قصد کے مخلوق نہ ہونے اور اس  
کے حال ہونے کی دبی محققین کی ایک جماعت کا موقف  
ہے اور یوں ہی کسب بھی مخلوق نہیں ہے یک قول  
کے مطابق یعنی قصد اشراج کے قول پر کہ حسیل سے  
مقدور کا وجود محل قدرت کے بغیر ہوتا ہے اور اس  
میں قادر کا مقدور کے ایجاد میں منفرد ہونا صحیح ہوتا ہے  
اور کسب سے مقدور کا وجود محل قدرت (قصد) کے  
ذریعہ ہوتا ہے اور اس کے بغیر ایجاد میں منفرد ہونا  
صحیح نہیں ہوتا۔ اور اگر (خلق اور کسب کا یہ فرق) باطل  
ہو جائے جبکہ یہ فرق متعذر ہے یعنی یہ فرق باطل ہے۔ تو  
پھر علم خلق میں سے قصد ہم کی تخصیص ضروری ہوگی۔  
استدلال۔ درہلین میں اس کی شرح المتقریر والتجیر  
سے اضافہ ہے، یہ شرح ان کے شاگرد محقق ابن  
امیر الحاج (رحمہما اللہ تعالیٰ) کی ہے۔ تو انہوں نے  
اسی مسایرہ کی بحث اور امام قاضی کے مذہب میں  
واضح فرق کر دیا ہے، درمیر سے لئے بحمد اللہ تعالیٰ  
یہاں ایک نفیس فائدہ ظاہر ہوا، وہ یہ کہ میں نے  
مسایرہ پر چار سال قبل ماثیر لکھا تھا جس کی عبارت  
یہ ہے، ہمیں امید ہے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے  
اسی سے رجوع کر لیا ہوگا کیونکہ انہوں نے تشبیہ  
(فکذلک) میں اپنا عقیدہ ذکر کئے بغیر صرف بہت  
کا موقع ذکر فرمایا، لکھا سیتی اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ

جعل هذه الزينة الواحدة وان عظمت  
مغمورة فيما اولاه من بحار الخيرات الجميلة  
ونسأل الله الثبات على الحق وهداية الصواب  
في كل باب وصلى الله تعالى على سيدنا محمد  
واله وصلى ابداً آمين ثم الحمد لله  
الله تعالى قد حقق الله مرجأتى و صهر  
مرجوع المحقق عرب احتبى رما حشبه  
اذ عذقه ههه على تعذر التفريق بين الحق  
والكذب وصهر به فلات، التقدير ف ذ  
بطل المسمى وحب تهدم البناء و الله  
الحمد و تصنيف، لتحرر متاخر حمت  
تأليف المسيرة كمالا يحضر على من طالع  
ودك قوله تعالى يثبت الله الدين امنوا  
بالقول الثابت في الحياة الدنيا والاخرة  
والحمد لله رب العالمين، اما ما اورد  
الشيخ القزوينى على الامام ابى بكر ابي قلاب  
كما نقله فى ابوابه لا ما من الشعر ان مضرا  
عليه انه يقال له هده الحان مقدرة  
لله تعالى امر لا على الشاى لا معالة تكون  
مقدورة للعبد وهو مذهب المعتزلة لعينه  
وعلى الاول لو يكن للعبد شئ البسته و  
ذلك هو مذهب الجبرية بعينه

انكى اس ایک خطا کو (اگرچہ یہ گڑبگڑ ہے) ان کو  
عطا کردہ نیکیوں کے دریاؤں میں غوطہ زن کرنے کا اور  
ہم اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کے سائل ہیں کہ وہ ہمیں  
ہر معاملہ میں حق اور صواب کی رہنمائی فرمائے و صلی اللہ  
تعالیٰ علی جمیعہ محمد وآلہ وسلم بدآ، آمین، ح۔  
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری امید کو پورا فرمادیا  
اور محقق نہ کرنے سے اپنی بحث کو مختار قرار دینے سے  
رجوع فرمایا۔ واجب انہوں نے غلطی اور کسب میں  
فرق کے متعذر ہونے پر ماضیہ لکھ کر اس قدر کا باطل  
قرار دیا۔ تو جب میں باطل ہو گیا تو اس پر ماضیہ لکھ کر  
بھی گئی۔ واللہ الحمد اور ان کی کتاب التخریر مسایرہ سے  
لحد کی تصنیف سے جیسا کہ مطالعہ کرنے سے پر تحقیق نہیں  
ہے۔ اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ اللہ تعالیٰ یمان لوں  
کو دنیا و آخرت میں حق پر ثابت قدمی عطا فرماتا ہے  
کا منظر ہے الحمد للرب العالمین، لیکن شیخ قزوینی  
کا امام ابو بکر باقلائی پر وہ اعتراض جس کو امام شعرانی نے  
پراقت میں نقل کر کے ثابت رکھا یعنی اس حال (قصہ)  
کے متعلق میں سے سوال کیا گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقدور  
ہے یا نہیں، اور اگر نہیں، تو پھر لہ محالہ یہ بندے کا  
مقدور ہو گا جبکہ معتزلہ کا بعینہ یہی مذہب ہے اور  
اول صورت یہی، اگر اللہ تعالیٰ کا مقدور ہے تو پھر  
بندے کے لئے کچھ مقدور نہ ہو گا جبکہ یہ بعینہ حبرہ کا



فلا حاجة للتمسك بالحال ثم باختصار -  
 اقول وتلك شكاية ظاهري عندك عارها،  
 ولما يتراعى ظاهر ان هذا سوال عام الورد  
 لا محيص عنه لشي من الاقوال فثبتت  
 من اثبت بقدرية الحادثة تاثيرا ما في  
 شي من عين او حال فيقال له كما قلتم  
 فان قال ان ذلك الشي ليس مقدور  
 الله تعالى فهو الاعتزال او قال مقدور  
 له فلم يبق للعبد شي وهو الجبر ومن لم  
 يثبت كسادتنا لاشعرية فقد انصح  
 بالشق الاخير من الاول فيقال اذنت  
 لاشي للعبد البتة فهو الجبر بعينه  
 وذلك لانه انما يريد انكم عب مؤلف  
 هذا بها الجبر فاذا اعترفتم انه واقع  
 بقدرية الله تعالى لا بقدرية العبد  
 لا مستحالة اجتماع مؤثرين حلق  
 اثر فقد انتفى الملجأ ولزم القرار  
 على ما منه القرار فالمعنى هو  
 الجبر بعينه عندكم مبدل  
 بما اقول يختار الله مقدور  
 الله تعالى بل ومصادا ايضا  
 نكت ايرادا من يريد العبد  
 فيكون فلا جبر ولا اعتزال

مذہب ہے۔ لہذا محال کا سہارا لینا سیکار ہوا اور مختصراً  
 اقول (میں کہتا ہوں) یہ ایسی شکایت ہے جس  
 کی عار آپ کی طرف سے ظاہر ہے۔ اور ظاہر نظر  
 آ رہا ہے کہ یہ سوال عام الورد ہے اس سے کسی قول کو  
 بھی چسکا نہیں ہے، تو جو بھی حادث قدرت کیلئے  
 کسی قسم کی تاثیر کا عین چیز یا محال میں ثابت کرے گا  
 تو اس پر قہراً ہی اعتراض وارد ہو گا کہ اگر یہ چیز اللہ  
 تعالیٰ کا مقدور نہیں تو اعتراض ہارم آئے گا اور اگر  
 اللہ تعالیٰ کا مقدور ہے تو پھر بندے کا کچھ دخل نہ رہا،  
 تو یہ جبر ہے۔ اور جو لوگ اس قدرت کے لئے کوئی تاثیر  
 ثابت نہ مانیں جیسا کہ ہمارے صادات اشعریہ کا موقف  
 ہے تو ان پر پہلی دو شقوں میں سے دوسری شق داں  
 اعتراض ہو گا۔ بندے کی کوئی تاثیر نہیں تو یہ بعینہ جبر  
 ہے، بندے کے لئے تاثیر نہ ماننے والوں کی مراد  
 یہ ہے کہ بندے کی تاثیر ماننے والوں کو اس بات پر  
 جبر کی نفی کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا، تو ان سے  
 کہا جائے گا کہ تم نے بندے کی تاثیر ماننے کے بجائے  
 جب یہ اعتراض کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے  
 بندے کا فعل ہوتا ہے اور بندے کی قدرت سے  
 نہیں کیونکہ ایک اثر کے لئے دو مؤثر محال ہیں تو اس  
 تمہارا مقصد (یعنی جبر کی نفی) فوت ہو گیا اور جس سے  
 قرار تھا اسی پر قرار پڑا، یہی فعل کا اللہ تعالیٰ کی  
 قدرت سے ہونا تھا جس سے ہاں بعینہ جبر ہے تو

والف معنی ہذا یعنی ما فی  
 المسایرة غایۃ ما فیہ ابنہ  
 تعالیٰ قدسہ علی بعض مقدوراتہ  
 تعالیٰ کما انہ اعلمنا بعض  
 معلوماتہ سبحہ تفصلاً  
 وبالجملة لا تناقض بین  
 حکونہ مقدور اللہ تعالیٰ  
 و مقدور العبد یا قدرہ حق  
 یقال لم یکت للعبد شئ  
 و ایضاً لا یسئل من کونہا  
 مقدورہ للعبد الاستزالی  
 لانہم یقولون مخالفیۃ  
 العبد والخلق او صفة  
 الوجود والخال غیر موجود  
 ہذا لا یعمل الف لا ید  
 بالبدفاع عن هذا القول  
 ان اقول بہ انما اقول  
 اف لا اعلم ما میرہ  
 من نص او اجماع  
 وقد رأوا ان ہمننا  
 ثلثة اشیاء حال بین  
 عینین اس ادة العبد و  
 فعلہ و تعلقہا بہ فان

کوئی قول بھی مذکورہ اعتراض سے نہ بچ سکے گا بلکہ یہ  
 اعتراض ختم ہو گا تو میرے اس قول سے ہو گا کہ اللہ  
 کا فعل اللہ تعالیٰ کا مقدر ہے بلکہ اسکی مراد بھی ہے لیکن  
 اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ بندہ اس فعل کا ارادہ  
 کرے تو پایا جائے، تو اس طرح نہ جبر لازم آیا  
 نہ ہی اعتراض الہی ہو میرے کلام کے انداز پر سی مسایرہ  
 کا یہ بیان ہے، اس میں انتہائی قابل اعتراض بات  
 یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقدورات پر  
 بندہ کو قادر بنادیا (جبکہ واقع میں ایسا ہے)  
 جیسے اللہ تعالیٰ اپنے بعض معلومات کا ہمیں علم دیتا ہے  
 اور یہ اس کا فضل ہے الخ، خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے  
 مقدورات اللہ تعالیٰ کے قادر بننے پر بندہ کے مقدور  
 میں کوئی مساوات نہیں تاکہ یہ کہا جائے کہ بندہ کی  
 کوئی قدرت نہیں، نیز فضل کا اللہ تعالیٰ کی قدرت  
 سے بندہ کا مقدر ہو جانے سے اعتراض بھی  
 لازم نہ آئے گا، کیونکہ معتز لہ بندہ کی غائقیۃ کا  
 قول کہتے ہیں، جبکہ حق وجود عطا کرنے کا نام ہے  
 حالانکہ حال (قصد) موجود نہیں ہوتا، اسے محفوظ  
 کرو۔ معلوم ہونا چاہئے کہ حال (قصد) میں بندہ  
 کی تاثیر اسے قول کے دفاع سے میرا مقصد یہ  
 نہیں کہ میں اس کا قائل ہوں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں  
 کہ اس قول کے رد میں کوئی نص یا اجماع میرے  
 علم میں نہیں ہے، جبکہ ان کے خیال میں یہاں تین

ثم يكت للعبد من دخل في شئ  
من ذلك خرج من البيت  
قطع وهو الجبر حقا كما التزم  
به الخنفية الاشعرية بل قد فصت  
الاشاعرة انفسهم في بحث عقيدة الحسن  
و نقضت فعل العبد اضطرابي  
غير احتياي فوجب ان لا يوصف  
بحسن ولا قبح عقلا ولا نص الامم ابو الحسن  
الاشعري ان العبد محل الفعل فحسب  
وصرح كبار الاشاعرة كالامام الفخر والعلامة  
سعد الدين في احاديث ان المال هو الجبر و  
ان العبد مجبور في صورة محض و تبعهم  
الغسالي في منواله ورض الجهد الا بصف  
من المعلوم قطعاً اجماعاً و صحا ان ليس  
للعبد شئ من الايجاد فاسدته كقولہ ليست  
الا خلق به تبارك وتعالى فله سبق الا انقلق  
المستقي بالقصد فقالوا ههنا  
ما قد مره عليه سبه وليس من  
الخلق في شئ كما عرفت فلهذا  
نزاع سادات الخنفية في  
هذا الباب اما انما فكما ذكرت  
في الميوض الملكية تعلقات  
كتابي الدولة الملكية لست ممن  
يخوض في هذا وانما ايماناً و  
لله الحمد ما ثبت بالقروا

امور میں، بندہ کے فعل اور اس کے ارادے کے درمیان  
ایک عالی و بندہ کے ارادے کا اس تعلق، ان تینوں  
امور میں اگر بندہ کا کوئی دخل نہیں تو بندہ بالکل ملک  
تعلک و تویہ قطعاً جبر ہے جس کا اشعری حتی لوگ الزام دیتے  
ہیں، بلاشبہ خود نے شئ و قبح کے متعلق ہونے کی بحث میں  
خود تصریح کی ہے کہ بندہ کا فعل اضطرابی غیر ارادی  
ہے تو وہ کیسے حسن و قبح سے عقلاً موصوف ہو سکتا ہے،  
امام ابو الحسن اشعری نے یہ تصریح کی ہے کہ بندہ تو  
صرف فعل لا محل ہے اور پس، اور امام فخر بدین اور علامہ  
سعد الدین جیسے بڑے اشاعر نے کفری و درمیں تصریح کی ہے  
کہ نتیجہ جبر و زہم سب اور بندہ مختار کی صورت میں مجبور ہے  
اور علی قاری نے منہ الارض میں ان کی اہتمام کرتے  
ہوئے اسی کو مصافق قرار دیا ہے، اور یہ بات  
قطعاً اجماعی اور سماعی طور پر معلوم ہے کہ بندہ کو ایجاد  
میں کوئی دخل نہیں ہے تو اس کا ارادہ اس کے قول  
کی طرح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محکوم ہے ب  
صرف ارادے کا فعل سے تعلق باقی ہے جس کو قصد  
کانامہ دیا جاتا ہے تو اس کے لئے انہوں نے کہا ہے  
کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے بندے کو قادر فرمایا ہے و  
یہ قصد کسی شے کے خلق میں دخل نہیں ہے جیسا کہ  
تو معلوم کر چکا ہے تو اس باب میں ہمارے سادات  
احناف کا یہ نزاع ہے لیکن میرا معاملہ تو وہ ہے جو  
میں نے اپنی کتاب الدولہ الملکیہ کے حاشیہ فی الملکیہ  
میں ذکر کر دیا ہے کہ میں اس گہرائی میں نہیں پڑتا، میر  
تو صرف وہ ایمان ہے (ولله الحمد) جس کو قرآن نے

واجب علیہ القیقین، وشہدت فیہ  
البداهۃ وادی الیہ البرہان، ان  
لا جبر ولا تفویض و لکن امرین امرین  
(وسورت اسود فیہ الکلام الخ ان  
قلت) فالشکیف حق، والمجزاء حق،  
والمحکم عدل، والاعتراض کفر،  
والاستبداد ضلال، والتحریر جنون،  
والجنون قون، ولا حجة لاحد علی الله  
تعلی مہما فعلی الله الحجة الباطنة،  
لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون  
فہذا ایما من ولا نزید علیہ وان سئلت  
عما وراءہ قلنا لا ندری ولا کفنا بہ  
ولا نقوض بحرا لا نقدر علی سیاحتہ  
نسأل الله الثبات علی دین الحق  
وسنأجبتہ، والحمد لله رب  
العالمین آمین۔

و ثلثاً، الحق لغة وعرفا وشرعا  
هو الایجاد بالاحتیاس، قال تعالی  
الا یعلم من خلق افاقادات العلم  
لانہم للخلق وفذلک هو الایجاد  
بالقصد فانت الموجب  
لا یجب انت یعلم الموجب  
من جهة کونہ موجباً

ثبات کیا جس پر دونوں فریق متفق ہیں، جس پر  
بدایت شاہد ہے اور جس پر دلیل و برہان نہ آکا ہی  
دی ہے کہ نہ جبر ہے نہ تفویض ہے بلکہ ان دونوں چیزوں  
کے بین میں ایک امر ہے، میں نے اپنا کلام جاری  
رکھتے ہوئے آخر میں یہ کہا کہ تکلیف حق ہے، جبر  
حق ہے اور حکم عدل ہے اور انکار کفر ہے، بندہ  
کو مستقل بنانا گمراہی ہے اور اس کو پتھر بنانا جنون  
ہے اور جنون کئی قسم ہے، اور اللہ تو سب کو کر کے  
اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے، کامل عمت اللہ تعلق  
کی ہے وہ جو کرے اس پر اعتراض نہیں، لوگ جو  
کریں ان سے پوچھ ہوگی، پس ہمارا تو یزید بن ہے اور اس  
اس سے زائد کوئی ہم سے سوال کرے تو کہہ دیں گے  
کہ ہم یزید بن سے اور نہ ہم اس کے مختلف ہیں ہم اس  
سمندر میں فوط زون نہ ہونگے جس میں تیرا کی نہیں کر سکتے،  
ہم تو اللہ تعالیٰ سے اس کے دین پر ثابت قدمی اور  
سادہ فہمی کی دعا کرتے ہیں والحمد لله رب العالمین  
ثالثاً، لغت، عرف اور شرع میں خلق کا معنی  
اختیار سے کسی چیز کو ایجاد کرنا ہے، اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ہے الا یعلم من خلق یعنی کیا تحقیق  
کرنے والا علم نہیں رکھتا، تو اس آیت کریمہ نے یہ  
فائدہ دیا کہ خلق کو علم لازم ہے جبکہ یہی ایجاد بالقصد  
ہے، اس کے برخلاف موجب کے لئے ضروری نہیں  
کہ وہ موجب ہونے کی حیثیت سے موجب کو جانے

وان عو عليه من جهة اخرى واحصا نوزج  
فيه بان الدلالة بالتقوة وهو الطيف  
الجبّار، فاقول كونه لطيف حيرا كانت  
فلو لم يكن لها فية لكات اقحام من  
خلق مستند ما علا انه قد تواثر  
من القواء الوقف على من خلق  
في جملة مستقلة ولا توقف لها  
على ما بعد ها والحق ان الكل  
دليل مستقلا لحوكات قصدا  
بخلقنا لكات بقصدنا وكل احد  
يعلم من وجدانه انما يريد  
الفعل لا انه يريد ان  
يريد ثم يريد.

اگر وہ اسے جانے کا تو دوسری جہت سے جانے کا  
اور یہ نزاع کہ علم پر اسس آیا کریمہ کا تمہہ دلالت کریمہ  
سے تو میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا طیف وخبیر ہونا  
خالقیت کے لئے کافی ہے اور اگر یہ خالقیت کیلئے  
کافی نہ ہو تو پھر اس آیت کریمہ کے درمیان میں من خلق  
کا ذکر زائد قرار پائے گا، اس کے علاوہ قرار حضرت  
کا "من خلق" پر وقع تو ترستے منقول ہے لہذا  
یہ مستقل جملہ ہے جس کا معنی ما بعد پر موقوف نہیں ہے  
اور حق تو یہ ہے کہ یہ دونوں جملے خالق کے عام ہونے  
پر مستقل دلیل ہیں، تو اگر ہمارا قصہ ہمارے خلق سے ہو  
تو وہ بھی ہمارے قصہ سے ہوگا اور ہر ایک اپنے  
وجدان سے جانتا ہے کہ یہ فعل کا قصہ اور ارادہ ہے  
نہ ارادہ سے ارادہ ہے اور پھر اس ارادے  
کے لئے ارادہ کرنا ہوگا (تو اگر یہ قصہ و ارادہ فعل کیلئے  
نہ ہو بلکہ ارادے کے لئے ہو تو یوں ارادہ و ارادہ سے  
تسلل لازم آئے گا)

رابعاً، کوئی گروہ حتیٰ کہ معتزہ حضرات بھی اس بات  
سے انکاری نہیں ہیں کہ ہمارا کلی ارادہ ہمارا خلق نہیں ہے  
بلکہ یہ ارادہ کلیہ ہم میں اللہ تعالیٰ کا خلق ہے، در ہمارا  
رب خالق قول اور خالق قدر ہے، تو یہ ارادہ کلیہ ہمارا  
خلق نہیں، اگر ہمارا ہے تو صرف جزئی ارادہ ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں) بندے میں پیدا شدہ ارادہ  
اسی معنی میں کلیہ نہیں کہ اس کے تحت کئی افراد و ہوں بلکہ یہ  
ایک صفت ہے جو شخصی ہے اور ایک شخص سے قائم ہے  
اس ارادے کی کلیت اسی معنی میں ہے کہ یہ ارادہ تمام

ورابعاً، لا يعالج ملاً حتى المعتزلي  
ان الامارة الكلية فينا ليس  
بخلقنا بل خلق ربنا خالق  
القول والقدر فلا يكون لنا ان كان  
الا قصد الجزئي.

قول وليست كلية الامارة المخلوقة  
فبجدانها نوع تحت افراد  
بل هي صفة شخصية قائمة  
بشخص وانما كليتها بمعنى الاطلاق

عن التعلقات فكذلك تعلقت بمقدور معين  
سميت جزئية كما القصد الجزئي  
الاخصوص تعلقت تلك الصفة  
الشخصية بفعل شخصي والتعلق  
امراضا في لا وجود له في  
الاعيان فان اسد الى بعد  
لم يكن في شئ من  
الخلق فلم عدلة عن قول  
الحقيقة وملتزم الى تخصيص  
النصوص -

عہ  
وخامساً، هب انت بقصد - بقصد

تعلقات سے خالی ہے تو جب اس کا تعلق کسی  
جزئی اور معین مقدور سے ہوتا ہے تو وہی ارادہ  
جزئی کہلاتا ہے لہذا جزئی قصد وار وہ صرف اسی  
معنی میں ہے کہ اس شخصی صفت کا شخصی فعل سے  
خصوصی تعلق ہوتا ہے جبکہ یہ تعلق ایک نسبت و  
امامت ہے جس کا خدائے میں کوئی وجود نہیں ہے،  
لہذا اگر اس قصد جزئی کو بندہ سے کی طرف منسوب  
کیا جائے تو کسی بھی چیز کا خلق نہ ہوگا کیونکہ یہ خاص  
تعلق ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہے) تو یہ حضرات  
نے کس خاطر اخلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول  
سے اعراض کیا اور کیوں نصوص میں تفصیل کا تعلق کیا۔  
خفاً صحت، آئینہ کریم کہ قصد وار وہ کے لئے

اقول (میں کہتا ہوں) یہاں دو دلیلیں اور ہیں  
ان کا جواب ممکن ہے، پہلی سادہ اور دوسری  
سادہ ہے۔

سادساً، انہ تعالیٰ کے ارشاد "تم نہیں چاہو گے  
سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے" کی رو سے  
ہماری کوئی مشیت نہیں اگر ہے تو اللہ تعالیٰ کی  
مشیت سے ہے اور نسبہ کا مجزئہ ثابت ہے،  
صابعاً، مرفوع حدیث اور امامان مسلمین سے  
ثابت ہے کہ یہ مسلم قول ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ وہ  
(۱) فی الجملہ صحیح ہے

عہ اقول وہب دلیلان اقرار  
یمکن لہ الجواب  
عنہما۔

سادساً ما تشؤن الا ان يشاء  
الله فمشیتنا لیست بمشیتنا میل  
بمشیتہ ربیب۔

سابعاً ورد مرفوعاً وانعقد  
اجماع المسلمین علی قولہم ما شاء الله

بھی قصد ضروری تو نہ کرنا آخر میں ایسا قصد ہوگا ورنہ تو خارج میں  
 قسلسل کا وجود لازم آئے گا کیونکہ تمہارا یہاں قصد  
 وجودی چیز ہے، تو حسبِ امر میں قصد خود بخود بلعِ قصد  
 پایا گیا تو یہ بطورِ ایجاب ہوگا اور اختیاری نہ ہوگا،  
 یہی وہ خبر ہے، تو نے جس کے قرار اختیار کیا وہی پیش  
 آیا۔ لیکن یہاں ان کا یہ کہنا کہ یہ وجوب بالاحتیاء  
 ہے جو اختیار کے مافی نہیں بلکہ اس سے بندہ  
 کا اختیار ثابت ہوتا ہے، اقول (میں کہتا  
 ہوں) یہ وجوب بالاحتیاء نہیں بلکہ اختیارِ وجوب  
 سہی بھی بندہ کو اس کے اختیار نہ کرنے کی استطاعت  
 نہ ہوگی، تو یہ قطعاً اختیارِ معنی قدرت ترک کے  
 مذاق سے تو رانی کا وجود لازم آیا جو بندے کے لئے  
 حائل میں تاثیر کے قائل ہیں ان پر بھی یہ اعتراض وارد  
 ہوگا، اور ان کا یہ کہنا کہ قصد اختیارِ چیز ہے جس میں

فلا بد من الانتهاء الى قصد ليس  
 بالقصد والاتساع في الاعيان لانه  
 وجودي عندكم و اذا انتهى الامر الى  
 الاجاب انتهى الاختيار فمن القواسم  
 عن ما كانت منه القرار اما قولهم  
 الوجوب بالاحتیاء لا ينافي  
 الاختيار بل يحققه،  
 اقول ليس هذا وجوباً  
 بالاختيار بل اختيار بالوجوب  
 انه لا يستطيع ان لا يختار و  
 هو ينافي الاختيار بمعنى التمكن  
 من الترك قطعاً فيعود الخذ و  
 واما على القائلين بالتأثير  
 في الحال ايضا و لا محيص مما قالوا

(بقیہ ماسطیہ ص ۷۰۲ زمرہ)

ہوگا اور جو پہلے گناہ ہوگا، تو اگر اللہ تعالیٰ ہماری  
 مشیت کو نہ چاہے تو نہ ہوگی، لیکن ہماری مشیت  
 پائی جاتی ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے اس کی مشیت فرمائی  
 ہے (تو بندے کے لئے خبر ثابت ہے) دونوں  
 دلوں کا جواب یہ ہے کہ ہماری مشیت کا وجود ہماری  
 مشیت کے لئے تھا نہ کی مشیت ہے کہ بندے کی  
 مشیت پائی جائے اور پہلی دلیل میں آیا کہ یہیں تخصیص  
 یوں ہوگی تم اپنے افعال میں سے کچھ نہ چاہو گے مگر  
 جب اللہ تعالیٰ تمہاری مشیت سے کو پیدا کرنا چاہے گا (۱۲ منہ)

كان وما لم يشاء لم يكن فلوله  
 يشاء مشيتنا لما كانت لكانت  
 فقد شاءها والجبواب هما  
 مشيتنا مشيتنا لم يشاءنا  
 تكون مشيتنا ويحذف الاول  
 ان المعنى لا تشاؤنا شيئا  
 من افعالكم الا ما شاء الله ان  
 يخلقنا عند مشيتكم ۱۲ منہ۔

ان قصد اعتباری فلیقتل و ذلك لانه  
 في المبدء محال ولو في الاعتبارات  
 اقول لانت سر تجویزه هو انقطاعه  
 بانقطاع الاعتبار و ههنا حیث  
 انقطع انقطع ما تحته لانعدام  
 العلة فينعدم الفعل ولا بات  
 قصد القصد عين القصد  
 فانت المحتاج كيف يكون  
 عين المحتاج اليه ولا يانه  
 عدم فلا يحتاج اليه  
 مؤثر فانت محال متجدد لا غناء  
 له عن مؤثر و لو عند ميا  
 كالعصا ولا يات احتسبها  
 المختار لا يصلح كاي حباب  
 الموجب اقول نعم لا يات  
 له خصم هذا الا ذاك كما  
 حقيقته في رسالة الافهام  
 المصحح للترجيح بعد و انت  
 مرجح " الحق الفتها  
 بعد و رد و هذا الاستفتاء اما  
 نفس التخصيص فمتجدد و ليس  
 له عن المؤثر مخصص فانت قال  
 الكل لا يربط بالاختيار و لا  
 ما يقيم بالاختيار او عند الاختيار  
 و انت لم يكت الاختيار بالاختيار

تسلسل ہو سکتا ہے (یہ قول بھی اس اعتراض سے  
 ان کو بکارت نہیں دے سکتا) کیونکہ اس تسلسل کے  
 مبدیہ میں (بل قصد ہونا) ایک محال چیز ہے اگرچہ یہ  
 اعتباری چیزوں کا تسلسل بھی ہو، (اقول) یہاں  
 کہتا ہوں، اعتباریات میں تسلسل کے جواز کا قول  
 اس بنیاد پر تھا کہ یہ اعتبار کے انقطاع سے منقطع  
 ہو جاتا ہے تو یہاں جب اعتباری قصد منقطع ہو گیا تو  
 تسلسل بھی ختم ہو گیا کیونکہ علت (قصد) جستم ہو گئی تو  
 فعل ختم ہو جائے گا، اس تسلسل کے جواز کی بنیاد یہ  
 نہیں کہ قصد کا قصد عینی وہی قصد ہوتا ہے کیونکہ یہ غلط  
 ہے اس لئے دوسرا قصد پہلے کی طرف محتاج ہے  
 اور پہلا محتاج الیہ ہے تو محتاج کا عین محتاج یہ ہونا  
 نہ ہو سکتا ہے، اور اس کے جواز کی بنیاد یہ بھی  
 نہیں، کہ قصد مدی ہے تو مدی کسی مؤثر کا محتاج  
 نہیں ہوتا، یہ اس لئے غلط ہے کہ قصد متجدد ہوتا ہے  
 تو متجدد چیز مؤثر سے مستغنی نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ متجدد  
 مدی ہو، جیسا کہ بیان نہ ہونا، اور اس کے جوڑ کی وجہ  
 یہ بھی نہیں کہ مختار کے اختیار کے لئے کسی اور علت کی  
 ضرورت نہیں، جیسا کہ موجب کے ایجاب کے لئے  
 ضرورت نہیں، اقول یہ اس لئے غلط ہے کہ مختار کے اختیار  
 سے تخصیص ہوتی ہے تو اس تخصیص کے متعلق وجہ نہیں  
 پوچھی جا سکتی کہ اس کو کس خاص کیا یا اس کو کیوں خاص نہ کیا  
 مختار کو اختیار تخصیص کی تحقیق میں نے اپنے رسالہ  
 الافہام المصحح للترجيح بیان کر چکی ہے کہ  
 جس کو میں نے اس استفادہ کے بعد تالیف کیا ہے لیکن



قنات دفعہ قول الاشعری  
 ان فعل العبد اضطراراً  
 ولكن این البیض من ثبوت  
 الحجة للعبد في المعاصي فانه  
 يقول ما حقت وانا قصدت و  
 ما كانت قصدت ايضاً باختیاری  
 لمادحي ، واعلم ان الكلام  
 فنهنا ينحصر الى عويصة اخرى  
 امر وادهم لا تنحل بانامل  
 الافكار الاتوفيق العزيز الغفار  
 ولصعوبة هذا سكت عنه  
 مثل السيد الشريف في موضعين  
 من شرح المواقف والترم  
 مصيبتة البحر في الفوائد  
 العیاذ بالله تعالی و تتبعت  
 كلمات المتكلمين والاصوليين  
 من جميع مضافات هذا  
 البحث اليها فاجتمعت لي منها ثمانية  
 اجوبة لاغناء فثبت منها ثم المولى  
 سبحانه وتعالى متاح بفضلته وهداي  
 للجواب الحق كما اوردت كل ذلك في رسالتي  
 تحيیر الخیر بقسم الخیر التي الفتها بعد ورود  
 هذا الاستفتاء قل ان ابھی الجواب عنه  
 فنکلی هذا البحث اليها ونفیض فيما كنت  
 فيه فنقول لهم تبیین ان

فعلی تخصیص تو مجتہد ہے جس کو نوثر سے غنی نہیں ، اگر  
 تمام مذکور حضرات یہ کہیں کہ اختیاری سے ہماری مراد  
 یہ ہے کہ وہ مختار سے یا اختیار پر صواب اور ہوا اگرچہ  
 وہ اختیار اختیار ہی نہ ہو ، تو ہم کہیں گے کہ یہ  
 بات اگرچہ اشعری کے اس قول کے لئے دافع ہو جائیگی  
 کہ بندے کا فعل اضطراری ہے ، لیکن قیامت کے  
 روز گناہوں پر جواب طلبی کے وقت بندے کی اس  
 محبت اگر میں نے گناہ کے فعل کی تحلیل نہ کی مگر قصد کیا اور  
 میر قصد اختیار ہی نہ تھا تو گناہ میرا کیسے ہو گیا ، کا  
 جواب کیسے بنے گا تو خلاصی نہ ہوئی اور معلوم ہونا چاہئے  
 کہ یہاں کلام ایک نئی مشکل میں پڑ گیا ہے جو مشکل ترین  
 سے اور اللہ تعالیٰ العزیز الغفار کی توفیق کے بغیر انکار  
 کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتی بحث کی اس صعوبت کی بنا پر  
 پر سید شریف نے شرح المواقف کے دو مقام پر غلطی  
 اختیار کر لی ، اور بحر العلوم نے فراموشی میں اس کو مصیبت  
 تسلیم کیا ہے ، وایضاً باللہ تعالیٰ ، اس معاملہ میں  
 متکلمین اور اصولیین کے مباحث بحث کی میں نے چھان بین  
 کی تو مجھے وہاں سے آٹھ جواب ملے جن سے کوئی  
 قسمل بخش الطینان نہ ملا ، پھر مولیٰ تعالیٰ نے اپنے فضل  
 اور رہنمائی سے حق جواب کا راستہ کھول دیا ، جیسا کہ  
 میں اس تمام بحث کو اپنے رسالہ ”تحییر الخیر بقسم الخیر“ میں  
 لایا ہوں ، اس رسالہ کو میں نے اس استفتاء کے ورود  
 کے بعد فوراً اس کے جواب کو مکمل کرنے سے قبل  
 تالیف کیا ہے ، تو میں اس بحث کو اس کے سہرہ کرتا ہوں  
 اور اپنی جاری کلام میں چل رہا ہوں ، تو ہم ان سے

ما سعتما انت الحاجة تندفع فيه  
فما حتمكم على تخصيص النصوص  
وانت تعلم انت هذا كما يكفي للرد على  
المحقق رحمه الله تعالى كذلك لرد  
كل ما يدعى الجبر خالفه من فعل  
او غم او غير ذلك للحلاص من  
هذه الوسطة الظل واقام الكلام  
يجري في السكول والبرال يتسلسل  
الا بالانتهاء الى الالهياد هو هذا ما نقل  
في شروح المقاصد وغيره عن  
المحققين ان المال هو الجبر  
فثبت بالبرهان استناد خلق شئ  
ما الى العبد مع كونه محالاً  
للقراءات العظيمة والاجماع القديمة  
والدين القويمة لا يسمحت ولا  
يعنى من جوع، موجب حمل كلام  
الله تعالى على عمره والايمان  
بانت لا خالف الا الله تعالى ثم  
البداهة شاهدة بالفرق بين  
البشر والعجز فلا جبر ولا تفويض  
ولكن الصريح امرجنت ولا يلزم  
للعلم بحقيقة شئ العلم بحقيقة كما يستند في  
تخليج الصدر لايمان القدر  
وهذا هو العلم بالصور ومث  
عن رسول الله صلى الله تعالى

خوارش کر رہے ہیں کہ واضح ہو چکا ہے کہ تمہاری  
مجبوری والی حاجت اس سے ختم ہو گئی ہے تو پھر  
کس نے تم نصوص کی تخصیص کر رہے ہو۔ آپ جانتے  
ہیں کہ جس طرح یہ بیان محقق رحمہ اللہ تھامنے کے رد  
کے لئے کافی ہے اسی طرح ان تمام لوگوں کے رد  
کے لئے کافی ہے جو بندے کو فعل یا غم وغیرہ کیلئے  
خالق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس اندیز نگری  
سے خلاصی دینے کے لئے کال ہے کیونکہ یہ کلام  
تمام لوگوں کے موقف پر جاری ہوتا ہے اور یہ سلسلہ  
کلام جاری رہے گا تا وقتیکہ جبر تک استہادہ ہو جائے  
اور یہی کچھ ہے جو شرع المقاصد وغیرہ میں محققین سے  
منتقل ہے کہ ماخذ معاملہ جبر ختم ہوتا ہے تو برہان  
مست ثابت ہو گیا ہے کہ بندے کی طرف کسی چیز کے  
حلق کو منسوب کرنا باوجودیکہ یہ قرآن قدیم ابجد اور  
دین قوم کے مخالف ہے نہ کسی طرح مفید ہے اور  
نہ ہی کسی حاجت میں کار آمد ہے، تو ضروری ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس کے علوم پر محمول کیا جائے  
اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے خالق نہ ہونے پر ایمان  
رکھا جائے، پھر بدست اس بات پر شاہد ہے  
کہ بشر اور حجر میں فرق ہے لہذا جبر کا قول نہ کیا جائے  
نور نہ ہی تفویض کی بات کی جائے بلکہ ان دونوں کے  
درمیان معاملہ ہے، اور کسی چیز کے حق ہونے کے  
علم سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی حقیقت کا علم  
ہو جائے جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ تخلیج الصدر  
لايمان بالقدر میں بیان کیا ہے یہی وہ علم ہے

علیہ وسلم ومنت من امر فوقہ  
فانما یرومخوط القتاد۔

اقول ومن الدلیل القاطع  
على بطلان كل كلام امر يد به حل  
هذه العقدة ما تواتر عن النبي صلى  
الله تعالى عليه وسلم من نهيه  
الامة حق اجلة صحابة الكرام الذين  
كانوا اعقل واعلم وافهم من كل  
من بعدهم عن الخوض فيه  
وقد اخرج الطبراني في المعجم الكبير  
عن ثوبان رضي الله تعالى عنه  
عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
قال اجتمع امرؤون من الصحابة  
رضي الله تعالى عنهم يبطرون في  
القدر والجبر فيهم ابو بكر وعمر رضي الله تعالى  
عنهما ، فنزل الراس الامين جبرئيل عليه  
الصلوة والسلام فقال يا محمد اخرج علي  
امتك فقد احدثوا ، فخرج صلى الله تعالى  
عليه وسلم ملتعا لونه متوردة

وجلسا فانما قفقا بحسب  
الرمات الحامض ، فنهضوا الى  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
حاسرين اذ همهم ترعدا  
اكهم واذنهم ، فقالوا

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وراثت  
میں ملا ہے اور جو شخص اس سے زائد کا متکشی ہے  
وہ ناممکن کا متکشی ہے۔

اقول ( میں کہتا ہوں ) اس پیچیدہ بحث  
میں ہر کلام کے بطلان پر ایک قاطع دلیل وہ ہے  
جو تواتر کے ساتھ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے  
منقول ہے کہ آپ نے اپنی امت حتیٰ کہ اجنبہ  
صحابہ کرام جو کہ اپنے بعد والے تمام لوگوں سے  
ہر طرح زیادہ عقل زیادہ علم اور زیادہ فہم والے  
تھے کہ اس خطرناک بحث سے منع فرمایا چنانچہ  
امام طہانی نے معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ  
عنه ہر بار بیانِ صلوة والسلام کے بڑا ذکر کیا ہے

سے روایت کیا کہ چالیس صحابہ کرم جن میں ابو بکر  
اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے جمع ہو کر جبر و قدر  
میں بحث کرنے لگے تو روح الامین جبرائیل علیہ الصلوۃ  
والسلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں  
حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیک ! آپ باہر اپنی امت کے پاس تشریف  
لے جائیں انھوں نے ایک نیا کام شروع کر دیا ہے  
تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام باہر اس حال میں  
تشریف لائے کہ غصہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخی  
میں اس طرح نمایاں تھا جیسے سرخ انار کا دانہ  
آپ کے رخسار مبارک پر چڑھا گیا ہو ، تو صحابہ کرام  
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اسی کیفیت کو دیکھ کر  
کھلے باز و حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے استقبال

تَبَيَّنَ الْإِلَهَ وَمُرْسُولُهُ فَقَالَ الْوَلِيُّ  
لَكُمْ أَمْرٌ كَدُّ قَمَلٍ لَوْ جِئْتُمْ ، أَمَّا فِي الرُّوحِ  
الْأَمِينِ فَقَالَ أَخْبِرْهُ الْإِلَهَ أَمْرُكَ يَا عَجْنُ  
فَقَدْ أَحْدَثْتُ أَمْرًا أَفْتَرَى أَنْ هَذَا  
الْغَضَبُ الشَّدِيدُ وَالنَّهْيُ الْإِكِيدُ كَانَ  
لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمِنْهُ وَبِأَثَرِ الصَّحَابَةِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ لَمْ يَكُونُوا  
أَهْلًا لَا أَنْ يَعْرِفُوا كَلِمَةً سَهْلَةً  
خَفِيفَةً أَمْ الْعَزِيمُ لَكُمْ وَالْبَاقِي  
لَكُمْ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَزْعُمُهُ  
نَرَا عَمَّ كَلَامًا بَلْ هُوَ دَلِيلٌ  
قَاطِعٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ سَرَرُ  
لَا تَبْلُغُهُ الْعُقُولُ وَلَا يَحِيطُ  
بِهِ الْبَيَانُ وَأَمَّا لَا خَيْرَ  
لِلْأَمَةِ فِي كُتْفِهِ عَلَيْهِمُ  
وَالْأَمَامَةُ أَنْتَ اللَّهُ بِهِ وَ  
مُرْسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَبِسَلَامٍ فَالْحَقُّ  
الْحَقُّ مَا عَلَيْهِ أَمَّةُ الْمَلَكِ  
أَمْ الْأَمْرُ بَيْنَ لَا وَلَا وَلَا مَصْدَرُ  
لَنَا الْأَمْرُ فَوْقَ ذَلِكَ وَمَا نَحْنُ  
مِنْ الْمُتَكَلِّفِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
مِنْ الْعَالَمِينَ ۔

کے لئے آگے بڑھے در انجالیہ ان کے ہاتھ اور بازو  
کانپ رہے تھے اور عرض کی ہم نے اللہ تعالیٰ سے ، در  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں توہ  
پیش کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریب  
تھا کہ تم اپنے پرچہ کو واجب کر لیتے ، میرے پاس  
جبرائیل امین قشرین لائے اور کہا کہ آپ باہر امت کے پاس  
جائیں انھوں نے نیا کام کر دیا ہے ، اگر آپ سے یہ  
شدید غضب اور پُر ناکہ نہی دیکھ لی اور کیا یہ اس وجہ  
سے تھی کہ ابو بکر اور عمر فاروق و دیگر صحابہ رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم اجمعین معصومی سی اس بات کو  
کچھنے کے اہل نہ تھے کہ عزم بند سے کا  
خلق ہے اور باقی سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے یا جیسا کہ  
مَنْ رَسَدَ دَاوُدَ سَدَ لِمَنْ كَانِ كَمَا هَرَكَزَ هَرَكَزَ يَهْ بِأَمْتِ  
نہ بھی بلکہ یہ اس بات پر مبنی دلیل تھی کہ جبر و قد کا معاملہ  
ایک راز ہے جس تک عقول کی رسائی نہیں اور جس  
احاطہ بیان میں نہیں لایا جاسکتا اور اسرار کو  
حیا کر نے میں اُمت کے لئے بھلائی نہیں فرماتا اللہ  
تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اس کے بیان پر پھیل نہ تھے ، تو حاضر حق وہی ہے  
جس پر ائمہ سلف قائم رہے کہ یہ معاملہ نہ جبر ہے  
نہ قدر ہے بلکہ دونوں کے درمیان ایک امر ہے  
جس کو اب تک ہم پر اس سے زائد واضح نہیں کیا گیا  
اور نہ ہی ہم تکلف میں مبتلا ہوں گے الحمد للہ رب العالمین

بالجملہ یہ بحث کہ اصول کے خلاف، اجماع کے خلاف، اشعریہ کے خلاف، حنفیہ کے خلاف،  
 وچدان کے خلاف، برہانی کے خلاف ہے، کیا عقیدہ اہلسنت چوسکتی ہے، یا امام ابن الہمام کا یہ  
 عقیدہ ہے حاش اللہ، عقیدہ وہی ہے جو خود ہمارے رب عزوجل نے فرمایا، اهل من خالف  
 غیر اللہ (کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی خالق ہے۔ ت) اور فرمایا، الا للہ الخلق والاصد (صرف  
 اسی کے لئے خلق اور امر ہے۔ ت) اور فرمایا، اھن یخلق کمن لا یخلق (تو کیا پیدا کرنے والا  
 اس کی طرح ہے جو پیدا نہیں کرتا۔ ت) اور فرمایا، لا یخلقون شینا وھم یخلقون (وہ کسی چیز  
 کو پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود مخلوق ہیں۔ ت)

عقیدہ وہی ہے جو خود امام ابن الہمام نے اسی اصل کے آغاز میں لکھا کہ ان اللہ لا یخلق  
 سواہ (بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں۔ ت)

عقیدہ وہی ہے جو خود امام محمد رحمہ اللہ نے اسی کتاب مسایہ کے آخر میں لکھا، جہاں مقام اہلسنت کی  
 فرست دی اور تادم مرگ اس پر اپنے ثابت قدم رہنے کی دعا کی فرماتے ہیں،

ونظم الکتاب بایضاح عقیدۃ اھل السنۃ	ہم اپنی کتاب کو اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی وضاحت
والجماعۃ، وھو انہ تعالیٰ وحد لا شریک	پر تحریر کرتے ہیں اور ذرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد لا شریک
لہ، مسعود یخلق الذوات وافعالھا	ہے وہ ذوات اور افعال کے پیدا کرنے میں منفرد ہے
(الی ان قال علیہ رحمۃ دی المجلد)	اور ان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آخر میں یوں فرمایا، اور اللہ
واللہ بحمۃ نسألہ صحت عظیم جمودہ	سبحانہ تعالیٰ کے جو دو کرم اور اس کی کبریائی سے ہم
وکبر منہ امن یتوہنا علی یقین ذلك	سوائی ہیں کہ وہ ہمیں اس نکتہ یقین حالت اسلام میں
مسلمین انہ لود العزل العظیم، وھو	وفات نصیب فرشتہ، وہ بڑے فضل الاسچہ اور وہی

۳/۳۵ سلم القرآن الکریم

۵۲/۴ سلم

۱۴/۱۹ سلم

۲۰/۱۹ سلم

۵۵ المسایرة متن المسامرة العلم بانہ تعالیٰ لا خالق سواہ المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر ص ۹۶  
 ۵۶ سلم ~ ~ ~ ~ ~ ختم المصنف کتاب بیان عقیدہ اہلسنت ~ ~ ~ ~ ~ ص ۳۹۰

حبیب و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم  
 ہمیں کافی ہے اور بہترین وکیل ہے ، اور خود  
 قوۃ الا باللہ العظیم (ت)  
 عقیدہ وہ ہے جو امام صدر الشریعہ کی توفیق سے گزرا ،  
 (یہ رسالہ ناقص ملا)

مسئلہ از ذیہ غازی خان ، بلاک ۱۲ ، مسئلہ مولوی احمد بخش صاحب ۲۱ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ  
 حضرت ملک العلماء والفضلہ ثقی رہائی ادا م اللہ تعالیٰ غلط علی رؤس المستفیضین انیاز ہے نازد  
 شوق زیارت کے بعد جس کا کوئی حد و انداز نہیں گرا رہا ، میں دیوبندیوں کو اسکا کذب کے متعلق سخت متنبہ  
 اور طعنا تھا ان آیات میں جو تہمات نقل مولفہ محمد حسن دیوبندی کا اطلاق مطالعہ ہو ، تو عقلی دلائل کی پروا نہ کیے  
 کتب معتبرہ کی نقول و روایات جو اس میں موجود ہیں سخت مخالفت عقیدہ خود ثبات ہوئی ہے سوا اس کے کوئی  
 چارہ نہ ملتا کہ حضور کی خدمت میں دریافت کرنے سے یہ مشکل حل ہو کر کوئی جہد عقل کا جواب مفصل یا کوئی دوسری بخش  
 رسالہ یا کتاب چھی ہو تو کسی خادم کے نام حکم فرما کر کہ وہ پی بھیج دیں مرنون فرمائیں ورنہ مجھے مطمئن فرمادیں کہ شرح  
 مقاصد و شرح مواقف طالع و مسائرہ وغیرہ کتب کثیرہ کی عبارات کا کیا جواب ہے حل میں صاف طور پر  
 موجود ہے کہ خدا نے پاک جبل شانہ سے صد وربع بار تک منس ہے ، فقط ۔

### الجواب

بملاحظہ مولینا الفکر ذی المجد الاثم والفضل والکرہ دامت معالیہ و بרכת آیامہ ولیالہ ، السلام علیکم و  
 رعتہ اللہ وبرکاتہ ، نامی نامہ بریلی سے واپس ہو کر یہاں آیا ، فقیر ۱۲ ربیع الاول شریف کی مجلس مبارک بڑھ کر  
 شام سے سخت علیل ہوا کہ ایسا مرض کسی نہ ہوا تھا ، میں نے وصیت نامہ لکھوا دیا ، بارے بھرہ تعالیٰ مولیٰ عزوجل  
 نے شفا بخشی ولہ الحمد ۔ اسی دوران میں آپ کا قصیدہ حمیدہ نعتیہ آیا تھا مجھ میں دیکھنے کی قوت کہ ان نعتیہ وہ کافہ  
 میں مل گیا اور حمینوں گم رہا ، مجھے زیادہ نہ امت اس کی تھی کہ جناب نے تحریر فرمایا تھا کہ اس کا ٹیپ یہاں نہیں ۔ ب  
 الحمد للہ حمینوں کے بعد مل گیا ، ذوال مرض کو مجھے گزرے مگر جو ضعف شدید اُس سے پیدا ہوا تھا اب تک بدستور  
 ہے ۔ فرض دو تراویح کی سنتیں مدت کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں باقی سنتیں بیٹھ کر ۔ مسجد میرے دروازے سے  
 دس بارہ قدم ہے وہاں تک چار آدمی کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور لاتے ، اور باقی امراض کو کئی برس سے کا لازم  
 ہیں بدستور ہیں ، کبھی ترقی کبھی تنزل ،

والحمد للہ علی کل حال داعود بیا اللہ  
 تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سے ہیں  
 من حال اہل النار ۔  
 اور دوزخیوں کے حال سے میں اللہ تعالیٰ کی  
 پناہ مانگتا ہوں (ت)

حاشیہ استغفر اللہ معاذ اللہ یہ بظہر شکایت نہیں بلکہ صرف معذرت کیلئے اظہارِ واقفیت اس کی وجہ کرم کو حمد ہی ہے بعزۃ  
وجلہ سر سے پاؤں تک ایک ایک روٹنگے پر کروڑوں بے شمار نعمتیں ہیں لاکھوں بے حساب عافیتیں ہیں  
ولہ الحمد حمید اکثر اطیباً مبارکاً فیہ حمد اسی کے لئے ہے ایسی حمد جو بہت زیادہ پاک ہے ،  
کما یحب ربنا ویرضی علانا المستنوت وعلانا الاخرین برکت والی ہے جیسے ہمارا رب چاہے آسمان جبر ،  
وصلواتہ من شئ بعدی والحمد للہ زمین بھر اور ہر وہ شئی بھر جو وہ چاہے ، در تمام  
مہال العالمین۔ قریب اس معبود کے لئے ہیں جو تمام جہوں کا

پروردگار ہے (ت)

ان حالات میں شدت گما سے گہرا کر رمضان شریف کرنے اور گرمیاں گزارنے ۲۹ شعبان سے یہاں پہاڑ پر آیا ،  
طالب دعا ہوں ، یہ کمزوری یہ قوت ضعف یہ علالتیں پھر میری تنہائی ادا اس پر ادا کئے دیں گا چاروں طرف  
سے نغمہ ، اُسی کی پھر اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد ہے کہ برابر دین ادا کر دیں و دشمنان اسلام  
میں وقت ضائع ہوتا ہے ،

تقدیر اللہ بکرمہ ولہ الحمد علی نعمہ۔ عولہ تعالیٰ اپنے کرم سے قبول فرمائے اور اس کی

نعمتوں پر اسی کے لئے حمد ہے (ت)

یہاں اگر بھی پانچ رسالے ردِ منہار میں تصنیف ہو چکے ہیں اور چھٹا زیر تصنیف ہے۔ یہ سوال کہ جناب نے فرمایا  
مدت ہوئی اس کے جواب میں بھی ایک مستقل رسالہ القصص النبیین لأعمال المکذبین تصنیف کر چکا ہوں  
جو میرے رسالہ مبہن المسبوح عن عیب کذب مقبوح کے آخر میں طبع ہونا شروع ہوا تھا مگر انیسویں کو  
اب تک پورا نہ چھپا ، میں مطبع کو لکھتا ہوں کہ وہ جس قدر بھی چھپا ہے حاضر خدمت کرے۔ اجمالاً یہاں بھی  
دو حرف گز، ریش کروں کہ جناب جیسے فاضل کامل کے لئے بعونِ عزوجل کافی دوائی ہوں گے۔ ان جہاتوں کے  
جواب کو ارہاب دین و انصاف کے لئے بکہہ تعالیٰ ایک نکتہ بس ہے۔ عقیدہ وہ ہوتا ہے جو متون یا تراجم ابواب  
فصول یا فہرست و فہرست عقائد میں لکھے ہیں وہی الحسنت کا معقود ہوتا ہے وہ ہی خود ان علماء کا دین معتمد  
ہوتا ہے۔ ہنگام ذکر دلائل و احکامات و مناظرہ جو کچھ غنائم جلتے ہیں اس پر نہ اعتماد ہے نہ خود ان کا اعتقاد  
ہے ، اور تو اور خود سب سے اعلیٰ و اجل مسئلہ توحید میں ملاحظہ فرمائیے۔ اس کلام محدث میں اس کے  
دلائل پر کیا کیا نقص وارد کئے ہیں۔ دلائل عقلیہ بالاسے طاق رکھتے خود برہان قطعی یعنی ایمانی قرآنی ،

لوکان فیہما النہی الا اللہ لفسد تانہ اگر میں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور

تباہ ہو جاتے (ت)

پر کیا کچھ شور و شغب نہ ہوا حتیٰ کہ علامہ مسعد الدین نقی نے اسے محض اتنا ہی لکھ دیا جس پر نوبت کہیں تک پہنچی  
کیا معاذ اللہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو توحید پر ایمان نہیں یا اس میں کچھ شک ہے ، نہیں یہ صرف طبع آزمائیوں  
اور بحث و مباحثہ کی خام فرسائیاں ہیں جو گمراہوں کے لئے باعث ضلال و دستاویز اضلال ہو جاتی ہیں اور  
اہل متانت و استقامت جانتے ہیں کہ :

ما ضر بموہ لك الاجدلا بل هم قوم خصمون  
انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق ٹھکرانے کو بلکہ وہ  
جس جھگڑا لوگوں (ت)

ولہذا ائمہ دین و کبارائے نامہین ہمیشہ سے اس کلام محدث کی مذمت اور اس میں اشتغال سے ممانعت فرماتے آئے  
یہاں تک کہ سید امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

مطلب العلم بالکلام نزدقی  
جس نے علم کلام حاصل کیا وہ ذریعہ ہو گیا (ت)  
فقہائے کرام نے فرمایا جو وصیت علماء کے لئے کی جائے مشکلیں اس سے کچھ حقتہ نہ پائیں گے ، میں نے  
الفقہ العباسی میں متعدد لغات اس کے ذکر کئے ہیں کہ اہل اہل و عقیقہ کچھ سے اور بحث و مباحثہ میں کچھ کا کچھ ،  
حتیٰ کہ کفر صریح تک لکھتے ہیں ، مولوں نے حاشیہ میں خود بیان کیا ہے ، پاک خیال فعل کیا اور خود اسے مسلم و مقرر  
رکھا کہ ہر مومل کا علم مناجی ہے اللہ و اتالیبہ سراجھون (ہم اللہ کے مال ہیں ہم کو اس کی طرف  
پھرنے سے ، مثلاً ، صریح مناقض ایمان ہے ۔ علامہ سید شریف قدس سرہ کے استاد سید مبارک شاہ نے شرح مکتبہ  
میں لکھ دیا کہ واجب صرف اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا اپنے تعین و شخص میں دوسرے کا محتاج ہو تو کیا  
حرج ہے ، کیا یہ دین ہے ، کیا یہ اسلام ہے ، کلا واللہ ، اور اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اس کے تعین و وجود تو ایک  
ہی ہیں کہ اُس کے ذات الیم کے میں ہیں معاذ اللہ تعین میں محتاج ہوا تو نفس وجود میں محتاج غیر ہوا پھر واجب الوجود  
کیسے رہا و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ، یہ حضرات خود بھی تصریح کرتے ہیں کہ عقائد معلوم و متعین  
ہو چکے ابھارت و مشاجرات وغیرہ میں جو کچھ ہم لکھیں اس پر اعتماد نہ کرو ۔ عقیقہ سے مطابقت و مخالفت  
دیکھ لو پھر بھی اگر الذیبت فی قلوبہم نہ تھے (وہ لوگ جن کے دلوں میں کئی سہا بگڑیں فیستبعون

سہ القرآن الکریم ۵۸/۴

سہ من الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر عن ابی یوسف مصطفیٰ البانی مصر ص ۴

سہ القرآن الکریم ۱۵۶/۲

سہ ۴/۲



ما تشابه منه ابتداء العصاة (وہ تو اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں مگر یہی چاہئے کہ ت) پر ایسی توبہ  
اُن کی پے نصیبی و بے ایمانی۔ شرح مقاصد میں فرمایا،

کثیرا ما تورد الاسر و البطلان للفلاسفة من  
غير تعرض لبيان البطلان الا فيما يختص  
الفراسة بيان

اسی طرح حسن ظنی علی شرح المواقف میں ہے۔ — خود موافق میں فرمایا،  
مما لا تعرض لامثله للاعتقاد على معرفتك  
بها في موضعها۔

شرح موافق میں فرمایا،

عليك برعاية قواعد اهل الحق في جميع  
المباحث وان لم يصح به  
فتح القدير ونهر الفائق و درخت رستار میں ہے،

الحق عدم تكفير اهل القبلة و ان وقسم  
الزمانية في السحت

شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اشاعتیہ میں تصریح کی کہ جو کچھ میں اس میں کہوں میرا مذہب نہ سمجھ جائے  
میری باگ ایک قوم ہے ادب کے ہاتھ میں ہے مجھ سے لیا جاتا ہے جانا پڑتا ہے، بالکل مباحث کلام و مناظرہ کا  
کچھ اعتبار نہیں، محل بیان عقائد میں جو کچھ ہے وہ عقیدہ ہے یا جس پر حراش اجابہ ملت بتایا جائے۔ یا  
اُسے تصریح عقیدہ اہلسنت کہا جائے، یا اُس کے خلاف کہ مذہب گمراہوں بتایا جائے ایسے مواقع پر مل حلف فرمے  
کتب مذکورہ میں کیا لکھا ہے، شرح مقاصد میں ہے،

سۃ القرآن الکریم ۳/

سۃ شرح المقاصد المقصودات النور الثالث المسموۃ دار المعارف السعانیہ لاہور ۲۴۲/۱

سۃ المواقف مع شرح المواقف القسم الاول فی الاولان المقصود الثاني منشورات الشریف الرضی ۲۳۲/۵

سۃ شرح المواقف

سۃ در مختار کتاب الشکاح فصل فی المحرمات مطبع مجتہد دہلی ۱۸۹/۱

طريقة اهل المسئلة ان العالم حادث و  
 الصانع قدّم متصف بصفات قديمة ليست  
 عينية ولا غير، او واحد لا شبه له ولا ضد  
 ولا نداء ولا نهاية له ولا صورة ولا احد  
 ولا يحد في شئ ولا يقهر به حادث و  
 لا يصح عليه بحركة والاستقلال ولا الجهل  
 ولا الكذب ولا النقص وانه يرى في الاخرة  
 الانتقال، نهائات، نهجوث اور نقص اور بیشک، غرت میں اس کو دیکھا جائے گا۔ (ت)  
 اُسی میں ہے،

الكذب محال اما الا فاجماع العلماء و  
 اما ثانياً فبما تواتر من اخبار الانبياء  
 عليهم الصلوة والسلام واما ثانياً فلام  
 الكذب نقص باتفاق العلماء و قد على  
 تعالى محال الخ۔

نقص کا اللہ تعالیٰ میں ہونا محال الازات،

مواقف و شرح مواقف میں ہے،

(تقریر علی) ثبوت (کلام) اللہ تعالیٰ و  
 هو انه (يتم عليه الكذب اتفاقاً، اما  
 عندنا مشككة، وجه الاول انه نقص و  
 النقص على الله تعالى محال) اجماعاً۔  
 یہ کہ بیشک بالاتفاق اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ  
 ممکن ہے، ہمارے نزدیک اس کی تین وجوہ ہیں  
 پہلی وجہ یہ کہ جھوٹ نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ  
 پر بالاجماع محال ہے۔ (ت)

شرح المقاصد المبحث الثامن حکم المؤمن الخ دار المعارف النسخہ لاہور ۲/۲۷۰  
 المبحث السادس فی اذہ حکم " " " " " " ۲/۱۰۲  
 شرح المواقف الموضع الرابع المقصد السابع منشور آ، الشریف، رضی قمران ۱/۱۰۰



نقص ہے۔ وصف نقص ہے۔ (ت)

یونہی ساریہ میں تخفیف عقائد اہلسنت میں اس کی تصریح فرمائی۔ ساریہ کی یہ عبارت میرے پاس منقول  
نکل آئی، کتاب وطن میں ہے۔ یونہی شرح طوابع یہاں پاس میں در نہ اور عبارتیں بھی حاضر کرتے اور نصف  
کسی مسلم صحیح الاعتقاد کو یہاں عبارات کی کیا حاجت، اگر بغرض غلط علی تصریح یہ بھی فرماتے تو اپنا بیان بھی کوئی  
چیز ہے جس میں معاذ اللہ نقص کی گنجائش، وہ مستوح و قدوس کیونکر ہو اور اس کی تسبیح کیسی تعالیٰ اللہ عما  
یقول لظہون علوا کیوا (جو کچھ ظاہر کئے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے۔ ت۔ اور دیوبندیوں سے تو  
بہ امکان کذب کی بحث ہی مصل ہے ان کے پیشوا گنگوہی نے صراحتاً وقوع کذب مان لیا اور تصریح کر دی کہ جو  
”اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ کاذب یا مضل کہے اسے کافر یا کفر یا فاسق کہنا کیا معنی، کوئی سخت لفظ نہ کہنا چاہیے، اس کا  
اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے، اس بیان کے لئے میرے قصیدہ الاستعداد صفحہ ۲۴ کے پہلے تین شعر، پھر  
ص ۲۵ پر ان کا ماثیہ نمبری ۱۳۵ تا ۱۳۷ پھر اس کی تکیلات میں ص ۹۱ سے ص ۹۴ تک تکیل ۵۹ علامہ فرمائیے  
جہد العقل کا معنی اللہ عزوجل کا نہ صرف کاذب ہونا ممکن جانتا تھا بلکہ اسے بالامکان ظاہر چور شرابی بھی جانتا تھا  
یوں کر دونوں خدا موجود بالفعل مانتا تھا اس کے بیان کے لئے قصیدہ الاستعداد صفحہ ۲۲ پر چار چور شرابی ظالم  
جابل، یہاں سے چار شعر تک درسی سو پر اس کا ماثیہ نمبری ۱۳۷ تا ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱  
اور تکیلات آخر صفحہ ۸۱ سے ص ۸۲ تک تکیل ۵۰ و ۵۱، اور اس کے متعلق رسالہ اذیہ شکن کو ص ۹۲ سے ص ۹۰  
تک نوٹ میں علامہ ہو، میں مطبع کو لکھ دوں گا کہ یہ اللہ سبحی السبوح بدین خدمت میں بنظر احتیاط میرنگ حاضر کئے  
والسلام مع الکرام۔

تحریر فہرست عقائد دیوبندیان مرتبہ مولوی رکن الدین صاحب انوری پیش کردہ مولوی حاکم علی صاحب  
پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور غفرہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی جہادہ الدین، علیہ لایسا علی حبیبہ، علیہ

فہرست نظر سے گزری جزئی اللہ من حرره ووصف بہ و قد رھ حفرة کفرسات گنگوہ وناوہ وانبیہ و تھانہ ہون

عہ اصل میں

وسا کروایا (اخذ ہم اللہ تعالیٰ اخذہ الراہبہ) کے کفر و ضلال مد شمار سے خارج ہیں جسے انہوں نے فرود و فی پر اطلاق منظور ہو فقیر کا قصیدہ الاستعداد علی احوال الاسرار اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبند مطالعہ فرماتے ہیں بکار کتب و صفحات ان کے دوستوں اقوال کفر و ضلال میں یہ سپردہ سولہ کہ یہاں شمار ہوئے بلکہ ان میں سے صرف دو ایک علم شیطان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد ہونا کہ ان میں تو طبع گنگوہی میں ہے، دوسرا حضور کا سا علم غیب سر پاگل ہر چہ پایہ ہر جائزہ کو حاصل ہونا کہ بعض الایمان تہذیب میں ہے۔ ہر مسلمان کے سمجھے کو یہی بس ہیں۔ یہ دونوں کفر قطعی وار تہذیبی ہیں، ان پر علما سے حریم شریعت سے بحوالہ شفا شرع و برازیہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ حکم فرمایا کہ،

من شک فی کفرہ وعذابیہ فقد کفر۔ ان تائیدوں کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر۔

(۱) ابن عبد الوہاب نجدی کے کفر عام آشکار ہیں اکابر عرب و عجم نے دفتر کے دفتر اس کی تکفیر و تفسیل میں تصنیف فرمائی۔ وہ روئے انور کو صنم اکبر کہتا اور چھ سو برس کے تمام ائمہ و اکابر کو کافر کفر۔ اور کچھ یہ ہوتا تو یہی اس کے کفر کی کم تھا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خالی اسماء طیبہ بلا تعظیم لکھ کر کہا کہ یہ سب جنت کی راہیں ہیں۔

الاحیاء اللہ علی الظہیر خبر عاموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ب۔ گنگوہی صاحب اسے اچھا اور اس کے عقائد کو عمدہ کیوں نہ بتائیں کہ وہ ان کے دشمن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت گالیاں دینے والا تھا۔ ظفر یہ کہ گنگوہی صاحب کو اس پر ایمان بالغیب ہے، ان کے فتاویٰ مختصہ اول ص ۶۴ میں ہے:

”محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا حال مجھ کو معلوم نہیں۔“

پھر بھی ص ۸ پر لکھتے ہیں:

”محمد بن عبد الوہاب کے عقائد عمدہ تھے وہ اور ان کے مقتدی اچھے تھے۔“

یعنی اتنا اجماع معلوم تھا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت گالیاں دیتا، بس اتنا ہی اس کے اچھے

لے برائیں تو طبع	بحث علم غیب	مطبع لے بلا سا واقعہ دھور	ص ۵۱
لے حفظ الایمان مع بسط البنان	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند مہار پور	ص ۸	
لے حسام الحرمین	مکتبہ نبویہ، لاہور	ص ۱۳	
لے فتاویٰ رشیدیہ	کتب الایمان و الکفر	قرآن محل کراچی	ص ۲۴
لے مسائل مشورہ	ص ۲۴۵	ص ۲۴۵	

اور اُس کے عقائد عمدہ ہونے کے لئے کافی ہے، زیادہ تحقیقات کی کیا حاجت ہے دیگر سے ایک ہی چپ و دل دیکھ دینا بس ہے۔

(۲) قول دوم میں وہاں غیر مقلدین کے ساتھ عقائد میں اپنا اتحاد اور اعمال میں خلاف بتایا پہلا جملہ ضرور صحیح ہے بیشک وہاں غیر مقلدین وغیرہ مقلدین یقیناً تمام عقائد کفر و ضلال میں متحد ہیں اور اگر کچھ اختلاف ہوتا تو نہ ہوتا کہ الکفر ملۃ واحدة، عجیب کہ گنگوہی صاحب جو اپنے رب کو آؤب مانتے ہیں، خود یہاں پہنچ کر بول گئے مگر لکذا اب قد یصدق بہت بڑا جھوٹا کبھی کبھار پہنچ کر بول دیتا ہے۔ (ت) دوسرا جملہ کہ اعمال میں اختلاف ہے جھوٹ ہے صوری اختلاف پر معذرت کچھ نہیں کہ براہین قاطعہ ص ۱۳۷ میں صاف لکھا ہے کہ:

”مختلف فی مسئلہ تو یہاں بھی بلا ضرورت جائز ہو جاتا ہے۔“

اور فتاویٰ حصہ اول ص ۵ میں ہے:

”حدیث پر عمل کرنا جو اللہ تعالیٰ اچھا ہے۔“

ص ۶ پر رفع یدین و آمین بالجہر کرنے والے کو کہا: ”تعصب اچھا نہیں وہ بھی عامل بحدیث ہے؟“ بلکہ کہ: ”اگر نفسانیت سے کرتا ہے تو عمل نوری مدد ذاتہ درست ہے۔“ صفحہ ۵ پر تھا ”سب حدیث پر ہی عامل ہیں مقلد ہو یا غیر مقلد؟“

(۳) ترک تعلقہ کا ایک ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے جو یا جیسا کہ اس کی تقریر لایمان اور تنویر العینین سے ظاہر ہے۔ گنگوہی صاحب کا اس پر ایمان قرآن عظیم پر ایمان سے بہت زائد ہے۔ فتاویٰ حصہ اول ص ۱۶۲ میں کہتے ہیں:

”اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰

ہر شخص جانتا ہے کہ عین کفری ضد کا ثبوت ہے، جب تفریق الایمان کا پڑنا عین اسلام ہے تو نہ پڑنا قطعاً کفر ہے، حالانکہ کفر و کفر میں جو قرآن عظیم پر جسے نہیں کافر ہو جب تفریق الایمان کا رکھنا عین اسلام ہے تو نہ رکھنا کفر ہے، حالانکہ کفر و کفر میں جو قرآن عظیم پر جسے نہیں کافر ہو تو وہ کافر نہ ہوئے تفریق الایمان و باہر ضرور پانچ خانہ میں لیجاتے ہوں گے کہ جس وقت نہ رکھی عین اسلام سے چٹھے اور کافر ہوئے غالباً گنگوہی صاحب کی قبر میں بھی رکھ دی گئی ہوگی کہ مکر تو کافر نہ ہوں، مگر مصیبت یہ ہے کہ انھیں مٹی میں ملے پسند نہ سال سے نانہ ہوئے کتاب بھی گل گئی ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انھیں ان کے نزدیک مکر مٹی میں مل گئے تو وہ ناپاک کتاب کیا رہی ہوگی، بہر حال گنگوہی صاحب اب تو اپنے حکم سے بھی کافر بنے ہوئے خیر، کہنا یہ ہے کہ جب ایک ایسی کتاب نے غیر مقلدی ہوتی تو گنگوہی صاحب اس کی اجازت کیوں نہ دیں، ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مقلدین اللہ معاذ اللہ کفار تھے اور میں کہ تقلید کر کے تفریق الایمان کا خلاف کیا اور اس پر عمل عین اسلام تھا تو ضرور کافر ہوئے، اور اگر کہے کہ یوں تو گنگوہی دنا تو توئی و تھا توئی و دیوبندی صاحبان سب کفار ٹھہریں گے کہ ظاہراً ان سب کا عمل تقلید پر ہے تو گنگوہی صاحب تفریق کا حکم دے کر اس کا علاج کر گئے ہیں وہ کہہ دیں گے کہ ہمارا اور ان کا تفریق یہ عمل تفریق ہے تو صورت کافر ہوئے دل میں تو کفر نہیں کہ غیر مقلدی بھری ہے۔

(۴) امکان کذب کا اب ذکر فضول ہے گنگوہی اور ان کے اتباع صراحتہ و قریح کذب لکھ چکے اس کی تفصیل کشف خدیل دیوبندی ص ۹۱ سے ص ۹۴ تک دیکھئے۔

(۵) وصف کریم ص ۱۰۲ للعالمین مسلمانوں کے نزدیک تو ضرور خاصہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، مگر گنگوہی صاحب اسے کیونکر مانتے کہ اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل محال ہو جاتا کہ آیت کریمہ وما ادرسلنک الا رحمة للعالمین (اور ہم نے تمہیں نہ بھیجی مگر رحمت تمام جہانوں کیسے۔ ت) تمام ماسوا اللہ کہ حضور کی رسالت عام کر رہی ہے سب ماسوا اللہ حضور کے امتی ہیں اور امتی کا مثل نبی ہونا باہت محال، لہذا عالمین کے عموم قطعی کو زور کر کے اس وصف کریم کو کلی کلی کے طوں میں قبضہ کر لیا۔ (۶) اس کی نسبت اوپر گزرا کہ کفر قطعی ہے مگر گنگوہی صاحب سے اس کی شکایت نہ چاہئے ہر شخص اپنے بڑے کی بڑائی چاہتا ہے۔

(۷) مجلس میلاد مبارک کی نسبت جو بشارات علمائے کرام و صلحاء عظام نے دیکھے کہ حضور قدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس گل مبارک سے شاد ہیں اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں فرج بنا کر حجاب اللہ جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ یونہی شاہ ولی اللہ صاحب کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نیاز سالانہ پر شاد و فرماں دیکھا ان خوابوں کے جواب میں ان کے متکلمین کہتے ہیں کہ خواب کا کیا اعتبار، یہاں تک کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خواب مروی صحیح بخاری شریف کہ شادی ولادت اقدس پر اربعہ شب طوق پر روزِ دوشنبہ قدر سے تخفیف ہوتی ہے، اسے بھی مہل بتاتے اور یہ شعر گاتے ہیں سے

چو غلام آفتابم ہمز آفتاب گویم      دوشنبہ ز شب پرستم کہ حدیث خواب گویم  
(جب میں آفتاب کا غلام ہوں تو میں یہ کہتا ہوں کہ سب کچھ آفتاب سے ہے، میں شنبہ و شب پرست نہیں کہ خواب کی بات کروں۔ ت)

سبحان اللہ! غلام محمد و غلام نبی شرک اور غلام آفتاب ہونے کا خود اقرار، اس کا ترجمہ عربی میں عبد شمس اور ہندی میں سورج و اس کی ہوا یا کچھ اور، وہاں تو خوابوں کی یہ کیفیت اور اپنے سے استاذی بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غرنا ثابت کرنے کے لئے ایک جمل خواب سے تمسک، مگر ہونا ضرور تھا تو کجس طبقہ عن طبق (ضرور تم منزل منزل چڑھو گے۔ ت۔) کے گلوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کہا تھا قانوا معہ جھنوب پڑھایا ہوا دیوانہ احمق پڑھنے کی تصدیق اس خواب سے کی اور دیوانہ کی تکمیل تھا نوی صاحب نے خفص الایمان کرتے ان کا سا علم غیب ہر مجنونی کو ہے۔ "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" (عنقریب جان لیں گے ظلم کہ کس کو روٹ پریشاں کھائیں گے۔ ت)

(۸) وہ مجلس مبارک جنم کنیا سے تشبیہ کیوں نہ دیں جو قرآن حکیم کو یہ اشوک سے تشبیہ دے چکے ہیں  
دیکھو براہین قاطعہ ص ۷۹۔

(۹ و ۱۰) نفس میلاد و عرس سے انکار کا کیا گلہ جب کہ انھیں نفس انبیاء و اولیاء اور خود حضور سید الانبیاء

۱۔

۲۔

۳۔ القرآن الکریم ۸۴/۱۹

۴۔ - ۴۲/۱۳

۵۔ حفظ الایمان مع بسط البنان

۶۔ القرآن الکریم ۲۶/۲۴

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع مہارن پور

ص ۸



علیم الصلوٰۃ والسلام سے صاف انکار ہے اور ان کا ماننا برا خط طہرات ہے ہیں ان کے قرآن بلکہ ان کے نزدیک قرآن سے اعظم تقویت الایمان مطبع صدیقی دہلی ۱۲۶۰ھ ص ۲۱ میں ہے : اللہ کے سوا کسی کو نہ مان لے۔

ص ۸ : اور وہی کا ماننا محض خط ہے۔

ص ۱۹ : اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا نہ مانو۔

ص ۱۷ : جتنے پیغمبر آئے سوائے اس کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

(۱۱) ایصالِ ثواب کے طریقوں کو بدعتِ سینہ و حرام کیوں نہ کہیں

جنگِ جنتی سے کیا مطلب ہے اپنی جنتی سُناتے یہ ہیں

ان کی میت کو ثواب پہنچا محال کہ مالہ فی الاخرة من خلاق (آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ ت)، ان کے قاری کو ثواب ملنا محال کہ قد منانی ما عملوا من عمل فجعلہ ہباء منثورا ۵ (جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قصہ فرما کر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا یعنی برباد کر دیا۔ ت)

(۱۲) سالگرہ دو طرح ہوتی ہے ایک میں کچھ قرآن مجید و درود شریف پڑھ کر حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سیدنا غوثِ اعظم وغیرہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیاز اور اسباب و فقرار کو کچھ تقسیم، گنگوہی صاحب اسے ہرگز جائز نہیں کہہ سکتے کہ اس میں تو دن کی تعیین بھی ہے اور ہر سال کا التزام بھی اور ان کے دشمنوں کی نیاز بھی، اسے جائز کہہ کر دُعا بیت میں کس دین کے رہتے، دوسری وہ جو کفار و مجار کرتے ہیں کہ جس میں لہو لعب ناچ رنگ وغیرہ شیطانی ہوتی ہیں، گنگوہی صاحب آج نہ فرشتے ہیں

۲	ص	مطبع علمی نوپاری دروازه دپور	الفصل الاول في الاجتناب عن الاشرار	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲	ص	۲
---	---	------------------------------	------------------------------------	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

توان پراعتراض بجا ہے، رہا یہ کہ اسی میں بھی تعین والزام ہے، ہوا کرے، تعین والزام ہی کے سے ہوتی ہے اور ان کے یہاں حسات ہی کا الزام حرام ہے نہ کہ سیئات، مگر اب اوقات سیئات کا الزام ان کے یہاں فرض قطعی بلکہ دایمان ہے جیسا کہ قرآن تعویذ ایمان سے بیان ہے۔ ص ۱۲ میں ہے ۱

”اُنس کے مگر دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور راستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا یہ کام عبادت کے ہیں جو کسی پیغمبر یا نبوت کو کرے اس پر شرک ثابت ہے۔“ (مختار)

تو ثابت ہو اگر مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا فرض بلکہ دایمان ہیں اگر کرے گا مشرک ہو جائیگا اور نہ ایک پیر علیہ السلام بلکہ سفر حج کے سوا گنہگار یا دیندار یا شہر بہت جہاں کہیں جاتے ہوئے بھی نامعقول باتیں اور تنگ و جدال بلکہ فتنی و فحش بھی نہ کرے گا مشرک ہو جائے گا کہ آیت نے سب کو ایک فسق میں بیان فرمایا ہے، فلا رھٹ ولا فسوق ولا جھال فی الحبہ۔ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے بھگوانا حج کے وقت دت،

(۱۳) دادا پر سے بغض کی کیا شکایت جب خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شدید بغض رکھتے ہیں جی کی تفصیل کتب کثیرہ میں سر پہن اور میرا پس میں اپنا اصطلاحی مصباح ہے ہیں، اعمیٰ یہ بغض شیطانی ہے اور محبوبوں کے بغض ہی سے ملتا ہے۔ قر ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انقطاع سلسلہ جو بغض مشائخ سلسلہ سے حاصل ہوگا، مضر نہیں بلکہ ضرور ہے۔

(۱۴) اوپر گزرا کہ یہ ملعون اخبث قول کفر قطعی وارادہ الیقینی ہے لعن اللہ قائلہ وقائلہ (اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس کے قاتل اور اس کو قبول کرنے والے پر۔ ت) ان مرتدین سے کیا شکایت عجب اُن سے جو مسلمان کہلاتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسی شدید ناپاک گالیاں سننے اور پھرن کی تاویل کرتے یا قاتل کو کافر کہتے، پچھپتے ہیں لا والله وہ خود اپنا ایمان اُس دشنام دہندہ پر لٹاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر	تو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر
یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا	ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے
ابیادہم وانا انہم وانا اخوانہم	اللہ ورسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے

ادعشیرتھم۔ یا بھائی یا عزیز ہوں۔

(۱۵) اُتھ کی اجازت بلکہ حکم دینے کی کیا شکایت کہ آخر ان بڑوں کی وراثت ہے جو بارگاہ اقدس میں حاضر اگر شہید خلیفہ قیس کھا کر کھا کرتے، فتھہ انک لی رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ بت العزت نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے بیشک تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ خبیث جھوٹے ہیں، زبانی ادعا یہ تھا اور دل کی خواہش وہ کہ لیں مرجعنا الی المدینۃ النبیۃ (کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ گئے الایۃ۔ ت)، یہی حال ان صاحبوں کا ہے مسلمانوں کے دکھائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرینگے بات بات پر بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کہیں گے اور وہی خواہش وہ کہ چڑھا چھا ہر ذرۃ نا چیز سے کتر، اُن کی سڑاری ایسی جیسے گاؤں کا چودھری، عاجز ناکا سے مرکز میں مل گئے وغیرہ وغیرہ۔

اللعنة الله على الظالمين۔ ان السذین۔  
یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا و  
الآخرة واعد لهم عذابا مهیما۔  
خبردار ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ بیشک وہ  
لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول  
ان پر دیاہ آفت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت اور  
اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)

(۱۶) سبحان اللہ وہ جو اللہ و رسول کو شہید گایاں دے چکے اُن سے کواکھانے بلکہ اسے ثواب بتانے  
کی کیا شکایت۔ سنن ابن ماجہ شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرمایا:  
من یا کل القراب وقد ساء رسول الله صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم سقا والله ما هو  
من الطیبات۔  
کواکون کھائے گا رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے تو اس کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم وہ  
پاک چیزوں سے نہیں۔

یہی مجالست و جبروانست ہوئی، شاعر کا قول ہے

پرو ہم جنس یا ہم جنس در زاغ      کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ  
( ہر جنس اپنی جنس کے ساتھ پرواز کرتی ہے۔ کبوتر کبوتر کے ساتھ، کواکوتے کے ساتھ۔ ت)

سۃ القرآن الکریم ۲۲/۵۸      سۃ القرآن الکریم ۱/۶۳      سۃ القرآن الکریم ۸/۶۳  
سۃ ۱۸/۱۱      سۃ ۵۴/۲۳  
سۃ سنن ابن ماجہ      ابواب الصيد      باب القراب      ایچ ایم سعید کمپنی کراچی      ص ۲۴۱

گرم مانے تو کیا اللہ عز و جل کا ارشاد بھی نہ مانیں گے کہ الخبیث للخبیثین والخبیثون للخبیثین (گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ہیں) تمام کتب بدہب متون و شرواح و فتاویٰ مکتوبیں کہ غراب ابلق یعنی دورنگا کو آحرام ہے۔ گنگوہی صاحب اگر اب انکھوں سے معذور ہو گئے تھے تو مادہ راد اند سے تو نہ تھے کہ ایسی کو سے میں دورنگ نظر آئے بڑی دلیل یہ لاتے ہیں کہ وہ صرف نجاست نہیں بلکہ دہ بھی کھاتا ہے تو مرغی کی طرح ہوا۔ یوں تو پہاڑی کو ابھی حلال کر لیں وہ بھی بکثرت دانہ کھاتا ہے کھیتوں پر بکثرت سے گرتا ہے اور گنا تو روٹی اور گوشت سب کھاتا ہے یہ مرغی کے دانہ کھانے پر گئے اور نہ دیکھا کہ دہ فاسق نہیں جیفہ خوار نہیں اور کوتا فاسق و جیفہ خوار ہے، بہر حال ان باتوں میں ان سے بحث بیکار ہے کہ ان کو نفس اسلام ہی سے انکار ہے، وسیعہ الذین ظلموا انک منقلب یتقبن۔ وسیعہ الذین اجرموا ای منقلب یتقبن۔ نسأل اللہ العالیۃ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین و بآئک وسلم و محمد و کرم۔ واللہ تعالیٰ علما۔

اور عنقریب جان لیں گے کہ عالم کہ کس کروٹ پلٹ کھائیں گے۔ اور عنقریب جان لیں گے مجرم کہ کس کروٹ پلٹ کھائیں گے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔ گناہ سے بچے اور نیل کرنے کی قوت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ، آپ کی آل اور آپ کے تمام اصحاب پر درود، برکت اور سلام نازل فرمائے اور انھیں بزرگی و کرم سے نوازے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم

رسالہ

## بَابُ الْعُقَاثِدِ وَالْكَلَامِ<sup>۲۵</sup>

(عقائد و کلام کا باب)

مسئلہ کفار اللہ تعالیٰ کو جانتے ہیں یا نہیں ؟

رسالہ باب العقائد والکلام جس کا رسالہ حسن التعمیم میں مقدمہ تھا، یہ بیان اگرچہ مسائل تیمم و طہارت نظر ہی سے بڑا ہے مگر باذنہ تعالیٰ طہارت باطن کا اعلیٰ ذریعہ ہے، جس طرح قرآن عظیم نے مسائل طلاق کے وسط میں تاکید نماز کا ذکر فرمایا کہ،

حَامِلُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَنَظَائِرُهَا شَرُّ نَمَازِزِ اَوَّلِ اَوْ خُصُوصًا نَمَازِ اَوْ سَطَرِ  
قَوْمُوا لِلَّهِ قَانَتِينَ<sup>۱۳</sup> اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو۔

اُسی سنت کریم کے اعتبار سے یہ مسائل تیمم کے وسط میں عقائد اسلام کی یاد دہانی ہے، مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے

عن مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے یہ نوٹ اس صورت میں ہے جبکہ یہ رسالہ جلد اول قدیم، کتاب الطہارت، باب التیمم (از صفحہ ۳۵ تا صفحہ ۴۹) پر تھا، اب اسے باقی رکھتے ہوئے وہاں سے خارج کر کے مضمون کی مناسبت سے یہاں شامل کیا جا رہا ہے۔



وَلَقَدْ سَأَلْتَهُم مِّنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْ يَّخْبُرُوْا كَيْفَ خَلَقْنٰهُمْ اَمْ يَوْمِنَا اَنْ يَّخْبُرُوْا اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ  
اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے بنائے  
ضرور کہیں گے اللہ نے۔

اور کلمہ گو فرقوں میں جو مرتد ہیں وہ تو نبی و قرآن کسبھی کو جانتے قال اللہ و قال الرسول سے سند  
لاتے نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں جیسے قادیانی، نیکری، چکرالوی، دہلوی، رافضی، دیوبندی، غیر مقلد  
خدا اللہ تعالیٰ اجمعین، پھر کوئی نہ کہتا کہ یہ اللہ عزوجل کو جانتے ہی نہیں، ہاں ترسہ دہریوں کی نسبت یہ  
کہنا ٹھیک ہے جو اللہ تعالیٰ کو جانتے ہی نہیں۔

تقریر جواب بعون الوہاب اقول وہا اللہ التوفیق ایجاب و سلب متناقض ہیں جمع نہیں ہو سکتے  
وجود ممکنہ اس کے لازم کے وجود کا معنی اور ان کے تعلق و منافات کا نافی ہے کہ لازم کا منافی موجود  
ہو تو لازم نہ ہو اور لازم نہ ہو تو شے نہ ہو، تو کا ہر ہو کہ سلب شے کے تین طریقے ہیں،  
اولیٰ خود اس کی نفی مثلاً کوئی شے انسان ہے ہی نہیں۔

دوہر اس کے لازم سے کسی شے کی نفی مثلاً کہ انسان تو ہے لیکن وہ ایک ایسی شے کا نام ہے جو  
حیوان یا ناطق نہیں۔

سومہ ان کے منافات سے کسی شے کا اثبات مثلاً کہ انسان حیوان مابقی یا ماحی یا ماحی سے جہالت ہے  
ظاہر ہے کہ ان دونوں کھلنے اگرچہ زبان سے انسان کو موجود کہا مگر حقیقتہً انسان کو نہ جانا وہ اپنے زعم باطل میں  
کسی ایسی چیز کو انسان کہتے ہیں جو ہرگز انسان نہیں تو انسان کی نفی اور اس سے جمل میں یہ دونوں  
اور وہ پہلا جس نے سرے سے انسان کا انکار کیا سب برابر ہیں فقط لفظ میں فرق ہے۔

توئی عزوجل کو جمیع صفات کمال لازم ذات اور جمیع عیوب و نقائص اس پر محال بالذات کہ اس  
کے کمال ذاتی کے منافی ہیں کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اس کی کسی صفت کمال یا منکر یا معاذ اللہ اس کے  
عیوب و نقائص کا مثبت نہ ہو تو دہریے اگر قسم اول کے منکر ہیں کہ نفس وجود سے انکار رکھتے ہیں باقی سب  
کفار و قسم اخیر کے منکر ہیں کہ کسی کمال لازم ذات کے منافی یا کسی عیب منافی ذات کے مثبت میں ہر محال  
اللہ عزوجل کو نہ جانتے ہیں وہ اور دہریے برابر ہوئے وہی لفظ و طرز ادا کا فرق ہے دہریوں نے جس سے  
انکار کیا اور ان قبریوں نے اپنے اہل نام تراشیدہ کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا، مولا سبوح و تعالیٰ  
فرماتا ہے،

افريت من اتحد الاله هو به لے دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔  
 ولما اکریم ليقولن الله کبرتم في ارشادہو ، قل الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون ۞  
 اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے، کہیں گے اللہ، قل الحمد لله تم کہو اللہ کو کہ اُس  
 کے منکر بھی ان صفات میں اُسی کا نام لیتے ہیں اپنے معبودانِ باطل کو اس لائق نہیں جانتے، مگر کیا اس سے کوئی  
 یہ سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں نہیں بل اکثرهم لا یعلمون ۞ بلکہ اکثر اُسے جانتے ہی نہیں، انہم  
 الا یہ خصوص ۞ وہ تو یہ بھی اپنی سی انگلیں دوڑاتے ہیں، پیسے اور بہترے معبود گھڑنے لگے۔  
 ان ہی الاءماء ستیتموھا اسم و ایادکھ وہ تو نہ نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادوں  
 ما اسول الله بها من سلطان ۞ نے دھرتے اللہ نے اُن کی کوئی سند نہ آزاری۔  
 یونہی اپنی اندھی اُنکل سے ایک سب سے بڑی بستی خیال کر کے اُس کا نام اللہ رکھ لیا ہے حساب کو، وہ  
 اللہ نہیں کہ جس صفات کی اسے بتاتے ہیں اللہ عزوجل اُس سے بہت بلند و بالا ہے تعالیٰ اللہ حمد  
 یقول الظالمون علوا کبیرا ۞ سبکھن رب العرش عما یصفون ۞  
 رہا یہ کہ یہاں اکثر سے نفی عمروانی اقول اولاً دفع شہد کو اتنا ہی کمال کہ آخر یہ اُن کے  
 اکثر سے نفی سب جواز قرار کرتے تھے نہ، کان وریں کا صانع اللہ ہی ہے علوم ہو کہ اُن کا اللہ راہ اللہ  
 منافی جمل ہاتھ نہیں اور ہمارے سب بیکہ کی نفی نہ فرماے گا کہ یہ مفہوم لقب سے استدلال ہوا اور وہ  
 صحیح نہیں اکثر سے نفی سلب جزئی ہوئی اور سلب جزئی کلی کو لازم ہے نہ کہ اُس کا منافی۔  
 ثانیاً ایسی جگہ اکثر پر حکم فرما قرآن عظیم کی سنت کریمہ ہے حالانکہ وہ احکام یقیناً سب کفار پر ہیں  
 اوکلاء عہد و اہدائید و فریق منہم بل اکثرہم لا یؤمنون ۞ فان اکثرکم فسقون ۞  
 ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب و اکثرهم لا یعقلون ۞ ولکن اکثرهم یجہلون ۞  
 یرضونکم بافواہم و تأبئ قلوبہم و اکثرهم فسقون ۞ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونها و  
 اکثرهم الکفرون ۞ کافروں کو فرمایا اُن میں اکثر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے اکثر فاسق ہیں، اُن کے

۲۵/۲۱	۲۳/۲۵	۲۳/۲۵	۲۳/۲۵
۲۳/۵۳	۲۰/۲۳	۲۰/۲۳	۲۰/۲۳
۵۹/۵	۱۰۰/۲	۱۰۰/۲	۱۰۰/۲
۳۴/۶	۱۰۳/۵	۱۰۳/۵	۱۰۳/۵
۶۳/۱۶	۶/۶	۶/۶	۶/۶



اکثر سے عقل ہیں، اُن کے اکثر جاہل ہیں، اُن کے اکثر کافر ہیں، حالانکہ وہ سب ایسے ہی ہیں۔ یوں ہی یہاں فرمایا کہ اُن کے اکثر نہیں جانتے حالانکہ اُن میں کوئی بھی نہیں جانتا یہاں تک کہ شیاطین کے بارے میں فرمایا یلقون السمیع و اکثرهم کذ بون اُن میں اکثر جھوٹے ہیں حالانکہ یقیناً وہ سب جھوٹے ہیں اور ان کے سوا اور آیات کثیرہ، اب یا تو یہ کہ اکثر سے کل مراد ہے جیسے کبھی کل سے اکثر مراد ہوتا ہے کہ نیک و مہمیتہم اکثرهم الاطناء کے تحت میں مآرک التنزیل میں ہے، المراد بالاکثر الجمیع (اکثر سے مراد کل ہے۔ ت) معالم التنزیل میں ہے،

امداد بالاکثر جمیعہ من بقول ذلک اکثر سے مراد وہ سب جو یہ کہتے ہیں (ت)

شہاب علی البیضاوی میں ہے،

یعنی ان الاکثر لیستعمل بمعنی الجمیع  
کما سیرد القلیل بمعنی المعداہ،  
وحمل النقیض علی النقیض حسن وطریقۃ  
مسلوکہ کہ اقول نکذ ان منهم  
من لا یتبع ظن ولا وہم ولا ادنی شبهۃ  
انما یتبع ہوی نفسہ عناداً واستکباراً  
یہرفونہ کما یعرفون ابناءہم، فلما  
جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنہ اللہ علی  
الکفرین ثم یجحدوا بہا واستیقنتہا

یعنی اکثر بمعنی کل ہے جیسے قلیل بمعنی معدوم مستعمل  
ہوتا ہے اور یک نقیض کی مراد پر وہ سری نقیض کو مراد لینا  
اچھا اور مروج طریقہ ہے اہ میں کہتا ہوں، لیکن اس  
میں شبہ نہیں کہ ان کے بعض ظن اور وہم اور کسی کوئی  
شہ میں مبتلا نہیں وہ تو قطعاً عناد و تکبر کی بنا پر نفسانی  
خواہش کے پرور کار ہیں (جس کو قرآن میں ہم سنہ یوں  
بیان فرمایا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خوب مانتے ہیں جیسے  
وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اور فرمایا) جب انکی پہچان  
مطابقتی وہ تشریف لائے قرآنہوں نے اس کا انکار کر دیا تو

سہ القرآن الکریم ۲۶/۲۱۳

سہ مآرک التنزیل سورۃ یونس آیۃ وما یتبعہ اکثرهم الاظلماء کے تحت دارالکتب العربیہ بیروت ۱۶۳/۲

سہ معالم التنزیل علی ہامش الخازن " " " " " مصطفیٰ انبائی مصر ۱۸۹/۳

سہ عاشیۃ الشہاب علی البیضاوی " " " " " دارحداد بیروت ۲۸/۵

سہ القرآن الکریم ۲/۱۳۲ و ۶/۲۰

سہ " " " ۸۹/۲

کا قرون پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (نیز فرمایا) انھوں نے  
ان کا انکار کر دیا باوجودیکہ دلی طور پر وہ یقینی سمجھتے تھے  
یہ انکار ظلم اور تکبر کی بنا پر کیا۔ پہلے آیہ کریمہ گزری کہ  
اللہ تمہارے کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے  
ہیں، اب اس جہاں جس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کے مطابق  
نعمۃ اللہ سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں (ت)

انفسہم ظلما وعلواً ، وقد سلفت  
الآیۃ یعرفون نعمة الله ثم ينكرونها  
نعمۃ الله محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم قالہ ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما۔

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) یا یہ کہ ان میں سے جو عظیم النہی میں ایمان لائے والے ہیں ان کا استغفار  
فرمایا جاتا ہے۔

یہ نفیس اور خوب مسلک ہے، ابتداء ہی میرا دل  
اس کی طرف مائل ہوا، پھر میں نے علامہ ابراہیم السعدی کو  
”ارشاد العقل السليم“ میں اس کی طرف اشارہ کرتے  
ہوئے پایا جہاں انھوں نے مندرجہ بالا خصوصیت  
سے اکثر گفتار کیا ذکر اس لیے کہ ان میں سے  
بعض حق کی اتباع اور توبہ کو پالیں گے  
(ت)

وهو مسلک حسن نفیس ذہب الیہ  
خاطری بحمد اللہ تعالیٰ اول وھلۃ  
ثم رأیت العلامة ابا السعود اشار  
الیہ فی ارشاد العقل السليم حدیث  
قل تخصیص اکثرهم للملویہ  
بما سیکون من بعضهم من اتباع الحق  
والتوبۃ۔

مشرکین کا جہل باللہ تو اسی کریم سے ثابت جس سے ان کے جانتے پر شبہ میں استدلال تمام ایمان  
توحید پر کلام کیجئے جن میں نصاریٰ بھی باوصف تیلیٹ اپنے آپ کو شریک کرتے ہیں اور شرع مطہر نے  
بھی ان کے احکام کو انکام مشرکین سے جدا فرمایا۔

فاقول وبالله التوفیق (پس میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) :

(۱) فلاسفہ کے جھوٹے خدا  
فلاسفہ ایسے کو خدا کہتے ہیں جو صرف ایک عقل اول کا خالق ہے  
دوسری چیز بنا ہی نہیں سکتا، تمام جزئیات عالم سے جاہل ہیں

لہ القرآن الکریم ۱۴/۲۷

۱۶۱/۱۰ دار احیاء التراث العربی بیروت  
۱۴۵/۲ دار احیاء التراث العربی بیروت  
۱۴۵/۲ دار احیاء التراث العربی بیروت

اپنا فعال ہیں مختار نہیں، اجسام کو معدوم کر کے پھر نہیں بنا سکتا، ولہذا احتیاجِ جہاد کے منکر ہیں، آسمان اس نے نہ بنائے بلکہ عقلوں نے، اور ایسے مضبوط ٹکڑے کہ فلسفی خدا انہیں شے نہیں کر سکتا، ولہذا اقیامت کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ ترافاتِ طعونہ، کیا انہوں نے خدا کو جانا، حاشیہ مذہبِ صلیبی، رب العرش عما یصفون۔

(۲) آریہ کے جھوٹے خدا آریہ ایسے کو ایشور کہتے ہیں جس کے برابر کے ہم عمرو و واجب الوجود اور ہیں روح و مادہ۔ ایشور نہ ان کا خالق نہ ان کا مالک اور نہ ان کی

ناروا انہیں دبا بیٹھا ان پر ظالمانہ حکم چلا رہا ہے۔ ایسے کو جس کا اصل کوئی ثبوت ہی نہیں آریہ نے زبردستی مان رکھا ہے۔ جب روح و مادہ بے کسی کے بنائے آپ ہی ازل سے موجود ہیں تو کیا آپ ہی اپنا میل نہیں کر سکتے تو جو نون کے بننے میں بھی اُس کے وجود پر دلیل نہیں رہا جو نون کا بدلنا وہ کرم کے ہاتھ سے ایشور کی کیا حاجت اور اُس کے ہونے پر کیا دلیل، ایسے کو جو تان رکھتا ہے اور وہ اس کی جان کی حفاظت کرتی ہے تو باپ بھی ضرور چمکا کہ خود آریہ ولادتِ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہتے ہیں کہ بے باپ ولادتِ نزا مضحکہ ہے، جب ایشور کے ہوتے ہوئے بے باپ ولادت نہیں ہو سکتی تو جب ایشور بھی نہ تھے اُن کی ماما آپ سے آپ کیسے گر بھر کر لاتی۔ اور خاکی انڈا جو بھی تو گندا۔ ایسے کو جو بستر پر بیمار پڑا اور اپنی ماں کو دوا کے لئے پکار رہا ہے وہ یہ کہتے اور اس کا تنگ حالی دیکھ کر سخت رڑھتے اور سر جھکاتے ہیں ایسے کو جس سے زیادہ علم و عقل والے موجود ہیں یہ اپنی بیماری میں جن کی دوا ہائی دینا اور چیخ رہا ہے کہ اوسے سیکڑوں ملج کے قتل و غم والو! تمہاری ہزاروں بوٹیاں ہیں اُن سے میرے شریکِ نزول کو دے آسے آتاں جان! تو بھی ایسا ہی کر، ایسے کو جو گونگا ہے اصل بول نہیں سکتا (اور یہ دوا کے لئے دوا ہائی تھائی کون مچا رہا تھا) بات تو یوں نہیں کرتا کہ انسان کی مشابہت نہ پیدا ہو مگر وہ اتارنے کے لئے رشتہ کیوں کو جینڈا ہے کہ طرح بجاتا اور کٹھ پتلیوں کی مانند بچاتا ہے فضیلتِ انسانی میں مشابہت گوارا نہ ہوئی اور بجائے بچانے کے رذیل

عالم دیکھو یہودیہ ۱۱

عالم یہودیہ ادھیاء ۱۲۰

عالم یہودیہ میں آنے کی بات نہیں کہ بوٹی بواؤ معروف اور ان کے پاس ہو ایشور جی کے پاس نہ ہو، دیکھنا کہیں یہ بوٹی بواؤ مجھول تو نہیں یہ ضرور ایشور جی کے یہاں کہاں کہ ان کے ہوم کرنے والے ماس سے بہت برا ملتے ہیں عجیب نہیں کہ بیماری میں طاقت آنے کے لئے مسلمانوں سے گوشت کی بوٹیاں مانگتے ہوں "عجب العقاب" تصنیف مولوی نواب مرزا صاحب قادری برکاتی رضوی۔

غلام ہر کس بعثت و ہمت دوست  
( ہر شخص کی عذر اس کی ہمت بھر پوری ہے۔ ت )

اس بچے نے اپنے میں جو کچھ رشعیوں کے سر ہونے وہ اس کی الہامی کتاب دید ہے، ایسے کو جس نے بزرگ جیسی بی حیائی کو ذریعہ نجات کیا ہے ایسے کو جس کے ہزار سر ہیں دھڑکنے سے سانپ سے پانسو حصے سوا ہزار، تنکے ہیں ہر سر میں ایک ہر منہ سے کانا، یا بعض جہوں میں کئی کئی باقی چروں سے اندھا ہزار پاؤں ہیں کنکھورا تو نہیں جسے ہزار پاؤں کہتے ہیں۔ ایسے کو جو زمین پر ہر جگہ ہے انا سیدھا۔ نشت کی کلا کو بھی مات کیا اور کلا و تو رک انسان سے مشابہت نہ ہو چم بگر یا خانہ بھی ہے سیدھا ہوتا تو پاؤں ہی بھرتے انا بھی ہے تو سر بھی سنسان تب بھی دس انگلی کے خاصے پر ہر آدمی کے آگے جینا ہے تو ہر جگہ کب جو پھر دہ آدمی آگے سامنے دس انگلی کے خاصے سے ہوں تو ان میں ہر ایک ایشور کا جگہ میں شریک ہو اور دہ آدمی کے خاصے پر ہوں تو ایشور آٹھ آٹھ انگلی ہر ایک کے پیٹ میں گنسا ٹھہرا۔ ایسے کہ جو سر ہر ایک سے ہر چیز میں ملول کے ہوتے ہے ہر دہ کی فرج ہر شخص کی مقصد ہر دہ کی ڈھیری میں نہاست کا کڑا بھی انا گننا دنا تو نہیں ہوتا پھر یہ سب جگہ رہا ہو ایک ہی ایشور ہے یا ہر جگہ نیا، بر تقدیر دوم ایشوروں کی مختلف ترقی و تہذیب کے شہر سے زمین و آسمان پر ہر دہ کی اسی پر توحید کا دم بھرتے ہیں۔ بر تقدیر اولی ایشور کے سنگوں میں سنگوں میں گڑے ہوئے کہ دہ سے دہ سے ہر جگہ میں اس کا نیا ٹکڑا ہے تو ایشور ہر جگہ ہوا اور ہر جگہ محتاج ہے کہ مت تک اس کے سب اجڑا کٹے نہ ہوں میں ہر سنگا، تو ایشور محتاج ہو۔ پھر جب ہر جگہ رہا ہو اسے فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے ہوتا مادہ اور نقصان میں ہوتا چل کر اس کے بدن تک گیا اس میں بھی ایشور تھا یا نہیں۔ ذکر کر چکا وہ سب جگہ ہے اور جب یہاں بھی تھا تو ہوتا آتے ہوئے دیکھ کر مت گیا یا ہوتا اس کے اندر ہوتا ہو اگر گیا ہٹ تو سکتا نہیں ورنہ ہر جگہ رہا یہ جگہ خالی ہو جائے گی ضرور ہوتا اسی میں ہر جگہ راجب ایشور کے ہوتے سے پٹ گیا۔ پھر اس شخص کے جس حصہ میں پر جوتا پڑا وہاں بھی ایشور تھا یا نہیں نہ کیسے ہو گا ورنہ ہر جگہ نہ رہے گا اور مس دہاں بھی تھا تو اب بتاؤ کہ یہ جو تاکس پر پڑا، لاش ز انا ہوتا تو پاؤں پر گتا، سیدھا بھی ہے تو سر پر پڑا، یہ ہیں آریہ اور اُن کا ایشور، کیا انھوں نے خدا کو ہاما، حاش نہ سب سخت سب العرش عتہ یصفون ۵

ملے یہاں سے اُن الفاظ تک کہ ہر آدمی کے آگے بیشاب جس جس عبارت پر غلط ہے یہ مضمون یکروید اوجا  
۳۱ منز اول کا ہے۔ ۳۔

(۳) مجوس کے جھوٹے خدا ایسے کو خدا کہتے ہیں جس کے برابر کی چوٹ کا دوسرا خالق شیطان ہے،

پھر بعض کے نزدیک تو شیطان اُس کا مخلوق ہی نہیں اُس کی طرح واجب الوجود ہے خود بخود موجود ہے جب تو شیطان اُس کا بصر ہر ناظر اور جن کے نزدیک وہ بھی اسی سے پیدا ہوا وہ اور تخت العزیز ہے یزدان سے کوئی جزئی شرف تو اس نے نہ بن سکا کہ وہ خیر محض ہے اُس سے شر کیونکر پیدا ہو، مگر اہرمین کی ہر شر کی جز اور کل شر ہے اس سے پیدا ہو گیا اور جب سب شر اہرمین سے پیدا ہیں اور اہرمین یزدان سے تو جملہ شرور کا شیکایزدان ہی کے ماتھے رہا، ایسے کو جسے جیسے شمسائے ایک دن فکر ہوئی کہ اگر کوئی میرا مخالف ہو تو کیسا ہو اس خیال غاصد سے ایک دُشمن اٹھا جو شیطان بنا اور اس نے قوت پکڑی یہاں تک کہ لشکر جوڑ کر یزدان کے مقابل ہوا، مجوس کا یزدان اُس کے مقابل کی تاب نہ نہا کر بھاگا اور جنت میں قلعہ بند ہوا، اہرمین تین ہزار برس جنت کا محاصرہ کئے رہا، یزدان اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکا، آخر فرشتوں نے بیج بچاؤ کر کے تصفیہ کر دیا کہ سات ہزار برس دنیا میں شیطان سلطنت کرے پھر ملک یزدان کو سونپ دئے، مجوس کا یزدان طول محارہ سے عاجز آچکا تھا جبراً و قہراً قبول کیا اور اب اس سے دعا غصوں کی کہ وہ دُسا کی سلطنت سے معزول، ایسے کو جس نے جیٹے کے لئے ماں باپ کے لئے جیٹی جیسی سیمیاں حلال کی ہیں، کیا اہرمین نے خدا کو جانا ناشور، صفحہ ۵۲۵ العرش عطا یصفون ج

(۴) یہود کے جھوٹے خدا یہود ایسے کو خدا کہتے ہیں جو آسمان و زمین بنا کر اتنا نمکا کہ عرش پر جا کر پاؤں پر پاؤں رکھ کر پست لیٹ گیا، ایسے کو جو اُن میں بعض

کے نزدیک عزیز کا ماں ہے، ایسے کو جو ایک حکم دے کہ اس کا پاس ہو جاتا ہے زمانہ و مصالح کتنے ہی بدلیں اس کے بدلے دوسرا حکم نہیں بھیج سکتا و ہذا نسخ کے منکر ہیں اور شریعت تو ساری کو ابدی کہتے اور اس میں کذب کا فقر اپنے محبوب کے ہر دھرتے ہیں ایسے کو جس نے آپ ہی قوم نور پر طعان بھیجا پھر اسی میں حرکت پر ایسا نادم ہوا اتنا روایا کہ آنکھیں دکھ آئیں نسخ تو پچھتا نا مشہور حال حالانکہ اُسے پچھانے سے کوئی حلق نہیں رات کو دن کرتا ہے پھر دن کو رات کر دیتا ہے، کوئی بخون ہی اسے پچھتا نا کہے گا تب احکام کو غیب میں یہ ہے احکام تشریعیہ میں کون مانع ہے، وغیرہ تو پچھتانے کے خوف سے نہ بدل سکے مگر آدم کو بنا کر پچھتایا اور طوفان بھیج کر تو پچھتانے کا وہ طوفان آیا جس نے بڑا ڈاکڑ انھوں کا یہ دن کر دکھایا، ایسے کو جس نے یہودی کے لئے اسکی سگی بہن حلال کی اور توراۃ میں سگی حرمت غلط لکھ دی اس نے کثرت آدم میں یقیناً حلت تھی اب حرام کرے تو دوسری حکم سے پچھتا نا ٹھہرے ایسے کو جس نے غفلت و غیبت علیہا السلام کی عاقبت کی راہ لگا کر میں اکیلے اولاد کبھی کو برکت دی اور تمام خیر و خوبی اُن میں رکھی عنقریب تمام اُمتوں پر انھیں غالب کروں گا اور اُن میں اُنھیں میں سے اپنا رسول پہنے کلام کے ساتھ بھیجوں گا، پھر کیا کچھ نہیں بلکہ ان کا عکس کیا جیسا یہود کہتے ہیں، ایسے کو کہ نہ تورات اُس کی کتاب

نہ مونی سے اُس کا کلام یہ سارے کرشمے ایک فرشتے کے ہیں۔ کیا انہوں نے خدا کو جاننا، عاشق شدہ سبحان رب  
العرش عطا یصفون ۵

(۵) نصاریٰ کے جھوٹے خدا نصاریٰ ایسے کو خدا کہتے ہیں جو مسیح کا باپ ہے اور مرزا یہ کہ اُس کے بھائیوں کا بھی باپ ہے۔ اُس کے شاگردوں کا باپ ہے، اُس کے چھوٹے جند کا باپ ہے، ہر عیسائی کا باپ ہے، پھر ہر مسلح کا باپ ہے، خود آدمیوں کے باپ آدم کا باپ ہے، قہر بشر کا باپ ہے یہاں تک کہ حکم ہے کہ زمین پر کسی کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے، یہ کچھ تو بات پودھ پھل ہوئی ہے اور پھر اکیلا مسیح اُس کا اکلوتا، ایسے کو جو اپنے اکلوتے کو سولی سے نہ بچا سکا، ایسے کو کہ جب اس کا بیگناہ اکلوتا یہاں کی مصیبت جھیل کر پاں پاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے بارے سے دم گوا کر باپ کے پاس گیا اُس نے اکلوتے کی یہ عزت کی اُس کی مظلومی و بیگناہی کی یہ داد دی کہ اُسے دوزخ میں جھونک دیا اور وہی کے بدلے اسے تین دن جہنم میں بھڑنا، ایسے کو تھروٹی اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤں دھوا کر درخت کے نیچے آرام کرتا ہے درخت اونچا اور وہ نیچا ہے ایسے کو جو فقط زندہ دل کا خدا ہے مردوں کا نہیں جو جہنم جاتے ہیں اُس کی حدائی سے نکلے جاتے ہیں ایسے کو جو اپنے ایک بندے سے رات کو بتا دے کہ کشتی بڑا اور اُسے گزار دے۔ تب دیکھ کہ میں اس پر غالب نہیں آتا، اُس کے پاؤں کی نس چرٹا کر کڑو کیا، ایسے کو جس کا بیٹا اُسے جلال بخشا ہے، آبروؤں کے ایشور کی تواریاں اس کی جان کی حفاظت کرتی تھی عیسائیوں کے خدا کا بیٹا اُسے عزت بخشا ہے کیوں نہ ہو سہوت ایسے ہی ہوتے ہیں اُس پر پھر اسے بے غلط جہنم میں جھونکا کیسی محسن کشی نا انصافی ہے۔ ایسے کو جو یحیٰنا دغا باز ہے پختا تا بھی ہے

علاء انجیل یوحنا باب ۲۰ درس ۱۷

علاء انجیل متی باب ۵ درس ۳۵ و ۳۸ و باب ۹ درس ۲ و ۴ و ۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و باب ۲۳ درس ۱۱

و انجیل لوقا باب ۱۱ درس ۲ و باب ۱۲ درس ۳۰

علاء پولس کا خط کلیموں کو باب ۳ درس ۲۶

علاء انجیل لوقا باب ۳ درس ۳۸

علاء مسئلہ کفارہ ۱۲

علاء انجیل متی باب ۲۶ درس ۳۲

علاء انجیل یوحنا باب ۱۷ درس ۱۱

علاء کتاب یرمیاہ نبی باب ۴ درس ۱۹

علاء کتاب یرمیاہ باب ۱۷

تھک جاتا بھی ہے، ایسے کو جس کی دو جہروں میں ہیں دونوں چلی زنا کار حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمانی فاحشہ کی خرچ کمال متدلس پاک کمانی ہے، ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر خضاری کے دھرم میں حد درجے کی ناپاک غلامانہ وحشیانہ حرکت کی، لہذا پھر خالی کام خدمت ہی کے لئے نہیں بلکہ مونی کو حکم ناپاک مخفیوں کی عورتیں پر کر حرم بناؤ ان سے ہم بستری کرو، ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے اُس سے راستبازی نہیں آتی اُسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں جو اس کی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے بلکہ اس کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا بندوں سے اس کا التزام مانگتا اُس کے ترک پر عذاب کرتا ہے، ایسے کو جو اتنا جاہل کہ ہدایت سیدھا سا حساب نہ کر سکا بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بنایا گیا، ایسے کو جو اتنا بھگڑا کہ اپنے اکلوتے کے باپوں کی صحیح گفتی نہ گن سکا کہیں داد و دھکما اس کے ستائش باپ کہیں پتھر بڑھا کر ہالیں باپ وغیرہ وغیرہ غرائز ملعونہ، کیا انہوں نے خدا کو جانا۔ حاشا نہ صیغہ سب اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام ۵

(۶) نیچر لوں کے جھوٹے خدا خلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نیچر بھی اتنا جو نیچر کی کجی میں آئے جو اس کی ناقص عقل سے دور ہے مجرہ ہو یا قدرت سبحانہ ہو اسے، ایسے کو جس نے (حاکم بدین ملعونان) جھوٹا دین اسلام جیسا کہ اس میں باندی غلام مول کیا (اگرچہ پر نیچر کے ایک ابتدائی میں) اور وہ دین جس

علاقہ کتاب حزقیل نبی باب ۲۲ درس ۱ تا ۲۳ علاقہ کتاب یسعیاہ نبی باب ۲۳ درس ۱۸  
علاقہ خروفا باب ۱۲ درس ۱۰ تا ۹ و پیدائش باب ۱۶ درس ۱ تا ۹ وغیرہ۔  
علاقہ استثناء باب ۲ درس ۲ و باب ۲۱ درس ۱۰ علاقہ پارس کا خط کلیتوں کو باب ۳ درس ۱۱۔  
علاقہ ایضاً درس ۱۲ علاقہ ایضاً درس ۱۰ و ۱۳  
علاقہ ایضاً درس ۱۳ علاقہ انجیل متی باب ۲۲ درس ۲۳  
علاقہ کتاب یسعیاہ باب ۹ درس ۱۲ تا ۱۹ علاقہ تواریک کی دوسری کتاب باب ۲۲ درس ۲۰ تا ۲۱  
علاقہ انجیل لوقا درس ۲۲ تا ۳۱ مع انجیل متی درس ۹ تا ۱۰۔

علاقہ رسالہ سید احمد خاں پر نیچر ابطال غلامی صفحہ ۳ ایسی حالت صانع کی مرضی نہیں ہو سکتی صاف عیاں ہے کہ غلامی اس قدر مطلق کی مرضی اور قانون قدرت دونوں کے برخلاف ہے صفحہ ۲۰ غلامی خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہو سکتی کیا پاک پروردگار ہی ناپاک چسپتر کو انسان کے حق میں جائز کرتا اصل غلام اور غلیٹ نا انصافی ہے (باقی اگلے صفحہ پر)





چھوڑا بڑا اول سے آج تک اُن ناپاکیوں پر اجماع کئے ہوئے ہے تیرالام کا خطاب دیتا اور اپنے چپے ہوتے بندے کہتا ہے۔ ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ روشن آئین بھجوتا ہوں تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانا چاہتا ہوں اور کیا یہ کہ جو کئی کہہ کر فی کئی تھیل داستان پسلیاں چھیتاں فقط کچھ مراد کچھ جو لغت عرفا کسی طرح اس کا معہوم نہ ہو۔ فرشتے، آسمان، جن، شیطان، بہشت، دوزخ، حشر، اجساد، معراج، معجزات سب باتیں بتائیں اور بتائیں بھی کیسی ایمانیات ٹھہرائیں اور میں میں یہ کہ درحقیقت یہ کچھ نہیں جو میں طوطا مینا کی سی کہانیاں کہہ سکتا ہوں وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ کیا انھوں نے خدا کو جانا۔ حاشا نہ صبحن رب العرش عتیا یصفون ۵

(۷) چکرالوی کے جھوٹے خدا  
چکرالوی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کے رسول کی قدر ایک ڈاکے سے زیادہ نہیں جس نے اپنے نبی کا اتباع کچھ نہ رکھا ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ میری کتاب میں ہر شئی کا روشنی بیان ہے ہر چیز کی پوری تفصیل ہے ہم نے اس میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی اور حالت یہ کہ نماز فرض کی اور یہ بھی نہ بتایا کہ کتنے وقت کی۔ یہ بھی نہ بتایا کہ ہر وقت میں کتنے رکعتیں، یہ بھی نہ بتایا کہ اس کے پڑھے کی ترکیب کیا ہے اس کے ارکان کیا ہیں، اگر کوئی جو قیام قرآن اس کے رسالت بھی بائیں اگر پرس سے کہیں اس کا اظہار نہ کیا تو ان میں آگے کیا ہو چیمے کیا اس کے مفادات کیا کیا ہیں کیونکر جاتی ہے کیونکر ہوتی ہے سب سے بڑا عنصر ایمان اس میں تو یہ قول محل بے سود بیان جس سے کچھ پتا ہی نہ چلے اور دعوے وہ ہے کہ جملہ اشیاء کا روشنی بیان، مزہ یہ کہ متواتر ت کی جرد کاٹ دی کہ سوا میری کتاب کے کچھ حجت نہیں، اپنی کتاب کیا وہ خود ہمارے ہاتھ میں دے گیا یہ بھی تو ہم کو تواتر ہی سے ملی جب تواتر حجت نہیں یہ بھی حجت نہیں عرض ایمان اس مذم سب برباد و ناکام وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا اس نے خدا کو جانا۔ حاشا نہ صبحن رب العرش عتیا یصفون ۵

(۸) قادیانی کے جھوٹے خدا  
ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کیا اُن سے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلاائیں جس نے ایسے کو ایک عظیم الشان رسول بنا یا جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں بلکہ اس کی نفی نبوت پر دلائل قائم ہو (خاک پر بن ملعونان) ولد الزنا چھتا جس کی تین داویاں نمایاں زمانا کر سبیاں تھیں۔ ایسے کو جس نے ایک بڑھئی کے

علیہ ازالم ص ۶۲۹

علیہ رسالہ کشتی نوح ص ۱۶ مع نوٹ۔

علیہ ضمیر انجام اکتم ص ۷

جینے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بھی باپ کے بنایا اور اس پر یہ فرق کی جھوٹی ڈینگ ساری کر یہ جاری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔ ایسے کو جس نے ایک بد چلن عیاش کو اپنا نبی کیا جس نے ایک یہودی فقیر کو اپنا رسول کر کے بھیجا جس کے پیٹے ہی فقیر نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ ایسے کو جو آگے ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے وہ جس نے ایک شہیدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات قابلِ فخرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیاتِ حیات بتایا، ایسے کو جس کی آیاتِ حیات لحدِ لعب میں باتنی بے اصل کہ عام لوگ ویسے عجائب کر لیتے تھے اور اب بھی کر دیتے ہیں بلکہ آج کل کے کرشمے اُن سے زیادہ بے لگ ہیں اہل کمال کو ایسی باتوں سے پر ہیز رہا ہے۔ ایسے کو جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا مگر اپنی جھوٹ فریب قسطنطنیہ کی چاروں سے اُس کے ساتھ بھی نہ جو کا اُس سے کہہ دیا کہ تیری جود کے اس عمل سے میرا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے بروزی بیمارہ اس کے دھوکے میں آکر اُسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا ہے تو یوں ملک بھر میں غیور بننے کی ذلت و رسوائی اودھنے کے لئے یہ جُمل دیا اور جھٹ پٹ میں الٹی کل پھرادی بیٹی بنادی بروزی بیمارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا غشتر ردا ابکی یہ مسخ فہمی کی کہ بیٹا دسے کہ امید لائی اور ڈھائی برس کے بچے کی کا دم نکال دیا نہ بیویوں کا چاند بننے دیا نہ بادشاہوں کو اُس کے کپڑوں سے برکت لینے دی، غرض کہ اپنے جیسے بروزی کا جونا کذاب بننا خوب، چہ لاہد اس پر مزہ یہ کہ غرض پر بیٹھا اُس کی تعریفیں گار رہا ہے، اس پر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بے حیائی کی ذلت و رسوائی تمام ملک میں طشت از ہام ہونے کے لئے اُسے یوں چاؤ دلا دیا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی احمدی کا پیام دے بروزی بیمارہ کے منہ میں پانی بھر آیا پیام پر پیام لاپچر لاپچر دھکیل دھکیل آدھر احمدی کے دل میں ڈال دیا کہ ہرگز نہ پسچا، یوں لڑائی ٹھنوا کر اپنے امدادی وعدوں سے بروزی کی امید دار بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ اسس کا

عَلَمٌ ضَمِيمٌ مَذْكُورٌ مَسْفُورٌ

عَلَمٌ مَوَاسِبُ الرَّمْنِ مَسْفُورٌ ۷۲

عَلَمٌ دَاخِعٌ اَبْلَا مَسْفُورٌ ۱۵

عَلَمٌ اَيْضًا جَبَّارَتٌ مَذْكُورٌ

عَلَمٌ اِذَا لَمْ اَخِرْ مَسْفُورٌ اِذَا تَا اَخِرْ مَسْفُورٌ ۱۶۲

عَلَمٌ دَاخِعٌ اَبْلَا مَسْفُورٌ ۲ مَسْفُورٌ ۹ وَخَيْرٌ

عَلَمٌ اَجْمَازِ اَحْمَدِي مَسْفُورٌ ۶۹

نکاح کر دے گا تو وحانی برس میں وہ مرے گا اور تین برس میں وہ شوہر یا یا عکس بر روزی جی تو ہمیشہ اُس کی چالوں میں آجالتے تھے اسے بھی چھاپ بیٹھے یہاں تک تو وہی جھوٹی پیشین گوئیاں رہیں جو سدا کی تھیں۔ ایسا اُس قادیانی کے ساختہ خدا کو ہر شرارت سوجھی جھٹ بروزی کو وہی چھٹاویں کہ نہ دیکھا تھا محمدی ستہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جاسکتی ہے کون بل دے کہ بروزی کے منہ سے اُسے اپنی مشکوٰۃ چھپوادیہ تاکہ وہ مدبھ کی ذلت پر ایک چار بھی گوارا نہ کرے کہ اُس کی جورو اور اُس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں گیر مرنے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا ہو، اور رات دن نیا تک بھار سے کی نفیست و خورای و بے عزتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو اور تو عابد و معبود کی یہ وحی بازی ہوئی اور سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے والی نہ معبود کی بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے کر باؤہ بانچتا بنا ڈھانچتی تھی برس پر موت دینے کا وعدہ تھا وہ بھی جھوٹا گیا اُسے بروزی جی زمین کے نیچے چل پے وغیرہ وغیرہ غرافات ملعونہ یہ ہے قادیانی اور اُس کا ساختہ خدا کیا وہ خدا کو جانتا تھا یا اب اس کے پتہ جانتے ہیں حاش! اللہ سبحان رب العرش عما یصفون ○

(۹) رافضیوں کے جھوٹے خدا ایسے کو خدا کہتا ہے جو حکم کر کے پھٹتا ہے جو مصیبت سے جا مل رہا ہو کہ ایک حکم رہتا ہے سب مصیبت کا علم آیا اُسے بدل دیتا ہے۔

اس سے تو یہودی خدا غنیمت تھا کہ پچانے کے عیب سے بچنے کو منع نہ کر سکا، ایسے کو جو عیب کا جھوٹا یا بندوں سے عاجز ہے کہ اپنا کلام اتار اور اُس کی مخالفت کا ذرا نہ بنا کر عشاق فنی وغیرہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اہلسنت نے اُس کی آیتیں الٹ پٹ کر دیں سہ تو ان کی سورتیں کتر لیں اور وہ یا تو وعدہ خلافی سے چپکا دیں کیا اور کچھ نہ کہا یا لکھائے والوں کے آگے کچھ نہ چل سکی ذمہ سادھ گیا، ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ میں یہ دین سب پر غالب کرتا ہوں اور کیا یہ کہ خود ہی اُسے ملیا میٹ کر دیا اپنی کتاب ہی کا آپ ہی قتل پیرا ز رکھا غاصقوں کی روایت ہے تحقیق ماننے سے منع کیا اور اپنی کتاب کی روایت کا سلسلہ (خاک ہر میں ملعونان) کافروں سے رکھا اور کافر بھی وہ جن کا ایک گروہ ایک جہا غیانت میں طاق اور عداوت الطبیعت میں تکلیف و اخفا سے کلمات پر سب کا اتفاق، کیا معلوم کہ انھوں نے کتنا بدلا، کیا کچھ چھپایا، آیتوں کی ترتیب بدل کر کہاں کا حکم کہاں لگایا، ایسے کو جو بندوں سے عاجز تو ہے وہ بندے سے نیکی چاہے اور بندہ بدی چاہے تو بندہ ہی کا چاہا ہوتا ہے اُس کی ایک ہیں ملتی، ایسے کو کہ ہر چار بر کافر ہر شاہر سوزر خالقیت میں اُس کا شریک ہے وہ ایمان گھڑتا ہے یہ اپنی

قدرت سے اپنے افعال اور پھر اس پر یہ دعویٰ کہ میرے سوا کوئی خالق۔ ایسے کو جس نے بہتیرا چاہا کہ میرے نائب کے بعد میرا شیر مسند پر بیٹھے مگر امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہ چلے دی، آیت اتاری وہ کترلی اور سب نے اُس کے کترنے پر اتفاق کیا آج تک ویسی ہی کتری ہوئی چلی آتی ہے اُس کے رسوں نے تمام صحابہ کے مجمع میں اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا یا اور علامہ ہمدانی و سیحہ بنایا مگر رسول کی آنکھیں بند ہوتے ہی باتفاق تمام صحابہ نے وہ طرہ و بیان پاؤں کے نیچے تل ڈالا اور غصی کر کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسند نشین کر دیا اور شیر منہ دیکھا رہ گیا نہ اُس کی چلی نہ رافضی صاحبوں کے ساختہ خدا کی۔ ایسوں کے ہاتھ میں قرآن رکھا اچھا مخالفت کا وعدہ بنایا۔ ایسا ہے اعتبار قرآن شائع کیا اچھا دین کو غلبہ دیا اپنے نبی کی صحبت اور اُس کے دین کی روایت کو چھانٹ چھانٹ کر ایسے چنے لطف و عدل و اصل کا واجب خوب ادا کیا۔

ایسے کو جس کا شیر اور شیر بھی کیسا غالب شیر ہمیشہ دشمن کا مطیع و فرمانبردار ہوا (خاک بدین ملعونان) کافروں کے پیچھے نماز پڑھا کید کافروں کے جھنڈے کے نیچے لڑا کیا، بُردی سے دور ویر و منافق ہو کر دشمنوں کی بڑی بڑی تعریفیں گاتا رہا، اہلبیت رسالت پر کرتے کرتے گھنٹے گھنٹے ظلم دیکھتا اور ڈر کے مار سے دم نہ مارتا، بلکہ اپنی مدد و ستائش سے اور مدد کرتا، ان تک ہر کا ذرا اُنس کی سکی میں نہیں کرے گئے اور بی بی بنایا اور وہ تیموری پر میل نہ لایا، ویسا ہی اُن کا خادم و بھم بنارہا، اور وہ لیا سے ما بھی دھرم میں رسول ہی کو یہ توفیق تھی کہ بیٹیاں لے تو کافروں منافقوں سے اور بیٹیاں دے تو کافروں منافقوں کو، اور اپنا پیار و انیس و وزیر و جیس بنائے تو کافروں منافقوں کو، اور وہ بھی کیا کرے روافض کا خدا ہی اُن ظالموں کافروں کے بڑے بڑے مناقب اپنے کلام میں گاتا رہا، جسے فاکہ کے مجمع میں مقبول و فقط چار چھ باقی سب دشمن اور وہ اُس بھری جماعت میں بلا تعین عام صیغوں سے عام وصفوں سے جہاں سیرین و انصار و صحابہ کہہ کر تعریفیں کرتا بندوں کو دھوکے دیتا وہ توک بات نہ کہنی تھی نہ کہہ سکا، ایسے کو جس نے اُن موجود حاضرین میں اپنے نیک بندوں کو مخاطب کہہ کے وعدہ دیا کہ ضرور ضرور تمہیں اس زمین کی خلافت دوں گا اور تمہارا دین تمہارے لئے بھادوں گا اور تمہارا خوف امن سے بدل دوں گا کاش وہ کسی کے لئے ان میں سے کچھ نہ کرتا تو نرا وعدہ خلاف ہی رہتا۔ نہیں اُس نے کی اور اُلٹی کی اپنے نیک بندوں کے بدلے (خاک بدین ملعونان) کافروں کو زمین عرب کی خلافت دی اور اُن جیس کا دیں خوب بھادیا اور انھیں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ یہ ہے

عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَا أَنزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ إِنَّ عَلَيَاؤِي الْمَوْمِنِينَ قُرْآنٌ عَظِيمٌ مِمَّنْ تَنَزَّلُ عَلَيْهِ زِيَادَةٌ  
ملنے ہیں اور یہ کہ صحابہ نے اسے گھٹا دیا ۱۲۔

چارچھ نیک بندے بے بس بچا رہے ترساں ہر اسان خوف کے مارے انھوں نے ان کی خدمت نگاری قربان داری کرتے دن گزارے جس نے روکشی کر دیا کہ کافر ہی اُس کے نیک بندے ہیں تو عدہ خلاف دعا بازنی کا چھانے والا باطل کا چھکانے والا بندوں کو دھوکے دے کر انہی بھانسنے والا سب کچھ ہوا، ایسے کو جو خود غنی نہیں بلکہ اُس پر واجب ہے کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے اور مزہ یہ کہ اس پر واجب تھا بندوں کے حق میں بہتر کرنا یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ ان کی ہدایت کو جو کتاب تری ظالموں کے پنجے میں رکھی جائے کہ وہ اسے کتریں بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں چھپا دی جائے جس کی وہ ہوانہ پائیں یہ بندوں کے حق میں اصل تھا کہ اعدا غائب محبوب مغلوب، باطل غالب حق مغلوب، اچھا واجب اور کیا خیرہ وغیرہ غرافات طلوع نہ یہ سبہ رافضیوں کا خدہ کیا خدا ایسا جو تاسہ تعالیٰ اللہ کیادہ خدا کو جانتے ہیں، حاشا للہ سبحان رب العرش عما یصفون ۵

(۱۰) وہابیوں کے جھوٹے خدا وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقہ کے قبیل ہے اور مسدیک کفر کے ساتھ گننے کے قابل ہے جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے، ایسے کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں نہ اُس کی کتاب قابل استناد، نہ اُس کا میں لائق اعتماد، ایسے کو جس میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیت بنی رکھے کو خدا جیسی بننے سے بچا ہے چاہے تو ہر کنگہ میں آلودہ ہو جائے، ایسے کو جس کا علم حاصل کئے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو باطل ہے، ایسے کو جس کا بہکنا، بھونا، سونا، ادھکنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، بھرننا، نٹ کی طرح کلا کھینا، طور توں سے جاج کرنا، لوطیت جیسی خبیث بھائی کا ترکیب ہونا حتیٰ کہ محنت کی طرح خود مغول خنا، کوئی خواہش کوئی فضیلت اُس کی شان

عقلم ایضاح الحق اسمعیل دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۹۷ھ دہلی مع ترجمہ صفحہ ۳۶ و ۳۵۔

عقلم دیکھو سبھی السبوح تنزیہ دوم دلیل دوم۔

عقلم رسالہ یکر روزی اسمعیل دہلوی ص ۱۴۵۔

عقلم تقریر الایمان اسمعیل دہلوی مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۲ھ ص ۲۰۔

عقلم دیکھو یکر روزی ص ۱۴۵ مع کوکبہ شہابہ ۱۵۱ و سبھی السبوح طبع بار سوم ص ۶۴ تا ۶۷ و دامن باغ سبھی السبوح

ص ۱۵۴ تا ۱۵۶ و پیکان جاغداد ص ۱۶۱ وغیرہ۔

عقلم یکر روزی مردود مع مذکورہ مردود۔

35

35

کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا مٹہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی دونوں علاقوں بالفضل رکھتا ہے  
 صمد نہیں جوف دار کبگل ہے سبوح قدوس نہیں غنٹی مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے  
 اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے ڈبو بھی سکتا ہے نہر کھا کر یا اپنا گل کھونٹ کر بندوق مار کر خود کشی بھی  
 کر سکتا ہے اُس کے ماں باپ ہو رو میا شیب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے رڑ کی طرح پھینکا  
 سمٹتا ہے برہا کی طرح چمکٹتا ہے، ایسے کجس کا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے  
 بچتا ہے کہ کہیں وہ نیچے جھوٹا نہ سمجھ لیں بندوں سے پراچھا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے، ایسے کجس کی  
 خبر کچھ ہے اور علم کچھ، خبر سچی ہے تو علم جھوٹا، علم سچا ہے تو خبر جھوٹی، ایسے کو جو سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے  
 فوب غیرت ہے، معاف کرنا چاہے تو جیل ڈھونڈھتا ہے، خلق کی آڑ لیتا ہے، ایسے کجس کی حسدائی کی  
 اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک پڑ کے پتے لگن دے اُس کا شریک ہو جائے جس نے اپنا سب سے بڑا کر

علہ دیکھو مضمون محمد حسن دیوبندی مطبوعہ پرچہ نظام الملک ۲۵ اگست ۱۹۹۹ء مع رسالہ ایضاً الجبار علی  
 جہالتہ الجباریہ و پیکان جا نگہ از وغیرہ۔

علہ یکر دزی مردود مع مذکورہ ۱۱۔

علہ ایضاً یکر دزی و مضمون محمد حسن دیوبندی مع سخن السبوح صفحہ ۴۷ و ۴۸ و ۶۹ و دامان باغ صفحہ ۱۵۸  
 وغیرہ اور جو رو بیٹے کا امکان ایک دیوبندی اپنے رسالہ اولہ و ایضہ صفحہ ۱۴۲ میں صراحتاً بیان کیا دیکھو پیکان  
 جا نگہ از صفحہ ۱۷۶۔

علہ یکر دزی و مضمون محمد حسن دیوبندی مع دامان باغ سخن السبوح ص ۱۵۷۔

علہ یکر دزی و محمد حسن مع پیکان جا نگہ از ص ۱۷۵۔

علہ یکر دزی و محمد حسن مع پیکان جا نگہ از ۱۷۶۔

علہ یکر دزی مع سخن السبوح ص ۸۳۔

علہ ایضاً ص ۸۲۔

علہ رسالہ تقدیس دیوبندی ص ۳۶۔

علہ یہاں سے شروع بیان دیوبندیوں تک سب اقوال تقویۃ الایمان اسمعیل دہوی کے ہیں  
 جو بار بار دیکھا کر رد کر دئے گئے ۱۲

مقرب الیہوں کو بنایا جو اس کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو چورہوں چاروں سے لائق تمثیل ہیں، ایسے کو جس نے اپنے کلام میں خود شرک بولے اور بجا بجا بندوں کو شرک کا حکم دیا۔ قرآن عظیم تو فرماتا ہے اغضہم اللہ ورسولہ من فضلہ انھیں اللہ ورسول نے اپنے فضل سے دو ٹوٹ کر دیا اور مسلمانوں کو اس سے کینے کی ترغیب دے کہ حبیبنا اللہ ینویننا اللہ من فضلہ ورسولہ ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتے ہیں اللہ ورسول ہمیں اپنے فضل سے۔ اور وہاں یہ کہ خدا اسمعیل وہوئی کے کان میں پھونک جائے کہ ایسا کہنے والا مشرک ہے قرآن عظیم تو ہر گز ایسے کو بیٹا دینے والا فرماتے کہ انھوں نے حضرت مریم سے کہا، انما انا رسول ربکم لاھب لک عذرا نکثنا میں تو تیرے رب کا رسول ہوں اس لئے کہ میں تجھے مستحکم بنیادوں۔ یعنی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ رسول بخش ہیں اور وہاں یہ کہ خدا ان کے کان میں ڈال جائے کہ رسول بخش کتنا شرک ہے۔ قرآن عظیم تو اس گستاخ پر جس نے کہا تھا رسولی غیب کیا جانتے حکم کفر فرماتے کہ،

لا تعذر رواقہ کفر تہ بعد ایسا نہ کہ یہ۔ ہمارے نہ بناؤ تم کافر ہر چکے اپنے ایمان کے بعد۔ اور وہاں یہ کہ خدا اسمعیل وہوئی کو بھی ایمان بگھاسے کہ رسولی غیب کیا جانتے اور وہ بھی اس تصریح کے ساتھ کہ اللہ کے دے سے ما۔ نہ جب بھی شرک ہے۔ اب کہنے اگر سون کو غیب کی خبر مانے تو وہاں خدا نے حکم سے شرک، زمانے تو قرآن عظیم کے حکم سے کافر پہنچا کہ یہی مانتے ہیں کہ یہ سنا تو ان کے اندر اس کے اسلام میں جس نے قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر امار اور وہ وہاں یہ کہ خدا کے جس نے تفریق اور ایمان اسمعیل وہوئی اتاری، وہاں وہاں یہ کہ خدا وہ ہے جس کے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودہری یا گاؤں کا پدگان جس نے حکم دیا ہے کہ رسولوں کو ہرگز نہ ماننا رسولوں کا ماننا ناخبط ہے وغیرہ وغیرہ خرافات طعنہ۔ یہ ہے وہاں یہ کہ خدا، کیا خدا ایسا ہوتا ہے لا الہ الا اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں، حاشیہ نہ سب کچھ سب العرش عتایہم فون

(۱۱) دیوبندیوں کے جھوٹے خدا دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہاں یہ کہ خدا ہے جس کا بیان ابھی گزر چکا ہے اور اسے وصف اور رکھتا ہے کہ

۴۲/۹ لہ القرآن الکریم

۵۹/۹ لہ - -

۱۹/۱۹ لہ - -

۶۶/۹ لہ - -

علم آتی میں اس کی توحید یقینی دوسرے کو اپنی ذات سے بے عطائے خدا عالم باذات کہنا قطعاً کفر نہیں، ہاں وہ جو بالفعل جھوٹا ہے جس کے لئے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو اسے جھوٹے سلطان شہستی صالح ہے آ کر قیامت تک نہ کہنا چاہئے دیوبندی خدا چوری بھی کر سکتا ہے وہ تمام جہان کا تہا ملک نہیں اُس کے سوا اور بھی ملک مستقل ہیں جن کی ملک میں وہ چیزیں ہیں جو دیوبندی خدا کی ملک میں نہیں اُن پر لپکا ہے تو چاہے جھگول لپکوں کی طرح جبراً خصب کر بیٹھے کیونکہ وہ غلام بھی ہو سکتا ہے، چنگوں چوروں کی طرح مالکوں کی آنکھ بچا کر سنے بھاگے کیونکہ وہ چوری کر سکتا ہے، ہاں وہ جس کی توحید باطل ہے کہ ایک وہی خدا ہوتا تو دوسرا ملک مستقل نہ ہو سکتا اور دوسرا ملک مستقل نہ ہوتا تو دیوبندی خدا چوری کیسے کر سکتا کہ اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتے اور اگر وہ چوری نہ کر سکتا تو دیوبندی بلکہ عام و بانی دھرم میں علی کل شئی قدیر نہ رہتا انسان اُس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کر سکتا ہے اور وہ نہ سکا اور یہ محال ہے، لاجرم ضرور ہے کہ دیوبندی خدا چوری کر سکے تو ضرور ہے کہ اُس کے سوا اور بھی ملک مستقل ہوں تو لازم ہے کہ دیوبندی خدا اُن کم نجومی خداؤں کی طرح وہ ہوں، نہیں نہیں بلکہ قطعاً لازم کہ کروڑوں ہوں کہ آدمی کروڑوں امتخاص کی چوری کر سکتا ہے دیوبندی خدا ذکر سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے، لاجرم ضرور ہے کہ کروڑوں خدا ہوں جن کی چوری دیوبندی خدا کر سکے، رہا یہ کہ وہ سب کے سب، کی طرح چھٹے درجہ شیش میں یا صوف پر، اس کا فیصلہ تھانوی صاحب کے سر ہے۔ ہاں دیوبندی خدا وہ ہے کہ علم میں شیطان اس کا شریک ہے سب سے بدتر علم یہ قول رشید احمد گنگوہی صاحب، فتاویٰ گنگوہی جلد اول ص ۸۲، چوری عقیدہ ہو کہ خود بخود آپ کو علم تھا ہر وہ اطلاع حق تھائے کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان روکے تھانوی صاحب وغیرہ علمائے دہلیہ سے استفادہ ہے کہ علم ذاتی بے عطائے الہی کسی مخلوق کے لئے ماننا ضرور بات دین کا انکار ہے یا نہیں، ہے تو ایسے کے کفر میں شک کہ نابالغ کفر نہ ماننا صرف اندیشہ کفر جاننا کفر ہے یا نہیں، ہے تو جناب گنگوہی صاحب کافر ہوئے یا نہیں، نہیں تو کیوں ۱۲۔

علم فتوائے گنگوہی ۱۲

علم فتوائے گنگوہی ۱۳

علم مضمون مجموعہ غسی دیوبندی پرچہ مذکورہ نظام الملک ۱۴

علم دیکھو مضمون مذکورہ دیوبندی مع پیکان جہانگاہ ص ۱۷۲

علم مضمون مذکور

علم براہین قاطعہ ایمان گنگوہی صاحب ص ۷۴۔



مخلوق شیطان کا علم اُس کے سب سے اعلیٰ رسول کے علم سے وسیع تر ہے اور ہوتا ہی چاہئے کہ رسول اس کے برابر کیسے ہو سکے جو خدا کا شریک ہے، اُس نے حبیبِ عظیم اپنے حبیب کو دیا اور اُسے اپنا بڑا فضل کہا اور اس پر اعلیٰ درجہ کا احسان بتایا اُس کی حقیقت اتنی کہ ایسا تو ہر پاگل برحق پائے کو ہوتا ہے، ہاں دیوبندی خدا وہ ہے جسے قادر مطلق کہنا اسی دلیل سے باطل ہے کہ جمیع اشیاء پر قدرت تو عقلاً و نقلاً باطل ورنہ خود وہ بھی مقدور ہو تو ممکن ہو تو خدا نہ رہے اور اگر بعض مراد اُس میں اُس کی کیا تخصیص، ایسی قدرت تو ہر پاگل چاہئے کہ ہے۔ دیوبندی خدا وہ ہے جس نے ایسے کو اپنا سب سے اعلیٰ رسول چنا جو اُس کا کلام سمجھنے کی طاقت نہ رکھتا خیالات عوام کے لائق اُس کی سمجھ تھی جس کی مصلحت اہل فہم پر روشن تھی، پھر یہ دیوبندی خدا اُسے اس فاش غلطی پر بھی نہ روکتا یہ شاید خود بھی اپنا کلام نہ سمجھتا کیونکہ وہ جاہل بھی ہو سکتا ہے، دیوبندی خدا وہ ہے کہ جس دلیل سے اس کے خاتم النبیین کے سوا کچھ خاتم النبیین اور ماننا خاتم کی شان بڑھانا ہے یوہیں اُسے تنہا خدا کہنا اُس کی شان صائب ہے اُس کی بڑی بڑائی یہ ہے کہ بہت سے خداؤں کا خدا ہے کیا خدا ایسا ہوتا ہے، حاشا نہ سبحن رب العرش عما یصفون ۵

(۱۲) غیر مقلدوں کے جھوٹے خدا غیر مقلد کا خدا یہ سب کچھ سے ج دیوبندی و دہلوی کا۔ قال اللہ

تعالى بعضهم من بعض اور وہ بعض نزاکتیں اور زیادہ رکھتا ہے ایسا کہ جس کے دین میں کتا حلال، سور کی چربی حلال، سور کے گردے حلال، سور کی تلی حلال، سور کی کلی حلال، سور کی اوچھڑی حلال، سور کی کھال کا ذول بنا کر اس سے پانی پینا حلال وغیرہ کرنا حلال براہین قاطعہ ایمان لگنے ہی صاحب ص ۴۷۔

حکم حفظ الایمان تھانوی صاحب ص ۷۷۔

حکم تحذیر الناس قاسم نانوتوی صاحب ص ۲ مع صریح متواتر انا خاتم النبیین لانی بعدی۔

حکم تقویۃ الایمان ص ۲۰ و تصریح صریح مضمون مذکور محمد حسن دیوبندی۔

حکم تحذیر الناس نانوتوی ص ۳۷ و ۳۸۔

حکم آیر کریم قل لا اجد فیما اوحی الی محر ما علی طاعم یطعمہ میں کھانے کی صوف چاکیروں میں حرمت کا حکم ہے جن میں کتا ہیں، اور سور کا گوشت ہے چربی گردے کی کلی کھان نہیں اور ان کی حرمت میں کوئی صحیح صریح حدیث بھی نہیں اور ہر توایت کا رد نہیں کر سکتی لہذا غیر مقلدی دھرم میں یہ سب چیزیں حلال و شیر ہاں ہیں۔

حلال، گندی خبیث شراب سے نہا کر سارے کپڑے اس میں رنگ کرنا زہرنا حلال ایک وقت میں ایک عورت متعدد مردوں پر حلال، وہ جس نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ خود نہ جاتا تو جاسے والوں سے پوچھو اپنے علماء کی اطاعت کرو کہ اپنے نیکوں کی پیروی کرو جب پوچھا اور اطاعت و پیروی کی تو شرک کی جڑ دی۔ وہ جس نے ائمہ دین کی تعلیم حرام و شرک ٹھہرائی اور پورے سنگائی پنجابی بھوپالی کی فرض سوہ جس نے اپنے اور رسولوں کے سوا کسی کی بات محبت نہ رکھی اور پانچ میں چند محدثوں اور جراحوں معدلوں کو کھڑا کر کے اُن کے قول کو کتاب و سنت کے برابر ٹھہرا کر حجیت دی یعنی یہ شریک الوہیت نہیں تو شریک رسالت ضرور ہیں، نہیں نہیں بلکہ شریک الوہیت ہی ہیں کہ اتخذوا احبائهم ہم دس ہبائہم اس بابا من دون اللہ (انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ

عَلَيْهِ رَوْضَةُ نَدِيرٍ صِدِّيقِ حَسَنِ بھوپالی ص ۱۲

عَلَيْهِ دیکھو ضخیمہ النیر السہابی ص ۳۲ تا ۳۶

عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ  
ان كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

وَقَالَ تَعَالَى طَبِيعُوا لِلَّهِ وَصِيعُوا لِرَسُولِهِ  
اُولٰٓئِكَ اَمْرٌ مِنْكُمْ ۝

وَقَالَ تَعَالَى وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيْهِ ۝۳  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو اسے روگو! علم والوں سے  
پوچھو اگر تم کو علم نہیں (ت)

عَلَيْهِ کہ جو کچھ یہ کہہ دیں کہ قرآن حدیث سے ثابت ہے ان کے باطنوں پر اس کا ماننا فرض ہے  
عَلَيْهِ بخاری و مسلم فلاں فلاں نے حدیث روایت کر دی صحیح ہو گئی، صحیح نسائی، دارقطنی فلاں فلاں نے راوی کو  
ثقة کہہ دیا ثقة ہے، ضعیف کہہ دیا ضعیف ہے۔ اگر پوچھیں وغیرہ ایک سند خود مقطوع ہو، ذہبی و ابی حیر نے  
قَالَ کہہ دیا سند صحیح ہے، راوی کما ضعیف ہے، یہ سب نری تعلیہ جامد ہے جس پر اللہ نے کوئی سند  
نہ اتاری، قرآن و حدیث سے اس کا نہیں ثبوت نہیں ۱۶

عَلَيْهِ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ ۲۳/۱۱

عَلَيْهِ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ ۲۱/۹

عَلَيْهِ ۵۹/۴

عَلَيْهِ ۱۵/۲۱

کے سوا خدا بنایا۔ ت) نہ کہ مسلمان دونوں التبعی (نبی کے سوا رسول۔ ت) ہاں وہ جس نے آپ ہی کو اتباع ظن حرام اور افادہ حق میں محض ناکام کیا پھر ان چند کی ظنی روایات ظنی جرح و تعدیلات کا اتباع عین دین کر دیا تو بات کیا وہی کہ یہ مثل انبسیا معصوم ہیں، نہیں نہیں بلکہ دین غیر متعدی کے اربابا مست دون الله جھوٹے خدا ہیں وہ جس نے چند جاہلان عالم نما کے سوا جو ابو حنیفہ و شاہی پر مبنی آتے اور ان کے احکام پر کھنے کی اپنے میں طاقت بتاتے ہیں تمام عالم کو بے تحاشیل کیا ہے کیونکہ وہ آپ دلیل ہیں سمجھ سکے اور دوسرے کی کوئی ہوئی اگر چہ بنگالی بھوپالی و بلوچی امر نسری کی مان لیں کہ دلیل سے یہ ثابت ہے یہ خود ہی تقلید ہوئی جو شرک ہے لہذا ضرور بے تحاشیل ہیں، وہ کہ عام جہاں پر جس کے لئے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی کہ حجت قائم ہو دلیل سے دلیل وہ خود سمجھ نہیں سکتے اور دوسرے کی سمجھ پر اعتقاد شرک۔ وہ جس نے (حاک بہن خبثا) کھلے مشرکوں کو حیرانہ کہا اور ان کے تین قرون کو خیر القرون کہلایا جن کا روز اول سے آج تک یہی معمول کہ عامی کو جو مسئلہ پوچھتا ہوا عالم سے پوچھتا عالم نے حکم بتا دیا سائل نے مانا اور کار بند ہوا صحابہ سے آج تک کبھی دلیل بتانے اور اسے عامی کے اس قدر ذہن نشین کرنے کا کہ وہ خود سمجھ لے کہ واقعی یہ حکم قرآن حدیث سے ثابت ہو جو صحیح غیر معارض و غیر فسوخ ہے مگر نہ دستور تھا نہ ہوا نہ ہے تو پوچھنے والے بے علم دلیل تفصیل ان کا حقنی مانا ہے اور یہی تقلید ہے اور علیہ شرک تو صحابہ سے آج تک سب عامی مشرک ہوئے اور وہ مفتی بے القاعے دلیل اس کے لئے فتوے دیتے رہے کہ یہ مایں اور عمل کریں تو صحابہ سے آج تک سب

عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا يَتَّبِعُهُ أَكْثَرُهُمُ إِلَّا ظَنًّا  
 إِنَّ الظَّنَّ لَا يَصِفِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّهُ  
 قَالَ تَعَالَى إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ  
 لَا يَصِفِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّهُ  
 وَقَالَ تَعَالَى لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ  
 اللَّهُ تَعَالَى نے فرمایا اور ان میں اکثر تو نہیں چلتے مگر  
 گمان پر بیشک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا (ت)  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو زسے گمان کے پیچھے ہیں  
 اور بیشک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا (ت)  
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس بات کے پیچھے  
 نہ چڑھیں گا تجھے علم نہیں (ت)

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۴۳/۱۹

سُورَةُ ۵۹/۴

سُورَةُ ۱۵/۳۱

معنیٰ و علماء مشرک و مشرک دوست بنے اور ہر مشرک خود مشرک اور اور مشرکوں سے بدتر تو غیر مقلد کے دھرم میں صحابہ سے اب تک تمام امت مشرک۔ لیکن غیر مقلد کا خدا انہیں کو خیر الالہۃ اور خیر القربوں کہتا کہلاتا ہے، پھر اس کی کیا شکایت کہ ایسوں کو کہا جو غیر مقلدی دھرم میں فرقا دینہم وکانوا شیعا تھے جنہوں نے ایسا دین نکرنا شروع کر دیا اور جد اجداد کو وہ ہو گئے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اتباع اُن سے فتویٰ لیتے اور اس پر چلتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اتباع اُن کی طرف تھے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اتباع اُن کے ساتھ تھے اور وہ اختلاف آج تک برا بر قائم رہے، سب فرقہ مشورہ کر کے ایک بات پر عامل نہ ہونے تھے نہ ہونے قرآن عظیم میں ہمیشہ پڑھا کئے،

فان تنزعتم فی شئ فنہ ذلہ الہ الذی ۱ جب تم میں کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے اللہ و رسول الہ رسول بنا کر طرف رجوع کرو۔

اس پر نہ عمل کرنا تھا کیا، اس پر عمل کرتے تو سب ایک نہ ہو جاتے کہ اللہ و رسول کا حکم ایک ہی تھا، مگر وہ اپنے ہی عاملوں کے قول پر اُسے سب مسعودی عمری عباسی نام نہ کہلانا کوئی چیز نہیں کام دہی رہا جو خفی شافعی مالکی حنفی نے کیا کام سے بے ذکر نام سے دین کے ایسے ملک کرنے، الہ کو خیر الالہۃ و خیر القربوں ٹھہرایا دغیرہ وغیرہ خلافات مقلد نہ کیا انہوں نے خدا کو جانا، حاشیہ نہ حالہم بدلت من علمہ اللہ ہم الا یختر صون سبحان رب العرش عما یصفون ﴿۱﴾ انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں رہی تھی۔

انہیں دوڑاتے ہیں۔ پاکی سے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ تہذیب و مسلمانو! تم نے دیکھا یہ جی گمراہ فرتے، اور یہ ہیں ان کے ساختہ خدا کا قدر و اللہ حق قدر کا (اور یہو نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہئے تھی۔ ت) اور ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے اُس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشاد الہی عز وجل ہے اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اسے ارشاد الہی عز وجل نہیں مانتا تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کا یہ ارشاد ہمیں حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے تو اُس نے خدا کو کہاں جانا اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ۱۵۹/۶

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ۵۹/۴

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ۲۰/۴۳

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ۸۲/۴۳

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ۹۱/۶



رسالہ

# حجب العوار عن مخدوم بہار

۱۳

۵

۲۹

(مخدوم بہار سے عیب کو روکنا)

مسئلہ از دانا پور مرسلہ محمد ضیف خاں شعبان ۱۳۲۹ھ

بخدمت فیض رحمت جناب اعلیٰ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ العالی، گزشتہ ہے کہ استفسار نے چار کے لفظ سے مثال دی۔ یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے ٹینگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے، حضور کا کوئی رسالہ یا فتویٰ ہے اس بارے میں یا نہیں؟

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد و آله

اولاً کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام سے منسوب ہونا اس سے ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں،

بہت رسالے خصوصاً اکابر حقیقت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

ثانیاً کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، بہت اکابر کی کتابوں میں

الحقائق ہیں جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت و الجواہر امام عارف یا فقہ عبد الوہاب شمس رانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے خصوصاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تراجم و تراجم کی گئی نہیں۔  
کچھ ہوئے صرف کفر بھروسے ہیں، جس پر درخت میں علامہ مفتی ابوالسعود سے نقل کیا،

تبقیات بعض اليهود افتدوها علی الشیخ  
قد من اللہ ستورہ  
ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدس اللہ سرہ پر یہ عبارتیں  
بعض یہودیوں نے گھڑ دی ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عددۃ الکلام میں ہے،  
قریش اعلیٰ جہ مصطفیٰ بود و اودہ یسر داشت یکے را  
ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا اور ان کے دو  
نام ہاشم بود و دوم را نام تیم پیغامبر از نسل  
ہاشم است و ابو بکر از نسل تیم است یکے  
کوئی جاہل سے جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے، ایک ہاشم و دوسرا تیم۔  
ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق ہے نہ کہ معاذ اللہ  
تو جن شان رسالت، یہ وہابیہ ہی میں سے کسی کا الحاق ہے۔

ثالث امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی ایضاً العلو میں فرماتے ہیں،

لا تجوز نسبة مسيحية من سيرة تحقيق  
فهم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم عليا  
وقتل ابو ثعلبة عمر رضي الله تعالى عنهما  
فان ذلك ثبت متواترا فلا يحوز ان  
يرى المسلم بعسق ادكفر من غير تحقيق  
یعنی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق  
حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے  
مولانا علی اور ابو ثعلبہ نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے  
تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت  
اصلاً جائز نہیں۔

اس کے بعد وہ احادیث ذکر فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ کسی کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اگر وہ  
کافر نہ تھا۔ یوں ہی فسق کی طرف نسبت کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے اگر وہ فاسق نہ تھا۔ کتاب کا چھپ جانا  
اسے متواتر نہیں کر دینا کہ چھاپے کی اصل وہ نسخہ ہے جو کسی الماری میں ملا اس سے نقل کر کے کاپی ہوئی سیدھی  
صاف باتوں میں کسی کتاب سے کہ ظنی طور پر کسی بزرگ کی طرف منسوب ہو۔ اسناد اور بات ہے۔ اور ایسے

لہ درختار باب المرتد مطبع نجفانی دہلی ۳۵۸/۱  
لہ کتاب عقائد ترجمہ عددۃ الکلام

لہ ایضاً العلوم والدرین کتاب آفات اللسان الاذی الثامنہ طبعہ المشہد الحسینی القاہرہ ۱۳۵





مقدمہ امام ابو عمرو بن الصلاح میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے ہشام سے فرمایا تم نے لکھ لیا، کہا، ہاں۔ فرمایا، مقابلہ کر لیا، کہا، نہ۔ فرمایا، ہم تکتب کرتے تم نے لکھ ہی نہیں۔ اسی میں امام شافعی و یحییٰ بن ابی کثیر سے ہے کہ دونوں صاحبوں نے فرمایا: من کتب ولم یعلم من دخل السماء ولم یستنجد۔ جس نے لکھا اور مقابلہ نہ کیا وہ ایسا ہے کہ پانی میں داخل ہے اور استنجاء کیا۔

اسی میں ہے:

إذا اراد ان ينقل من كتاب منسوب الى مصنف فلا يقل "قال فلان كذا وكذا" الا اذا وثق بصحة النسخة بامت قابلهما هو وثقة غيره باصول متعددة۔ جب کسی کتاب سے کہ کسی مصنف کی طرف منسوب ہے کچھ نقل کرنا چاہے تو یوں نہ لکے کہ مصنف نے ایسا کہا جب تک کہ مصحف نسخہ پر اعتماد نہ ہو یوں کہ اس نے خواہ اور ثقہ نے اسے متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ کیا ہو۔

اسی میں ہے:

يحل لهم اعدادهم كتابا منسوباً الى مصنف معين وينقل منه عنه من غير ان يثب بصحة النسخة قائلاً "قال فلان كذا وكذا" او ذكر فلان كذا وكذا، "والصواب ما قد سئلنا عنه ولفظ الفتاوى المحمدية عنه والصواب ان ذلك لا يجوز۔ کہ عین میں مسند کی منسوب کتاب میں ایک جہات دیکھ کر آدمی نقل کر دیتا ہے کہ مصنف نے ایسا کہا حالانکہ مصحف نسخہ پر وثوق (بروجہ مذکور کہ اصل نسخہ مصنف سے بلا واسطہ یا برسا ملت ثقات اس یا اور ثقہ نے مقابلہ کیا ہو) حاصل نہیں مثلاً یوں کہے کہ فلان یوں یوں کیا فلان نے یوں یوں ذکر کیا۔ حتیٰ یہ ہے کہ یہ ناجائز ہے۔

۹۲ ص	فاروقی کتب خانہ ملتان	النوع الخامس والعشرون	لہ مقدمہ ابن الصلاح
"	"	"	"
"	"	"	"
۸۷ ص	"	النوع الرابع والعشرون	"
"	"	"	"
"	"	"	"
۶۵ ص	المطبعة الجمالیة مصر	مطلب ان الانسان لا یصح له ان یقول ان	شہ الفتاویٰ المحمدیہ

فات قابلہا باحصل محقق معتد اجزاء  
اگر ایک اصل تحقیقی معتد سے اس نے مقابہ کیا ہے تو یہ  
بھی کافی ہے۔

یعنی اصولی معتد متعدد سے مقابلہ زیادہ احتیاط ہے، یہ اتصال سند اصل و ثبوتی ہے جس پر اعتماد کر کے  
مصنف کی طرف نسبت جائز ہو سکے، اور متاخرین نے کتاب کا علماء میں ایسا مشہور و متداول ہونا جس سے  
اطمینان کہ اس میں تغیر و تحریف نہ ہوئی، اسے بھی مثل اتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے، معتد  
امام ابو عمرو فروع اول میں ہے۔

الامران الاعتقاد علی ما نص علیہ فی  
تصانیعہم المعتدۃ المشہورۃ التی یؤمن  
فیہا المشہرۃ من التعلیل والتحریر (ملخص)  
یعنی آخر قرار داد اس پر ہو کہ اعتقاد اس پر ہے جو  
ایسی مشہور و معتد کتابوں میں جو جن کی شہرت کے  
سبب ان میں تغیر و تحریف سے امان ہو۔ (ملخص)  
فتح القدر و بحر الرائق و سرائق الفکار میں فرمایا،

علی هذا الوجد ما لبعض نسخ النوادر فی  
نما نشا لا یحد عن وما فیہا الی محمد  
ولای الی ابی یوسف لانہا لم تشر فی  
دیارنا ولم تبتدأ اولی  
یعنی اگر کتب مستحکم کے سوا اور کتب تلامذہ امام کے  
بعض نسخے پائیں تو حلال نہیں کہ ان کے اقوال کو امام  
تحمید بن آدم پر جو حد کی طرف نسبت کریں کہ وہ کتابیں  
ہمارے دیار میں مشہور و متداول نہ ہوئیں

تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علماء کے دروس و تدریس یا نقل و تمسک یا ان کی طرح نظر آئی ہو  
جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علماء کے زیر نظر آچکے اور وہ بحاکمیت موجودہ اسے مصنف کا  
کلام مانا گئے، زبان علماء میں صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود تداول میں زمین و آسمان کا فرق ہے، تو ظاہر  
کہ یہاں دونوں باتیں مفقود، تداول در کنار کوئی سند متصل بھی نہیں، نہ کہ تواتر جو ایسی سبب کے لئے لازم ہے  
رہا وجود نسخ، نصوص متعدد بلکہ کثیر وافر نقلی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں، جب تک ثابت نہ ہو کہ  
یہ سبب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل کئے گئے یا ان نسخوں سے جو اصل سے نقل ہوئے، وہ ممکن کہ بعض  
نسخ مفرد ان کی اصل ہوں، ان میں الحاق ہوا حدیث ان سے نقل و نقل در نقل ہو کر کثیر ہو گئے، جیسے آج کل کی

سنة تقریب الزاوی مع تدریب الراوی النوع الاول الصحیح دار الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۵۰/۱

سنة مقدمہ ابن الصلاح فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۹

سنة فتح القدر کتاب الحوالہ مکتبہ قوریہ رضویہ سکھ ۲۹۰/۶

محرف باطل کے ہزاروں ہزار نسخے، فتوحات مکہ کے تمام مصری نسخے نسخہ محرف سے منقول ہوئے اور اسی کی نقلیں مصر میں چھپیں اور اب وہ گھر گھر موجود ہیں، حالانکہ تو اترو کنار ایک سلسلہ صحیحہ آمادہ سے بھی ثبوت نہیں، واللہ یقول الحق دھوی مہدی السبیل (اور اللہ ہی فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ ت) علامہ شامی کاغذ پر اکٹھا صحت باتوں کے لئے وجہ ہے مگر ایسے امور میں اس پر قناعت قطعاً حرام ہے، ورنہ معاذ اللہ اکابر ائمہ و اعظم علماء کی طرف نسبت کفر مانتی پڑے، ہماری نظریں ہیں وہ کلمات جو اکابر اولیاء سے گزر کر اکابر علماء معتدین مثل امام ابن حجر مکی و ملا علی قاری وغیرہما کی کتب مطبوعہ میں پائے جاتے ہیں، اور ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ الحاقی ہیں، ایکسٹنشنی نظیر علی قاری کی شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۴ پر ہے،

ما سمی بہ الرب نفسه و سمی بہ مخلوقاته  
مثل المحی و القيوم و العليم و القدیر  
نام کہ رب تعالیٰ نے اپنے لئے اور مخلوق کے لئے تقرر فرمائے وہ مثل حی، قیوم، علیم، قدیر ہیں۔ (ت)

اس میں مخلوقات پر قیوم کے اطلاق کا جواز ہے، حالانکہ ائمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم کہنا کفر ہے۔  
جميع الانس و الجن

اذا اطلق على المخلوق من لسان صاحبه  
بالفائق نحو القدوس و القيوم و الرحمن  
و غیرہا یکفر بے  
جو اللہ تعالیٰ نے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم، الرحمن وغیرہ، تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (ت)

اسی طرح اور کتابوں میں ہے، حتیٰ کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۵۵ میں ہے،  
من قال لمخلوق يا قدوس او القيوم او  
جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا الرحمن کہے کافر الرحمن کہے گا۔  
ہو جائے۔

پھر کہہ کر مان سکتے ہیں کہ وہ صفحہ ۷۴ کی عبارت علی قاری کی ہے ضرور الحاق ہے اگرچہ کتاب اجماع مشہور و معروف ہے، بخلاف کلمات اسمعیل کہ رافضی و مخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں، منی بغیض زد کرتے ہیں،

سۃ القرآن الکریم ۲/۲۲

سۃ من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر اللہ سبحانہ اوجہا لمخلوقات مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۹  
سۃ مجمع الانس و الجن شرح طبعی الابحر ثم ان الفاظ الکفر انواع و اداجہا التراث العربی بیروت ۱/۶۹  
سۃ من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی کفر مرئی و کنیۃ مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۹۲

موافقت تا دہیں کرتے ہیں، اب ہمیں دیکھئے اس چار والے کلام پر سے دفع ایراد کو یہ عبارت پیش کی، خود اسماعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے۔ جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعتراف و اخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین حان صاحب و شاہ کسی صاحب نے مناظرے کئے، الزام دئے، نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں، نہ اس کے ہوا خواہوں نے، جب سے آج تک، تو اس سے ثبوت یقینی ہے در و باہر کہ بحالت موجودہ اسے مثل قرآن و عین ایمان مان رہے ہیں ان پر رد میں تو کسی ثبوت کی بھی حاجت نہیں کسلا یخفی (جیسا کہ پیشیہ نہیں۔ ت۔)

مس ابغاً ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو غلبت دینی سے اصلاً حقہ نہیں رکھتے شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہیں،

نگہدار آں شوخ در کیسہ در کہ داند ہمہ حسنی را کیسہ بڑ  
(وہ چالاک حبیب میں ہوتوں کو محفوظ رکھتا ہے جو ساری مخلوق کو حبیب تراش بھتا ہے۔ ت۔)

ابلیس ہر گاہ جو کہے کہ اس سے عام مراد ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی معاذ اللہ گرہ کاٹ جانے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے،

اول وہ کہ غفلت دی رکھتے ہیں جب سے سرد و سردی نہ رہے، رسید امر میں ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و آلہم و سلم، پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ و اولیاء و اہلبیت و صحابہ، پھر دیگر علماء و صلحاء و اقبیاء، پھر سلاطین اسلام، پھر عام مومنین۔ نیز محتلف دینیہ مثل مصحف شریف و کتب فقہ و حدیث، صفات جیدہ مثل ایمان و علم، اتمان صالحہ مثل نماز و حج، اخلاق فاضلہ مثل زہد و تواضع۔ اماکن مقدسہ مثل کعبہ مکرمہ و درویشہ منورہ، غرض حمد اشخاص و اشیا، جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان من احلال اللہ کرام ذی الشیبة المسلم  
و حامل مقرات غیر العالی فیہ و الحب فی  
عند و اکرام ذی المنکحات المقسط  
بیشک اللہ کی تعظیم سے ہے جوڑے مسلمان کی  
عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے  
بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔

لے بوستان سعدی باب اول عشق مہلاب سنگھ لکھنؤ مس ۱۲۸  
لکھ سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلہم آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۹/۲

مرواة ابو داؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ (اسے ابو داؤد نے سند حسن کے ساتھ ابو موسیٰ

الشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ت۔

مول عزوجل فرماتا ہے، فان العزة لله جميعا عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور خود فرماتا ہے۔

والله العزة ولمسوله وللمؤمنين وكتب عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کیلئے المنصفين لا يعلمون به ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزت الہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے، ایک حصہ اللہ کے لئے، ایک رسول کا، ایک مومنین کا۔ حالانکہ رب عزوجل فرما چکا کہ عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے، تو قطعاً ان کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرق کرنے والا کو قرآن عظیم کا فرماتا ہے، ایک قدم کا حال ارشاد فرمایا،

يريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں پھر فرمایا، اولئك هم الكفرون حقا یہی کفار ہیں۔ رسولوں کی عزت رسولوں کی عظمت اللہ عزوجل کی عزت و عظمت سے جدا ہے، اللہ اور اس کے رسولوں میں نہ الٹنی نہ ہے۔

خاصان خدا احد بپا شنند لیکن خدا جدا نہ باشند  
اللہ تعالیٰ کے خاص بند سے خدا نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں۔ ت۔  
والہذا ان کی تعظیم بپا ایمان ہوئی، اور ان کی ادنیٰ توہین کفر۔ ارسال رسول کا ایک مقصد اعلیٰ تعظیم و توقیر رسول ہے،

قال الله تعالى انا رسلك شاهدا و قال الله تعالى انا رسلك شاهدا و  
مشرا و نذيرا ۝ فتومسوا بالله ورسوله حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سننے والا  
وتعزروه و توقروه ۝ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

**دوّم** وہ کہ عظمتِ نبی سے اصل بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انھیں کوئی علاقہ قرب نہیں ہے تو بعد ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین مثل دہابیدہ و یونہدیر و غیر مقلدین ہیں، پھر باقی ضالین نیز مصافاتِ ریزہ مثل کفر و ضلال، اعمالِ نیشہ مثل زنا و شرب خمر، اعتدالِ ذلیلہ مثل تکبر و عجب۔ آماکس بحسبہ مثل معاہدہ کفار و فرس دنیا و مافیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدّین مملوءة ملعون ما فیہا الا ما کان مہا  
 اللہ عزوجل نے روایہ ابو نعیم فی الحلیۃ و  
 الضیاء فی الخسارۃ عن جابر بن عبد اللہ  
 مرہنی لہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

دنیا ملعون ہے اور دنیا جو کچھ ہے ملعون ہے مگر  
 وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو (اسے  
 ابو نعیم نے علیہ میں اور ضیاء سے بخارہ میں جابر بن  
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ  
 روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الدین مملوءة ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ  
 وما والاہ و عالما او متعلما۔ تہ روایہ ابن  
 ماجہ عن ابی ہریرۃ و الطبرانی  
 فی الاوسط عن اس مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما۔

دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر  
 لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ  
 ہے۔ تہ روایہ ابی ہریرۃ و الطبرانی (اسی کو  
 ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے اس سے  
 ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الدین مملوءة و ملعون ما فیہ الا ما اتبعی  
 اللہ و جد اللہ تعالیٰ تہ روایہ الطبرانی فی الکبیر  
 عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب معین ہے  
 مگر جس سے رہنمائے الہی مطلوب ہے (اس کی طہارتی نے  
 کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 کیا ہے۔ ت)

رب عزوجل فرماتا ہے:

ملہ علیہ الادب۔ ترجمہ ۲۳۰ محمد بن المنکدر دار الکتاب العربی بیروت ۱۵۴/۳  
 ملہ سنن ابن ماجہ الجواب الزہد باب مثل الدنیا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳ - ۳۱۲  
 ملہ مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب الزہد باب ماجاء فی الریاء دار الکتاب بیروت ۲۲۱/۱۰

ان الدین یحادیون الله ورسوله اولئک فی  
الاولئک ۞

جیشک اللہ ورسول کے مخالفت وہی سب ذلیلوں  
ذلیل تہوں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ،

ان الدین کفر وامن اهل الکتاب و الشریکین  
فی ما رحمتہم خلدین فیہا اولئک ہم شر  
البریۃ ۞ ان الذین امنوا و عملوا الصلوات  
اولئک ہم خیر البریۃ ۞

جیشک تمام کافر کفار و مشرک مشرک کی رگ میں ہیں ہمیشہ  
اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں  
(اونٹ کی ہینٹنی سے بدتر، کتے سور کے غلیظ سے  
بدتر) جیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ  
تمام مخلوق انھی سے بہتر ہیں (کعبہ وارش سے بہتر،  
ملائکہ سے بہتر)

بب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعلیم تعلیم الہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعلیم تو  
عمل تحفیر میں غیر اللہ یا علی سے یقیناً وہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے ملاقات قرب نہیں، ملاقات قرب والے  
تو جانب ناسی میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔ دیکھو علماء فرماتے ہیں غیر خدا کے لئے تو اضیع حرام ہے قطعاً پھر  
در بخاریں قبل فصل فی الیسع یہ لای عاسیہ یہ ۱۰ باب ۲۰ میں ب

التواضع لغير الله حرام (غیر اللہ کے لئے تواضع حرام ہے۔ ت)

حالا کہ ماں باپ کے لئے تواضع کا قرآن عظیم میں حکم ہے،

واخفض لهما جح الذن من الرحمة  
اپنے اسناد بلکہ شاگردوں کے لئے بھی تواضع کا حدیث میں حکم ہے،

تواضعوا لمن تعلمون منه وتواضعوا لمن  
تعلّمونہ ولا تکتوا جبارۃ العلما ۱۵/۱۰

جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور  
جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور مرزوں کش عالم

۱۵/۵۸ ۲۰/۵۸ ۱۵/۵۸

۱۵/۵۸ ۲۰/۵۸ ۱۵/۵۸

۱۵/۵۸ ۲۰/۵۸ ۱۵/۵۸

۱۵/۵۸ ۲۰/۵۸ ۱۵/۵۸

۱۵/۵۸ ۲۰/۵۸ ۱۵/۵۸

الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نہ بڑا سے خطیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عند سے روایت کیا۔ ت

بلکہ خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عز وجل نے صحابہ کی تواضع فرمانے کا حکم دیا ہے،  
واحفظ جناحت المؤمنین من نوق کے لئے اپنا سلو جھکا دیتے۔

اور فرمایا،

و حصص جناحت لمن اتبعك من المؤمنین۔ اپنے پیروایان والوں کے لئے پنا بازو برم فرما دیتے۔  
بات یہی ہے کہ ایسی جگہ غیر اللہ سے وہی مراد جسے اللہ سے علاقہ نہ ہو، ولہذا ردالمحتار میں اس عبارت  
در مختار کی شریک کی، ای ذلک النفس لیس الدی یعنی تواضع غیر اللہ کا یہ مطلب ہے کہ دنیا ملنے کے لئے اپنے آپ  
کو کسی کے سامنے ذلیل کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

لن الله من ذبح لغير الله، سوا الله احمد و  
مسلم والنسائی عن امیر المؤمنین علی  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔  
اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے

۱۱ سے احمد اور مسلم اور نسائی نے امیر المؤمنین علی  
رم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا۔ ت

حالانکہ خود حدیث کا ارشاد ہے،

من ذبح تضیفه ذبیحة کات فدائه من  
النار۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن حماد  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دو وزخ  
سے اس کا نذیر ہو جائے (اسے حاکم نے اپنی تاریخ  
میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

تو وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمانی مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الہی مطلوب، مہمان کے لئے ذبح  
کرنا غیر اللہ کے لئے ذبح نہ ہوا بلکہ اللہ عز وجل ہی کے لئے۔ صوفی کہ غیر خدا کی تحقیر کرے اور اسے اُونٹ کی

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۱۵/۸۸

سُورَةُ ۲۶/۲۱۵

سُورَةُ الْمُتَارِ کتاب المحظورات باب الاستبراء دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۶/۵  
سُورَةُ صَحیح مسلم کتاب الاضاحی باب تحريم الذبح لغير الله قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶/۵  
سُورَةُ هِیَاق فی ذیل التاریخ بیروت



مینگنی سے حقیر تر جانے قطعاً اسی کی حقیر کرتا ہے جس کی تعظیم تعظیم الہی نہیں، جسے مونی عزوجل سے مدد نہیں  
 ورنہ جانب خانی کی حقیر کرے تو خود رب عزوجل کی حقیر کرے گا، یہ صوفی کا کام ہو گا یا اطمینان کا، طعون طعون  
 طعون ہے وہ کہ اس سے یہ بھیجے کہ مصحف شریف و انبیاء کرام کو مینگنی سے حقیر تر بتایا ہے، کیا ایسا نہ ہے والا  
 قرآن عظیم کی تکذیب نہیں کرتا کیا خود اللہ عزوجل کو کال نہیں دیتا، کیا تمام دین و شریعت و اسلام پامال نہیں کرتا،  
 قرآن و حدیث و شریعت و دین و اسلام و ایمان جن کی تعظیم کے حکم سے ملو ہیں، جن کی ادنیٰ توہین کو کفر بتا رہے ہیں، کیا  
 ان کی ایسی حقیر کو نیرالا کھٹم، اس مردود کو سلطان جانتے والا مسلمان رہ سکتا ہے،

کَلَّا وَاللّٰهِ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُنَاصِرُوْنَ ۝  
 ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں (ت)

حضرت مخدوم صاحب قمعاذ اللہ اس معنی طعون کے دہم سے بھی پاک ہیں، ہاں میں کافر و طعون و مرتد و  
 شیطان و اطمینان ہیں جو ان کے کلام کو (اگر ان کا کلام ہے) ایسے گندے کفر پر ڈھکتے ہیں وہاں کفر مسلمانین  
 و لیکن اطمینان کفر و اطمینان سے تو کفر نہ کیا مال یہ شیطان ہی کافر ہوئے، قَاتِلُوْهُمْ اللّٰهُ اِنِّیْ یُؤْفِکُوْنَ ۝  
 (اللہ انھیں مارے گا ان کو اندھے جاتے ہیں۔ ت) خلاف ذیل ضلیل و ملوی ہمیل علیہ لایم واللہ یل کر اس نے  
 چوڑھے چار اور چار سے بھی دیل اور ہارے ہارے دور دورہ یا پھر یہ پانچ الفاظ صراحتاً تمام انبیاء کرام  
 و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کہے، اس نے شرک کی چار قسمیں گھڑیں اور ان میں صراحتاً انبیاء و اولیاء  
 و نبوت پری سب کو یکساں رکھا۔ تعویذ الایمان مطبع صدیقی دہلی سنہ ۱۳۷۷ھ ص ۹ مشکل کے وقت پکارنا شرک  
 ہے، اس بات میں اولیاء، انبیاء، شیطان، نبوت میں کچھ فرق نہیں جس سے معاملہ کرے گا شرک  
 ہو جائے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے کرے خواہ نبوت سے۔

صفحہ ۱۲ جو کوئی کسی پر یہ کفر نبوت کو یا تمہ بانہ کر کھڑا ہو یا دوسرے قصہ کر کے جادو سے یا دیاں روشنی

عَنْ كَذَّابٍ اِذَا صَلَّیْ لَعَنَهُ ۖ بِجَهَنَّمَ نَحْنُ ۚ

۱۱/۲ لَعَنَ الْقُرْآنَ الْکَرِیْمَ

۱۰۲/۲ لَعَنَ ۚ

۳۰/۹ لَعَنَ ۚ

لَعَنَ تَعْوِیْۃَ الْاِیْمَانِ باب اول توحید و شرک کے بیان میں مطبع علمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۶

کوہ ۱۰ کی قبر پر شامیہ لکھ کر سے ۱۰ ہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کر سے اس پر شرک ثابت ہے۔  
صفحہ ۲۵ جو کوئی کسی نبی ولی نبوت پری گواہیسا جاسے وہ مشرک ہے۔

صفحہ ۱۰ کسی مخلوق کے نام کا کر دینے ولی نبی نبوت پری کا سب حرام ہے اور ناپاک اور کر نیوالے پر شرک ثابت ہے  
وغیر ذلک معانات، تو اس کا کلام قطعاً ماسوی اللہ کو عام اور خود حضرات انبیاء و اولیاء کے بالخصوص نام انھیں بیانات  
ص ۹ ۱۰ کے ثبوت میں اس نے پانچ فصلیں یاد میں جن میں سے فصل اول ص ۲۲ میں کہ: ہمارا حق جیب  
اللہ ہے تو ہم کو بھی چاہئے اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام بھیجے جو کوئی ایک بادشاہ کا حلام  
ہو پکا وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی ٹوڑے ہمارا کیا ذکر  
ص ۱۰ میں کہا: جس نے اللہ کا حق مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق ذیل سے ذیل کو دیا: جیسے بادشاہ کا تاج  
چار کے سر پر: اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے ہمارے بھی ذیل ہے۔  
فصل سوم ص ۳۵ پر کہا: ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچ سکتے محض بے نصافی ہے  
کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

فصل پنجم ص ۳۷ پر کہا: سب انبیاء و اولیاء اس کے ذریعہ ناپزیرے کمتر ہیں۔  
اللہ صریح ملعون کلاموں کی سہمی وہ بدلت پیش کر رہی کہ یہ شہید علی ہے ایسا فی سہ۔ مقدم صاحب  
نے اگر کہا تو دنیا اور دنیا کی چیزوں کو کہا: جن کو اللہ سے علاقہ نہیں بیشک وہ مینکئی سے حقیر تر ہیں، اور اس گروہ نے  
صاف صاف یہ چوبڑے چار سے ذیل ناکارے لوگ ذریعہ ناپزیرے کمتر حضرات بیدار معیہ مقبولۃ و انشاء اور  
خود سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا و سب علو الدین ظلموا ای مقب یسقلون (بہ جان جائینگے  
خاک کر گیس کر دیا پر لٹا کھاتے ہیں۔ ت)

۸	ص	مطبوعہ علمی لوہاری گیٹ لاہور	باب اول توحید و شرک کے بیان میں	۸
۱۵	ص	"	الفصل ثانی فی رد الاشراک فی العلم	۱۵
۲۸	ص	"	الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی الہیات	۲۸
۱۳	ص	"	الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک	۱۳
۱۰	ص	"	" " " " " " " " " " " "	۱۰
۲۰	ص	"	الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف	۲۰
۳۸	ص	"	الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات	۳۸

## خامساً و بابہ ان میں سے کچھ ہیں مانتے خوابی خوابی مدعی ہیں کہ حضرت

مقدم نے ایسا فرمایا اور یہ کہ تمام انبیاء و اولیاء و حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سب کو کہا و علیہ ذہانتہ تعالیٰ اب اس سے پوچھئے کہ یہ کتنا تمہارے نزدیک حق ہے یا باطل، اگر باطل ہے تو باطل سے منہ لائیلا تمہارے عیار اور اس سے توہین شایع رسالت کا جھکا پن چاہئے و لاکافر بے دین فی النار ہے یا نہیں، اور اگر کہیں کہ ہاں وہ حق ہے، اور حضرت انبیاء و سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم معاذ اللہ اس ناپاک مثال کے لائق میں تو پردہ کھل گیا ہر جہت سے بے علم سرنا خوانہ بشر طیکہ مسلمان ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت پر ایمان سے اس کا دل کچھ بھی صبر رکھتا جو وہ تین باتوں پر فوراً یقین کرے گا:

(۱) یہ جو انبیاء کرام و اولیاء و مقام و حر و حضور اقدس سید الدہام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس ناپاک گندی مثال کے لائق بتا رہے ہیں قطعاً کافر ہیں، اور اللہ و رسول کے کلمے دشمن، کیا اسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی عظمت سکھائی ہے، الا لعنة اللہ علی الظالمین (اسے ظالموں پر خدا کی لعنت - ت)

(۲) جسے صاف روشن ہو جائے گا کہ مرکز حضرت محمد و صاحب نے ایسی ملعون بات نہ فرمائی کہ وہ یا کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے، نبی نے علامہ، ملام کے علامہ، علاموں کی عمر بھر نفس برداری سے حضرت مقدم صاحب حضرت محمد صاحب ہوئے اگر انھیں کو ایسا بتاتے تو خود کہاں رہتے، اور اپنے آپ اس سے کتنے لاکھ و سبب بدتر گندی گستاخی ذلیل ناپاک مثال کے قابل ہوتے نہ کہ مسلمان نے کے لائق، عموماً شائبہ بات وہی ہے کہ وہ کافر صیغہ و لیکن ان شیطانی کھنڈ (اور شیطان نے کفر نہ کیا بل شیطاں کافر ہوئے۔ ت) حضرت محمد صاحب نے تو کفر نہ کیا یہ شیطانی ہی کفر ہے یہی

(۳) کھل جائیگا کہ انھیں دہری کے غس احوال ایسے ہی خبیث و ناپاک ہیں کہ ان کے بنانے کے لئے انبیاء و اولیاء و خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کو ایسی گندی مثال ایسی مٹری دشنامیں دینے کی حاجت ہوتی ہے، پھر وہ گایاں اللہ و رسول پر تو چسپاں ہو نہیں سکتیں، وہ پاک و منزہ ہیں، انھیں انھیں پرستوں کے کفر خبیث پر اور جہشڑی ہوتی ہے کہ ان کے دل میں اتنی قدر ہے،

اللہ و احمد قہار کے حبیب اکرم و خلیفہ اعظم محمد رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔  
 و اخذ اعداءك ما تشاء النقم ايمين و لا حول      اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں سے سخت انتقام لے ولا  
 و لا قوة الا بالله العلي العظيم ، و اللہ تعالیٰ      حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم ، و اللہ تعالیٰ ، علم ،  
 اعلم و علمہ حل مجبوتہ ، تم و احکم ۔      اس جمل مجہد کا علم اتم و اکمل ہے دست ۔

کتبہ عبیدہ اسد تب احمد رضا البجری ملوی  
 عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

رسالہ

# السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ از امرتسر کرناٹک، کوچر شاہ، مرسلہ جہاں مولانا مولوی محمد عبد القی صاحب و اعظا  
۲۱ ربیع الآخر شریعت ۱۳۶۰ھ

باسمہ بھی نہ، مستغنی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانی ایک مسلمان تہ ایک سلسلے سے نکاح کیا، ازدہین  
ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں  
غسلک ہو کر صبیح عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطفیٰ ہو کر علی رؤس الاشهاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو  
مطلوبہ عن الا ظاہر یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ  
مذکورہ کا کل مہر بھل ہو چل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اور وہ صغارا اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟  
بیتسوا تسو جسودا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

## خلاصہ جوابات امرتسر

(۱) شخص مذکور باعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ

زوجیت سے عیحدہ ہو چکی، کل مہر بڑھ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولاد صغیر پر ولایت نہیں،  
ابو محمد زمر غلام رسولی الحنفی القاضی حنفی عنہ

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی امہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسئلہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی مال کا حق ہے۔

(۳) لا یشک فی استداد من نسب السمریزہ الہدی ہومن اقسام السمر الی الانبیاء علیہم السلام و اہل بیتہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و ادعی النسب و غیرہا من الکفریات کالمرء افکاح الصیۃ لاشک فی صحبہ لکن لہا المہر و الاولاد الصعاشر۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ حنفی عنہ

بیشک جو شخص بدو کی قسم مسمریزم کو ایثار علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے تو سمان عورت کا اس سے نکاح بد شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ حنفی عنہ (ت)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کا کل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین حنفی عنہ

(۵) نیچے علامہ کرم از عرب و ہند و پنجاب و ہندوستان کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا مشیورہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک سالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی

نیچے علامہ کرم از عرب و ہند و پنجاب و ہندوستان کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا مشیورہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک سالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی

(۷) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۸) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ از آلہ وغیرہ تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا دوجہان ہی کتاب ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان ہیں۔ ابو الوفاء شتار اللہ کفہ اللہ معصفت تفسیر شتالی امر تسری۔

(۹) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کو ضروریات دینی سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانکہ (ایک نقل کا ازالہ) میں اس نے مزاح لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ کفر بنوئے، مرتد کا نکاح فتح ہو جاتا ہے، اولاد صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لیتی چاہئے اور مہر متعل اور نوجوان لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے۔ ابو تراب محمد عبدالحق بازار صاحب بنیان۔

(۱۰) مرزائی مرتد ہیں اور انہیں بار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر عجزات کو مسمریم تحریر کیا ہے مرزا، کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اسی کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضل سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بآلہ شریف۔

(۱۱) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت دعویٰ و ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امر تسری بام سامی حضرت عالم اہلسنت دم ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب، قانع فساد و مہدات جمالت و گمراہی کو دفع کرنے واسطے، صلی علیہ کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول و مسائل واسطے مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے سلام و تحیت مسنونہ پیش ہوں، ولی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتنہ و فساد برپا ہوا ہے قانون آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر ملا۔ کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ جنسی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت

بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و مہدات جمالت و مصلحت مقرر العلماء الخفیہ فتاویٰ اصول الفرقۃ الفضالہ النجدیہ مولانا مولوی محمد امجد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعللہ تحمید تہیات و تسلیحات مسنونہ رسائیہ و مکتوف ضمیر مہر انجیل آنکھ چوں دریں بلاد از مدت مریدہ بہ ظهور و جلال کہ اسب قادیانی فتنہ و فساد پر غاصتہ است بموجب حکم آزادی بی بیچ صورتے در چنگ علما آن مہری رہزن دین اسلام نمی آید انکوں ایس واقعہ در حسنہ

ایک شخص خفی شدہ کہ نے مسئلہ در عقد شخصے بودہ آن  
مرد مرزائی گردید زن مذکورہ ازو سے ایس کفریات  
شنیدہ گریز نمودہ بخاتمہ پدیر رسید لہذا براسے آن و  
برائے سد آئندہ و تنبیہ مرزائیاں قوی بذ طبع کردہ آید  
امید کہ آن حضرت ہم بمرود دستخط شریف خود مرزی فرمائیے  
کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کہ ام ٹی غلام محمد  
ہو شیخ پوری و ارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است  
فتمائے ہذا نزد و سے فرستادم مشارالیمہ دستخط  
نمود و گفت اگر دیریں قوی دستخط کنم ندوہ از من  
بیزار شود خاکش بدین ازیں جہت مردمان بخدہ را  
بسیار بطنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ  
آید جذا کہ اللہ عنہ الا سلامہ و المسیب  
المتمس بندہ کثیر المعاصی واعط محمد عبید المعنی  
از امرتسر کثرہ گر با سنگہ کوچہ شند اشاہ۔

حقی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے  
اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے  
اپنے والد کے گھر چلی گئی ، لہذا اس واقعہ اور  
آئندہ سبب باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ قوی  
طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط  
سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔  
ندوہ کا ایک خاتمہ مولوی غلام محمد چوشتیا پوری دو ماہ  
سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں سے یہ قوی اس کے  
پاس بھی ماکر وہ دستخط کرے تو اس نے کہا اگر میں  
اس قوی پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض  
ہو جائیں گے اس کے سزا میں خاک ہو ، اس کی اس  
بات کی وجہ سے شہ کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت  
بدن محبت ہیں ، مزید کیا کہوں ، اللہ تعالیٰ آپ کو  
اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا عطا فرمائے ،  
المتمس غلامہ گار بندہ واعط محمد عبید المعنی از امرتسر  
کثرہ گر با سنگہ کوچہ شند اشاہ (ت)

### الجواب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام  
على من لا نبي بعده وعلى آله و  
صحابه المكرمات عنده صاحب اخي  
اعوذ بك من هرات الشيطان واعوذ بك  
صاحب ان يحضرون -

تمام تعریفیں اللہ وسد لا شریک کے لئے ہیں ، اور  
صلوٰۃ و سلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے  
اور اس کی آل و اصحاب پر جو عزت و کرامت دلے  
ہیں ، اسے رب ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان  
کی کھل بگڑیوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے عامر بنے سے (ت)  
اللہ عز وجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و دہال و نکال سے بچائے ، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو

یسع و مثل یسع کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور یکم آنکہ صر





**کفر سوم:** واقع البلاط مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے: "تجارت خدا وہی ہے جس نے قادیان میں ایسا رسول بھیجا۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

واسطہ حدیث محمد بن آئی انہیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیہ مضی قبکم من الامم اناس محمد ثون  
فان یکن فی امتی منهم احد فانتہ عمرو بن  
المخطابؓ۔ رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ  
واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن  
امر المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما۔  
اگلی آیتوں میں کہ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست  
صادقہ والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے  
کوئی ہوگا تو وہ ضرور عربی خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ۔ (۱ سے احمد اور بخاری نے حدیث ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسلم، ترمذی اور نسائی  
نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کیا۔ ت)

فارق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد: دیا۔

لوکان صدی نبی لکان مص بن الخطابؓ  
رواہ احمد والترمذی والحاکوم عن عقبہ  
بن عامر والطرطوسی فی الکبیر عن عصمۃ بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔  
(۱ سے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے  
اور طبرانی نے کبیر بن عصبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے روایت کیا۔ ت)

مگر چنانچہ کا محدث حادث کہ حقیقت نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنة اللہ علی  
الکاذبین خبردار جنہوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والیہ دیا اللہ سب العلمین۔

صفحہ واقع البلاط	مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان	ص
صفحہ صحیح البخاری	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۲۶
جامع الترمذی	تقدیمی کتب خانہ کراچی	۵۲۱/۱
صفحہ صحیح البخاری	امین کمپنی کتبہ دمشقیہ دہلی	۲۱۰/۲
المستندک للحاکم	تقدیمی کتب خانہ کراچی	۵۲۰/۱
جامع الترمذی	دار الفکر بیروت	۸۵/۲
	امین کمپنی دہلی	۲۰۹/۱

**کفر ہمارم** : عجیب غم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا سے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور یہی بھی : ”ان اقوال خبیثہ میں اذلال کلام الہی کے معنی میں صریح تحریر کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے ذکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عینی روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقرار کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لے جایاں فرماتے تھے۔

ثالث اللہ عز و جل پر اقرار کیا کہ اس نے عینی غیر الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا اور اللہ عز و جل فرماتا ہے :

ای الہدین یفترون علی اللہ الکذاب ویعصون  
بیشک جو لوگ اللہ عز و جل پر جھوٹ بہتائے مٹاتے  
ہیں غارتہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے :

انہ یفترون الکذاب الذین لایؤمنون بہ  
ایسے اقرار دہی باندھتے ہیں جو بے ایمان ہا فہیں  
سراپعا اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عز و جل کا کلام مٹھرایا کہ خدا سے تعالیٰ نے براہین خیر  
میں یوں فرمایا ہے : اور اللہ عز و جل فرماتا ہے :

فویل للذین یکتبون الکتب ہاید یہم شہم  
یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ  
شہنا قبلہا ، فویل لہم صما کتبت اید یہم  
و ویل لہم صما یکسبہم  
خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں  
پھر کہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے  
بدلے کو ذیل قیمت حاصل کریں ، سو خرابی ہے ان  
کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان  
کے لئے اس کٹائی سے ۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات طعنہ میں مراد اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعا کے قبیلہ ہے اور وہ  
ہا جماع قطعی کفر صریح ہے ، فقیر نے رسالہ خیر اللہ عدد ۱۰۵ باب ۱۰ ختم النبوة خاص اسی مسئلے میں لکھا کہ اللہ  
اس میں آیت قرآنی عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا ، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

۱۶/۴۱ سورۃ الفرقان

۱۵/۱۶ سورۃ النور

۹/۲ سورۃ البقرہ

تعالیٰ عید و سلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی حبیب کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزر الیقین ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (یاں اللہ کے رسول میں اور سب نبیوں میں پیچھے۔ تہ نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والے نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال ضعیف سے تو ہم خلافت رکھنے والا قطعاً ایماناً کافر ملعون محمد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ بطور مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں انکھ جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذنا اب آج کل کے بعض شیاطین سے سیسکھ کو تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خرد دریا خبر دہندہ اور خردت وہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں کی جاتی، فتاویٰ ملاح و اصول عمادیہ و جامع العصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے،

و لفظ للعبادی لیسو قال اما رسول اللہ او  
قال بالنفس مہیة من پیغمبر یومید بہ من پیغام  
می برم یکھڑی

امام قاضی یہ فرض کہ اب لفظ "فی قریب حق" اسے سے اللہ سے عید و سلم میں فرماتے ہیں ا  
قال احمد بن ابی سلیمان صاحب مسند  
رحمہ اللہ تعالیٰ فی رجل قیل لہ  
لا حق مر رسول اللہ فقال لعل اللہ برسول اللہ  
کد و ذکر کلاما قبیحاً، فقیل لہ  
ما نقول یا عبد اللہ فی حق  
مر رسول اللہ فقال لہ اشد  
من کلامہ الاول ثم قال اما اشدت برسول  
اللہ العقریب فقال ابن ابی سلیمان لکدی  
سأله اشهد علیہ وانا اشہیک یومید فی

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان طہیزہ در حق امام محزون رحمہما  
اللہ تعالیٰ سے، یک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ  
اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ  
رسول اللہ کے ساتھ ایسا کرے اور ایک بد کلام  
ذکر کیا کہ اسے دشمن خدا اور رسول اللہ کے پارے  
میں کیا جاتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر  
بولامیں سے تو رسول اللہ سے بچھو مرادیا تھا۔ امام  
احمد بن ابی سلیمان نے مستغنی سے فرمایا تم اس پر  
گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلائے اور

لہ القرآن الکریم ۳۳/۳۰

سلف فتاویٰ ہندیہ باب التاسع فی اسکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۳/۶

قتله وثواب ذلك قال جيب جت الربيع لان ادعاءه لا يقبل في لفظه ولا يقبل في سعيه كقولنا كرمتم دوني حكمنا كرمتم من سعيه موت ولا سعيه ثواب عظيم پائیں) امام جیب بن ریح نے فرمایا یہ اس نے کہ نیکو لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسکوت نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شعاریں فرشتہ ہیں،

ثم قال انما امرأت برسول الله لعقرب فاسه من عبد الحق وسقط عن الحق تاويله للرسالة العرفية بالامارة النورية وهو مردود عند قواعد الشرعية

علامہ شہاب خواجہ نسیم الریاض میں فرماتے ہیں،

هذا حقيقة معنى الكلام سال وهذا اما لا شك في معناه وانكاره مكافؤ لكن لا يقبل من قوله ادعاء انه مراده بعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو كان طابق قال امرأت موصولة غير موصولة لا يلتفت لمثله وبعيد هذا بان لا يلتفت

کہ ٹوکھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے ذکر گفت میں طابق کثرتہ کو کہتے ہیں تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہدیان سمجھا جائے گا

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ وہ

وہ ان تو جملہ دروہا نہند چشمان تو زیر ابرو نہند

(تیرے تمام) دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

سہ اشعار فی تہذیب حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شركة صحافة في البلد الاشعريہ ۲/۹

سہ شرح اشعار مولانا علی قاری مع نسیم الریاض دار الفکر بیروت ۳۳۳/۴

سہ نسیم الریاض شرح اشعار للعاصی عیاض

کرتی عاقل بگہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چار بگہ ہر جانور بگہ ہر کا فرزند میں موجود ہو محل مدح میں دکر  
 نہ کر بگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے  
 مرزا کی ناک میں دو تختے رکھے مرزا کے کان میں دو گھونٹے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس  
 عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُپر اور بھوٹوں کے نیچے ہے۔ کیا ایسی بات نکھننے والا پند، مجنون پکا پاگل نہ کہلایا بھلا  
 اور شک میں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا اُن مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں  
 بہت جاہلوں کے ناک کان بھوس اُصل نہیں ہوتیں مگر نہ اس کے نیچے ہوسے وہ بھی ہیں اُنہ نے انھیں مدح سے جو  
 نہ کی چننے سے مادہ کے پیٹ سے دیا کئے میدان میں بھیجا جس طرح اس مرد کی خبیثیت نے بچھو کو رسول معنی لغوی  
 بنایا مولوی معنی قدس سرہ القوی شری شریف میں فرماتے ہیں اسے

- |   |                           |                          |
|---|---------------------------|--------------------------|
| ۱ | کل بومر ہوئی شان بخواں    | مردار بیکار بے فیلے ہواں |
| ۲ | کھڑی کارش کہ ہر روز ستاں  | گوستہ لشکر روانہ میکند   |
| ۳ | لشکرے ز اصلاب سمجھے اہمات | یہاں تا در رحم رویہ نہات |
| ۴ | لشکرے ز ارجا سمجھے مالکان | تار زمانہ پر گر جاساں    |
| ۵ | لشکرے ز سالان سمجھے اہل   | تا برینہ ہر گئے سسٹن مل  |

(۱۱) روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں پڑھو اس کو سیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھو (۲) اس کا معمول  
 کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر لپٹوں سے اہمات کی طرف  
 تاکہ عورتوں کے رتوں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ناؤں کے رتوں سے زمین کی طرف تاکہ  
 زوناد سے جہاں کو پڑ فرمائے (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ (ت)

حق عز و جل فرماتا ہے :

فارس عیدہم الطوفان والجراد والعممل  
 والصنادع والدہرج  
 ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور شیریاں اور خنیں  
 اور چنہ ٹکیں اور خن۔

کیا مرنے والی ہی رسالت پر فقر رکھتا ہے جسے ثیری اور چنہ کہہ اور جوں اور گتے اور سورسب کو شامل بنانے گا،  
 ہر جاہل بلکہ ہر جرح و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت

حضرت مولوی قدس سرہ المصنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں،

ما یحیی و یحیی و یحیی و یحیی  
باشما محرمات ما یحیی  
(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم ناخروں کے سامنے ہم خاموش ہیں)

اللہ عز وجل فرماتا ہے،

وان من شیء الا یستبح بحمدہ و لکن  
لا تفتقہون تسبیحہم

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی  
تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں  
نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما من شیء الا یصلی الی رسول اللہ الا کفرہ  
سقط الجن والانس رواہ الطبرانی فی الکبیر  
عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صحیحہ  
خاتم الحفاظ

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو  
مرا کافر بنے اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں  
یعلیٰ بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے  
اسے صحیح کہا۔ ت)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے،

فکنت غیر بعید فقل اعطت بما لست بک  
بہ وجنتک من مہا بئس یقین

کچھ دیر غم نہ کر، بڑا بارگاہ سلیمان فی میں حاضر ہوا اور  
عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر  
حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سب سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما من صباح ولا راح الا وبقاع الاسرف  
یتنادی لعضہا بعضا، یا جامۃ کھل من یک  
الیوم عبد صالح صلی علیہ او دکر اللہ

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے گوشے  
ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ سہجے! آج  
آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر

سہ المصنوی المصنوی حکایت مارگیر سے کرادیا ہے افسردہ الخ فورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۷

سہ القرآن الکریم ۴۴/۱۷

۲۶۲/۲۲

الملکۃ الفیصلیۃ بیروت

حدیث ۶۷۲

سہ المعجم النبی

المجموع الصغیر

دارالکتب العلمیۃ بیروت

۸۰۴۸

سہ القرآن الکریم ۲۲/۲۷

فان قالت نعم من ات انا فلان  
فصل في مراد الطبرانی في الاوسط  
وابو نعیم فی الحیة عن انس رضی اللہ  
تعالی عنہ۔

نماز پڑھی یا ذکر لکھی کیا، اگر وہ کلمہ اجواب دیتا ہے  
کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا کلمہ اعتقاد کرتا ہے کہ اسے  
مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور  
ابو نعیم نے تلمیذ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مراد ابراہیمؑ پتھر برت پرست کافر، ہر کچھ بد، ہر کچھ سورا کو  
بھی اپنی طرح نبی و رسول کہہ گا، ہرگز نہیں۔ تو صاف روشن ہو کہ معنی لغوی ہرگز مراد ہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و  
عربی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

و تعبارة اخرى معنى كے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عربی عام یا خاص۔ یہاں عرب عام تو بعینہ  
وہی معنی شرعی ہے جس پر کلمہ قلم حاصل، اور انا وہ لغوی کا احوال یقیناً باطل، اب یہی، ہا کہ عربی عام کو  
یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جس میں مجھے شک و  
خوک سے احتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں،  
مگر حاشا للہ! ایسا باطل اور اسلئے حاشا سنا کی طرح، شرع زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی  
بلکہ لغت و شرح و عرب عام سب سے الگ اپنی ہی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کا مر کی کسی  
سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معصم کی کسی ہی شد یہ تو ہیں کہ مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر یک  
کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر لے جس میں کفر تو ہیں کچھ نہ ہو، کیا یہ کہہ سکتا ہے خدا وہ ہیں  
جب اس پر اعتراض ہو کہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا تم دو جنگل میں سور کو بھاگتے دیکھ کر  
کہہ سکتا ہے وہ قادیانی ہیں گا جاتا ہے، جب کوئی مرزا الی گرفت چاہے کہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ  
مجھے میری اصطلاح میں ہر جگہ لڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہنے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے  
کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامش حجة فی الاصلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب  
جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرکل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معنی  
قادیانی معنی کندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قادیانی میں آئی، قادت قادیانہ کا ایک معنی  
قادت قادیانہ جہاں قوم قادیانہ قادموا



من البدیۃ و لغیر من قد یانا اسرع یت  
 قوت من ابادیۃ یا قوت لغیر من جنگل سے آیا یا گھوڑے کو تیز کیا۔

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف غسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جگہ سے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا تیز کی وہ تقریباً کسی مسلمان یا عرو کی یہ توجہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا و کلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوفہ نئے اصطلاح خاص کا ادعا شروع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، خورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لینے وقت ہاں کہتا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر و انکار ہے۔ لوگ جینا سے لکھ کر جہڑی کر اگر جانداں چھین لیں کہ ہم نے تو یس نہ کی تھی بچپن لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بچپن کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لا تحضی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ) وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ پیار ہے ہیں کہ جو رو اور جائیداد کے باپ میں تاویل کشیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی نایاک بناوٹیں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں، اللہ و رسول اپنی بیان اور تمام جہاں سے زیادہ عزیز ہیں واللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے یہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے،

قل لا تعتذرو قد کفرتم بعد ایما سکونہ  
 ان سے کہہ دو ہمارے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

والعباد باللہ تعالیٰ سرب العالمین۔

ثالثاً کفر چارم میں امتی و نبی کا متبادل صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔  
 من ایضا کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعا سے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ جو نہ کافر ہی اور و لکن مرسل اللہ و ہا تم البصیرین

سے القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفیٰ ابائی مصر ۳۴۹/۴

۶۶/۹

۳۰/۳۳



المتبرع بالظن و سرقاً لے

یہ ضروریات دین سے ہے۔

کفر بضم میں، ایسے ایک لطیف تویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نیوں) بتعظیم قوی نہیں بلکہ (نیوں) سے تعظیم یا بے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرد کا بھائی ہوں اسی سے تو افضل ہوں، ہی چاہوں میں تو بعض نیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف کٹے والے ڈال میں ڈھٹی ماری اور یہاں وہ جتھ پھری کی سیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر، مشتمل، ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجربات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور اسات فرماتا ہے مسمریزم کہہ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے مجربات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ یہ کفر متعدد کفروں کا غیر وہ ہے مجربات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اسی تعقید پر وہ مجرّم نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال الله يا عيسى بن مريم اذكري عيسى  
عليك وعلى والدتك اذ ايدتك مبرو  
القدس لكلمة الناس في سجد وكهلا  
واد علمك الكتب والحكمة والتسوية  
الانجيل؟ واذ تخلق من الطين كهيئة  
اطير باذني فتفخف فيه فتكون طيرا بآداف  
تبرئ، لا كنه والا برص باذني؟ واذ تخرج  
الموتى باذني؟ واذ كففت بني اسرائيل  
عند اذيتهم بالبيت فقال السديت  
كفر وامنهم ان هذا الاسحر مبین

جب فرمایا اللہ سبحانہ اے مریم کے بیٹے! یاد کر  
میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک  
روح سے تجھے قوم بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے  
میں اور پکی عیسر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا  
کھانا علم کی تحقیق باتیں اور قریریت اور انجیل  
اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی شکل میری پرواگی سے  
پھر تو اس میں پھر نکلتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے  
اور تو چنگا کرتا اور زادا اندھے اور سفید داغ والے کو  
میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا  
مردوں کو میرے اذنی سے اور جب میں نے یہود کو

تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھنڈ جادو  
مسمریزم بتایا جادو کیا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی دھوکے سے ہیں، اسی لیے ہی

سہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم ابو دار الکتاب العربی بیروت ۲۱۴  
سہ ازالہ اوہام ریاض الهند امر قمر بھارت ص ۱۱۶  
سہ القرآن الکریم ۱۱۰/۵

مکوں کے خیالی ضلّال کو حضرت مسیح کلمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار بتا کیسے دفرایا تھا  
اپنے معجزات مذکور ارشاد کرتے سے پہلے فرمایا،

انی قد جئتکم بأیة من ربکم انی اخلق لکم  
من الطین کھینۃ الطیر الایة۔  
مٹی سے پرند بناتا اور چوکیں بنا کر اُسے جلاتا اور

اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھسہ میں  
اشجار رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا،

ان فی ذلک لآیة لکم ان کتمّ مؤمنین لئلا  
بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر  
تم ایمان لاؤ۔

پھر مکر فرمایا،

جئتکم بأیة من ربکم فاتقوا اللہ  
و طیعوا نوحا  
میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو  
خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو پیغمبر کے رب کی نہ مانے وہ پیغمبر کی کیوں مانتے لگا، یہاں تو اُسے صاف گھائش ہے کہ اپنی بڑی  
سچی کرتے ہیں مگر

کس نہ گوید کہ دروغ میں ترشی ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔)

پھر ان معجزات کو مکر وہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی غضبہ مذموم کام تھے جب تو کفر  
ظاہر سے قال، اللہ تعالیٰ،

تلك المرسل فصلنا بعضهم علی بعض  
یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے  
پر فضیلت دی۔

۱۰ انقرآن الکریم ۴۹/۲

۱۱ " ۴۹/۲۱

۱۲ " ۵۰/۲۱

۱۳ " ۲۵۳/۶

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا :

وَأَتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتَ دَايِمًا ۖ  
 بروح القدس ۖ  
 اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبریلؑ  
 اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تحت مکرر سے منصبِ اعلیٰ کے ذاتی نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی فضیلت ہے  
 ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں پھر ای کلمات شیطانیہ میں مسیح کلامِ اللہ علیہ السلام تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر  
 تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفرِ نہم میں ہے کہ ازالہ  
 صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا : بوجہ مسموم کے علی کرنے کے تنویر باطن اور توحید  
 اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔

إِنَّا لَنَعْنِيهِمْ سَاجِدُونَ ۖ  
 عَنِ الْعَدُوِّ ۖ إِنَّمَا اللَّهُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی ٹٹنے والے ہیں،  
 انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی  
 رحمتیں ان کے اہلبائت علیہم السلام پر، دربرکتیں اور سلام (اللہ)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا، شریف و شروع شفا و سیف مسلول امام تقی، الخلد، مدینہ  
 سبکی و ردضہ امام خودی و دہلوی، امام خودی و عدم، امام خجندی و غیرہ تصانیف ائمہ کرام کے دفتر کو جمع رہے  
 ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اور العزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسموم کے سبب نور باطن  
 نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ حیدر نہ کہ غیر بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعنت اللہ  
 قائمہ و قائمہ (اے کہنے والے اور قبول کریا پر لڑکی صحت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت و رکنار اس عبد اللہ و  
 کلام اللہ و روح اللہ علیہ و صلوٰۃ اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفسِ ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے  
 ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ :

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا  
 جہنم ۖ  
 جیٹک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول  
 کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان  
 کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

لہ القرآن الکریم ۲/۲۵۳  
 سہ ازالہ ادبام  
 ریاض المسند امرتسر بھارت ص ۱۰۶  
 سہ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

کفر و کجی : ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھا ہے : ایک زمانے میں چار سو بیسوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے تھے۔  
یہ صراحت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عترت عز وجلالہ  
نے یوں ہی تو بیان فرمایا :

کذبت قوم نوح المرسلین ۵ کذبت عاد  
المرسلین ۵ کذبت ثمود المرسلین ۵  
کذبت قوم لوط المرسلین ۵ کذب  
اصحاب لایکۃ المرسلین ۵  
نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ، عاد نے رسولوں  
کو جھٹلایا ، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ،  
نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ، بنی والوں نے  
رسولوں کو جھٹلایا۔ (ت)

اتحاد کرام فرماتے ہیں ، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے  
یا جماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے  
واقع میں جڑا ہو جانا ، شفا شریف میں ہے ،

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ السوۃ و  
نیوۃ نبیہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
و لم یکن یؤمن علی الانبیاء الکذاب یراقبہ  
ادعی فی ذلک المصلحۃ بنعمہ اولویدعہا  
فہو کافر باجماع ۵  
یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت  
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا  
استناد رکھتا ہو یا نہ ہو نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بڑے بڑے  
اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح  
بالاتفاق کافر ہے۔

سے اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑی ہمیشہ پیشگوئیاں ہاتھ دہتا ہے اور بعینیت الہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا  
کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کہ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اسکی نیار میں بھی ایسا ہوتا ہے  
ایہم برعہم۔

سہ ازالہ اودام	ریاض اللہ امرتسر بھارت	ص ۲۳۲
۵ القرآن الکریم	۵ القرآن الکریم	۱۲۳/۲۶
۵	۵	۱۶۰/۲۶
۵	۵	۱۶۶/۲۶
۵ الشفا بتعریف حقوق المصلطہ	فصل فی بیان ماحول المعانی	۲۶۹/۲

ظالم نے پیار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچ لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت  
 کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کو ام علیہم  
 افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔۔۔۔۔  
 دیکھو قوم نوح و ہود و صاریح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر  
 قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عادی کل پیغروں کو جھٹلایا، تو نے جمیع انبیاء کو  
 کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسول کو جھٹلایا، ایکہ الاول نے سارے نبیوں کو دروغ ٹوکھا، یہ نبی واللہ اس قافلے نے  
 نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا،

فلعن اللہ من کذب احد امن انبیاءہ  
 و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیاءہ و رسلہ و المؤمنین  
 بہم اجمعین و جعلنا منہم و حشرنا  
 فیہم و ادخلنا معہم داس المعیب بجاہلہم  
 عندک و برحمتہ بہم و رحمتہم بنا اللہ  
 ارحم الراحمین واللہ اعلم بالصواب  
 الطہیین۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھٹلانا کفہ والے پر اللہ تعالیٰ کی  
 لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان  
 کے وسیع سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور جس ان  
 میں بائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ  
 نیز داخل فرمائے، ان کی اپنے دلوں و جاہلست اور  
 ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑے رحم  
 و رحمت ہے سب حدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جڑتیاؤں کا رب (ت)

طہرائی معجم کبیر میں و برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 فی اشہد عدد تراب الدنیاءت مسیئۃ  
 کذاب علیہ  
 مشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں  
 دیتا ہوں کہ مسیئہ جس نے زمانہ اقدس میں اعلیٰ  
 نبوت کیا تھا، کذاب ہے۔

وانما شہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتابعد و انہما کے ایک دستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ  
 تمام عالم کی سموت و ارض و ماطان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے و کفی باللہ شہیداً اور  
 اللہ کافی ہے گواہ۔ تاکہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بنیاد کہ کافر مرتد ناپاک ہے۔۔۔۔۔

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے اُن اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر تہ وہ مخدولہ اور اس کے اراکین کو صرف طوطے کی طرح کلا گوئی پر مدبر اسلام رکھتے اور تمام بددینوں کو جی پر جلانے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادھوسے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ نہ وہ کی روداد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقل پر بھی اپنا وہی قاعدہ طعنہ مجدد کلمہ گوئی بخیریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ سربراہ خود کھیلے ارتہ دیکھتے سُننے پھر مرزا کو امام دہیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق تار و شفاہ شریف میں ہے،

تکفیر من لم یکفر من دان بعیر مسلمۃ یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے  
لمسلمین من الملل او وقت فیہم اوشکۃ یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔  
شفاہ شریف نیز فتاویٰ برازیہ و درہ و غرہ و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے،  
من شک فی کفرہ وعدا بہ فقد کفر بہ یا اس کے سر و عدا بہ میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے،  
ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرہ و ملکی الابجد و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے،  
صاحب الہدایۃ کان یکفر فہو بسئلۃ بدعتی اگر کہنے نہ کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ دت۔

فتاویٰ تلخیصیہ و طریقہ محمدیہ و حدیث تندیہ و برجندی شرح فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔

عن یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرتد کی بعض نئی تحریروں کو دنگ سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

۱۔ الشفاہ بتعرفت حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماحول التلاک مکتبہ شکرہ صحافیہ فی البدو الثمانیہ ۲۰۱/۲  
۲۔ در مختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱  
۳۔ فصل فی وصایا الدمی وغیرہ - - - ۲۳۳/۲



هؤلاء القوم خاص جون عن صفة الاسلام  
واحكامهم احكام المرتدين ہے  
یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے  
احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کھر کرتے ہی عورت نکاح سے فزائیکل جاتی ہے، اب اگر یہ اسلام لائے اپنے اس قول و دہب  
سے بغیر تو بہ کئے یا بعد اسلام دتو بہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو  
جو اور دہر یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں،  
فی الدر المختار عن غنیة ذوی الاحکام در مختار میں غنیة ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق  
مایکون کھر اتفاقاً یبطل العمل والنکاح کھر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی  
واولاد اولاد زنا ہے اولاد ولد الزنا ہے (ت)،

اور عورت کا نکل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ غفلت میجر ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط  
نہیں کرتا،

فی التثویب و رث کتب اسلامہ و ارتہ المسلم  
بعد قضاہ دین اسلامہ و کسب مرد تہ فی  
تذریع میں ہے قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت  
کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی  
دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ (ت)،

در محل توفی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا تو بل و دہر ہوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحسب  
ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرما دے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا، اس وقت  
موتل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکموا بقاضی بدھ قہ حل  
دینتہ فی مرد المحتار لانه بالحق صا  
من اهل الحرب و هم اموات فی حق  
احکام الاسلام فصار كالصوت، الا  
در مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے  
ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین و گون کو حلال  
ہے، رد المحتار میں ہے کیونکہ دار الحرب سے لاحق  
ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مردود

۲۶۴/۴	فرد فی کتب خانہ پشاور	الباب التاسع فی احکام المرتدین	لے فتاویٰ ہندیہ
۲۵۹/۱	مطبع مجتبائی دہلی	باب المرتد	لے در مختار
"	"	"	لے
"	"	"	لے

انہ لا یستقر لمحاقہ الا بالقضاء لا احتسالی  
العودہ و اذا تقررت موته تبثت الاحکام  
المتعلقۃ بہ کما ذکر فی نہرہ

اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،  
حد ما علی دینہم الا تری انہم صرحو  
بنزع الولد من الامر الشیقة المسلمۃ  
است کانت فاسقۃ والولد یعقل ینعشی  
علیہ التعلی لیسرھا الذمیمۃ مما ظنک  
بالاب المرتد والعیاد باندہ تعالیٰ قال  
فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیۃ  
فان الولد یبقی عندھا ان  
یعقل الادیان کما سیأتی خور منہ  
من تعلمہ مہما ما تفعلہ فکذا الفاجرة ثم  
وانت تعلم الولد لا یحضنہ الاب الابعد  
ما یدل سبعا او تسعا وذلک حسن العقل قطعاً  
فی حرم الدفع الیہ ویجب النزع منہ و  
انما اوجبت الی ہذا لان العبد لیس بید  
لاسلام والا فالسلطان است یبقی

کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر  
وائی قرار پائے گا یہ کہ قبل از اس کے واپس لان اسلام  
کئے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہو گئی تو  
موت سے متعلق تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہرہ ذکر کیا۔

نابالغ بچوں کے دین کے خطر کی وجہ سے، کیا آپ نے  
نہ دیکھا کہ فقہانے مسلمان شفیق ماں اگر فی سقہ ہو تو  
اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے  
سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بڑے اخلاق سے  
متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے  
بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والیاد ہا ڈٹھ جائے۔  
رد المحتار میں فرمایا کہ فی جر عورت اہل کتاب عورت کے  
مکرمین سے نہ اس کے پاس بچہ عورت اس وقت تک  
رہے گا جب تک دین بچنے نہ پاسے جیسا کہ بین ہوگا  
اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر  
نہ ہو جائے، تو فاجرہ عہدت کا بھی یہی حکم ہے، اور  
بچے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد  
ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے، ہڈ پکے  
اسکے سپرد کرنا حرام ہے اور اس آگاہ کر لینا ضروری ہے اور

عہ کیونکہ اسلامی مکرمین کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے  
جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے ۱۲ منہ (ت)

عہ فان سلطات الاسلام ما موربقتہ لا یجوز  
لہ ابقاؤہ بعد ثلثۃ ایام ۱۲ منہ۔

۳۰۰/۴	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد	رد المحتار
۶۲۴/۶	"	باب المختارۃ	"

المرتد حتى يبحث عن حصانته الا ترى الى قولهم لاحضانة المرتدة لانها تضروب و تحبس كايوم فاني تتفرغ للحضانة فاذا كانت هذا في المحبوس فما طرك يا مقتول ولكن انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

ہم نے یہ ضرورت اس نے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کسب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کو حتی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزایافتہ ہوگیا جیسا کہ آج ہے ہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتولی مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ (ت)

مگر بن کے نفس یا مال میں بدعوسے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگرچہ اسلام لے آیا اور اس مذہب طعن سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

في الدر المختار يبطل منه اتفاقا يعتمد الملة وهي خمس النكاح و الميراث و الصدقة و الشهادة والاكثر ويتوقف منه اتفاقا ما يعتمد المساواة وهو المعاوضة، او ولاية متعدية وهو التصرف على ولسد الصغير، ان اسلم فغذ وامن هلث اولحق بدار الحرب وحكم يلحقه بطلان مختصا نسال الله الشات على الايمان وحينئذ الله ونعم الوكيل وعليه التكاليف ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا و آله وصحبه اجمعين، اصيل

در مختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور باطل تعلق باطل ہیں، لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، جو اور وہ پانچ امور ہیں، نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لعین دین اور کسی پر ولایت اور یہ تابع اور د کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ مور باطل ہو جائیں گے، مختصراً، ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعاگو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی سہہ اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولا قرۃ الاباء علی العظیم ، و صلی اللہ تعالیٰ  
 علی سیدنا و مولانا و آلہ و صحبہ اجمعین ، آمین ۔  
 واللہ تعالیٰ اعلم (ست)

محمد مصطفیٰ احمد

ناصر دین

محمد مصطفیٰ احمد رضا الدیوبیلوی  
 عفی عنہ یحییٰ المصطفیٰ النبی الا تمی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد تقی حنفی قادری  
 حبیہ المصطفیٰ احمد رضا خاں

رسالہ

# قہر الدیان علی مرتد بقادیان

۱۲

۲۳

(قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے  
کفایت فرماتا اور سنتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی  
نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لعن فرماتا ہے،  
اللہ تعالیٰ کی مخلوق، تسلیات اور برکتیں جو ہر جہتی ہیں  
اور امنہ سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ  
کے بعد تمام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور  
گمراہ۔ اللہ تعالیٰ ہر رکش باغی کھلے نافرمان اور اپنی  
خواہش کے گڑھے میں گرے والے پر غالب و بلند  
ہے۔ اسے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی،  
پھسلے اور بد بختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری  
اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سسرکش اور

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى، صَمِّ اللّٰهُ لَعْنُ دَعَا،  
لَيْسَ وِراءَ اللّٰهِ مَنْتَهَى، اَنْتَ رَبِّیْ طَیِّف  
لَا یُشْء، صَلَوَاتُ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی، وَ  
تَسْلِیْمَاتُ الْمَنْزَہَةِ عَنْ الْاَنْتِهَاء،  
وَبَرَکَاتُہِ التَّقِیِّ تَنْمِیْ وَتَنْمِیْ، عَلٰی حَاقِمِ الْاَبِیْنِ  
حَیِّ، فَمَنْ تَبِیْاً بَعْدَہُ تَقَاوَا قَصَا،  
فَقَدْ کَفَرُوْا غَوٰی، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَنْ  
عَاثَ وَعَا، وَتَسْرُدُ وَحْشٰی، ذٰی حُرُوْۃ  
ہَوَاہُ هَوٰی، اَللّٰہُمَّ جَرِنَا مِنْ اَمْت  
فَذَلْ وَنَحْیْرِ، اَوْ نَزَلْ وَنَشْیْ، مَرِیْتَا  
وَاَنْصَرْنَا بِتَنْصَرُکَ عَلٰی مَنْ طَفٰی وَیَغٰی،

وَضَلَّ وَاضِلٌ عَنِ صَبِيلِ الْاِهْتِدَاءِ ،  
 صَلَّ عَلَى الْمَوْلَى وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَبَدًا اَبَدًا ،  
 وَاشْهَدَا مَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ اَحَدًا صَمَدًا ، وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ بِالْحَقِّ وَدِينِ الْهَدْيِ ،  
 صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 دَائِمًا صَوْمًا ۔

جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان  
 سب کے خلاف رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر وہ  
 ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ ، اور میں گواہی دیتا  
 ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ، وہ وحید  
 لاشریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اس کے خاص بندہ اور برحق رسول ہیں اور اس کا  
 دین ہدایت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو آپ  
 پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی رحمت ۔

اللہ اکبر علی من عتوا و تحسبوا

(اللہ تعالیٰ ہر کس پر غالب بلند ہے)

ماتے ہیں ثنوی تاخیر شد ٹپتے بایست تاخون مشیر شد

(اس ثنوی کو ایک مدت تاخیر ثنوی ثنوی کے دو دو ہت کے مدت چاہئے۔)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحبیب اللہ و نعم الوکیل، رسالہ ماہراری رزق دہانی  
 کی ابتداء رکشتہ النہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں  
 نے حسب حکم شریعت ان سے میل جول، ارتباط، سلام کلام یک نخت ترک کر دیا، دین میں لٹاوا، مسلمانوں  
 میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادی فی دون العذاب الاکبر (بڑے عذاب سے قبل دنیوی  
 چھوٹا عذاب) چکھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی ٹپتی گئی نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر حرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند  
 ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مقرر حکومت ایسی لفریات کو گب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی  
 نہ ہوگی، سلطان آپ اپنا استقام کریں، آخر حکم آنکہ طر

دست بگیرد و سر مشیر تیز

(تیز قولہ کا سرا جاتہ میں پکڑا۔)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ حامد شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ

بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود ہی متقدم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی طائفوں کو جلالیں اور میں  
علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ ہرزائی و اکادیب ہستی و کلمات شیطانی کا اٹھانہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط  
ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ جو نہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالاحت عن حقیقہ بطلانہ (اس کی طرح جو  
اپنی موت اپنے گھر سے گریہ کر نکالے) سے کم نہ تھی۔

ست باز و بجل میقتند      پنجہ بامرو آہنیں چنگال  
(ہر ماہم و جاہل کو چھیڑا، آہنی پنجے والے مرے پنجہ آزمائی کی بت)

مگر از انجا کہ عسفی ان تکرہوا شینا و ہو خیر لکم (قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیسیزی اور وہ تھا ہے  
لے بہتر ہوں گی) ح

خدا شرتے برا گیرد کہ خسیس برادران باشد

(لاناہ تعالیٰ ایسا شر لانا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔)

یہ ایک غیبی تحریک خیر بر گئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہار کا  
سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے اس کا رافکا مرزا قادیانی کو پایا دیا، اس کے ہونک اقبال ادعا سے رسالت و  
نبوت و افضلیت من الانبیاء وغیرہ کفر و ضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی اعتراض کیا، صرف  
اتحاد کی دیا کہ تمہاری آج کی گالی زالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و آئندہ  
سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ ذکر ہوئی، مضمون کثیر تھا، مقصد  
پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، ہدایت نوری کو اب اطلاع ضروری "نما" رکھا گیا، اس میں دعوت مناظرہ  
شرائط مناظرہ، طریق مناظرہ، مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلک منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ و شام لائے قادیانی بر حضرت ربانی و  
رسولان رحمانی و محبوبان یزدانی، سلسلہ کفریات و ضلالت قادیانی، سلسلہ تناقضات و تہافتات قادیانی،  
سلسلہ دجالی و تبلیغات قادیانی، سلسلہ جہالت و بطالت قادیانی، سلسلہ تاویلات، سلسلہ سوالات  
اور واقعی و قبی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی متقاضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر سب کل اُلٹ پھیر کر انھیں  
ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہذا ہر رسالے کے بعد لگانہ رو سے انھیں سلاسل کا انتظام احسن و ادلی۔  
اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتداء رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمائے والا ہے، اس کے

بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین حسب حاجت اندراج کریں مناسب کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بشمار سلسلہ اسی کی سبک میں انسلاک پائے جو نیا کلام ان سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ مرقوم ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اہل تا آخر ایک سلسلے میں منصوص اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ست لکھ کر جدا محدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید دو مراغت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور روز جزا سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ اُمید ہدایت ہے و ما توفیق الا باللہ علیہ توکلت و لیہ انیب و علی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ انہ ہو القریب المحیب۔

## ہدایت نوری بچاؤ اطلاق ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و آلہ علی رسولہ الکریم خاتم النبیین و آلہ و صحبہ اجمعین  
اس میں قادیانی کو دعوت مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہونا کہ قول کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین !  
روسیکسڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۷۷ء میں تصور حسین نیچے بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان ” اطلاق ضروری “ نظر سے گزرا جس میں اولیٰ علامتے اہل سنت نصرہم اللہ تعالیٰ پرست زبان درازی و افتراء پر دازی کی سہی، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ کھا اور آخر میں طائد شہر کو ترغیب دی ہے کہ غلطی ظرفیں میں مناظرہ کرا دیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچے بند صاحب جیسے بے علم فاضل کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اُس کی پچھڑی معلوم اور اول مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعہ لازم، ہمدادوں و ماتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری و دعوہ پر مشتمل، آئندہ حسب حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم اچھٹھ دیں، اُن گائیوں کا جواب یہی ہو علامتے اہل سنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گائیوں کا جواب گایاں دیں، حاشا اللہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا رکھوئیں گے کہ ششستہ دہنو! تمہاری گدی گالی تو آج کی نئی نئی نہیں، قادیانی ہمسار



ہمیشہ سے علما و ائمہ کو نثری گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء و ائمہ کی کی گنتی، وہ کوئی سی شہید  
خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قادر کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ  
اطلاقِ ضروری کی پہلی بات کا جواب ہے۔

(دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور  
نیز اس کا طریقہ مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمالی فتنہ سے یکسر دور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریق  
مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ و ڈھیل کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحوالہ  
تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمالِ تہذیب و مناسبت سے منسلک مسائل کے کاشف اور مناظرہ حسنہ  
کے بادی بھی ہیں۔

ایک بدعتی دہی کو لازم کر اپنے دہی گنبد کی جو جرات حق پر اُترتے رہتے ہیں جنہیں کر رکھے اور اپنی حال  
کی اور پچھلی قوت سب حق کا دار و مہار نے کے لئے طے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہئے، اُس صحت و وقت  
کے لئے جب واحد قہار اپنی بد مسلمانوں کے لئے مارل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی دہی کا سب جال بیچ بعونہ  
کھل جائے گا،

وما ذلک عظیم اللہ لعنہم بعدہم	اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب
من قال وقوله الحق ابجد ما لهم	جس نے فرمایا اور اس کا فرمانِ برحق ہے کہ ہمارے
الظہور ولن یحصد الله للكفرین علی	تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ
المؤمنین صبیلا والحمد لله رب العالمین	کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ
	عبد العالمین (ت)

یہ دوسرا عدد بحوالہ تعالیٰ اِس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے —  
وما توفیقی الا باللہ عیہ توکلت و الیہ  
پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے (ت) انتیب -

## عَدِ اَوَّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عز و جل پر قادیانی کی نیچے دار گالیاں  
مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا تک و مولیٰ تمہیں کفر و کفرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے  
زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو

بنایا ہے اور واقعی اُسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ ٹیل عینے جگہ نزول عینے یا دوسرے نفلوں میں عینے کا آثار بنائے، عینے کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھتے تو عینے صادق کی جمیع اوصاف حیدرہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام ششائع ذمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہو کہ اُن کے معجزات، اُن کے کمالات سے ایک نکتہ انکار اور اپنی تمام ششائع خصلتوں، ذمہ حالتوں کی اُن پر بوجھا کر کے جب قرآن راجحاً ٹھیک اترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اُس کی خردار سے مُشتِ نور نہ پیش نظر ہو۔

## فصل اول

رسول اللہ عینے بن مریم اور اُن کی ماں علیہا الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تاریخہ ۱ (۱) اعجاز احمدی ص ۱۴ پر صاف لکھ دیا کہ: "یہود عینے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عینے نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اُن کی نسبت پر قادر نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔" یہاں عینے کے ساتھ قرآنِ عیم پر بھی بڑی دی کو وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت ۵ (۲) ایضاً ص ۲۲: "کبھی آپ کر شیطانی الہام بھی ہر تے تے۔"  
ت ۶ (۳) ایضاً ص ۱۲: "اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پڑیں۔" یہ بھی صراحتِ نبوت عینے سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: "مگر نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹال جائیں۔"  
ت ۷ نیز پیشگوئی لیکچر ام آفریخ اوساوس ص ۵ پر کہتا ہے: "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھڑنا نیک نام رہنمائوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔"  
ت ۸ ضمیمہ انجامِ آٹھ ص ۱ پر کہنا دیکھا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔"  
ت ۹ اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھا ہے ص ۶: "اگر کوئی تلاش کرتا کرتا میری جائے تو ایسی کوئی

علیہ یہ خود اُن کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تقویا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے، اس کا بیان عن شاعر اللہ آگے آتا ہے۔

پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہوا ہے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ حواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ **إِنَّا لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ۔**

(۴) **دافع البلاء** ٹائٹل ہیج ص ۱۲، ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی نبی نہ تھا۔ رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کو تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو ان کی خاک پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا و معصیت ت ۱۰  
ہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسے کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نہایت ت ۱۱  
ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ کسی ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے ت ۱۲  
کو اسی کے منہل کتاب ہے کہ حقیقی نبی وہ ہے جو تجار میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر روز کے طور پر، خاکسار علام احمد از قادیان۔

(۵) پھر یہاں تک تو جینے کا ایک راستباز آدمی دیکھنے مست اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا ت ۱۲  
کو بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، وٹ میں چل کر وہ سینہیں جی رال ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا آئید ہمارا ایمان محض نیک فطنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسے کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں جینے سے بھی اعلیٰ ہوں، اسے سچے اللہ اسے

ایمان یقین شمار باید حسنی ظن تو چکار آید

(پختہ ایمان انسان کا شمار ہونا چاہئے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ ت)

ت ۱۴ (۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہو گئی، اسی کے صدمے پر کہ آجیسے کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔

(۷) عیسے کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع و اقسام کے دواغ بھی لگ گئے، ایضاً ت ۱۵  
”مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ نیچے کو ٹھس ت ۱۶  
پر ایک فصیت ہے کیونکہ وہ (یعنی نیچے) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے ت ۱۷  
اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلیٰ جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بھی کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸ (۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ فقیر انجامِ اتم ص ۱۷ میں یوں لکھا: آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی جیسے بھی ایسوں ہی کی اور دے تھے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ ت ۱۹ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پتہ عطر اس کے سر پر لے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر لے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ت ۲۰ (۹) اسی رسالہ میں ص ۱۷ سے ص ۱۸ تک منافقہ کی آڑے کر خوب ہی بے دلی کے چھوٹے پھوٹے ہیں اللہ عزوجل کے سچے پیغمبر کو نادان اسرائیلی، شریر، متکبر، بد عقل، پڑنا سنے خیال والا، غش خور، بد زبان، کٹھن، خجرتا، خور، علی غنی قوت میں بہت کیا، خلل دماغ والا، گنتی ٹالیاں دینے والا، دقت مند، زرافری، پریشیطان وغیرہ خطاب اس قدر الیٰ دجال لے دئے۔

ت ۲۱ (۱۰) صاف لکھ دیا ص ۱۸، حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔  
ت ۲۲ (۱۱) اس زمانے میں ایک تاجاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہو بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں اس تاجاب سے آپ کے ہاتھوں سے مکر و دیب کے کچھ نہ تھا۔

ت ۲۳ (۱۲) ہتھاریہ کہ ص ۱۸ پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کے گھر میں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود بڑھا، اللہ و انانیہ سراجھون۔ خدائے تعالیٰ کا حکم کہ رسول اللہ کو تختہ دے جیلد یہ پاک ٹالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان میں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان قچے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو بچہ بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا لا لہذا اللہ علی الغیبین

ت ۲۴ (۱۳) وہ پاک گھوڑی میرے مدینہ کا مٹا کلمہ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہاں کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سبھی بہنیں بھی لکھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ دادا دادی، حقیقی بہنیں، سبھی بھائی اسی کے ہوتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے لئے سے دودنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآنی عظیم کی تکذیب اور طبع ظالم و مرم کو سخت گالی ہے۔

ت ۲۵ (۱۴) کشی ساختہ ص ۱۹ پر لکھا: مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، مسیح کی

دو دون ہمشیروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہو اور جو ہی اس کے نوٹ میں لکھا، یسوع مسیح کے چار بھائی اور  
 دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔  
 ت ۶۹ دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑی کو سستیہ نامی لکھتا ہے کہ باب بنادیا اور اس صریح کلمہ  
 میں صرف ایک پادری کے کلمہ جاننے پر اعتقاد کیا ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہر سے سخت  
 لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنی زلی سے قرآن کو رد کرتا ہے

ت ۷۰ (۳۰) نیز اسی واقعہ البلاء کے حوالہ پر لکھا، خدا ایسے شخص (یعنی جیسے) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں  
 نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ ان گالیوں کے لہانا سے جیسے علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کو تو ایک جگہ ہی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا کو تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید نکالیاں اور  
 ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مدکر رہوں گی۔

ت ۷۱ (۳۱) اربعین نمبر ۲ ص ۱ پر لکھا: کمال مہدی نہ مسمی تھا نہ بیٹے۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کمال ہادی  
 ہونا ہلاکتے طاق، نور سے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کمال کون ہیں، جناب قادیانی۔ دیکھو اسی کا ص ۱۳۔  
 ت ۷۲ (۳۲) براہ سب ارجم پر صحت لکھ دیا کہ جیسے یہودی تھا تو قہر اللہ مرحوم عیسیٰ السدی ہو  
 من الیہود لرحمہم اجمعین، ثلاث السور آیت ۱۵۱ سے یہودی جیسے کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت  
 ت ۷۳ اس دن لوٹ آئے گی۔ ت ۷۴ ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں  
 کا اولاد ہے مجوسی ہے۔

ت ۷۵ (۳۳) حدیث کہ جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کفر کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں  
 لکھ دے جیسے کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سہم میں مٹ چکے کہ جیسے  
 کی سخت دشواریاں ہوئیں، اور کشتی ساحتہ صحت پر کتا ہے جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں مگر  
 نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔ دیکھو کیسا صاف بتا دیا کہ  
 جسے خدا پر ایمان ہے مگر نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن جیسے کہ رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان  
 نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں، الا لعنة الله علی الکفرین۔

قصہ تھا کہ فصل اول میں ختم کی جانے کے لئے میں قادیانی کی ازالۃ الامداد نام علی اس کی برہنہ گوئیوں  
 بہت بے لاگ اور قابل تماشا ہیں۔

ت ۷۶ (۳۴) یہ جو میل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مرد سے جانا اس سے طلب کئے تو صاف  
 جواب دیتا ہے ص ۱۰۰ "ایجاد جسمانی کچھ چیز نہیں، ایجاد روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے" دیکھو

قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی کفر کر دی

جو نبی مسیح کی کفر کر دی

وہ ظاہر باہر ہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جایجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا ،  
 قادیانی کیسے ٹھکے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں ، پھر اس کے متصل کہتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کے اگر مسیح کے اصل کاموں کو ان حواشی سے اٹک کر کے دیکھا جائے جو محض افراء یا غلط فہمی سے  
 ٹکڑے ہیں تو کوئی انجورہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور  
 نبی کے غوارق پر ایسے شبہات ہوں ، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی دونوں دُور نہیں کرتا ؟

دیکھو کوئی انجورہ نظر نہیں آتا ، کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا ، وہ تالاب  
 کے قہقہے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آفریں کھا صلی اللہ علیہ وسلم : زیادہ تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح  
 معجزہ مانی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی وہ ان اس  
 ایک انبار معجزات کا ان کی طرف غسوب کر رہے ہیں :

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کٹھن طور پر تمام معجزات مسیح و تعریجات قرآن عظیم سے  
 صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول دینی ہونے کا اذکار ، مسلمان تو کذب قرآن کو مسلمان ہی نہیں  
 کہہ سکتے ، قطعاً کافر تہ رہیں یہ وہی سب درگزی و رسوں کی کو اور نہ پر کفر چڑھے الا لعنة الله  
 علی الکفارین (خزدار) کافروں پر اللہ کی لعنت ہے ۔ ت ) اور اس کے کذب کا کہنا کہ مسیح  
 علیہ الصلوۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے ، رسول اللہ پر محض افراء اور قرآن عظیم کی صاف  
 تکذیب ہے ، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ :

ان قد جنک بآیۃ من ربک انی اذنی  
 لکم من الطین کھیثۃ الطیر فاعف  
 فیہ فیکون طیرا باذن اللہ  
 وایئ الاکم والا یوصی وای السوفی  
 بادن اللہ وانیبک بسم  
 تا کلون وماند طرون فی بیوتکم واث  
 فذلک لآیۃ لکم انکم کستم  
 مؤمنین

بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ  
 معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے  
 پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں ،  
 وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے ، اور میں حکم خدا  
 ماوراد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مرے  
 زندہ کرتا ہوں ، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور  
 جو گھروں میں اُٹھار کھتے ہو ، بیشک اس میں تمہارے  
 لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکر فرمایا،

وَجَنَّتْ كَوْبًا يَاقُوتَةً مِّن رِّبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ  
وَاطِيعُونَ بِهِ

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن بتایا قادیانی، ضرور قرآن پاس ہے اور قادیانی کذاب مجرب۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن کی کذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر، ضرور کافر ہے، ضرور کافر مجرب۔

(۳۵) اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ص ۱۶۲ تک قزوٹ میں پیٹ

ت ۵۸ بھر کر رسول اللہ و کلمہ اللہ کو وہ گایاں دیں اور آیات و کلام اللہ سے وہ مسوگیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں

ت ۵۹ صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھائیں۔

ت ۶۰ (۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے اس سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۱ (۳۷) وہ مجرب نہ تھے، کل کا در تھا جیسے نے اپنے باپ بڑھتی کے ساتھ بڑھتی کا کام کیا تھا، اس سے

پر کلیں بنائی آگئی تھیں۔

ت ۶۲ (۳۸) جیسے کے سب کرشمے مسرور تھے

(۳۹) وہ مجرب نہ تھے۔

(۴۰) سب کھیل تھا، اور لوب تھا۔

ت ۶۳ (۴۱) ساری جاوہر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۴ (۴۲) بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت ۶۵ (۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے

ت ۶۶ (۴۴) جیسے روحانی علاج میں بہت صعیف اور نکتا تھا۔

ت ۶۷ وہ ناپاک عبارات بردہ التقاطیر میں ص ۱۵۱، انبیاء کے معجزات و قسم ہیں ایک مفسر سادی

جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شیخ القر، دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے

ذریعہ سے ہوتے ہیں جو انہما سے مٹی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ خوارزمی کے شیعہ بڑے

صحن ہے۔ ت) بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقل تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں

میں بالیہ امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھگے ہوئے تھے جو شعبہ بازی اور دراصل بے سود اور

عوام کو فریبت کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے





کرنے میں ان کا غیر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناہم رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات تھی جھک ٹوڑ ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل القرب (مسموم) کے دربار سے چونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس روحانی میں ہوتی ہے جس سے خیابانہ اُپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دُعا کے دربار سے ہرگز نہ نکلے بلکہ وہ ایسے کام اقدامی طور پر دکھاتا تھا۔ خدا نے تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ نہ ایک طریقی طاقت تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے منظر عجیبات تھا جس میں ہر قسم کے سیار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی نقطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانوں کی کہ اس دشمنی اسلام نے اللہ عزوجل کے پیچھے رسول کو کیسی مغلطہ گایا دیں، کون سی ناگفتی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے مخزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور ہولناک و شہید و سحر ٹھہرایا، ابراہیمؑ کے ابراہیم کو مسموم پر ڈھالا اور مجروح پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھی کی کل یا مسموم یا کراہی، تالاب کا اثر اور اس صاف۔ مٹی کا ٹکڑا یا اس سے بڑھ کر سامری نے جو اسپر جبریل کی خاک کٹم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ،

قال لصوت بعالم یجھد ابہ فقبضت قبضۃ  
من اثر الرسول فنبذتها وکذلت سولت  
لی نفسی  
سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انھیں نظر نہ آیا تو  
میں نے اسپر رسول کی خاک قدم سے ایک مٹھی  
لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس اتارو  
کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرہ آفاق تھیں تو اللہ کا رسول یقیناً اس کا فرجادوگ سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبہ سے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کہ مرے ہوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گایاں، معجزات کے چاند

یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈالی دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپر روح القدس کے پاؤں تے کی خاک بکھرے میں ل دی بولنے لگا۔

قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے ص

چوں دشمنوں نے حکمِ نبیؐ کی تفسیر

(جیسے نیزہ نبیؐ کا دشمنوں نے حکمِ نبیؐ سے)

اس سے تعجب نہیں کہ ہرگز جرات نہ ہو کہ اُنہی کے اُسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذّب قرآن دشمنی انبیاء و عدو الرحمن کو امامِ وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں ص

مسیح ایست لعنت بر مسیح

(اگر یہ مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ ت)

اور ان سے بڑھ کر انصاف ہے جو شد بڑھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کے میں جنابِ مرزا صاحب کو کافر میں کتا خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافروں کو جو انبیاء اللہ کی تعلیم کرے، اسلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ لعظیم۔

کذلک یطیع اللہ علی کل قلب متکبر جب ساری اللہ یوں ہی ٹھکر دیتا ہے شکیں سرکش کے سارے دل پر ات)

تسلیم : ان عباراتِ ازالہ سے بعد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے مذہبِ مولیٰ کا ازالہ بھی ہو گیا جو بد رات ضمیرِ انجامِ آخرت کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کو گالیاں دی ہیں۔

عسے ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالف ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے (ت)

جب تکذیبِ قرآن و سب و تم انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو نہ اُجانبہ آریہ و ہنود و نصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں یا شاید ایسوں کے معر میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی مجراتِ مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلا یا مسلم فلا کافر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ لعظیم۔

آخر اسی عبارت کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل میں اجماع احمدی و دافع البلاء و کشتی نوح اور ایسے و مواسب الرحمن وغیرہ میں اپنی وگلی پھری ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے،  
دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دے دے رہے گی۔

ثانیاً کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو اذیت ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ،

لَا تَقْبَلُوا الدِّينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَتَسْبُوا  
اللہ عددوا بغیر عہدہ

کافروں کے جھوٹے مہبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں ہلے ہاسنے جو بے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً مرزا کو اذیت ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التَّبَلُّغُ صَلَاحٌ پڑھتا ہے،

مَنْ آيَاتِ صِدْقِي أَنَّهُ تَعَالَى وَفَقِيَ بِاتِّبَاعِ  
مُرْسُولِهِ وَاقْتِدَاءِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَرَاتِ اثْرَا مِنْ أَشَارِ  
النَّبِيِّ الْآقْفُوْتَه۔

بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خاصاً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بگڑ بگڑ کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کوئی سی گالی ہے جو مجسمہ انجام آتم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ عظم کی۔ ضخیم انجام صلا، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری

تعلیم ہے۔

39

19

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر بے پرکی اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، یہی ولادتِ زنا وہ اس نے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر زنا پریش کی اگرچہ مرزا کی علی کا دروائی فراغت اس کی کذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو زول ایسا کس و غیر کے مسئلہ میں پیش کرنا ہے مگر ازالہ میں قوصاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ مشتمل آیت ہے فاستشوا هذا الذکر ان کتہ لا تعصم یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے پیروہ نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کتابیں کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی بی اور بائبل، تو ثابت ہوا کہ یہ نوریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب حکم قرآنی مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزام نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اقلہ تعالےٰ دجالوں کا پردہ یونی کھلتا ہے، الحمد للہ سب الصلیبی۔

رسالہ

# الجزال الدیانی علی المرتد القادیانی

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

بسم الله الرحمن الرحيم

مبطلہ از پہلی بحیث مسٹر کہ شاہ میرزا خان قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ  
اعلیٰ حضرت مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت  
سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن علیحدہ بذبحا کتب شدہ ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ ہواپسی  
جواب سے شوق بخشتا جائے۔

(۱) کریمہ

والذین ینعون من دون الله لا یخلقون  
شیئا و هم یخلقون ۵ اموات غیر احیاء  
وما یشرعون آیات ینبعثون  
اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے  
اور وہ خود بنائے جاتے ہیں، مرنے والے زندہ نہیں ہوتے اور انھیں  
خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ت)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ما سوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ

مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابر یہی جیسے علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار،

حدیث ۱۱۱۸)

لَقَدْ اَنَّ اللهَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى رَاغِبًا دَا قَبُورَ اللهَ تَعَالٰی یُود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں چُوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ تَسَاوَعْنَا فَمِیْ شَیْءٍ قَوُّوْهُ اِنِّیْ اِلَیْهِ الرَّسُوْلُ (پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ ت) آیات الہیہ، احادیث نبویہ ثبوتِ حیات جیسے علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کہ نکر اُن کو زندہ مان لیا جائے،

میں ہوں تصور کا ادنیٰ حلام

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ ساکن چلی بیت

محرم الحرام ۱۲۳۶ھ

تَحْسَدُ مَا وَفَّيْنَا عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَوْثِبُ

### الجواب

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اجماع ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہ فراریہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا ۱۰۰ بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا نہ دے ہو۔

تقریباً صدی وچھ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماند سے حیات و وفاتِ سیدنا جیسے رسول اللہ علی نبینا وعلیہ صلوٰۃ اللہ و تسلیات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر و درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ

نزولِ حضرت جیسے علیہ السلام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے، نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، نہ مرضِ کرمِ کربت عزوجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممکن ہو گیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک اُن کی تصدیق و عدۃ الہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیا کی و جہانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ (۲) انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں (ت)  
(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بدیہی یہی مانے کہ اُن کی وفات اور ان کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؟ وعدۃ و حزام علی قریبۃ آخذتہا انہم لا یرجعون (۳) (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت) ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سینا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قال اللہ تعالیٰ:

فَإِنَّكَ اللَّهُ بِمَائَةِ نَفْسٍ مِّنْ نَّفْسِكَ تَعْلَمُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثُمَّ أَجْعَلُ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ مِّنْهُمْ جُزْئًا مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۴) اُنہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ (ت)

ہاں مشرکین ملائکہ منکرین بعثت اسے محال جانتے ہیں اور دوبارہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادر مطلق عزوجل کو معاذ اللہ مراد عاجز ماننا اور داعیِ بلاء کے صفحہ ۲۴ پر یوں کفر کرتا ہے،  
”نہا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے جتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔“  
مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَفَعَبَّبْنَا بِالْخُلُقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْهُ تَوَكَّلْ عَلَىٰ بَلِيٍّ بَارِئًا تَحْكُمُ بَيْنَهُ بَيْنَهُ

۱۔ مسند ابویعلیٰ مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۲۴۱۲ مؤسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۲۹۹

۲۔ القرآن الکریم ۹۵/۲۱ ۳۔ القرآن الکریم ۲۵۹/۲

۴۔ ۲۶۰/۲

۵۔ داعیِ بلاء مطبوعہ ریلوے ۳۲

شہر میں ہیں۔ (ت)

خَلْقٌ جَدِيدٌ ۱۵

جب صادق و مصدق علیہ السلام نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر کھنکھانے لگے، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکمِ افرکو کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیعافِ اہل کے لئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امانت ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیعافِ اہل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ،

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِي نَحْنُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۚ وَهُمْ اَلَا يُفَتِنُوْنَ ۚ فَذَرْنُوْهُمْ اِلٰى اللّٰهِ ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ مُوْتَوِّدٌ ۚ اَمْرًا ۙ اَخْبَرْتَهُمْ ۙ قَدْ دَعَا نَبَاہُ ۙ

اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دے گا تاکہ اپنی مقررہ فکر کو پورا کریں، گراں کی مقررہ دہری ہو جائی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاسکتے (ت)

(۴) اُس وقت حیات و وفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آفریادے میں ان کے تشریف لائے اور وہاں لعین کو قتل کرنے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مثلِ بچہ، عیسیٰ رسول اللہ جہ باپ سے پیدا، ابنِ مریم کیونکر ہو سکا، قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتدائے فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ آئیں گے کوئی ان کا شیل پیدا ہو گا ۱۰ سے نزول عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابنِ مریم کہا گیا، اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو کیا،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنِّعَ الْفِتْنٰةَ مِنْكُمْ ۚ وَالسَّاعٰتُ مَخِيْضَةٌ ۙ

مسلمانوں کی راہ سے جُدارِ فتنہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں اخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

۱۵ القرآن الکریم ۲/۲۲۲

۱۵ القرآن الکریم ۵/۱۵

۱۵ جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ الم تر ال الذین تم الم یطعنوا الینہ مصر ۲/۲۴۶

۱۵ القرآن الکریم ۲/۱۱۵



کا حکم صاف ہے ۔

(۵) مسیح سے ٹیل مسیح مراد لیا تحریریں نصوحی ہے کہ عادت یہود ہے ، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوحی کے معنی بدل دیں یَحْوٰنَ لَنُکَلِّمَنَّ عَنْ مَّوٰصِیْعَہٖ (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں ۔ ت ) ایسی تاویل گھڑنی نصوحی شریعت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درجہ برجم کر دینا ہے ، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا ، کہہ سکتے ہیں وہ شئی خود مراد نہیں اس کا ٹیل مقصود ہے ، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اہل جہنم ملاؤ گے کہہ کرتے ہیں کہ نماز روزہ فرض ہے ز شراب و زنا حرام بلکہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا ۔

(۶) لغرض باطل ایہم بر علم ، پھر اس سے قادیان کا مرتد رسول اللہ کا ٹیل کیونکر بن بیٹھا ؛ کیا اس کے کفر اس کے کذب ، اس کی دغا خیز ، اس کی خبیثیتیں ، اس کی جاشیں ، اس کی ناپائیاں ، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں ، چھپ سکتیں گی ، اور یہاں میں کوئی عقل و دین و ان ابلیس کو جبر لی کا ٹیل مان بگاڑا اس کے حروار ہزار کفریات سے نشے نہ نہ ، رسول اللہ و انتساب علی مسیح ، کذاب و قادیان علی مرتد قادیان و نور انفرقانی و باب العقائد و الکلام ، فرج ایہم ، حفظہ اللہ کہ یہ نہیں کی بلکہ یہ تکذیب کرنے والا ، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا ، یہ قرآن مجید کو طعن طرح رد کرے والا ، مسلمان بھی ہون محمل نہ کہ رسول اللہ کی مثال قادیانیوں کی چالاک کی کہ اپنے مسیلہ کے نام مسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے اُن صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں ۔

(۷) یہ کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے ، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہن کے لئے ۔

قَالَتْ اَنِّیْ یٰکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّلَمْ یَمْسَسْ بِیْ بَشَرٌ  
وَّلَمْ اَلْبَسِیْہٖ ۚ قَالَ کَذٰبٌ ط قَالَ رَبُّکَ هُوَ  
عَلٰی ہٰمِیْن ۖ وَاِنۡ جَعَلْہٗ اٰیۃً لِّنَّاسٍ وَّرَحْمَۃً  
مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضٰی ۝  
بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا ، مجھے تو کسی آدمی نے  
بالتحہ نہ لگایا ، نہ میں بدکار ہوں ، کہا یونہی ہے  
تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور  
اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں  
اور اپنی طرف سے ایک رحمت ، اور یہ امر مقرر چکا ہے (ت)

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا،

فَنَادَاهُمَا مِن تَحْتِهَا اَلَا تَسْمَعَانِ فَاِذَا جَعَلْتَ رَبَّكَ  
تَحْتِكَ مَسْرُومًا ۝ اَلَا يَتَذَكَّرُ

تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم  
نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔ (ت)

عَنِ قِرَاءَةِ مَنْ تَحْتَهَا بِالْفَتْحِ فِيهِمَا وَتَقْيِيزُ  
بِالْمُسِيحِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ۝ (معنا)

اس قرأت پر جس میں فتح کی میم مفتوح اور تحتہا  
کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر  
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انہوں نے گوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی،

يَهْدِي النَّاسَ فِي الْمُهْدِ وَيَهْدِي

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں، اور پکی عمر  
میں (ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

قَالَ اِنَّ عِبْدَ اللّٰهِ اَنْتُمْ اَلْكُتُبُ وَجَعَلَنِي  
نَبِيًّا ۝

جو پختہ فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے  
کتاب دی اور مجھے غیب کی خبری بتانے والا (نبی)،

کیا۔ (ت)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں،

وَجَعَلَنِي مَسْبُوكًا اَيْسَخَا كُنْتُ فِي

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت)

برخلاف کفر طائفہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے تھے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے غیروں پر مسلط کیا،

خَلَوُ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلٰى عَيْبِهِ اَحَدٌ ۝ اَلَا

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں

مِنْ اَرْتَقَىٰ مِنْ رَّسُولٍ يَّهْدِي

کرنا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ

سہ القرآن الکریم ۲۴/۱۹

سہ جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ فَنَادَاهُمَا مِن تَحْتِهَا ۱۹/۲۵

سہ القرآن الکریم ۳۰/۱۹

سہ القرآن الکریم ۳۶/۲

سہ ۲۴، ۲۶/۴۹

سہ ۳۱/۱۹

رکھے اگرچہ سات ترخانوں کے اندر، وہ سب اُن پر آئینہ تھا،  
وانبشکو بجاتا کلون وما تدخرون فی بیوتکم  
اور تھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے  
گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)  
انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا نسخہ کیا،

ومصدقنا بین یدی من التورۃ ولائحل  
اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات  
کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ  
وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ (ت)  
انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

وتبرئ الذکۃ والابرص باذنی  
اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ واسلے کہ  
میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مُردے زندہ کرتے،  
واذ تخرج الموتی باذنی  
اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالے۔  
واضحی الموتی باذن اللہ  
اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (ت)  
اُن پر اپنے وصفتِ خالقیت کا پر تو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے  
اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا،

واذ تخلق من الطین کھینۃ الطیر  
واذ فی متنفخہ فیہ فتکون طیرا باذنی  
اور جب تو مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے  
بناتا پھر اس میں پھونک سارتا تو وہ میرے حکم سے  
اُڑنے لگتا۔ (ت)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر شعلِ مسیح ہو گیا؟  
انہیں کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفا دینا، مُردے جلا کر مٹی کی صورت میں پھونک سے  
جان ڈال دینا یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو شعلِ مسیح بننا ہے ان میں سے۔

۵۰/۳	سۃ القرآن الکریم	۴۹/۲	سۃ القرآن الکریم
۸۰/۵	سۃ	۸۰/۵	سۃ
۱۱۰/۵	سۃ	۴۹/۲	سۃ

کچھ کر دکھائی اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا معلوم ہے اور الہی برکات سے فوراً محروم، لہذا اس کی نیوں پر پیش بندی کی کہ قرآنِ عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے تل کر صاف کھد دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبہ سے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاحظہ مشرکین کا طریقہ اپنے معجزوں پر وہ ڈان کہ لو نشاء لعلنا مثل هذا (اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے، ہم چاہتے تو اس قرآن کا خلل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے۔ الا لعنة الله على الکھربین۔

قادیانی غدار اللہ کے ازالہِ اودھم ص ۳، ۴، ۵، نوٹ آخر میں اداۃ آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر لکھے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیاب ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول،

فہون ازالہ ص ۲، اختیارِ جسمانی کچھ خبیث نہیں۔

ص ۳، کیا تالاب کا فتنہ مسیحی معجزات کی رونق دہ نہیں کرنا۔

ص ۱۵۱، شیعہ دہانوی اور دراصل بے سود خواہ کو بیخیز کرے واسے شیخ اپنے پاپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک مجاہدی کرتے رہے، بزحمتی کلام درحقیقت، یہاں جس میں کھوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض پڑیوں کل کے ذریعہ پروانہ بھی کرتی ہیں، ایسی جگہ میں ایسے کھونے بہت بنتے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں سکیں سلبِ امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلبِ امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بڑا خاصہ جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے مگر ہدایتِ قویہ اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف چھوٹی مہاست،

جسٹھ جھٹک نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اُس تاج کی وجہ سے بے رونق بنے قدرتی جوتیس کی ولادت سے پہلے مسیحی بنات تھیں، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ

مسلم نواب دیکھنا ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو زد دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیات قرآن کی مذمت، اسنے ہی جملوں میں تیس تیس کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد شیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات بنیات اور یہ مردود و مطرود و مرتد و مورد آفات، اور خود اُنس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شبہہ باز بھائی مسمر زنجی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نہ تھے اور یہ ڈال کا ڈونا مقدس مہذب برگزیدہ دوی، الا لعنة الله على الظالمین (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ وہ صاف کئے، دفع ابلا ص ۱۲۱ مسیح کی راستبازی اپنے زلمے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی جگر بچنے کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (بچے) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی قاحشہ نے اپنی کماٹی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے ہاں کو غیر یا کوئی یہ فعلی جان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے بچے کا نام تصور رہا مسیح نہ رکھا کہ ایسے شخصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے نہ

ضمیر انجام آتم ص ۱۰۰ آپ (یعنی جیسے) کا کفر یوں سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ بدی مناسبت درمیان ہے (یعنی جیسے بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیز کار ایک جوان کج روی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زنا کاری کی کماٹی کا پلیدہ مٹا اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، کچھے والے بگولیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۱۰۱ حتیٰ یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۱۰۰ آپ کے ہاتھ میں سواگر و فریب کے کچر نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دازیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کرسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وہ ۲۰ ہوا — یہ پچاس کفر ٹھوسے۔

بیزاسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴۰ سے ۵۰ تک بیکار باطلہ مناظرہ خود ہی جملے دل کے پھیر لے چھوڑے، اور عزوجل کے بچے رسول مسیح جیسے بن مریم کو نادانی بریر، نکار، بد عمل نانا نے خیال وال، فحش گو، بد زبان، کھیل، جھوٹا،

چڑ، علی علی قوت میں بہت کچا، خلل صانع والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت، زرا فریبی، سرفرشیخان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے ویسے اور اس کے تین کفر اور گز سے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کر دیا۔۔۔۔۔ یہ سب سن کر کفر ہوئے اور ہزاروں مقرر کی گئی کیا غرض تینسک سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے موعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس صفت بھی قبول کرے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بد چلن، بد معاشر، فریبی، مکار، زمانے خیال والا، کٹیل بھی جھوٹا، چڑ، گندی گالیوں والا، اطمین کا چیلہ، کج رفتاری کی اولاد، کسمپوں کا جنا ہے، زمانے کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور قلیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہم موعوم ہے، اللعنة الله على الظالمین۔

مسلمانو! یہ سائنات فاعلے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہو کہ قادیانیوں کا مسئلہ وقتا و حیات مسیح چھیڑنا کیسا اطمین مگر، کیسی جھٹ بھٹ، کیسی تضییع وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفر و کجی کی بحث سے جان چھڑانا اور فضیل زق زق میں وقت گننا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل پادروں کا مشہور کی طرف التماس بھی نہ کرتے جو انھوں نے حیات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے۔ ایسے عمل قیاریوں کی دیوں کا بستر و اب یہی تھا کہ ہشت پختہ قادیانی کے کفر اٹھا دیا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدوں سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل مستفی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں،

پہلا شبہہ: کریمہ والذین یدعون من دئون اللہ الایۃ۔

اقول اوکلا یہ شبہہ مرتد اب حال نے کافران ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

انکم وما تعبدون من دئون اللہ حصب جہنم انکم لہا واردون

نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن جو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ حاکم اور عینے اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجتے جاتے ہیں اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآنی کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔

ان الذین سیقت لهم منا الحسنى ۝ اولئک عنہا یبعدون ۝ لایسمعون حیسبہا ۱۰  
 بیشک جو جس نے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے  
 دُور رکھے گئے ہیں ۱۰ اس کی ہنک مکے نہیں گئے۔  
 قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مردوں نے وہی مانگ لیا۔

ابراہیم و کتاب النسخ والمفسر میں اور فریابی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و  
 ابن مردودہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،  
 لما نزلت انکم وما تعبدون من دون الله  
 حسب جهنم انتم لها واردون فقال المشركون  
 لعلنا نکتف و عیسى وعزیر یبعدون من  
 دون الله فخرلت ان الذین سیقت لهم  
 منا الحسنى اولئک عنہا یبعدون ۱۰  
 جب یہ آیت نازل ہوئی راہنکے و ما تعبدون  
 الاية قوم مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور  
 حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے  
 تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سیقت  
 بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا  
 وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

ثانیاً یذعنون من ذلک انہ یقینا مشرکین ہیں اور قرآن عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا،  
 ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرک سے باطل ان کا ذبیح حلال ہو جائیگا  
 ان کا مردار۔ قال اللہ تعالیٰ،

لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب و  
 المشرکین صفیکین حتی تاتیہم البیتۃ ۱۰  
 وقال تعالیٰ،

ان الذین کفروا من اهل الکتاب و  
 المشرکین فی نار جہنم خلدیت فیہا  
 اولئک ہم شر البعیتۃ ۱۰  
 کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب  
 تک ان کے پاس دلیل نہ آئے (ت)  
 بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ  
 میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق  
 سے بدتر ہیں۔ (ت)

۱۰۲/۱۰۱/۲۱  
 ۳۸۵/۲  
 دار الفکر بیروت  
 کتاب التفسیر  
 تفسیر سورة انبیاء  
 ۱/۹۸  
 ۶/۹۸  
 ۱۰۲/۱۰۱/۲۱  
 ۳۸۵/۲  
 دار الفکر بیروت  
 کتاب التفسیر  
 تفسیر سورة انبیاء  
 ۱/۹۸  
 ۶/۹۸

## وقال تعالى:

ما يؤذ الدين كفر وامن اهل الكتب ولا  
الشركيين ان ينزل عليك من خير من  
مر بكم

## وقال تعالى:

لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود  
والذين اشركوا، ولتجدن اقربهم مسودة  
لديس امنوا الذين قالوا انا نصارى ثم  
ضروتم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں  
اور مشرکوں کو پاؤ گئے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی  
میں سب سے زیادہ قریبی کر پاؤ گئے جنہوں نے کہا کہ عیساک ہم  
نصاری ہیں۔

## وقال تعالى:

اليوم ارحم اليك واطعم اليك  
او قوا الكتب منكم واطعم اليك  
والمحسنت من المؤمنين و المحسنت من  
الدين او قوا الكتب من قبلكم  
ولا تنكحوا المشركت حتى يؤمنن  
آج تمہارے لئے پاک چرنی حلال ہوئیں اور کتابیں  
کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا  
ان کے لئے حلال ہے۔ اور پارسا عورتیں مسلمان اور  
پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔  
اور مشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک  
مسلمان نہ ہو جائیں (ت)

جب قرآن عظیم پڑھو تو میں دُؤن اللہ میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا، اس لئے کہ یہ عیسائی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے؛  
ثانی سورت پکڑے اور سوائے عاصم، قرآن سب سے زیادہ قرات پڑھو، برائے خطاب، تو بہت پرست  
ہی مراد ہیں اور اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُونَ اَصْحٰبُہٗ (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بہت ہیں۔ ت)

میں ابغا خود آئے کہ یہ طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام عموماً اور حضرت مسیح

سہ القرآن الکریم ۱۰۵/۲

سہ ۸۲/۵

سہ ۵/۵

سہ ۲۲۱/۲



علیہ الصلوٰۃ والسلام خرمہ اور نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) ، اَمْوَات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا اللہ شاد ہوا غَيْرُ اَحْيَاءٍ یہ وہ مُردے ہیں کہ مذاب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نہ رہے جاد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السليم میں ہے،

حيث كان بعض الاموات متتابعه الحياه سابقا ولاحقا كاجساد الحيوان والطف السق ينشئ الله تعالى حيوانا احتررت عن ذلك فقيل غير احياه اي لا يعتريها الحيوة اصلا فهي اَمْوَاتٌ على الاطلاق لانه

بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مُردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً لطف جسے اللہ تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خامساً رب عز وجل فرماتا ہے،

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون ۝ حرصيون مما اوتاهم الله من فضله ۝ اور فرماتا ہے،

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله امواتا بل احياء ولكن لا تشعرون ۝

محال ہے کہ شہید کو تو مُردہ کہنا حرام، مُردہ سمجھنا حرام اور انبیاء و معاذ اللہ مُردے کے کچے حساب میں، یَقِينًا قطعاً ایماناً وہ اَحْيَاءٌ غَيْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مُردے نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذ باللہ امواتِ غَيْرُ اَحْيَاءٍ (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت)، جس وعدۃ الہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عروض موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے کل نفس و النفۃ السوۃ (ہر جان کو موت کا

سہ القرآن الکریم ۲/۱۶

سہ ارشاد العقل السليم (تفسیر ابی اسعد) آیۃ ۲۱/۲۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۶/۵

سہ القرآن الکریم ۲/۱۵۶

سہ القرآن الکریم ۳/۱۶۱

سہ ۲۱/۳۵



**شُبْہہ دوم :** لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى (اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔)  
**اقول :** وَابْنُ مَرْثِئَةَ لَعَنَهُمْ لَعْنَةً كَبِيرًا (میں کتا ہوں کہ مرثائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)  
**اولا :** اَنْبِيَآءُ فِيْهِمْ مِّثْلُ اَصْفَاتِ اسْتَفْرَاقِ كَلَمَے نَبِیْ كَرْمُوسِی سے کئی علیہا الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی  
 کی قبر کو یہود و نصاریٰ سب نے مسجد کر لیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَكُتِلَ بِهِمْ لَا نَبِيَّآءَ يَغْيِرُ خَطْبَهُمْ  
 (انھوں نے انبیاء کو ناقص شہید کیا۔ ت) میں اضافت و لام کوئی استفراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب  
 انبیاء شہید کئے، قال تعالیٰ،

فَمَنْ يَقْدِرْ كَدِّتُمْ وَهَرِيقًا تَقْتُلُوْنَ ۚ  
 انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے بھڑلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔  
 اور جب استفراق نہیں تو بعض میں کسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا اذعانے باطل و مردود ہے،  
 یہود کے سب انبیاء نصاریٰ کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصاریٰ کا اُن میں بعض قبور کر کے کو (مسجد بنا لینا)  
 صدق حدیث کے ہے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شریح صحیح بخاری میں یہ اشکالی ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، اُن کے تو صرف  
 ایک عیسیٰ ہی تھے اُن کی قبر نہیں ایک ذاب ہی یہ جو توفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ

وَسَيُؤْتِيهِمُ اللّٰهُ مِمَّا رَزَقَ النَّبِيَّ ذَاتَ الْيَمِينِ  
 دینا کہ ان کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابستہ اڑ ہو  
 وَتَبَاعًا فَاِلَيْهِمْ ابْتِغَاةُ النَّصَارَى  
 یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور  
 ابْتِغَاةُ كَوْلَا مَرْيَمَ ابْنِ اِمْبَارِثِ قَعْلَهُ قَبْرُ كَثِيرٍ  
 عیسائیوں نے پیروی کی اور اس میں شک نہیں  
 مِنَ الْاَنْبِيَآءِ الدِّیْنِ تَعْظِيْمُهُمُ الْيَهُودُ ۚ  
 کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم  
 کرتے ہیں جن کی پیروی تعظیم کرتے ہیں۔

**ثانی :** امام حافظ اشکان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہو، واقع  
 یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبر کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیث  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دربارہ قبر انبسیاء تنہا یہود کا نام ہے۔

ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم قال قتل اللہ الیہود اتخذوا قبور  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ  
 تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انھوں نے اپنے

مَصْنُوعٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ كَمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۚ قَدِیْمِ كِتَابِ غَانِدِ کَافِی ۱۶۶/۱  
 ۱۵۵/۲ م القرآن الحکیم ۱۶۶/۲

فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب القبلۃ دار المعرفۃ بیروت ۳۴۴/۱

انبیائہم مساجدہ

انبیاء کی قبروں کو مسجد کہا نہیں گیا۔

اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جہاں تھا انسانی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا۔ انبیاء کا نام دیا کہ،

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اول بيت قوم اذا عاتق فيهم العبد الصالح والرجل الصالح بسواعي قرة مسجدا وصوروا فيه تلك الصورين  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیث جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ سمعت السجی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاوان من كان قبلكم كانوا يتحدون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجدا  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء و صالحین کی قبروں کو مسجد و گاہیں بنا لیتے تھے۔  
ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا افواج ہوتا ہے

ثالث اقول چالانی بھی تھے یہ خطا فرماتے تھے ثابت رہا میں جہاں میں بہت اہم راز مضمر ہے قادیانی مدعی نبوت تھا اور سنت جبرائیل کذاب جس کے سہیلہ چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی واسطے نکاح اور انبیاء کے چاند واسطے جیسے قادیانی و قادیانیہ کے محفوظ از ظلم خون ریزنے کی پیشین گوئیاں وغیرہ بائیں اور ہر قتل جانتا ہے کہ نبوت اور جبرائیل کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر قتل کے نزدیک گھر و نڈا ہو گیا اس نے فکر نہ کی کہ انبیاء کے کرام طیم الضلوة و استموم کو معاذ اللہ جبرائیل ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پر ہے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوجام ص ۶۹ پر یہ کیا کہ ایک ناسٹے میں چار سو نبیوں کی پیشین گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ افس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ وکذبت قور فوجا المومنین (کوح کی قوم نے پیغمبروں کو

۶۲/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الصلوة	صحیح البخاری
"	"	"	"
۲۰۱/۱	"	باب النبی عن بناء المسجد علی القبور	صحیح مسلم
			کتاب المساجد
			۱۰۵/۲۶

جھٹلایا۔ ت) تو اسی نے چار سو ہرنی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایکٹھ لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھانوے لاکھ کفر اور اگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان ہزاروں نے خود دیا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی معکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچا، ہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کر نصارے نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کر لینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک مدین طہران) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر قادیانی نبی جھوٹ کے پھکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدوں کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں کہاں بتاتے ہیں کس کس خرافاتی نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا رستے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصاریوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو مدہمت کے۔ یہ معنی گھڑے اور

ان الدین يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واحداً لهم  
جیشاب جو ایداد یہ ہیں اللہ اور اس کے رسول کو  
ان پر اللہ کی لعنت دیا اور آخرت میں اللہ انہ سے

علیہ کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم و  
البیہقی وغيرهم عن ابی ذر وہو لاء دامن  
ابی حاتم والطبری وابن مردودہ عن ابی امامۃ  
مرضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۲ منہ عقرہ (م)  
علیہ کما فی روایۃ علی حافی مشورہ عقائد  
النفسی لفت ذانی قال خاتم الحماظ لم اقف  
علیہا ۲ منہ عقرہ (م)  
جیسا کہ احمد، ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے  
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ انھوں نے دریں ہی مقام  
طبرانی اور ابن مردودہ نے، ابی امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کیا ۱۲ منہ عقرہ (م)  
جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازنی  
نے شرح عقائد فلسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحماظ نے  
فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا ۱۲ منہ (م)

عذاباً مہینا  
ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (تہ)  
کی گہرائی میں پڑے اللعنة الله على الظالمين، کیوں، حدیث سے موت عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر  
استدلال کا مزاحمت؟

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا  
يعلمون ۝ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
مادامی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے  
بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (تہ) واللہ تعالیٰ اعلم

مکتبہ العبد المذنب  
احمد رضا البریلوی مدظلہ  
بمحمداً المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم

رسالہ

## جزاء اللہ عدوہ یا بائے ختم النبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)

مسئلہ از شیخ عبدالرشید اہل سنت والجماعت علامہ سوئی گری کی پول ۱۹ ربیع ۱۴۱۷ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولیہ ساکن مشہد کو اپنے آپ کو سید  
کہلوانا، پسا حقیقہ ہاں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے  
اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا حقیقہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے  
کامیاب سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیطانی سے ہے؟ اور جو شخص حقیقہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے  
یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ یَقْتُوْا ثَوَجْرُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

### الجواب

الحمد لله رب العالمین و سلام علی  
المرسلین، ما کانت محمد اباً  
احد من سجا نکم و لکن رسول الله و  
خاتم النبیین و کانت الله بکل شیء علیما،  
تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام  
تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں سے  
کسی ایک مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول  
اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے

یا من یصلی علیہ ہو و مثلکۃ صل علیہ  
و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم و تسلیما  
آمین، سب اتی اعوذ بک من ہمزات  
الشیطن و اعوذ بک من ہمزات  
یحضرون و صلی اللہ تعالیٰ علی خانہ  
المسکین اولی الانبیاء حلقہ و آخرہم  
بعثوا آلہ و صحبہ و التابعین و لعن و قتل  
و اغزی و خذل مروجۃ الجن و شیطنین  
الانس و اعاذنا ابدًا من شرہم اجمعین آمین

اسے وہ ذات جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں  
کے درود اور اس کے آل و اصحاب پر اور سلام کامل  
آئیں، میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں، شاہین  
کہہ دو رسول سے اور اسے میرے رب تیری پناہ  
مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوة اللہ عام  
المسکین پر تو تمام انبیاء سے پیدا ہونے میں اول اور  
بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل و اصحاب  
اور تابعین پر، اور لعنت اور ملامت، رسوائی اور تہ  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرکشی جنوں اور انسانی شیطانوں  
پر اور ان کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین (ت)

اللہ عز و جل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان چس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سچے و تعالیٰ کو  
احد محمد لا شریک لہ جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو خانہ النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی ہی جدید بعثت کو یقین محال و باطل جاننا  
فرض اہل و جزاء ایمان ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں  
میں پچھلے۔ (ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر و منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال  
ضعیف سے تو تم خلاف رکھنے والا قطعاً ابھانا کافر ملعون غلہ فی الزیاد ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو  
اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے  
وہ بھی کافر بین الکفران ہے، ولیہ علیہ جس کا قول تجس ترا بول سوال میں مذکور ضروری ہے  
بیشک ضرور مگر ماشاء ولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ  
نہیں اللہ و عدوہ کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء الایثار کا فتویٰ ہے، علی مرتضیٰ و بول زہرا و حسن مجتبیٰ  
و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سید ہم و مولاہم و عیہم و سلم۔

شعار شریعت و اعلام بقرا طلع الاسلام میں ہے :  
یکفر ایضاً من کذب بسوء معاصرو  
نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر



فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت  
مانفاه او نفی ما اثبتہ علی علم منہ ہذا لک  
او شد فی شئی من ذلک

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن جریر کی ہے،

التردد فی المعلوم من الدین بالضم و سرة  
کالا نکار

شفا میں ہے،

ولو الاجماع علی تکفیر کل من ادھر  
نہض الکتاب او غصن حدیثا مجمعا علی  
لقد مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہر، و  
لہذا انکفر من لم یکفر من دان بغیر مدہ الاسلام  
او وقت فیہم او شد (فی کفرہم) او صحت  
مذہبہم، وان اظهر لاسلام واعتقدہ  
واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو  
کافر، ظہار ما اظهر من خلاف ذلک آہ  
مختصرا مستیدا من نسیم الریاض  
ہایب الہلالین۔

ہے کہ وہ اپنے ظاہر کے کاغذات ظاہر کرتا ہے اسے اذہ کافر ہے اور مختصرا ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف  
سے ذامہ ہے (ت)

اسی میں ہے،

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من

کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کر ڈی  
کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے  
اس میں شک کیا۔ (ت)

یہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے  
جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے (ت)

ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو  
کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس  
کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ  
اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر حمل ہے

اسی نے ہم  
یہ شخص کی طہر کرے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین  
والے کی تکفیر کرے یا تو قلعہ یا شک کرے (ان کے  
کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا  
شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام  
کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب

ہے کہ وہ اپنے ظاہر کے کاغذات ظاہر کرتا ہے اسے اذہ کافر ہے اور مختصرا ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف  
سے ذامہ ہے (ت)

اسی میں ہے،

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من

لہ اعلام بتواطع اسلام مع سبل النجاة فصل آخر فی الخطا  
کلمہ فتاویٰ حدیثیہ باب اصول الدین  
سہ الشفا للفاضل فی بیان ما حوین لمقاتلہ  
نسیم الریاض شرح الشفا  
۳۸۱ ص کتبہ الحقیقیہ استنبول  
۱۴۶ ص مطبعہ مجاز مصر  
۲/۲۱۱ مطبعہ شرکۃ صحافیہ فی ایلا الدثمانیہ  
۵۰۹ - ۱۰/۲ دار الفکر بیروت

فارقی دیں، المسلمین اور کفار میں فرقہ در فرقہ ہو۔  
 یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر  
 اور مثلاً یہ محض ہے۔

بنازیہ و درمختار و غیرہ میں ہے،

من شك في كفره وعذابه فقد كفر به  
 جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ  
 کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و ذندق و ابد کا فتویٰ لکھے، آخر یہ تو بدابستہ ضرورت  
 موافقتیں و مخالفتیں حتیٰ کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف  
 کو جی مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً  
 وہ بھی حضور اللہ کسی سنی، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد و کوسہ تو قطعاً یقیناً ہے آپ کو نبی و رسول  
 نہ جانتے اور اس ادعا سے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالانفائید کی ماقبل سے معقول نہیں،  
 اب یہ شخص کہ نہیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساتھ رسولوں کو کاذب و باطل جانتا ہے اور رسولوں کی  
 تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت  
 میں پتہ جانا تو اس بانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہونا اور جھٹلانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا سفر  
 کہ مر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے  
 حدیث و علماء کی کیا قدر جائے مگر بکراۃ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و باطن ہیں، قرآن و حدیث  
 دونوں ایمان مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ بھانے کا، آیہ کریمہ میں وساوس ملعونہ

فت: اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے، قرار سے بھی کافر ہے۔

سہ اشعار للفاضل فصل فی تحقیق القول فی انکار المتأولین مطبعتہ شریکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۱۳۶۶  
 لے درمختار باب المرتہ مطبعہ مجتبیائی دہلی ۲۵۶/۱

بعض شیاہیں نبھیر کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجنون کے اختراع جنوں کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولیدِ علیہ کے ادعائے غیثِ ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، انھوں نے اہل ایمان کو محنتِ قوی پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکرِ محبوبِ راحتِ قلوب ہے۔ ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

**پریتِ آدم اور ختمِ نبوت** فاقول دیحول اللہ احوال (ارشادِ استِ الہیہ)

طبرانی بحرِ کبیر میں اور حاکم بافادہ فصیح اور بیہقی دلائل، نبوة میں امیرِ مومنین عارفِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نفرت واقع ہوئی عرض کی ایا رب اسٹلٹ بحق محمد ان حضرت فی الہی امیں تجھے محمد سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا، اے آدم، تُو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا جان کر میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا، عرض کی الہی، جب تُو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر کھاپایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تُو نے ہی کا نام اپنے ہر پاک کے ساتھ ملایا ہو گا جو تجھے تمام جہاں سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا،

صدقت یا آدم انہ کا حب الخلق اتی و اذ  
سألتنی بحقه فقد عفرت لك ولولا محمد  
ما خلقتك۔ مراد الطبرانی دھوا خسرو  
الانبیاء من درتک۔  
اسے آدم! تُو نے پہچاننا بیشک وہ مجھے تمام جہاں  
سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے مجھے اسس کا  
واسطہ سے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت  
فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے

یہ اضافہ کیا، وہ تیری اولاد میں سب سے پھیلانی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**حضرت موسیٰ اور ختمِ نبوت** ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ای موسیٰ لما نزلت علیہ التوراة وقواھا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قریت اتری ہے

لے المستدرک للحاکم کتاب التاریخ استفاد آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۱۵/۲  
دلائل، نبوة للبیہقی باب ما جاء فی تحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتبہ العلمیہ بیروت ۲۸۹/۵  
لے الحاکم الاوسط للطبرانی حدیث ۶۲۹۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۲۵۹/۴

وجد فیہا ذکر ہذا الامۃ فقال یا رب انی  
اجد فی الانواء امۃ کھم الآخرون السابقون  
فاجعلہا امتی قال تلک امۃ احمد  
پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی، اے  
رب میرے! میں ان لوگوں میں ایک امت پاتا ہوں  
کو دوزخ میں سب سے کچھل اور مرتبے میں سب  
انگلی۔ قریر میری امت کو، فرمایا، یہ امت احمد کی ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم  
ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما خلق اللہ آدم اخبرہ بنیہ فجعل یرى  
قضائل بعضهم علی بعض فرأى نورا  
ساطعا فی اسمہم فقال یا رب من ہذا  
قال ہذا ابنتک احمد ہو الاول و هو  
الاخر و هو اول شافہ و اول مضغہ  
اور یہی آفرے اور یہی سب پہلا شمع اور یہی سب سے پہلا شمع  
جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حاتم النبیین  
نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

بین کتفی ادم مکتوب محمد رسول اللہ  
خاتم النبیین کتبی اللہ علیہ وسلم  
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے  
وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ  
خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت  
ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

لہ و لائل النبوة لانی نعیم ذکر الفضیلة الکبریٰ عالم الکتب بیروت ۴/۱  
سے مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفاۃ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۱۱/۶  
کنز العمال حدیث ۲۲۰۵۲ موسسة الرسالة بیروت ۱۱/۳۳۴  
سے مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما حق بہ و شرف بہ عالم الکتب بیروت ۱۳۴/۲

۱۔ قال اول من ياخذ بحلقة باب الجنة  
 فيفتح له محمد صلى الله تعالى عليه و  
 سلم ثم قرأ آية من التوراة اضرب  
 قدحاً يا نوح، الا حرون الاولون۔  
 یعنی انھوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی  
 زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اسی کے لئے دروازہ کھولا  
 جائیگا وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر تورات  
 مقدس کی آیت پر بھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں  
 سب سے پہلے آیت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت  
 ابن سعد عام شعی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے صحیفوں میں ارشاد ہوا،

اللہ کائنات من ولدك شعوب وشعوب حق  
 یا فی النسب الا حق الذی یکون خاتم  
 الانبیاء علیہ  
 بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے  
 یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جو فرما ہو  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء  
 محمد بن کعب قرظی سے راوی،

ادعی اللہ تعالیٰ الی یعقوب الی یبعث من  
 ذریئک ملوکاً و انبیاء حتی یبعث النبی  
 الحرم الذی تبغی امتہ ہیکل بیتہ  
 المقدس، و هو خاتم الانبیاء، واسمہ  
 احمد علیہ  
 سید عزوجل سے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو  
 وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء  
 بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال مسند راوی  
 اس یوم محترم واسلہ نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس  
 کی بلند تعمیر پائے گی اور اس کا نام احمد صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

اشعیاء اور احمد علیہ  
 ابن ابی حاتم و ہب بن منہ سے راوی،

قال ادعی اللہ تعالیٰ الی اشعیاء الی یبعث  
 اللہ عزوجل سے اشعیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی

سہ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/۴۳  
 لے الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجالی علیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/۱۶۳  
 لے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

نبیامیا افتح به آذاناً صما وقلوباً غلفاً واعینا  
صیاً مولدہ بمکة ومهاجرة بطیبة وعلکة  
یاشامرو ساق المحدث فیہ اکثر الطیب من  
فضائلہ وشمائلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
الی ان قال ولا جعلن امة خیر امة  
اخرجت لناس (وذكر صفاتهم الی ان قال)  
اختم بکتبهم الکتاب وبشریعتهم الشرائع  
وبدینهم الادیان المحدث الخلیل الخلیل.

میں نبی اُمتی کو بھیجنے والا ہوں، اسی کے سبب  
بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھل دیں گے  
اس کی پیدائش کے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ  
اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی  
امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر  
کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں اُن کی کتاب پر  
کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں  
اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

### کتب سماوی میں اسم محمد

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کان یستی فی الکتاب القدیمة احمد و  
محمد والماحی والمقفی ونبی الملاحم  
وحمطایا و فارقیط و ما ذ ذ یہ  
نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم افی کے حمایتی)، فارقیط (حق کو باطل سے جدا  
کرنے والے)، ما ذ ذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ کتابیں  
میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، ماحی، مقفی،  
ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، مقفی  
(سب پیغمبروں سے پہلے تشریف لانے والے)،  
حمطایا (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم افی کے حمایتی)، فارقیط (حق کو باطل سے جدا  
کرنے والے)، ما ذ ذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

### خاتم الانبیاء سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

ھبط جبریل فقال ان ربك يقول قد خلت  
بک الانبیاء وما خلت خلدک اکسوم  
علک صدق وقرنت اسمک مع اسمی

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ  
کارب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور

لہ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم والنعیم باب ذکر فی التوراة والانجیل دار الکتب الحدیثہ ۳۳۱/۲  
لہ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم والنعیم باب ذکر فی التوراة والانجیل دار الکتب الحدیثہ ۳۳۱/۲  
لہ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم والنعیم باب ذکر فی التوراة والانجیل دار الکتب الحدیثہ ۳۳۱/۲  
لہ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم والنعیم باب ذکر فی التوراة والانجیل دار الکتب الحدیثہ ۳۳۱/۲

فلا اذکرتی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الله نیاواھبھا لا عرفھم کرامتک علی و صزلتک عندی ولولایک ما خلقت السموات والارض وما بینھما ولولایک ما خلقت الذیاء هذا مختصاً  
کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمھارا نام میں نے اپنے نام سے بتایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جیت تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمھاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمھارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

آخر التبتین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما اسری فی الی السماء قرین حق کان بینی وبينہ کقاب قوسین اودائی، وقال لی یا محمد هل غمک ان جعلتک آخر المیین، قلت لا، قال فهل غم امک ان جعلتک آخر الامم قلت لا، قال احبب امتک انی جعلتک آخر الامم لا یضیخ الامم عدا ولا افضحھم عند الامم۔  
شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بکواسی کمان کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا، اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رؤا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں واللہ رب العالمین!

رحمۃ العالمین ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ و بزار وابو یعلیٰ و بیہقی بطبری ابوالعالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرار میں راوی،

ثم لقی اسوداح الانبیاء فاشعوا علی یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لے مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما قص بہ و شرف بہ بن ابی انبیاء دار الفکر بیروت ۱۳۶۰-۲۷/۲  
لے تاریخ بغداد ترجمہ ۲۵۵۷ ابو عبد اللہ احمد بن محمد النزی دار الکتب العربیہ بیروت ۱۳۰/۵

مر بهم فقال ابراهيم ثم موسى ثم داود ثم سليمان ثم عيسى ثم ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اثنى على مر به فقال كلکم اثنى على مر به و اثنى على ربي الحمد لله المذک ابراهیم رحمة للعالمین و کافه للناس بشیرا و نذیرا و ازل علی القرآن فیدتبیان کل شیء و جعل امتی حیرامة اخرجت للناس و جعل امة و مبع و جعل امتی هم الاولون و هم الاخرون و رفعه فی ذکری و جعنی فاتحا و خاتما فقال ابراهيم بهذا فضلكم محمد صلی الله تعالی علیه و سلم استھى الی السدرة فکلمه تعالی بعد ذلک فقال له قد اتخذتک خلیلا و هو مکتوب فی التوراة فاجیب الرحمن و رعت لک ذکرک فلا ذکر الا ان ذکرک صحت و جعلت امتک هم الاولون و الاخرون و جعلتک اول النبیین خلقا و اخرهم بعثا و جعلتک فاتحا و خاتما هذا مختصا بملقط.

اور ابراهيم علیہ السلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراهيم پھر موسیٰ پھر داود پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ بہ ترتیب جبرائیلؑ بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضل علی و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی شاکہ اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب غیباں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سنانا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں برشتی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح دیوان نبوت و خاتمہ دفتر رسالت بنایا۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نے فرمایا ان وجہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل ہوتا ہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ تک پہنچے، اس وقت رب عزوجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کی صلی اللہ علیک و سلم



## ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

**حدیث شفاعت** امام احمد و ابو داؤد طیالسی موطا اور ابن ماجہ مختصر آ اور ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں،

فیاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا فی ربک فلیقبض بیننا فیقول انی لست ہناکم انی اتخذت انہا من دون اللہ واللہ لا یہمنی الیوم الانفسی ولکن اب کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جودہ حق یقبض الذ تم فیقولون لا فیقول ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیاتونی فاقول انما ہذا قد سجد صد یفغنی بین خلقہ نادى صا دین احمد و امتہ فاحن الاخرون الاولون نحن اخصر الامم و اول من یحاسبنا فتقر بن الامم عن طریق الحدیث ہذا احتصر۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے یاؤں گے ہو کر پھر گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سرِ عمر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر مانگے اُسے یا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو تمہارے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں جوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے میں اور ہمیں اگلی سب امتوں سے پہچنے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہو گا اور سب امتیں عز و جات عشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی

**انبیاء کا التجا سے شفاعت** احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فیاتون محمد اشفعولون یا محمد اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین



انبیاء کے خاتم اور خلافت کو حشر دینے والے، صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول  
ابو نعیم بطریق شہری حشہ اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع  
وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی اصحاب نے فرمایا، میرے باپ

اعلم علمائے تورات تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو  
نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرے گئے مجھے بلا کر کہا، اسے میرے بیٹے، انجے معلوم  
ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان  
ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے مجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی  
جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اس کی پردی کرے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اور باقی رکھ کر اوپر سے  
مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ امیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا  
تو تو آپ ہی اس کا پیر ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے خارج ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں  
کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا، ورق کاٹے آگیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے،  
محمد رسول اللہ خاتم البیین لا نبی بعدہ۔  
مولدہ بکنہ و مہاجرج لطیفہ، الحدیث۔  
بھد کوئی ہی نہیں، ان کی پیدائش نئے میں اور  
بجرت دینے کو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار  
بیہقی و طبرانی، ابونعیم اور خزاعلی کتاب التواتر میں خلیفہ بن عبدہ  
سے راوی میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ بھی

اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا  
جواب دیا کہ نبی تم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور  
اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر آئے جس کے کنارے پڑتے تھے، ایک راہب نے

لے، المختصر الکبریٰ باب ماجاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم دار الحدیث۔ تاریخ الجویۃ بغدادیہ ۱۶۲/۱

تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قلبہ من الفعل الم دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۲۶۹/۱

المختصر الکبریٰ بخوارزمی باب ذکر فی التورۃ والانجیل دار الحدیث شام الجویۃ بغدادیہ ۳۶/۱

اپنے ذریعے بھی جہانکا اور کھاتم کون ہو؟ ہم نے کہا اولاد حضرت سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا،  
 اما انہ سوف یبعث منکم وشیکانہی فصاروا  
 الیہ وخذوا بحفظکم منہ وقرشدوا فانہ  
 خاتم النبیین۔  
 اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ  
 سب میں کچھ نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے  
 سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

**قبل از ولادت شہادتِ ایمان**  
 زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید  
 کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنہ موصدان و  
 مومنان عہد جاہلیت سے تھے طوبی آفتاب عالم تاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الہی  
 رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابی سعد و ابی نعیم حضرت حاکم بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے راوی ہیں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا کہ حضور سے کوہِ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان  
 کے معبود باطل سے جہاں کی بھی اس پر آتی اس سے اور قریش سے بچ لڑائی نہیں ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بوسے  
 اسے عامر! میں اپنی قوم کا مخالفت اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو ہی اسمعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے  
 میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا  
 ہوں، تمہیں اگر اتنی محنت کہ انہیں پاؤ تو میرا سلام انہیں پہنچانا، اسے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت  
 بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل ان کی آنکھوں میں  
 ہمیشہ شرف و نور سے رہیں گے، ان کے شانوں کے پنج میں میری نبوت ہے، ان کا نام احمد، ادیہ شہر ان کا  
 مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے  
 مانگا رہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے  
 فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فافی سعت البلاد کما اطلب دین ابراہیم، کریں دین ابراہیم کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا

وکل من اسأل من اليهود والنصارى و  
 المجوس يقول هذا الدين وراءك، وينفونه  
 مثل ما نفعته لك، وبقولون لم يسبق  
 نبی غیرہ۔

یہود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی  
 جواب دیا کہ یہ دین تمہارے دیکھے آتا ہے اور اس  
 نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور  
 سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر  
 ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت  
 فرمائی اور ارشاد کیا قد مرايتہ فی الجنة یسحب ذیلہ میں نے اُسے جنت میں دامن کشی دیکھا۔

**انکار ختم نبوت کے وجوہات**  
 اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصاریٰ و مجوس تو بالافتق  
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کی  
 شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بد نظام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر یہ کہ اُس وقت  
 تک ان فرقوں کو نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و حسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود  
 بنانا مراد و مقصد نہ اپنے کسی گئے سوائے کائنات کے نہ غور و فہم نہ تھا، نہ اپنے باپ دادا کی نبوت ٹھٹھائی اور کوئی  
 جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء و اجداد اجداد و رہبان و علماء سے پہچا بھلا صاف کہتے تھے، بعد ظہور اسلام  
 ان ملائکہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر قہر ٹٹا کہ کسی غیبت کا پیشوا غیبت  
 معاذ اللہ آ کر کریم و خاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن نہ کیا، اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے  
 کچھ خاتم الانبیاء جھڑک کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافین طبقے میں تو گرد و جی پیشوا کی خدمت ہی  
 کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاسم کفر و ضلالت قسیم و مباین حق و ہدایت کا کوئی  
 بھائی لگا ان سے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا، سات خاتم النبیین کا فتویٰ لکھ گیا، اب اگر تازی نبوتوں کا  
 ٹھیکہ نہیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بیٹا کی حمایت ہی کیا ہوئی، اختراعی طبیعت کی  
 جودت ہی کیا ہوئی، کسی مرد کی کو یہ دھن سوائے کہ سید بنے تو کیا بنے، کوئی گئے تو نبی کا تو اسابی گئے، پانچے کا  
 دشتہ کوئی بات نہیں، پیر جی پستے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعہ الذین ظلموا ای منقلب  
 ینقلبون (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کر دھڑ پٹا کھائیں گے۔ ت) دلائل و قوۃ لا بائدہ علی حکیم۔

۱-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰

## مقوقس شاہ مصر کی تصدیق ولادت

ہام و اقدی و ابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مذاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرائی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ عداوت نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہیں دین کی طرف بڑھنے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکنیہ میں ٹھہرا کوئی گر جا کوئی پادری قبلی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبلی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا، اھل بقی احد من الانبیاء آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا،

نعم وهو آخر الانبیاء، لیس بعینہ و بعینت عیسیٰ نبی قد اصر عیسیٰ باتباعہ و ہمدو النبی الامی العربی اسمہ احمد۔

ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور بیٹے کے بچ میں کوئی نبی نہیں، جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ ہی افی حاتی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اس نے علیہ شریف و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، زانجلہ کہا، یخص بہ لم یخص بہ الانبیاء قبلہ کانت انسبی یبعث الی قومہ و یبعث الی الت من کافہ۔ انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع  
ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھل رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچی تو ازمیں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چنچ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا،

هذا کوکب احمد قد طلع هذا النکوکب یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی

لا يظلم الاباء لنبوة ولهم سبق من الانبياء  
نہی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور ب اختیار  
میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں جسے اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم

یہودی علمائے ہاں ذکر ولادت  
امام داؤدی و ابونعیم حضرت حریص بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے راوی

قال كويهود فينا كانوا يذكرون نبيا يبعث بمكة  
اسمه احمد ولهم سبق من الانبياء غيره  
وهو في كتبنا الحديث.  
یعنی میرے بچپن میں یہودیم میں ایک نبی کا ذکر کرتے  
تھے جسے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے  
اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں  
میں لکھے ہوئے ہیں۔

اجبار کی زبان پر نصبت نبی ابونعیم سہ بن ثابت سے راوی

قال كان اجبار يهود بنى قريظة والنضير  
يذكرون صفة النبي صلى الله عليه وسلم  
عليه وسلم ، فلما طلعت الكوكب الاحمر  
اخبروا الله نبي وانه لا نبي بعده اسمه احمد  
ومهاجوه الى يثرب فلما قدم النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة و  
نزلها انكروا وحده وايقوا  
یہودی بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب  
سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور  
ان کے بعد کوئی نبی نہیں دن کا نام پاک احمد ہے ،  
ان کی ہجرت گاہ مدینہ ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،  
جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ  
تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ صمد و بنیاد  
منکرو ہو گئے۔

فلما جاءهم ما سألوا كفروا به فلعنة الله  
سنة الاول النبوة لاني لعيم  
الحصان الكبري بوالله اني لعيم باب اخبار الاخبار  
عالم الكتب بيروت  
دار الكتب الحديثه شارع الجمهورية بعابدين  
ص ۱۷  
۶۶/۱

سنة الاول النبوة لاني لعيم  
الحصان الكبري بوالله اني لعيم باب اخبار الاخبار  
عالم الكتب بيروت  
دار الكتب الحديثه شارع الجمهورية بعابدين  
ص ۱۷  
۶۶/۱





احفظوا ما اقول لكم ، ولله هذه اھیلة نبی  
 هذه الامة النھیة بعین کتھبہ علامۃ  
 المحدث۔  
 جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس  
 پھل اُست کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے  
 درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

وفیہ النوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اسماء النبی  
 اجلہ امیر بخاری وسلم وترتبی ولسانی و امام مالک و امام احمد و ابو داؤد  
 طرابلسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم و غیر ہم حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا  
 الحاجی الذی یحوا اللہ فی الکفر و انا  
 المحاشر الذی یحشر الناس علی قدی و انا  
 العقب الذی یس بعدہ سی  
 جیشک میرے متہد نام ہیں، میں محمد ہوں میں  
 احمد ہوں، میں حاجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے  
 سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں محاشر ہوں میرے  
 قدموں پر لوگوں کا سر جوگا، میں عقب ہوں  
 اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سبھ اخیرہ الاطبرانی کی روایت میں و الخاتمہ زدہ ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد  
 امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد و المقفی و المحاشر  
 میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

لے الخصال الکبریٰ بخاری ابن سعد و الحاکم و البیہقی و ابی نعیم، باب ظہر فی لیلہ مولدہ، دار الکتب الحدیثہ، بیروت ۱۳/۱  
 صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱  
 شعب الایمان البیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۳/۱  
 البیہقی ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/۲۶۱

وَبَنِي التَّوْبَةِ وَبَنِي الرَّحْمَةِ

آنے والا اور خلائی کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک بنی التَّوْبَةِ عجب جامع و کثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجہیں فقیر غفرلہ المولیٰ المقدیر نے شرح صحیح مسلم امام النووی و شرح المشعل القاری و الحنفی و مرقۃ و اشعۃ الطعاست شرح مشکوٰۃ و تفسیر و مراجع المیز و معنی شروع جامع صغیر و مجمع الوسائل شرح شمائل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقاتی و مجمع البحار سے التقاط کیس اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ نبویں بعضہا املح من بعض و احلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لغز اندیشی ہے۔ ت۔)

خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم سے توبہ و رجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں۔

ذکر فی مطالع المسرات وقادری شرح	اس کو مطالع المسرات میں اور ملاحظی قاری نے شرح سفار
الشعاع والشیخ اسحق فی شجرة نعمت	میں شیخ نعمتی نے اشعۃ الطعاست میں ذکر کیا۔ اور
وعلیہ اقتصر فی المواہب الدنیۃ	اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس
شرح الاسماء العلیۃ و قبہ شرحہا	سے قبل اپنے بیان میں شرح زرقاتی نے
المرقۃ فی عند سرودہا۔	انحصار کیا۔ (ت۔)

(۲) ان کی برکت سے خلائی کو توبہ نصیب ہوئی تھے الشیخ فی النعمات والاشعۃ۔ اقول و لیس بالاول فان الهدایۃ دعویۃ و ارادۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے دعوت منصوص کی توفیق کا

۲۶۱/۴	قدیمی کتب خانہ کراچی	شرح صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰۱	ص ۱۰۱	مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
۳۹۲/۴	دار الفکر بیروت	شرح المشعل القاری علی ہاشمی نسیم الریاض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم
۱۴۹/۴	دار الموفق بیروت	شرح الزرقاتی علی المواہب المتقۃ الثانی الفصل الاول حرف ذ
۴۸۲/۴	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	اشعۃ الطعاست شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاۃ صلی اللہ علیہ وسلم

نام ہے۔ ت)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی الصلوات  
والاشمار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے صلوات میں اسے ذکر کیا اور اشعار میں

اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت)

اس صفت و جمیع انبیاء مشترک است و در تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت

ذات شریفین آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور

وسلم از ہمہ بیشتر وافر و کامل تر است بلکہ وافر و کامل تر ہے۔ ت)

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ فقط ہر ایک

امت جداگانہ بلکہ مجموعہ جمیع امت سے، اہل جنت کی ایک سو تیس صفیں ہوں ہوں گی جن میں بحمد اللہ

تعالیٰ اتنی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الامام ابوہریرہؓ فی شرح صحیح مسلم و النعمانی فی جمع النواہب و الدرر القانی

فی شرح النواہب (اے امام) توبہ نے شرح مسلم علی قاری نے جمع النواہب اور زرقانی نے شرح نواہب میں ذکر کیا ہے۔

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے توبہ کی تدارک نہ ہے۔ شرح نواہب و النعمانی فی التیسیر۔

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لئے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لانا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء عظیم الصلوٰۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے

آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ غلطی سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا واقع ہوئے گی

سب کے ہی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النعمانی فی مطالع المسرات ج ۱ ص ۱۰۱

معانی المبررات وحوالی المسرات (یہ ملامت فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا اللہ تعالیٰ ان کو

نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

لغة اشعة اللغات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاته الخ فصل ۱۰ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۸۲/۴

سکھ شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسماء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲

سکھ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد الخ مکتبہ امام الشافعی ریاض ۳۶۶/۱

سکھ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲ - ۱۰۱





(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں روز اللہ بخیر سے توبہ بارہا استغفار کرتا ہوں۔

شرح الشفا والمرقاۃ واللمعات والمجموعہ پیر (ط) للطیبی والنزہاتی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیات المعربین (نیکیوں کی خوبیاں معربین کے گناہ ہیں۔ ست) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں ولاخوة خیر لك صحت الاولی (آپ کیلئے ہر پہلی ساعت دوسری افضل ہے) جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرمائے گزشتہ مقام کو نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور بہت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بوجہ ہمیں نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی غلط نہ پائیں گے کہ کبھی استغفار کا وجہ بھی مذمت کے بغیر نہیں ہر مسئلہ کی توبہ مذمت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی میں ضرر مسئلہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھیجے منقول ہے کہ مذمت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے منحرف ہے پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیسیان کا کوئی وحشل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ (ست)

الامم السابقة فلا تسم منه راحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امكن انتظر لم تجد فيه خلافا لحديث الامكان ايضاً فان الاستغفار الصادق لا ينشوا الا عن ندم صحيح والندم الصحيح ينه عن الاقلاع وعزم الترتك، مذموم عنه صلى الله تعالى عليه وسلم قوله الندم وقومة علا ان المقصود المحصور بالنسبة الى ماكان على الامم السابقة صحت الامر ثم هذا كله لا يصحاح له في تقرير الوجه بما قررنا كما ترى فاعرف ۱۲ منہ۔

۱۔ شرح الشفا علی قاری علی یا مثل نسیم الریاض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/۶۹۳  
مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب ہمار النبوی وصفاته الخ مکتبہ جمعیۃ کوئٹہ ۱۰/۵۰۹  
۲۔ القرآن الکریم ۲/۹۳

توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالعہ مع بعض سیادات منیہ۔

(۱۲) باب توبہ : انہیں کے اُمت کے آخر میں باب توبہ بند ہو گا شروح الشفاء لغاری، اگلی توبوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہو تا کہ دوسرا نبی اسے اس کے ہاتھ پر توبہ لاسے یہاں یا باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفعول، توبہ ان کے دستِ اقدس پر توبہ نہ لاسے اس کے لئے کیس توبہ نہیں، اعادہ الغاسی ویدہ استقامہ کونہ من وجود التسمیٰ بهذا الاسم العلی السعی (یہ فائدہ علامہ غاسی نے بیان کیا اور اسی صبی کی بشمار پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے متعلق ہوا درست ہے)۔

(۱۳) فاتح باب توبہ : وہ فاتح باب توبہ میں سب میں پہلے سینہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توبہ کی وہ انہیں کے قتل سے بھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلہ توبہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالعہ۔

(۱۴) کعب کا خون : وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازہ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سینہ عام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اُن کے زانہ نصرا نیت میں مبارک فرمایا ہے اُن کے بجائی کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھ مٹا دیہ فانہ لا یرد من جہاد نائب ان کے حضور اُذکر اُو جہ ان کے سامنے و پر رہا حاضر ہو یہ اُسے کبھی رد نہیں فرمائے مطالع المسرات، اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے رہ میں قصیدہ نعتیہ بانسٹ سعادت نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں اسے

ابنبت ان رسول الله اوعده في والعفو عند رسول الله عامول

افى ايت من رسول الله معذرتى والعذر عند رسول الله مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی

امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرنا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

۱۰۲ ص مطالع المسرات ذکر اسرار انبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

۲۹۳/۲ ص کے شرح اشغال قاری علی ہاشم نسیم اریض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت

۱۰۱ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص

۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص

۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص ۱۰۲ ص

۶/۴ ص الجودۃ النبیانیۃ فی المراتح النبریۃ قصیدہ بانسٹ سعادت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ دار المعرفۃ بیروت

بارگاہ میں عذر و دولت قبول پاتا ہے۔

قوراءہ مقدسہ میں ہے: لا یجریٰ ہا السینۃ المسینۃ و لکن یعفو ویغفر! احمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے، مگر بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، والد البخاری عن عبد اللہ بن عمر  
والد اسمی و ابن سعد و عسکری عن ابن عباس و الاحمد عن عبد اللہ بن سلام و ابن  
ابی حاتم عن وہب بن منبہ و ابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
(اسی کو بخاری نے عبد اللہ بن عمر اور وارعی، ابن سعد اور ابن عباس سے اور آفری  
نے عبد اللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار  
رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے) و لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں  
عفو و غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں  
اللہ توبہ پر جگہ بنتا ہے، اس کا علم اس کا سمیع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم ہی فرمایا کہ میری  
طرف توبہ پہنچا ہو تو میرے محبوب کے حضور۔ ہر قدر توبہ

ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جفاؤا لہ فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجود اللہ قواما من حیث  
اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر  
خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے  
تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور ہزار پر افوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے  
حضور پر نور کی طرف توبہ حضور سے توسل فریاد استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اباری شرح شفا شریف  
میں فرماتے ہیں:

مراد القی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں  
حاضریۃ فی بیوت اہل الاسلام علیہ جلاہ فرما ہیں

۱۔ صحیح البخاری کتاب الیوم باب کراۃ القنص فی السوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۸۵/۱  
سنن ابراہیم باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارالحاکسن بیوت ۱۵/۱  
۲۔ القرآن الکریم ۶۴/۴

۳۔ شرح شفا لقااری علی دمشقیہ الریاض باب ازالہ الج من تعین مثانی مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۲/۴۶۴



(۱۶) وہ شخص توبہ میں توبہ دیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی ہیں، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک لعبت غفلت بلکہ اہل نعم ہے اور انصاف متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے ہرگز نہ ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اپ تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے اب تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انھیں کے مباحات کو کم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انھیں کے ہاتھوں پر بھی اور مٹی سے ہر موجد و حاصل الوجود و خلیفہ اللہ الاعظم و ولی نعمت اللہ ہیں سب اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

انا ابوالقاسم اللہ یعطی وانا اقسَمُ  
مروا بالحقاکم فی الاستدلال وحقہ و  
افرة المناقدونہ۔

میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں  
(اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی  
تصحیح کی اور تحقیق کرنیوالوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔)

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وما ارسلک الا رحمة للظالمین  
فیروز خیر اللہ تعالیٰ رہنے والی جانور دیں درود شمس گر و شیطاں سوز بخت کی تفصیل جیل و  
اس پر انصاف فائز و فریاد کثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سطحت المصطفیٰ مشکوت اموی میں  
ذکر کی والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۷) اقول وہ بھی توبہ میں کر گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام خلافت  
حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں بل جلالہ و مصلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی،  
یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی اللہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ  
کر رہی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی

ف، ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

۱۰۴/۲ دار الفکر بیروت  
۱۰۴/۱۱

۱۰۴/۲ قیدی کتب خانہ کراچی

عظیم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابو بکر صدیق و عمر فاروق و غیرہما چاہیں اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزے کا شپتہ حضور سے عرض کی۔

بَئِنَا اِلٰهَ اللّٰهِ وَ اِنِّیْ مِمَّنْ سُوْٓءَ السَّاعِیْنَ  
خیر نے یہ حدیثیں مع جلیل و نفیس بخشیں اپنے رسالہ مبارکہ الامن والاعن لنا حق المصطفیٰ بد، ص ۱۵۱  
میں ذکر کیں۔

اقول قریب کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی جہاں سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے اُسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عز و جل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ،

مَنْ یطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ  
جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَبَئِنَّمَا هِیَ عَکْسُ النَّفِیْسِ مِمَّنْ لَّمْ یطِيعِ اللّٰهَ  
اس کو عکس نفیس، من لم یطیع اللہ لم یطیع الرسول،  
لَمْ یطِيعِ الرَّسُولَ وَ هُوَ مَعْنٰی قُرْآنٍ مَنْ عَصٰی  
لَمْ یطِيعِ الرَّسُولَ وَ هُوَ مَعْنٰی قُرْآنٍ مَنْ عَصٰی  
اللّٰهَ فَقَدْ عَصٰی الرَّسُولَ۔

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالیٰ،  
وَاللّٰهُ وَ سُوْلُهُ اَحَقُّ اَنْ یَرْضَوْهُ اَمَّنْ  
کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ دُنٰی  
سب سے زیادہ راضی کرنے کے سقّی اللہ و رسول ہیں  
اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

سَآلَ اللّٰهُ الْاِیْمَانَ وَالْاِمْنَ وَالْاِمَامَاتِ  
مِنْ صَاحِبِہِ وَ رَضِیَ مِمَّنْ سُوْلُهُ، بَکَرِیْمٌ عَلَیْہِہِ وَ  
عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامِ۔  
ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان، امن و امان، اس کی رضا،  
اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ و آلہ الصلوٰۃ و السَّلَام (ت)

یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آ گئے قابلِ حفظ ہیں کہ اس رسالے کے حیر میں نہ ہیں گے یوں تو

ہر گئے رانگ و بوسے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ خوشبو علیحدہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توبہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ حیر سے دیگر ہیں و بابت الترتیب

**توبہ قبول کرنے والے نبی**  
امام احمد و ابی سعید و ابی بنی شیبہ اور امام بخاری و ترمذی و شافعی  
میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مذکور علیہ کے ایک راستے  
میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا :

انا محمد وانا احمد وانا ابی الرحمة ونبی  
التوبة وانا الموفق وانا الحی شری ابی الملاحم۔  
میں تمہ ہوں میں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں ،  
میں توبہ کا نبی ہوں ، میں سب میں آخر نبی ہوں ،  
میں تشریف لے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

**مالک واسے حمد**  
طبرانی معجم کبیر اور سعید بن مسعود سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

انا محمد وانا احمد وانا الحاشر السدی  
احشران من علی قدی ، وانا ما حی السدی  
یمحو اللہ فی الکعب ، فاذا کان یوم القیمة  
کان لواء الحمد معی ، وکتبت احقر المرسلین  
وہما حب شفاعتہم فیہ  
میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں ، میں حاشر ہوں کہ لوگوں  
کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا ، میں ماحی ہوں کہ  
اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے ،  
قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں  
سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک  
ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسانے طبر حاتم و عاقب و معنی ختم نبوت میں لکھ دیا ہے۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر  
بھی اسی طرف ناظر امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں :

قال العلماء معناه (ای معنی دوائی قدی)  
بالتشنية والاخر (بہ حشر و علی)  
علائے فرمایا ان دونوں معنی قدی مفرد اور قدی تشنیہ  
کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے

۱۔ شافعی الترمذی مع جامع الترمذی باب ما جاز فی اسماء رسول اللہ اور محمد کا رخا نہ تجارت کتب کراچی ۱/۵۹۰  
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۰۵  
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسماء جابر بن عبد اللہ الکلبیة القیصلیہ بیروت ۲/۱۸۴

اتری و سہ ماہ نبوتی و رسالتی و لیسب  
بعدی ہی ہے  
میری رسالت و نبوت کے زمانہ میں ہوگا ، اور  
میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

تیسرے میں ہے ،

ای علی اثر نبوتی ای نہ منها ایک لیس  
بعدہ ہی ہے  
یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد  
کوئی نبی نہیں (ت)

جمع الرساکی میں ہے ،

قال المجتہد ای یحشر الناس علی اشور  
نہ مان نبوتی لیس بعدی ہی ہے  
جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے  
زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (ت)

دس اسمائے مبارکہ  
ابن مردویہ تفسیر اور ابو نعیم دلائل میں اور ابن عدی وابن عساکر و دیلمی  
حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ، رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

ان فی عشرة اسماء عند ربی محمد و  
احمد والفتح والحسام والابوالقاسم  
والحی شہ والعاقب والماحق و یس  
وطہ ہے  
میرے ۔ کے یہاں میرے دس نام ہیں محمد و  
احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابو القاسم و  
حاشر و آخر الانبیاء و ما حی کفر و یس و طہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان فی عشرة اسماء میرے  
رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں محمد و احمد و ما حی کفر و حاشر و عاقب یعنی خاتم الانبیاء و رسول الرحمۃ  
و رسول التوبہ و رسول المظہم ذکر کر کے فرمایا ، وانا المقفی قضیت السببیت عامۃ و ان

۱۔ شرح صحیح مسلم للہندی مع صحیح مسلم باب فی اسمائے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدی کتب خانہ کراچی ۲۹۱/۲  
۲۔ التیسرے شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان فی اسماء مکتبہ امام شافعی الریاض ۲۴۳/۱  
۳۔ جمع مسائل فی شرح الشاکل باب ما جاری فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۱۸۲/۲  
۴۔ الکامل فی ضعیف ترجمہ سیف بن وہب دار الفکر بیروت ۱۲۶۳/۳  
۵۔ دلائل النبوة لابن نعیم الفصل الثالث عالم الکتب بیروت ص ۱۲  
۶۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر باب معرۃ اسمائے اللہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۶۵/۱

قسم میں متفق ہوں کہ تمام یہودیوں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 تشکیب یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المؤمنین صدیقہ واسامہ بن زید و حیدر اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی،

کما فی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب  
 جیسا کہ مطالع السررات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب  
 او مقف و نحرھما کات خمسة احادیث۔  
 یا مقف و غیر ہما ہوں تو پانچ احادیث ہوں (ت)

**الحاشیہ والعاقب** حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 راوی 'سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کینسہ یہودی میں تشریف لے گئے،  
 میں ہر کاب تھا، فرمایا: اسے گروہ یہودی! مجھے بارہ آدمی دکھ دو جو کوئی دینے والے ہوں کہ لا لہ لا اللہ محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ کسی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 سے گرفتار ہیں کہ وہاں ابغض من اللہ فباؤ البغض علی غضب) اور خدا کے غضب میں گونے تو غضب  
 پر غضب کے سراہ رہوئے۔ ت، اٹھالے گا، یہود سن کر شب رسہ کسی نے جواب نہ دیا، حضور نے فرمایا،  
 ہیتم فواللہ لا الحاشیہ والعاقب و ب  
 السبب المصطفیٰ اصتم او کذبتم  
 تم سے رہا احدی قسم بیشک میں حاشیہ ہوں اور  
 میں قائم الامیاء ہوں اور میں ہی مصطفیٰ ہوں خواہ  
 تم مانو یا نہ مانو۔

**رسول جہاد** ابن سعد مجاہد تہی سے مرسل راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد انا رسول الرحمة انا  
 المرحمة انا المتقی والی شریک  
 میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں،  
 میں رسول جہاد ہوں، میں قائم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو  
 حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۔ مکمل فی مضار الرجال ترجمہ وحب بن وحب بن خیر بن عبد اللہ بن زبیر دار الفکر بیروت ۱۴۲۶ھ

۲۔ القرآن الکریم ۱۰۰/۲

۳۔ المستدرک للحاکم کتاب معرقة الصحابة مطبع دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ

۴۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اسماہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱۴۰۵ھ

## نوع آخر، هو الاول والاخر والظاهر والباطن

سہ وہی میں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر  
انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
فمن الآخرون السابقون يوم القيمة يثابون ہم زمانے میں سب سے پہلے اور قیامت میں سب  
سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابوہریرہ و حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں،

فمن الآخرون من اهل الدنيا والادوية يوم القيمة المقصود لهم قبل الملائكة  
ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر  
سابق ہیں، تمام جہاں سے پہلے ہمارے لئے حکم  
مرکا

دارقطنی ابن کثر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
ان الله امرني في الاجل المرجو اختياري في  
اختيار ما ففمن الآخرون ومن السابقون  
يوم القيمة۔  
جیسا کہ اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانہ انتظار پر  
پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو میں سب سے  
پہلے اور جہاں روز قیامت سب سے اگلے صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے،  
ان الله امرني في الاجل المرجو  
مجھے اللہ عز و جل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

لہ القرآن الحکیم ۳/۵۰

۱۲۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب فرض الحجۃ	کتاب الحجۃ	صحیح البخاری
۲۸۲/۱	" " "	باب فضيلة يوم الجمعة	"	صحیح مسلم
"	" " "	"	"	"
۲۳۲/۱	موسسۃ الرسالۃ بیروت	حدیث ۳۲۰۸۰	کنز العمال بحوالہ الدارمی	"



ابن سعد طبقات اور ابن کمال مکرم ذوالعلاق میں ۔ ۵۔ مرسا اوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے یہ کلمہ واذا اخذنا من النبیین میثاقہ وودعہ ۶۔ رب نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن  
مریہ کی تفسیر میں فرمایا۔

كنت اول النبیین فی الخلق و اخرهم میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے  
فی البعث ۱۶ بعد بھیجا گیا۔

قنادہ نے کہا: فبدأوا بنی قبلہم اسی لئے رب العزت  
تبارک و تعالیٰ نے آئیر میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

**تیسری سیل:** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی میں نے حضرت سیدنا  
امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور  
کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا

اقول اللہ تعالیٰ لما احده من بنی آدم من ظہورہم حب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیشوں سے ان کی  
ذمہ داریاں و شہدائہم علی العہم دست اول دیں اور انہیں خود ان پر گواہ  
برہنہ کران محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ تو سب سے  
اول من قال بلی و لذلک صار تقدم الانبیاء پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ بلی عرض کیا  
و هو حریر بعت ۱۶ کہ ہاں کیوں نہیں، اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**حضرت فاروق کا طریق تدوین و خطاب بعد از وصال** شفا شریف امام قاضی عیاض و  
ایضاً اعظم امام حنفی الاسلام و مدظل  
امام ابن الحاج و اقتباس الاثر علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی دمشقی و شرح البرہ ابو العباس قصار و ابو العباس  
امام قسطلانی وغیرہ کتب معتدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعد وفات حضور

۱۔ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیت واذا اخذنا من النبیین الم حدیث ۱۵۹۴، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ المکرمہ ۱۴۱۶ھ  
تفسیر نمبر ۱۵۹۴ عالم الترمذی علی ہمش الخازن تحت آیت واذا اخذنا من النبیین الم مصطفیٰ ابیانی الحلبي مصر ۲۳۲  
۲۔ انصاف لکبری بحوالہ ابی سہل باب خصوصۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ اول التنبیین فی الخلق دار الکتب الحدیثہ بیروت ۱۴۱۶ھ



سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمات جو فضائل عالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو نہ و خطاب کر کے عرض کئے ہیں انہیں میں گزارش کوستے ہیں،

ہا ہی انت و اقی یا رسول اللہ لقد مبلغ  
من فضیلتک عند اللہ ان بعثک احمر  
الانبیاء و ذکرک فی اولہم، فقال اللہ تعالیٰ  
و اد اخذ ما من النبیین میثاقہم و ملک و  
من نوح الایۃ۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی  
فضیلت اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس حد کو  
پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب  
سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے  
پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تہہ سے اے محبوب

اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے عظیم الصلوٰۃ والسلام

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق حلبی

شرح شفا شریف میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا،

السلام علیک یا طاہر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا، اے جبریل! یہ صفات تو

اللہ عز و جل کی ہیں کہ اُسی کو کہتے ہیں مجبوسی مخلوق کی یونکر برسمتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک تعالیٰ

نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و

وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے

آخر میں میں مقدم ہیں اور حضور کا احسن نام رکھا

کہ حضور سب پیغمبروں سے ذمہ میں مؤخر و

خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

حضور کا اول نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے در سے ساق عرش پر آفرینش

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک کھایا جو مجھے حضور پرورد و معجز کا حکم دیا میں نے حضور

پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ کی طرف اس کے حکم سے جلتا اور جگمگاتا سورج۔

## حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا،

السلام علیک یا طاہر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا، اے جبریل! یہ صفات تو

اللہ عز و جل کی ہیں کہ اُسی کو کہتے ہیں مجبوسی مخلوق کی یونکر برسمتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک تعالیٰ

نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و

وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے

آخر میں میں مقدم ہیں اور حضور کا احسن نام رکھا

کہ حضور سب پیغمبروں سے ذمہ میں مؤخر و

خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

حضور کا اول نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے در سے ساق عرش پر آفرینش

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک کھایا جو مجھے حضور پرورد و معجز کا حکم دیا میں نے حضور

پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ کی طرف اس کے حکم سے جلتا اور جگمگاتا سورج۔

حضور کو صاف نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل مساوت و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے،

فربك محمود وانت محمد وريك الاول و  
الآخر والظاهر والباطن وانت الاول  
والآخر والظاهر والباطن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي فضلك على جميع النبيين  
حتى في اسمى وصفتي۔

ذکرہ انقاری فی شرح الشفاء فقال قد  
سوی التلباسی عن ابن عباس الخ۔

اقول ظاہرہ انہ اخرجه بسندہ فانت  
الاسناد ما خوذ فی مفہومہ، سوا یہ کسما

قالہ الزرقانی فی شرح المواہب و لعل  
الظاہر ان فیہ تجرید او المراد اورد ذکر

اللہ تعالیٰ اعلمہ۔

سب فرمایا اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء  
پر فضیلت دی بہانہ کہ میرے نام و صفت ہیں۔  
علی قاری نے شرح شعار میں اس کا ذکر کیا اور  
فرمایا کہ تمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا لا  
اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس  
کو، میں نے اپنی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ  
اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ  
زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظہر میں  
تجذیر ہو (اسناد ماخوذ ہو) اور صرف ذکر کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو

## نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

فضلت علی الانبیاء لیست اعطیت جو امم  
الحکم و نصرت بالسرعب و احلت لی  
الغنائم و جعلت لی الاسماء  
مسجدا و طہورا و ارجلت لی

میں تمام انبیاء پر چھ درجہ سے فضیلت دیا گیا،  
مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل  
میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے  
لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

الحق كافة وختم في النبیین :- کونے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہاں

سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابوالنعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

انا قائد المسلسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا مشفع و مشفع ولا فخر :-

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فقر نہیں کہ

اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب

سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور پر وجہ فقر

ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسمہ وحاکم و بیہقی وابن جابر عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

انی مکتوب عند اللہ فی امر لکتاب الخاتم النبیین وان ادم لم یجد ل فی عیسیٰ :-

بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں

ساتھ سمیعین لکھا ہے اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں

رہے تھے۔

آدم سرورتن بآب و گل داشت

کو حکم ملک جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے غیر میں ہی تھے جبکہ حضور مصطفیٰ علیہ وسلم بلکہ خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے۔)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے :-

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمر بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہ صحیح مسلم کتاب المساجد باب فیہ فی الصلوة قیدی کتب خانہ کراچی ۱۹۹/۱

۳۱/۱ سنن الدارمی حدیث ۵۰ باب ما اعلیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفعل دار النحاس قاہرہ مصر ۳۱/۱

۶۰۰/۲ المستدرک کتاب تاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۰۰/۲

کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۲ موسستہ الرسالہ بیروت ۳۲۹/۱۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائمہ قال امت اللہ عز وجل کتب مقادیر المخلوق قبل امت یحیی السموٰت والارض فی خمسین الف سنة فکان عرشہ علی الماء ، ومن جملة ما کتب فی الذکر وهو امر الکتاب ان محمدًا خاتم النبیین ۔

تہ قال بعد ہذا فی المواہب ومن العربیہ من سامیۃ فذکر الحدیث المذكور انما د قال بعدہ فی المطالع وغیر ذلک من الحدیث ائمہ وقال الرقی فی بعد قولہ انت محمد خاتم النبیین فان قبل الحدیث یحید سبق العرش علی التقدير وروی کتابہ محمد خاتم النبیین فی افادہ واحیاء انہ تمامہ حدیث واحد مخرج کذا فی صحیح مسلم والعبد لضعیف مراجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیہ الا فی قولہ فکان عرشہ علی الماء وبهذا القدر من عمرہ فی مشکوٰۃ والحباء مع الصحید والکبیر وغیرہا قالہ اعلو۔  
وجامع صغیر وکبیر وغیرہا کی طرف منسوب کیا ہے ، تو ائمہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے ۔ (ت)

وسلم رہا ہے ہیں اللہ عز وجل نے زمین و آسمان کی آفریش سے پچاس ہزار برس پہلے غلی کی تقدیر لکھی اور اس کا عرض پانی پر تھا مجہد ان تقریرت کے لوح محفوظ میں لکھا شک محمد خاتم النبیین میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

پھر اس کے بعد تراویح میں فرمایا اور عرض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں مسرہ اس کے علاوہ احادیث میں ہے اور ، اور عسلاہ زرقاتی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرض بن ساریہ ، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تحریر کیا ہے جبکہ اس بعد ضعیف نے صحیح مسلم کی کتابہ القدر کو دیکھ تو اس میں صرف ان کا قول یہ دیا "وکان عرشہ علی الماء" اس کا عرض پانی پر تھا اور اسی قدر مشکوٰۃ میں صحیح مسلم

۵۴/۱	المکتب الاسلامی بیروت	باب سبق نبوت	لے لواہب اللدنیۃ
ص ۹۸	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد		مطالع المسرات
۳/۱	دارالمعرفۃ بیروت	المقصد الاول	سکھ شرح ارزقانی علی لواہب اللدنیۃ

## عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد و بخاری حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متنا سببہ و معانی متعارفہ راوی حضرت خاتم امرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی و مثلی الانبیاء کمثل قصیر احسن بنیانہ  
توکل منہ مومع لبسۃ فطاف بہ النظر  
یتعجبون من حسن بنیانہ الاموضع  
تذک البینۃ فکلت اناسدوت موضعی  
لبسۃ حتم فی البنیات و ختم فی الرصل  
وفی لفظ للشیخین فانما للبینۃ و انما  
خاتم النبیین

کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
امام ترمذی حکیم عارف باسنہ محمد بن علی نوادر الاصول میں تیسرا ہر در فی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اول الرسل آدم و آخرهم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں  
پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کاشی اور حاکم کتاب المعجزات اور  
بیہقی و ابوالفیم کتاب دلائل النبوة اور ابن حصار تاریخ میں امیر المؤمنین  
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ  
ایک باور نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سو سمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے

سۃ مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مطبع مجتہبی دہلی ص ۵۱  
سۃ صحیح البخاری باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۰۱/۱  
صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ۲۳۸/۲  
نوادر الاصول حکیم ترمذی

ڈال دیا اور بولا قسم ہے ذات و عزتی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سو سوار ایمان نہ لائے، حضور پر قورعینے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا،

بَیِّنَاتٌ وَمَعْدِنَاتٌ يَوْمَئِذٍ صِفَتٌ وَّاقِي يَوْمٍ  
میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اسے تمام حاضرین  
مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا، من تعبد تیرا معبود کون ہے، عرض کی،

الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ مَلِكُهُ  
وَفِي الْمَحْشَرِ مَلِكُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي  
الْقَامَةِ عَذَابُهُ۔  
وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمینی میں  
اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب  
نار میں۔

فرمایا، حق انا بھلا میں کون چوں، عرض کی،

أَمْتٌ مِّنْ رَسُولٍ مِّمَّنْ فِي الْغُلَامِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ  
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ حَصَدَتْ وَقَدْ خَابَ مَن  
كَذَبَكَ۔  
حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولی کے  
خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور  
جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوں حضور سے  
زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشہد  
ان لا اله الا الله و اتك من رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے  
رسول ہیں۔ ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات  
سے بھی آئی۔

كَمَا فِي الْجَامِعِ الْكَبِيرِ وَالْمُصَنَّفِ الْكَبِيرِ وَ  
لَمْ أَقِفْ عَلَى الْمَظَاهِرِ فَإِنَّ اشْتَلَّتْ جَمِيعًا  
عَلَى لَفْظِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ كَأَنَّتِ أَرْبَعَةُ  
أَحَادِيثٍ۔  
جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے  
ان کے اتفاق نہ پاسہ اگر ان سب کے المعناد  
خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث  
ہوئیں (ت)

**تذیل :** ترمذی حدیث طویل علیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا : بین کتبہ حاتم النبوة وهو حد تم النبوة حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**تذیل :** طبرانی معجم اور ابونعیم عمالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ ضیفہ راوی جس میں فرماتے ہیں :

اجعل شرائف صلوٰتک ونواہی برکاتک و  
سہۃ تحفۃک علی محمد عبدک ورسولک  
الخلاۃ لما سبق وانفاۃ لما اعقب  
اللہ ! اپنی بزرگ درودیں اور برحق پرتیں اور رحمت  
کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تجھے  
بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم و  
مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی  
دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
**ولانی بعدی** فرماتے ہیں :

کانت بنو اسرائیل تسوسہم الابیاد کلما  
ہلک بنی خلفہ ہی ولانی بعدی تک  
انبار بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک  
نیک شریفیت لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا میرے  
بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

آحمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر مشرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم و اقوال النقادون (جلیلہ عالم  
نے کہا ہے ائمہین نے اسے ثابت کیا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الی مالۃ والنبوة قد انقطعست  
بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد

۱/ ۲۰۵ لے جامع ترمذی ابواب مناقب باب ما جاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کئی کتبہ رشیدیہ دہلی

۱/ ۳۶ لے المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبۃ المعارف الریاض

۱/ ۳۹ لے صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قیدی کتب خانہ کراچی

ف : نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

فلا رسول بعدی ولا نبیؑ  
 ذکر فی رسول مذنبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں،

لم یبق من النبوة الا البشورات التردیا  
 النبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں  
 الصالحة رتہ  
 طبرانی معجم کبیر میں حضرت حمزہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی الا البشورات  
 نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں  
 الرؤیا الصالحة براہا الرجل او تری لہؑ  
 اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے  
 دیکھا جائے۔

احمد و ابنا کے ماجہ و خزیمہ و جہان حضرت ام کرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 ذهبت النبوة ولقیبت البشورات  
 نبوت ہوئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پر وہ اٹھ یا  
 سر انور پر پڑی بندھی تھی وگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صفت بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا،  
 یا ایہا الناس انہ لم یبق من البشورات  
 اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا  
 النبوة الا لرؤیا الصالحة براہا المسلم او  
 خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو  
 تری لہؑ  
 دیکھا جائے۔

۱۔ جامع الترمذی ابواب الرؤیا باب ذہبت النبوة ۱۰۵۱  
 ۲۔ صحیح البخاری کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۰۵۱  
 ۴۔ سنن ابن ماجہ ابواب تبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحة  
 ۵۔ سنن ابی داؤد کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۶۔ سنن ابن ماجہ کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۷۔ سنن ابی داؤد کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۸۔ سنن ابی داؤد کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۹۔ سنن ابی داؤد کتاب التنبیہ باب بشارات  
 ۱۰۔ سنن ابی داؤد کتاب التنبیہ باب بشارات



اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ سے  
 احمد و ترمذی و حاکم و صحیح و روایانی و طبرانی  
 والی علی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و

ابن عساکر اور خطیب کتاب روادۃ ملک میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور طبرانی حضرت محمد بن مالک و حضرت  
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ  
 اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ

**تذیل :** صحیح بخاری شریف میں اسمعیل بن ابی خالد سے ہے،

قلت بعد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما امرأیت براءیم بن النبی صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صعیراً ولو قوی  
 ان یكون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم ہی حاشا لہ و لکن لا نبی بعدہ  
 میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت براءیم صاحبہ زادہ  
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان  
 کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقید ہوتا کہ محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو عمرؓ  
 کے برابر دے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں

امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو فرماتے سنا،

لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بنی ماعات ابہ ابراہیمؓ  
 اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی  
 نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے سے منقول نہ ہوتے

**تذیل :** امام ابو طر ابی عبد البرطریق اسمعیل بن عبد الرحمن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا،

کان براءیم قد ملأ السہد ولوعش لکان  
 نبیا لکن لو یکن یسقی فان نبیکم اخصو  
 الانبیاءؑ  
 حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک  
 گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر  
 زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

سنہ جامع ترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطابؓ میں کہی کتب حائز رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۰۹

سنہ صحیح البخاری کتاب الاداب باب من ہی باسما الانبیاءؑ تحریری کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۳

سنہ مسند امام احمد بن حنبل فقیر حدیث حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی دار الفکر بیروت ۴/ ۲۵۳

سنہ شرح الزرقانی علی المصابیۃ لا تہ کو الی اسماء بر عارجمہ بنو، اللہ الشاہ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۷۱۵

**فائدہ:** اس کی اصل متعدد و احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عباسؓ کی حضرات  
 جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً

وہ انجلی ما اشته علی الامام النور  
 مع جلالة شأنه، وسعة عرفانه، اما  
 ما قال الامام ابو الحسن عبد البر لا لوری  
 ما هذا فقد کان اجبت نوح غیر نجیب ولو  
 لم یدر النسبی الانبیاء کان کل احد نبیاً  
 لانهم من ولد نوح قال الله تعالی وجعلنا ذریته  
 هم الباقینؑ ذجا بواضعه بان الشرطیة  
 لا یزعمها الوقوع أقول نعم لكنها  
 لا شک تغیر الصلابة فان كانت  
 صیغۃ علی است اجبت فی لایكون  
 الانبیاء لزم ما لزم ابو الحسن ولا مفسد  
 فالحق فی الجواب ما أقول من عدم  
 صحة قیاس الانبیاء السابقین و بینهم  
 علی نبینا سید المرسلین و بنیه علی  
 الله تعالی علیہ و علیہم وسلم فلو استحق  
 ابنہ بعد الانسواء لایلزم منه استحقیق

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔  
 اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہو گیا  
 باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے  
 لیکن امام ابو الحسن عبد البر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا  
 حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوتے، اور اگر یہ  
 ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ  
 وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہم سفاس کی دریت کو ہی باقی رکھا، اس کا  
 جواب اسوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم  
 نہیں ہے اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے  
 لیکن یہ شک شرطیہ لازم کا عائد ضرور دیتا ہے  
 اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی  
 ہی ہوتا ہے تو ابو الحسن کا لازم لازم اسے گاجس سے مفسر  
 نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ  
 اعتبار سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی  
 سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں  
 اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود و سلام

فت، حدیث و لو عاش ابراہیم لکان نبیاً و العث  
 علیہ۔  
 حدیث اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے کی تحقیق  
 لحد اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (مت)

سہ کنز العمال بحوالہ ماوردی عن انس و ابن عباسؓ حدیث ۳۴۲۰۴ حسمتہ الرسالہ بیروت ۲۶۹/۱۱  
 لکھ الاسرار المرفوعہ بحوالہ ابن عبد البر فی التمهید حدیث ۷۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۱  
 لکھ تہذیب تاریخ ابن عباسؓ باب ذکر بنیہ و بناتہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹۵/۱

ابناء الانبياء جميعا هكذا استثنى  
 كنت عن همتي لمستحق التيسير  
 ثم سأيت العلامة على القارئ  
 ذكر مثله في الموضوعات الكبرى فله  
 الحمد وقد اخرج الديلمي عن انس  
 بن مالك رضي الله تعالى عنه قال  
 قال رسول الله صلى الله تعالى عليه  
 وسلم نحن اهل بيت لا يقاس بنا  
 احد على اقل اقول لا نسو امت  
 الحديث يحكم بالنسبة بل انبا عما  
 تكامل في جوهر ابراهيم من خصائل  
 الانبياء وخلال المرسلين بحيث لو لم  
 يولد باب النبوة لكانت نبيا نفعلا من الله  
 لا استحقاقا منه فان النبوة لا يستحقها  
 احد من قبل ذات لکن الله تعالى  
 يعطى من عباده من تم وكميل  
 صورة ومعنى ونسب وحب وبلغ  
 انفاية القصوى من كل خير  
 الله اهل حديث يجعل رسالته  
 فاذن الحديث على وراثته حاصر  
 لو كان بعدى يى بكاء عمن، والله تعالى  
 اعلم۔

فرماتے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ  
 علیہ اللہ علیہ وسلم کا بیانا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس  
 پر لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے  
 مستحق ہوں، میں نے اپنی تفسیر کے نسخے پر دیوہی حاشیہ  
 لکھا بعد ازاں میں نے علامہ طاعی قاری کو موضوعات کبیر  
 میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا، لفظ الحمد۔ دیلمی نے  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحریر کیا کہ ہے انہوں  
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں  
 میں کتابوں کے مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی  
 ہے، یہ بات بھی تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت  
 کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق  
 یہ خبر ہے کہ میں نے ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے  
 خصائل وادامات تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم  
 نہ ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل محض سے نبی ہوتے  
 نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات  
 میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ  
 نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب  
 فرماتا ہے جو صورت، معنی، نسب، حساب ہر اعتبار سے  
 تام وکمال ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ  
 بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی  
 دلالت یہی ہے جو لوکان بعدی نبیا لکان عمر الحدیث  
 کی دلالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ الفردوس باثر الخطاب حدیث ۶۸۳۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۸۳/۴  
 ۲۔ جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین مکتبی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۰۹/۲

نوع آخر مجہ طلوع آفتاب عالم تاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم، کہ انکرام

جو کسی کے لئے ادعاے نبوت کرے و جہاں کذاب متقی لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و حدیث ثویبات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ابہ سیکون فی استحقاقہون ثلثون کلہم یزعم نہ نہی وانا خاتم النبیین لا یبعث بعدی، ولفظ البخاری و جہاں کذابون قریباً من ثلثین ہے۔

مغریب اس امت میں قریب تیس کے و جہاں کہ اب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں و جہاں کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ ت)

امام احمد و طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی استحقاقہون و جہاں سبعة و عشرون عنہم اسلم سوف دی حدیث النبیین لا یبعث بعدی ہے۔

میری امت دعوت میں (کہ مومن و کافر سب کو شامل ہے) تیس کذاب و جہاں ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر علامہ ابن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتی ینخرج ثلثون و جہاں کذابون کلہم یزعم انہ نبی ہے۔

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس و جہاں کذاب مدعی جوت نکلیں گے

و فرغ غم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملی مانے و جہاں کذاب ہے۔

۱۔ سہ اسم ابو داؤد کتاب الصنن ذکر الصنن و دلائلہ ۲۳۸/۲

۲۔ صحیح البخاری کتاب الصنن قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۳/۲

۳۔ مسند امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۳۹۱/۵

۴۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحارث بن مسعود الکذاب دار احیاء التراث العربی بیروت ۴۴۵/۲

ابو یعلیٰ حسنیٰ بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذاباً  
منهم مسيلمة والعنسی والمختار  
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں  
ان میں سے مسیلہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی  
ہے اللہ ہم اللہ تعالیٰ۔

الحمد لله بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث مکے شیران اسوم کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود و خود زمانہ  
اقدس اور مسیلہ ملعون زمانہ خدمت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، ولہ الحمد۔

حضرت علی اور ختم نبوت  
نوع آخر خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم  
کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ  
حصہ نہیں۔

امام احمد سننہ اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر  
تہذیب، تاجریں بطریق حدیث، کثیر، سیف، سعد بن ابی وقاص، ابو نعیم، اسناد مستدرک اور طبرانی  
معجم کبیر و اوسط، اور ابو کر عاقلی و ابن ابی عمیر و ابن مردودہ و طحاوی و ابن جریر و ابن کرمین و ابن  
بن جریر و ابن عساکر و ابن سعد و ابن ابی عمیر و ابن جریر و ابن عساکر و ابن سعد و ابن عساکر و ابن سعد و ابن عساکر  
اور احمد و حاکم و طبرانی و حقیلی حضرت عبد اللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد و ہریرہ و ابو جعفر  
بن محمد طبری و ابو بکر طبری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی و ماخوذہ نحسی حضرت ہار بن عبد اللہ سے سند  
اور حضرت ابوسریحہ تعلیق، اور طبرانی کبیر اور نعیم کتاب التعلیق و المتفرق میں حضرت عبد اللہ بن عمر و  
ابو نعیم فضائل اصحاب میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات ہار بن عازب و زبیر بن ارقم و جیش

فندہ نو ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں  
عہ مسیلہ خبیث کے قاتل و حتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ  
فرمایا کرتے قتل خیر اناس و شتر ان منی نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بہتر کو مارا۔

بنی نادر و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسما بنت  
عقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے وقت  
امیر المومنین موسیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! حضور مجھے  
عزیز اور محبوب میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترہی ان تکون بمنزلہ ہارون من موسیٰ  
یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت  
میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب  
اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ  
فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔  
مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس میں ہے:

الا ترہی ان تکون بمنزلہ ہارون من موسیٰ  
الا انک لست ببی  
کیا تم راضی نہیں کہ ہارون کے ہر موسیٰ سے  
مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسما کی حدیث اس طرح ہے:

قلت ہبہ جبریل علی اسبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا محمد ائت  
ربک یقرأك السلام ویقول لك علف  
منك بمنزلہ ہارون من موسیٰ تکون  
لابی بعدك  
جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہر حضرت  
افدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور  
کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی  
(رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا  
موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی  
ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۲۶/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری
۱۱۴/۷	ایمن کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	.. .. .	جامع الترمذی
۲۷۸/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	.. .. .	صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل
۸۲/۱	دار الفکر بیروت	.. .. .	مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص
۱۲۰/۹	دار الفکر بیروت	.. .. .	المجمع الزوائد بحوالہ احمد و غیرہ عن ابن عباس اب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ
۱۰۹/۳	دار الفکر بیروت	.. .. .	المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة
۱۳۷/۲۲	۱۳۷ و ۱۳۸	الکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	المجمع الکبیر حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا، میں عنہما علی ابن ابی طالب فہو اعلم مولیٰ سے پوچھو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بشما قلت لعلک کرہت، چلا کان، رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفرہ بالعلم غفرا  
ولقد قال لہ انت ہی بمنزلہ ہارون من  
من مومنی الا انہ لابی بعدی وکان عمرو  
اذا اشکل علیہ شیئا اخذ منہ یدہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔  
ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیدہ  
بہت میں تجھے پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت  
اصل نہیں۔

حضرت علی کی عیادت  
ابن ابی عاصم اور ابن جریر با فادہ تصحیح اور طبرانی، وسط اور  
ابن شہاب ابن کتاب السنن میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور  
نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آپٹل مجھ پر ڈال دیا، پھر بعد نماز  
فرمایا:

یونہی یا ابن ابی طالب فلا یأصحب حلیک  
ما سألت اللہ لک شیئا الا سألت  
لک مثله ولا سألت اللہ شیئاً

اسے ابن ابی طالب! تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ  
تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے  
لئے مانگا تمھارے لئے بھی اس کی مانند سر لکھا





المولدي بالقاهرة سنة احدى وسبعين  
وستمائة ، قال اخبرنا الشيخ القدوة  
شهاب الدين ابو حفص عمر بن عبد الله  
السهروردي ببغداد سنة اربع مائة  
عشرين وستمائة ، قال سمعت الشيخ محي  
الدين عبد القادر رضى الله تعالى عنه يقول  
على الكرسي بعد رسته ( فذكر ) -

نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے  
شیخ محی الدین عبد القادر رضى الله تعالى عنه  
کو مدرسہ میں کسی پر تشریف فرما ، کہتے ہوئے  
سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ ( ت )

بالجملہ مادی نبوت پر فائز ہونا نہ نفوذ کی دلیل نہ حجت تعینیل کو وہ صد ہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک  
ہر نفوذ و صدیق اس میں شریک اور اُن پر پشت بقول بالمشکیک ، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من ادرك ملك الموت وهو يطلب العلم كان  
بينه وبين الانبياء درجة واحدة  
درجة النبوة . رواه ابن ماجه عن  
مرضى الله تعالى عنه .

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم  
میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم السلام و سلام  
میں صرف ایک درجہ کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے  
( اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ  
سے روایت کیا۔ ت )

دوسری حدیث میں ہے :

كاد حملة القرآن ان يكونوا انبياء الا انه  
لا يوحى اليهم . رواه الترمذي في حديث عن  
عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهم .

قریب ہے حاملانِ قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ اُن  
کی طرف وحی نہیں آتی ۔ ( اسے ترمذی نے ایک حدیث میں  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔ ت )

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی  
تعینیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

سے بحجۃ الاسرار ذکر کلمات اخیر بہا عن نفسه الو  
سے کثر التعمالی بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹ حوسنة الرسالة بيروت  
سے الفردوس بآثار الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الكتب العلمية بيروت  
ص ۲۲ مطبع مصطفیٰ ، بابی الخلی مصر  
۱۶۰/۱  
۴۵/۱

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں : علامہ فرماتے ہیں : ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی رضی صدیق صغیر۔  
 صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں ہے :

امّا تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فلا ینہ الصدیق الاکبر البدی صق الناس  
 کلهم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم  
 یصدر منه غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجهہ فإنه یسمی الصدیق الاکبر البدی  
 لم یتبس بکفر قط ولم یجحد لغير الله صم  
 صغیراً وکون اسیہ علی غیر الملة ولذا خص  
 بقول علی کرم الله تعالی وجهه

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کر دی  
 صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں  
 نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو  
 حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالیٰ وحمدہ کا نام  
 صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے  
 اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا یا جو دیکر وہ  
 نابالغ تھے اور ان کے والدہ صلب اسلمیدہ پر  
 نہ تھے ، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے  
 قول کو خاص کر لیا ہے :

حضرت خاتم الولاية المحمدي في ربه بجزائحي ولسان العلوم بجمانه وبيان سیدی شيخ اکبر محی الدین ابن  
 عربی لفظاً : اللہ فی اعدائہ بغیضاً نہ فرجات کثیرہ شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو قد التمسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فی ذلک الوطن و حضرہ ابوبکر لعام فی ذلک  
 المقام الذی اقيم فيه رسول الله صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم لانه یسب ثم اعلمنی  
 منه یحجبه عن ذلک فهو صلاح ذلک  
 الوقت وحکمه وما سواه تحت حکمه و ثم  
 قال ( وهذا المقام الذی اشتهر به بیت  
 الصدیقۃ و نبوة التشريع الذی هو مقام  
 القرية وهو لاخر اذ هو دون نبوة التشريع

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس  
 موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر  
 حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق  
 سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اسی سے روکے وہ  
 اُس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا  
 ہیں سب ان کے زیر حکم ، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا  
 صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ  
 مقام قربت فردوں کے لئے ہے ، اللہ کے نزدیک

وفوق الصدیقیة فی المیزلة عند اللہ والمشار  
الیہ بالسر الدی وقر فی صدک ابی بکر فحصل بہ  
الصدیقین اذ حصل لہ مالیس  
فی شرط الصدیقیة ولا صحت نواخما  
فلیس بعین ابی بکر وبعین رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانه صاحب  
الصدیقیة وصاحب سر.

نبوت شریعت سے نیا اور صدیقیت سے مرتبہ میں  
بالاسہاسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو  
سینہ صدیقی میں چمکنی ہو، جس کے باعث وہ تمام  
صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں  
وہ راز الہی حاصل ہو جو صدیقیت کی شرط سے  
نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق و رسول اللہ  
تعالیٰ نے۔

تذہیبیل : بعض احادیث علیہ سبطہ دعویٰ غلو ہے۔

مولانا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر  
صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ  
صاحب زادہ امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ  
وہم الکرم ہے۔

قال قلت لابی ای الناصب حیر بعد انبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر  
قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم عثمان ان اقول ثم  
من فيقول عثمان فقلت ثم انت يا ابا بکر  
فقل ما انا الا رحل من المسلمين ثم سادوا  
ايضا ابن ابی عاصم وخشيش و ابو نعیم  
فی الحلیة الاولیاء۔

میں نے اپنے والد ماجد مولانا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
عرض کی کہ ابی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب  
آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے  
کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ  
کہیں میں کوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، میں نے  
میں نے سبقت کر کے کہا اسے باپ میرے۔ پھر  
آپ، فرمایا، میں تو ہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں  
سے۔ (اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابو نعیم سے  
بھی علیہ الاولیاء میں بیان کیا ہے)۔

۲۵/۲	لہ الفتوحات المکیة	ابواب الثالث والسبعون	دار احیاء التراث العربی بیروت
۵۱۸/۱	سہ صحیح بخاری	کتاب المناقب	مکتبہ دار الفکر کراچی
۲۴/۶	جامع الاحادیث بحوالہ شمس و د	ابن ابی عاصم و خشیش وغیرہ	حدیث ۴۱۴ دار الفکر بیروت
۶/۱۳	کنز العمال	۶۹-۹۲	موسسہ ارسا بیروت

طرائف نجم اوسط میں صدر بن زفر سے راوی حبيب امیر المؤمنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابو بکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المؤمنین فرماتے،

السابق يذكرون السابق يدعون والدي نفسي مودة ابو بکر بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں مکمل پیش  
ما استبقا الى حير قط الا سبقنا المياد ابو بکر کے لئے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے  
قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی غیر میں پیشی چاہی ہے ابو بکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے  
ابو القاسم طلی و ابن ابی عمیر و ابن شہین  
واللائلکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ  
میں اور حشاری فضائل صدیق اور انسبانی کتاب الجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المؤمنین  
کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے  
عہد و شناسے الہی کے بعد فرمایا،

ایہا الناس بلغنی ان اقواما یفصو فی  
علی ابی بکر و عمر و لو کنت تعد متب  
فیہ لاقبت فیہ ، فمن سمعته بعد  
هذا ایوم یقول هذا ، فهو مغتر علیہ حد  
المغتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر ثم اذ غیر  
الطلیحی ثم حدث بعضهم احداثا  
یقضی اللہ فیہ ما یشاہد بہ

اسے دوگو : مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر  
مغنیات دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ نہ کر چکا ہوتا تو  
اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتے ہوں گا وہ  
مغتری ہے، اس پر مغتری کی حد آئے گی، رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے  
بہتر ابو بکر ہیں پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ  
نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے کا حکم  
فرمائے گا۔

امام ابو عمران عبد اللہ استیعاب میں حکم بن حبل سے اور امام ابو الحسن دارقطنی سنن میں روایت  
کرتے ہیں امیر المؤمنین مولا علی فرماتے ہیں،

لے النجم الاوسط حدیث ۱۶۴ مکتبۃ المعارف الریاض ۸۲/۸  
جامع الاحادیث بحوالہ طس حدیث ۷۶۸ دار الفکر بیروت ۲۰۹/۱۶  
لے کنز العمال بحوالہ ابن ابی عمیر و ابن شہین و اللائلکائی حدیث ۶۱۴۲ موسسة الوصاة بیروت ۲۱/۱۳  
جامع الاحادیث ~ ~ ~ ~ ~ دار الفکر بیروت ۲۲۲/۱۶



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک ولو قتلت خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سرایت ابابکر و عمر لجلد تکی یہ  
 قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد نہ لگاتا۔

ابن مساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ نے فرمایا:

لا یغضنی احد عنی ابی بکر و عمر الا وقد  
 جو مجھے ابوبکر و عمر پر تعذیل دے گا وہ میرے اور  
 انکس حقی و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہو گا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں  
 ابو طالب عشاریٰ اور اصحابی کتابی القدر میں بعد خیر سے راوی  
 میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد شہ سے پہلے جنت میں کون جاستے گا؟ فرمایا، ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی،  
 یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا،

ای والدی حقی لجة و برأئسیہ ہمدانہ کلا  
 اب ق م س کی جس نے یہ کہہ کر پڑا نکایا اور آدمی کو  
 من ثمارھا و یرویان من مائہ و یشکمان  
 اپنی قدت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے  
 علی فرشیہا وانا موقوف بالحباب  
 پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے،  
 اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حباب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ  
 ابو ذر ہروی و آرقطنی و غیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے راوی: میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی،

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا  
 علیہ وسلم فقال مہلایا اباجحیفۃ  
 یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا  
 ٹھہر اسے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ

۲۲۵/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۷۷۳۳	بکوالہ عشاری	جامع الاحادیث
۲۶/۱۳	موسستہ الرسالہ بیروت	۳۶۱۵۳	" "	کنز العمال
۲۲۱-۲۲۴/۱۶	دار الفکر بیروت	۷۷۳۳	بکوالہ ابن مساکر	جامع الاحادیث
۲۶/۱۶	"	۷۷۳۳	ابو طالب عشاری و الامامیانی	حدیث ۷۷۳۳

الاخبر بشيخنا من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر  
خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فرمايا: اسے ابو جعفر  
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول الله  
ابو نعیم علیہ اور ابن شاکین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں  
عمر بن حریث سے روای میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو  
منبر پر فرماتے سنا،

ان افضل الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
عليه وسلم ابو بكر وعمر وعثمان وفي لفظ  
ثم هم ثم عثمان  
جیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد  
سب آدمیوں سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان ہیں در  
بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکی فی الاسلام  
ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف التمیمی بن نباتہ سے راوی فرمایا،

قلت لعلي يا امير المؤمنين من خير الناس  
بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
قال ابو بكر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر،  
قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال  
انا، رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم بعین ہاتھیں والا فعیما، و باذنی  
ہاتھیں والا فعیما، یقول مولود فی الاسلام  
مولود ازکی ولا اطهر ولا افضل من ابی بکر  
ثم عمر۔

میں نے مولیٰ علی سے عرض کیا امیر المؤمنین! رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل  
کون ہے؟ فرمایا، ابو بکر۔ میں نے کہا، پھر کون؟ فرمایا  
عمر۔ کہا، پھر کون؟ فرمایا، عثمان۔ کہا، پھر کون؟ فرمایا،  
میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں چھوٹ جائیں۔ دوران  
کاروں سے فرماتے سنا ورنہ ہر سے ہر حساب میں  
محصور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا  
نہ ہوا جو ابو بکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت  
والا ہو۔

- ۱۔ جامع الاحادیث بحوالہ الصابری فی المناہجی حدیث ۷۷۳۴ دار الفکر بیروت ۲۲۲/۱۶  
کنز العمال ..... حدیث ۳۶۱۳۱ حوتہ الرسالہ بیروت ۲۱/۱۳  
۲۔ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر و حل و ابن شاکین فی السنہ حدیث ۸۰۰۶ دار الفکر بیروت ۲۹۰/۱۶  
۳۔ جامع الاحادیث ..... حدیث ۸۰۲۳ دار الفکر بیروت ۲۹۲/۱۶

ابوطالب بخاری فضائل الصدیق میں راوی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،  
 وهذا انا الاحسن من حسنات ابي بكر

میں کون ہوں مگر ابو بکر کی نیکیوں سے ایک نیکی  
 خیمہ طرابلسی و ابن عساکر ابو الزناد سے راوی  
**سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات** ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی، یا امیر المؤمنین  
 کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابو بکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوائی بیشتر،  
 فرمایا، اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا، افسوس تجھ پر، ابو بکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت  
 لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں نہیں کا سجدہ، نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انھیں کو مقدم فرمایا و یحدث ان الله ذم الناس کلهم و محمد  
 ابابکر فقال لا تصروا فقد نصره الله الایة افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور  
 ابو بکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے، اگر تم اسس نبی کی حد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کہ فرما  
 نے اسے مجھ سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا تم نہ کی اللہ ہمارے  
 ساتھ ہے۔

**حضرت صدیق کا قدم** خلیفہ بعد ادی و اسی عساکر اور علی مسند الفردوس اور بخاری فضائل الصدیق  
 میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

سألت الله ثلثا ان يقدمك فابی علف الا  
 تقدیم ابی بکر یم  
 اسے علی! میں نے اللہ عزوجل سے عین بار سوالی کیا کہ  
 تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکر کو  
 مقدم رکھنا۔

**حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شمار** حیدر ابن احمد تواتر مسند میں، اور  
 ابو یعلیٰ و دورقی و حاکم و ابن ابی عاصم

۲۸/۳	در الفکر بیروت	حدیث ۴۸۴	جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب البخاری
۲۰۹/۱۶	" "	۴۸۹	" " خیمہ و ابن عساکر
۲۳/۱	دار الکتب العربی بیروت	حدیث ۵۹۲۱	کے تاریخ بغداد
۵۱۵/۷	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۳۵۶۸۰	کنز العمال بحوالہ ابی طالب البخاری وغیرہ حدیث





اسلاما جین اسلام حتی بحق ہو یہ لیتے  
کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ،  
فرمایا : اس لئے کہ وہ جیب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان  
سب سے افضل رہا ۔

### شیخین کی فضیلت امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی

ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اما قسوم  
من اهل الكوفة والحزيرة هانوه عمن  
ابى بكر وعمر بن الخطاب اتى فقال انظر الي  
اهل بلادك يا لؤى عن ابي بكر وعمر لهما  
افضل حدى من على بن  
يعنى امام نفس زكية محمد بن عبد الله محض ابن امام حسن  
مضى ابن امام حسن محبته ابن مولى على مرتضى كرم الله  
تعالى وجوہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ  
لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے  
میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک  
وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین ۔

ما فظ تمرب شہید سیدنا امام ریدہ شہید ابن امام زین العابدین  
ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
راوی : انھوں نے رافضیوں سے فرمایا :

انطلقت الخواص فبرئت ممن دوسب  
ابى بكر وعمر ولم يستطيعوا ان يقولوا  
فيهما شيئا وانطلقتم انتم فظنتم فوق  
ذلك فبرئتم صهما فمن لقب فسوا الله  
ما بقى احد الا برئتم منه بئ  
خارجین نے چل کر تو انھیں سے برأت کی جو ابو بکر و  
عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ، اور  
اسے رافضیہ ائمہ نے ان سے اوپر جست کی کہ خود  
ابو بکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا  
خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تیرا نہ کیا

۵۲	مکتبہ محمدیہ ملتان	ابواب ثانی	لے الصواعق المحرقة بحوالہ ابن عسکر
۵۵	" " "	" " "	لے " " بحوالہ الدرر القطنی عن جندب اسدی
۵۳	" " "	" " "	لے " " بحوالہ الحافظ عمر بن شعیبہ

## راقضی کی سزا دار قطنی فضیل بن مرزوق سے راوی فرمایا۔

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہیکم اعمار قعتر من طاعتہ تعرفون ذلك له من لم يعرف ذلك له فمات مات ميتة جاهلیة فقال لا والله ما ذلك فینا من قال هذا فهو کاذب فقلت انهم یقولون ان هذا المنزلة کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلهم الله ویلهم ما هذا من الدیوب والله ما هؤلاء الامم حکمیں بنا هذا مختصر یہ

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرے جا بجا طاعت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جبرئیل ہے، میں نے کہا راقضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولیٰ علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا اللہ راقضیوں کو قتل کرے خرابی جو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر بہرام لے کر دیا کمانے والے

والعیاذ باللہ من کل

**نصوص ختم نبوت** یہاں تک تو احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہے، دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تزیینات ہیں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تزییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سر و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ و ۶۲ و ۷۰ و ۷۲ و ۷۴ و ۷۶ و ۷۸ و ۸۰ و ۸۲ و ۸۴ و ۸۶ و ۸۸ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۴ و ۹۶ و ۹۸ و ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر تنوید حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس ہو کر تین چل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

**ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ** حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن غبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام

44  
44

سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ میں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کہ نصیحت کی نہ ان یا نہ کا کوئی حکم سنایا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتہم یا سب دعا فاشیا فی الاولین و  
 الآخرین امۃ حق انتہی الی خاتم النبیین  
 احمد فانسخہ و قرأہ و امن بہ و صدقہ  
 علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق ہی مذکور تھا  
 فرمائے گا احمد و امت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدو۔

قیاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
واہتہ میسسی نور ہم ہیں اید یہم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت  
حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جلاں  
کرتے ہیں گے

روح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تہات ادا کریں گے الحدیث وقد اختلفوا فیہ (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے)  
دارقطنی، غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور حلیب رواۃ مالک میں بطریق عیدہ عن مالک بن انس  
عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی و ابو نعیم دلائل میں بطریق بن لیث  
عن مالک بن الانبار عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابو نعیم دلائل میں عن طریق یحییٰ بن  
ابراہیم بن ابی قتیبۃ عن بن اسود عن امیہ اسلم عن عیسیٰ بن عوف عن ابی عبد اللہ بن علی بن ابی حمزہ  
بن المنذر زائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الہذیل راوی میں اور  
بروج آخر و آخری معاری میں عن عبد العزیز بن عمر بن جھوہ بن فضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
اور ابن جریر تاریخ، اور ہاروی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عن عبد اللہ بن عمر و صفحت  
ابی عبد الرحمن الانصاری عن محمد بن حنین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا  
امام محمد بن قریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

وہذا حدیث معادوفیہ صریح النہی یہ حدیث معاذکی ہے اور اس میں صریح نہی ہے

سنة المستدرك للحاكم كتاب التواريخ المتعدين من الانبياء دار الفكر بيروت ٢/ ٤٨ - ٥٤٤

عن مسروقنا وصاننا من الطريق  
ہماری راہ پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو یاہق کریں گے  
الاول اور تا حوالہ ہلالین۔  
دو ہلالین میں سے (ت)

**ذریب بن برثملہ کی شہادت**  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل بن عسرو  
انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج حوان  
عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوتی، فضل نے اذن  
کھی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کعبہ مت  
کبیر یا نضہ تم نے کبیر کی پڑائی کی اسے فضل، جب کہا اشہدان لا الہ الا اللہ جو اسب آیا  
اخلاصت یا نضہ اخلاص فضل، تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشہدان محمد رسول اللہ  
آواز آئی یہی بعث لاہی بعد لاہو الذی یبشرا بہ عیسیٰ بن مریم و علیٰ ساس  
امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈرنا ہے والے ہیں یہی ہیں  
جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔  
جب کہا حق علی الصلوٰۃ ج۔ آیا فریضہ فرشتہ (ضوبی لیس مثنیٰ) لیا و و طلب علیہا )  
نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا غولی و شامانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی  
رکھے، جب کہا حق علی الفلاح آواز آئی اذہ من اتاہا واطب علیہا (اذہ من اتاہا واطب علیہا) اجاب محمد،

سے عکذ فی السام و فی الطريق الثانی عند  
البیہق فی الصلوٰۃ قال کلمۃ مقبولۃ و  
فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و عکس الحنف  
ابن الدیہ فذاکر فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (۲)

ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں یہی ہے  
کے ہاں یوں ہے، حق علی الصلوٰۃ پر کہا یہ مقبول کلمہ  
ہے، اور حق علی الفلاح پر کہا اس میں امت محمدیہ  
کے لئے بھائی ہے، اور ابی ابی الدیہ نے اس کا عکس  
بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقاء اور دوسرے  
میں، مقبول کلمہ، کہا ۱۲ منہ (ت)

سے مراد الحظیب و هو البقاء لامۃ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (۲)

خطیب نے یوں زیادہ کہا یہ امت محمدیہ کی بقاء ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر دعا و امت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جبکہ کہا قد قامت الصلوة جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی سادسھا تقوم الساعة بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جبکہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا فضلہ فحسبہ اللہ مہاجسدک علی الناس اسے قضاہ اتم نے فوراً اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد تھکے ہوئے اور کہا اسے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سننی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن؟ ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عز و جل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر مومنین عمرؓ) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بڑے شخص خود ار ہوئے، سپید نو، دراریش، سر ایک چکی کے برابر سپید اُن کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور تھکے ہوئے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون جو؟ میں ذریعہ بن برکلا ہوں بندہ مسلمان عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دوسری سون اہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے زول تک باقی رہوں (مادی عربی اس کی دوسرے ریتیں یہ رہا ہے۔ ست) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روتے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا، بوجہ۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المومنین عمرؓ سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھنے کو وقت قریب آگیا ہے پھر علامات قریب قیامت اور بہت کلمات و عطا و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ طیس تو انھیں میرا سلام کہتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وحی عرق کے اس پہاڑ میں منزل گرین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (پارہ ستر) مہاجرین و انصار کے ساتھ، اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پتھر سے پتھر اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔

## شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں

ننانو جا بیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے بلاؤ چھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے، میں نے کہا ہاں وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اسٹن میں ایک اور کتابی اکڑ بولا کس شکل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا،

انہ لم یکن نبی الا کاتب بعدہ نبی  
لا هذا فانه لا یبھی بعدہ و هذا الخلیفہ  
بعدہ۔

بیشک کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کے بعد نبی نہ ہو سکا  
اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کو ان کے بعد کوئی  
نبی نہیں ہوویر دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

## بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ

ابونعیم بطریق حضرت ابوداؤد مر باہلی حضرت بشام بن عاص سے مروی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہنشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ بڑا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہنشین ایسا ہٹنے لگا جیسے حوا کے جھوٹے میں کجور، اس نے کہا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ شہنشاہ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز سوختی تھی اس کے ادا کیوں دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام رکھا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہمیں کہتا تھا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس گھر سے پر تو داغی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کو کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کون تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شر نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے۔ بولا یہی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آوص ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزہ لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی مشیدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے بھڑاستہ ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرا سے عادت کے مطابق رکھتا ہے)

ولو جعلنہ ملکاً لجلجلنہ من جلا و للہسنا  
علیہم ما یلبسون یت  
و لہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ و سرداروں کا مضمون رہتا ہے،  
المخرب بینہ و بنیہ سبحان ینالی مننا و  
تذل منہ۔ سوا اللہ اشیاخاں من ابی  
صفیان مری اللہ تعالیٰ عنہ۔  
اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں (ت)  
ہمارے ہمارے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب  
اوسے ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو سفیان نے ابرہہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ہذا ایۃ النبوة یہ نبوت کی نشانی ہے سوا اللہ البزار و ابو نعیم عن حذیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے بزار اور ابو نعیم نے حذیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۱۔ ۵۱ فی القبرۃ للبیهقی باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۸۶-۸۷  
جامع الامادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادة بن یساف حدیث ۱۵۶۳۱ دار الفکر بیروت ۲۰/۶۲  
۲۔ القرآن الکریم ۱/۹

۳۔ صحیح البخاری باب کیف کان پدر الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳  
۴۔ کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عندہ من الکتاب من علامات نبوتہ موسستہ ارسالہ بیروت ۳/۱۱۷



**تصرفِ اولیا اور مظلومیتِ حسین** یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہان ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبل سے ہے جاہل و باہیوں کا اعتراض کہ اولیا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومیت کا ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید علیہ السلام کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔ مگر یہ سفہار نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و جبریت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جبری و سرکشی و خود سری کے ساتھ متوقس بادشاہ مصر نے عاتب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحان پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب انہوں نے اُن کا شہر منگ چڑھایا تھا، عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں بکرا اور ٹولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ متوقس بولا: انت حکیم، جاء من عند حکیم، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے، رواہ البیہقی عن عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کو بھیقی نے عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ زادہ تھا، حدیث ساری کی طرف توجہ کریں۔

**ہر قل کے پاس انبیاء کی تصاویر** پھر ہر قل نے یہیں باغ و اڑواکرام ایک مکان میں اتارا۔ دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات یہیں پھر بڑا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صند و قجرہ زندہ نکار نکار کھڑا اس میں بیٹھے پھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لٹکا تھا، اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، مرد فرخ چشم بزرگ سرخ کو ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی ہر کے بال نہایت کثیر (بے ریش، دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہر قل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر دکھا کر دوسرا خانہ کھولا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد سیاہ و گورے سرانندہ موسے قبطیوں، فرارخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے دکھا کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر بزرگ کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

کی ایک تصویر تھی، مرو خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، رخسارے سنے ہوئے، سر پر نشان پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مُسک رہی ہے) کہا، ان سے واقف ہو، ہم نے کہا اے۔ کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اسے رکھ کر ایک اور عمار کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارہ نکالا۔ اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر نظر آتی، بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا، یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا، تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محسوس ہے؟ ہم نے کہا، ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا، اے اللہ! خیر لموت و لکھت بخت لا اظہر من عندک کہتے ہو یہ حائر سب خافوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھو تمہارے پاس اس باب میں کیسا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارا ہے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، کھاتے تھائی ایسا ہی سوا، اور یہی دیکھ کر اس حوالی نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

و اللہ متقم فوراً ولو کمرہ الکفرون ۵  
والحمد للہ رب العالمین ۵  
اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تمام فرمایا لگا اگرچہ کافر نا پسند کریں، والحمد للہ رب العالمین۔ (ت)

ہمارا مطلب تو بجز اللہ ہیں پورا ہو گیا کہ یہ خوار سب خافوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کی ذکر ہے، علیہ دئے منورہ پر اطلاع مسطین کے لئے اس کا خلاصہ مسد بھی مناسب، یہاں تک کہ وہ فوں حدیث متفق تھیں، ترجمہ مختصر آ حدیث عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے غلط دہلائی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم و ازید ہے کہ اس میں پانچ نبیاء نوح و اسحق و یعقوب و اسماعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

۱۔ جامع الزوائد بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عباده بن الصامت حدیث ۱۵۶۸ دار الفکر بیروت ۱۳/۶

دلائل النبوة للبیہقی باب ما وجد من صورة نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۸/۱-۸۷

۲۔ القرآن الکریم ۶/۱

۳۔ ۱/۱



یوں ہے جو ہر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے زراکت و دکھائی ہو، مساق و سرین خوب گول کہا یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر جو ہر سپید پر ایک تصویر نکالی، فزیر سرین، پاؤں میں طوٹ گھوڑے پر سوار (حسن کے بر طرف پلنگے تھے گڑھی دہی ہوئی، پشت کوتاہ، گوارا جگہ) کہا، یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پڑ رگوڑ جس کے ہر جانب پر ہیں برا ہے کہ انھیں اٹھائے ہوئے ہے)۔ پھر جو ہر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، وارسی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعصار متناسبت)، کہا، یہ عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا، یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے تو سمجھتا تھا تعالیٰ نے ان پر تصاویر اختیار آبادیں کہ مغرب فحش کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، تو انقرنین نے وہاں سے نکال کر دنیا والی علیہ السلام کو دی (انھوں نے پارچہ لے کر پر باتیں کہ یہ معینا وہی چلی آتی ہیں) سن لو اے اکی قسم مجھے آرزو تھی کہ کشش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرے اور میں مرے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بننا جو غلاموں کے ساتھ بہایت محنت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا، پھر ہمیں حمدہ جانوسے دے کر رخصت کیا) اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد سبم تک پہنچا، ہم نے کر سیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صیدی روئے اور فرمایا، سیکھیں اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، جس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت پاتے ہیں۔

**موقوف کے دربار میں فرمان نبوی** **تذییل دوم**، امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی

جب حاطب بن ابی بلتعذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماں اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر موقوف نصرانی بادشاہ علیہ حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں علیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قدیمانہ سے زندہ دراز سے کم، سینہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر چھلکتی، بال حمدہ اللہ کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ اند

عنه فاشد کا یہ نفس حلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بجز نہ بھیجے امام حنفیہ امام الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحقاظ سیوطی نے فرمایا، ہذا حدیث جید الاسناد و رجالہ ثقات ۱۲ اند

لہ دلائل اثبوتہ للبیہقی باب ما وجدہ فی صورة بیعتنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ التریہ لاہور ۱/۳۸ تا ۳۹۰ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادة بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲/۶۳ و ۶۴

مصر و سکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف  
 جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، توحید و نماز پر تنگ نہ دروزہ رمضان و حج و دو خانے حرم۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پہنچا  
 انہوں نے باختصار بیان کیا، جہ بولا،

قد نعتت اشیاء لم تذکرھا فی عیدہ حمیرۃ  
 قلت ما تفہمہ وہین کتبہ حاتم النبوة الخ  
 ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی  
 آنکھوں میں سرخ ڈور سے ہیں کہ کم کسی وقت حبدا  
 ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے پچ میں ٹھنڈی

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات پر بیان کر کے بولا  
 قد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن  
 ما خرجہ بالثمر، وھناک کات تحریرہ الایاء  
 قبلہ فاسما قد خرج فی اس من الصرب  
 فی اس من جھد و لوس والقبط لا تطا و عنی  
 علی اتباعہ و سیظلہ علی البلاد  
 مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان  
 تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ مجھے انبیا نے  
 وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب  
 میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور  
 قطعی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ  
 ان شہروں پر ملے پائیں گے۔

تخریص حدیث، ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحاق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر  
 بنی واقفان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مرقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرض  
 کئی کر،

قد علمت ان نبیا بقی و کنت اظن انہ یخرج  
 بالشام وقد اکرمک من مولاک و نعتت الیک  
 بھدایۃ یث  
 مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان  
 میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے  
 قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرنا ہوں۔

تذیل سوم، یہی وہی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن  
 سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چائنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے

توقع کر رہے تھے تب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر نہ تھی افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پوچھی بولی اگر تم موسیٰ بن طلحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آٹا سنیتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے، میں نے کہا، اسے پوچھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمرانہ کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو السببی الذی کنا نخبر بہ  
اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر  
ابہ یبعث من بعد الساعۃ، قلت لھما  
وہ بجاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث  
نعم۔ ہوں گے، میں نے کہا: نعم ہاں، الحدیث۔

خطیبہ و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا احمد و محمد و الحاشیہ و المقف و  
میں احمد ہوں اور محمد، اور تم جہان کو حشر دینے والا  
الحق اتم یتہ اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت  
ختم فرمانے والا، سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**ہجرت حضرت عباس**  
ابوعلیٰ و طبرانی و شافعی و ابونعیم قتال الصاحب میں اور ابن عساکر و  
ابن النہار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور روایتی  
و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسل راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما علم نبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکرمہ) سے، عرضی حاضر کی کہ  
مجھے اذن دے دو کہ ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا معمر اقم مکانک الذی انت فیہ، فان اللہ  
اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین  
یختم بک المہجرۃ کما ختم فی القنوت۔  
برنے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین  
ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سہ دلائل النبوة للبیہقی باب ماجاء فی دخول عبد اللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارالکتب علیہ بیروت ۵۲/۲  
ملہ تاریخ بغدادی للخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دارالکتب العربی بیروت ۹۹/۵  
سے تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ذکر من اسمر عباس دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۳۵/۷



بنتی النجار کی لڑکیاں گڑھے گڑھے محفلِ سرائی میں کہ،

نحن حواری صنف بنف التجار یا حبذا محمد من حیاتیہ

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے تجاریو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ (تہ)

ایک دن آج ہے کمالِ محبوب کی رخصت ہے، مجلسِ آخری وصیت ہے، مجمعِ توجع بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، خدا سے بدل سکتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانات کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں، دل کھلائے پھر سے مریجائے وہی کی روشنی دہی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی دواغ نزدیک ہے آسمان پر مردہ زمین، افسرہ، جہر دیکھو ستائے کا عالم، اتنا ازحام اور بھوکا مقام، آخری نکاحیں اس محبوب کے دوائے حقِ فنا تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعیف نو میدی سے بیکان ہو کر بچہ دانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب ہنسند مگر دل کے دھڑکن سے یہ صراحت ملے

کت لسود لنا ظریف فتمی عینک الناظر

میں شہداء لعلکِ فلیمت فطیبت کنت احب اذکر

(آپ میری آنکھ کے یہ پتے تھے جس سے آپ کو نظر کرنے والے نہ بنا ہوا چاہتا ہے

جو چاہے آپ کے بعد مری جائے کہ میں تو آپ ہی کے توسل سے بچا کرتا تھا، ت)

انہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکروں کو دیکھتا اور محبتِ برے دل سے انھیں محافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شانِ رحمت کو ان کی جذباتی کاغذ بھی ہے اور فوجِ فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکائے گی، جس خدمت کو ملکِ العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

فوج کی سارے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں کہیں تکسلیں ہی سال میں بکھار دینے روز افزوں کثرت۔ کینیز و غلام جو حقِ جوق آ رہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے، دھند و فساد اور شاد ہوتا ہے، آنے والوں کو جگہ دے، آنے والوں کو جگہ دے۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہوا یہاں سلطانِ عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوة اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائلِ عظام کا بیان اور شاد ہوا ہے۔ مسئلہ انذارِ پھر مجلسِ میلاد اور کیا ہے، وہی دعوتِ عام وہی مجمعِ عام وہی منبر و قیام، وہی بیانِ فضائلِ تسمیہ انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام مجلسِ میلاد اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکرِ محبوب



کے کام و منافع المستعان و یہ الاعتصام و علیہ التکلیف (ہمارا رب رحیم مددگار ہے اور  
ی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد و رت)

چار پائے کلام کرتے ہیں ابی جہل و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجرڈ آخر حضرت معاذ بن  
جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جب خبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم نے ایک دراز کو کش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی کلم میں آیا، اور شاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟  
عرض کی یزید میثا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساتھ دراز کو کش پیدا کئے کلام لایر کبہ الا  
نبی اے سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اوقعک ان ترکنتی، لہم یق من نسل جدی غیر عبد  
ولا من الابیہاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل  
میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً  
گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یحضور رکھا جسے  
بلانا چاہتے اسے بھی دیتے پوکھٹ پر سوار تا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں جب حضرت فرید اللہ تعالیٰ نے علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مختارقت  
کی ناپ نہ لایا ابراہیم بن الہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیوں میں کر کر کیا

ہذا حدیث ابی منظور و نحوه عن معاذ  
باختصار غیرانہ ذکر مکاتیب الابداد  
ثلثة اشخا واسمہ مکاتیب یزید عمر  
وقال کلنا مکاتیب الانبیاء انا اصغرہم  
وکنت لک الحدیث قلت ولا حلیک من  
دندنة العلامة ابن الجوزی کعادۃ  
علیہ ولا من تحصیل اجتناب حلیۃ  
عن حدیث الضب العار سابقا  
علیس فیہما صایت کو شرحا ولا فی  
یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ  
سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انھوں نے آپ کی عمر  
یقین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا در اس نے  
کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار تھے جسکے میں  
سب سے چھٹا ہوں اور میں آپ کے سنے ہوں الحدیث  
قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ  
اس کی علت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیر  
کی سوہار سے متعلق گزرتے حدیث پر جسارت تجھے مضر  
ابن و دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں

مسندھا کذا اب ولا وضاح ولا متھم بہ  
 فاقب یا تمھما الوضوح وهذا امام الشافعی  
 القسطلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور  
 علی تضعیفه ولہ شاهد من حدیث  
 معاذ کما تری لا محرم ان قال الزرقانی  
 نہایتہ الضعیف لا الموضیع وقال هو و  
 القسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا ما هو  
 ابلہ من هذا وليس فیہ ما یمنکر  
 شریک خصوصاً وقد روات الاثنتی العاشر  
 الکبیر کابن عدی و تلیذہ المعاکسم و  
 تلیذہ البیہقی وهو لا یروی موضوعاً  
 والدارقطنی وناہیک بہ (تمھما یتہ  
 الضعیف لا الوضوح) کما یعم کیف والحدیث  
 اجمت علی طریق آخر لیس فیہ السلسلہ  
 رواۃ ابو نعیم وری و مثله من حدیث  
 عائشہ و بن ہریرۃ عند غیرہما آہ  
 قلت وقد اورد کلا المحدثین الامام  
 ختم الحفاظ فی الخصائص الکبریٰ  
 وقد قال فی خطبہما فرھتہ عن الاخبیر  
 الموضوعۃ وما یورد آہ قلت وعز الزرقانی

اور یہی ان کی سندوں میں کوئی کذآب اور دھرم  
 متھم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے  
 ہوا جبکہ امام قسطلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف  
 کہنے پر اقتضایں حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ  
 کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی بنا پر  
 علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے  
 موضوع نہیں ہے اور انھوں نے اور امام قسطلانی  
 نے بھی سرسار الی حدیث کے متعلق فرمایا کہ سر علیہ الصلوۃ  
 والسلام کے عجزات میں تو اس سے بڑھ کر کجیات  
 ہیں جبکہ اس حدیث میں شریعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں  
 خصوصاً جبکہ اس کو بڑے ائمہ جیسے ابن عدی ان کے  
 شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت  
 کیا جو امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے اس  
 کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھ کا ہی ہے  
 تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع  
 نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موضوع کیسے کہا جاتا  
 ہے کہ اس عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے  
 جس میں سلی مذکور ہیں اس طریق کو البیہقی نے روایت کیا  
 اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اور قت (میں  
 کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلیل الدین سیوطی

۱۴۸/۵ دار المعرفۃ بیروت

۵۵۵/۲ المکتب الاسلامی بیروت

۱۲۹-۵۰/۵ دار المعرفۃ بیروت

۸/۱ دار المکتب الحدیث بیروت

مقدمۃ المثلث

حدیث النصب لاجت عمر تسع مئید  
 الباق اعطى الامام القسطلانی  
 صاحب المواهب وسبقهما المد میری  
 فی حیوة الخیوان الکبریٰ لکن المدی  
 مرآیت فی الخصائص الکبریٰ والجامع  
 الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی  
 هو عزو لا میر المؤمنین عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کما قدمت وقد اورده فی  
 الجامع فی مسند عمر زیادة لفظ الابن  
 اما وقع سهوا او یکون الحدیث من  
 طریق بن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما فیصم العزو الی کل وان کان  
 لا ولی ذکر المثنیٰ ویحتس من تعد  
 عن کل منهما فادمت یکوم مرویا  
 عن سبعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کہنا اونسے ہوا اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات  
 سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ انھوں نے اس  
 کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو مؤرخ  
 اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اور قلت (میں  
 کتابوں، زرقانی کا سوسہار والی حدیث کو ابن عسمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف  
 مواہب امام قسطلانی کی پر وی ہے جبکہ دونوں سے قبل  
 علامہ میری نے حیوة الخیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں  
 نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور  
 جامع کبیر میں دیکھا انھوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں  
 پہلے ذکر کر چکا ہوں، انھوں نے اسے اپنی جامع میں  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو  
 میں نے اسے قیاساً طے کیا ہے یا پھر اسے ترک کر دینے  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہذا  
 دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ  
 قطعی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب  
 نہیں کیا گیا ہے۔

سید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردودہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 میرے بعد کوئی نبی نہیں  
 لا نبوة بعدی الا نبی من الرؤیسا  
 الصالحۃ رثہ  
 خواب۔

مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲۵۲/۵  
 مجمع الزوائد کتاب التعمیر دار الکتاب بیروت ۱۰۳/۵

آخر و خطیب اور ہستی شعب الا بیان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یبقی بعدی من النبوة شی الا المشرقات  
المروءة الصالحة یراہ العبد او تورى  
لہ یتہ  
یسرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر شرقات  
اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے سے دوسرے  
کو دکھایا جائے۔

تیس کذاب  
البرکراہن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عکرولیثی اور طبرانی کیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا تقوم الساعة حتی ینخرج ثلثون کذابا  
کاہم یزعم انہ منی ثم ینزلون قبل یوم  
القیمة۔  
اقول و ما اخبرنا فی التذیل بحلاف  
عین اللفظ المتقدم فی الحدیث من فی  
والستین لان فی تسمیة امت من قال  
فا فعلوا بہ کذا و کذا و هذا العموم  
انما تم لاجل ختم النبوة اذ لو جاز امت  
یکون بعد الامم منی ثم ینزلون  
نہج صادق لما ساء الامر المذکور  
بالعموم وان کان یأتی ایضا ثلثون  
او ثلثون من الکذابين بل کان یجب  
اقسامہ امریۃ تیرا بعد دقت من  
الکاذب والامر لا یقع من ہو کاذب  
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے  
تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی  
کہتا ہو عبید نے اس پر قبل یوم القیمة کو زائد کیا۔  
اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے  
تذیل کے غرض دریا رفتہ اس کے جوابات میں پیش  
کرنا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر  
میں یوں ہے کہ جب نبوت کا دعویٰ کرے اسے یہ  
کر دو۔ اور آج بھی ایسا دعویٰ کرے اس سے یوں کہو  
یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر  
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز  
ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزار ہوں  
ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے ہی  
کا تمیز ہی کوئی اختیار ہی علامت بیان کر کے ”یہ یہ  
کرتے“ کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار الفکر بیروت ۱/۲۹  
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۹ عبد الغالب بن جعفر دار الکتاب العربی بیروت ۵۰/۱  
۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/۱۶

منهم لا غیر کما لا یحقی والی اللہ المشتکی  
من ضعف فی هذه الممانات الکثیر  
وجبرہ الثقیل انصارہ الع نسب  
کفارسہ البین عوامہ وقد ظہر الات  
بعض هؤلاء الدجالین الکذا بیین  
فلو اراد اللہ باحدہم شیئاً یطیرہ و ا  
بالسیر والمسلم اصاحدث فابن اللہ  
وانا الیہ راجعون لکن الاعتراض کان  
اسلم للسلام والی للفساد فاجیبنا  
الافتصار علی القدر المراد و اللہ  
المستعان وعلیہ التکیان ولا حول  
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظم

ہر ایک کے لئے نہ ہوتا جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ  
سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت  
سے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مردگاروں کی قلت،  
کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے  
کہ اب و جال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں  
کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ جوگیا تو اس کو مسلمانوں  
کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انھوں نے ایسی حدیث  
بیان کی جس پر یہ کچھ براہم اللہ تعالیٰ نہ ملک ہیں  
اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو  
اپنی حماقت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا یا باہ  
بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند  
کرات اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر  
اول ہے لا حول لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (ت)

خطیب حدیث امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
علی بمنزلہ ہارون ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

انما علی حتی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ علی محمد سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ  
الا انہ لابی بعدیؑ بھائی بھی اور ناتب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد شافعی امیر المؤمنین علی میں مختصراً، اور قبوی و طرائفی اپنی معاصم، باوردی معرفت، ابن عدی  
کامل، ابو احمد عاکم کئی میں لطیف امام بخاری، ابن حاکم تاریخ میں سب زید بن ابی ادنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے حدیث طویل میں راوی دھند احادیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور  
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین  
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی، میری جان نکلی گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب  
کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ کیا یا اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منام اور عزت بخ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ،

والذی یعلثن بالحق ما احرتک الالفسی  
واستمتی بمنزلة هارون من موسى  
فیوانه لا ینبى بعدی

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے  
تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے بے  
ہو جیسے ہارون کسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی  
نبی نہیں تم میرے بھائی اہل وارث ہو۔

امیر المومنین نے عرض کی، مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی، فرمایا، جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی، انھیں  
کیا ملی تھی، فرمایا، خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ  
میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جده عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی  
حضر اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں دو بہت  
سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے  
اخلاق میرے اخلاقِ کریم سے مشابہ ہیں،

عن فی نسخة کذا العمال المطبوعة عن  
عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جده  
عقیل وهو خطأ وهو ابیہ عبد اللہ  
بن محمد بن عقیل ، عبد اللہ بن علی  
صندوق من رجال الکامیة ما خلا  
المسائی فان الذہبی حدیثہ فی  
مرتبة الحسن و ابوہ تابعی مقبول  
مرجالی اجت ۱۲ منہ (م)

عن کذا العمال کے مطبوعہ نسخ میں عبد اللہ بن عقیل  
اپنے والد ماجد عبد اور ان کے دادا عقیل  
سے راوی جبکہ یہ غلط ہے اور یہ یہ ہے عبد اللہ  
بن محمد بن عقیل، یہ عبد اللہ تابعی ہیں نہایت صادق  
نسائی کے ماسوا حسن صحاح کے راویوں میں شمار  
ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے  
مترتب ہیں ہے اور ان کے والد بھی تابعی، درمختون  
ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

لے تاریخ دمشق لایب عساکر ذکر من اسمہ سلیمان ترجمہ سلیمان بن اسلامہ الفارسی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۴۰۲  
فصائل الصیحة لاحمد بن حنبل حدیث ۱-۸۵ موسسة الرسالة بیروت ۲/۳۹ - ۳۸

واما انت يا علي فانت صفي بغير لفة هـ روت  
من موسى غيواني لا جى بعدى .  
تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے  
ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم، آمین!

الحمد للہ تین جمل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوتھی حدیث میں مرفوع تھیں اور سترہ تہذیبیات علاوہ  
پہلے تہذیبی تھیں سات اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں  
جو خود حضور پرور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں  
نواسی ہوئیں لہذا آپ باکہ ایک حدیث مرفوع اور ششابی ہو کہ تو نے اُمادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیسیر  
ان اللہ و تو یحب الموت (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ ت) کا فصل حاصل ہو

میں آفری نبی اور میری امت آخری امت ہے  
بہت سنی میں حضرت ابن زبلی تھیں  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل

روایا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں دھوئے سے پہلے  
سُتْرًا سَبَّحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ قَوَّابًا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے  
برابر ہیں زابہ چہرے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ نہ کرے۔ یہی ہر شے کی کم از کم دس ہے۔ حدیث  
بالحسنة ملہ عشوا مثانہا، قرین شتر لے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر شے کی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے  
انما الحسنات ینظرن النبیات، تو اس کے پڑھنے واسطے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی گوارہ کہ دن میں  
سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحبنا اللہ ولعم الوکیل)

پھر اگر ان کی طرف منکر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے، کسی نے کچھ  
دیکھا ہے، ابن زبلی نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا، بھلائی پاؤ اور برائی  
سے بچو نہیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب جسیان کر دو۔  
انہوں نے عرض کی، میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر پیچ مشاعر عام ہیں

عن بعد حدیث ۱۰۱۰ تہذیب اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص و تہذیب دوم دو حدیث طاہب و ثوبخ  
واقدی و تہذیب سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱۴ دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

لہ کنز العمال بحوالہ ابن عسکر عن عبد اللہ بن عقیل حدیث ۳۳۹۱۶ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱/۳۹۹

چل رہے ہیں ناگمان اس راہ کے بلبل پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھی تھی اس کا سہل تا سہزہ  
 چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے۔ پتھر بجوم آیا، جب اس سبزہ زار  
 پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے اور دوسرا دوسرا سب سے پہلے اس مرغزار کی طرف  
 کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا آہٹ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی  
 اس چرگاہ میں چرانے بھی نہ لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھالے لیا پھر روانہ ہوئے، پھر عام ازدحام آیا،  
 جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور دوسرے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ احرا اور پڑائے نہیں صاحب راہ دیکھ کر  
 سیدھا راہ رو پڑا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھ کر سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب  
 سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد و فرناق ہے حضور اس کے چپکے شریف نے جلتے  
 ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لیا اور تم اس  
 پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اسلٹا  
 علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہو نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں پناہ پھر دوسرا بجوم جا کر آہٹ آیا وہ ہم سے کئی گنا  
 زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چر یا کسی نے گھاس کا مٹھالیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا بجوم آیا وہ سبزہ زار  
 میں دجنے بائیں پڑ گئے تو ان سے ان کے ساتھ رہے اور اسے ان کے ساتھ چلتے رہے  
 یہاں تک کہ مجھ سے ملے اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجے اس کے پر چلے دیکھا یہ جہان ہے اس کی فکر  
 سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں و اما ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراثتی اصحابہ فھب  
 الامۃ علیہما تقوم لانی بعدی ولا اۃ بعد اۃ اصق اور وہ ناقہ جس کے چپکے مجھے جاتا دیکھا قیامت  
 ہے چارے ہی زمانہ میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی ہی نہ میری امت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم علیٰ شاک اجین و ہارک و سلم و آخرہ عونان الحمد للہ رب العالمین۔

**تجیل جمیل :** بحمد اللہ بین احادیث طویہ کے علاوہ خاص مقصود محمد ختم نوست پر یہ  
 ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تزیلات ایک سو اٹھارہ جن میں ستے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ و  
 اصحاب اکثر۔



## گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی،

- |                       |                      |
|-----------------------|----------------------|
| ۱۔ امام اجل محمد باقر | ۲۔ سعد بن ثابت       |
| ۳۔ ابن شہاب زہری      | ۴۔ عامر شعبی         |
| ۵۔ محمد بن ابی الہذیل | ۶۔ عمار بن زیاد      |
| ۷۔ ابوقتیلاب          | ۸۔ کعب احبار         |
| ۹۔ مجاہد مکی          | ۱۰۔ محمد بن کعب قرظی |
| ۱۱۔ وہب بن منبہ       |                      |

## اکاون صحابہ باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں،

- |   |                         |
|---|-------------------------|
| ۱۲۔ ابی بن کعب                                    | ۱۳۔ ابوامامہ باہلی      |
| ۱۴۔ انس بن مالک                                   | ۱۵۔ اسحاق بن عیسیٰ      |
| ۱۶۔ برادر بن عازب                                 | ۱۷۔ جابر بن سمورہ       |
| ۱۸۔ ثوبان موی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۹۔ جابر بن سمورہ       |
| ۲۰۔ جابر بن عبد اللہ                              | ۲۱۔ جابر بن مطعم        |
| ۲۲۔ حبیب بن جنادہ                                 | ۲۳۔ حذیفہ بن اسید       |
| ۲۴۔ حذیفہ بن الیمان                               | ۲۵۔ حسان بن ثابت        |
| ۲۶۔ حویرہ بن مسعود                                | ۲۷۔ ابوذر               |
| ۲۸۔ ابن زبیل                                      | ۲۹۔ زیاد بن لبید        |
| ۳۰۔ زید بن ارقم                                   | ۳۱۔ زید بن ابی اوفی     |
| ۳۲۔ سعد بن ابی وقاص                               | ۳۳۔ سعید بن زید         |
| ۳۴۔ ابو سعید خدری                                 | ۳۵۔ سلمان فارسی         |
| ۳۶۔ سهل بن سعد                                    | ۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ |
| ۳۸۔ ابو الطہیل عامر بن ربیعہ                      | ۳۹۔ عامر بن ربیعہ       |
| ۴۰۔ عبد اللہ بن عباس                              | ۴۱۔ عبد اللہ بن عمر     |

- ۴۲۔ عبدالرحمن بن عوف  
 ۴۳۔ عرابض بن ساریہ  
 ۴۶۔ عقبہ بن عامر  
 ۴۸۔ امیر المومنین علی  
 ۵۰۔ عوف بن مالک اشجی  
 ۵۲۔ ام کرز  
 ۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری  
 ۵۶۔ معاذ بن جبل  
 ۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ  
 ۶۰۔ ابو منظور  
 ۶۱۔ ابو ہریرہ  
 ۴۳۔ عدی بن ریحہ  
 ۴۵۔ عصف بن مالک  
 ۴۷۔ عقیل بن ابی طالب  
 ۴۹۔ امیر المومنین عسہ  
 ۵۱۔ ام المومنین صدیقہ  
 ۵۳۔ مالک بن حریرث  
 ۵۵۔ محمد بن عدی بن ریحہ  
 ۵۷۔ امیر معاویہ  
 ۵۹۔ ابن ام مکتوم  
 ۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری

### ادنیٰ صحابی

تہ میلالت میں :

- ۶۳۔ عاتب بن ابی بلتعہ  
 ۶۵۔ عبد اللہ بن زبیر  
 ۶۷۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص  
 ۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی  
 ۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
 ۶۴۔ عبد اللہ ابن ابی اسفہ  
 ۶۶۔ عبد اللہ بن سلام  
 ۶۸۔ جواد بن صامت  
 ۷۰۔ نعیم بن مسعود

**ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ**  
 ان احادیث کثیرہ وافزہ شہید مترازمی صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر و ضلالت نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیوجمانے کو خاقیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی خاتم النبیین صرف اس قہ میں کہ حضور اللہ کس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اللہ کسی کو نبوت ملنی ممکن ہو یا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالہ ضلالت معارف کا خلاصہ

عجارت پر ہے ۱

**قاسم نافو توئی کا عقیدہ**  
 عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر دشمن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں، لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیم تکرمیم ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے، اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء کے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالعرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالعرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چر جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (۱) ملقطاً۔

مسلمو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیۃ کہ وہ تاویل ٹھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وسلم اصل الصلوٰۃ والست کے زمانے میں جڑ تنور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں! اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالیٰ (حیبا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) ۱

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة  
 لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا یزید الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝۱۰  
 امارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے  
 شفاء و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں  
 بڑھتا سوا زیان کے۔

اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فہای حدیث بعدہ ۱ یؤمنون قرآن کے بعد اگر کوئی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

فقیر غفر لہ المولیٰ العذیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی صحابہ کرام اور ختم نبوت لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نو تے احادیث اور اکثر تزییلات اُن پر علاوہ تھو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضانی خواہ کا خیال جانتے ہیں اور اس میں یہی صیغہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا، صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تزییلوں میں گزرے، مثلاً:

- ۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔
  - ۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تھا: میں نے نبی آخر الانبیاء میں۔
  - ۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔
  - ۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔
- انہیں تو یہ گمراہ کب سننے لگا کہ وہ اسی دوسرے الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سب صانع کے خلفاء چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ:

”اگر جو جو ہم اتفاقی برؤں کا ہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کون ٹھکانے کی بات کہ وہی نہ تو یا وہ عظیم الشان ہو گیا۔“

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متہ از حدیثیں دیکھئے کہ:

- ۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۲۔ میں سب انبیاء میں آخر ہوں۔
- ۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔
- ۴۔ میں سب سے پیچھے ہوں۔
- ۵۔ میں سب سے پیچھے رہوں کے بعد بھیجا گیا۔
- ۶۔ قصہ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔
- ۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔
- ۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔
- ۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔
- ۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد وہابی کتاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسول علیہما السلام نے عظیم و علم کے ارشادات سن سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں دہری ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیچھا رہے ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزت سے ارشادات جانفزا و دلنوا آ رہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اولیٰ و آخر ہے

۷۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اعلیٰ اور زمانے میں سب سے پہلی

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرف قرآن مفیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سننے نہ انبیاء کی ماننے نہ ان

کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک چوٹا۔ اپنی ہی بانگ لگائے جاتا

کہ یہ سب نافرمانی کے اوہام خیالاتِ حرام ہیں۔ آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے نہ اللہ

علیہ نیرت بیانات میں متوحش کی دوحہ شیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہر قریٰ کی دوحہ شیں کر رہ

خانہ آخر البیوت تھا، جد اللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک جبر کا قول کہ وہ امت

آخرہ کے ہی ہیں بلکہ جبر کی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وَاتَّالِيهِ تَرْجُومَاتُ ۝

كَذَلِكَ يُطَهِّرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مَثَلٍ جِبَارًا ۝  
 مَرَّتًا لَا تَنْزِغُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ  
 هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْوَهَّابُ ۝

ہاں ان نونے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمت بھی ہیں، دو حدیثیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اسے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المرسلین ہو گے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباسؓ مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو۔

اگر وہ اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دی بالعرض ہے یہ دین دیں بالذات ہے، تو ریت و بیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ،

مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ  
 فَسَأَلَ اللَّهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْعُذْبَةَ  
 مِنَ الْخُمُورِ بَعْدَ الْكُورِ وَالْكَفْرَ بَعْدَ الْإِيمَانِ  
 وَالضَّلَالَ بَعْدَ الْهُدَى وَالْأَحُولَ وَالْأَقْوَةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ  
 الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ وَ

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سفورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ

لَهُ الْعِشْرَانِ الْكَرِيمِ ۲۵/۴

لَهُ ۹/۳

لَهُ ۲۰/۲۴

صحابہ اجمعین ، والحمد للہ رب  
العلیین -

علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں  
اور آپ کی سب آل و اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین (نت)  
الحمد للہ کہ بیان اپنے فتنی کو پہنچا اور حق کا وضوح  
ذروۃ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد

## دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ  
ہونا تو بروہبہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالف و ہابیرہ قاسمیرہ کو  
خاتم النبیین کو بھی آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے  
سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بقتلہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے  
رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اتنی کڑوں  
کی سزایائی، ان چھوٹے بھائیوں کا زہر یہاں محض تبعاً و استطراد اذکور، ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال  
سے قرآن عظیم و احادیث مرقومہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المومنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام  
و علمائے اعلام و دلائل شیعہ اصلہ و ذمیرہ کے دفنہ معہور جس کی تفصیل جلیل و تحقیقی جریل فقیر غفر اللہ تعالیٰ  
کی کتاب مظہر القماریہ فی ابانۃ سبغۃ تعمیرین میں طور سے ہے۔

اب ترمذیہ تعالیٰ تکفیر منکران ختم نبوت میں  
منکران ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت  
بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوالی کی طرف  
عائن گردانی منقولہ۔

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی متبع فی المعتقد  
علامہ تورپشتی میں فرماتے ہیں،

بمکہ اللہ میں مسئلہ در اسلامیان روشن تر از آفتاب است  
کہ آئینہ بکشف و بیان حاجت زافتہ اما  
ایں مقدار از فست آں از ترس آن یاد کریم کہ مبادا  
زندہ بقیے جاہلے را در شبستہ اندازد و بسیار باشد کہ  
ظاہر نیارند کردی و بدی طریقیہا پائے و در ہستہ  
کہ خدا سنے تعالیٰ بر ہمہ چسبند قادرست کہے  
قدرت اودرا منکر میت اما چون خدا سنے تعالیٰ  
بمکہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے  
کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن  
قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق  
کے لئے کسی جاہل کو مشید میں مبتلا کرنے کا خطرہ  
نہ رہے بسا اوقات کھل بات کی بجائے یوں فریب  
دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی  
قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ

از چہنہ خبر دہد کہ چنین خواہد بود یا نخواہد بود<sup>۱۸</sup> کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے کا حق و دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء عظیم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی ہی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا، وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص لے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا ہے یا ہوگا اور جو شخص کے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے

جز چنان باشد کہ نہ سے تاملے از ان خبر دہد و تاملے تاملے خبر دلو کہ بعد از دے نبی دیگر باشد و مستنکر این مسئلہ کہے قواعد بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معترف بودے و یاد در ہر چہ از ان خبر دادے صادق دانستے و ہمان حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بدان درست شدہ است این نیست درست شدہ کہ دے باز پس یہ پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از دے پیچ نبی باشد و ہر کہ دیری بر شک ست در آن نیست بر شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از شے نبی دیگر رہا ہست با خدا بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے

کافر ہے یہی خاتم انبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے (ت)

**امام ابن حجر مکی** (نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں،

تنبأ فی زمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جل قال امہلونی حتی اقی بعلامۃ فقال من طلب منہ علامۃ کفر لانہ لطلبہ دلائل مکذب لقول السبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی بعدی

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

لے معتقد فی المعتمد (فارسی)

لے خیرات الحسان فی مناقب الامام الفضل الحمادی والعشرون فی فرستہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹



## فتاویٰ ہندیہ (نص ۴ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامعہ الفصولین و فتویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے،

واللفظ لعادی قال قال انا رسول الله او  
قال بالفسرية من يعينهم يريد به  
من يعينهم من يرمي بكمزولوا به حين قال  
هذه المقالة طلب غيره منه المعجزة  
فيل بكمزولوا طلب والمشاخرو من المشايخ  
قالوا ان كان غرض الطالب تعجيبه و  
افتضاحه لا يكفر به

یعنی اگر کوئی شخص کے میں اللہ کا رسول چوں کہ فارسی  
میں کے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مرد  
یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اٹھی ہوں اور  
اگر اس کلمے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ  
سبھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا  
اگر اسے عاجز و رُسوا کرنے کی غرض ہے معجزہ طلب کیا  
تو کافر ہو گا ورنہ ختم نبوت میں شک کے سبب  
یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

## اعلام بقواطع الاسلام (نص ۸) اعلام نقول الاسلام میں ہے،

واضح تکفیر مدعی السوء و يهجر  
كفر من طلب منه معجزة لانه بطبعه  
لها منه مجوز لصدقه مع استحالة  
المعلومة من الدين بالضرورة فم ان  
اس ادب ذلك تسفيهه و يات كذب  
فلا كفر به

مدعی برکت تکفیر تو ذریعہ روشن ہے اور جو اس  
سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس  
مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے  
حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں  
اگر اس طالب سے اسے الحق بتانا اس کا جھوٹ  
ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

## (نص ۹، ۱۰) اسی میں ہے،

ومن ذلك (اي المكفرات) ايضا تكذيب  
نجم او نسبة لعدم كذب اليه

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کرتی ہیں  
کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصہ جھوٹ بولنے

او محاسن بے اوصاف و الاستخفاف و مثل  
 ذلک کما قال الخلیصی ما لو تمخض فی نر من  
 نبیت اول بعد ان لوکان نبیا فیکفرو فی  
 حمیم ذلک و الطاهر نه لا فرق بین  
 تمخض ذلک باللسان او القلب احد مختصراً۔  
 ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ متنازع زبان سے یا صرف دل میں کے  
 احد مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجر و متنازع کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت لو مائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث  
 ہو گا و العیاذ باللہ رب العالمین۔

(فصل ۱۴) یتیمہ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ و النظائر غیبہ  
 میں ہے۔

و للفظ لها اذا الم يعرف ان محمدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احد الانبیاء  
 فلیس بمسئول لانه من الضروریات  
 حسب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام  
 انبیاء علیہم السلام سے کچھ نی ہیں تو  
 مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ مولیٰ سبحنہ تعالیٰ ہزاراں ہزار جزا اسے خیر و کرم و رضوان اتم کرامت فرمائے  
 ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صد ہا برس بعد وہاں یہ ہیں  
 ایک طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق و فریب کہ حوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر  
 لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بچنے آخر انہیں ہونے سے صاف انکار کرے گا  
 اس معنی کو خیال عوام و ناقابل مدح قرار دے گا، اسی دین کے لئے ان اجلہ کرام نے لفظ اشہر و اعرف  
 و مکتوب فی المصنوع اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو  
 سب سے کچھ نی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے، یہی مراد  
 رب العالمین ہے، اسی ضروری دین و ارشاد الدلہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں

جمل و محل ٹھراتے ہیں قاتلہم اللہ ائی یو فکون (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت)  
 بکراقتہ یہ کرامت علمائے کرام امت سے حجزام اللہ الشومات الفاخرة ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا و  
 الاخرۃ امین (اللہ تعالیٰ ان کو قابلِ فخر ثواب کی جزا دے اور ہمیں انکی برکات دینا و آخرت میں نفع عطا فرمائے۔ ت)

### فتاویٰ تاتارخانیہ تاتارخانیہ پھر مالگیریہ میں ہے :

رجل قال لاحرم من فرشته قوام فی موضع یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں  
 کذا عینک علی امرک فقد قیل انه لا یکن فلاں بلکہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر بعض  
 وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف نے بیشک کہا کاقرن ہو گا یوں ہی اگر مطلق کہا میں  
 ما اذا قال انا نبی لک فرشتہ ہوں بخلاف دعویٰ نبوت کہ بالا جماع کفر ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں جو مثل ای صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدہ و سیاہی  
 (جیسا کہ گزارشہ اور آگے آئے گا۔ ت)

شفاء قاضی عیاض شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم اریض سعادت  
 ، شہاب الدین میں ہے :

(و کذا لک یکفر من ادعی نبوة احمد مع یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ  
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا  
 فی زمانہ کسبیلۃ الکذاب و الاسود ادما کرے جیسے مسیلہ کذاب و اسود عیسیٰ یا حضور  
 العسی (او) ادعی (نبوة احمد بعد) کے بعد کسی کی نبوت ماننے اس لئے کہ قرآن حدیث  
 فانه خاتم النبیین جس فقرات میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ  
 والمحدثت جہدا تکذیب اللہ و رسولہ شخص اللہ و رسول کو جحد تا ہے بل علامہ و صلی اللہ تعالیٰ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کالعیسویۃ) علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طاغوت عیسویہ کہ عیسے بن ماری  
 و هم طائفة (من اليهود) نسبوا یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مردان اطوار  
 لعیسی بن اسحق الیہودی ادعی النبوة فی زمانہ کے زمانے میں ادعا کی نبوت کیا تھا اور بہت یہود

سۃ القرآن الکریم ۴/۳

سۃ فتاویٰ ہندیہ باب التاسع فی احکام المرتدین فودانی کتب خانہ پشاور ۲۶۶/۴

اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کو مولانا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے ذوق فرقی برائے بیاریہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرور کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام و حو کے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا اس لئے کہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ حضور کریم الامین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ ریاست و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے یکم اجماع امت و یکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید و روانق صلیہ و قاسمہ جدیدہ و امیرہ طرید کسی مردود و عنید کا شہدہ نہ لگا و لہ الحمد السامیہ

مروان الحمد و تبعہ کثیر من الیہود و کان من مدہبہ تحویز حدوث النبوة لعد سبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (و کا کثر الرخصة لف ثلثین بمشارکة علی فی الرسالة للسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بعدہ کان بزیفیة و البیاسیة مهم ) و هم انعم من انصار ی و اشد صررا عنہم لاسہم بحسب الصورة مسلمون ویلینس امرہو علی عوام (و ہؤلاء کلہم ذکر مکدمون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین و انہ اسئل کافة الناس و اجمعت الامة علی ان ہذا الکلام علی ظاہرہ و ان مفہومہ المراد منہ و ان تاویس و لا تخصیص ملا شت فی کفر هؤلاء انہو نف کلہم قطعاً جماعاً سمعاً ) و مختصراً۔

منکران ختم نبوت کے فرقے

اسی طرح طائفہ مرزا یحییٰ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا دعویٰ ہے اپنے کلام کو کلام الہی و منزل من اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

ملہ کتاب الشفاء للقاسمی عیاض فصل فی بیان ماحول من المقاتلات مطبوعہ شرکہ صحافیہ ۲/ ۷۱-۷۰  
نسیم الریاض شرح شفاء للقاسمی عیاض ۔ ۔ ۔ دار الفکر بیروت ۴/ ۵۰۶ تا ۵۰۹

یہ فقرے آپ نزد سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کچھ کا فودل سے انکار زائد ضررہ  
والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

### مجمع الانهر و نیز امام کردری و مجمع الانهر شرح طبعی الاخر میں ہے،

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
علیہ وسلم فیحب بانہ س سولنا فی الحال  
و خاتم الانبیاء و المرسل فاذا امن بانہ  
س سول و لویؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون  
مؤمناً  
ہمارے مولانا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے  
رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریفین حضور  
رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا  
رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور خاتم  
انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لیا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان  
نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان ہی نہ ضرورت حسب وجہ سے قائل و لازم دور۔ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا  
قطعا حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جاتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلال کے پاس سے ملے  
سب پر ایمان لانا، کہ فقہ فی کلام الامام التورپشتی س حصہ اللہ تعالیٰ (حبیب اکام تورپشتی کے کلام  
میں پچھے گزر چکا ہے۔ م۔)

علامہ یوسف اردبیلی امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں۔

(بقیہ ماسیہ صفحہ گزشتہ)

بتاتا ہے اور اس کے رسالہ ایک غلطی کا ازار سے منقول کہ اس میں صراحت اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے  
افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف مدظلہ نے  
دلیل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا نسخہ بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام المسود والعقاب ہے،  
واللہ الحمد، عفی عنہ صحیح۔

(م۔)

من ادعى السوء في شريفه سا اصدى مدنيا  
 نهيا و عتقد نديا في زمانه صلى الله تعالى  
 عليه وسلم اذ قبله من لو يكت بديا  
 كفى له ملحقا

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے  
 کسی مدعی کی تصدیق فرمے یا حضور کے زمانے  
 میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے  
 کا فرج چلنے اور ملنا۔

## امام غزالی امام حجة الاسلام محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں :

ان الامت فہمت من هذا النقطا به افهم عدم  
 نبی بعد و ابد او عد من رسول بعد و ابد  
 و انہ یس فیہ تاویل و لا تحمیس و من  
 اولہ بتحمیس فکلامہ منہ انواع  
 الہدیان لا یسم الخکم بتکفیو لا مد حکم ب  
 لہذا النص الذی اجمعت الامم علیہ  
 غیر مؤول و لا مخصص

یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہ علیہا الصلوٰۃ والتحریم نے  
 لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی ہوگا حضور  
 کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی  
 مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر انبیین  
 کے سوا تو انبیین کے کچھ اور معنی گھڑائیے نہ اس  
 حرم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی نہ

یا نہیں کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنوں یا نشے یا سرسام  
 میں پینے پڑنے بکنے کے قیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ عافیت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے  
 جس میں اصل تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مروجہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بکہ اللہ یہ بشارت بھی مثل بشارت شفاء و نسیم تمام طوائف جدیدہ و قاصیدہ و امیر یہ خذلہم اللہ تعالیٰ  
 کے بذیانات کار و جلیل و جل ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رو فرما گئے، یہ اللہ دین کی  
 کرامت منجلی ہے۔

## غنیۃ الطالبین نفع الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلامہ رد و افض کے بیان میں فرمایا :

ادعت ایضا ان عیسا ہی (الی قولہ رضی اللہ  
 یعنی غالی راخصیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ رسول علی نبی

تَعَالَى عَنْهُ) لَهُمْ اللَّهُ وَعَلَيْكَتَهُ وَسَاثِر  
خَلْقَهُ إِلَى يَوْمِ لَمَّا يَسْ وَقَدْ لَمْ آتَاهُ وَبَادِ حَقِّهِمْ  
وَلَا حَمَلُ مَبْهُمٍ فِي لَامِ ص دِيَارِ افْتَهُم بِالْفَوَا  
فِي عُلُوْهِمْ وَصَرَصُو عَلَى الْكَفَرِ وَتَرْكُو  
الْإِسْلَامِ وَرَقُوا الْإِيمَانَ وَجَعَدُوا الْإِلَاحَ  
وَالْمَهْمِلَ وَالْتَبَرِيلَ مَعُودَ بَادِئِهِ مِنْ دَهَبِ  
إِلَى هَذِهِ الْمَقَالَةِ بِه

میں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت  
تک ان را فضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درت  
کی جزا اکیڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر  
ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنے  
غلو سے گزاردیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے  
ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر  
ہو گئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا  
مذہب رکھے۔

الحمد لله الذي جعل في يد ما سته كريم مستجاب فرماني عزابيه وغيره بطعون طوائف كاشان ندر يا اسب جو  
اس دار لعن بنه پرمخ کی زمین میں فتنوں کی بوچھاڑ کی گندہ بہاریں دو ایک ستر است ان رس کہیں کہیں تازہ  
نکل پڑے وہ بھی کچھ اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقرر سفر کو پہنچ گئے ایک آدم کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر انہی سے  
اس مہلت الاولین ۵ ثم تبعهم الاخرین ۵ كَذَلِكَ فَعَلَ بِالْمُجْرِمِينَ (کیا ہم نے انہوں کو ہلاک  
نہ فرمایا پھر پھیلوں کو ان کے پیچھے پیچھے رہا میں۔ ان کے ساتھ بڑا ایسا ہی رہتے ہیں۔ کا منظر ہے۔

### تحفہ شرح منہاج تحفہ شرح منہاج میں ہے

او کذب رسولاً او منياً او نقصه باي مقص  
كان صغرى اسمه مرين تحقيقه او جواز نموة  
احد بعد وجوده بين صلى الله تعالى عليه  
وسلم وعيسى عليه الصلوة والسلام  
بهي قبل فلا يرد به

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح  
اس کی شان گھٹائے، مثلاً بریت تو ہیں اس کا نام  
چھوٹا کر کے ملے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے  
اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور کی تشریف آوری  
سے پہلے ہی ہو چکے اُن سے اقرض وارد نہ ہوگا۔

لے غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں مصطفیٰ الہابی مصر ۸۸/۱  
لے القرآن الکریم ۷۷/۱ تا ۱۸  
سے معتقدہ معتقدہ بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند لمعتہ مکتبہ جامعہ لاہور ص ۲۸-۱۲۷

## شرح فرائد عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں :

فد مذہبہم غنی عن البیان بشهادة  
العیان ، کیف و هو یؤدی الی تحویر مع نبینا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعد ۵ ، و  
ذلک یستلزم تکذیب القرآن و قد نص علی  
انہ حاتم النبیین و آخر المرسلین ، و کتب  
السنة انا العقب لا بی بعدی ، و اجتمعت  
الامة علی انحاء هذا الکلام علی ظاہر و  
هذا احدی المسائل المشہورة القوی  
کفر ما بها الملا سفة لعنہم اللہ تعالیٰ  
کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے کچھ میں آتے  
ہیں یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب میرا الہ اسلام سے خارج ہو گا کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر  
لعنت کرے ۔

نقل ہدین خاتم المحققین معین الحق  
المبین السیف السلول مولانا فضل الرحمن  
قدس سرہ فی المعتقد المنقذ ۔  
یہ مذکورہ دونوں جہاتیں خاتم المحققین ، حق مبین کے  
معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے  
اپنی کتاب المعتقد المنقذ میں نقل کی ہیں (د)

مواہب شریف آخر ذوق ثالث ، مقصد سادس میں امام ابن جان صاحب صحیح  
مواہب شریف مستی بالتفاسیم والانوار سے نقل فرمایا ،

من ذهب الی ان السیوة مکتوبة لا تقطع  
و الی ان لولی افضل من النبی فہو  
مراد یق الی آخرہ ۔  
جو اس طرف جاسے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے  
ختم نہ ہوگی ، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے  
وہ زندیق ہے دین طحہ دہریہ ہے ۔



علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا، لتكذيب القرآن وخاتم النبیین یہ شخص اس وجہ سے  
کافر ہوا کہ قرآنی عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

**امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے،**

صنف من الروافض قالوا بان، لا راض  
لاتخلو عن النبي والنوة حسرت ميراثا  
عن اولاده وقال اهل السنة والجماعة لا  
بعد بيننا صلى الله تعالى عليه وسلم قال  
الله ولكن رسول الله وخاتم النبیین وقال  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا نبي  
بعدي ومن قال بعد بيننا نبي يكره لاه انكر  
النص وكذا لا نوحا في بعض النصوص۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی  
نہیں ہوتی اور جوت مولیٰ اور ان کی اولاد کیلئے  
میراث ہو گئی ہے، اور اہل سنت و جماعت نے  
فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد  
کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے  
رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی  
نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ

قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یوں ہی ہے تم نبوت میں کچھ شک نہ نہا ہی کا رہے۔

**تمہید ابو شکور سالمی تمہید ابو شکور سالمی میں ہے،**

قلت الروافض ان العاصم لا يكون حاليًا عن  
النبي قط وهذا كفر لانت الله تعالى  
قال وخاتم النبیین ومن ادعى النبوة ف  
ما نسا فانه يعيد كافر ومن طيب منه  
معجرات فانه يصير كافر لانه شك في  
النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان لاحد  
شركة في النبوة لمحمد صلى الله تعالى  
عليه وسلم بحلاف ما قالت الروافض

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر  
ہے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے وخاتم النبیین  
اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے  
معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک  
پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد  
قرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ نبی علی  
کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

لے شرح الزرقانی علی الموابب اللہیزة المقصد السادس النوا الثالث دار المعرفۃ بیروت ۱۸۸/۶  
لے روح البیان آیہ ما کان محمد اباحد من رجالکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۱۸۸/۷

ن علیا کان شریکاً لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فی النبوة وهذا منهم کفر۔  
شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی بحوالہ علوم ملک العلماء رحمہما عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں :

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں  
اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں  
اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے  
اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الابد  
تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء  
جو کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل  
ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا  
ثبوت ممکن نہ ہو اس کا انکار ہیٹ دھری اور کفر ہے۔

فیہ لعن و شرب لقلب من سبہ، کبر من نہ تنسے نہ تنسے کے فصل اولیاء ہونے سے انکار قرآن  
سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابروہ ہے اور سب سے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے  
انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی  
امام احمد قسطلانی موابب لدیہ مقصد سابع فصل اول پھر  
علامہ عبد العلی نابلسی حدیث ندیر باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں :

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی و لدنی شیطان و  
لدنی شیطان و الحک هو الوح و لا وح لدی رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم و اما قصہ صوفی مع الحضرة  
یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطان، اور  
ان کے پہچانے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے  
مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے  
شیطان ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے بعد وحی نہیں کر کوئی کہ میرا یہ علم وحی جدید کے

لہ التمیہ فی بیان التوحید ابواب السابغ فی المعرفة والایمان دار العلوم حزب الاحناف لاہور کتب  
کہ شرح سلم بعد العلی بحث التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۲۶۰

عليهما الصلوة والسلام فالتعلق بهما في  
تحويل الاستثناء عن الوجه بالعلم الذاتي  
الحاد وكغيره يخرج عن الاسلام  
موجب لاراقة الدم والفرق بين  
موسى عليه الصلوة والسلام  
لم يكن مبعوثا الى الخضر، ولم  
يكن الخضر مأمورا باتباعه ومحمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الى جسيم  
الثقلين فرسالته عامة للجن والانس  
في كل زمان، فمن ادعى انه مع  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
كالخضر مع موسى عليهما الصلوة  
والسلام اوجب ذلك لاحد من الامة  
فيعمد داسلامه (كفره بهذه الدعوى)  
وليشهد شهادة الحق ليعود الى  
الاسلام فانه مفارق لدين  
الاسلام بالكلية فضلا عن ان  
يكون من خاصة اولياء الله  
تعالى وانما هو من اولياء الشيطان و  
حلفائه ونوابه في الضلال و  
الاضلال والعلم الصادق الرحمانى  
هو ثمر العبودية والتابعة لهذه النبى الكريم  
عليه اركى الصلوة واتم التيمم و قد يحصل  
العلم في الكتاب والسنة بما يهتم به  
صاحبه كما قال على امير المؤمنين هو قد سئل

مطابق ہے) رہا خضر موسیٰ علیہما الصلوة والسلام کا  
قصد (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلوة  
والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بنا کر  
علم لدنی کے سبب وحی کی پروانہ رکھنا بڑی بے دینی  
کفر ہے، اسلام سے نکالی دینے والی بات ہے جس  
کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ  
علیہ الصلوة والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے  
نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص نبی، مرسل کی  
طرف بھیجے گئے تھے کان اسبی یبعث الی قومہ  
خاصہ) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن و  
انس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں  
اور سنت الی الخلق كافة) تو حضور کی رسالت  
ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو دعویٰ  
ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھے ایسے تھے جسے کسی کے لئے  
امت میں کسی کے لئے یہ ترسہ ممکن مانے وہ سنے  
سرے سے مسلمان ہو کر اس قول کے باعث کافر ہو گیا  
مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین  
اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چر جائے کہ اللہ عز و  
جل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی  
اور گمراہی دگر ادگری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے  
علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں  
ایک خاص کجہ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح کج بخار  
و شمن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولانا علی کرم اللہ  
تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ

(کہا فی الصحیح وسنن البائی) ہل  
 تحکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم بشیء دون الناس (کہا ترجم الشیخ)  
 فقال لا، لا فہا یؤتیہ اللہ عباد فی کتابہ  
 مختصراً مزید امامیت الہدایین عن  
 شرح العلامة السمرقانی۔

مرثقا اللہ تعالیٰ بہتہ والا لہ بفصل رحمہ  
 باولیائہ وصل وسلم علی حاتم  
 ابیہ نہ محمداً والہ وصحبہ واجبا نہ  
 آمین۔

**سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا**

تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شیء ایسی عن فرمائی ہے  
 جو اور لوگوں کو ردی جیسا کہ ر فضی گمان کرتے ہیں  
 فرمایا: نہ، مگر وہ کچھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں  
 کو تشران عزیز میں عطا فرمائی اور مختصراً بولین  
 والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً  
 بولین میں شرح زرقانی کی عبارت ذائد لائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل، احسان و نعمت میں عطا  
 فرمے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوة و سلام نازل فرمائے  
 خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آں و  
 اصحاب سب پر۔ آمین: (ت)

ولید بلیہ خواہ کوئی بلیہ تم نبوت کا بر منکر عقیدہ صراحتاً  
 ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید

امیری قاسمی شہیدی مرید رسمی عالی درجہ شہید۔ ب سرب کا درجہ طرید عینہ لعنة بعد سز  
 احسید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ ت) اور جو کافر ہو وہ عطفاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،  
 نہ یس من اھلک امہ عمل غیر صالح۔ وہ تیرے گمراہوں میں نہیں بیشک اس کے کام  
 بڑے نالائق ہیں۔ (ت)

نہ اسے سید کہنا جائز۔

**منافی کو سید نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،**

لا تقولوا لعافق سید فامہ ان یکن سیداً  
 فقد استخطتم ربکم عزوجل کی سواۃ  
 منافی کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک

تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو  
 الفصل الاول علامات حجة الرسول المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۶۰-۹۹

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ  
 دار الفکر بیروت ۱۱/۱ - ۳۱۰

۳۶/۱۱

۳۲۳/۲

۳۲۳/۲

ابوداؤد والی فی بسند صحیح عن یسیدہ  
ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ  
رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔  
تھانے غصہ سے روایت کیا۔ ت)

روایت حاکم کے لفظ یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اد ا قال مرجع المسافر یا سیدہ فقد اغضب  
جو کسی منافق کو "اے سیدہ" کے اس نے اپنے رب  
سب سے عزا و جل دیا۔ والیہا ذبا لہ ربنا لعین

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتقام سے حکمی جو سنا  
بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے عتابی نہیں اگرچہ سیدہ بنتا اور لوگوں میں براہ غلط یہ کہلاتا ہو  
ائمہ دینی اویسائے کا مین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام محمد اللہ  
تعالیٰ جہاںشت کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سیدہ ہے اس سے کسی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ،

اللہ یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت  
اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے  
دیجھ کر تھپیرا جائے  
نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کرنے سزا کرے۔

تمام فائدہ اور بزار و ابویعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم باقائدہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان فاطمة احصنت فرجها فحرمہا اللہ و  
بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل  
نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔  
ذمیرتھا عن الناس

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں  
ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں،

سالت ربی ان لا یدخل احدنا من اہل بیتی  
میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے  
اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد  
البراق عطا یہاں  
عطا فرمائی۔

سہ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۳۱۱/۴

سہ القرآن الحکیم ۲۳/۲۳

سہ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۱۵۲/۳

سہ کذا المال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۴۱۴۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۹۵/۱۲

اہلبیت عذاب سے بری ہیں  
 طبرانی مستدرج حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا،

ان الله تعالى عير محمد بك ولا ولدك به  
 بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرما سکے گا نہ تیری  
 اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ  
 ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما سميت فاطمة لان الله عظمها ودريتها  
 فاطمہ اس لئے نام پڑا کہ اللہ عز وجل نے اُسے  
 اور اس کی نسل کو درو قیامت آگ سے محفوظ  
 فرمادیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جاسکتے  
 قرطبی آیہ کریمہ ولنوف يعطيك ربك فترضى کی تفسیر میں  
 حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نامستل کہ  
 انہوں نے فرمایا،

مرضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ان لا یبدل احد من اهل بیتہ النار  
 یعنی اللہ عز وجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے راضی کر دیے کا وعدہ فرمایا اور محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دوزخ کی ہے، تاہم تظہیر کرم میں عاصی جس کا مستحق ہو، اور نار خلود کا فر کے لئے ہے۔ اہلبیت کرم  
 علیہم ودواہیہ فی تصواہی حیث قال جاء  
 حسد عیسیٰ بن عمواسی میں اس کا افادہ کیا جس  
 انہوں نے کہا سند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی  
 ثقہ ہیں کہ نور علی الصلوۃ والسلام نے حضرت فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کو ذکر کیا ۱۲ منہ (ت)

للمعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۶۸۵ المکتبۃ الفیضیۃ بیروت ۲۶۳/۱۱  
 ملہ امواہب للذہبی بحوالہ ابن عساکر المقصد الثانی الفصل الثانی المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۲۶۳/۲  
 تنزیہ شریعت بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین الفصل الاول دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۱۳/۱  
 ملہ الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) تحت آیہ ولنوف يعطيك ربك وارجاء التراث العربیہ بیروت ۹۵/۲۰

میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بقرہ زہرا و حضرت سیدہ مجتبیا و حضرت شہیدہ کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم  
علیہم و بارک و سلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور خصوص متواترہ حاکم  
باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حتیٰ میں اگر بغضہ تعالیٰ مطلق و دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے  
عباردار اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خود مقصود جب بھی لفظ کسبہ پر  
و طاہر موجود۔

شرح المصابہ للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور :

انما سمیت فاطمة ہا فاما ہا وابتاعا  
والسم مطلق واما من عد اھو  
والمنوع عنہم نام المخلوۃ  
واما ما رواہ ابو نعیم والخطیب ان علیا  
الرضا بن موسیٰ النکاظم بن جعفر  
الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة  
احصت فقال خاص بالحصن و  
العیون و ما نقلہ الاخبار یون حنہ من  
قوبیخہ لاجلہ فی یحییٰ خرج علی  
المامون و قوله اخری قوله صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمة احصت  
الحدیث ان هذا من خرج من  
بطہا لانی ولا ینک فہذا من باب  
تواضع وعدہ الاعتقاد بالما قبل وان  
کثرت کما کان الصغابة المقطوع لھو  
بالجہت علی غایۃ من العوف والصراۃ  
والافعلہ ذریۃ لایخص من خرج  
من بطنہا فی لسان العرب ومن ذریۃ

بیشک غرضی عنہا کا یہنا کہ یہ کن فی ظہر اور نگہ بیٹے تو ان پر  
مطلقاً جہنم کی آگ منوع ہے لیکن انکے سوا کیلے جسم کا  
مسلود منوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ  
کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت  
کیا ہے کہ علی رضا بن موسیٰ کا نکر ابن جعفر صادق  
ت اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے  
اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انھوں نے جواب میں فرمایا  
یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو بر زمین  
نے ان سے یہ نقل کیا کہ انھوں نے اپنے بھائی زید  
کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر  
خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی  
حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث اس پر انھوں نے  
فرمایا یہ میرے اور میرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عین سے پیدا ہوا ہے ان  
سب کے لئے ہے، تو یہ تو واضح اور مناقب کثیرہ کے باوجود  
غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین کے لئے بہت قطعی ہے اس کے باوجود  
و خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریۃ کا لفظ عربی

داؤد و سلیمان الایة و بینہم قرون  
 کثیرة فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع  
 فصاحتہ و معرفتہ لغة العرب علی ان  
 التقليد بالظن یطرد خصوصية ذریعتها  
 و مجہالاتہ یقال للہ تعذیب الخائض  
 فالتخصیص ان لا یعذبہ اکراما لہا  
 واللہ اعلم بہ مختصرا و رأیتی کتبت علی  
 ہامش قولہ الا ان یقال ما لہم  
 اقول ولا یجیدی فانت الوقوع مسمو  
 بالجماع اهل السة و اما الامکان قیاسا  
 عند من یقول بہ الخ خلاف اثبتنا  
 الساتریدۃ برفع اللہ تعالیٰ علیہم  
 فانہم یحیلونہ وقد تکللت فی مسئلۃ  
 علی ہامش حواتم الرحموت شرع صلہ  
 الثبوت لبحر العلوم ہما یکمی و یشی مانی  
 اجمل فی ہما امرکت و امیل الخ قول  
 ساداتنا الاشعریۃ رحمہم اللہ تعالیٰ و  
 رحمہم اللہ حبیبا واللہ اعلم بالصواب  
 فی کل باب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکیؒ

انذا تقررہ ذلک من علمت لیستہ الخ الی

ظہن میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں جیسے  
 آیت کریمہ میں ذریت داؤد و سلیمان ہے، حالانکہ برائیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد و سلیمان علیہما السلام کے  
 درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضا ہی قصات  
 اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں  
 لے سکے، مگر وہاں ہی نازمان کی تعلیم حضرت زہرا رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے،  
 مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناموسدان کی  
 تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا  
 کے اکرام کے لئے ایسے مذاہب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ  
 اعلم اہ مختصرا جس نے زرقانی کے قول "لان یقال"  
 یہ حاشیہ نہایت سہل کی عبارت یہ ہے اقول (میں  
 کتابوں ان کا یہ بیان معیہ نہیں ہے مذاہب کا  
 وقوع تو باجماع الطہنت منوع ہے، باقی رہا امکان  
 تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے لئے  
 مایہ تردید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ کہ  
 محال سمجھتے ہیں میں نے اس مسئلہ پر کتاب تسلیم الثبوت  
 کی شرح بحر العلوم ذرائع الرحموت پر حاشیہ میں کافی  
 اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کوسادات  
 اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ  
 ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالیٰ اعلم دست)

توجیب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت الطہنت نبی اور



البيت النبوي والسر العلوي لا يخرج  
عن ذلك عظيم جايته ولا عدم ديانته  
وصيانتته ومن ثم قال بعض المحققين  
ما عتال الثرتين الزاني او التامب او  
البارق مثلاً اذا اقصا عليه الحد الا كما مير  
او سلطانا تطلعت من جلاله بقدر  
فصله عنهما بعض خدمه و لقد يرفق  
هذا المثال وحقق وليتأمل قول الناس  
في امثالهم الولد العاق لا يحرم الميراث  
لعم الكفران فرض وقوعه لاحد من  
اهل البيت والعياذ بالله تعالف هو  
الذي يقطع النسبة بين من وقع منه  
و بين شرفه صلى الله عليه وسلم  
ان قلت انت فرض لا تخف الاكاد انت  
اجرم ان حقيقة الكفر لا تقدر ممن  
علم انهم نسبهم الصحيح تلك النصحة  
انكرية حاث هم الله من ذلك و  
قد احوال بعضهم وقوع محو الزنا و  
اللواد من علو شرفه فما ظلمك  
بالكفرية

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی عزت  
اور عدم دیانت و صیانت اس کو اس نسبت سے خارج  
نہ کرے گی، اس بات کی بنا پر بعض محققین نے فرمایا  
زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف  
یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے  
پاؤں پر ٹکی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور  
سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے  
کہ ان قرآن اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں  
اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے  
والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائیگی  
میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے  
کیونکہ مجھے جہنم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب  
ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا  
اور قماضے ان کو اس سے بلند رکھے، بعض  
نے قرآن سے زنا اور لوادت جیسے افعال کو بھی  
محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسب شرافت  
یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال  
ہے۔ (ت)

## شیخ اکبر اور اہلبیت امام الطریقۃ سانی الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکسبہ

باب ۲۹ میں فرماتے ہیں،

لما كان من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عبدا محضاً قد طهره الله و اهل بيته تطهيراً و اذهب عنهم الرجس و هو كل ما يشبههم دهم المظهور من بل هم عين الطهارة فهدى الآية تدل على امت الله تعالى قد شربك اهل البيت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في قوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تاخر و ان و ستم و قد اذن من الذنوب فطهر الله سبحانه بنيه صلى الله تعالى عليه وسلم بالغفرة مما هو ذنب بالنسبة اليها فدخل المشرك اولاد فاطمة كلهم رضي الله تعالى عنه الى يوم القيمة في حكم هذه الآية من العسرة الى اخصرها افاضوا جبار و شبه كلام طويل نفيس جليل فطيلك به من قنا الله العمل بما يحبه و يرضاه اُصليت !

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خاص عہد میں کر دن کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور تپاکی کو ان سے دور کر دیا اور جس ہر سیئی خبیثہ جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں ، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہلبیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیت کریمہ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پہلے درپچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قدر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات تحت غافر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام مستند یا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حقدار فرمائے، آمین ! (ت)

اگر کہیں بعض کثرینجی پیشا را شد غالی رافضی بہت سچے محمد مجوٹے صوفی کچ بہت غام  
بد عقیدہ سید شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کھراڑہ منکرین ضروریات دین ہیں سید  
کلاتے میر قلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقفیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والی ص  
علی البہم (لوگ اپنے نسبوں میں ایسی ہیں۔ ت) محجوب خلافت پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل با قبول  
و علی اور جو اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کا فر نجس ہے قد تعالیٰ العشر کون  
نجس (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک مشرک نرے ناپاک ہیں۔ ت) اور سادات کرام طیب و طاہر قد اللہ  
تعالیٰ و یطہر کھٹکھٹیا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نجس پاک کر کے خوب ستھر کر دے۔ ت) اور نجس و طاہر با ہم  
تباہن ہیں کہ ایک ششی پر معائن کا صدق محال، جب علامہ کرم تصریح فرما چکے کہ سید صیح النسب سے کفر  
واقع نہ ہوگا، یہ شخص صراحتہ کافر تو اس کا سید صیح النسب نہ ہونا ضروریہ ظاہر اب اگر اس نسب کرم سے انتساب  
پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے طر  
فلہ تا اور زان شود امسال سید می شوم

(اسی سب سیدوں کا تذکرہ کر گیا ہے۔ ت)

رافضی سید شہر میں جا کر فتن اختیار کرے کل میر صاحب کا تمنا پائے تو فتن کا فر سے کیا اور ہے کہ  
خود ہی پیشا ہویا اس کے باپ دادا میں کسی سے ادعا کے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو اور اگر  
بالغرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تاجر ہے، عدل  
محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ النبی و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن ین تحقیق ذلک لعیار احتوال خود  
بعض نسب و کذب بعض الاصول فی  
الانتساب  
یہ کیسے ثابت ہو جبکہ بعض عورتوں کی منطکاری  
اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا  
احتمال ہے۔ (ت)

لہ القرآن الکریم ۲۸/۹

۲۳/۲۳

۳ اسعاف الراغبین فی سیرۃ النبی و فضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صبان مصری

یہ وجہ ہیں ورنہ حاشائے ہزار ہزار حاشائے ذہن پاک حضرت بتوں ذہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بُد پر عیاذ باللہ دخولِ نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دُورِ دلیلِ جلیل واجب التحویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی و بابی متصوف پجری ہرگز سیدِ صحیح النسب نہیں۔  
تین قیاس پر مشتمل۔

## دلیل اول

- (۱) شخص کافر ہے اور ہر کافر نہیں۔ نتیجہ، یہ شخص نجس ہے۔  
(۲) ہر سیدِ صحیح النسب طاهر ہے اور کوئی طہر نہیں۔ نتیجہ، کوئی سیدِ صحیح النسب نجس نہیں۔  
(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سیدِ صحیح النسب نجس نہیں۔  
نتیجہ، یہ شخص سیدِ صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص، اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

## دلیل دوم

قیاسِ مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحقِ نار۔  
نتیجہ، یہ شخص مستحقِ نار ہے اور ہی سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحقِ نار نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہیں اور ہر سیدِ صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔  
نتیجہ، یہ شخص سیدِ صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا نشانہ ہر عین کا ایمان، اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔  
تمام قریشی اصحاب فرماتے والے اللہ کریم کے لئے  
تمام و کامل صلوٰۃ و سلام ہمارے آقا و مولے،  
انسانِ وحی کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین  
اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے  
ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، لے  
شفقت و مہربانی فرمائے والے! تو پاک ہے  
اے اللہ! اور تیری ہی قریشی، گوہی دیتا ہوں  
کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا  
طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ

والحمد لله نکریم المنان والصلوة والسلام  
الاتقان الاکملان علیٰ صیدنا و مولانا  
سید الانس والجن خاتم النبیین  
بنص القران و علیٰ آلہ و صحبہ  
و تابعیہم باحسان و علیہما معہم  
یا اللہ یا رحمن آمین آمین یا رؤف  
یا حنان سبحانک اللہم و بحمدک  
اشہد ان لا اله الا انت استغفرک  
و اتوب الیک و اللہ سبحانہ و تعالیٰ

اعلم و علمہ جبل مجدۃ اقم و برے علم والا اور اسی جبل مجدہ کا علم نہایت تمام  
احکم۔ اور نہایت قطعی ہے (ت)

کتبہ المذنب احمد رضا البریلوی  
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی کی حنفی قادیان  
جبر المصطفیٰ احمد رضا

## تقریظ جناب مولانا شیخ احمد کی مدرس مکتبہ معظمہ دام مجدہ

تمام تقریظیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول  
بنایا اور رضا و قبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے  
نبی و سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے  
اور تمام رسولوں کے سردار کی پر جلال عظمت قدر کے  
مسابب پر صلوٰۃ و سلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی  
دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے بغیر کوئی معبود  
برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے،  
ہمارے سردار، اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسولوں کے  
خاتم و اشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث وہ محشر  
کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول  
ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی آل و اصحاب  
پر جو قابل قدر چہرہ راخ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر  
قیامت تک، ابا بکر صدیق میں نے اس جواب کے  
سرورۃ اللہ سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی  
خوشی ہے ایسے جواب با صواب سے کہ  
باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا،  
بلکہ یہ نری برایت ہے جو حق و صواب تک پہنچانے

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول  
و منحتنا بالرضا و القبول فسالہ الصلوٰۃ  
و السلام کما ینبغی لجلال عظمتہ قدر  
نبینا و سیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
و سلم خاتم الانبیاء و سید کل  
رسول اشهد ان لا اله الا الله و حد  
لا شریک له المنزلة عن الکذب و  
الاقول و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا  
محمد خاتم انبیائه و اشرف مرسله  
المبعوث الی كافة المخلوق و الحب  
الاسود و الاحمر هو الشافع المشفع  
فی المحشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و علی آلہ و اصحابہ المصابیح العزیز  
و علی الامۃ المجتہدین الخ یوم  
الیقین اما بعد فقد نورمت جفنی  
بائتم هذا الجواب فیما طرب من  
جواب اصحاب لایاتہ انیاطل من بیعت

یہ وہیہ ولاعت خلفہ بل ہدایۃ مہدایۃ  
الحق والحق والصواب وكيف لا وهو  
للبحر الطمطم والحبير الفہام قدوة  
الفقہاء والسجدین و زبدة الکلاء والمفوی  
مریاض البلقاء المتکلیین ومركز الفصحاء  
المہرین جامع التوتون و تاسم الفنون  
التق النقی لعمان الزمان مولانا الحجاج  
المحافظ القاسمی الشیخ احمد رضا خان  
لا تزلت شمس افاضتہ علی العالمین مشرقہ  
وصبصار اجوبتہ لعناق الملحدین  
قاطعة جزاء اللہ عنا وعن السالین خیر الجزاء  
وجمع اللہ شملہ مع الاوتاد النجباء فلعمری  
ان هذا الجواب لا یقبلہ الا ذو قلب سلیم  
ولا یغرض فیہ بالباطل الا الملحد النذیق  
الرجیم کما قیل

الحمد لله ان الحق قد ظهر

الاعلیٰ اکملہ لا یعرف القسرا

من فاضل نال من اياته الشرفا

اروی صحاب ندایہ الجن والبشرا

والحق ان من یضل اللہ فلا ھادیک لہ

ومن یھدہ فلا مضل لہ اللهم اجعلنا

متصفین بالافعال کہا جعلتہنا واصفین

بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاہ سیدنا

محمد والوال واحفظنا عن زائلہ النافعین

ومن همزات الشیاطین و آخر دعوانا

والی ہے کیون نہ ہو کہ ٹھانیں داتے ہوئے سمندر،  
(نہائی فہم والے ماہر، فقہار اور محدثین کے مقتدار)  
کالمین و مفسرین کے نشان، بلوغ کلام والوں کے باغ،  
فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے حبس، فنون  
کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمان وقت  
مولانا الحجاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خان  
کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہات  
پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلواریں محمدی کی  
گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام  
مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور  
اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و  
نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی  
عسمری قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی  
قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و  
نذیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا

الحمد لله مشک حق ظاہر ہوا اگر اندھوں کے لئے

نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے

فاضل سے ہوا جس نے اپنے آپ کو ابداء و ابداء

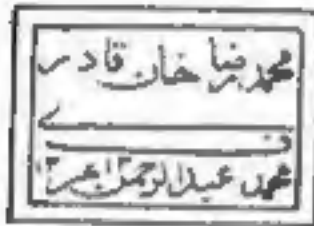
سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بدلے جن و

بشر کو سیرایا کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی بادی  
نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا  
کوئی نہیں، اسے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے تصف  
فرما جیسے توستے ہیں اقوال میں واصف بنایا، حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلے سے

ہیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ، اور ہمیں گراہوں کی  
گراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری  
آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد علی  
پشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۵ھ  
میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)

ان الحمد لله رب العالمین نعمته ببنات  
الراجی عفو ربہ الحق الباری احمد المکی  
الپشتی الصابری الامدادی المدرس  
بالمدرسة الاحمدية الواقعة في مكة  
المحبية سنة ۱۳۱۵ ھ۔



### نوٹ

جلد پانزدہم کتاب السیر (حصہ دوم) ختم ہوئی  
جلد سترہم کا آغاز کتاب الشکر سے ہوگا۔

AN-NAWAWI'S

# FORTY HADITH

AN ANTHOLOGY OF THE SAYINGS OF  
THE PROPHET MUHAMMAD

الأربعين النووية

TRANSLATED BY

EZZEDDIN IBRAHIM

B. A. (Cairo); Ph. D. (Lond.)

DENYS JOHNSON - DAVIES

(AMRU, WADOUD)

M. A. (Cairo)

Published by

JAMIA NIZAMIA RIZVIA

LAHORE, SHEIKHUPURA

PAKISTAN